الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون
الحمد للہ یہ کتاب مستطاب گہربار فیضمدار تالیف کئی ہوئی زبدہ
عارفان کبار معدن حقایق و اسرار حضرت شیخ
فرید الدین عطار قدس سرہ کی جو مسمی
تذکرۃ الاولیاء
جو زبان فارسی میں منثور اور نہایت معتبر اور مشہور ہے بعضی طالبان حق
و سالکان راہ ہدا کے خواہش پر تابع کتاب و سنت جامع شریعت و طریقت
جناب مولانا مولوی عبد الحی صاحب واعظ قادری النقشبندی سلیس ہندی میں منظوم کئے
منشی زین العابدین نے نفع عام و خاص کے لئے مطبع مخزن الاخبار میں مطبوع کیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ای انکہ بنامت آشنا شد
از تذکرہ اش نہ اولیا شد

گم کر کے سبھی وہ تجھکو پایا
تو وہ ہی کہ ہو گیا اسیکا

تو نے ہی کیا جسے تو شاغل
ابدال میں ہو گیا وہ داخل

ہی جسکو تری کشش وہ مجذوب
طالب ہے وہ جسکا تو ہی مطلوب

مجذوب ہی وہ جسکو تو بلا دے
وہ ضال ہی جسکو تو بھلا دے

بستا کون اپنے بس میں ہی کون
ہی تجھ سے یہ کون اور وہ کون

تیری ذات و صفات ہی پاک
تو نور ہی نور ہی سبھی خاک

تو ایک کو طور تک بلایا
اور ایک کو دور تک بلایا

ہی جو کہ تری ولا کا مارا
اپنا اسے تو ولی بنایا

جسکی فریاد کو تو پہنچا
وہ منصب غوثیت کو پہنچا

وحدت ہی تری مدار جسکا
تو قطب زمان اسے بنایا

جو تیری طناب غم میں آیا
اوتاد کے مرتبے کو پایا

سب دلکو وہ انگلیوں میں رکھے
چاہے جسکو جدھر تو پھیرے

یہ سب ہی فنا تو ہی بقا ہی
بندے ترے سب ہیں تو خدا ہی

کسکو تو دیا دثار صفوت
بخشا تو کسے شعار خلعت

جسقدر کہ جسکو حوصلہ ہی
اتنا سرکار سے صلہ ہی

ہی یاں منی اون و مازاغ
اور وان ارنی و لن ترانی

وان طور پہ دید یاں فلک پر
ہی وہ ارضی یہ آسمانی

وان بول رہے ہین نفسی نفسی
باحال نزار و ناتوانی

فکر ہر کس بہمت اوست
اطہر تو چہ این سخن ندانی

قطعہ

وان ہاتھ میں داغ یاں جگر کی
دست اور میں کلہ خوانی

ہی وان بزم و عصا و پیغام
یان رزم و تیغ و حکمرانی

لیجا دار السلام میں یان
امت کی کرے ہی مہمانی

ہی ذرہ کہ جو سواد اسکو
خور سے اتنی مراد اسکو

ذرہ مربوب سور کا ہی
ہر چند مقام دور کا ہے

مناجات بدرگاہ خالق الارض والسموات

یا رب دیوانگی دے مجھکو
سب سے بیگانگی دے مجھکو

داغوں سے جگر ہو رنگ گلشن
ہو سینہ بھڑک کے مثل گلخن

آنکھوں میں نگاہ آئینہ دے
عین حیرت ہر آئینہ دے

رکھ مجھکو سدا تری رضا میں
اور راہ ولائے مصطفےٰ میں

یا رب ہر دل کی مدعا دے
وہ درد ہی جسکی تو دوا دے

تخت وحشت کا دے مجھے راج
اور داغ جنون کا سر پہ رکھ تاج

صحرا صحرا دے مجھکو وحشت
دریا دریا دے جوشش الفت

عشاق کی جستجو دے مجھکو
دیوانوں کی ہا ہو دے مجھکو

اللہ کے بعد سب سے افضل
ہی احمد پاک شاہ مرسل

اگلے جو پیمبر زمان تھے
انکے موکب کے چاوشان تھے

چوسٹ الف انکے معجز ہیں
ارباب سیر رقم کیے ہیں

گھوڑا افلاک پر کدایا
طفلی میں چاند سے کھلایا

اول سے ہی آخر انکا فاضل
یہ آن بان انکو حاصل

کیا اک جن و بشر پڑھتے ہیں
کلمہ انکا حجر پڑھتے ہیں

ای دل اٹھتے درود پڑھنا
تعداد کے واسطے سے پڑھنا

نعت سید کائنات مفخر موجودات علیہ افضل الصلوۃ والتسلیمات

حق اسکو تو رسے بہنایا
آنکھوں سے جسے دیکھنے بلایا

ہی جا کر برق سیر کسکو
دیکھا افق مبین جسکو

معطی ہی خدا میں آپ قاسم
مخدوم ہیں وہ سب انکے خادم

دُر دریا سے آن ولایت
کہتے ہیں جسے افضل النبوت

آئین جاہے بلند پڑھتے ہیں
جبرئیل بھتے ہیں وہ بڑھتے ہیں

فرض انپہ ہوا درود پڑھنا
یکبار مگر درود پڑھ سنا

خاصان خدا سبھی پڑھتے ہیں
بعد قرآن ہی پڑھتے ہیں

تفہیم سخن ہی اسکو منظور | ورنہ فن شعر اس سے کیا دور

غزل

ہین اہل صلاح جنکے مصحوب | وہ حزب اللہ آل ہی یہہ
فکر شعر اور وعظ ہی اور | دور از وہم و خیال ہی یہہ
دکان عطار کی کھلی ہے | بوئے جنت گلی گلی ہے
الفاظ کے لخلخے دہرے ہین | بوئے معنی سے جو بھرے ہین
قرطاس پہ حرف جو لکھا ہی | کافور مین مشک تیرتا ہی
اس بزم مین جلوہ گر ہین اقطاب | قربان جنیر ہین مہر و مہتاب
بنگر کہ ترا رہ بہ کیس است | آئینۂ طلعت اویس است
ذکر خواجہ حسن کہ بصری است | برخوان نعم کہ ہمچو مصری است
باتین ذو النون کے سنکے جاؤ | مصری سے نبات لب پہ لاؤ
دیکھو شہ بلخ ابن ادہم | چھوڑا رہ حق مین فیل و ادہم
گلگشت باغ داد کر لو | دل سید طایفہ سے بھر لو (جنید ۱۲)
منصور ہندوار پہ چڑھتے ہین | معراج وقار پر کھڑے ہین
اسمین ذکر خدایگان [illegible] | [illegible]نت کہ گنج شایگان ہے
دیکھے جسے آدمی ملک ہو | سیار شری سے تا فلک ہو
| آنکھین کھل جائین اسکو دیکھین
بسمل کی تڑپ مین جو مزہ ہے | یان بسملہ کا مطالعہ ہے
ہو سنگ مجاعت اسکا لقمہ | ہر جیب مین خار جائے تکمہ
مٹی مین سلے تو آبرو ہے | سر جادۂ بو تراب ہاتھ آئے
اس بحر کا جو کہ آشنا ہی | دامن گوہر سے بھر لیا ہی
مہمان خانہ ہی اور صلا ہی | الوان نعم ہی مرحبا ہے
بزم روشن دلان کہ جسمین | خورشید بمنزل سہا ہے
گوارض یہ ہی دم اعالی | عیسی نفسون کا یہہ سما ہی
جس پر مرتے ہین خضر و الیاس | یہہ وہ سرچشمۂ بقا ہی
ان راہبرون کے چل بتے پر | پھل دیکھکے رنگ پھل لیا ہی
سایر وہ کون تھے الی اللہ | تو کون جو طفیل رہ بنا ہی

کہنے مین شعر کے گراوے | ہی کون جو پھر قلم اٹھاوے
وہ وعظ بے مثال ہے یہہ تفسیر قرآن قال ہی | پردہ مین وعظ کے ہی جادو کا ہیکو قیل و قال ہے
تطبیق و توافق سخن مین | استاد فن و کمال ہی یہہ
یارو کیسی کتاب ہی یہہ | مردان خدا کا باب ہی یہہ
دستبوی بید جنان ہی | راحت بخش مشام جان ہی
ہی جو طرف اسمین قرص صندل | ہر سمت مشکون کے ہین تل
مجلس ہی کتاب کا ہیکو ہی | ساقی ہی جام ہی سبو ہے
شمع بزم شفیع محشر | بیٹھے ہین یہان امام جعفر
ملبوس خودش رسول حق داد | فرمود بسی بہ نیکیش یاد
دودہ اسکو پلایا ام سلمہ | طفلی مین کھلایا ام سلمہ
بو کرخ سے لو شنیدنی ہی | روئے معروف دیدنی ہی
مالک سے صدا یہہ ہو رہی ہے | کشتی دینار سے بھری ہی
شیر غابات نکتہ دانی | حاضر ہی یہان جناب شبلی
محبوب جہان حبیب عجمی | موجود ہی یان لبیب عجمی
اللہ کے دوستون کی حالات | اور انکے لطایف و مقالات
مانند شمع دل پگل جاے | نفس سرکش کا رخت جل جاے
اپنے کو بجھائین اسکو دیکھین |
دنیا کی ہوس سے ہوین دور | مردار کی باس سے ہو جون دور
ٹھوکر پہ کرے سپاس نعلین | اس رہ مین قدم کرے سر و عین
ہمدست کہین جو خشک نان ہو | شکر باری مین تر زبان ہو

غزل

اس بزم مین بار عام ہی آج | ساقی پر منصب جبا ہے
موسی نظرون کی ہی یہ شادی | نخل ایمن یہان گیا ہے
انکا مشہد ہی یہہ کہ جنکو | پرتاب منظر ہی خون بہا ہی
کیونکر نہ کھلین گرہ دلون کے | مضمون پہ سب اسمین کشف کا ہی
دل صاف عمل سے کرخردمند | آئینہ مین جوہر آگیا ہے
آیا ہی مشتری کہان سے | بسطامی تاج بیچتا ہے

مذکور ہی جنکا قدسیان مین | اطہر یہہ انکا تذکرہ ہی

شیشہ وہ گلاب ناب کا تھا | محتاج اس آفتاب کا تھا
اگر دید گلاب آفتابی | بو شد بہ شتاب آفتابی

مشک اذفر اگرچہ تھا وہ
تھا صورت شیشۂ سکندر
یا بود زرے زکان رسیدہ
یارب بہ یگانگی ذاتت

سارا خبر اگرچہ تھا وہ
پر جیسے کہ روشن اسکے جوہر
دیدہ نہ کسی چنو شنیدہ
یارب بہ تقدس صفاتت
تا دور زمان است باقیش دار

از دست کسی چو عطر سا شد
وا حفظ کہ چو موجب صفا شد
در ہند کسی چنانش بود
اللہم بجاہ احمد
در بزم رشاد کار فیض دار

نکہت دہ مغز و جان فزا شد
چو آئینہ بدن نما شد
رشک زر مغربیش بنمود
ہست آنکہ بہر دو الف واحد

تاریخ اختتام فرخ فرجام ترجمہ کتاب مستطاب تذکرۃ الاولیا نوکہ بر خامۂ صاحب الوجوہ والامراتب جناب مولوی عبد القادر علی صاحب المتخلص صوفی

إن هذا الكتاب خير كتاب … ليجمع الكتاب لب لباب
وهو للقلوب تصفية … وهو للنفوس تزكية
هم أرباب خرق العادات … صاحبوا الحال والمقامات
فيه أعمال أولياء الله … فيه أقوال أولياء الله
كيف ما كانوا يعبدون الله … كيف ما كانوا يذكرون الله
علموا السنة وأخذوها … بالتواجيد كيف عضدوها
أنهم كيف كانوا مرتاضون … في ترك النفوس يجهدون
أنهم كيف ماتوا قبل الموت … ثم نالوا الحيوة بعد الموت
ربهم كيف كانوا يخشون … برضى الله كيف يرضون
الكتاب هو أم التأثير … أين التأثير بل هو التسخير
مرآة قلبه ليتجلى … سقطت عنه شهوة الدنيا
كل أهل الطريق يقبله … جمع أهل السلوك يعمله
من له الفضل والعلى والندى … صاحب الفيض والهدى في الندى
كم له من عجائب التأليف … كم له من غرائب التصنيف
أبدا الشمس فيضه لاحت … السما والنجوم ما دامت
رمت عام اختتام مترجم

جمع الخير واحتوى البركات … وأحاط الفيوض والحسنات
هو للأولياء تبصرة … هو للأولياء تذكرة
جاؤوا بالكشف والكرامات … بالشهود وبالولايات
فيه حالات أولياء الله … ورياضات أولياء الله
كيف صدء القلوب يجلون … كيف ما نفسهم يزكون
أثروا في السلوك أي تبتل … فازوا بالقرب درجة التكميل
كيف ساروا وجاهدوا في الله … كيف بعد الفنا بقوا بالله
صرفوا العمر كيف في الخيرات … وأقاموا الليالي في الطاعات
مثلها الكتاب يحويه … كم من السر قد أتى فيه
حرف منه في الذي أثر … شهوة النفس عنه تكسر
كم من الأولياء قد سبقوا … استتروا وقد فازوا
كان في الفرس قد ترجمه … كلا إلى النشاط نظمه
صاحب الوعظ صاحب التأثير … هل له الوعظ أم له التسخير
سيد المولوي عبد الحي … دافع الشر والهوى والغي
إذ أتم الكتاب ترجمة … ومع الخير بالخاتمة
تم بالخير ملهم الهم
١٢٨٤

فہرست کتاب مستطاب تذکرۃ الاولیا

الحمد للہ والمنہ از حسن اتفاق است کہ اختتام ترجمہ این کتاب فیض نصاب بروز جمعہ عرفہ ذی الحجہ ۱۲۸ سنہ ہجریہ بجلوہ ظہور رسیدہ بود اکنون حسن انصرام تنقیح طبع وی ہم بروز عرفہ ذی الحجہ ۱۲۹۶ سنہ ہجریہ بوقوع آمدہ ط

اللّٰھم صل علی محمد و علی آلہ محمد و بارک و سلم

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون۔

الحمد للہ یہہ کتاب مستطاب گہربار فیضدار تالیف کی ہوئی زبدۂ
عارفان کبار معدن حقایق و اسرار حضرت شیخ
فرید الدین عطار قدس سرہ کی جو مسمّٰی

تذکرۃ الاولیاء

١٢٨٣

جو زبان فارسی مین منثور اور نہایت معتبر اور مشہور ہے بعض طالبان
و سالکان راہ ہدا کے خواہش پر تابع کتاب و سنت جامع شریعت و طریقت
جناب مولانا مولوی عبد الحی صاحب واعظ قادری نقشبندی سلیس ہندی مین منظوم کرکے

باسعی صاحب منشی زین العابدین نے واسطے نفع عام خلق کے لیے مطبع مخزن الاخبار مین مطبوع کیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد کیون تیری ہم سے ہو یارب
انبیا اولیا ہین عاجز جب

خاک سے تو بنایا آدم کو
اور سجدہ ہزار عالم کو

کیا آدم کو اشرف عالم
اور عالم کو تابع آدم

نوع انسان کو ارجمند کیا
اور درجے اسے بلند دیا

تو کسیکو کیا ابو الارواح
ابو الاجساد بھی کسے بہ فلاح

سب سے اول بنا کسی کا نور
با آخر مین سب کے اسکو ظہور

اور صفوت کسی کو کرکے عطا
ہے زمین پر اسے خلیفہ کیا

علم اسما کا اسمین کرکے نمود
ہے ملایک کا کردیا مسجود

عین طوفان مین دی کسیکو نجات
لایا اعدا پہ اسکے غرق کی آفات

اور اپنی کسی کو دی خلت
کہا اسکو حنیف با عزت

کر تجلی کسی پہ با اکرام
طور پر تو کیا ہی اس سے کلام

نون گھڑی مین کسی کا حمل بنا
کیا بے پدر تو اسے پیدا

اور اسے مہد مین کیا گویا
کہ کہا ہے وہ انی عبد اللہ

لے گیا چرخ پر اسے زندہ
لاویگا پھر زمین پہ آئندہ

اور کسی کو کیا تو اپنا حبیب
یہہ تو رتبہ ہوا کسیکو نصیب

لامکان تک مکان سے بالخیر
طرفۃ العین مین جسے دی سیر

کی عطا اسکو قربت قوسین
کیا برزخ اسے دو بحر کے بین

جون سفر اسکو تو وطن مین دیا
جیسی خلوت بھی انجمن مین دیا

اور اسے سیر انفس و آفاق
در فضائے تقید و اطلاق

اور فنا و بقا عروج و نزول
جون بوجہ اتم کیا مبذول

اور مقام و مناصب والا
اور نعیم و مدارج والا

جو کرم سے عنایت اسکو کیا
نہین ایسے یقین کسیکو دیا

دے اسے ختمیت کی تاج و سریر
اور شفاعت کی دی اسے توقیر

کیا امت کو اسکے خیر امم
سب امم مین انھین کیا اکرم

جنکی تعریف کی تو در قرآن
جنکو بخشی تو خلعت رضوان

جن کے حق مین بعزت و توقیر
کی ہے نازل تو آیۂ تطہیر

چار یاران خصوص حضرت کے
چار ارکان شرع و ملت کے

چار و میر و امام ستر و جہار
چار سے ہے زبان سے قطب مدار

پہلے بوبکر باغ صدق کا گل
افضل الخلق ہے جو بعد رسل

اور عمر جنکے حق مین آئی خبر
ینطق الحق علی لسان عمر

اور عثمان جامع القرآن
جسکا مبغض ہے مبغض رحمان

اسد اللہ ابن عم رسول
زوج خیر النسا جناب بتول

اور سبطین مصطفی حسنین
ہے شہادت کو جنسے زینت زین

اور دوسرے صحابہ اخیار
اور سب اہل بیت کے ابرار

ہوے ایسے متقین جلیل الذات
بسکہ رشک ملک ہین جنکی ذات

اور ہیہ امت مین بعد انکے یقین
ایسے پیدا ہوے اکابر دین

انھین ایسے ہوے بہت علما
ایسے اقطاب و اولیا عرفا

کہ ہدایت مین جنکی ہے تمثیل
با ہمہ انبیاے اسرائیل

مصطفی کی جنھین نیابت ہے
انبیا کی جنھین وراثت ہے

کوئی تو مظہر جلال ہوا
اور کوئی مظہر جمال ہوا

سرو ... عروج کے سبب ہم
انبیا کے قدم پہ جنکا قدم

کہ قدم پر ہے کوئی آدم کے
کوئی قدم پہ ہے نوح اقدم کے

اور براہیم کے قدم پہ کوئی
لوط و داؤد کے قدم پر بھی

اور قدم پر ہے کوئی موسیٰ کے
اور قدم پر ہے کوئی عیسیٰ کے

اور جو دوسرے ہین انبیاے کرام
ہین قدم پر قدم اُنہون کے تمام

کوئی ایسا ہے اُنہین با اکرام
کہ قدم پر ہے مصطفیٰ کے مدام

جیسے سلطان اولیاے زمان
قطب اقطاب و غوث عالیشان

اور ہے صدیقیت مین جسکا قدم
اور محبوبیت مین ہے وہ علم

جسکا ہر نائب گرامی شان
مقتدا عصر کا ہے شیخ زمان

خاص اس عصر مین ہے شیخ مرا
حامی دین و قدوۂ عرفا

مظہر سیرت حسین و حسن
رازدان علوم سر و علن

جسکے اجداد سب ہین ذوالاجلال
صاحب حال و قال بحر کمال

بوالحسن جسکا شیخ و والد ہے
محی دین جس کا جد ماجد ہے

خود ہے وہ جامع فیوض و کمال
اور درخشان ہے جس سے نور جمال

موشکافی سے ہے اسکو عرفان ہین
اور تحقیق شہود و وجدان ہین

جوہری ہے بڑا حقایق کا
اور نقاد ہے دقایق کا

جو علامات ہین ولایت کے
اور جو آثار ہین سیادت کے

ذات سے جسکے جلوہ گر ہین سدا
اُسکی صحبت دلاوے یاد خدا

ایک انصاف کی نظر سے ضرور
اور تعصب کا زنگ دل سے ہو دور

کہ تعصب تھا جنکو آہ بدل
انبیا کے وے کب ہوے قایل

یا الٰہی اُسے سلامت رکھ
دیر گاہ اسکو باہدایت رکھ

یا الٰہی جو دوست ہین تیرے
ساتھ انکے ہمین محبت دے

جو ہوے تیرے خاصگان خیار
اور جو ہووین بابرو زشمار

رکھ مودب تو اُنسے ہمکو تمام
ہمکو رکھیو پیروی مین انکے مدام

سبب تنظیم این کتاب مستطاب واجب التعظیم از مترجم اثیم عفا اللہ عنہ

ہر مسلمان پر یہہ واجب ہے
جو رضاے خدا کا طالب ہے

کہ سدا روز و شب وہ حق سے ڈرے
پیروی دوستان حق کی کرے

اولیا انکا ذکر خیر کرین
انکے باغ ولا کا سیر کرین

جو قصص انکے اور روایت ہون
عبرت انگیز جو حکایت ہون

انکو دیکھین سنین محبت سے
چشم غیرت سے گوش عبرت سے

جانین انکے مناقب و احوال
دیکھین انکی ریاضت و اعمال

دیکھے حالات انکے لین عبرت
کرین پیدا اُنھون سے یک نسبت

رشتۂ حظ نفس کو توڑین
شیشۂ نفس پروری پھوڑین

چھوڑ دیوے سب حظوظ نفسانی
اور تن پروری تن آسانی

زہد و تقوے ہین ورع و طاعت ہین
ذکر ہین فکر ہین عبادت ہین

پیروی مین انہون کے ہو کامل
کرے مولا کی معرفت حاصل

نیک بندون کے دیکھین جب احوال
یا سنین انکے نیک جب اعمال

دوسرے بندگون کو ہو عبرت
دیوے اعمال کی ہی ہو رغبت

باصفا کام یہہ مجرب ہے
کالسنہ حکمت سے یہہ ملقب ہے

دین کے عاقلان تجربہ کار
عالمان اور عارفان کبار

کمل ہادیان حکمت کیش
دانش آموز مصلحت اندیش

عالمان شریعت نبوی
سالکان طریقت نبوی

ناصح امت رسول اللہ
خیر خواہان بندگان اللہ

سلف صالحین سے لیکر
ہوتے آئے جو ابتلک رہبر

کام ایسے بجا لائے ہین
اسمین بس تجربے وے پائے ہین

کھینچے ہین امر ایسے کرکے ادا
بندگان خدا کو سوے خدا

باغ لوگون کو یہہ دکھاتے ہین
طاعت حق طرف بلاتے ہین

اس ذریعے سے دین کے احکام
کرین ابلاغ با خواص عوام

اس وسیلے سے ہے بہ آسانی
ہووے آراستہ مسلمانی

کام ایسا نہ سرسری جانو
اسمین ہے فیض گستری جانو

رہ یہہ سیدھی ہے نہین ہے اسمین پیچ
کار این ست غیر این ہمہ ہیچ

جسکو دین متین کا غم ہے
بات اس پاس یہہ مسلم ہے

دین کا غم ہے اہل دین کو سدا
اہل دنیا کو غم ہے دنیا کا

جسکو دنیا مین دین کا غم ہو
وہی محشر مین شاد و خرم ہو

جسکو دنیا کا غم ہو دنیا مین
غم بہت اسکو ہووے عقبیٰ مین

غم دین خور کہ غم غم دین است
ہمہ غمہا فروتر ازین است

غم دنیا مخور کہ بیہودہ است
ہیچکس در جہان نیاسودہ است

الغرض ذکر دوستان خدا
ہے بلاشک دلیل راہ ہدا

ذکر مین انکے حکم مقناطیس
ہے جو آہن کو کھینچ لے انیس

ہینگے انکے حکایتین اکسیر
انکی باتین ہین کیمیا تاثیر

بعد اصل کتاب و سنت کے
فرض عینی علوم ملت کے

انبیا اولیا کا ذکر تمام
جبکہ ہے نافع خواص و عوام

خاص سالار انبیا کا ذکر
خاص محبوب کبریا کا ذکر

باعث ازدیاد ایمان ہے
موجب قرب رب رحمان ہے

پس وہ سرور کے حال مین دریاب
ہین لکھا دو کتاب فیض نصاب

ایک جنان السیر جو اشہر ہے
اور دوسری ریاض ازہر ہے

اور بذکر صحابۂ حضرت
اور بذکر ائمۂ عترت

ہین مین نے لکھا ہون روضۃ الابرار
ہین مناقب کے اسمین سب ازہار

ذکر حسنین مین بھی با تقدیس
دو رسالے لکھا ہون مین نے سلیس

ایک گلزار ہے شہادت کا
شرح سر شہادت ہی دوسرا

اور ہوے ہین جو چار مجتہدین
چار اقطاب چار صدیقین

مالک و بوحنیفۂ اکمل
شافعی اور احمد حنبل

انکے احوال مین بصدق صواب
چار گلشن لکھا ہون ایک کتاب

اور در ذکر حضرت محبوب
لکھا ایک نسخہ تحفۂ مرغوب

اب بامداد حضرت بیچون
تذکرہ اولیا کا لکھتا ہون

اولیاے کرام کے حالات
صالحین عظام کے حالات

دیکھہ لکھتا ہون مختصر ایسے
جن کے پڑھنے سے اور سننے سے

ہووے حاصل سعادت دارین
ہووے علم و عمل کو زینت و زین

جس سے عبرت ہو مومنون کو کثیر
کیا خواص و عوام میر و فقیر

جس سے اچھے عمل کی ہو ترغیب
اور معاصی کی جس سے ہو ترہیب

جس سے خوف و خشیت مولا
ہووے حاصل سلوک راہ خدا

جس سے حاصل ہو ورع و زہد و تقا
حلم و تسلیم و صبر و شکر و رضا

تلخ ہو جس سے لذت دنیا
اور شیرین ہو رغبت عقبیٰ

جس سے حاصل خدا کی ہو الفت
اور اسکے نبی کی تبعیت

اور فنا و بقا کی قصر کا در
اور در دولت اسکا آوے نظر

اور انوار ذوق و وجدان کے
اور اسرار جذب و عرفان کے

اور رموز مکاشفات صحیح
اور غموض معاملات صحیح

جو ہین اس رہ کے منزل اور مقام
بو سے اسکے معطر ہو و مشام

اس رسالے مین مین نے لاتا ہون
حال بعضون کا کچھہ سناتا ہون

جس پہ مکشوف یہہ مطالب ہو
خوف حق اسکے دل پہ غالب ہو

صدق سے جو پڑھے سنے یہہ کتاب
ہووےگا اسپہ فتح باب شتاب

اولیاے کرام کی الفت
اسکو ہووے نصیب با عزت

ہی خبر جس سے دوستی جو رکھے
بالیقین وہ اسیکے ساتھہ سے ہے

پس محبت ہوا اولیا سے جسے
حشر مین وہ انہین کے ساتھہ اٹھے

ہووے انکے ہی ساتھہ وہ محشور
اور نہووے انکی وہ گروہ سے دور

کیا بڑی ہے یہہ نعمت عظمیٰ
کیا بڑی ہے یہہ دولت کبریٰ

چاہیے گا جسکو وہ خداے کریم
دیگا یہہ دولت عظیم و جسیم

عربی فارسی کتب ای یار
یہہ ہین اس فن مین معتبر بسیار

عربی روضۂ ریاحین ایک
تکملہ اسکا بھی خلاصۂ نیک

اور ارشاد بس یہہ تینو کتاب
ہین ز تصنیف یافعی در باب

فارسی تذکرہ جواہر بار
کہ ہے تصنیف شیخ دین عطار

اور نفحات شیخ جامی کی
عالم و عارف گرامی کی

واعظ کاشفی کی بھی رشحات
اور اخبار بلوی خوش ابیات

تذکرہ اولیا کا بن ای خبیر
فارسی مین عجب ہی پر تاثیر

سب مین ہے وہ کتاب ہی کچھہ اور
دیکھہ تو حسن طور اسکا بغور

کیا عجب عطر پروری کی ہے
کیا بڑی فیض گستری کی ہے

اسکے عرفان کے عطر کی خوشبو
دیکھو اسکی کتاب سے سونگھو

اسکا کیا عطر فیض خوشتر ہے
جس سے ابتک جہان معطر ہے

ہر زمانے کے سالکون کے مشام
پاتے ہین جسکی بو سے حظ تمام

پر خلل جسکے ہو دماغ اندر
پہنچے بو اس مریض کو کیونکر

شیخ میرا اسی لئے اکثر
حکم کرتا یہہ مستفیدون پر

پہلے طبقے کے اولیا کا حال
سب ہی مرقوم ہین خوش منوال

دوسرے جو کتب ہوئین مذکور
بیشتر انہین ہین سمجھہ مسطور

تذکرہ اولیا کا پر انوار
جسکو لکھا ہے شیخ دین عطار

کرون تفصیل ہو جہان مجمل
اسکو ٹھہراؤن دفتر اوّل

اگلے سب بعضے خیار کا احوال
نثر لکھون وہ جیسے کتب سے نکال

یاالٰہی بہ یمن پیغمبر
مہر آل و صحابۂ سرور

بخش ہر امر مین مجھے اخلاص
اور لکھنے مین اس کتاب کے خاص

اپنی الفت مین کر فنا مجھکو
معرفت اپنی کر عطا مجھکو

اس رسالے کو از رہ احسان
جلد دے اختتام ای حنان

ہی بہت فائدون سے وہ مشحون
اسلئے پہلے انکو لکھتا ہون

ہے عجب فیض بخش اسکی کتاب
کہ ہے وہ ایک جاذبے کا باب

کہ رہے اسکا مطالعہ ضرور
دیدہ و دل کو دیوین اس سے نور

دوسرے طبقات مین جو ہین اخیار
انکے حالات با صفای بیار

ذکر مین اولیا کے اب خوشتر
مین لکھون نظم و نثر دو دفتر

اسکو کرتا ہون اوّلاً منظوم
صاف ہندی ہو سب کو تا مفہوم

دوسرے طبقات مین بھی نیک شعار
ہو گئے ہین جو اولیا کبار

اسکو ٹھہراؤن دفتر ثانی
ہووین دو نثر دبان حق دانی

تیرے سب اولیا کی حرمت سے
نیک بندون کی سب برکت سے

نفس و شیطان سے رکھہ مجھے محفوظ
مجھے اپنی رضا سے رکھہ محظوظ

ساتھہ ایمان کے اس جہان سے لجا
کر ترے دوستون مین حشر مرا

وجہ تالیف تذکرے مین ای یار
جو ہوا باعث کئی لکھا عطار

باعث تالیف این کتاب پر انوار گہر بار از شیخ عالیوقار فریدالدین عطار قدس اللہ سرہٗ

بولتا ہے وہ شیخ عالیشان
کہ ز بعد حدیث اور قرآن

انکے باتون مین ہے نتیجہ کار
بات ہے انکی مخزن اسرار

وہ عیان ہے نہین بیان زنہار
سینے وہ اسرار سے نہین تکرار

وے کہین علم سے لدنی کے
نہین ہرگز علوم کسبی سے

جمع کرنے مین اس کتاب کے اب
مجھکو باعث ہوئے ہین چند سبب

یا پڑے ہے اسکو کوئی طالب نیک
پاوے اس سے اگر گشایش ایک

شیخ یحیی نے جب وفات کیا
خواب مین کوئی دیکھہ اسے پوچھا

کہ کہا حق نے مجھکو اے یحیی
کام تجھہ پر تو سخت مشکل تھا

تب وہان دوست یک مرا آیا
سنکے وہ خوش ہوئے وقت اسکا

اور ہے منقول بعض اہل وثاق
پوچھے از شیخ بو علی دقاق

اس مین کچھہ فائدہ ہے کیا فرما
کہا دو فائدے ہین انہین بجا

اور طلب اسکی ہووے گی افزود
جس سے دیکھے وہ چہرۂ مقصود

ٹوٹ جاوے وہ اسکا دعوی خام
بد نظر آوے اسکو اسکے کام

چونکہ بولا ہے عارف اکمل
صاحب حال و قال شیخ اجل

اولیا کے کلام سے بہتر
نہین کوئی کلام مین ہے اثر

بات مین انکے ہے نتیجہ حال
نہین انکے سخن مین ثمرۂ قال

بات انکی ہے جان کی کوشش سے
نہین انکا سخن ہے گوشش سے

وجہ تالیف تذکرہ اے یار
لایا اسطرح شیخ دین عطار

اوّلاً یادگار میرے سے
تا زمانے مین ایک باقی سے ہے

حق مین میرے دعا کرے وہ جب
خاک مین ہو مجھے گشایش تب

کہ ترے ساتھہ کیا کیا مولا
اسکو یحیی نے یہہ جواب دیا

پر تو یک روز ایک مجلس مین
کر رہا تھا ہماری تعریفین

اسلئے تجھہ کو ہم نے بخش دیئے
دیکھتا ورنہ کیا کئے ہوتے

کہ سنین اولیا کے گر باتین
پر عمل انپہ ہم سے کر نہ سکین

اوّلاً گر وہ مرد طالب ہو
ہمت اسکی قوی ہو اس سے سنو

دوسرا اگر کسی کو ہو دعوا
کہ سمجھتا ہو آپ کو اچھا

اور اگر وہ نہووے کور و غبی
تو کرے وہ مشاہدہ خود ہی

اپنی میزان عقل مین سے یار
کیسو لوگون کو توابست زنہار

بلکہ مردان رہ کے میزان مین — آپ کو آپ تول کر دیکھین
تا وہ فضل و زیادتی انکی — اور نظر آوے مفلسی اپنی
اور لوگون نے یون سوال کیا — سید الطایفہ جنید سے جا
اولیا کی حکایتین ہین جو — اتقیا کی روایتین ہین جو
انکے سننے سے ای امام ہدا — فایدہ کیا مرید کو ہوگا
کہا شیخ جنید نے ان سے — کہ حکایات ان بزرگون کے
لشکرون سے خدا کے ای لوگو — ایک لشکر ہے بالیقین سمجھو
دل شکستہ مرید کا ہو اگر — تو قوی ہوگا وہ یقین سنکر
ویسے لشکر سے یک بڑی تائید — جانیو پاویگا مرید رشید
بس یہہ قول جنید کی برہان — ہے بلا شک یہہ آیت قرآن

وَكُلًّا نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ

یعنے کہتا ہے یون خدای رحیم — کہ سمجھ ای مرے رسول کریم
کہ رسل جو ہمارے گذرے ہین — ہم قصص انکے تجھ سے کہتے ہین
تا قوی ہووے اس سے تیرا دل — اور تسکین ہووے تجھے حاصل
اور حدیث صحیح مین آیا — کہ شہ انبیا نے فرمایا
ہوویگا ذکر صالحون کا جب — تب ہو بیشک نزول رحمت رب
پس اگر کوئی سفرہ چن دیوے — اسپہ رحمت کے گہر برسے
تو ہے امید سفرے والے کو — اس سے محروم کر نہ بیٹھین کبھو
پس یہہ امیدین بھی رکھتا ہون — کہ وہ رحمت سے مین بہی ہون مقرون
یہہ بھی امید اور ہوی ہے مجھے — انکی روحون سے تا مدد پہنچے
کہ بہ پیش اجل مرے مولا — کرے دولت کا ایک سایہ عطا
اور بعد از حدیث و قرآن کے — بعد یہہ دو دلیل و برہان کے
اولیا کے حکایت و اقوال — دیکھا مین بہترین قال و مقال
اور مضمون حدیث و قرآن کا — انکے باتون مین مندرج دیکھا
ہوا مین اسمین اسلئے شاغل — تا فیوض کثیرہ ہون حاصل
گرچہ انمین نہ مین گنا جاؤن — لیک تشبیہ انسے یک پاؤن
کیونکہ آئی ہے یہہ صحیح خبر — کہ کہے یون خدا کے پیغمبر
جسنے جس قوم سے شباہت لی — وہ اسی قوم سے یقین ہووے
اور اس بات کو بھی اب جانو — عقل و دانش سے اپنے پہچانو
کہ سمجھنے کتاب اور سنت — چاہیے نحو اور صرف و لغت
لوگ اکثر نہ اس سے ماہر ہین — پس سمجھنے مین اسکے قاصر ہین
اولیا کا کلام ہو آسان — جب ہے شرح حدیث اور قرآن
اس سبب سے بے شبہ خواص و عوام — لیوین حصہ بفضل رب انام
جو ہے نیکون کی بات مین تاثیر — سچ ہے اسمین نہ کیجے شبہ و نکیر
دیکھ گر بد کہے کوئی تجھ کو — تب تو ہوتا ہے اسکی جان کا عدو
سالہا اس سے کینہ رکھتا ہے — کرنے اسکو تباہ تکتا ہے
بد سخن کا ہو جب اثر ایسا — سخن حق مین ہو اثر کیسا
اسمین ہے اس سے بیشمار اثر — گرچہ اس سے نہووے تجھ کو خبر
شیخ اسکاف عبدرحمان سے — نقل ہے لوگ یون سوال کئے
کہ کسی نے اگر پڑھے قرآن — اور نہ سمجھے کہ کیا پڑھے اس آن
ایسے پڑھنے مین کچھ اثر ہے کیا — عبدرحمن نے یہہ سنکے کہا
کہ دوا ایک کسی نے گر کہاوے — اور کہاتا ہے کیا نہ وہ سمجھے
جب اثر ایسی ہو دوا سے عیان — کیون نہ دیوے اثر کہو قرآن
ہے اثر بیشمار قرآن کا — کیونکہ ہے وہ کلام رحمان کا
ہان پڑھے گر سمجھ اسے باغور — تب تو تاثیر اسکی ہے کچھ اور
اور ہمیشہ تھا ایسا حال مرا — اقتضا دل کا ماہ و سال مرا
اہل دل کے کلام پاک سوا — کچھ نہ سکتا تھا سن سکتا تھا
ہان مگر جب بڑی ضرورت ہو — تب ضروری سخن بقدر ہو
ہم نہ مانون کے واسطے جن کے — مین وظیفہ کیا سخن انکے
تا یہہ سفرے پہ ہم نوالہ ہون — ساتھ یارون کے ہم پیالہ ہون
یون کہا شیخ بوعلی دیکھو — کھرے دل مین آرزو ہین دو
ایک تو یہہ کہ حق کا ذکر سنون — یا کہ اسکے دوست کو دیکھون
مین تو یک مرد محض امی ہون — نہ تو مین پڑھ سکون نہ لکھ بھی سکون

کوئی ایسا ہو بات اُسکی کہے
گر نہ جنّت مین ہووے اُسکا کلام
کہ زمانہ یہہ جبکہ گذرے شتاب
کہا ہر دن کلام سے اُسکے
اور لڑکائی سے مجھے دن رات
بے خبر جسنے جسکو دوست کہے
اُنکی باتین حکایتین پُر نور
یہین مردانِ راہ کا پوشاک
جونکہ بولا جنید یا شبلی
ویسے کو بھی نہ چھوڑا ای بھائی
کہ ہین اشرار ناس ہی نکلے
تا کہین خاسران یہہ دنیا مین
ہین صحبت سے انکے نابود شید
کہ پڑھے ہے یا سُنے جو لیل و نہار
دوستی حق کی دل مین پیدا ہو
حق رکھے جن مین فائدے ایسے
اور ایسی کتاب فیض نصاب
اور فردون کو عین درد کرے
پڑھے ایسی کتاب جو خوشتر
کہ وہ ہر ایک فرد کیسا تھا
شیخ عارف امام خوارزمی
مین نے پوچھا کہ کیا ہی غم کا سبب
کہ وہ سب ایسے تھے ہادیانِ جلیل
کہ ای خلاق قادر و علّام
یا الٰہی کمال رحمت سے
نہین کہتا ہون کچھ مین اسکے سوا
اور جو مین کتاب لکھتا ہون

تا یہہ بندے نے گوشِ دل سے سُنے
نہین جنّت سے بوعلی کو کام
طایفہ تب یہہ ہو گیا رو بہ نقاب
آٹھ اوراق تک پڑھا کیجے
تھی محبّت یہہ طایفے کے سات
بالیقین وہ اُسیکے ساتھ ہے
سب مقدور ہین بنے کی مسطور
اب تو نکلے ہین مدّعی بے باک
کہ یہہ دنیا کے خلق ہیچ سبھی
اُس سے دل کو نہ توڑ ای بھائی
اور اخیار ناس کو بھولے
دوستانِ خدا کو نا بھولین
کرے حاصل سعادتِ جاوید
اولیا کے کلام اور اخبار
جان و دل ذکرِ حق مین شیدا ہو
جمع کرنا یقین سخن ویسے
پس کو سہنا یقین بنا د شتاب
گنج دل مین اُنہون کے درد بھرے
کرے اخلاص سے عمل اکسیر
جان مین اُسکے درد کیسا تھا
جو بڑا تھا محققِ نامی
شیخ میرے یون کہا ہی تب
جیسے تھے انبیائے اسرائیل
نہین علّت سے کوئی تیرا کام
اپنے احسان عنایت سے
دوستون ساتھ تیرے مجھکو ملا
یہہ بھی اُمید حق سے رکھتا ہون

یا سُناؤن مین اُسکے کچھ باتین
اور لوگون نے شیخ ذیشان سے
کیا کرین ہم تو اُن سے رہبر
پس ہوا ہے یہہ فرضِ عین مجھے
اُنکا بے شُبہہ ہر سخن فاضل
پس بحکمِ حدیثِ مصطفوی
اس زمانے مین دیکھیو احباب
مثلِ کبریتِ سُرخ عصر مین سب
شخص یک گر تو ایسا پا دیگا
اور یہہ ایسا زمانہ آیا ہے
اس لئے اُنکا مین نے ذکر لکھا
جو ہین خلوت گزین و گوشہ نشین
اور دیا یا ہون مین نے نفع کثیر
سرد دنیا ہو اُنکے دل پہ زیاد
جو سنے وہ کرے یہ ہشیاری
ہے بلا شبہہ واجبات سے جان
جو مخنث ہین اُنکو مرد کرے
درد دل کیون نہ اُنکو ہو پیدا
اور جب اُس سے خوب ماہر ہو
کہ ہوے ہین اُنہون سے ایسے کام
ایک دن مین نے اُسکے پاس گیا
کہ عجب دو سپاہ سالاران
پھر کہا اسلئے ہون مین گریان
کام تیرے ہین بفضل و احسان
بارے مجھکو وہ قوم سے کیجے
مری البتہ یہہ دعا وہ کریم
کہ شفاعت سے اُن بزرگون کے

گوشِ دل سے وے اپنے تا سُن لین
پوچھے یوسف امامِ ہمدان سے
تا سلامت رہین فتنہ و شر
ورد لکھنا یہہ غافلون کے لئے
تھا ہمیشہ مرا مفرّح دل
رکھکے اُمید ہمرہی کی قوی
ایسی باتین ہوے ہین رو بہ نقاب
اہلِ دل نادر الوجود ہین سب
کہ موافق ہو یک سخن مین ترا
کیا بڑا انقلاب لایا ہے
تذکرہ اولیا کا نام رکھا
ڈھونڈھے ہے رغبت سے انکو صاحب دین
ایسے باتون مین یک بڑی تاثیر
اور وہ آخرت دلاوے یاد
توشۂ عاقبت کی تیّاری
اور بہتر مصنّفات سے جان
شیر مردون کو مرد فرد کرے
عشق کی کیون نہ جان مین ہو پیدا
تب یہہ اسرار اُس پہ ظاہر ہو
اور سرزد ہوے ہین ایسے کلام
دیکھا اُسوقت اُسنے روتا تھا
گذرے اُمت سے یہہ نکوکاران
کل کی شب یہہ دعا مین کی تھی جناب
نہین احسان کو ترے پایان ہے
یا کہ نظّارہ کی اُنہون کی سے
کی ہو مقبول بس بلطفِ عمیم
حق تعالی نجات دیوے مجھے

سگِ اصحاب کہف کے مانند — کرے یک استخوان سے بہرہ مند
نقل ہے موصلی نے یک مدت — کھینچ بہید مشقت و محنت
اور بہت مال و جاہ خرچ کیا — اپنی یک قبر کی وہ جا پایا
روضۂ مصطفیٰ کے قرب جوار — پیشگاہ حضور شاہ خیار
اور وصیت کیا یہہ آیت پاک — کرو مرقوم میرے بر سر خاک

اور کتا انکا یسار رہا ہے ٭ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ ٭ اپنی ہاتھین جو کھٹ پر

ای خداوند کُلِّ موجودات — ایک سگ تیرے دوستون کا سات
باعقیدت کئی قدم جو چلا — تو نے انکو انہین کے ساتھ کیا
دوستی دوستون کی تیری مدام — مین بھی رکھتا ہون ای خدای انام
انبیا اولیا کی حرمت سے — علما کی بھی سب برکت سے
دے ہمیں عاجز غریب کا مطلوب — مجھکو اس قوم سے نکر محجوب
ہووے انپر جو تیری خاص نظر — مجھکو محروم اُس نظر سے نکر
اور تو اس کتاب کو یارب — درجۂ قرب کا ہی کر نے سب
کر قبول اپنے لطف سے یہہ دعا — سخنِ شیخ اب تمام ہوا
ای مرے مالک اے مرے مولا — شیخ عطار جو کیا ہے دعا
حق مین بھی اس حقیر کمتر کے — بندۂ ناتوان احقر کے
اپنے فضل و کرم سے کر مقبول — از طفیل رسول و آلِ رسول
سارے اصحاب کی برکت سے — تیرے سب اولیا کی حرمت سے
انبیاے کرام صدق و یقین — اور شہیدان و صالحین گزین
کون ہے پہلے کہیو معلوم — کر دون فتح العزیز سے مرقوم

بیان چار گروہ فضیلت شکوہ انبیا و صدیقین و شہدا و صالحین صلوات اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

نعمتین اپنے قرب کے رحمان — دی ہے جن بندگون کو تو عیان
ہین وے خاص وہ سب چار گروہ — کہ تری انکو دی ہے شان و شکوہ
وے نبیین ہین اور صدیقین — اور شہیدان و صالحین یقین
ہے رہِ مستقیم انکی راہ — کر گواہ اسپہ ہے کلام اللہ
سو وہی راہِ حق سے کرنے طلب — ہمکو مامور کر دیا ہے رب
سورۂ فاتحہ مین ربِ کریم — کی ہے سب مومنون کو یہہ تعلیم
اور وہ سورۂ نسا مین بھی — سب مطیعون کو یہہ بشارت دی
کہ اطاعت کرے گا جو حق کی — اور اسکے رسولِ مطلق کی
پس وہ ساتھ انکے ہووے با اکرام — جن پہ اللہ نے کیا انعام
ہونگے وے انبیا و صدیقین — شہدا صالحین نیک آمین
ہین وے چار گروہ نیک رفیق — ہو رفاقت سے انکے طے طریق
جو طریقِ خدا کا طالب ہے — ہمرہی انکی اسپہ واجب ہے
مومنون مین عوام جو ہووین — ہمرہی صالحون کی وے ڈھونڈین
صالحون کو رفاقتِ شہدا — چاہیے ڈھونڈھنا براہِ خدا
اور شہیدان باصفا کو یقین — چاہیے ہمرہی صدیقین
اور صدیق لوگ کو ہے ضرور — انبیا کی رفاقت پُر نور
سالکان راہِ حق کی جو ہووین — فیض ترتیب سے ہی یون لیوین
مومنِ عاقل اگر چاہے ہے — کہ رفاقت وہ انبیا کی کرے
تو ہے تینون کا واسطہ ہی ضرور — تا بہ تدریج اسکو ہووے عبور
عالمِ غیب سے خدائے کریم — وہ رہِ مستقیم کی تعلیم
کی ہے حضرات انبیا کو یقین — اُن سے پہنچی ہے وہ بصدیقین
بعد وہ از گروہ صدیقین — ہے شہیدون کو پہنچی نیک یقین
اور شہیدون سے صالحون کو تمام — ہوئی تعلیم اسکی با اکرام
پہلے لازم ہے تجھکو ای عاقل — معرفت انبیا کی ہو حاصل
پھر ہے تینون گروہ اکرم کی — معرفت ہاتھ آوے تجھکو بھی
تا دے تا چارونکی ہمرہی کی طلب — ہو میسر خدا کے فضل سے تب
پس ہے چارون کی معرفت کا بیان — تجھکو بولتا ہون دیکھ یہان
کہ حقیقت ہی نبی کی ہے جان — برگزیدہ ہے ایک وہ انسان
نوعِ انسان کو ہی باعزت — حق تعالیٰ دیا ہے دو قوت
قوتِ نظریہ ہے جان پہلا — قوتِ عملیہ سمجھ دوسرا

وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ ۱۲

قوتِ نظریہ سے ہے کس تو
انبیا کو بلا وساطتِ غیر
کہ جہان تک ہین انکے معلومات
کہ انہون سے برغبتِ وافر
اور انکے قواے جسمانی
انکو مبعوث کرتے ہین بتقبیل
تا نبوت پہ انکے بالتحقیق
فعلیہ معجزات اسکو کہے
تا وے آیات ہے خواص کو ان
ہے ازانجملہ حضرتِ خلاق
اور انہین سے بیان شافی ہے
قاصرون کو نہین ہے جبکہ کمال
خاص امراض جو ہین روحانی
ہووے پیغمبرون سے جب ظاہر
انبیا ایسے چیزون کا ہی بیان
جیسے ہستی خالقِ متعال
کہ وہ تبیان مفصل و اجمال
اور ثواب و عقاب کی تفصیل
پس اگر معجزات کی تصدیق
نہ عیان فایدے ہو بعثت کے
پس باجمال معنے صدیق
حق سے ویسا ہی اسکو حاصل ہو
اور دو رویہ سخن بے ستر و عیان
ایسا اخلاص ہووے شام و پگاہ
گرچہ اسکو نماز مین گاہ ہے
ظاہر و باطن اسکا ہو یکسان
بولتے ہین شہید جان ایسے

آدمی جانتا ہے چیزون کو
تربیت آپ ہی کرے بالخیر
غلط و شک نہ انہین ہو دراثبات
ہووے اعمال صالحہ صادر
دانش و تجربے ہی سے گیانی
تا انہون سے ہو خلق کی تکمیل
کرین بے شبہ بندگان تصدیق
جسطرح انگلیون سے آب بہے
ہون بلاشبہ موجب ایمان
بخشے انکو مکارمِ اخلاق
حجت واضح اور وافی ہے
کرتے ہین معجزون سے استدلال
جو علاج انکے ہون بہ آسانی
ان سے اہلِ کمال ہو ماہر
کرتے ہین بعضے وقت پر پہچان
حق تعالی کی بھی صفات کمال
عقل نا پا سکے بہ استقلال
نیک اور بد عمل اپر بے قیل
اور آیاتِ عقل کی تحقیق
اسلئے معجزات انکو دئے
کرون تدقیق سے یہان تحقیق
قوتِ نظریہ مین کامل ہو
کبھو اصلا اسے نہین شایان
کہ نہو جسمین حظِ نفس کو راہ
حادثہ ایک سخت پیش آوے
اور نہ لعنت کرے کسی پر جان
قلب کو ہو مشاہدہ اسکے

قوتِ عملیہ سے لیل و نہار
قوتِ نظریہ مین ہے انکی ہی میر
قوتِ عملیہ منزہ ہے خدا
اور اعمال بد سے بے غایت
جبکہ حدِ کمال کو پہنچے
پھر انھین بینات دیتے ہین (دلیلین)
بعضے اعجاز قولیہ ہے جان
اور دیتے ہین معجزات کے سات
ہین وے آیاتِ عقلیہ بسیار
اور ازانجملہ صادقہ جو علوم
اور انھین سے ہی نور صحبت ہے
اور جو کامل ہین خلق مین بتقلید
اور ناقص نفوس کی تکمیل
انکی پیغمبری پہ دل سے وہین
کہ وہ ہر ہر کے پاس ہو معقول
اور کبھو ایسے چیزون کا ہی بیان
جیسے ہر روز کے جو ہین احکام
اور وے فعلون کے حال کا تبیان
گر نہ پیغمبر ان کے ہووے سات
یعنی انبیا بقدرِ ضرور
قوتِ نظریہ بہت کامل
اور از ابتداے عمر کبھی
اور دینی مقدمے مین ضرور
اور علامات سے ہے اسکے سنو
نہ چپ و راست التفات کرے
علمِ تعبیر عالمِ رؤیا (خواب)
انبیا اسکو جو کہ پہنچا سکے

اس سے ہوتے ہین نیک بدکردار
ہووے یون نورِ قدس کی تاثیر
ملکہ ایسا یک کرے پیدا
انکو رہتی ہے دایما نفرت
درجہ اعتدال کو پہنچے
شاہد معجزات دیتے ہین
جیسے اعجاز حضرتِ قرآن
کہی آیاتِ عقلیہ خوشدلات
کئی اقسام پر ہین وے آئے بار
ہو وین دیتے ہین انکو بہ مقسوم
گنج برکات انکی رویت سے ہے
ان کمالون سے لیتے ہین وے دلیل
فیض ہم صحبتون پہ بالتعجیل
لاتے ہین بس کمال صدق و یقین
دل و دانش کرے ہے اسکو قبول
کرتے ہین بعضے وقت پر پہچان
حق مین بندون کے از خدای انام
جو کبھو بد کبھو ہو نیک عیان
کیون عوام انکی سانچ جانے بات
جب ہوئی ہے یہان تلک مذکور
جیسا سب انبیا کو ہے حاصل
بات ہرگز کیا نہو جھوٹی
اس سے پورے خلوص کا ہو ظہور
عزم مین اسکے نا تردد ہو
دل نہ مائل بہ کائنات کرے
خوب تر جانتے مین ہو یکتا
اسکو اسطرح وہ قبول کرے

کرے چیزون کو چشم سے گویا / دیکھتا ہے بعالم دنیا
اسلیئے ہے باامر دین الٰہ جہان / جہان دنیا بہی اسکو ہے آسان

گو بظاہر نہین ہوا مقبول / ہے بباطن یہہ درجہ اسکو حصول
قوت عملیہ بہی اسکا عجیب / قوت انبیا کے ہووے قریب

اور صالح وہی ہے نیک صفت / نظری و عملی اُسکے دو قوت
قوت انبیا سے اکرم ہے / وے پہنچے ہین کمال [illegible]

پر کمال متابعت سے ہان / بالیقین صالح گرامی شان
اپنا ظاہر گنہ سے پاک رکہے / خون سے دل کو خوناک رکہے

اعتقادات فاسدہ سے سدا / اور اخلاق بد سے صبح و مسا
اپنے باطن کو [illegible] رکہے / اس قدر یاد حق سے پور رکہے

کہ نہ گنجایش اسمین ہوئے کبہی / ہووے ہرگز نہ دوسرے شی کی
نام گرچہ ولی کا ہے کامل / ہے یہہ تینو گروہ کو شامل

لیک یہہ لفظ جانئے اشہر / صالحون پر ہی آتا ہے اکثر
صالحین اولیا کو کہتے ہین / اہل تحقیق یہہ بہی لکہتے ہین

کہ یہہ چارو گروہ کے اخیار / جو ہین انکے ہے چند مین آثار
دوست رکہتا ہے انکو مولا / متکفل ہے انکی روزی کا

یون تکفل ہوا انکا ہے دمساز / کرے سب خلق مین ہے ممتاز
رکہے محفوظ انکو اعدا سے / انکا غربت مین وہ انیس رہے

اور انکے نفوس پاک اندر / ایسی عزت عطا کرے داور
بادشاہون کی اور امیرون کی / نہین منت ہوتے ہین الغنی

انکی ہمت بلند کرتا ہے / انکو یون ارجمند کرتا ہے
کہ نجاسات جو ہین دنیا کے / نہین آلودہ ہوتے ہین انسے

اور انکے دلون کو رب انام / کرے روشن کرم سے باالہام
اپنے چیزین انہون کو ہین معلوم / اور اپنے نکات ہین مفہوم

کہ ان ارباب نظر و فکر کتین / نہین معلوم خوب ہوتے ہین
اور سینون مین ان بزرگون کے / حق تعالی کشادگی بخشے

کہ شدائد اگرچہ دنیا کے / انپہ صبح و مسا نزول کرے
نہین ہوتے ہین ان سے دلتنگ / رنج و راحت مین جنکو ہین یکرنگ

دیوے یک ہیبت انکو وہ داور / سرکشون کے ہو دل مین اسکا اثر
اور برکت کلام مین انکے / اور برکات کام مین انکے

اور مکانات مین انہون کے بجا / اور ہم صحبتون مین انکے سدا
انکے اولاد و نسل مین اکثر / زائرون مین بہی انکے شام و سحر

اپنے الطاف پاک سے قادر / سینے بسینے یہ کیفیت کرے ظاہر
دیوے یک انکو مرتبہ ایسا / جس سے ہو مستجاب انکی دعا

بلکہ انکا وسیلۂ اشرف / لاوے حاجات مین جو حق کی طرف
حق تعالی ز روئے لطف و عطا / انکے کرتا ہے حاجتون کو روا

اور ملکوت برزخ و محشر / جو خصائص دیا انہین داور
نہین ایسے ہین وے خصوصیات / وے نہین اس قبیل کے آیات

کہ عوام اسکو جان لین بحال / اور اس سے کرین وے استدلال
وے عوالم نہ جب تلک دیکہین / انکے کیونکر حقیقتین پاوین

ہر مسلمان کو ازرہ تحقیق / حق تعالی عطا کرے توفیق
کہ سبے چارو گروہ کے جو ہین نام / پیروی مین کرے انہون کے قیام

اور کرے انکے ساتھ ہی محشور / انکے ہی ساتھ دیوے پل سے عبور
ساتھ انکے لیجاوے در جنت / اور اپنی عطا کرے رویت

اور سدا تحفہ صلوات و سلام / انپہ پہنچا کرے ہمیشہ سے رب انام

چار اصحاب باصفا کا ذکر / چار یاران مصطفےٰ کا ذکر
پہلے کچھ اس کتاب مین لکہون / بعد ازان ترجمہ شروع کرون

ذکر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خیر اصحاب سرور عالم / اسبق السابقین خیر امم
افضل الاتقیا و صدیقین / اکمل الاتقیا سے حامی دین

مظہر نور قدس اسم جمال / قدوۂ اہل حال ذوالاجلال
مورد آیت فیوض مدام / ثانی اثنین اذ ہما فی الغار

نائب اعظم رسول خدا قطب اقطاب اعظم الخلفا
قفل اسلام حضرت صدیق رضی اللہ عنہ بالتحقیق

محو تھا بس رضائے مولا میں اور فانی ولائے مولا میں
سورۂ لیل میں جب اسکو خدا غایت لطف سے کہا اتقی

اور کیا اسکے حسن حال کا ذکر صدق و اعطا و بذل مال کا ذکر
اور کہا بذل اسکا شام و پگاہ ہے عرض خالصاً لوجہ اللہ

کہ کہا وجہ ربہ الاعلیٰ ولسوف کہا ہے اور یرضیٰ
اپنے نزدیک ہے کہ حرمت ہے ہم یقیں اس سے راضی ہوویں گے

اور فرمائے احمد مختار تین سو ساٹھ نیک ہیں اطوار
گر کسی میں ہو انسے یک خصلت پاویگا لطف حق سے وہ جنت

پوچھا صدیق نے کوئی خصلت کیا ہے میرے میں انسے ای حضرت
کیا ارشاد اسکو شاہ انام کہ ترے میں وہ خصلتیں ہیں تمام

ایسے مقبول کبریا کی ثنا ایسے ممدوح مصطفیٰ کی ثنا
ایسے یکتا کا جود و صدق و صفا زہد و ایثار اور رضا بقضا

ورع و تقوے بھی صبر و حلم و وقار اور ایسے ہی پاک تر اطوار
ایک عشر عشیر کیوں ہو رقم کہ ہے قاصر یہاں زبان قلم

اسکا اکل حلال صدق مقال ہووے طومار گر ہو با اجمال
اور مناقب اگر محرر ہو اسکے بے شبہ چند دفتر ہو

سب صحابہ کی بھی یہی حالات تھے بحسب تفاوت درجات
خاص چار و خلیفہ ذیشان ابوبکرؓ و عمرؓ علیؓ عثمانؓ

یہاں ہر یک کے حال سے پر نور کروں یک دو روایتیں مذکور
اکثر آب و طعام میں صدیق رکھتا تھا احتیاط بالتحقیق

روایت

ہے روایت کہ یک غلام اسکا یک تجارت اپر مقرر تھا

اس تجارت سے خاص اپنا طعام بس دیا تھا قرار دہ بدوام
دودھ یک دن غلام وہ لایا اسکو صدیق نوش فرمایا

یک دو گھونٹ ہی پیا ہے جب آہ معلوم یوں ہوا ہے تب
نہیں کسب حلال سے وہ شیر بلکہ ہے از حرام پر تزویر

کہ بعض نے کہا ہے ہر دو دود کیا پیدا غلام نے وہ دود
جلد وہ اس قدر کیا ہے قے کہ وہ باہر تمام آیا ہے

اپنے لاگا ہے درد پر بیم اے خداوند ای غفور رحیم
کہ جہاں تک تھی اب مری طاقت میں نکالا وہ دودھ با سرعت

جو رگوں میں گیا سرایت ہو عفو اسکو کرم سے کر دیجو
یہی قوت حلال کا مایہ قصر طاعات حق کا ہے پایہ

ہووے بنیاد جسقدر محکم ہو عمارت بھی اسقدر محکم
غیر قوت حلال اے ہشیار گویا پانی پہ ڈالنی دیوار

روایت

بس ہے اول ضرور قوت حلال کریں قوت سے اسکے نیک اعمال

شیخ عارف امام ہمدانی کی ذخیرے میں نقل ای گیانی
کہ ابوبکر کو خلافت پر جب بٹھائے صحابہ سرور

دوسرے دن سفید لے کر پاس گیا بازار کو وہ بے وسواس
تا اسے بیچ کر بوجہ حلال کرے ہمارت قوت اہل عیال

اسکے آگے بھی وہ خدا آگاہ یہی کرتا تھا کسب شام و پگاہ
پھر اسی کام پر گیا وہ جب ہوئے آزردہ دل صحابہ سب

اور سے کہے منصب خلافت کو نہیں شایاں یہ کام ہے سن تو
کہا بوبکر قوت اہل و عیال مجھ پہ واجب ہے دائماً و سال

حق ادای میں اسکے صبح و مسا جب کہ تقصیر میں رکھو گے روا
مومنوں کے حقوق میں بھی تمام ہو گی عادت وہی مجھے بدوام

پس صحابہ نے اتفاق کیا شورہ سب مل کے با وفاق کیا
کہ بقدرت کفاف اہل و عیال دیویں بوبکر کو ز بیت المال

تا فراغت وہ کرکے یک حاصل ہو حکومت کے کام میں شاغل
یومیہ گھر کے خرچ کو اسکے ڈیڑھ درہم سے کئے مقرر تھے

کہتے ہیں یک زمیں زراعت کی ملک سے تھی وہ با صداقت کی
موت اسکی قریب آئی جب اپنے فرزند کو بلایا تب

عبد رحمان تھا جسکا نام ہمام ۔ کی وصیت اُسے وہ نیک انجام
جتنا پہنچا مجھے بیت المال ۔ اتنا واپس تو کیجئے فی الحال
ہے روایت کہ بر سر منبر ۔ بولتا تھا وہ خلق کا رہبر
خوف سے اسکے کہ ہم نے یقین ۔ ورطۂ شبہ مین پڑے نہ کہین
نقل ہے وہ مدام و شام و سحر ۔ منہ مین رکھتا تھا اپنے ایک پتھر
تب نکال اسکو بات کرتا تھا ۔ پھر وہی سنگ منہ مین دھرتا تھا
حال سے میرے مجھ سے دانا تر ۔ تو ہے بیشک ای خالق اکبر
ای خدا خلق کے گمانون سے ۔ مجھکو بہتر کرم سے کر دیجے
اور مدح و ثنا سے انکے کبھو ۔ یا الٰہی تو مت پکڑ مجھکو
نقل ہے در مدینۂ انور ۔ جس محلے مین وہ رہا اکثر
اس محلے کے بکریون کا دود ۔ دیا کرتا نچوڑ انکو زود
نہ نچوڑیگا اب یقین وہ شیر ۔ ہے خلافت کی اسکو شان کبیر
بلکہ وہ ونہی مدام تا رحلت ۔ اپنی جاری رکھا وہی عادت
دین اسلام کی حمایت مین ۔ شاہ کونین کی اعانت مین
مال اسکا جو کام آیا ہے ۔ دین جو انتظام پایا ہے
کئی بردون کو مول لے دلشاد ۔ انکو للہ کر دیا آزاد
اور ہزارون سے درہم و دینار ۔ کیا فرمان مصطفےٰ پہ نثار
صرف بس مبلغ خطیر ہوا ۔ آخر حال وہ فقیر ہوا
بوریا آہ ایک باندھ لیا ۔ وہ بھی راہ خدا مین صدقہ کیا
اسکا احوال مکرمت مشحون ۔ کچھ جنان السیر مین لایا ہون
نہین گنجایش اس کتاب اندر ۔ اکتفا اب کیا اسیکے اوپر

کہ وہ میری زمین کو بیچ شتاب ۔ اور نفقے کا میرے کر تو حساب
عبد رحمان بموجب فرمان ۔ یہہ وصیت ادا کیا جولان
سو سے تو دیہ یون بھی ہم ۔ چھوڑتے ہین حلال مین سے
احتیاط اسکو جون طعام مین تھا ۔ احتیاط ایسا ہی کلام مین تھا
جب کسی بات کی ضرورت ہو ۔ مسئلہ پوچھنے کی حاجت ہو
گر ثنا اسکی کوئی کرتا جب ۔ عرض کرتا تھا وہ بدرگہ رب
اور دوسرون سے میرے نفس کا حال ۔ مین بہت جانتا ہون ای متعال
اور مجھے بخش دے بلطف و عطا ۔ کئے ناجان وے جو میری ثنا
اور تواضع مین اسکے رب جلیل ۔ دی تھی اپنے کرم سے شان جلیل
اس محلے کے مومنون کے کام ۔ کرتا تھا وہ خوشی سے اپنے مدام
جب خلیفہ ہوا وہ باتمیز ۔ اس محلے کی ایک کہی ہے کنیز
کہا یہہ سنکے وہ بلطف عمیم ۔ مین نچھوڑونگا اپنی چال قدیم
وہ جو راہ خدا مین خرچا مال ۔ کون امت مین ہوگا اسکے مثال
ابتدا سے زمان بعثت سے ۔ دائما تا وفات حضرت کے
رتبہ پایا نہ یہہ کسی کا مال ۔ نہ ملا یہہ کسی کو جاہ و جلال
سب کے اصحاب مین ہی داخل ہین ۔ اور از اولیا سے کامل ہین
در جہادات کا غزاہ غزوی ۔ اور بہ تعمیر مسجد نبوی
ایک لنگی سواے کچھ نہ رہا ۔ تن برہنہ بھی سر برہنہ ہوا
کیون لکھون ہے دراز یہہ قصہ ۔ اور ہے جانگداز یہہ قصہ
اور مناقب کچھ اسکے پر انوار ۔ مین لکھا ہون بروضۃ الابرار
ذکر اسکا ہے زاید الارقام ۔ رضی اللہ عنہ بالاکرام

ذکر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ

مصدر فیض نظم قرآنی ۔ مظہر نور نطق ربانی
فخر اقطاب و اعلی اصحاب ۔ حامی دین عمر بن الخطاب
کیون بیان اسکے ہو فضایل کا ۔ اسکے اخلاق اور شمایل کا
مرکز علم کا تھا قطب مدار ۔ تھا وہ بحر علوم سر و جہار
علم نون چلتے اب گیا ہیہات ۔ پوچھیے کیون ہوتا ہے ایسی بات

صاحب قرب و ملہم غیبی ۔ مادہ دان فیوض لاریبی
مصطفےٰ کا خلیفہ ثانی ۔ نشر و اعلان دین کا بانی
کشور زہد و فقر کا تھا امیر ۔ اور تقی ورع و تقا مین شان کبیر
کہتے ہین جب وہ انتقال کیا ۔ ابن مسعود آہ کہنے لگا
کہ ہمارے مین ہین بہت علما ۔ صاحب فقہ و مصدر فتوی

جمعہ کو غسل کر جو پہنے لباس　　جو سے جمعہ میں وہ اتارے لباس
کبھو لفظ ثقیل بھی حاشا　　نہیں اسکی زبان سے نکلا
اسکی جو جان کا بھی دشمن ہے　　اس سے ایمن ہے اس آئین سے
دیکھیے باوجود قدرت کے　　کیا للہ درگذر ان سے
بعضے مناق دشمن سادات　　ننگ اسلام آہ زشت صفات
دشمنوں نے برا ہی کید کیا　　پس انہے حاکموں نے قید کیا
ایک عالم ہوا ہے زیر و زبر　　بیخور و خواب خلق شام و سحر
پر کیا حاکموں نے جب دریافت　　داد دریافت دی بحکم دیانت
حق و ناحق میں ہوگئی تمئیز　　سعی جھوٹوں کی ہوگئی ناچیز
کہا حاکم جو شیخ فرماوے　　دشمنوں کو سزا وہ پہنچاوے
رحمۃ عالمین کا پوتا　　سید المرسلین کا پوتا
دشمنوں کو ہوئی پشیمانی　　ہوئی حکام کو بھی حیرانی
عفو ہو حق عبد ای آگاہ　　پر نہووے معاف حق اللہ
شیخ کو وہ جو رنج قید ہوا　　یہہ تو ہے اہل بیت کا ورثہ
اور دوسرے ائمہ عترت　　جو تھے ایسی خروج کی تہمت
آہ قید شدید کرواۓ　　رنج و آزار انکو پہنچاۓ
ظلم کیسا ہوا ہے مالک پر　　وہ طریق خدا کے سالک
اور کر قید ابن حنبل کو　　جان سے مارے وہ شیخ اکمل کو
چار گلشن و روضۃ الابرار　　دیکھہ دونوں میں انکے ہیں اذکار
سنئے خوف و خشیت داور　　بسکہ عثمان کو تھی شام و سحر
ریش ہوتی تھی اسکی تر فی الحال　　سکئے یکروز حاضروں نے سوال
کہا میں نے سنا ہوں حضرت سے　　یہہ خبر خاتم الرسالت سے
جو یہہ منزل میں پاویگا نجات　　اسکو نہیں دوسرے منزلوں میں برات
ایک رکعت میں بھی کبھو دلخواہ　　ختم کرتا تھا وہ کلام اللہ
وجہ پوچھے کہا کہ یک سلطان　　بھیجیگا گر کسی کو یک فرمان
تا ادا امر جو ہیں بجالاوے　　اور مناہی سے اسکے دور رہے
کہتا تھا بعد ہر وضو ناچار　　میں نے کرتا ہوں حق سے استغفار

اتارے ابا سے وہ کالا ہے　　اولے ہی پر وہ خوب فرماتے [illegible]
کیا آیا دن اسکے حلم کا مذکور　　کیسے وہ ایک [illegible]
دشمنوں کا بھی خیر خواہ ہوا　　دشمنوں کا وہی [illegible]
سن ہجری تھا جب ہزار و صد　　اور پنجاہ پر تھے سال [illegible]
کئے اسپر خروج کی تہمت　　اہتمام جہاد کی نسبت
قید خانے میں روز بینا لبیس　　بس مراتب [illegible]
یک مسلمان نہ بلکہ اہل ملل　　[illegible]
دعوا مناق کا دروغ ہوا　　[illegible]
دشمنان لائق سزا تہمت　　اور [illegible]
[illegible] تھا جب [illegible]　　حمل و حلم کمال کا [illegible]
[illegible] لطف سے یہہ فرمایا　　کہ میں اللہ انکو بخشے [illegible]
نہیں پاسے سزا [illegible] کاری　　کیا پاسے سزا [illegible]
نار [illegible] جو جو سلگا ہے　　سب کو دنیا میں [illegible]
زین العابدین و باقر و جعفر　　اور موسی رضا [illegible]
کرتے انپر بھی بعضے شہزا[illegible]　　حاکماں ہی آسیہ پاس
اور منصور کے تو قید میں تھے　　بو حنیفہ نے آہ رحلت کی
قید کر شافعی کو اہل عناد　　آہ لا سنے میں سے تا بغداد
اور بہت اولیا کے ساتھہ ہی یار　　پیش ایسا ہی آئے ہیں اشرار
احتضار آتھا کہاں گیا تو کہاں　　کے لکھے احوال حضرت عثمان
جب کسی قبر پر گذرتا تھا　　اس قدر آہ رویا کرتا تھا
کیوں تو روتا ہے قبر دیکھہ اتنا　　نہیں روتا ہے اور کہیں اتنا
قبر ہے ایک منزل اولی　　بالیقین از منازل عقبے
قائم اللیل انبیا تھا بہ نیاز　　کر وہ پڑھتا تھا شب تمام نماز
اور کر کے نماز صبح ادا　　پھر وہ قرآن دیکھہ پڑھتا تھا
چاہئے دایما اسے دیکھے　　تا ہو معلوم امر و نہی اسے
اور وضو ہر نماز کے خاطر　　کرتا تھا بالدوام وہ فاخر
تا ہوا ہو جو اسمیں سہو و قصور　　بخشے اپنے کرم سے رب غفور

صائم الدہر بھی تھا وہ فیروز
اور رہ خدا مین لیل و نہار
کہتے ہین اوس وقت تھے وہ ایک بار
یہہ دعا اسکے حق مین کی نبی
ہے روایت صحابؓ حضرت
اور مدینے مین جتنے تھے کنوین
نکوا کھودنے کی طاقت تھی
بئیر رومہ تھا اس کنوے کا نام
کہے یک روز یون رسول خدا
کر اسے ایک نہر دیوے خدا
اور کیا وقف مومنون پہ تمام

یعنے رکھتا تھا روزہ وہ ہر روز
مال خرچا ہے وہ برون شمار
اور پھلا دیا اپ بکتے رہوار
کہ تو عثمان کو بخش دے یارب
جب مدینے طرف کئے ہجرت
سر بسر آب شور تھا اُن مین
نہ خریدی کی انکو وسعت تھی
وہ یہودی نے اسکا آب مدام
کہ کسی نے خرید وہ کنوا
حشر کے دن بجنتہ الماوا
ہووے مسرور اسسے شاہ انام
ایسے اوصاف اسکے ہینگے کثیر

اور پس از رحلت رسول خدا
مصحف بہہ خدا بجنگ تبوک
بیس ہزار تھے درہم
جو کیا ہو وہ اوّل و آخر
فقر و فاقے مین مبتلا تھے تمام
آب شیرین تھا شیر سے بھی گران
ایک کنوا تھا آب شیرین کا
یک چھگل گر کسی کو دیتا تھا
وقف گر مومنون پہ کر دیگا
سن یہہ عثمان کیا خرید اُسے
اور ہفتے مین یک غلام سدا
نہین جاتے کو طاقت تحریر

حج و عمرہ وہ دس کیا ہی ادا
کیا کیا غازیون سے حسن سلوک
اُس سے سر ورنے ہو بہت خرم
اور کیا ہو جو باطن و ظاہر
نہین ملتا تھا انکو آب و طعام
کم تھا اسکا مُسَرات بھی نشان
کہ یہودی کے ایک ملک مین تھا
اُس سے یک مُد اناج لیتا تھا
مین ہون ضامن بہشت ہے اسکا
تیس بیس پنج ہزار درہم دے
لِلّٰہ آزاد اسنے کرتا تھا

ذکرِ حضرت مرتضیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وارثِ مسندِ رسول اللہ
پدرِ حسنین و ابنِ عمِ رسول
بحرِ عرفان و قربِ صدق و صفا
کیا لکھون اسکا علم اور اخلاق
کہ یون ہین شہر علم کا سمجھو
تو ہو ہفتاد اوشت کا وہ بار
ہے علی جامع بطون و ظہور
فقر کا ہی سے نصاب رہا
پاس اسکے نہی خوار تر دنیا
آستین تھین دراز تیچے سے
اور وہ کرتا تھا کہ تھا اکثر
اذر بازاریون کو صبح و مسا
مت قسم کھاؤ جھوٹ مت بولو
یعنے وہ بحر فقر و استغنا

رہبرِ رہبرانِ راہِ الٰہ
ابنِ عمِ رسول و زوجِ بتول
اسد اللہ خاتم الخلفا
کہ یہان طاقتِ قلم ہے طاق
اسکا دروازہ ہے علی تو جو
نر کہے اسکی بحرِ علم کنار
اُس سے رخشان ہے بس ہر دو نور
نہ کبھو مالکِ نصاب ہوا
تھا ہمیشہ وہ طالبُ المولیٰ
قطع کر کے لیا ہے بھین اُسے
ایک لنگ اور ایک چادر کہ
امرِ معروف بھی وہ کرتا تھا
عیب کسی کا چھپا کے مت بیچو
عمر ساری نہ گھر کیا ہے بنا

مقتدائے محبّ و محبوبین
نورِ اسلام و سابق الایمان
دہر سے مشتہر ہے جسکا نام
باب مین اسکے علم کے اشہر
اور اسطرح سے کہا ہے امیر
ابنِ مسعود بولا اے ماہر
کیا کہون اسکا زہد و فقر جلیل
اور خلافت مین بھی لبانِ جلی
ہے روایت وہ جب خلیفہ ہوا
اور جب وہ لباس پہین لیا
اور اسی لباس سے ہی پاؤ
بولتا تھا انھین خدا سے ڈرو
اور کبھو فی یہ فی بھی خشت پہ خشت
کوئی شی گر خرید فرماتا

قطبِ اقطاب و فخرِ صدیقین
میرِ اصحاب و ہمدمِ قرآن
رضی اللہ عنہ بالا کرام
خود کہے یون خدا کے پیغمبر
گر لکھون فاتحہ کی مین تفسیر
کہ ہے قرآن کو باطن و ظاہر
کہ نہین اسکا اسمین کوئی مثیل
کشورِ فقر کا ہی تھا والی
تین درہم کا ایک قمیص لیا
شکر مولا کا ہے بجا لایا
ہوتا رونق فروز در بازار
مانپ اور تولن مین دغا نکرو
نہ رکھا وہ مکین قصرِ بہشت
آپ ہی گھر اٹھا کے لے آتا

ایک روز ایک درہم کے کھجور / تب کیا عرض کوئی اسکے حضور
ہان اٹھا لاؤن درویش یہ کہے / کیا ارشاد یون کرم سے
لیتے ہی اسکو اٹھا لیجاؤن گا / حال والا ہی سے یہ ادنی اسکا
ہین نہ اسب و دہان خاک لیکر / ایسے ہین یہہ کو طاقت نہین
ایک صحابی کے ایک اشتر یہان / ذکر نا یون کیا یہہ ایک بیان
امام نامی تھا اسپنا اسکا / آمون نے ایک دن معاویہ کہا
پس کچھ مرتضی کے کر تذکرہ / وہ کہا مجھکو اس پہ ہے کچھ عذر
پہ معاویہ تھا وہ جب کہا / لاجیہ [illegible] ضرار کہتا آگیا
کہ علی کا مقام بس فاخر / تھا یقین نقل وفد سے باہر
دین ہین اسکا قوت اٹھ / دیکھ ہم سنے بھی تھا برتر
قول اقدس تھا اسکا فصل خطاب / حلم تھا اسکا عدل محض ثواب
سب پہ تھا نفس [illegible] کے اٹھا / اور حکمت تھی اسکی ذات جیسا
اور وحشت تھی اسکو دنیا سے / انس تے اسکی دلیل پایں ہے اسکے
[illegible] اسکی [illegible] / اور شاہا ساتھ تو نے ساتھ جلیس
دایم الفکر تھا بہ فکر دراز / انکے ریزان [illegible] سبوز گداز
ہوتا تھا لباس [illegible] / رہا یا کرتا تھا [illegible] روٹی
تھا ہمارے بین وہ ہمارے سا / پوچھین گر کچھ جواب دیتا تھا
آتا تھا ہم بلاتے اسکو اگر / گریہ رہتا وہ ہم سے ہل کر
لیک واللہ اسکی ہیبت سے / بات ہم اس سے کر سکتے تھے
کرتا تھا اہل دین کی تعظیم / تھا مساکین پہ اسکا اشفاق ہم
یہہ توقع کسی قوی کو تھی / کہ ہو باطل پہ اسکے وہ راضی
اور کوئی ضعیف بھی جاتا / نہین مایوس اسکے عدل سے تھا
اور ایک رات بین نے کی یہہ نظر / ریش اپنی لیا تھا ہاتھ اندر
آہ کرتا تھا اضطراب اقسا / سانپ کا تا ہوا کرے جیسا
اور روتا تھا اسطرح وہ یقین / جسطرح روے ہے کوئی غمگین
بعد یون بولتا تھا دنیا سے / کہ مرے غیر کو فریب تو دے
آیا تو چاہتی ہے مجھ سے وفاق / مین تو تجھکو دیا ہون تین طلاق
نہین حاجت ہے جس طلاق میان / مین قسم کھا کے بولتا ہون جان
کہ عمر تیری ہے بہت چھوٹی / اور بہت کم ہے عز و قدر تری
تھوڑے ہے توشہ پہ بیشتر افسوس / اور طول سفر اپر افسوس
جب معاویہ یہہ بیان سنا / جوش رقت سے زار زار ہوا
اور اسطرح سے کہا گریان / بوالحسن پہ ہو رحمت رضوان
ہے قسم حق کی وہ گرامی شان / یون ہی تھا جسطرح کیا تو بیان
جو اثر تھی ضرار کی فاخر / جا سنے اب بیان ہوئی آخر
اور یہ اولاد حیدر کرار / ہوئے ایسے ہی اولیائے کبار
خاص یکسر ائمہ مسعود / از حسن تا بہ مہدی موعود
سب اماموں کے مقتدا ہین وہ / اولیاؤن کے پیشوا ہین وہ
ہین رہے غواص بحر عرفان کے / اور رہے ساقی بین خم فیضان کے
سب بے عدد اولیائے عالیشان / فیض پائے ہین انسے سرعیان
انکا احوال باصفائے یار / مین لکھا ہون بروضۃ الابرار
ان بزرگون سے ایک امام ذکر / زبدۂ عترت کرام کا ذکر
یمن و برکات کے لئے مجمل / شیخ عطار نے لکھا اول
اسنے آغاز جو کتاب کیا / ذکر سے اسکے فتح باب کیا
ترجمہ اسکے تذکرے کا بجا / مین یہین سے کرون بفضل خدا

ذکر امام ہمام حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

گل گلزار خاندان رسول / بلبل باغ دودمان بتول
دُر کان علوم مصطفوی / رازدان ہیوض مرتضوی
وارث مسند رسول اللہ / مقتدائے مقربان اللہ
گل سر سبد آل پیغمبر / مرآت حال و قال پیغمبر
شیخ عباد و مشرف زہاد / فخر اوتاد و قدوۂ افراد
زبدۂ اہل حق بحق ناطق / قطب اقطاب جعفر صادق
پیشوا تھا وہ شریعت کا / رہنما عرصہ طریقت کا
سب مشایخ کا مستند تھا وہ / اہل عرفان کا معتمد تھا وہ

سب کا وہ مقتدائے مطلق تھا　　مومنون کا امام برحق تھا
عصر کا اپنے تھا امام ہمام　　اُسکے تابع تھے اولیائے کرام
تھا حقایق مین صاحب تصنیف　　اُس سے منقول ہین مو شریف
در بیان لطایف تفسیر　　فرد کوئی نہین تھا اُسکا نظیر
اور بشرح سرایر تنزیل　　یونہی کوئی نہین تھا اُسکا عدیل
اپنے والد امام باقر سے　　باقر العلم ذو المفاخر سے
ہے کیا نقل وہ بہت سے نکات　　ہو کتاب اُسکی گر لکھون یکبات
نقل ہے نزد جعفر ای ہوشیار　　آیا داود طائی نے یکبار
اور کہا اے رسول کے فرزند　　ای علی و بتول کے دلبند
مین گنہ گار ہون ز زنگ گناہ　　دل مرا ہوگیا ہے آہ سیاہ
لطف سے مجھکو یک نصیحت کر　　جس سے حاصل ہو فائدے کے گھر
وہ سرا اہل ذوق و کشف و شہود　　اُسنے یہہ اُسکو بولا اے داود
تو یقین زاہد زمانہ ہے　　عابدون مین تو اب یگانہ ہے
کیا تجھے پند کی بھی حاجت ہے　　کیا مری حاجت نصیحت ہے
کہا داود نے ای ابن رسول　　حق نے سب سے کیا ہے تمکو قبول
اور سب پر تمھین فضیلت دی　　شرف و عز و جاہ عزت دی
تیرے سے بترے سبکو حاجت ہے　　سب کی واجب تجھے نصیحت ہے
کہا جعفر کہ مین سے ڈرتا ہون　　یہی ہر آن فکر کرتا ہون
کہ کہین جد مرا رسول خدا　　پوچھے دامن پکڑ بروز جزا
کہ تو حق متابعت میرا　　نہین کیون کر ادا کیا پورا
کام آوے عمل بدرگہ رب　　اور یہان معتبر نہین ہے نسب
سن یہہ داود ہوش کھویا ہے　　درد سے زار زار رویا ہے
اور کہنے لگا کہ ای داور　　جسکی معجون طینت اطہر
آب اقدس سے ہو نبوت کے　　اور تخمیر سے طہارت کے
جسکی مادر بتول جد ہے رسول　　یہہ تو ہے ایسے باغ قدس کا پھول
ہووے ایسے کو جب یہہ حیرانی　　اور یہہ خوف یہہ پریشانی
آہ کیا ہووے حالت داود　　روز محشر مین کرب داود
نقل کرتے ہین حضرت جعفر　　جبکہ خلوت نشین ہوا اشہر
آیا سفیان ثوری اسکے پاس　　کہا ای یادگار خیر الناس
لوگ تیرے سے فیض پاتے تھے　　خیر دارین ہاتھہ لاتے تھے
پس تو خلوت مین کیون رکھا تشریف　　کہ ہین محروم سب وضیع و شریف
بولا اُسکے سوا گذیر نہین　　اور یہہ شعر وہ پڑا ہے وہین
وہب لو خارد بانس الذہاب　　والناس بین فخایل و محارب
یغشون بینہم المودة والوفا　　وقلوبہم محو محشوة بعقارب
دیکھے عمدہ لباس یک بہتر　　کہ تھا پہنا امام دین جعفر
کیا خدمت مین شخص یک طلا ہر　　کہ یہہ پوشاک ہے بہت فاخر
اسکے یہہ عرض ہاتھہ وہ اُسکا　　اپنے ہی آستین مین کھینچا
کپڑا اندر درشت تھا ایسا　　کہ یقین ہاتھہ کو وہ چبتا تھا
کہا یہہ بہر خلق ہے تو جان　　اور از بہر حق ہے یہہ پہچان
نقل ہے یک ہمینی پیسون کی　　کسی یک شخص کی تھی جاتی رہی
اُسنے ناحق تقاضا پیسون کا　　آکے جعفر کے ساتھہ کرنے لگا
پوچھا پیسے تھے اسمین کس مقدار　　وہ کہا ایک ہزار تھے دینار
اسکو تب اپنے گھر بلا لایا　　اور دینار دو ہزار دیا
بعد وہ شخص اپنا سب پیا　　دوسری ایک جائے مین پایا
پاس جعفر کے لاکے وے دینار　　معذرت اُس سے کی ہے وہ بسیار
کہا جعفر نے جو کہ ہم نے دئے　　اُسکو واپس نہ پھر کے لیونگے
پوچھا پھر کون ہے یہہ نیک سیر　　لوگ بولے یہہ حضرت جعفر
ہوا نادم وہ نام سن اسکا　　اور پشیمان بہت ہی ہو گیا
نقل ہے ایک دن چلا تنہا　　اللہ اللہ لب سے کہتا تہا
شخص یک پیچھے اسکے جاتا تھا　　وہ بہی اللہ اللہ کہتا تھا
کیا جعفر نے عرض یا اللہ　　نہین رکھتا ہون جامہ و جبہ
وہین بہتر لباس یک فاخر　　غیب سے حق نے کر دیا ظاہر
اسکو جعفر نے لیکے پہن لیا　　اور وہ شخص دیکھہ عرض کیا
اللہ اللہ بولنے مین شتک　　مین بھی تھا پیچھے تیرے ساتھہ شریک

اپنا کہنہ لباس دیجے مجھے
دیا جعفر نے اسکو خوش ہو کے
کہا اپنے وزیر سے یک شب
کہ تو جعفر کو جا بلا لا اب
آہ جو شخص بیٹھ خلوت مین
ہے مشغول حق کی طاعت مین
کئی وجہون سے یونہی وہ دانا
ہوا مانع ولے نہ وہ مانا
اور غلامون کو اپنے تب منصور
کیا اسطرح جلد تر مامور
جلد تر تم نے اس اشارے سے
تیغ سے اسکو قتل کر دیجے
اور لرزان ہوا ہی وہ بدحال
دوڑتا آیا اسکے استقبال
اور کیا اس سے عرض خدمت کے
بول کیا مجھ سے تیری حاجت ہے
حق کی طاعت مین تا ہون مشغول
کہا منصور ہان بدل ہے قبول
جب روانہ ہوا وہ حق آگاہ
تن مین منصور کے پڑا لرزہ
اور بعضے لکھے ہین ای ممتاز
کہ ہوئین فوت اس سے تین نماز
کیا تھی حالت تری وہ کہنے لگا
جبکہ جعفر ہوا ہے جلوہ فزا
ایک لب اسکا تھا زمین سے لگا
اس مکان کے اوپر ہے لب دوسرا
اس عمارت کو اور تجھکو اٹھا
جان بیشک نگل ہی جاوے گا
اور بے شبہ اسکے خوف سے ہی
ہوش اور عقل میری جاتی رہی
اتفاقا ایسے ہی کیا ہون یہان

نقل ہے جو خلیفہ تھا منصور
ظلم گستر تھا اور جفا معمور
تا کرون قتل اسکو آج کی رات
کہا اس سے وزیر مکر کے ساتھ
ملک و دولت سے ہاتھ کھینچا ہے
قتل کرنا انہے نہ زیبا ہے
آخر الامر لاعلاج ہوا
پاس جعفر کے وہ وزیر گیا
کہ یہان جب آوے گا جعفر
مین نکالون کلاہ اپنی زسر
آیا ہے جبکہ حضرت جعفر
دیکھ منصور ہو گیا مضطر
اسکو مسند پہ اپنے بٹھلا کے
آپ بیٹھا ہے باادب آگے
کہا جعفر سے کہ دوسرے بار
مت بلا تو مجھے کبھو زنہار
اور اسکو خوشی سے دے رخصت
پس روانہ کیا ہے باعزت
اور کہتے ہیں وہ ہوا بیہوش
تین دن تک بھی یونہی تھا بیہوش
جبکہ منصور ہوش پایا ہے
اس سے اسکا وزیر پوچھا ہے
نظر آیا ہے مجھکو تب واللہ
اژدہا ایک اسکے تھا ہمراہ
مجھکو بولا زبان حال سے او
رنج دیوے گا گر تو جعفر کو
اسنے مینے بیقرار ہوا
معذرت کر اسے روانہ کیا
اسکے ایسے کرامتین بسیار
ہین محرر بہ روضۃ الابرار
رضی اللہ عنہ فی الاکوان

ذکر خیر التابعین اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قدوۂ عارفان حق آگاہ
عاشق صادق رسول اللہ
ہے طریقت کو جس سے زیب و زین
زبدۂ اولیا ہے یمنی ہے
قطب عالم اویس قرنی ہے
رضی اللہ عنہ فی الدارین

روایت

ہے روایت کہ سرور عالم
ہوکے متوجہ یمن کے دلشاد
کرتے اسطرح بیشتر ارشاد
مین یمن کے طرفسے پاتا ہون
مین قرن کے طرفسے پاتا ہون
بانک صورت فرشتگان الہی پاک
کہ ہو ستر ہزار انکا شمار
تا اویس انکے درمیان اس روز
ہو وے سوئے بہشت جلوہ فروز
کیونکہ دنیا مین طاعت مولا
بسکہ پوشیدہ اسنے کرتا تھا
پس اسیواسطے خدائے غیور
اسکو اپنے کرم سے روز نشور
جائے اس حدیث کے مصداق

گاہ گاہ در مدینۂ اکرم
بو محبت کی اور الفت کی
ہے یعنی بو جو نسیم رحمت کی
جب قیامت کا روز آویگا
اور شہ انبیا نے فرمایا
کرے شکل اویس پہ پیدا
غایت لطف اور کرم سے خدا
حق تعالیٰ مگر جسے چاہے
تا نہ پہچانے کوئی بندہ اسے
دل لگایا تھا اپنا حق کے ساتھ
دور رہتا تھا خلق سے دن رات
اپنے دیدار سے کیے محفوظ
چشم اغیار سے رکھے محفوظ
ہو وین ایسے ہی اولیا عاشق

حدیث

اور آئی حدیث حضرت سے
وہ قیامت کے دن بشان رفیع
دو قبیلے تھے یہ عرب بیچ کے
کہے سرور انام بندوں سے
پوچھے اسکا کہاں ہے اب مسکن
نہیں دیکھا بہ دیدۂ ظاہر
کہا دو وجہ اسکے ہیں سمجھو
اسکی ماں مومنہ ہے نابینا
پوچھے کیا اسکو ہم نے دیکھینگے
بائیں ہتھیلی پہ اسکے ایک نشان
اور کہا اسکو تم اگر پاؤ
بعد فرمائے سرور عالم
پوچھے کس جا میں ہم نے پاویں اسے
کہ مرا جبہ تم نے لیجاؤ
عمر فاروق و حیدر کرار
اور خطبے میں نجد یوں کہتیں
وے کہے ہاں عمر نے پھر پوچھا
کہ ہے اسکو تو خلق سے وحشت
یوں کیا عرض حاضروں نے تمام
لوگ جو کھاویں وہ نکھاوے بالیقین
اسکے فاروق و مرتضیٰ یہہ بیان
اور سلک حکم حق تعالیٰ سے
عمر فاروق و مرتضیٰ کو دیکھ
پوچھتے ہی کہا وہ عبد اللہ
کہا فاروق ای گرامی ذات
اس نشان پر عمر نے بوسہ دیا
اور یہہ جبہ شریف اپنا

ہو ویگا اتنے عاصیوں کا شفیع
بے نہایت تھے گوسپند انکے
وہ ہے یک بندۂ حق کے بندوں سے
کہے مسکن اویس کا ہے قرن
دیکھا ہے چشم دل سے وہ ظاہر
علیہ حال ایک ہے پوچھو
بس یہہ خدمت گدا ہے اسکا
بولا صدیق کو نہ تو دیکھے
اور کف دست پر بھی ہووے عیان
اسکو میرا سلام پہنچاؤ
اولیا میں بزرگ اور اکرم
کہے اسکو یمن میں پاؤگے
اور اویس قرن کو پہنچاؤ
شہر کوفے میں آن کر یلغار
وہ پکارا تو سب اٹھے ہیں وہیں
نام بولو اویس ہے کس کا
نہیں کہتا ہے خلق سے صحبت
کہ وہ رہتا ہے دشت میں تمام
غم و شادی وہ جانتا ہی نہیں
اس بیابان طرف ہوئے ہیں رواں
اونٹ اسکے وہاں چراتے تھے
کہا بسبقت سے السلام علیک
کہا ہم سب ہیں بندگان اللہ
اب دکھا مجھکو اپنا ید صباحت
اور اسطرح اسکو فرمایا
خاص تیرے لئے کیا ہے عطا

کہ بقوم ربیعہ اور مضر
کہا یاروں نے یا رسول خدا
پوچھے کیا ہے وہ با صفا کا نام
پوچھے کیا آپ کو وہ دیکھا ہے
پوچھے کیا ایسا عاشق ای حضرت
دو سرا پاس حکم ملت ہے
اونٹ اجرت کے وہ چراتا ہے
اسکو فاروق و مرتضیٰ ہر دو
قدر درہم یک سفیدی ہو
اور کہئے پیام یہہ دوسرا
اتقیا اخفیا ہیں عالیشان
نقل ہے جب نبی نے رحلت کی
حسب فرمان واجب الاذعان
اور بہت خلق کو فراہم کر
پوچھا اب تم میں کوئی ای لوگو
وے کہے ہم اسے نہیں جانا
عمر فاروق انسے پوچھا ہے
اور وہ نان خشک کہاتا ہے
جب ہنسیں لوگ اسنے رو دیا ہے
اسکو شاغل نماز میں پائے
جنبش آدمی وہ جب پایا
دیکے فاروق نے جواب سلام
بولے کیا ہے خاص تیرا نام
وہ دکھایا تھا وہ نشان اسیر
کہ بوقت وفات خیر انام
اور وصیت ہے یہہ بھی فرمایا

کہ ہے یک مرد میری امت سے
بال بکروں کے جتنے ہوں تن پر
کون وہ مرد ہے ہمیں فرما
کہے سرور اویس اسکا نام
ان کو یوں شاہِ دین بولا ہے
نہیں پایا ہے آپ کی صحبت
وہ مری شرع کی رعایت ہے
نفقہ مادر کا اس سے پاتا ہے
دیکھینگے عنقریب ای یارو
اس نشان کو نہ برص ہے سمجھو
کہیے امت کے حق میں میرے دعا
یعنی پرہیزگار جو ہیں نہان
یوں صحابہ کو تب وصیت کی
بعد ترحیل سید اکوان
ایک خطبہ پڑھا جناب عمر
کیا ہے اہل قرن سے کہہ دیجو
ہے مگر ایک شخص دیوانا
کہ کہئے کہاں وہ رہتا ہے
شہر میں لوگ میں نہ آتا ہے
اور لوگ روویں تو آپ ہنستا ہے
بس خشوع و نیاز میں پاسے
جلد باہر نماز سے آیا
اسکو پوچھا کہ کیا ہے تیرا نام
وہ کہا ہے اویس میرا نام
کہ خبر جسکی دی تھی پیغمبر
بولا ہے ای اویس تجھکو سلام
میری امت کی حق میں کیجے دعا

وہ کہا ای صحابی سرور
پھر کہا ہے اویس نے ای عمر
کہا فاروق نے وہی ہے یقین
اور اون سے اویس دور گیا
جب تلک امت محمد کو
تیرا پیغمبر شفیع مکان
ایک آواز غیب سے آئی
حکم آیا ز در گہہ مولا
آئے ایسے مین مرتضی و عمر
پس مرقع اویس پہن لیا
اور بکرے جو انکے ہین بسیار
اس مرقع کے یمن سے وہ رب
تا مدینہ تو کیون نہین آیا
کہ مبارک جو دانت حضرت کا
دوستی مین موافقت ہے ضرور
اور بولا جمال حضرت کا
شرط الفت موافقت ہی جب
ایک یک دانت مین گراتا تھا
جب علی و عمر سنے یہہ بات
گرچہ حضرت کو یہہ نہین دیکھا
پس عمر نے اویس سے یہہ کہا
مغفرت مین نے مومنونکی سب
تم کو تب گھیریگی میری دعا
اسکو تب یون اویس نے پوچھا
پھر نہ پہچانے غیر حق کے تئین
کہ خدا تجھکو جانتا ہے کیا
کہا فاروق تھہر ئے اس جا

تو دعا کے لئے ہے اولی تر
حکم فرمائے جسکو پیغمبر
کہ نشان اسکی دہی ہے سرور دین
رکھ کے سجدے مین سر یہہ کہنے لگا
اپنے احسان سے نہ بخشے تو
اور فاروق و مرتضی ذیشان
کئی تن بخشون تیرے خاطر ہی
اور اتنے ہزار بخشون گا
پوچھا کیون آئے تم نے دیر نکر
اور اسطرح اونسے کہنے لگا
انکے بکرون کے بال کے مقدار
یہہ دعا کی مری اجابت اب
کیون حضور نبی نہین پایا
آہ جس روز ہے شہید ہوا
یہی شرط موانست ہے ضرور
چشم ظاہر سے مین نہین دیکھا
مین بھی یک دانت اپنا توڑ تب
دل نہ چین و قرار پاتا تھا
رونے لاگے بہت ہی درد کے ساتھ
اسکا عشق و ادب ہے ین ایسا
کر دعا میرے حق مین نزد خدا
چاہتا ہون یقین ز درگہہ رب
ورنہ ضایع کرون مین اپنی دعا
کہ تو پہچانتا ہے حق کو کیا
یہی بہتر ہے تیرے حق مین یقین
کہا ہان مجھکو جانتا ہے خدا
تا کوئی چیز تجھکو دیون لا

کہا کرتا ہون مین ہمیشہ دعا
شاید وہ شخص ہووے گا دیگر
پس لیا جبہ شہ دوران
یا الٰہی یہہ جبہ والا
کہ وہ جبہ ترا رسول کریم
بالیقین کر چکے ہین اپنا کام
پھر کیا عرض اے جہان کے رب
یونہی کرتا تھا عرض ہر ہر بار
یہہ مرقع نہ پہنا مین نے
دو قبیلے ربیعہ اور مضر
امت احمدی کو وہ مولا
مرتضی اسنے خوش بیٹھا تھا
پوچھا کیا تم ہو دوست حضرت کے
پس طریق موافقت سے یقین
اپنے سب دانت وہ جو توڑا تھا
پر سنا جب یہہ واقعہ رشید
پر نہ معلوم تھا کہ حضرت کا
آخر الامر اپنے دانت تمام
اور سمجھے یہہ ہے ادب کا تم
چاہیئے اس سے ہم ادب سیکھین
وہ کہا ہر نماز مین دن رات
پس اگر اس جہان فانی سے
پس یون التماس کی ہے عمر
بولا پہچانتا ہون ہان حق کو
کہا فاروق اور زیادہ کر
کہا حق کے سوا کوئی گر
جیب مین ہاتھ اویس ڈال السلام

یہہ وصیت نبی کی لا تو جب
پس تامل سے خوب کیجے نظر
اور کہا صبر تم نے کیجو یہان
مین خوشی سے نہ لیجے پہنونگا
پاس بھیجا مرے بلطف عمیم
اور باقی ہے آپ یہہ تا کام
کہ ہدایت کو بخش دیجے سب
وہ یہی کہتا تھا قادر غفار
جبتک امت کو سارے نا بخشے
جو عرب مین ہے بہین اوشتر
بس شفاعت سے میرے بخشیگا
اور فاروق اسکو یون پوچھا
کہے ہان یون کہا اویس انسے
دانت کیون اپنے تم نے توڑے ہین
تب عمر کو اویس بتلا یا
کہ ہوا دانت شاہ دین کا شہید
کونسا دانت وہ توٹا ہوگا
توڑا خاطر کو تب ہوا آرام
اور تادب ہے منصب دیگر
مشرب عشق اسکا ہم دیکھین
پس تشہد مین جان بیچ اوقات
تم نے ایمان کے ساتھ گذر گئے
کہ مجھے ایک اب وصیت کر
کہا پہچانے گر خدا کو تو
پوچھا اس سے اویس بار دگر
نہ پہچانے تجھے تو ہے بہتر
ہے دکھایا نکال دو درہم

اور کہا مین نے اونٹ چرواکے
جان پیدا کیا ہون یہہ بسے
گر تو ہوتا ہے ضامن اسکا آپ
کہ مین جیون یہہ مر گئے تک سب

چیز دو مہی ہین تب قبول کرون
ورنہ افزود کسلئے لیون
بعد ایسا زبان پہ لایا ہے
کہ بہت رنج تم نے پایا ہے

جا ئیو اسے یہان تم واپس
کہ قیامت بہت قریب ہے اب
مومنان جب ملینگے روز جزا
پھر اب تک نہ ہوینگے وے جدا

توشۂ آخرت کی فکر کثیر
ہے سبھے صبح و شام دامن گیر
مین ہیتے ہین اسکے شاغل ہون
جاؤ تم مین تو اسمین مائل ہون

عمر فاروق و حیدر کرار
جب پھرے مین وہان سے آخر کار
ہوی زاید اویس کی حسرت
لوگ کرنے لگے بڑی عزت

اسلئے ہونے کو فرد دیکھا گا
بعد کوئی اسے نہین دیکھا
ہان مگر ایک حرم بن حیان
اسطرح سے خبر دیا ہی جان

کہ شفاعت کا درجہ والا
مین سنا جب اویس قرنی کا
تب مرے دل مین اشتیاق ہوا
صبر و طاقت کو میرے طاق کیا

کر لون اس سے جاہ و رتبے
بہرہ ور ہوون اسکی خدمت سے
مین نے کوفے کو ڈھونڈھتا آیا
اور اسکو فرات پر پایا

اور وہ کرتا تھا اسپہ بیٹھہ وضو
اور دھوتا تھا اپنے کپڑے کو
مین نے اسکو کیا خطاب سلام
دیکھہ مجھکو دیا جواب سلام

مین نے چاہا کہ بڑہ کر اسکا ہاتھ
پر نہ ہرگز دیا وہ اپنا ہاتھ
مجھکو اسکی کمال الفت سے
دیکھنے سے بھی اسکی حالت سے

ہوتی رقت تری سو رونے لگا
رحمک اللہ یا اویس کہا
ہو گیا تب اویس بھی گریان
اور کہا یا حرم بن حیان

تجھکو زندہ رکھے کریم خدا
کس لئے میرے پاس تو آیا
مین کہا ای اویس مجھکو کچھ
نہین دیکھا تھا اسکے آگے تو

پس مرا اور مرے پدر کا نام
کیون تو پہچانا مجھے اعلام
تب وہ کہنے لگا کہ کوئی شے
نہین علم خدا سے باہر ہے

پس بلاشک وہی علیم و خبیر
دی خبر تیری مجھکو باتیسیر
جانے مومنون کے سب روحین
دوست اور آشنا ہین آپسمین

جان مری تیری جان کو پہچانی
ہے یہہ تائید و فضل ربانی
مین کہا اب رسول اکرم سے
ایک روایت حدیث کی کہیے

وہ کہا شاہ انبیا کا لقا
آہ افسوس مین نہین دیکھا
پر احادیث پاک سرور دین
مین نے دوسرون سے ہان سنا ہون یقین

پر نہ چھپتا ہو و ان صاحب شان
واعظ و مفتی و محدث ہان
کہ ہون مین ایک شغل مین شاغل
اسلئے اسطرف نہین مایل

مین کہا ایک آیت قرآن
پڑھ سنون تا تیرے از دل و جان
پڑھ اعوذ اسنے بیقرار ہوا
اور رقت سے زار زار ہوا

کیا کہتا ہے رب موجودات
بس تلاوت کیا ہی یہہ آیات

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لَاعِبِيْنَ وَمَا خَلَقْنَاهُمَا اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

آہ یہہ پڑھ کے ایک نعرہ کیا
مین نے سمجھا کہ ہوش سے گذرا
بعد پوچھا کہ اے بن حیان
بول کیا چیز تجھکو لائی یہان

بولا مین آیا اسلئے ای ہمام
تجھہ سے تالیون انس و آرام
وہ کہا انس حق سے ہو جسکو
انس دوسرے سے وہ نہ لیوے کبھو

مین سمجھتا ہون وہ تمکو انجام
دوسرے سے نہ لیوگا آرام
مین کہا ایک مجھے وصیت کر
یون لگا کہنے تب وہ نیک سیر

جانتے ای حرم تو جب سووے
زیر بالین موت کو رکھئے
اور بیدار ہووےگا تو جب
موت کو پیش چشم رکھئے تب

اور کوئی گناہ کو اے یار
کبھو چھوٹا نہ جانئے زنہار
بلکہ جس سے ہوا ہی تو عاصی
دیکھہ ہر دم بزرگی تو اسکی

اگر تو جانے گناہ کو چھوٹا
آہ چھوٹا تو حق کو تب سمجھا
مین نے پوچھا کہان کرون مین قیام
وہ کہا تو مقام کیجے شام

کہ یقین وہ زعفرانی سی حال — کفن اپنا گلے میں اپنے ڈال
بیٹھ کر قبر میں ہی روتا ہے — [illegible]

کہا پاس اسکے تم مجھے یکبار — لے چلو اسکا پاؤں تا دیدار
جاکے دیکھا بہت حقیر ہے وہ — [illegible]

دیکھ بولا ہے یوں اویس اسے — حق سے پھیرا ہے شغل قبر تجھے
گور اور کفن یہہ تجھے دریاب — [illegible]

اسکو ایسا اویس بولا جب — نور یک اسکے دلمیں چمکا تب
فی الحقیقت وہ آپ میں پایا — حال اس پہ خدا نے کشف کیا

ایک نعرہ کیا ہے وہ لرزان — اور اسی قبر میں وہ دی ہے جان
شیخ عطار بولتا ہے بیان — پردہ راز کھولتا ہے جہان

کہ ہوں جب کفن و قبر آہ حجاب — کیا بلا ہووے دوسرا اسباب
قطع اسباب پہلے لازم ہے — اسکو جو راہ حق کا عازم ہے

قطع اسباب یہہ نہو جب تک — دل بھی فارغ نہو و یکتا تک
دل یہہ جب غیر حق سے خالی ہو — مظہر نور قدس عالی ہو

اور جو ہمسائگان اویس کے تھے — نقل کرتے ہیں اسطرح سنئے
ہم نے سمجھے تھے اسکو دیوانہ — اسکے خاطر بنا ہے یک خانہ

رہتا ہر روز دایما صایم — اور ہر شب میں رہتا وہ قایم
جو بنا تھا وہ تخم خرمے کے — مول لیتا تھا نان بیچ اسکے

گر وہ سارے سے کچھ ہی پاتا — بیچ دیتا تھا قوت بہر غذا
بیچ یہاں گھوڑ پر جو آوین نظر — خوب یہ دیتا تھا انکو وہ لاکر

[illegible] — اسکو [illegible] لیتا تھا
جاتا پایہ نماز ظہر کے لئے — اور آتا تھا گھر عشا پڑھ کے

رہ میں [illegible] لڑکے — مارا کرتے تھے اسکو پتھر سے
بولتا تھا اویس تب انکو — چھوٹے پتھروں سے مار دائی کرو

اور نہ مارو بڑے پتھر سے مجھے — مار وان خون ہو نا دضو ٹوٹے
کہ مجھے غم نماز کا ہے یقین — دست و پا ٹوٹنے کی فکر نہین

آخر عمر میں وہ پاک شعار — ہوکے ہمراہ حیدر کرار
جاکے صفین میں جنگ کرتا تھا — جان کو اپنے بتنگ کرتا تھا

مرا اس جنگ میں [illegible] — قدس الله سرہ ہماوے
شیخ عطار قدس [illegible] — تذکرے میں لکھا ہی [illegible]

قوم ہے یک یہ اولیا سے کرام — مشتہر انکا ہے اویسی نام
پیر کی انکو کچھ نہ حاجت ہے — تربیت انکی بے وساطت ہے

تربیت جو اویس کی بالخیر — ہوی ظاہر میں بے وساطت غیر
کہ بظاہر اگرچہ وہ اکرم — نہیں دیکھا رسول حق کے قدم

لیک باطن کی راہ سے ہر آن — اسکو حاصل نبی سے تھا فیضان
کہ نبوت ہی سے اسکو حضرت کی — پرورش فضل حق سے کرتی تھی

یہہ مقام عظیم ہی جانو — اور یہہ فضل فخیم ہے جانو
کسکو یہہ رتبہ بلند ملے — کسکو یہہ شان ارجمند ملے

کہ ترا افضل یہہ خدا کا ہے — جسکو چاہتا ہے اسکو دیتا ہے
جو بلا شیخ پاوے یوں فیضان — انکو ہی کہتے ہیں اویسی جان

ذکر افضل التابعین حسن بصری رضی اللہ تعالی عنہ

مہر اوج شریعت نبوی — موج بحر طریقت نبوی
تابع سنت رسول الله — حامل ملت رسول الله

معدن علم و حلم و ورع و تقا — مخزن حال و قال صدق و صفا
افضل التابعین حسن بصری — اکمل العارفین حسن بصری

صاحب علم اور معاملہ تھا — اور بہت اسکو خوف تھا حق کا
نقل ہے جب ہوا تھی پیدا — تبھی فاروق کے جناب میں لا

اسکو بتلا کر التماس کئے — نام اس طفل کا تو آپ رکھئے
نام بولا حسن رکھو اسکا — کہ اسے حسن شکل دی ہے خدا

والدہ اسکی عابدہ تھی تری — اور عفیفہ و صالحہ تھی تری
تھی موالی سے ام سلمہ کے — خادموں سے وہ گنج حکمہ کے

ام سلمہ تھی بی بی حضرت کی — والدہ تھی تمام امت کی
مان حسن کی [illegible] — [illegible] کرتا تھا [illegible]

ہم سفارش سبھی کیے ہوتے نفع کیا یہ یہان سفارش ہے
پھر کنیزین یہہ کہتے ہین ملال کام آتا اگر یہہ مال وجمال
تو یہہ مال وجمال ہم اپنا کرتے تیرے لئے ہی دل سے فدا
پر یہہ مال وجمال کی ایجان کچھ نہین قدر پیش مالک جان
بعد خیمے مین آنکر قیصر بولتا ہے اُسے ای جانِ پدر
لشکر وفیلسوف اور ضعفا اور طبیب وکنیز ماہ لقا
مین نے لایا اگر یہہ آتے کام کام آتے یقین پر وے تمام
باپ تیرا بھی اور جہان یہہ سب ہینگے عاجز بہ پیش قدرت رب
ای پسر اب سلام ہو تجھہ پر بول اسطرح جاتے ہین یکسر
کہتے ہین جب حسن سُنا یہہ بات یاد کی اپنی موت اور سکرات
دل سے ازبسکہ خوف کھایا ہی جلد بصرے کو لوٹ آیا ہے
اور کھایا قسم کیا اقرار کہ نہ دنیا مین ہنسون زنہار
اور شاغل ہوا عبادت مین ذکر مین فکر مین ریاضت مین
ایسا عابد ہوا وہ نیک سیر کہ نہتھا اُسکا عصر مین ہمسر
نقل ہے وہ امامِ نیک شعار وعظ ہفتے مین بولتا یک بار
رابعہ گر نہ رہتی در محفل جانتا بزم قالب بے دل
فیض کے لب نہ کھولتا تھا وہ وعظ ہرگز نہ بولتا تھا وہ
لوگ کہتے کہ اب کئے ہین ہجوم اتنے اہل کمال و اہل علوم
یک بڑھی گر نہ آوے کیا پروا کیون نہ کہتا ہی وعظ کچھ فرما
کہتا پیلون کے واسطے لوگو ہم نے شربت بنائے ہینگے جو
سر پہ چیونٹیون کے سینے مین کہو شربت وہ کسطرح بیٹھین
اور سخن مین وہ گرم ہوتا جب اسطرح رابعہ سے کہتا تب
کہ یہہ گرمی سخن کی ای بی بی گرمی دل سے تیرے ہی سبھی
اس سے پوچھے کہ خلق جو وافر ہوتے ہین تیرے وعظ مین حاضر
کیا تو ہوتا ہے اس سے کہہ دلشاد کیا اسطرح انکو تب ارشاد
کہ اگر ہووے خلق کی کثرت اس سے حاصل نہین مجھے فرحت
بلکہ گر گا ہے کوئی یک درویش آوے مجلس مین سوختہ دل ریش
اُسکے آنیسے مجھکو فرحت ہے فرحت وانبساط وبہجت ہی

روایت

ہے روایت کہ حیدر کرار شہر بصرے کو آیا تھا یکبار
اور وہان تین دن اقامت کی شہر بصرہ کو زیب وزینت دی
واعظون کے تھین منبرین اکثر اور واعظ تھے شہر مین اکثر
سبکے سب منبرون کو تڑوایا اور سب واعظون کو منع کیا
جب کیا مجلس حسن مین نزول تھا حسن وعظ ہی مین تب مشغول
اُس سے پوچھا وہ حاکم سالم کیا تو عالم ہے یا ہے متعلم
اس سے بولا حسن کہ یہہ خادم نہ تو عالم ہے اور نہ متعلم
ہان رسول کریم سے جو بات مجھہ کو پہنچی صحیح نقل کے سات
وہی لوگون کو مین سناتا ہون اور اُسیکے طرف بلاتا ہون
مرتضی نے اُسے نہ منع کیا اور ایسا کرم سے فرمایا
کہ یقین یہہ جوان صادق ہے بس یہی واعظی کے لائق ہے
اسد اللہ اِسطرح فرما کہتے ہین جب وہان سے آگے چلا
منبر وعظ سے وہ اُترا ہی اور پیچھے علی کے دوڑا ہے
اور کیا عرض اے شہِ والا حسب سنت مجھے وضو سکھلا
طشت یک تب وہان منگایا وہ اور حسن کو وضو سکھایا وہ

تنبیہ

منبرین وعظ کے جو تڑوایا واعظون کو جو منع فرمایا
سُنیو لکھتا ہون اب یہہ اسکا سبب کہ ترا واعظی کا ہے منصب
ہر کسیکو وہ سازوار نہین وہ تو ہر بو الہوس کا کار نہین
کئی شرطون کے ساتھ ہی مشروط کئی ربطون کے ساتھ ہی مربوط
پہلے نیت تو اُسکی خالص ہو وعظ گو چاہئے کہ مخلص ہو
کہ کہے وعظ وہ برائے خدا ہو سدا طالب رضائے خدا
اُسکو اصلاح خلق ہو منظور جانے عالم کی خیر خواہی ضرور
بھائیون کو کرے نصیحت جو اولا اُسپہ آپ عامل ہو
اور سب اپنے تابعون کو فرور کرے ویسے امور پر مامور

لوگ جب تک ہوئینگے مائل ہنوز
اور حسن جا ہین ایک واعظ ہنوز
محفل آرائی آپ بھی نکرے
واسطہ غیر سے ترش ہونا
اور الفاظ نا مسجع ہو
صاف لفظون سے سب کی تفہیم ہو
گر نیاید بگوش رغبت کس
قرن خامس کا مقتدا و امام
اپنی کیمیا و احیا مین
بس وے بصری کے واعظونکو علی
پاک مخرور یا تقی ان مین نمود
شاہ مردان اگر نظر کرتا
وعظ کے جو شروط ہین بسیار
نقل ہے خواجہ حسن بصری
تا شرایط ہین واعظی کے جو
مومنون مین نے مدت دس سال
نہین حاصل ہوئے ہین سب آخر
تم سے پنہان ہین جو تمہارے عیوب
شیخ بصری کا جب ہوا ایسا حال
پر نہ جب ہووے ناصح دیگر
بس خدا و رسول کے احکام
انکو دوزخ سے تب ڈراتا ہی
انعقاد محافل تذکیر
ای برادر یہہ بات ہی دوسری
ہان امید قبول ہووے جب
جیسے کوئی کرے گناہ ظاہر

وعظ اور پند مین شاغل ہوون
صاحب حکمت و مواعظ ہو
بلکہ جا اُس سے آپ وعظ سنے
اپنے ہی واسطے سے خوش ہونا
اور فقرات نا مقفع ہو
کرے اس سے ہی سبکو وہ تعلیم
بر رسولان بلاغ باشد و بس
ہے لقب جسکا حجۃ الاسلام
خوب لایا ہے بسط دیکھیے ین
کردیا منع جو بوجہ جلی
یا کوئی شرطا نہین ہی مفقود
منع انکو نہ کس قدر کرتا
ہونا ہر شخص سے ہی بس دشوار
جسکو تو عیب مین تھی ناموری
سربسر وے تمام حاصل ہو
کی مشقت بڑی بوجہ کمال
انکی تحصیل مین ہون مین قاصر
اب سناتا ہون مین وے تم کو خوب
پوچھئے کیا مرا برا احوال
اور خرابی خلق کا ہو خطر
کہنا لازم ہے مومنون کو تمام
مژدہ جنت کا بھی سناتا ہی
دعوت خاص و عام کی تدبیر
اور ہے دوسری نصیحت شخصی
کلمہ خیر بول بھائی سے تب
یا ہے صوم و صلوۃ سے قاصر
دیکھ آئی ہے یہہ صحیح خبر

اور امید قبول نا ہو جہان
اور لوگون مین کی ہی تشہیر
وہان مطلب کی جب حصول ہے
ہے منافی خلوص کے یہہ کام
نہ تکلف کرے کلام مین وہ
بس خدا و رسول کے احکام
اور بھی ہین شرایط و آداب
شیخ والا امام غزالی
مین جو لکھا ہون یہہ بھی کافی ہے
شاید ایسے مواعظ ای یار
اس زمانے کے خود نمایون کو
اس زمانے کا جب ہے ویسا حال
جو ہوئین اس کتاب مین مذکور
دس برس تک بڑی مشقت کی
آکے منبر پہ پس ہوا ہے سوار
تا شرایط جو واعظی کے ہین
فضل حق سے مین جانتا ہون جو
پاوین گر تم بھی کچھ مرے مین عیب
ایسے رتبے کے ہم نہین شایان
نیک نیت ہے تب تو تا مقدور
امر معروف و نہی منکر سے
ای برادر برادرون سے تو
اور دوسرے لوازم وعظ
گر نظر اسکے تو شرایط پر
نیت خیر سے ہی لیکن بول
ہر مسلمان کو تب بہت ہے ضرور
کہ کہا ہے خدا کا پیغمبر

کرے ہرگز نہ وعظ گوئی وہان
لوگ پاتے ہین اُس سے نفع کثیر
پھر نہین حاجت فضولی ہے
زشت ہی ایسے کام کا انجام
بلکہ ساعی ہو اصل کام مین وہ
کرے ابلاغ مومنون کو تمام
وعظ و ارشاد و پند کے دریاب
قدس اللہ سرہ العالی
طالب حق کو یہہ بھی وافی ہے
مثل جاہ و تکبر و پندار
بے عمل اور بے وفایون کو
اس زمانے کا ہووے کیسا حال
اسقدر تو ہے واعظون کو فرض
رات اور دن بہت سی محنت کی
اور یون بولنے لگا ہی پکار
کرون حاصل تمام وہ سب مین
اب سناتا ہون تم کو سب سنیو
تم بھی مجھکو سنائیو بے ریب
ہم کہان یہہ بلند رتبہ کہان
بہ لحاظ شرایط مذکور
انکی للہ خیر خواہی کرے
تب نصیحت نہ رکھ دریغ کبھو
اور نکات و معالم وعظ
مطلقاً پند شخصی ترک نکر
نرمی و عاجزی ہی سے منہ کھول
کہ کرے پند مین اسکے قصور

مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ وَذٰلِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ

اور قرآن مین کہا ہی رب
اب اس آیت کا سوجھئے مطلب

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

حکایت

لکھا احیا مین اپنے غزالی
روح اللہ روحہ العالی
عصر مامون مین ایک شخص سدا
خلق پر احتساب کرتا تھا
اور وہ مامون سے نہ تھا مامور
کہ کرے احتساب وہ بفرور
جبکہ مامون سے یہہ کئے ظاہر
بولا اب اسکو لاکر و حاضر
جلد حاضر اُسے کئے لاکر
مامون بیٹھا ہوا تھا کرسی پر
ہاتھ مین اُسکے یک کتاب جو تھی
ناگہان ہاتھ سے زمین پر گری
بیخبر تھا وہ اُسکے گرنے سے
پوچھا مامون دیکھتے ہی اُسے
ای فلان اب ہمارے بے فرمان
کیون تو کرتا ہی احتساب عیان
وہ نہ اسباب کا جواب دیا
بلکہ مامون کو اسطرح بولا
کہ اُٹھا دیو اب نکر اصلا
ورنہ کہہ مجھکو تا وہ دیوان اُٹھا
اُسکو دو تین بار یون ہی کہا
لیک مامون کچھ نہین سمجھا
کہا آخر کہ آہ نام خدا
ہے ترے زیر پا تو جلد اُٹھا
سنکے مامون خجل ہوا بسیار
پھر اسی بات کی کیا تکرار
کہ ہمارے بغیر حکم بجا
کیون تو کرتا ہے احتساب بھلا
ہم جو ہین اہل بیت یہہ منصب
کیا تو تفویض ہے ہمارے رب
دیکھ فرما دیا ہی قرآن مین
حکم اُسکا ہمارے شان مین

الَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ

محتسب نے کہا تو راست کہا
کہ یہہ منصب تجھے دیا ہی خدا
لیک قرآن مین ہے دوسری جا
حق تعالی نے حکم فرمایا

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

اور یونہی خدا کے پیغمبر
دیکھ فرماتے ہین صحیح خبر

جب یہہ فرمان رب عزت ہی
اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا
اور اُسکے نبی کی سنت ہی
گر تو فرمان پذیر ہے حق کا
اور اُسکی رسول مطلق کا
شکر کیجے یہہ کام مین بجد
لبس کرتا ہون مین نے تیری بدو
اور تکبر اگر تو کرتا ہے
درود دین کا اگر نہ دھرتا ہے
تو ترا کام ہے خدا کے ہات
جانتا ہے تو خوب تر یہہ بات
یہہ سخن اسکو جب کہ خوش آیا
تو ہین مامون اُسکو فرمایا
کہ ہے یہہ کام سازوار تجھے
خلق پر احتساب آپ سمجھے
نقل ہے ایک بار ای بھائی
شہر بصرے مین خشک سالی ہوئی
شخص دولا کہ یہ ساکن بصری
شہر سے نکلے بہر استسقا
ایک میدان مین لا رکھے منبر
اور حسن کو چڑھا کے منبر پر
تاکرے درگہہ خدا مین دعا
اُسنے رو رو کے یون حسن بولا
مینہہ گرجاتے ہو ای مردم
مجھکو بصرے سے اب نکالو تم
میری شامت سے ہی سنو یہہ بات
نہین پڑھتا ہے اب یہان برسات
اسقدر خوف اُسپہ غالب تھا
کہ وہ بیٹھا تو یون نظر آتا
پیش جلاد گویا بیٹھا ہے
اُسپہ جلاد تیغ کھیچا ہے
خوف ایسا تھا اُسکو صبح و مسا
کوئی خندان اُسے نہین دیکھا

نقل ہے ایک دن وہ نیک سیر
اَخِرُ مَنْ يَّخْرُجُ مِنَ النَّارِ يَقُوْلُ لَهٗ هَنَّادٌ
لایا اپنی زبان پہ یہہ خبر
لیتے یک شخص ہوویگا ایسا
سب کے آخر سفر سے نکلیگا
اُسکو ہناد بولتے ہین بجا
بس حسن غم سے یون ہی کہنے لگا

کاش ہوتا حسن شہ بھی نہاد
ہوتا آخر بہشت سے دل شاد
[illegible]
[illegible]

کہا ہے عالم و قصد دیدے سے
کام کوئی ہوا ہو گر گنا ہے
یا کسی جا پہ پر کہا ہو قدم
بخلاف رضائے حق کوئی دم

تجھ کو پوچھینگے روز حشر کہیں
درگہ حق میں تجھ کو راہ نہیں
کوئی طاعت تری قبول نہیں
اس ہی خدشہ میں بیچ ہون انگبین

نام پر صو سمجھیے وہ یکبار
آہ اتنا کیا تھا گریہ و زار
چشم سے آب اسکے گر سیلان
تھا پیالے سے اس مکان کے روان

راہ سے ایک شخص نے گذرا
اس پیالے سے آب اسپہ گرا
اسنے پوچھا ہے تب حسن سے وہین
بول پانی یہ پاک ہے کہ نہیں

اسکو بولا حسن نے بات پہ تاب
آہ عاصی کے چشم کا ہی یہ آب
آہ کیون کر ہو پاک ایسا آب
اپنے کپڑے کو جا کے دھو تو شتاب

نقل ہے ایک دن ای اہل صفا
ایک جنازے کے ساتھ اسنے گیا
دفن مردے کو جب کئے ای یار
رونے لاگا حسن نے زار و نزار

کہتے ہیں اس قدر وہ رویا ہے
خاک اس قبر کی بھگویا ہے
پس یہ کہنے لگا ہی ای لوگو
ہو و ہوشیار اب ذرا سوچو

ہے یہی گور آخر دنیا
ہے یہی گور اول عقبیٰ
کیون یہ دنیا دون پہ ہو نازان
جسکا آخر یہہ گور ہے نادان

کیون نہ ڈرتے ہو آخرت سے کہو
گور یہہ جسکی پہلی منزل ہو
نہیں پوشیدہ بلکہ ہے ظاہر
یہہ تمہارا ہے اول و آخر

غافلو اپنا اول و آخر
تم سنوارو بباطن و ظاہر
جب سنے اس کلام کو حضار
روئے ہیں زار زار چھوڑ قرار

نقل ہے کودکی میں ہی ناگاہ
کہیں اس سے ہوا تھا ایک گناہ
پیرہن جب نیا وہ سلواتا
وہ گناہ اسپہ لکھتا تھا

دیکھ روتا تھا اسکو یون پر جوش
ہوتا اس جوش درد سے بیہوش
ابن عبد العزیز نیک سیر
نام وہ مشتہر ہے جسکا عمر

ہوئے عباسیہ خلیفے جو
اسنے تھا پانچوان خلیفہ تو
اسنے لکھا حسن کو ای رہبر
کہ مجھے ایک اب نصیحت کر

تا کیون یاد میں وہ پند مدام
اور اسکو کرون میں اپنا امام
تب حسن اسکو یہ جواب لکھا
موجز و مختصر شتاب لکھا

کہ خدا جب یقین ہے تیرے ساتھ
پھر تو ڈر کہتا ہے کس سے تو دن رات
گر نہو تیرے ساتھ حق جاوید
پھر تو رکھتا ہے بول کس سے امید

ہے روایت سعید ابن جبیر

روایت

پند میں بولتا تھا یون بالخیر

کہ نکر تین کام تو اصلا
اسنے یہ کام ہے سمجھ پہلا
مت سلاطین کے پاس جا گاہے
گرچہ ہووین وے بس شفیق ترے

دوسرا کوئی زن کے ساتھ کبھو
کوئی خلوت میں جا کے بیٹھیو تو
گرچہ وہ رابعہ کی سی رکھے شان
اور پڑھاتا ہو اسکو تو قرآن

تیسرا مزمار تو نہ سن کوئی آن
گرچہ رکھے تو درجۂ مردان
کہ وہ خالی نہیں ہے آفت سے
نہ بچے اسکے تو جراحت سے

نقل کرتا ہے مالک دینار
کہ میں پوچھا حسن سے جا یکبار
کیا عقوبت ہی بول عالم کی
بولا دل کا ہی مرنا ای بھائی

پوچھا میں دل کی موت وہ کیا ہی
اسنے بولا کہ حب دنیا ہی

ایک آتش پرست شمعون نام

حکایت

تھا وہ ہمسایۂ حسن ای ہمام

سخت بیمار جبکہ اسنے ہوا
اسکے پرسش کے واسطے وہ گیا
اسکو کہنے لگا حسن ای یار
خواب غفلت سے اب تو ہو بیدار

آہ آتش کے پوجنے میں ہی
عمر ضایع کیا ہے تو اپنی
اب تو ڈر حق سے تا ہو نیک انجام
ہو مشرف ز دولت اسلام

تا خدا کی ترے پہ رحمت ہو
حشر میں تجھ سے رفع کربت ہو
وہ کہا تین چیز ہیں ای امام
باز مجھ کو رکھے ہیں از اسلام

لعنتی کرتے ہو پہلے تم بھی
بس مذمت مدام دنیا کی
پھر اسکی طلب میں تم دن رات
صرف کرتے ہو اپنے سب اوقات

دستر احق جلتے ہو مرنے کو
آج اُسکے خلاف مرضیات
مومنین کام گر کرین ایسے
اور تو آتش کے پوجنے مین ہی
اور نہ آتش پرستی مین نے کیا
اب ترا ہاتھ اور ہاتھ مرا
دیکھ شمعون ہوگیا حیران
اب مین باقی یہہ چند نفس اخیر
کہا یک نامہ گر تو لکھ دیوے
بولا شمعون کہ جتنے بصرے مین
آہ شمعون بہت ہوا گریان
دفن کے وقت پر یہہ خط نجات
پس یہہ دنیا سے نقل کی وہ خبیر
اور اُس شب مین وہ نہ خواب کیا
کہ کس طرح حق مین دستر کے
تیری رحمت سے اے غفور رحیم
آخر شب مین اپنے خواب اندر
ابت شادمان و خندان ہے
ہا اللہ نے بفضل عمیم
ور جو جو مجھے دیا رحمان
ب حسن اپنے خواب سے جاگا
ام تیرے نہین مین علت سے
ہفتاد سال کو اب
سکو محروم تو کرے گا کب
یا یک دن تھا مین بیماری پر
ہونے مین قریب پنجاہ سال
ہوب کا لاہو یا ہو تشنہ کالا

کچھ نہ تیاری اُسکی کرتے ہو
کام کرتے ہو تم نے سب ہیہات
آہ پھر کام تو کرے کیسے
آہ برباد عمر کی اپنی
دونو کو بھی جلا سکے بے خدا
رکھ کے آتش مین دیکھیو آہ
اور یون بولنے لگا ترسان
اے حسن بول کیا کرون تدبیر
کہ خدا نا عذاب دیوے مجھے
ہین بزرگان گواہی اُسپہ لکھین
اور لایا ہے صدق سے ایمان
میرے مرقد مین مجھے میرے ہات
تیرے ہاتھ اسیر نماز خلق کثیر
اور بہت درد و اضطراب کیا
ایک ذرہ بھی ہووے دخل مجھے
مجھکو امید ہے لوجہ [illegible]
دیکھا شمعون کو ایسی حالت پر
باغ جنات بین خرامان ہے
کیا داخل ہے مجھے بدار نعیم
وصف مین اُسکے بے زبانی ہے
نامہ اپنے ہاتھ مین دیکھا
یہ کیا مین محض فضل و رحمت سے
ایک کلمہ سے اپنا قرب دیا
ارحم الراحمین ہے تو یارب
تب یہہ آواز مین سُنا خوشتر
مین تیرے گھر مین [illegible]
آفتین اُسکے بین سبھی مون جدا

اُسکی دیدار حق تعالی کی
اُسکو بولا حسن یہہ سنکے بیان
لیک وہ جانتے ہین اُسکو یک
آگ کے پوجنے مین ہی بجال
لیک مولا اگر مرا چاہے
بول لیسار کھا وہ اپنا ہاتھ
عمر ہفتاد سال آہ مری
اُسکو بولا حسن مسلمان ہو
تو مین لاتا ہون جلد ایمان اب
سب بزرگون نے تب گواہی لکھی
کی وصیت حسن کو وہ محزون
تا مجھے حق کے پاس حجت ہو
اور وصیت حسن بجا لایا
بولتا تھا کہ میرے نفس کا حیف
آہ کیسا کیا یہہ مین نے کام
گشتہ مین وہ ترکش صاحب دل
تاج ہیکل اپنے سر پر کہا ہے
اُسکو پوچھا حسن نے کیا یہہ ہے
اپنی دیدار کی بھی دولت سے
اب تو فارغ ہوا ضمانت سے
وہین کہنے لگا خدا وندا
تیرے در پر جو سر جھکایا ہے
جو ہے ہفتاد سال کا مومن
لوگ بکیا اُس سے یون بولے
ایک عورت نے اپنے مرد کے ساتھ
ہے کوئی خیر گھر مین یا ترے
اور زیادہ ترے سے نین مانگی

تم نے اُمید رکھتے ہوگے قوی
آشنایون کے ہین یقین یہہ نشان
پاک ہین کفر و شرک سے بیشک
عمر تیری جو گذری ستر سال
نار سوزان سے نا جلاوے مجھے
نہین آتش کی اُسکو پہنچی گھات
پوجنے مین یہ آگ کے گذری
چھوڑ دے کفر اہل ایمان ہو
لکھ دیا نامہ نجات وہ تب
دیا لیکر حسن وہ نامہ اُسے
کہ مین دنیا سے جب وفات کرون
حق تعالی کی مجھ پہ رحمت ہو
کر اُسے دفن اپنے گھر آیا
آہ مالک نہین ہو نہین یارب
کیا ہوا اس کام کا مرے انجام
تھا نماز و دعا مین ہی شاغل
اور ایک حلّہ زرین پہنا ہے
بول کیسا ہی حال تیرا اب
مجھکو بخشا شرف وہ عزت سے
یہہ ضمانت کا اپنے خط لیجے
تو کریم و رحیم ہے یکتا
کچھ نقصان نہین وہ پایا ہے
مبتلا ہے گناہ مین لاکن
کیا ترا وقت خوش ہوا گا ہے
گھر مین کیتی تھی اپنے درد کے ساتھ
صبر اُسپر کئی ہون مین دل سے
نام اور ننگ ترا نگاہ رکھی

اور کسی سے ترا گلہ نکلی / پیر یہ یک چیز مین ہی تن دئی
مجھ سے دوسری کو تو قبول کرے / مجھ کو اسباب مین ملول کرے
ہین جو کھینچی یہ آفتین بر آن / محض اسواسطے ہی ہے یہ پہچان
کہ تو دیکھے مجھے مین دیکھون تجھے / تا کہ جا دوسری کو تو دیکھے
دوسری کے طرف ای فرخ پے / آج تو التفات کرتا ہے
مومنون کا جو ہے امام یہان / جا کے پکڑون گی اسکا مین دامان
اور فریاد مین ترے یہ کرون / کیا ہوا انجام کار مین دیکھون
بولتا ہے حسن یہ جب مین سنا / خوش ہوا وقت اس سے تب میرا
اس غمشی سے ہی مین ہوا گریان / ہوا آنکھون سے میرے آب روان
مین نے اسکی نظر قرآن سے / جا ملا آیت یہ پای فرقان سے

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ

یعنے کیسا گنہ بھی ہووے گا / گر خدا چاہے گا تو بخشیگا
پر طرف غیر کے کوئی خاجہ / گر ہو مائل بگوشہ خاطر
اسکو ہرگز خدا نہ بخشیگا / اسکو دایم سقر مین رکھیگا
نقل ہے روز عید وہ رہبر / گذرا ناگاہ یک جماعت پر
کھیل بازی مین سب وے تھے شاغل / اور ہنستے تھے سب کے سب غافل
کہنے لاگا ہے دیکھ انکو تب / کہ بہت ایسے لوگ سے ہی عجب
کہ وے دنیا مین آج ہنستے ہین / خوف عقبیٰ کا کچھ نہ رکھتے ہین
بے خبر آپ اپنی حالت سے / روز محشر کے رنج و راحت سے
موت باقی ہے قبر باقی ہے / پرسش روز حشر باقی ہے
ذرہ ذرہ حساب دینا ہے / بدلہ اپنے عمل کا لینا ہے
کیا سقر مین عذاب ناری ہے / یا عذابون سے رستگاری ہے
ابھی سر پر کھڑے ہین یہ آفات / پھر یہ ہنستے ہین کس لئے ہیہات
سن یہ باتین وے بیقرار ہوے / درد و رقت سے زار زار ہوے
نقل ہے وہ امام اہل ہدا / یون مناجات بیچ کہتا تھا
ای خدا نعمتین تو مجھ کو دیا / آہ کچھ شکر اسکا مین نہ کیا
اور گلا ہے بلا تو بھیجا تھا / آہ مین صبر اسپہ کر نہ سکا
مین نکرنے سے شکر ای مولا / تو نہ نعمت مرے سے چھین لیا
اور نکرنے سے صبر ای داور / تو نہ دایم رکھا بلا مجھ پر
اکرم الاکرمین ہے تو یکتا / بیشتر سے نا آوے کچھ کرم سوا
کہتے ہین جب تلک وہ جیتا تھا / نہین گاہے ہنسا ہے وہ اصلا
شرح کے حال بیچ عالم الغیب / اسپہ مکشوف جب ہوا اسرار
ہنسنے لاگا ہے شادمانی سے / اور سدا رایہ دار فانی سے
نقل ہے یک بزرگ دیکھا خواب / نقل جس شب کیا وہ پاک نصاب
کہ کھلے آسمان کے دروازے / اور ایسی منادی کرتے تھے
کہ امام زمان حسن بصری / ہوا واصل بدرگہہ باری
خوش ہوا اس سے خالق عالم / قدس اللہ سرہ الاکرم

ذکر مالک دینار رحمۃ اللہ علیہ

شیخ اخیار مالک دینار / بحر اسرار مالک دینار
شیخ بصری کے تھا وہ یارون سے / تھا طریقت کے شہسوارون سے
صوفیہ کے تھا پیشوایون سے / تھا مشایخ کے مقتدایون سے
جانو مملوک پدر تھا اسکا / ہوا مملوکیت مین وہ پیدا
گرچہ مملوک زادہ تھا وہ رشاد / لیک تھا ہر دو کون سے آزاد
مشتہر ہین کرامتین اسکے / اور ہین اکثر ریاضتین اسکے
پدر کا نام اسکے تھا دینار / اور مالک ہی اسکا نام ای یار
بعضے کہتے ہین مالک دینار / ہوا کشتی مین ایک دن اسوار
جبکہ دریا کے درمیان پہنچی / مانگا ملاح اسکی مزدوری
ان سے مالک نے یون کیا اظہار / نہین مجھ پاس درہم و دینار
مارے ملاح اسکو یون پر جوش / ہوگیا انکے مار سے بیہوش
بعد مالک نے ہوش پایا جب / اہل کشتی کہتے ہین مزد طلب
کہا پھر بھی نہین ہین میرے پاس / پھر لگے مارنے وے بے پرواس
بولے ہم پاؤن تیرا پکڑینگے / ابھی دریا مین پھینک دیوینگے
ماہی دریا سے آ ہین بسیار / منہ مین ہر یک کے ایک تھا دینار

[illegible] ان سے تب لیکر
دیا ملاح کو وہ یک [illegible] سیر

اہل کشتی یہہ حال دیکھے جب
اگرے ہین قدم پہ اسکے تب

اسکی ہونے سے قدر اور شہرت
کہا مالک بہت ہے بری آفت

سمجھا اب اخلاص سے انکے
مرے اوقات مین خلل آوے

وہین کشتی سے وہ نکل مضطر
چل دیا آشکار پانی پر

ماہی دینار لائین جب بسیار
اسکو کہتے ہین مالک دینار

اسکے توبہ کا وجہ اے اکرم
شیخ عطار یون کیا ہے رقم

کہ خدا نے اسے دیا تھا جمال
اور دیا تھا اسے بہت زر و مال

تھا مقیم دمشق صبح و مسا
معتکف جامع دمشق مین تھا

ایک مسجد وہان معاویہ
اپنی شاہی مین جو کیا تھا بنا

کہتے ہین نقد اور زمین بہتر
وقف مسجد کیا تھا وہ اکثر

دیکھ مالک نے اسکی طمع کیا
اور اسکی تولیت چاہا

ہوگیا اسمین معتکف درحال
اور عبادت مین ہی رہا یکسال

پس وہ مسجد مین جب کوئی آتا
اسکو ہر دم نماز مین پاتا

مالک اپنے سے آپ کہتا تھا
تو منافق ہے زشت نیت کا

یونہی یکسال وہ گذارے ہے
بعد یک رات باہر آیا ہے

ایک آواز غیب سے آئی
یون کیا ہے خطاب اسکو کوئی

يَا مَالِكُ مَالَكَ اَنْ لَا يَتُوْبَ

یعنی کسواسطے تو ای مالک
نہین ہوتا ہے تائب سالک

پس یہہ سنتے ہی ہوگیا حیران
آیا مسجد کے درمیان لرزان

آپکو آپ یون کہا بہ ملال
کہ ای نادان زمدت یکسال

بندگی حق کی تو ریا سے کیا
نہین مولا سے آہ شرم لیا

اسمین اخلاص گر بجا لاتا
حق سے اجر و ثواب تو پاتا

پس وہ شب شرم کی ندامت لی
اور اخلاص سے عبادت کی

ہوا ظاہر خلوص کا ثمرہ
پھل دیا حق کی فضل کا شجرہ

دوسرے روز لوگ آئے ہین
اور مسجد مین اسکو پائے ہین

اور آپسمین کہنے یون لاگے
کہ یہہ مسجد کے اہتمام لئے

ایک متولی چاہئے لایق
نہین مالک سے دوسرا فایق

پس وے سب آپہ اتفاق کئے
پاس مالک کے ملکے سب آئے

اور اسکو نماز مین پائے
تا فراغت وے انتظار کئے

کہے الحاح سے کہ ای مقبول
کریمان کی تولیت تو قبول

کہا مالک ای قادر متعال
بندگی مین ریا سے کی یکسال

کوئی دیکھا نہین طرف تیرے
مین کیا دل جو آپ طرف تیرے

اور مضبوط دل مین کی نیت
کہ نہ چاہون کبھو تولیت

بیس شخصون کو تو نے بھیجا ہے
یہہ ترے فضل کا نتیجا ہے

ہے قسم مجھکو تیری عزت کی
اور سوگند تیری عظمت کی (بزرگی ۱۲)

مین نہ چہتا ہون کام یہہ زنہار
تو ہی بس ہے مجھے بسیر و جبار

وہین مسجد سے باہر آیا ہے
حق کے جانب توجہ لایا ہے

اور شاغل ہوا ریاضت مین
ذکر مین فکر مین عبادت مین

حکایت

شہر بصرے مین یک تونگر تھا
کہتے ہین ان دنون وہ فوت ہوا

ایک دختر تھی اسکی اہل کمال
کہ بڑا ہی تھا اسکو حسن و جمال

مالکہ ترکہ پدر کی ہوئی
وارث اسکے مال و زر کی ہوئی

آئی ثابت کے پاس وہ لڑکی
اور اس طرح اس سے عرض کئی

مین نے ای شیخ چاہتی ہون یہہ بات
کرون اپنا نکاح مالک سات

تا عبادت مین حق کے صبح و مسا
پس مددگار وہ رہے میرا

کہا ثابت یہہ بات مالک سے
مالک دینار سالک سے

اسکو مالک نے یہہ جواب دیا
کیا جواب اسکو باصواب دیا

کہ مین دنیا کو دی ہون تین طلاق
زن بھی دنیا سے ہے بغیر وفاق

پس دیا ہون مین سہ طلاق جسے
تو لئے کیون کرون نکاح اسے

نقل کرتے ہین یکدات ای یار
لگی بصرے کے شہر کو انگار

اپنے نعلین اور عصا لیکر
چڑھا مالک نے یک بلندی پر

دیکھتا ہے کہ لوگ حیران ہین
شیخ بردار مین پریشان ہین

بعضے آتش میں آ جلتے تھے ۔ بعضے سالم وہیں نکلتے تھے
بعضے اسباب کے اٹھانے میں ۔ پاتے تھے رنج آنے جانے میں
دیکھ کر انکو مالکِ دینار ۔ کہا اس طرح آه زار و نزار
جو سبکبار تھے نجات لئے ۔ اور گران بار سب ہلاک ہوئے
کم تھا سامان جنکا پار ہوئے ۔ نارِ سوزان سے رستگار ہوئے
اور سامان جنکا تھا اکثر ۔ وه اٹھانے میں پائے رنج و ضرر
حال ایسا ہی ہو بروز جزا ۔ سب امیروں کا اور فقیروں کا
رکھے دنیا میں جو بہت اسباب ۔ اسکو ہے صدمۂ حساب عقاب
ذره ذره حلال سے ہو حساب ۔ قطره قطره حرام پر ہو عذاب
جو سبکبار ہوں وہ پاویں نجات ۔ اور گران بار پاوینگے آفات
یہہ جو فرمایا مالک ذیشان ۔ یہہ حدیث اسکی ہے سو بجان
کہ یہہ امت کے مالداروں سے ۔ مدت پانسو برس آگے
جتنے فقرا کے ہیں یہہ امت میں ۔ جائینگے فضل حق سے جنت میں
سب رسولوں کے بعد در محشر ۔ پانسو سال جبکہ جاوینگے گذر
ہو سلیمان داخل جنت ۔ کہ جہان میں گئے تھے وه دولت
آه اسکے حساب میں ہے قیل ۔ ہو سلیمان کو بھی اتنی دعیل
وه تو حالانکہ بادشاہت میں ۔ نہ رہے گا ہے ناز و نعمت میں
کہ بناتے تھے وایما بکتر ۔ اس سے کرتے تھے قوت شام و سحر
انسے پاوین حساب لیوینگے ۔ پانسو سال جسمیں گذرینگے
آه پھر دوسروں کا کیا ہو حال ۔ پاوین کتنا وبال ہے جنجال

حکایت

اور خبر دی ہے یہ مالک دینار ۔ کہ ہوا ایک شخص نے بیمار
میں عیادت بدل سبب اسکے گیا ۔ دیکھا تب اسکی قریب نزع پایا
اور میں کلمہ شہادت کی ۔ اسکو تلقین کی بہت ہی تبھی
کہہ نہ سکتا تھا وہ بیچارا ۔ آه کہتا تھا منھ سے دس گیارا
بعد اس طرح وہ مرنے سے کہا ۔ آگے میرے ہے کوه آتش کا
پڑھنا چاہتا ہوں میں شہادت جب ۔ قصد کرتی ہے آگ میرا تب
میں نے لوگوں سے تب سوال کیا ۔ بولو کسب کیا یہہ کرتا تھا
وے کہے اسنے سود کہا تھا ۔ اور کمی ماپ نے میں لاتا تھا
ایک پیمانہ وه رکھا تھا کم ۔ بیچتا تھا اسی سے وه ہردم

نقل

نقل ہے شیخ مالک دینار ۔ پیشوا ہے موحدین کبار
جبکہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ کہتا ۔ اور وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْن پڑھتا
خوف سے زار زار ہوتا تھا ۔ عقل و ہوش و حواس کھوتا تھا
بولتا تھا یہہ آیتِ ذیشان ۔ گر نہوتی ز سورۂ قرآن
اور پڑھنے کا حکم نا آتا ۔ میں نہ ہرگز زبان پر لاتا
کہہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ پنج بار ۔ میں نے کرتا ہوں رات دن اقرار
پوجتا ہوں تجھی کو میں ای خدا ۔ آه پوجے میں نفس کے ہوں بندا
اور وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْن اندر ۔ معترف میں نے ہوں بشام و سحر
کہ تجھی سے مدد میں چہتا ہوں ۔ سب نمازوں میں یونہی کہتا ہوں
آه پھر در پہ اسکے اور اسکے ۔ میں نے پھرتا ہوں کاروبار لئے
اور شکایت کسی سے دہر ہوں ۔ اور ستایش کسیکی کرتا ہوں
آه کیا روزِ حشر دیوں جواب ۔ بس اسی فکر سے ہوں تپ و تاب
نقل کرتے ہیں مالکِ دینار ۔ بسکہ رہتا تمام شب بیدار
ایک دختر تھی اسکی نیک اختر ۔ ایک شب درد سے کہی ای پدر
کب تلک یہہ مشقت و محنت ۔ ایک لحظہ تو پایئے راحت
اسکو مالک کہا کہ تیرا پدر ۔ قہر شبخون کے ڈر سے ہی مضطر
اور ڈرتا ہوں اسلئے پہچان ۔ ایک دولت ہو جلوہ گر کوئی آن
اور اسوقت میں نے سوونگا ۔ دولت وار وه وه کہونگا
کہے مالک سے ایکبار سوال ۔ بول کس طرح سے ہی تیرا حال
بولا کہتا ہوں لغت رحمان ۔ آه ہوں در اطاعت شیطان
اور یکبارہ وه کہا ایسا ۔ در مسجد پہ گر کرین یہہ ندا
[illegible] ہے تم میں اب حاضر ۔ آوے مسجد سے جلد وه باہر
کوئی باہر نہ آئیگا آخر ۔ میں ہی آؤنگا جلد تر باہر

اور ہوا وہ عارفِ عاشق ۔ سب ہے وہی شخص مومنِ صادق
جسکی خوف و رجا برابر ہو ۔ حق سے اُمید بھی ہو اور ڈر ہو
ایسے اُسکے کلام ہیں اکثر ۔ قدس اللہ سرہ الانور

ذکر حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ

مسند آرائے قبۂ عبرت ۔ صاحبِ صدق و صفا و ہمت
فاتحِ بابِ فیضِ علمی نے ۔ شیخ والا حبیب عجمی نے
ہیں بہت سے ریاضتیں اُسکے ۔ مشتہر ہیں کرامتیں اُسکے
ابتدا میں تو مالدار تھا وہ ۔ شہر بصرہ میں سود خوار تھا وہ
مال لوگوں کو قرض دیتا تھا ۔ اور پیسوں کا سود لیتا تھا
اور پھرتا تھا سود کرنے وصول ۔ رہتا ہر روز اُسی میں وہ مشغول
سود کوئی اگر نہ دیتا تھا ۔ آنے جانے کی مزد لیتا تھا
خرچ اُس روز کا اُسی سے کر ۔ اُس سے کرتا تھا وقت شام و سحر
ایسے وہ ایک روز اپنی عادت پر ۔ ایک مقروض کے گیا ہے گھر
اور وہ قرض تب نہ تھا حاضر ۔ اُسکی عورت نے یوں کہی ظاہر
کہ مرا مرد اب گیا ہے کہیں ۔ اور کوئی چیز میرے پاس نہیں
ذبح ہم نے کئے تھے ایک بکرا ۔ اُسکی گردن سوا کچھ نہ رہا
ایں وہ گردن ہی میں نے رکھی ہوں ۔ گر تو چاہے وہ لا کے دیتی ہوں
کہا لا دے دئی ہے وہ لا کر ۔ جلد وہ لیگیا ہے اپنے گھر
اپنی عورت کے ہاتھ دیکے کہا ۔ کہ ہے یہہ سود سے تو جلد پکا
کبھی حاضر نہیں ہے ہیزم و نان ۔ کہا لاتا ہوں وہ بھی سود سے نان
جا کے ایسا ہی سود سے وہ ہم ۔ لیکے آیا ہے نان اور ہیزم
اور سالن وہ جب پکا ہیں ۔ ڈال کا انسہ ہیں کھانا چاہتے ہیں
سائل ایسے میں ایک آیا ہے ۔ اور کوئی چیز اُس سے چاہتا ہے
اُسکو بولا حبیب اب جا تو ۔ اس قدر ہیں نہ دیوں کہ تجھ کو
تو تونگر نہ ہووے ہم درویش ۔ ہو وینگے وہ چلا گیا دلریش
بعد اُسکے حبیب کی زوجہ ۔ ڈالی سالن کے دیگ میں کفچہ
خون سب ہو گیا تھا وہ سالن ۔ تب پکاری ہے مرد کو وہ زن
دیکھ یہہ دیگ آکے اے بدبخت ۔ تیری شومی کی دیکھ یہہ شامت
آکے دیکھا حبیب اُسکو جب ۔ نقشِ دیوار ہو گیا ہے تب
سلگی ہے اُسکے دل میں ایسی نار ۔ کہ نہ بجھتی تھی نار وہ زنہار
اور عورت سے یوں کہا ہے تب ۔ ہر بدی سے میں باز آیا اب

فائدہ

جو وعیدیں کتاب و سنت میں ۔ آئے ہیں سود کے مذمت میں
تھوڑے سے اُنسے یہاں میں لاتا ہوں ۔ پھر عبرت تمہیں سناتا ہوں
بھائیو تم سنو قبول کرو ۔ سود سے باز آؤ حق سے ڈرو
حق نے قرآن میں کہا ہے سنو ۔ تم ڈرو حق سے ای مسلمانو
اور اگر سود تم نہ چھوڑو گے ۔ رشتۂ حرص گر نہ توڑو گے
ایک دوسرے کو یہہ خبر دیو ۔ سب کو یہہ خبر پر خطر دیو
کہ خدا اور رسول سے ناچار ۔ جنگ کرنے پہ ہو وین تیار
یعنے جو سود خوار فاسق ہیں ۔ حق سے کرنیکے جنگ لائق ہیں
جنگ حق کا تو ہے سقر کی نار ۔ اور جنگِ رسول ہے تلوار
جنگ ہی جسکو با خدا و رسول ۔ کیا بدکار ہووے وہ مخذول
آہ کیا اُسکا حال ہووے تباہ ۔ اُس سے حق مومنوں کو دیوے پناہ
شاہِ عالم رسولِ جن و بشر ۔ اپنے یاروں کو یوں دئے ہیں خبر
ایک آواز سخت بجلی سا ۔ شبِ معراج بیچ میں نے سنا
دیکھا ایک قوم پر تھا سخت عذاب ۔ مارتے تھے وہ چیخ ہو بیتاب
شکم [illegible] تھے اُنکے [illegible] ۔ سانپ بچھو تھے اُنمیں آہ بھرے
میں نے پوچھا ہوں جبرئیل سے تب ۔ کون یہہ لوگ ہیں تو کہہ کے اب
[illegible] یہہ سود خوار ہیں ۔ زشت حالان تباہ کار ہیں
اور فرماتے ہیں رسولِ خدا ۔ ایک درم بھی جو سود کھا دیگا
اُسنے گویا [illegible] اسلام ۔ ماں سے اپنے زنا کیا ناکام
اور فرماتے ہیں شہ اکوان ۔ سود لیوے بھی دیوے جو نادان
اور [illegible] لکھے ۔ اور اُسکا گواہ جو ہووے
ہاتھ پر اپنے گندھنے والی زنان ۔ اور اُسکو گندھانے والی زن

یعنے از بہر حسن جو عورات
کئے ارشاد اسنے لئے حضرت
اور سے کہے در زمانہ آخر
بیچنا اور خریدنا بانسم
جانیو پانچ یہہ برے خصلت
اور تر وار سے بھی انکو خدا
یہہ خبر خوبن کہ مخبر صادق
اور فرماے سرور والا
اور مغضوب حق رہے مدام
اور سے کہے سود خوار زشت خصال
وہ نہ جاوے کبھی بہشت اندر
دوزخ بہر ور اس سے ہو نا شاد
سستی کرتے ہین جو نماز اندر
بس وہ وادی مین انکو ڈالینگے
ایسے جنت کہ آسمان و زمین
ایسے اخبار آئے ہین بسیار
گوشت وہ جبکہ ہو گیا ہے لہو
دوسرے روز باہر آیا زود
جب وے لڑکے حبیب کو دیکھے
گر گئے ہم کو آہ گرد اسکی
جانب مجلس حسن بصری
ایک اثر عظیم اسکو ہوا
ایک مقروض اسکا رہ مین ملا
پھر سے لے راہ مین وہی لڑکے
دور ہوتا ہماری گرد اسے
دی تو لوگون کے دلین یہہ تاثیر
کیا والیس تمسکات ان کے

بچاڑ لوتے ہین جو اپنے ہات
ڈالے ڈلواوے اسکو جو عورت
ہوینگے پانچ خصلتین ظاہر
جبھی کرینگے وے کہاکے جھوٹی قسم
جبکہ لوگون مین پاوینگے شہرت
آزماویگا آزماوے گا
دے چکے ہین پیمبر صادق
جسقدر سود جسنے کہاوے گا
اسپہ حق کا غضب رہے بدوام
جانیو بت پرست کے ہی مثال
جب تک اسکو نہ کہاوے نار سقر
حق تعالی سے ہی کرے فریاد
نہین ترستے ہین اسکے وقت آئے
قید کر انکو اسمین رکھینگے
اسکے اوپر اگر رکھینگے یقین
گر لکھون ایک ہوویگا طومار
ہوا حیران حبیب دیکھ اسکو
اصل ہی سے لیکے چھوڑدے تا سود
ایسا آپسمین سارے کہنے لگے
ہم بھی بدبخت ہوگئے ویسے ہی
جلد آیا ہے کرنہ کچھ دیری
ہاتھ پر وہ حسن کے توبہ کیا
دیکھ کر اسکو بھاگنے لاگا
دیکھ اسطرح اسکو کہنے لگے
نہ لگے ہم سے عاصی ہووینگے
اور نیکی سے کی مری تشہیر
اور دیا بخش اپنے سب پیسے

جو ہے کفار مین تبری عادت
اور نہ دیوے زکوۃ جو بیشین
پہلے یہہ ہے کہ سود کہاوینگے
ماپ اور تول مین کمی کرکے
سخت امراض طرح طرح کے تب
یعنے جنگ و جدال و فتنہ فساد
دیکھیو اس زمان آخر مین
اسقدر اسکے قلب کو میلا
سود کا مال جب تلک وے کہے
سود کے مال سے بدن جسکا
اور فرماے خلق کے ہادی
اور پہاڑون کو اسمین گر ڈالین
ماپ اور تول مین کمی جو کرین
واسے اسپر جو کھینچ یہہ ذلت
مثل یک دانے یا دو دانے کے
یہہ بھی کافی ہین بس عمل کے لئے
اور عورت سے اپنے بولا تب
دوسرا روز تھا وہ جمعے کا
اس ربا خوار سے کنارا تو
بات ایسی حبیب جبکہ سنا
بات ایسی کہا ہے اس سے حسن
بعد توبہ حسن سے لے رخصت
کہا مت بھاگ اب تو میرے سے
توبہ کرکے حبیب آنا ہی
تب کہا ہی حبیب نے ای خدا
پس منادی بشہر کروایا
اور رکھتا تھا گھر مین جو زر و مال

جاہلیت مین بھی یہہ تھی عادت
لعنت حق ہوئے سب یہ بیچ دین
اور زنا بھی عمل مین لاوینگے
دے دغا خلق کو وے بیچینگے
کرے پیدا یقین جہان مین رب
آہ آپسمین ہی کرینگے زیاد
ہووے ظاہر تمام یہہ باتین
نار دوزخ سے جانو بھر دیگا
اسپہ جان لعنت خدا آوے
جانو دنیا مین پرورش پایا
کہ جہنم مین ایک ہی وادی
اسکی گرمی سے راکھ ہو جاوین
کہاوین جو سود نا خدا سے ڈرین
بیچے وادی کے در عوض جنت
آسمان و زمین نظر آوے
ذکر آگے کا اب وہی سنئے
ہر گنہ سے ہین باز آیا اب
کودکان کھیلتے تھے مل یک جا
گرد ما اسکی نا لگے ہم کو
پیچ کھایا ہے اور غصہ ہوا
کہ کیا حق نے اسکا دل روشن
کیا اپنے مکان طرف رجعت
بلکہ مین بھاگتا ہون تیرے سے
پاک ہو اپنے گھر کو جاتا ہے
مین جو یک دن تیرے طرف آیا
قرض دارون کو اپنے بلوایا
وہ بھی خیرات کردیا فی الحال

ہمن سے صدقہ دو درہم کے
اور دعا سے حبیب اکرم کے

اور عرفے کے روز بر عرفات
انکو دیکھا نے شنبہ ہیات

دیتا فقرا کتین بلا وسیلہ آہ
قرض خواہان جب آئے نا

اور دیا تھا فقیل اس سے ادا
پھر کرامت اسے دیا تھا خدا

پوستین یک حبیب رکھتا تھا
پھنتا تھا وہ پوستین ہی سدا

لایا ناگہہ وہاں حسن بصری
دیکھا اسکی وہ پوستین دہری

خود کہرا ... کہا ...
تا نہ لیجاوے اسکو کوئی آ

اور بولا ای مومنون کے امام
کس لئے تو یہان کیا ہے قیام

یہہ تو لوگون کا رستہ ہی ترا
کس کے پھر اعتماد پر چھوڑا

نقل ہے ایک دن حسن بصری
رونق اسکے مکان کو بخشی

اسکو آگے حسن کے لا کے رکھا
شیخ بصری نے اسکو کھاتا تھا

شیخ بصری نے اسے کہا ای حبیب
مرد لایق ہے تو فطین و لبیب

اس قدر تو کھانا ہے بیان
کہ نہ مہمان کے پاس ہے نان

سن کے وہ بہہ عین سکوت کیا
اسکو ہرگز جواب کچھ نہ دیا

نان اور گوشت اسمین تھا اچھا
اور حلوا بھی خوان مین تھا دہرا

بھیجے فقرا کو سب وہ بانٹ دیا
شیخ کے ساتھ روٹین کھایا

تجھ کو ہوتا اگر یقین تھوڑا
علم کے ساتھ تیرے بہتر تھا

نقل ہے ایکدن حسن بصری
پڑھنے خاطر نماز مغرب کی

پاس سے الحمد حبیب پڑتا تھا
سنکے اسکو حسن یہہ دل مین کہا

حق کو اس رات خواب مین دیکھا
اور کمال ادب سے عرض کیا

کہا میری رضا تو پایا تھا
پر نہین قدر اسکی تو جانا

کہا تونے حبیب کے پیچھے نماز
تو پڑھا ہوتا اگر وہ فرض نماز

لیک الحمد کی عبارت پر
اسکی قرأت مین کی ہے تونے نظر

منہہ کے اصلاح سے بغیر خطر
دل کی اصلاح ہے یقین بہتر

ڈھونڈتے تھے حسن کہین حجاج
وہ چھپا صومعہ حبیب مین آ

وہ کہا ہے یہہ صومعے اندر
جا کے ڈھونڈتے وہ چوطرفہ پیہ

پر دیکھے نہین مجھکو وہ زنہار
باہر آئے ہین اور سب ناچار

نقل ہے آٹھوین برس ہی بیچ کے
لوگ بصرے مین شیخ کو دیکھے

قحط بصرے مین تھا اک بار
نے ... حبیب لے لیا ...

ایک تھیلی وہ بستہ رکھا تھا
زیر بالین اٹھا کے بتلاتا

شہر بصرے کے چوک کے اوپر
تھا جناب حبیب کا ایک گھر

رہ مین یک روز ڈال مسکین
وہ طہارت بدل گیا تھا کہین

بولا وہ عجمی نے آہ یہان
پوستین ڈال کر گیا ہی کہان

ابجد ہیری کے جب حبیب آیا
اور حسن کینین سلام کیا

بولا تو پوستین راہ اوپر
چھوڑا ایسا گیا تھا کدہر

وہ کہا اعتماد پر اسکے
جس نے اسپر نگہبانی ... تجھے

نان جو اور کچھ نمک تھوڑا
پاس اپنے حبیب رکھتا تھا

سایل ایسے مین یک وہان آیا
روٹی اسکو حبیب دیدیا تھا

علم تھوڑا ابھی گو رکھا ہوتا
بالیقین تیرے حق مین بہتر تھا

دیوے سایل کو اسمین یک ٹکرا
پاس مہمان کے رکھے دوسرا

ایسے مین یک غلام آیا تھا
سر پہ یک خوان اپنے لایا ہے

اور لایا ہے تین سو درہم
رکھا آگے حبیب کے اسدم

عرض کی ہے حبیب ای استاد
تو ہے بے شبہ مرد نیک نہاد

جمع یک جا یہ ہو تجھے علم و یقین
علم سے چاہئے یقین ہو قرین

صومعے کو حبیب کے آیا
اور اسکو نماز مین پایا

نہین جایز ہے اقتدا اسکا
پس گذاری نماز وہ تنہا

یا الہی ہے کس مین تیری رضا
تا کرون مین وہ کام دل سے ادا

پھر کیا عرض ای خدائے انام
کیجے ارشاد کونسا تھا وہ کام

ای حسن تیرے سب نمازونکی
وہ نماز ایک مہر ہو جاتی

پر نہ پائی ہے اسکی تو نیت
اسکی نیت مین تھی تری صحت

نقل ہے ایکبار جاسوسان
جو تھے حجاج پر جفا کے جان

پوچھے اگر حبیب سے وہ نشان
کہ خبر دیجئے حسن ہے کہان

بولتا ہے حسن گرامی ذات
وے کیے سات بار مجھہ پر پات

اور بولے حبیب سے دلریش
تم سے حجاج یون جو آوے پیش

ہے بلا شبہ وہ تمہاری سزا / جھوٹ تھا کہتے ہو کس لیے ایسا
انکو بولا حبیب نیک سیر / کہ ابھی تھا یہین ہی اور حسن چلکر
داخل صومعہ ہوئے تھے بجا / تم نہ دیکھے تو کیا قصور مرا
دوسرے بار صومعے مین گئے / تب ڈھونڈھے اُنکو ملے نہین
گئے ناچار ہو کے سب آخر / آ حسن صومعے سے تب باہر
کہا اب حق استادی مرا / ای برادر نہین نگاہ رکھا
مین پڑا تیرے صومعے مین نہاں / پھر تو میری دیا ہے انکو نشان
اسکو بولا حبیب ای استاد / اسی مین ہی ہے فلاح و رشاد
سانچ کہنے سے ہے مرے پہچان / ہاتھ سے انکے تونے پایا امان
بولتا بات مین اگر جھوٹی / تو گرفتار ہوتے ہم دو بھی
شیخ پوچھا کہ کیا پڑھا ہے تو / کہ وے دیکھے نہین یقین مجھکو
کہا دس بار آیۃ الکرسی / اور دس بار قل ہو اللہ بھی
آیہ آمن الرسول ای یار / بھی تلاوت کیا ہون مین سہ بار
اور دعا مین کیا کہ ای داور / بیٹھے نے سو گیا تو دیتے پہر
دشمنوں کی بدی سے اسکو بچا / کوئی حافظ نہیں ہے تیرے سوا

تنبیہ

پوچھ شیخ حبیب کی گفتار / ہے مطابق حدیث کے ای یار
ہے حدیث شریف مین آیا / کہ سر انبیا نے فرمایا
کہ یقین صدق مین نجات ہے جان / اور ہلاکت ہے کذب مین ہے جان
نقل ہے ایک دن حسن ایحان / لب دجلے پہ آکھڑا تھا عیان
اور ناگہ حبیب بھی آیا / اور اسطرح اس سے عرض کیا
ای مرے شیخ ای امام زمان / بولے کس لئے کھڑا ہے یہان
بولا آتی ہے دیر سے کشتی / منتظر مین کھڑا ہون آپ ہی
اسکو بولا حبیب ای استاد / علم تیرے سے مین کیا ہون یاد
پیر تیرے سے یہہ عرض حاجت ہے / گرچہ جرأت ہے اور جسارت ہے
پاک کیجے حسد سے دل اپنا / اور کر دل پہ سرد آب دنیا
اور بلیات کو غنیمت جان / کام سب حق پہ سونپ سر عیان
تب قدم اپنے رکھہ تو پانی پر / اور پانی اپر تو کیجے گذر
بول کر یون حبیب غیر خطر / چل دیا آشکار پانی پر
یہہ سخن جب حسن کیا ہے گوش / کھینچ یک آہ ہو گیا بیہوش
اور جس وقت ہوش مین آیا / لوگ پوچھے تو انکو فرمایا
کر وہ سیکھا ہے علم میرے سے / اور ملامت بھی کیا یہہ مجھے
اور پانی اپر چلا دلشاد / اس سے یہہ بات مجھکو آئی یاد
کہ قیامت کے روز یونہی ندا / جبکہ ہووے زبارگاہ خدا
کہ چلو آتشی صراط پہ اب / آہ کیونکر گذر کرین گے تب
ہین وہ شیخ حبیب سے پوچھا / کس عمل سے یہہ رتبہ تو پایا
کہا مین دل سپید کرتا ہون / فکر ہر دم اسی کی کرتا ہون
اور تو کاغذ سیاہ کرتا ہے / ہی شام و پگاہ کرتا ہے
تب کہا ہے حسن کہ علم مرا / غیر کو میرے بسکہ نفع دیا
ندیا مجھ کو ایسا نفع کثیر / اپنے شاگرد سے ہوں عبرت گیر
یہان کہتا ہے شیخ دین عطار / کہ یہان تو گمان نکر زنہار
کہ وہ درجہ حبیب عجمی کا / ہے یقین رتبہ حسن ہے ترا
نہیں جانتا یہہ بات بالتحقیق / جانتے اب یہہ امر کی تدقیق
رتبہ علم سے بہ نزد خدا / کوئی رتبہ ترا نہیں دوسرا
کی دعا اس لئے ہے پیغمبر / علم یا رب مرا زیادہ کر
در کلام مشایخ ذیشان / دیکھہ مذکور ہے یہہ ای جان
کہ طریقت کی رہ مین جانو تم / ہے کرامت کا درجہ چارم
اور بلاشبہ عمل کے اسرار / در جہ ہر دم مین ہے ای یار
کہ کرامات اولیا سے عیان / ہین عبادات سے انکے جہان
اور یقین از تفکر بسیار / مین ہیں انکے حقایق و اسرار
اور اس بات کا مثال ای یار / ہے سلیمان کا حال بے تکرار
کہ کرامت جو تھی سلیمان کی / جانتے خلق پر کسیکو نہ تھی
کہ یقین ابر و باد اور جنات / زیر فرمان انکے تھے دن رات

حدیث
الصدق ینجی
والکذب
یہلک

آب و آتش بھی اور وحوش و طیور / بھی مسخر تھے اُسکے غیر قصور
اور اک فرش تا چہل فرسنگ / تھا ہوا مین روان ای نیک آہنگ
موذ و مرغون کی جانتا تھا لغت / گرچہ حق اسکو دی تھی یہہ عظمت
فہم حق کی کتاب کا ای یار / جبکہ ہیگا نہ عالم اسرار
بس وہ موسیٰ کی تین دیا تھا رب / پاس حق کے بڑا ہی یہہ منصب
پس سلیمان نبی کنین سنے / باوجود اسکی ویسی عظمت سے
کر دیا تابع کلیم اللہ / رتبۂ علم ہے بڑا واللہ

نقل

نقل ہے شافعی امام اجل / اور مہ فضل احمد حنبل
بیٹھے تھے ایک جا یہہ ہر دو امام / وہان آیا حبیب ذوالاکرام
کہا احمد نے شافعی سے تب / پوچھتا ہون حبیب سے کچھ اب
شافعی نے اُسے کہا در حال / کہ سزاوار نہین ہی اس سے سوال
کہ یہہ ہے قوم ایک قوم عجیب / ہوا نزدیک ایسے مین ہی حبیب
پوچھا احمد حبیب عجمی سے / کیا تو کہتا ہی حق مین ایسے کے
کہ ہوی فوت اس سے ایک نماز / پنجگانہ سے ای نکو انداز
پر نہین یاد کونسی نہ پڑھا / کیا کیا چاہیے وہ اب فرما
کہا اس سے حبیب صاحب دل / کہ وہ مولا سے اپنے تھا غافل
اُسکی تادیب ہی ضرور بجا / کرے پانچو نماز بھی وہ قضا
یہہ جواب اس سے جسنا ہی عیان / وہ امام زمان ہوا حیران
شافعی اس سے تب یہہ کہنے لگا / کیا نہین تجھکو مین یہہ بولا تھا
کہ نہ اس قوم سے کریئے سوال / صاحب حال ہین یہہ با اجلال

نقل

نقل ہی ایک کنیز رکھتا تھا / نہین تیسی سال تک اُسے دیکھا
اسہی لونڈی کو ایکدن وہ کہا / کہ ہماری کنیز کو بلوا
کہی مین ہی کنیز ہون تیری / بات اسکو حبیب تب یہہ کہی
عرصہ بیس سال سے تا حال / نہین زنہار تھا یہہ ہمکو مجال
کہ سوا اسکے دیکھین جانب غیر / تجھکو دیکھا نہ اس لئے بس خیر

نقل

نقل ہی اُسنے بیٹھ در عزلت / اسطرح بولتا تھا با رقت
ساتھ تیرے خوشی نہو جسکو / یاالٰہی خوشی اُسے مت ہو
اُنس نا ہووے جبکو تیرے سے / اُنس اسکو کسی سے نا ہووے
پڑھتے تھے اُسکے پاس جب قرآن / جلد ہوتا تھا وہ بہت گریان
یہہ عجمی ہی تو ای فرخ پئے / اور قرآن نہین سمجھتا ہی
پھر تو روتا ہی کس لئے فرما / تب اُنھین یون حبیب فرمایا
گرچہ میری زبان ہے عجمی / لیک ہی دل مرا یقین عربی

نقل

نقل ہی ایک شخص کو ای یار / کھینچے تقصیر خون سے بردار
کوئی اُس شب ہی اپنے خواب اندر / اُسکو دیکھا بہشت مین خوشتر
یہین عمدہ لباس جنت کا / مرغزار جنان مین جاتا تھا
پوچھا اسطرح دیکھکر اُسکو / کہ یہہ درجہ کہان سے پایا تو
کہا جب مجھکو دار پر کھینچے / گذرا مجھپر یہ حبیب عجمی نے
گوشۂ چشم سے مجھے دیکھا / اور مرے حق مین وہ کیا ہی دعا
اُسکے برکات سے دیا یہ خدا / قدس اللہ سرہ الابدا

ذکر ابو حازم مکی رحمۃ اللہ علیہ

وجد و عرفان کے ملک کا ناظم / قدوۂ عارفین ابو حازم
مکۂ محترم مین تھا ساکن / تھا اُسے علم ظاہر و باطن
نہین جس کا مجاہدے مین نظیر / تھا بہت وہ مشاہدے شہیر
پیشوا تھا بہت مشایخ کا / اور عمر دراز پایا تھا
تابعین کرام سے تھا وہ / صالحین عظام سے تھا وہ
سبکا مقبول ہیگا اُسکا کلام / اور مفتاح مشکلون کا تمام
اُسکے اقوال ہین کتب مین کثیر / دی ہے اُنہین خدا عجب تاثیر
اکثر اصحاب کو وہ پایا تھا / فیض اُنسے بہت اٹھایا تھا
جون انس ابن مالک ذیشان / بو ہریرہ علیہم الرضوان

نقل

نقل

نقل ہے ایک دن ای نیک انجام
ابو حازم سے عرض کی یہہ بات
اور خرچے اُسے بوجہ حلال
نارِ دوزخ سے جو گریزاں ہو
ابو حازم کا قول ہی رکھہ یاد
لاوین یک شخص کو برو جزا
اور سب خلق مین کرینگے ندا
اور اسطرح بولتا تھا وہ
یہ اسی چیز مین الم ہے یقین
ایک وہ چیز جو مری ہے یقین
دوسری شی مری نہین جو یقین
کہا کرنا رضا سے حق حاصل
یون کہا ایک بزرگ حق آگاہ
اور اُسوقت اُسنے سوتا تھا
کہ اسی وقت مین بعالم خواب
کہ یہہ ہے شبیہ تیرے حق اندر
بس یہہ سنتے ہی ہین چلے جلد

کس عمل مین ہماری ہووے نجات
تو کرے اسمین احتیاط کمال
اور بہشت بریں کا خواہان ہو
کہ وہ کرتا تھا لوگ کو ارشاد
کہ وہ دنیا کو دوست رکھتا تھا
کہ یہہ بندہ ہے جانو انبیا
عقدہ راز کھولتا تھا
کہ تو یکبار ہوئیگا غمگین
دوسری چیز وہ جو میری نہین
گرچہ ڈھونڈون وہ مجھکو ملتی نہین
بے نیازی بھی خلق سے کامل
مین کیا عزم حج بیت اللہ
وہ اُٹھے تک مین انتظار کیا
دیکھا سالار انبیا کا جناب
حج کعبہ سے ہے یہہ تجھہ بہتر

کہا درہم تو ایک جب لیوے
وہ کہا کون کر سکے یہہ کام
اور ہو طالب رضائے خدا
کچھ و دنیا سے اثر از مدام
حشر کے روز طاعتین اسکے
پاس حق کے حقیر تھی جو چیز
نہین دنیا مین کوئی شئی ایسی
اور بولا کہ مین نے سب چیزین
پہلی وہ چیز جو کہ میری ہی
کوئی یک دن کیا ہی اُس سے سوال
جسنے اللہ سے رہے راضی
جبکہ بغداد جاکے پہنچا ہون
ابو حازم ہُوا ہی جب بیدار
تجھہ کو پیغام یہہ ہے فرمایا
اب تو مکے کی راہ سے پھر جا

پسر عبد الملک کا تھا جو ہشام
دیکھہ وجہ حلال سے ہووے
ابو حازم کہا اُسے ای ہشام
اُس سے آسان یہہ کام ہووے ادا
نہین دنیا کو ہی قیام دوام
حبط و برباد سارے کر دینگے
اُسکو لکھا تھا یہہ بہت ہی عزیز
کہ تجھے جس سے ہاتھہ آوے تونگری
اسکے پایا ہون وہی چیز و نہین
گر مین جاگون وہ مجھہ سے ملتی ہے
بولے کسکو بولے ہین حال
خلق سے وہ رہیگا بےپروا ہی
ابو حازم کے پاس آیا ہون
مجھہ کو اسطرح سے کہا ای یار
حق نگہہ رکھہ تو اپنی مادر کا
اور طلب کر تو اُسکی دل کی رضا
دل سے اُسکی رضا کا ہو جویا

ذکر عتبہ بن الغلام رحمۃ اللہ علیہ

عارف و عاشق بلند مقام
اسکا استاد ہی حسن بصری
عتبہ چلنے لگا ہی بر سر آب
کہا اے اوستاد اہل کمال
یہہ اشارہ ہے جان پر تسلیم
کہتے ہین ایک ونیک بی بی
اور وہ بی بی نے رکھی ہی پے
بھیجی اپنی کنیز کو فی الحال
کہا عتبہ نے بس تری آنکھین
جلد جا کو وہین منگائی وہ

عتبہ ابن الغلام ذو الاکرام
پیر ارشاد جی حسن بصری
حسن اُس سے کیا ہی استعجاب
رات اور دن زعرصہ سی سال
اور بدرگ رضائے رب کریم
یہین برقعہ کہین گذرتی تھی
کہ یہہ شہوت سے پیچھے آتا ہی
کہ تو کر جاکے اس جوان سے سوال
جان اور دل کو میرے چھین لئین
اپنے دیدے سے دونون نکالی وہ

روشنی عجیب رکھتا تھا
کہتے ہین اس امام دین کا گذر
اُس سے پوچھا حسن کہ اسے عتبہ
تو وہ کرتا ہی وہ جو فرما ہے
یہہ سبب ہے رجوع عتبہ کا
اُسپہ شہوت سے وہ نگاہ کیا
جلد رہ سے قدم دراز کئی
کونسی شی مرے مین ہے بہتر
یہہ خبر جبکہ اُسکو پہنچی ہے
آہ تب اُنکو یک طبق مین رکھی

عشق مین خوش نصیب رکھتا تھا
ہوا ایک دن کنار دریا پہ
پایا کس وجہ سے تو یہہ رتبہ
مین وہ کرتا ہون جو کہ مین چاہے
حق کے جانب بھی سکے توبہ کا
اور پیچھے وہین وہ زن کے چلا
اور اپنے مکان مین آئی
کہ تو عاشق ہوا ہی اب اُسپر
آہ یک سرد اُسنے کھینچی ہے
اور عتبہ کے پاس بھیج دئی

آہ عتبہ نے جب یقین سنا — وہیں بیہوش ہو زمین پر گرا
تیم جان مرغ سا تڑپتا تھا — اور آہ و فغان بھی کرتا تھا
جلد شہادت میں تب حسن کے گیا — ہاتھہ پر اُسکے دل سے توبہ کیا
ہاتھہ سے اپنے جو وہ بوتا تھا — کِشت تیار جبکہ ہوتا تھا
اسکو پانی میں تب بھگاتا تھا — دُھوپ میں اسکو پھر سکھاتا تھا
اور سب وقت میں وہ صاف دل — رہتا طاعت میں حق کے ہی شاغل
شرم رکھتا ہوں ان فرشتوں سے — کہ کبھو آگے ایک ہفتے کے
نقل ہے ایک روز اک جاگاہ — شیخ عتبہ کھڑا تھا ای آگاہ
پوچھے کیا حال ہے کیا وہ بیان — کہ سنو ایک دن کئی مہمان
ایک ڈھیلا لئے از ین دیوار — کہ تھی ہمسائے کی مری جدا
تب ٹپکتا ہے عرق میرا لیسے — گرچہ یہہ دن ہیں سخت سردی کے
کہی مادر نے اُسکی نرمی کر — نوش کیجے طعام کچھ بہتر
نہیں بہتر طعام کھاتا ہوں — نہیں راحت یہاں میں پاتا ہوں
نقل ہے ایک رات روتا تھا — یہی کہتا تھا اور نہ سوتا تھا
اور اگر بخش دیوے تو مجھ کو — تب بھی رکھتا ہوں دوست میں تجھکو
اُسنے اُسطرح اُس سے کی ہی بیان — کہ یقین میں تیرا ہوں عاشق جان
سنکے عتبہ یہہ بات اُس سے کہا — میں نے دنیا کو سہ طلاق دیا
نقل ہی ایک روز اُسکے پاس — آکے پوچھا کسی نے ہو کے اداس
پوچھا عتبہ تو چاہتا ہے کیا — کہا چاہتا ہوں اب [illegible] کھلا
کہا عتبہ کہ ہان رطب لیجے — ایک زنبیل تب دیا ہی
ہی حکایت محمد سماک — اور ذوالنون صاحبِ ادراک
پہنے یک پیرہن خرامان تھا — ابنِ سماک اُسکو یوں پوچھا
کہا عتبہ غلام جبار ہوں — ہمچنین ہے ست حال رفتار ہم
اور اُسے کوئی خواب میں دیکھا — آہ آدھا سیہ تھا منھ اُسکا
آہ یک دن بہ عالم دنیا — پیش اُستاد میں نے جاتا تھا
حسبِ فرمان حضرت یزدان — جب مجھے لے چلے ہیں سوئے جنان
ایک طرف منھ کو تیر کاٹ دیا — اور اسطرح سے وہ مجھ کو کہا

کئی ساعت بعد پایہ ہوش — بحر حسرت نئی کرنے لگی جوش
پس گریبان اپنا چاک کیا — ورد سے اپنے سر چاک کیا
اور قوت حلال کھاتا تھا — احتیاط اُسمیں بہوت لاتا تھا
ہاتھہ سے اپنے کاتتا تھا اُسے — اور آتا تب اُسکا بنوا کے
اُسکے یک قرص سے صباح و مسا — ایک ہفتے تلک وہی کھاتا
اور یوں بولتا وہ اہل کمال — کہ ملک جو ہیں کاتب اعمال
کام میں تخت و پڑے جاؤ ہمین — شغل میں اُسکے دل لگاؤں میں
اور موسم تھا سخت سردی کا — عرق اُس سے بہت ٹپکتا تھا
آئے تھے ابتدا میں میرے گھر — ہاتھہ دھونے کو اپنے وے یکسر
سو یہہ چاہے ہیں جبکہ آتا ہوں — شرم اُس سے بہت ہی پاتا ہوں
نقل ہے پھر طعام خوش ای یار — نہیں کھاتا تھا وہ کبھو زنہار
کہا نرمی کے ہی لئے ای ماں — پھر آرام روز محشر جان
کھینچے دنیا میں جو کہ تھوڑا رنج — راحتِ اُخروی کا پاوے گنج
ای خدا اگر مجھے عذاب کرے — تب بھی رکھتا ہوں دوست میں تجھے
نقل ہی ایک شب بفضل خدا — خواب میں ایک حور کو دیکھا
دیکھ ایسا نہ کام کر [illegible] — کہ فراق آوے تیرے میرے بین
اُس سے ہرگز نہ پھر کروں صحبت — تا ہو حاصل مجھے تری رویت
کہ ترا حال لوگ میرے سے — پوچھا کرتے ہیں پوچھتا تو مجھے
وہ زمستان کے تھے یقین ایام — نہیں تار سے کھجور کا ہنگام
اُسمیں تار سے بھرے ہوئے تھے کھجور — اُسکے ایسے کرامتیں ہیں وفور
بیٹھے تھے نزد رابعہ ایجان — عتبہ ایسے میں آگیا ہے وہاں
کیسی رفتار ہے یہہ اسے عتبہ — دے سے مجھے اطلاع ای آگہ
یہہ کہا سو وہیں گرا پر بیم — اور ہوا تب ہی جان بحق تسلیم
پوچھا ای شیخ کیا ہی اُسکا سبب — اُسکو عتبہ نے یوں کہا ہی تب
ایک امرد ملا ہے راہ اندر — آہ اُسپر کیا تھا میں نے نظر
نار پر سے ہوا گذر میرا — مار دوزخ سے ایک تب نکلا
نصف چہرہ ہی تو نے دیکھا تھا — اِس لئے نصف کو ہی میں کاٹا

دیکھتا تو اگر زیادہ اُسے
گاتا میں بھی اب زیادہ تجھے
مومنو اس سے لیجیو عبرت
ایسے پاکوں کی جب ہو یہ حالت

سوچیو کیا ہو پھر تمھارا حال
دیکھیو آپ اپنے تم اعمال
آہ اس عصر میں جو خلق کثیر
کیا خواص و عوام و میر و فقیر

لولیوں کسبیوں بلاتے ہین
مجلسوں میں انھیں نچاتے ہین
مال و زر اسمیں خرچ کرتے ہین
خوف کچھ حشر کا نہ دھرتے ہین

ایسے فساق ہو کیسا حال
کیا جہنم میں پاوینگے وہ وبال
کیوں نہ ایسوں کا منھ ہو کالا اب
کیوں نہ ایسوں پہ ہووے حق کا غضب

کہ نہ رہو حدود شرع رسول
توڑتے ہین وے بو الفضول جہول
دیوے توفیق انکو ہم کو خدا
تا کرین شرع پر قیام سدا

ذکر فضیل عیاض رحمۃ اللہ علیہ

آفتاب سماے ورع و تقا
نیر مطلع فنا و بقا

جس سے خندان تھا معرفت کا ریاض
ذو الخوارق فضیل ابن عیاض
پس شیوخ کرام سے تھا وہ
عارفین عظام سے تھا وہ

مرجع قوم اپنے وقت میں تھا
اسکے جانب رجوع تھا انکا
تھا ریاضات میں رفیع الشان
اور کرامات میں بلند مکان

اوّل حال اُسکا تھا ایسا
کہ بیابان میں وہ رہتا تھا
خیمہ جنگل میں یک کیا تھا نصب
اُسمیں رہتا تھا وہ بروز و شب

بے تکلف پلاس پہنا تھا
سر پہ پشمین کلاہ رکھتا تھا
اور اتباع اُسکے تھے اکثر
راہ زن اور چور تھے یکسر

مال و زر جو کہ وے چراتے تھے
پاس اُسکے ہی سب وے لاتے تھے
کرکے تقسیم انکو دیتا تھا
جو ہو مطلوب آپ لیتا تھا

اور لیتا تھا آپ جو زر و مال
لکھکے رکھتا تھا اسکو وہ فی الحال
پنجگانہ نماز صبح و مسا
وہ جماعت کے ساتھ پڑھتا تھا

تابعوں سے بھی اُسکے جو بہ نیاز
با جماعت ادا کرے نہ نماز
اپنی صحبت سے اسکو کرتا دور
اسمیں تھا اسکو احتیاط و فور

ایک دن ایک کاروان اترا
ناگہان اس مقام پر گذرا
ورنہ تو چوروں کی یہہ سنتے تھے خبر
سب صغیر و کبیر تھے مضطر

ایک شخص انمیں نقد رکھتا تھا
جا کہ جنگل میں تا کرے اخفا
اس بیابان اس لئے وہ گیا
ایک خیمہ وہان کھڑا دیکھا

اور ایک شخص اسمیں بیٹھا ہے
اور کلاہ و پلاس پہنا ہے
اور بیٹھا ہے وہ مصلّے پر
تھی ہی تسبیح ہاتھ کے اندر

ہوا خوش حال جلد اُسکو دیکھ
دلمیں سمجھا کہ ہے یہہ مرد نیک
سونپ دوں پس اسکو اپنا مال
پس کہا اُس سے اپنا سب احوال

سُنکے اُسنے کیا اشارہ اُسے
کہ یہہ خیمے میں جاکے رکھ دیجے
تب وہ خیمے میں نقد اپنا رکھا
کاروان کے طرف وہان سے گیا

تب تلک کاروان پر گر کے
مال چوروں نے اُسکے لوٹے تھے
کاروان میں جو کچھ کہ باقی تھا
منعم جان جلد اُسکو اٹھا

لیگیا ہے طرف وہ خیمے کے
تا وہین اسکو بھی نہان کردے
جبکہ خیمے کے پاس جا بیٹھا
سب وے چوروں کو بھی وہین دیکھا

کہ وے کرتے تھے مال سب تقسیم
دیکھ یہہ حال ہو گیا پُر بیم
دل میں بولا کہ نقد زر اپنا
آہ میں چور کے حوالے کیا

جب فضیل اسکو دور سے دیکھا
اپنے نزدیک اُسکو بلوایا
پاس اُسکے گیا ہی وہ ترسان
پوچھا آیا ہے کس لئے تو یہان

وہ کہا اس لئے میں آیا ہوں
کہ امانت میں اپنی اب لیوں
کہا جس جا سے ہے تو رکھا
وہین حاضر ہے اب خوشی سے لیجا

پس امانت وہ اپنی جلد لیا
کاروان کے طرف ہی اپنے گیا
تابعوں نے فضیل سے بولا
کاروان میں تو نقد کچھ نہ ملا

کیوں تو واپس اُسے دیا یہہ اب
انکو ایسا فضیل بولا تب
کہ وہ رکھتا تھا مجھسے نیک گمان
لا کیا نقد میرے پاس نہان

میں بھی حق کے جناب سے ہر آن
بسکہ رکھتا ہوں اپنے نیک گمان
میں نے اُسکا گمان راست کیا
تا کرے راست حق گمان میرا

آیا بعد اُسکے کاروان دوسرا
لوٹے اُسکا بھی مال و زر سارا
بیٹھے یکجا جمع ہو کے تمام
کھانے لاگے تمام مل کے طعام

مرد اس کاروان سے آیا ایک — اور پوچھا اُس گروہ کو دیکہ
کوئی سردار کیا تمہارا ہے — بولے سردار ہان ہمارا ہے
اسنے پوچھا کہان دیئے وہ جواب — کہ مصلا بچھا کے بر لب آب
دیکھئے وہ نماز پڑھتا ہے — کہا اب وقت نہین نماز کا ہے
کیسے پڑھتا ہے وہ نفل اے یار — ہے یہی شغل اسکو لیل و نہار
کہا تم سے نہین شریک طعام — کیسے صایم ہے وہ نکو انجام
کہا یہہ تو نہین مہ رمضان — کیے رکہا ہے صوم نفل وہ جان
سُنکے وہ شخص نے کیا حیرت — آیا نزد فضیل باسر عبرت
کہا یہہ چوری اور صلوۃ و سلام — بولے تجھکو آوینگے کیا کام
پوچھا اسکو فضیل نے ایجان — بول کیا جانتا ہے تو قرآن
وہ کہا ہان کہا فضیل اسکو — کیا یہہ آیت نہین پڑہا ہے تو

وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا۔

اُسنے سنکر یہہ آیت قرآن — کام سے اسکے ہوگیا حیران
نقل ہے یک مروت و ہمت — ذات مین اُسکے تہی بلاغایت
زان کسی کاروان مین گر آوے — کہتا پاس اسکے کوئی نا جاوے
گر کسی پاس ہووے مایہ کم — اس سے لیتا نہین تھا وہ اکرم
اور بہ قدر احتیاج ہر یکس — چھوڑ دیتا تھا وہ بلاوسواس
ابتدا مین وہ ایک عورت کا — جو بہت شیفتہ و عاشق تھا
رہزنی مین جو ہاتھ آتا مال — پاس انکے ہی بھیجتا فی الحال
گاہ گہہ پاس اسکے جاتا یار — ہوتا اُسکے ہوس مین زار و نزار
ایک شب ایک کاروان گذرا — اوسمین یہہ آیت کسی نے یہین پڑھا

اَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللهِ۔

یعنے کہتا ہے خالق اکوان — کہ جو لوگون نے لائے ہین ایمان
کیا نہ آیا یہہ وقت اُن پہ ابھی — کہ ڈرین انکے دل خدا سے سبھی
بولتا ہے فضیل عالی شان — ہین سنا جب یہہ آیت قرآن
گویا دل پہ لگی مرے یک تیر — ہوئی باطن مین یک عجب تاثیر
گویا بیشک یہہ آیت قرآن — کہی مجھہ سے مبارزت اس آن
بولتی ہے یہہ رہزنی کب تک — یہہ دلیری یہہ ابھی کب تک
وقت پہنچا ہے سرفرازی کا — تیری اس رہ مین جانبازی کا
ہم تری راہ قطع کر دینگے — اب ترقی مین تجھہ کو لاوینگے
کہتے ہین جب فضیل اسکو سنا — ہو کے پر خوف ایک نعرہ کیا
کہا توبہ کیا مین توبہ کیا — آہ اب خوف مین حق سے لیا
نادم و بیقرار سرگردان — ایک بیابان طرف ہوا ہے دوان
کاروان یک وہان کیا تھا نزول — دیکھ سب اسکو ہو گئے مین ملول
کہنے لاگے فضیل ہے رہ مین — ہے خطر آگے اب نہ ہم جاوین
تب کہا ہے فضیل یون اُن کو — کیا یہو تم کو اب بشارت ہو
وہ تو اب تایب و پشیمان ہے — اور خود تم سے وہ گریزان ہے
پس چلا تھا فضیل روتا تھا — تخم حسرت کے آہ بوتا تھا
اور جن جن کا وہ لیا تھا مال — اُنسے ملتا تھا ڈھونڈھکر بحلال
عذر کر اُنسے بخشواتا زود — جلد کرتا تھا خصم کو خوشنود
خصم اسکا تھا یک جہود ای یار — خوش نہوتا تھا اس سے وہ زنہار
ڈھیگ بالو کی تھی بڑی یک جٹ — وہ دکھا کر کہا فضیل سے او
تو اُٹھاویگا گر یہہ بالو سب — تجھہ سے خوشنود ہونگا مین تب
پس فضیل و عیاض کر کے قبول — وہ اُٹھانے مین ہوگیا مشغول
راحت یک آن بھی نہ پاتا تھا — رات اور دن وہی اٹھاتا تھا
ایک بارا ترا چلا ایک شب — اور وہ بالو اڑا دیا ہے سب
دیکھ یہہ حال ہوگیا حیران — اور کہا یون فضیل سے ای جان
مین نے سوگند ایسی کھایا ہون — زر لیے بن نہ مین تجھے بخشون
زیر بالین مرے کیسہ زر — مین کہا ہون وہ لاکے دے خوشتر
کیسہ زر وہ زیر بالین سے — لادیا ہے اٹھا فضیل اُسے

اپنی تھیلی مین زر وہ جب دیکھا
یون فضیل عیاض سے بولا

تجھ پہ اب عرض ہے یہ اسلام
تا تجھے بخش دون ای نیک انجام

اسکو ملتین وہ کیا ہے زود
پس مسلمان ہوگیا وہ یہود

پھر وہ پوچھا تو جانتا ہے کیا
کہ مسلمان کس لئے مین ہوا

اُسنے بولا کہ مین نہین جانا
تب لگا بولنے وہ فرزانہ

مین نہ سمجھا تھا آج تک زنہار
دین حق کو نہ آج بے تکرار

اب مین سمجھا کہ دین حق واللہ
دین اسلام ہی ہے عند اللہ

مین نے توریت مین جو دیکھا تھا
آج وہ راست اور صحیح ہوا

یعنے توریت مین ہی ای آگاہ
صدق حق پاس جسکا ہو توبہ

ہاتھ اگر اپنا خاک پر وہ رکھے
تو مقرر وہ خاک زر ہووے

مین ہتھیلی مین خاک رکھا تھا
اور یہہ تیرے سے اے زن جانا

ہاتھ اپنا تو جب رکھا اُسپر
کر دیا ہے خدا نے اسکو زر

اب بلا شک مجھے ہی یقین
کہ ہے برحق صریح تیرا دین

ہے حکایت فضیل حق آگاہ
جب کیا عزم حج بیت اللہ

یون کہا اسکے اپنی عورت سے
گر تو چاہے طلاق دیون تجھے

کبھی تیرے سے مین نہونگی جدا
مین تیرے ساتھ ہی رہونگی سدا

تو چلیگا جہان وہان آؤن
اور خدمت تری بجا لاؤن

گئے مکے کو پس دونون جولان
راہ اُن پر خدا نے کی آسان

اور مجاور دونون وہان کے ہوئے
اور سعادت دونو جہانکی لئے

اور کئی اولیا کو پائے ہین
فیض اُنسے بہت اُٹھائے ہین

[illegible] کی
قدوۃ اولیائے اکرم کی

شہر مکے مین اُسنے پایا ہے
اُن سے دینی علوم سیکھا ہے

اُنپہ [illegible] فتح باب ہوا
اُسپہ کشف سخن شتاب ہوا

مکیان اُسپہ کرنے لاگے ہجوم
اُسپہ میر و فقیر کا تھا ہجوم

اور [illegible] اُن پہ وعظ فرماتا
حق کے جانب اُنہون کو بلواتا

خویش اُسکے بہت خراسان سے
آئے پاس اسکے درد ہجران سے

انکو ہرگز نہین وہ بار دیا
اور دروازہ اُن پہ بند کیا

رونے لاگے بہتر سے نہین زور
تنگ ہو وہ چیرا جھاڑی پر

کہنے لاگا پکار کے ہر دم
کیون ہوئے ہو خدا سے غافل تم

دیوے حق تم کو دانش کامل
کرے یک کام مین تمہین شاغل

چھوڑ امید اُن سے سارے وہ
پس خراسان طرف سدھارے وہ

وہ جھاڑی پہ یونہی تھا گریان
چشم گریان تھے اسکا دل بریان

نقل ہے ایک شخص از حکام
کہ ہے ہارون رشید جسکا نام

بولا اپنے وزیر سے یک شب
دل پہ سختی ہے میرے ای اب

حشمت و شوکت و ریاست سے
غرہ ملک و مال و دولت سے

مجھکو لے چل تو پاس ایسے کے
جسکی صحبت سے نرم دل ہووے

گھر پہ سفیان بن عیینہ کے
لیگیا تب وزیر جلد اُسے

در پہ اُسکے مکان کے مارا
شیخ سفیان کون ہے پوچھا

لب پہ تب یون وزیر لایا ہے
کہ ترے گھر امیر آیا ہے

کہا سفیان کیون دئے یہ خبر
خود ہی آیا تھا مین نے اُسکے گھر

سن یہہ ہارون کہا وزیر سے تب
آہ جس شخص کی ہے مجھکو طلب

مرد ویسا یقین نہین یہہ جان
یہہ سخن سنکے یون کہا سفیان

مرد ویسا یگانہ دوران
ہے فضیل عیاض عالیشان

جب وے دونون یہہ نشان پائے
گھر فضیل عیاض کے آئے

تب یہہ آیت وہ گھر مین پڑھتا تھا
سنکے ہارون وزیر سے بولا

گر یہی پند تجھکو کافی ہے
یہی ارشاد مجھکو وافی ہے

اَم حَسِبَ الَّذِینَ اجتَرَحُوا السَّیِّئاتِ اَن نَّجعَلَهُم کَالَّذِینَ اٰمَنُوا الخ

ترجمہ

العرض اُسکے گھر کے در پر آ
جبکہ مارا تو کون ہے پوچھا

بول دیا اُسکو اطلاع وزیر
آیا ہے تیرے گھر کے در پہ امیر

تب فضیل عیاض نیک انصاب
گھر کے اندر سے یون دیا ہی جواب

کہ میرے سے امیر کو کیا کام
اور مجھے اس سے کام کیا انجام

مجھکو مشغول مت کرو لوگو
یون کہا وزیر نے تب اسکو

کہ اولی الامر کی اطاعت بھی
دیکھ واجب ہے مومنون پہ بھی

حکام اسلام

پھر جناب فضیل بولا تب | مجھ کو تشویش تم نہ دیو اب
پھر کے اسکو وزیر یون بولا | اذن تو ہم کو دیوے تو بھلا

ورنہ ہم اب رہ حکومت سے | تیرے حجرے مین جان آوینگے
وہ کہا نہین اذن دون زنہار | گر حکومت سے آ ہین تو مختار

آیا حجرے کے درمیان ہارون | گرچہ آنے نہین ہوا ماذون
گل کیا وہ چراغ جلدی سے | تانہ ہارون کا وہ منہہ دیکھے

کہین ناگاہ ہاتھ ہارون کا | دست پاک فضیل پر جی پڑا
ہاتھ ہارون کا لگا ہے جب | کہا شیخ فضیل نے یون تب

ما الین ھذا الکف لو نجا من النار

یعنی کہا نرم ہے یہہ ہاتھ بہات | پاوے گر آتش سقر سے نجات
بس یہہ کہہ کر وہ عارف کامل | ہو گیا ہے نماز مین شاغل

بات ہارون [illegible] | گویا دلمین لگی ہے اسکے تیر
نہین ہارون مین اختیار رہا | در دو رقت سے زار زار ہوا

جبکہ پھیر [illegible] سلام نماز | کہا ہارون نے بعجز و سوز و گداز
کہہ تو ای شیخ کیجیے ارشاد | تا عمل مین کرون اُسے رکھہ یاد

کہتے الکا فضیل ہارون سے | کشتۂ تیغ پند و حرفون سے
کہ ترا پدر حضرت عباس | تھا صحابی جو عم سید ناس

[illegible] کیا رکی ہے حضرت نے | کیجے اک قوم کا امیر مجھے
کئے ارشاد مصطفے ای چچا | تجھ کو تجھ پر ہی مین امیر کیا

یعنی اب تیرے نفس پر ہو | مین بنایا امیر سن لے تو
نفس تیرا بطاعت مولا | رہنا بہتر ہے افضل و اعلا

خلق تیرے [illegible] | کہ برس یک ہزار تک سننے
اور یہہ دنیا کی جو امارت ہی | روز محشر مین وہ ندامت ہے

کہا ہارون یہہ خبر سنکر | پھر بھی ای شیخ کچھہ زیادہ کر
تب لگا کرنے بولن فضیل بیان | عمر عبد العزیز کو اے جان

جبکہ مسند خلافت پر | جب کہ بٹھلائے خلق آ اکثر
عمر عبد العزیز فکر کیا | ان بزرگون کو جلد بلوایا

ایک تو سالم ابن عبد اللہ | جو معظم تھا عالم باللہ
شیخ ابن حیوۃ شیخ اجل | اور محمد بن کعب اکمل

ان بزرگون نے لا کے تشریف | یون لگا کہنے وہ عفیف و شریف
اس خطرناک کام مین ناگاہ | مبتلا مین ہوا ہون اب صد آہ

کیا جی فرماؤ اب مری تدبیر | تب کیا یک بزرگ یہہ تقریر
کہ تو چاہے گر بروز شمار | پاوے حق کے عذاب سے چھٹکار

اہل اسلام مین جو ہین بوڑھے | انکو تب اپنے پدر سا سمجھے
اور جوانون کو بھائیون سا جان | اور لڑکون کو مثل فرزندان

عورتون کو چو مادر و خواہر | جانئے تو یہ باطن و ظاہر
پس تو ان سے معاملہ ایسا | کردے خویشون سے کرے جیسا

کہا ہارون پھر زیادہ کر | پھر لگا بولنے کو وہ رہبر
کہ جو اسلام کے ہین شہر و دیار | گھر کے مانند ہین ترے [illegible]

اور جو ہین خلق خالق متعال | سب وے تیرے عیال کے ہین مثال
کہا ہارون اور زیادہ کر | تب کہا ہے فضیل پاک سیر

ساتھہ پدرون کے لطف کر ہر دم | اور کر بھائیون کے ساتھہ کرم
کیجے نیکی بجای فرزندان | مت بدی کیجیے ز دلبندان

پھر کہا تیری خوب روئی سے | روز محشر کے روز ڈر ہے مجھے
کہین نار سقر مین منہہ تیرا | جل کے ہو جاوے زشت او تیرا

کئی چہرے ہین نیک در دنیا | جل کے دوزخ مین زشت ہون فردا
اور دنیا کے ہین بہت سے امیر | کہ جہنم مین ہووینگے [illegible]

ہارون یہہ سنکے آہ آہ کیا | مضطرب ہو بہت ہی رونے لگا
کہا روتا ہوا ہی وہ مضطر | اور ارشاد کچھہ زیادہ کر

پھر وہ کہنے لگا خدا سے ڈر | خوف حق دلمین رکھہ تو شام و سحر
حشر کے دن ز خالق متعال | ذرے ذرے سے ہووے تجھہ سوال

کہ تو اس دن جواب دیویگا | عمر کا کیون حساب دیویگا
پس تو اس دن بدرگہ باری | کر جواب خدا کی تیاری

ہر مسلمان کے حال سے متغال
ایک شب اپنے گھر کو ہی لوٹی
ہارون رو با ہی اسطرح پُرجوش
کہ تو بس کر یہہ پند کا مطلب
تو بھی اور تیری قوم اسکیتین
کہا ہامان اس لئے وہ تجھے
کہا ہان قرض ہی خدا کا جان
کہا ہارون قرض خلق کا مین
کچھ گلہ اس سے ہین رکھتا ہون
اور بولا حلال ہے یہہ بجا
کرا بھی ظلم تو کیا آغاز
چاہتا ہون تری سبکساری
آہ جسکو نہ چاہیے دنیا
یہہ کہا اور فضیل چل اٹھا
آہ کیا مرد ہے یہہ مرد خدا
جمع آئے ہین یہہ جو خلق خدا
پوچھے کیا ہی سبب کہ ای اکرم
دیکھیے خایف ہی خایفون کیتین
رتبہ غایت کا مرد پاوے کب
کہے کیا حق مین اُسکے کہتا ہی
کہا جو شخص ہووے گا ایسا
اس سے پوچھے کہ اصل دین کیا ہی
پوچھے کیا اصل حلم ہے فرما
مین سنا ہون فضیل کہتا تھا
کہا متبوع ہو تو رہ تابع
شیخ بولا رضا ہی بہتر ہے
جو رضا سے خدا پہ راضی ہے

حشر کے دن کرے تیرے سے سوال
فاقہ کھینچیگی بھوکی سوویگی
جوش سے غم کے ہوگیا بیہوش
مار ڈالا ہے تو امیر کو اب
مار ڈالے ہین جان نہ مار ابن
کہ وہ فرعون جانتا ہی تجھے
وہ عبادت ہی اُسکی سر عیان
پوچھتا ہون ای شیخ تیرے تئین
جب سنا اُس سے یہہ سخن ہارون
ہان کے میراث سے یہہ مین پایا
نہین بیداد سے تو آیا باز
چاہیے ہی تو مری گرانباری
اور نہین چاہتا ہی وہ لینا
اور حجرے کے در پہ ہی مارا
فی الحقیقت یہی ہے مرد بجا
کیون تو اب دیکھتا ہی حال انکا
خایفون کو نہ دیکھتے ہین ہم
دیکھیے غمگین کے تئین غمگین
یون کہا ہے فضیل انکو تب
کہ وہ لبیک کہنا چہتا ہے
اور یون آپ کو جو سمجھیگا
بولا ہے عقل اصل دین بجا
صبر ہے اصل حلم فرمایا
کہ ریا جو کیا خراب ہوا
سب ہے سعادت اسی مین ای سامع
زہد سے اسکا درجہ برتر ہے
تری اسکو ہی سرفرازی ہے

اور ہر ایک شخص کا انصاف
ہاتھ دامان مین ڈالکر تیرے
حال اسطرح دیکھ اُسکا وزیر
کہا اُسکو فضیل ای ہامان
سن یہہ ہارون بہت ہی رونے لگا
بعد ہارون فضیل سے پوچھا
آہ بیکسی اس سے تجھکو اگر
کہا اُسکے خدا ہی لیل و نہار
پیش کی ایک خریطۂ دینار
اسکو بولا فضیل پند مری
مین بلایا سوئے نجات تجھے
مین نے کہتا ہون تو جو کچھ رکھے
اسکو دینا تو چاہتا ہی یقین
ہارون حجرے سے باہر آیا ہی
نقل ہی در شبانۂ عرفات
کہا بخشیگا انکو سب غفار
بولا گر ہوتے خایفان بزبان
اور پوچھے خدا کی الفت مین
کہ ہے اس باب مین ایک منع و عطا
اور ڈرتا ہی آہ اُسنے لبیک
کوئی لبیک بولنے والا
پوچھے کیا اصل عقل ہے ای امین
نقل کرتا ہی احمد حنبل
مین نے اُس سے کہا کہ ای مہر
بشر حافی کہا کہ مین پوچھا
کیونکر رکھے رضا کا جو منصب
نقل ہے ایک شخص نے ای یار

حق ترے سے طلب کریگا صاف
ہے خصومت بروز حشر کرے
یون کہا ہے فضیل سے دلگیر
چپ تو خاموش رہ نہ کھول زبان
اور اپنے وزیر کو بولا
بول کچھ قرض ہے ترے کیا
تو ہے افسوس میری حالت پر
نعمتین اُسکے تجھ پہ ہین بسیار
کہ تجھے دینار اسمین ایک ہزار
کچھ نہین آہ تجھکو نفع دنی
تو ہلاکت مین ڈالتا ہے تجھے
مستحقون کو اسکے دو تب یہ
پند میری سے تجھے مفید نہین
اور ایسا زبان پہ لایا ہی
پوچھے شیخ فضیل سے یہہ بات
گر فضیل اُس مین نا رہے بد کار
تم سے رہتے سدا نہ و پنہان
اُسکی الفت مین اور محبت مین
فرق دونون مین کیسے حاشا
کہ کہا جاوینگا مین لا لبیک
اس سے پاوے نہ مرتبہ بالا
بولا ہی حلم اصل عقل یقین
قدوۂ مسلمین امام اجل
کہ مجھے ایک اب وصیت کر
زہد بہتر ہے یا رضا فرما
نہین کرتا ہی کوئی رتبہ طلب
آیا ملنے فضیل سے یکبار

اسکو شیخ فضیل پوچھا ہے
کہا اسکو فضیل نے یون تب یک
مجھکو تجھ سے نا فریب دیوے تجھے
خلق کی اختلاط سے ای یار
ہو وُنہین اب مریض اور بیمار
اور یون بولتا تھا ای لوگو
یہہ بڑا کام ہے بخیر و صلاح
کہ جو گذرے مرے پہ نیک انجام
اور کہتا تھا جبکہ آوے شب
صبح کرتی ہے جب گریبان چاک
نہین جیتا ہون کے تجھ سے ملین
بس وُہ لوگون سے انس لیویگا
اور خدا جسکو دوست رکھیگا
اور ہر چیز کا زکوٰۃ مدام
اور بولا بہ جنّتِ ماوا
اور بولا کہ جسکے دل اندر
حبِ دنیا بھی ہشو تین اسکے
اور بولا کہ جو خدا سے ڈرے
اور بولا کہ خوف بندے کا
اور بولا تمام یہہ دنیا
چونکہ مردار ہے تمھین بسیار
اور جو خلق اسمین ہین جاگیر
آخرت سے پر اسکے صد چندان
اس جہان مین نہ لیجیو لذت
وہ تکلف کا ہے سبب جانو
اور شیخ فضیل فرمایا
سُن بیاران یہہ سبب ہو نازان

ای فلان کس لئے تو آیا ہے
کہ یہہ وحشت سے ہی بہت نزدیک
مجھکو تجھ سے مین فریب دیون تجھے
اسقدر تھا فضیل نے بیزار
رہون خلوت مین اپنے لیل و نہار
گر یہہ امکان تم نے رکھتے ہو
دو جہان کا ہی اسمین فوز و فلاح
اور نہ ہرگز کرے وہ مجھکو سلام
ہاتھ دیتی ہے مجھکو فرح و طرب
مجھکو کرتی ہے وہ بہت غمناک
اور روے تشویش مین مجھے ڈالین
اور سلامت سے دور ہوویگا
اسکو اندوہ بہت ہی دیویگا
عقل کا ہے زکوٰۃ درد دوام
چونکہ رونا یقین عجب ہی بڑا
ہووے ساکن یقین خدا کا ڈر
جانو اس خوف سے ہی جل جاوے
جانو ہر چیز بھی ڈرے اُس سے
اسکے بر قدر علم ہووے گا
گر مجھے دیوینگے بلطف و عطا
ہی یقین ننگ و عار اور انکار
مثل دیوانگان وہ ہینگے اسیر
ہم سے کئے اسکی شومیت ہے جان
چاہین گر آخرت کی تم راحت
کہ تکلف بلا ہے پہچانو
کہ پہاڑون پہ حق نے وحی کیا
طور سینا کیا تواضع ہان

کہا تا پاؤن تیری مین صحبت
نہین آیا ہی اب تو میرے پاس
اب چلا جا جہان سے تو آیا
اسطرح بولتا تھا ہو جمعہ دن
نہ جماعت کے واسطے جاؤن
تو رہو ایسی جا سے مین جا کے
اور یون بولتا تھا وہ گریان
اور بیمار مین نہ ہوؤن اگر
مین نہ پاتا ہون خلوتِ کامل
دن تو میرے پہ ایک آفت ہے
اور کہا ہے وہ صاحبِ فراست
اور کہا ہی کہ جو خدا سے ڈرے
اور دشمن رکھیگا جسکو خدا
اس لئے ہی وہ سیدِ اکوان
یونہی دنیا کے درمیان ہسنا
کام مین جو کہ چیز نا آوے
اور دنیا کی رغبت وافر
اور جو کوئی نا ڈرے حق سے
زہد بندے کو ہووے اس مقدار
اور حلال اسمین حساب ہے
اور بولا فضیل یہہ دنیا
اور بولا کہ دار دنیا مین
اور کہا ہے کہ نرم کپڑے سے
اور بولا کہ خلق مین اشہر
جب تکلف یہہ درمیان سے اُٹھے
کہ تمھارے سے ایک پر خوشند تھا
پس اسی کو وہ پیر تھا باکرام

تیری صحبت سے پاؤن کچھ الفت
مگر اسواسطے ہی پرُ وسواس
اسکو یون بولکر روانہ کیا
کہ مین یہہ بات دلسے چاہتا ہون
خلق سے تا کسیکو نا دیکھون
خلق کو تم نہ تم کو وے دیکھے
کہ ہے اس شخص کا بڑا احسان
نہ عیادت کرے مری آ کر
جس مین ہوتا ہی تفرقہ زایل
خلق کی دید سے کراہت ہے
ہووے تنہائی سے جسے وحشت
گنگ اُسکی زبان ہو جاوے
دیویگا اسکو وسعتِ دنیا
تھا یہہ دنیا مین دایم الاحزان
ہے عجب تر بڑا یہہ اس سے بڑا
وہ کبھو اپنے منھ پہ نا لاوے
دل سے وہ خوف ہی کرنے باہر
وہی ہر چیز سے ہمیشہ ڈرے
رغبت آخرت ہو جس مقدار
ننگ ہی مجھکو اسکے لینے سے
ایک بیمار خانہ سا ہیگا
نہ کسیکو دئے ہون کچھ چیزین
اور بہتر لذیذ کھانے سے
آتی ہے جو مخالفت اکثر
ہیر بشر خوش رہے بھی خوش جیوے
ایک ہمسر سے مین کرونگا بات
کیا موسیٰ کے ساتھ حق نے کلام

طور سینا وہ عجز جب لایا — حق تعالے کے وہ پسند آیا
ہے یہی معنے تواضع جان — کو کرے حق سے عجز سر و عیان
قدر و قیمت جو نہ جانے یقین — کچھ تواضع سے اسکو حصہ نہین
ایک سے [illegible] عالم [illegible] — کہ کرے علم پر وہ اپنے عمل
[illegible] عالم [illegible] — کہین اس عصر مین نہ پاؤ گے
[illegible] وہ عامل ہے — یعنے جسمین خلوص کامل ہے
[illegible] جب حاصل — تب رہوگے یقین بلا عامل
تب رہوگے بلا [illegible] تم — بے رفیق و بغیر یاور تم
کرے [illegible] دوستی یزدان — پر عداوت رکھے وہ دلمین نہان
اور کہا ایک وقت تھا ایسا — کہ عمل انکا تھا زہر ریا
اور کہا خلق کو دکھانے کبھی — جو کریگا عمل ریا ہے وہی
اور اخلاص ہے وہی سمجھین — کہ یہ دونوں سے حق بچاوے تمہین
کہ بہت اسکو دوست رکھتا ہون — کہ کہون مین یقین مرائی ہون
اور کہا اصل زہد یہ ہے جان — کہ رہے حق سے راضی سر عیان
اور قنوت یہی ہے بس سمجھین — در گذر اپنے بھائیون سے کرین
کہ نہ امید غیر حق سے رکھے — اور ہرگز نہ غیر حق سے ڈرے
نہ شکایت کبھو کرے رب کی — بس رہے اسکے فعل پر راضی
کام فرما تو با فراست و ہوش — کچھ نہ کہہ تب ادب سے رہ خاموش
اور اسوقت گر کہیگا ہان — فعل تیرا ہی دوستون سا کہان
اس لیئے تین روز مین یکبار — جاتا تھا مزبلے طرف ای یار
کہ طہارت کی جا مین جاتے ہین — پاک ہو کر وے باہر آتے ہین
اور بولا کہ با خردمندان — جنگ کرنا یقین ہے آسان
کہا فاسق کو دیکھ کر جو ہنسے — اور اس سے خوشی سے بات کرے
اور کہا ایک جانور پر جب — کرے کوئی لعن ہوتا ہی عجب
اور کہا گر وہ مجھ کو خوش خبری — کہ دعا ایک ہو قبول تری
[illegible] گر وہ نہین عطا — میری اصلاح کا سبب ہوگا
اور اصلاح بھی ہو سلطان کی — اور اصلاح بھی ہو اسمین مری

یہی تواضع پسند رب ودود — اور تکبر خدا کا ہے مردود
جو کرے حکم وہ قبول کرے — اور فرمان حق بجا لاوے
اور کہا تین چیز ست ڈھونڈو — کہ کہین پاؤ گے نہ تم ان کو
علم اسکا عمل کی میزان مین — تولے جاتو تو اسے ہی پاوین
تب تو رہ جاؤ گے بلا عالم — کہان ایسا ہے باصفا عالم
نیت خالصہ عمل کے سات — وہ برابر سدا رکھے دن رات
تیسرا ہے برادر بے عیب — گر ہون جو یا نہ پاؤ گے بے ریب
اور کہا جس نے اپنے بھائی کے ساتھ — اشنائی کے اور بھلائی کے ساتھ
اور لعنت کرے خدا اسپر — اور کرے اسکو دور [illegible]
اب ریا سے یہی نہین ہے آہ عمل — بے عمل ہے ریا انہون کی دغل
خلق کے واسطے کرے جو عمل — شرک ہی شرک پر خطا و خلل
اور شیخ فضیل پاک صفات — کھا کے سوگند بولتا تھا یہ بات
مین ریا کار نہین ہون کہنے سے — وہی اقرار ہے پسند مجھے
جو کرے اسکے ساتھ رب ودود — بدل و جان خود رہے خوشنود
اور کہتا تھا اسطرح انکی — یہی حقیقت یہی توکل کی
اور بولا وہی ہے متوکل — حق پہ جسکو وثوق ہو کامل
اور کہا کوئی تجھ سے گر پوچھا — کہ تو رکھتا ہے دوست حق کو کیا
کیونکہ گر تب نہین تو بولیگا — کافر شتہ کار ہوویگا
اور کہا مین نے شرم رکھتا ہون — کہ بہت مزبلے طرف جاؤن
اور بولا ہین لوگ ایسے کثیر — کیا رجال و نسا امیر و فقیر
جا کے اکثر یہ کعبہ فاخر — آتے ہین [illegible] باہر
حلوا کھانے سے احمقون کے سات — بات کرنے سے فاسقون کے سات
وہ بو ویرانی مسلمانی — کی ہے کوشش تری بنادانی
کہ ہو آمین و لعنت اکبر — جو ہے عاصی ترا ہو اسکے اوپر
جو کہ چاہتا ہے مانگ لے ز خدا — حق مین سلطان کے مین کرونگا دعا
حق مین سلطان کے گر دعا ہو قبول — اسمین اصلاح خلق ہے معمول
اور بولا دو خصلتین مین ہے — کہ کرینگے خراب دل کو ترے

وسے بہت کھانا اور بہت پینا
مایۂ عمر اسمین ہی کھونا
ایک وہ ہی عجب نکچھ دیکھے
اور بے وجہ بے سبب وہ ہنسے
اور بولا کہ حق تعالی نے
حکم بھیجا نبی کو یک اپنے
کہ گناہون سے گر کرین توبہ
انکے توبے کو مین قبول لونگا
کہ اگر عدل انکے ساتھ کرون
تو انھین سب عذاب مین ڈالون
تب وصیت اسکے مین وہ ایجان

اور کہا تم مین بھیر دو خصلت ہین
وہ حماقت کی دو علامت ہین
دوسرا جو کرے نصیحت و پند
پر عمل مین نہ آپ ہو پابند
کہ گنہ گار جو کہ ہین بندے
ان سبھون کو تو یہہ بشارت دے
اور جو بندے ہین میرے صدق یقین
انکو اسطرح سب ڈرا تو یقین
اور کہا کوئی اس سے ای رہبر
کہ مجھے ایک اب وصیت کر
کی تلاوت یہہ آیت قرآن

آرْبابٌ مُتَفَرِّقُونَ خَیْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ

اور یک دن فضیل کا لڑکا
پاک کرتا تھا میل کو اس سے
تھس زر مین جو میل تھا اسکے
ترک اسکا بھلا ہی حق مین ترے
آہ دس رنج سے اور عمر لیسے
اور کہنے لگا ہی عجز کے ساتھ
تب فضیل اپنے ہی اٹھایا ہاتھ
اسکو اس رنج سے رہائی دے
اب اُسی دوستی کی حرمت سے
اسطرح بولتا تھا وہ بے نیاز
اور مناجات مین بسوز و گداز
شب شب گھر مین چراغ لگتا ہی
گرسنہ اور برہنہ رکھتا ہے
حال میرا نہین چھپا تجھ پر
یا الٰہی تو مجھ پہ رحمت کر
کوئی دیکھا نہین اُسے خندان
نقل ہے تیس سال تک ایجان
ہی جو تو نے یہہ مسکرا کے ہنسا
کہا ای شیخ وقت یہہ کیسا
اب تبسم کیا ہون یہہ سمجھو
مین بھی راضی رضای حق پر ہو
اُس سے قرآن وہ سنکے فرمایا
پاس یک دن فضیل کے آیا
نہ پڑھے اسکے روبرو ہشیار
سورۂ قارعہ مگر زنہار
روبرو اسکے وہ تلاوت کی
ناگہان قارعہ کی سورت ہی
صدمۂ موت کے ہوا ای قریب
نقل ہے جب فضیل پاک نصیب
اسکو اسطرح سے اجازت دی
اپنی عورت کو یہہ وصیت کی
التجا کیجئے خدا وندا
کر طرف آسمان کے منہ اپنا
یہہ تیرے باندیون کو ای مولا
مین نے جب تک جہان مین بند تھا
اُن دونون کو تجھی پہ سونپ دیا
جب مجھے اس جہان سے بلوایا
آہ ہمراہ اپنے لیکے حزین
اُسکی بی بی نے دختران کیتین
عاجزی اور بیقراری سے
کی مناجات درد و زاری سے

جب کیا ہی فضیل اسپہ نظر
ایک دینار وزن کرتا تھا
بول اسکے پسر کا ای دلبند
تب لگا بولنے ای میرے پسر
یا الٰہی جو اپنے دل سے مین
نقل ہے ایک دن ہوا تھا بند
جب کیا ہی فضیل نے یہہ دعا
دوست رکھتا ہون لیکن حق تیرے تئین
ای مرے کردگار میرے رب
وہین فی الحال وہ شفا پایا
یہہ ترے اولیا کا ہی منصب
تو مجھے اور مرے عیال کو سب
یا الٰہی نکر تو مجھ پہ عذاب
مجھکو بخشا تو اپنے لطف سے اب
مگر اسدن موا جو اسکا پسر
کہ تو قادر مرے پہ ہی [illegible]
تب کہا ہے فضیل مین سمجھا
تب تبسم کیا وہ نیک سیر
کہتے ہین ایک قاری قرآن
موت پر اسکے ہی رضا خدا
میرے فرزند سے ملاؤ اُسے
جو پڑھتا تھا فصیح و خوش الحان
کہ قیامت کی سختیون کا بیان
تا وہ قرآن پاک اس سے سنے
آہ وہ شیخ زادۂ ذیشان
نہین سننے کا اسکو ہی امکان
اُسکے ناکتخدا تھین دو دختر
چیخ یک مار کر دیا ہے جان
کہ مرے بعد دفن انکو بلا
ورع عفت کے تھین وے دو دختر
جب جہان سے فضیل رحلت کی
کوہ پر بو قبیس کے تو لیجا
حسب امکان اپنے رکھا تھا
مجھکو اسطرح سے وصیت کی
الغرض جب فضیل کو ای یار
جو دیا تھا تر او وہ اُن کو دیا
کوہ پر ابو قبیس کے ہی گئی
کئے مدفون کمال اختیار
حق دعا اُسکی مستجاب کیا
اور دعا درگہ خدا مین کہی
فضل کا اپنے فتح باب کیا

کہا اسی حال مین یمن کا امیر / آیا تھے طرف بشان کبیر
اسکے ہمراہ تھے دو اسکے پسر / نیک اوصاف او نیک سیر
وہ یمن کا امیری و مساز / اسکے رونے کا جب سنا آواز
اسکے رونے کا وجہ پوچھا ہے / اسکو لوگون نے سب سنایا ہے
دے دو دختر کے ساتھ با اکرام / اپنے بیٹون کا وہ کیا پیغام
اسکا پیغام وہ کئی ایجاب / وہ عماری بنایا ایک شتاب
فرش دیبا کا اسمین بچھوایا / اور عماری مین انکو بٹھلایا
جلد شہر یمن مین جا پہنچیا / عقد گون صالحون کو تب کیا
منعقد عقد ازدواج کیا / اور بہت شیخ و ابتہاج کیا
الف دینار مہر بے تکرار / باندھا ہر ایک کا بجز و وقار
دوست جو ہے خدا کا از دل و جان / پس تھا اسکو خدا ہی تو مہربان
پس جو بندہ خلوص نیت سے / کام اپنے خدا پہ ہی سونپے
کام اسکے مسبب الاسباب / کرے آراستہ کرم سے شتاب
شیخ ابن مبارک ای آگاہ / نام نامی ہے جسکا عبد اللہ
کہا جسدن فضیل رحلت کی / گرد اندوہ کی زمین سے اٹھی
سب خواص و عوام تھے پر غم / قدس اللہ سرہ الاکرم

ذکر شیخ ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ

تارک ملک و دولت دنیا / قدوۂ دین و طالب المولی
شیخ و سلطان و عارفین ہے وہ / اور برہان واصلین ہے وہ
اوج علم و یقین کا تھا شہباز / قرب مولا مین تھا بلند پرواز
نام نامی ہے جسکا ابراہیم / ابن ادہم ہے وہ سلیم و فہیم
متقی تھا بڑا وہ بالتحقیق / اور تھا اپنے عصر کا صدیق
تھا حقایق مین اسکو حظ تمام / اور اسسے تھے معاملۂ عظام
اور بہت اولیا کو دیکھا تھا / رمز و اسرار انسے سیکھا تھا
اور صحبت امام اعظم کی / ہم جلیسی وہ فرد اکرم کی
وہ سر عارفان نے پایا تھا / فیض اسسے بہت اٹھایا تھا
اہل کشف و شہود کا ہادی / شیخ والا جنید بغدادی
یون تھا یہہ بات کر معلوم / کہ براہیم تھا کلید علوم
صوفیہ کے علوم کے نکتے / اسکے مفتاح لب سے کھلتے تھے
نقل ہے ایک دن وہ فرخ پی / بو حنیفہ کے پاس آیا ہی
جو تھے یاران ابو حنیفہ کے / تب حقارت سے ہین اسے دیکھے
بو حنیفہ کہا ہے باتکریم / کہ ہی سید ہمارا ابراہیم
پوچھے یارون نے اس سے یکبار / کس عمل سے یہہ پائی سرداری
کہا اللہ کی عبادت مین / اور اسکے ہی ذکر و طاعت مین
دایما صبح و شام ہی شاغل / ہم ہین کامون مین اپنے بس باطل
کہتے ہین ابتدا مین ابراہیم / شاہ تھا بلخ کا بشان عظیم
زیر فرمان تھے اسکے یک عالم / تھا بڑا اسکا ملک فوج و حشم
اور چالیس ڈھال سونے کے / اور چالیس گرز بھی زر سے
چلتے تھے اسکے آگے اور پیچھے / شان و شوکت سے اور تجمل سے
ایک شب تخت پر وہ سوتا تھا / نیم شب مین وہ گھر کا سقف ہلا
کیا آواز کون ہے ترسان / اسنے بولا کہ آشنا ہون جان
گم ہوا ہے کہین شتر میرا / جست و جو مین اسکے مین نکلا
ابن ادہم کہا شتر تیرا / کیون ہماری اوپر چڑھیگا آ
تب دیا وہ جواب ای غافل / کر تو کچھ غور و فکر اب کامل
کر تو اطلس کے ابن لباس کے ساتھ / تخت زرین کے ساتھ بھی ہیہات
حق تعالی کو ڈھونڈھتا ہے اب / اس عجب سے یہہ تیرا ہی عجب
ایک ہیبت عظیم و خوف بڑا / دلمین اسکے ہوا ہی تب پیدا
دلمین یک آگ اسکے سلگی ہے / اور بہت جوش کرنے لاگی ہے
ہوگیا غرق بحر حیرت مین / بس تردد مین اور ملالت مین
جو تھے ارکان اسکے دولت کے / دوسرے روز سارے جمع ہوئے
اپنے اپنے مقام پر ہوئے تمام / تب کئے تھے بہ آداب قیام
اور اسکے غلام تھے جتنے / اسکے آگے صفوف کھینچے تھے
اور وہ اذن بار عام دئے / جمع تب سارے خاص و عام ہوئے

آیا ایسے مین مرد یک ناگاہ
کہ مزاحم ہو نہ پوچھے یون اُسکو
تخت تک بادشاہ کے پہنچا
کہ مسافر ہون اور جیتا ہون
بلکہ ہی یہہ سرای سلطانی
کہا والد کے میرے ملک سے تھا
اُسنے پوچھا کہ آگے جد تیرے
پوچھا جد اُسکے وہ بزرگ وہین
ہر کہ آمد عمارتے نو ساخت
اور براہیم ہو گیا حیران
عرض کی کون ہے تو ای فرزان
ایک آتش ہے اُسکے دل مین لگی
خاص گھوڑے پہ زین باندھین
ایک صحرا طرف ہُوا ہی روان
نہ کیا آج بالیقین بیدار
آگے اُسکے سمجھ کئے بیدار
ناگہان یک ہرن نظر آیا
کہ مجھے آہ اب تو کرنے شکار
کیا ہوا اس لئے ہی تو پیدا
وہین پھیرا ہرن نے منھ اپنا
پھر کے چاہا ہی جب خدای انام
وہین ملکوت کا کھُلا ہی در
اسقدر درد سے وہ رویا ہی
اس بیابان مین ایک چرواہا
ابن ادہم لباس شاہانہ
اُسکے نظارے واسطے زفلک
جب لباس نخس نکالا وہ

کہ بہشت اسمین تھی پہاں جاوہ
کون ہے اور کہان سے آیا تو
بادشاہ اُسکو دیکھ کر پوچھا
آج مین اس رباط مین اُترون
کہ مرے ملک سے ہی اک کیانی
پوچھا پھر اُسکے آگے تھا کسکا
ملک سے کسکے تھا سو کہہ دیجے
آہ کیا یہہ سرا رباط نہین
رفت منزل بہ دیگری پرداخت
اُسکے پیچھے ہوا ہی جلد روان
کہا وہ مرد مین نے خضر ہون جان
اور بہت اُسکو بیقرار کئی
چند اسوار اپنے ساتھ آوین
تھا ملول و حزین و سرگردان
پھر سُنا ہے یہہ صوت دیگر بار
کہ کرین موت سے تجھے بیدار
تب براہیم اُسکا پیچھا کیا
نہین بھیجا ہے خالق داوار
کام دُسرا تجھے نہین بچ کیا
وہی آواز زین سے بھی سُنا
کہ کرے اُسکے کام کو اتمام
اُترے ہین اُسپہ واقعات اکثر
اُسکا اسپ و لباس بھیگا ہی
ناگہان اُسکو تب نظر آیا
تب جو پہنا ہوا تھا اُنہ
وہین جا ہوے بہت سے ملک
اور پوشاک فقر پہنا وہ

جو خدم اور حشم تھے اُسکے پاس
دیکھ یہ شخص اُسکو گنگ ہوا
کہ ہے تو کون اور کہان آیا
بولا اسطرح اُسکو ابراہیم
پوچھا تیرے بولئے آگے
کہا سلطان کہ اُسکے بھی آگے
اُسنے بولا فلانکی ملک سے تھا
کہ یقین ایک جگہ جاتا ہے
بول اسطرح قصر سے باہر
دور تارا تھوڑی قطع کیا
بس یہہ بولا سو ناپدید ہوا
سوئے دربار جلد لوٹ آیا
تا بیابان کے طرف جاؤن
اپنے لشکر سے ناگہان وہ جدا
تیرے پیچھے بار یک آواز
یہہ ندا جب سُنا ہی وہ ماہر
حکم حق سے زبان وہ کھولا ہی
صید نا کر سکیگا تو مجھ کو
متحیر ہُوا ہے ابراہیم
وہین خوف اُسمین یک ہوا پیدا
سو گریبان سے اپنے وہ بھی سُنا
اطمنان و یقین بس کامل
اور وہین توبہ نصوح کیا
ایک گلیم و رشت اوڑا تھا
تن سے اپنے نکال اُسکو دیا
یہہ عجب سلطنت بشان عظیم
دشت و صحرا مین اُسنے پھرتا تھا

کوئی پایا نہ طاقت و امکان
اور بیخوف وہ چلا آیا
تب وہ مرد بزرگ فرمایا
کہ نہین ہے یہ رباط اے فہیم
تھا یہی قصر ملک سے کسکے
تھا یقین ملک سے ترے جد کے
پھر وہ ایسے ہی چند نام لیے
دوسرا اُسکی جا پہ آتا ہے
آنکر چل دیا ہے وہ ذاکر
اور بہر حال اُس سے جا کے ملا
درد ادہم اُپر شدید ہوا
اور اسطرح جلد حکم کیا
کیا ہوا انجام کام کا دیکھون
ہو گیا اور یہہ سُنا ہی ندا
سخت ایسا سُنا ہی روح گداز
ہو گیا اختیار سے باہر
صاف ایسا ہرن وہ بولا ہے
کس لئے تیغ کھینچتا ہے تو
کہہ ہی کیا حال ای خدای کریم
کشف اُسکا وہین زیادہ ہوا
کشف اُسکا یہان تمام ہوا
فضل حق سے اُسے ہُوا حاصل
اور دنیا سے منھ کو پھیر لیا
ٹوپی بالون کی سر پہ رکھتا تھا
اور اُسکا لباس آپ لیا
متوجہ ہوی بہ ابراہیم
اور گنہ ہون پہ آپنے روتا تھا

بعد شش ہجر مرد [illegible] آ پہنچا
[illegible] وہان ایک رہرو کا دیکھا

اور اس پل پہ ناگہان دیکھا
ایک نابینا اُسپہ جاتا تھا

دیکھ اسکو کہا ہے ابراہیم
کہ یہہ اندیشے تو پیدا ای کریم

وہ معلق وہین ہوا مین کھڑا
اور ابراہیم کو وہ بر مین لیا

اور براہیم ہو گیا حیران
کہ ہی کیسا یہہ مرد عالیشان

اور وہان سے گیا بہ نیشاپور
غار جو ایک ہے وہان مشہور

اور نو سال تک وہ رات اور دن
بس اُسی غار مین رہا ساکن

اس مین کیا کیا ریاضتین کھینچا
اور کیا کیا مجاہدات کیا

کیا لکھون آہ اسکا شرح و بیان
کہ ہی اس فن مین وہ عظیم الشان

الغرض آتا غار سے باہر
تھا پنجشنبے کے روز وہ فاخر

جمع کرتا وہ لکڑیان بضرور
صبح لا بیچتا بہ نیشاپور

اور کرتا نماز جمعہ ادا
ایک روٹی خرید فرماتا

آدھی روٹی فقیر کو دیتا
آدھی وہ اپنے واسطے رکھتا

ایک ہفتے تلک بھی شام و سحر
اکتفا کرتا آدھی روٹی پر

نقل ہے جبکہ یعنے خلق اللہ
اسکے احوال سے ہوئے آگاہ

جلد اُس غار سے نکل جاتا
[illegible] روانہ ہوا

شیخ ابو الخیر بو سعید سے یار
آیا ملنے کو اسکے یہ سر غار

اور براہیم کو نہین پایا
پیچھے سے [illegible] نہ پایا

مشک سے بھرتے گر یہہ غار کوئی
تب بھی ایسی نہ آتی خوشبوئی

یک جوانمرد اسمین کتنے روز
کی تھی اپنی اقامت نوروز

حق کی طاعت کیا ہی اسمین جو
ہی معظم اسیکی یہہ خوشبو

اور منقول ہے کہ ابراہیم
جبکہ جنگل طرف چلا ای فہیم

راہ میں اُس سے یک بزرگ ملا
اسم اعظم بھی اسکو سکھلایا

حق کو اس نام سے وہ یاد کیا
اور اُس وقت خضر بھی آیا

دوست کو کہا ای پاک اساس
کہ برادر تھا وہ مرا الیاس

اسم اعظم جو حق تعالی کا
آ یہہ جنگل مین تجھکو سکھلایا

ہین اُسی وقت پرو کے دونون
ہوئے اسرار کے بہت باتین

حضرت خضر پیر اُسکا تھا
وہی کھینچا اُسے باذن خدا

الغرض بولتا ہے ابراہیم
جب وہ صحرا مین ہم چلا ای سلیم

کئی منزل وہان سے قطع کیا
اور ذات العرق مین آ پہنچا

دیکھا ستر وہان مرقع پوش
قتل ہوکر پڑے ہین سب مدہوش

آہ تھا اُنکے تن سے خون روان
یک بن باقی تھا یک رمق ہی جان

مین نے پوچھا کہ اے جوانمرد و
کیا تمھارا یہہ حال ہے کہدو

بولا اسطرح مجھکو وہ اکرم
ای براہیم اسے بن ادہم

کہ بجا دور دور کرکے قصور
دیکھ ہو جائیگا کہین مہجور

اور یونہی بہت قریب نہ آ
کہین رنجور دیکھ ہو وےگا

روم کے کافران بے ایمان
حاجیون کو کئے ہین قتل یہہ جان

ہم نے یک قوم صوفیہ سے تھے
کر توکل یہہ دشت مین آئے

ہم گئے تھے یہہ عزم سب دلین
کہ نہ ہرگز کسی سے بات کرین

اور بجز یاد حق کے خطرہ غیر
نہ کبھی دلمین لائین ہم بالخیر

بےسکون و حرکت ای آگاہ
نہ کرین ہم لغیر وجہ اللہ

اور غیر خدا طرف زنہار
نہ کرین التفات سرو جبار

جبکہ جنگل سے ہم نے گذرے مین
اور بہ احرام گاہ پہنچے ہین

خضر آیا تو ہم سلام کئے
اُسکے ملنے سے شادکام ہوئے

کہے الحمد للہ ہم نے سب
سعی مشکور ہوئی ہماری اب

پہنچا طالب بہ مقصد و مطلوب
مدعا اپنا ہاتھ آیا خوب

خضر سا باکمال و با اجلال
آیا اسدم ہمارے استقبال

آہ اسطرح ہم نے کہتے ہی
یک ندا غیب سے ہوئی ہے تبھی

یعنے آئے مدعی و کذا بو
کیا تمھارا ہوا وہ عہد کہو

عہد اپنا وہ تم نے بھول گئے
جانب غیر التفات کئے

ہم غرامت مین تمکو مارینگے
خون تمھارا وہان بہاوینگے

یہہ ندا سنکے بیقرار ہوئے
آئیان سارے جان نثار ہوئے

ہین یہہ سارے وہی جوانمردان
وہ ہی آتش کے سوختہ ہین یہہ جان

ای براہیم دیکھ یہہ احوال
تو بھی آ گر ہے تجھکو اسکا خیال

ورنہ آب ہم سے دو رہو اس آن
اُسنے بولا وے بچگان ہین تمام
بس یہہ بولا سو وہ بھی جان دیا
رہ مین روتا تھا وہ بسوز و گداز
تب حرم مین تھے جتنے ذوالاجلال
تا کوئی آپ کو نہ پہچانے
کہ مشایخ حرم کے اہل کمال
خادمون نے یہہ سنکے غصہ ہو
... ولی خدا ہے باتحقیق
خادمون نے [illegible]
جب سنا تو حرم کے اہل کمال
لوگ وے قافلے مین جابجا [illegible]
اُسکی خدمت مین دوڑ آئے مین
لکریان وہ ہمیشہ لاتا تھا
فضل سے حق کے جب ہوئی جو آن
اور کہی ای پسر سماعت ہے
پدر سے اپنے جب ملوگے مین
چلے ہمراہ میرے وہ خوشتر
شاہزادہ حرم مین جب آیا
باادب انکو جا سلام کیا
کہے ہان شیخ وہ ہمارا ہی
شاہزادہ گیا سوے صحرا
جبکہ دیکھا یہہ پدر کی حالت
لا کے بازار مین وہ پاک انداز
یہہ ندا سنکے ایک مرد آیا
اُسکو کھانے لگے ہین وے سب مل
کر کرو احتیاط شام و سحر

سُن براہیم ہو گیا حیران
مین نہین پختہ اور ابھی ہون خام
روح اللہ روحہم ابدا
اور تھا شاغل نماز و نیاز
آئے مکّے سے اُسکے استقبال
قدر و عزت نہ آپکی جانے
آرہے ہین اب اُسکے استقبال
اور سب اُسکو مارنے لاگے
توہی ہوگا ای بے ادب زندیق
یون براہیم بولا نفس کو تب
سارے آتے ہین تیرے استقبال
جبکہ اس سے کئے ہین استفسار
عذر کا اس سے عفو چاہے ہین
بیچ کر اُسکو نان کھاتا تھا
پوچھا مادر سے میرا پدر کہان
اُسکی مکّے مین اب اقامت ہے
اُسکی خدمت مین ہی رہونگا مین
خرچ اُسکا ہے میرے ذمے پہ
ایک جماعت بری وہان پایا
اور عقیدت سے یون کلام کیا
لکریان لائے اب سدھارا ہی
اور یک پیر مرد کو دیکھا
رو دئی اُسکو یک بری رقت
ایک اسطرح سے کیا آواز
اُس سے وہ لکریان خرید کیا
اور ہوا خود نماز مین شاغل
امردون سے بچاؤ اپنی نظر

بولتا ہے کہ اسنے پوچھا مین
مین ابھی جان کندنی مین ہون
اور منقول ہی کہ چودہ سال
جبکہ مکّے سے وہ قریب ہوا
ہو براہیم قافلے سے جدا
کئی خدام مل کے پوچھے اُسے
کہا آتے ہین کس لئے وہ کرام
اور کہے ویسے مرد ذیشان کو
کہا ہان مین یہہ بولتا ہون سنو
ہان ای نفس غرور بد فرما
تیرے باطن مین ایک عجب آیا
ہوا معلوم سب کو باتکریم
پس وہ مکّے مین جب ہوے مقیم
نقل ہے جب وہ بلخ سے نکلا
سنکے مادر نے پیچ کھائی ہے
کہا مکّے طرف مین جاؤن گا
پس منادی بشہر کروا یا
نکلے ہین مرد تب چہار ہزار
وے بزرگان تھے سب مرقع پوش
کہ براہیم ابن ادہم کو
تا اُسے بیچ کر بوجہ حلال
پشتہ ہیزم کا ایک باندھا ہی
لیک وہ اُنکو بجا تا تھا
کہ یہہ طیب کو مال طیب ہے
اُس سے یک نان اُسنے مول لیا
اور براہیم نے صباح و مسا
خاص ایام حج کے ہین یہہ جب

کس لئے بول تجھ کو چھوڑے ہین
پختہ ہو انکے پیچھے تا جاؤن
قطع جنگل کیا وہ اہل کمال
ہوئی مکّے مین یہہ خبر ہر جا
آپ واحد ہی آگے چلنے لگا
کہ براہیم ہے کہان کدھر سے
کیا وہ زندیق سے ہی انکو کام
آہ زندیق بولتا ہے تو
کہ ہوا زندیق مین ہی ای لوگو
دیکھ پایا ہے اب تو اپنی سزا
اسلئے اُسکی یہہ سزا پایا
کہ وہی پیشرو تھا ابراہیم
اُس سے پاتے تھے لوگ فیض عمیم
یک پسر اُسکا خرد سالہ تھا
اُسکا احوال سب سنائی ہے
سعی اُسکی طلب مین لاؤن گا
کہ جسے شوق ہووے اب حج کا
پہنچے مکّے مین آنکر یلغار
انکی دریائے عشق تھی پر جوش
تم نے کیا جانتے ہو فرماؤ
دیوے قوت ہمکو روز و شب و سال
اُسکو گردن پہ لیکے آتا ہی
پیچھے آہستہ اُسکے آتا تھا
چاہتا ہے تو کوئی آلیوے
اپنے یارون کو لا حرم مین دیا
اپنے یارون کو حکم کرتا تھا
جمع آئے ہین لوگ اکثر اب

اسکے اندر ہین وہ زنان کثیر
الغرض حاجیان پاک اوصاف
آیا جب اُسکے آگے اُسکا پسر
کہے یارون نے تو بہ منعِ نظر
کہا ہین جبکہ بلخ سے نکلا
دوسرے اُسکے یارون سے
اسمین تھی ایک کرسی بہتر
یار یابی کیا طالب درویش
پوچھا کسکا تو ہے پسر وہ کہا
گروہ واقف میرے سے ہوویگا
اسکے ہمراہ تھی اسکی مادر بھی
پیش رکنِ یمانی با تکریم
اُسکی بی بی نے جب اسے دیکھی
کہی اپنے پسر سے اے بیٹا
تھا پسر آہ یون ادہر بیہوش
گل کے مانند وہ کبھو غمناک
ہم جہان مرغ سا تھا وہ بیتاب
لعل سا خاک مین تھا غلطان
کیا زن و مرد کیا جوان و پیر
وہ پسر جبکہ ہوش مین آیا
پوچھا کس دین پہ ہے تو ای پسر
وہ کہا ہان پڑھا کتاب کریم
جانا جیتا تھا پدر پس ہمہ چند
کر براہیم آسمان پہ نگاہ
پوچھے یارون نے تب بدرد و ملال
دل مین میرے بھی دوستی اسکی
[illegible] غیر کی سات

جمع آئے ہین کیا امیر و فقیر
جبکہ کرنے لگے ہین سب طواف
کی براہیم خوب اُس پہ نظر
ہمکو تاکید کی تھی اے رہبر
یک پسر میرا شیر خوارہ تھا
تھا جو یک شخص نیک کار وطن سے
شاہزادہ نے بھیجہ کر اُسکے
اذن اسکو دیا ہے وہ دلریش
آہ مین پدر کو نہین دیکھا
خوف ہے وہ مرے سے بھاگیگا
وہ بھی مغموم اور مکدر تھی
معہ یاران تھا بیٹھا ابراہیم
وہین بے صبر و بیقرار ہوئی
پدر تیرا یہی ہے مرد خدا
اور بی بی نے بھی ادہر پرجوش
کرتی تھی در کا گریبان چاک
اور یہہ تھی جو ماہی بے آب
مثل بلبل تھا اسکو شور و فغان
کیا خواص و عوام میر و فقیر
باپ کو اپنے اسلام کیا
کہا دین محمدی کے اوپر
کہا الحمد للہ ابراہیم
پر اسے چہوڑتا تہا فرزند
تب کہا ہے اغثنی یا اللہ
یا براہیم کیا تھا یہ احوال
یکبیک جنبش و حرکت کی
کیون تو مشغول ہے یہہ کیسی بات

تم نہ دیکھو کسی طرف ہرگز
ساتھ یارون کو لیکے ابراہیم
جب فراغت طواف سے پائے
خوب رو یک پسر کو تو دیکھا
مین نظر آج [illegible]
بلخ کے قافلے طرف آیا
کر رہا تھا تلاوتِ قرآن
پوچھا آیا کہان سے تو ای امیر
ہان مگر کل کے دن ہی دیکھا ہو
پدر میرا وہی مگر تم سے ہے
کہا درویش آؤ بے وسواس
یار کو اپنے تب وہ دکھا ہے
درد سے آہ رونے لاگی جب
شاہزادہ نے یک کیا نعرہ
مثل غنچے کے تھی کبھو دل تنگ
تھا پسر کے تئین ادہر تب و تاب
مثلِ لالہ کے اسکو داغ جگر
دیکھ یہہ حال آہ سب حضار
ہوئے بے اختیار سب گریان
تب براہیم نے جواب دیا
کہا الحمد للہ ہو شادان
پوچھا کچھ علم تو پڑھا ہے کیا
اور فریاد کر رہی تھی مان
یہہ دعا کرتے ہی وہ پاک سیر
یون براہیم نے کہا ہی تب
وہین درگاہِ حق سے آئی ندا
کہ یا نہ خالص [illegible] کہ الست

کہ نہین انکو دیکھنا جایز
کرنے لاگا طواف بیت کریم
اپنے اپنے مکان مین سب آئے
حکمت اسمین تھی کیا ہمین فرما
ہی یہی شاید کہ ہے پسر میرا
خیمہ دیبا کا یک وہان پایا
اور تلاوت مین تھا بہت گریان
کہا از شہر بلخ وہ دیگر
ہے وہی یا نہین ہے مظنون
جو براہیم ابن ادہم ہے
کر لیجاتا ہون تم کو اسکے پاس
زن و فرزند ساتھ لاتا ہے
اشک سے منہ کو دہونے لاگی جب
اور بیہوش ہو زمین پہ گرا
نقش دیوار سا کبھو تھی دنگ
پیچ کھاتی تھی زن ادہر جو کباب
مثل نرگس تھکی تھی اسکی نظر
جمع آئے تھے خلق جو بسیار
مچ گیا یک تراہی شور و فغان
اور اسے اپنے گود مین ہے لیا
پوچھا تو جانتا ہے کیا قرآن
کہا ہان وہ کہا ہے شکر خدا
آہ بے اختیار تھی گریان
گود مین ہی موا ہے اسکا پسر
کہ اسکو گود مین تھی جب
دعوا ہے تجھکو میری الست کا
اسمین چہتا ہے غیر کی شرکت

اور کرتا بھی حکم یاروں کو   امرد و زن طرف کرو نہ نظر
اور فرزند و زن طرف مشغول   پھر تو ہوتا ہے بات اپنی بھول
آہ میں نے سنا ہوں جب یہہ ندا   وہیں اللہ سے کیا یہہ دعا
یا الٰہی ز راہِ فضل و کرم   ہو تو فریاد رس مرا ہر دم
کہ محبت پسر کی مہر سے کبھو   گر رہے مشغول گر رہے دلکو
تو ابھی مجھکو مار دے یارب   یا پسر کو ہی مار دے تو اب
آ گئی اسکے بہ بارگاہِ خدا   ہو گئی ہے قبول میری دعا
تو سنا یہہ جو حالِ ابراہیم   تو تعجب اُس سے کر ای فہیم
اپنے بچوں کو دوستانِ خدا   یونہی کرتے ہیں اسکی رہ میں فدا
تھا براہیم جو خلیلِ اللہ   حق کا پیغمبر گرامی جاہ
راہِ حق میں بحکم حق ای جان   اپنے دلبند کو کیا قربان
یہہ براہیم تھا ولی خدا   وہ براہیم تھا نبی خدا
خاص بندوں کو غیر حق کے ساتھ   تھوڑی سی اُنست بھی ہوئیگی گر ساتھ
پھر نہ اُس غیر کو جلاتے ہیں   جلد دنیا سے ہی اٹھاتے ہیں
کبھی اپنا دوستِ ذیشان   نہ کرے غیر کے طرف میلان
جانئے یہہ مقامِ غیرت ہی   یہہ بھی یک زوبان قربت ہی
غیرت حق نہ چاہتی ہے یہہ بات   کہ ہو مشغول دوست غیر کے ساتھ
نقل ہی بولتا تھا وہ فاخر   جسکا دل تین جا ہو حاضر
ہوا اُسپہ فتح باب تو جان   اسکی غفلت کی یہہ نشانی ہے جان
ایک تو در تلاوت قرآن   دوسرا ذکر حق کے وقت بھی جان
تیسرا جب ادا کرے وہ نماز   دل ہو حاضر ہمیشہ جگہہ بہ نیاز
اور بولا علامت عارف   تین چیزیں ہیں اُس سے ہو واقف
کہ اُسے بیشتر ہو فکر کثیر   ہووے ہر وقت میں عبرت گیر
اور یقین بیشتر بھی اسکا کلام   ہووے مدح و ثنای حق میں مدام
اور عمل اسکا بیشتر ہر آن   ہووے طاعت میں حق کے شرعیان
نظر اسکی ہو ناظر قدرت   اور دیکھے لطایف صنعت
اور بولا کہ کوئی شئی بسیار   سخت اُس سے نہ سمجھیو زنہار
کہ میں ہوؤں کتاب سے مہجور   میں نے تھا بر مطالعہ مامور
اور کہتا تھا آج تیرے پر   جو عمل ہے یقین گران اکثر
حشر کے دن بکفۂ میزان   ہو گراں تر وہی عمل یہاں
اور بولا کہ تین ہیں پردے   دل سے سالک کے مرتفع ہووے
تا کہ اُسپر بلطفِ ربّ ودود   درِ دولت کشادہ ہووے زود
ایک تو سلطنت دو عالم کی   گر اسے دیوینگے ابتک بھی
اُسپہ ہرگز نہ ہووے وہ مسرور   کیونکہ یک چیز پر کرے جو سرور
وہ ابھی ہے حریص کر معلوم   فی الحقیقت حریص ہے محروم
اور اگر مملکت دو عالم کی   اسکو بھی اُس سے چھینیو ہی کبھی
اور افلاس اسکو دیں بسیار   اُسپہ ناخوش نہ ہووے وہ زنہار
کیونکہ بے شک یہی سخط کی شان   اور ہی ساخط یقین معذب جان
اور اگر کوئی مدح اسکی کرے   اُسپہ ہرگز فریب نا کھاوے
جو ہوا اُسپر فریفتہ نادان   ہے یقین وہ حقیر ہمت جان
اور جو کوئی حقیر ہمت ہو   اسکو محجوب ہی یقین سمجھو
چاہئے ہمت بلند رکھے   حوصلہ اپنا ارجمند رکھے
نقل ہے پوچھا ایک طالب کو   کیا تو چھپتا ہے اولیا سے ہو
کہا ہاں چاہتا ہوں ای اُستاد   اُسکو اسطرح تب کیا ارشاد
دنیا و آخرت طرف ای یار   ایک ذرہ نہ میل کر زنہار
حق کے جانب ہی اپنا منہہ کیجو   ماسوی اللہ سے تو فارغ ہو
اور طعام حلال کھایا کر   اس میں بس احتیاط لایا کر
نہ ضروری ہے تجھپہ شب کا قیام   اور ضروری نہیں ہے دن کے صیام
کہ مجرد نماز و روزے سے   اور فقط یونہی حج و عمرے سے
پایا مردوں کا کوئی نہیں پایا   قوت جب تک حلال میں کھایا
جاتی ہے اپنے حلق میں کیا چیز   پہلے اسکی ضرور ہے تمییز
اور کہتے ہیں در مہ رمضان   جا براہیم دشت کے درمیان
گھاس ہر روز بیچتا تھا لا   بیچے فقرا کو اسکے دیتا تھا
اور افطار کرکے رات تمام   آپ کرتا نماز میں ہی قیام

شفقت نہ بیج و دل درست بادہ (?)
نہ بتاوینگے تجھکو اترا دہ (?)

دل کو دیجے عمل سے آرایش
تن کو پوشاک سے نہ پیرایش

در عمل کوش ہر چہ خواہی پوش
تاج بر سر نہ و علم بر دوش

نہین غیرون پہ احتساب مرا
ہی مرے نفس پہ خطاب مرا

نفس کو میرے پاک کر یا رب
تجھکو بس مین خاک کر یا رب

اور مجھے خاک کی صفت دیجے
اور مجھے اپنی معرفت دیجے

وہی شیخ عطا نے دی ہے خبر
کہ براہیم ابن ادہم پیر

پانزدہ روزگار مین یکبار
قوت اسکو ملا نہین زنہار

آہ بالو ہی اسنے کھاتا تھا
شکر حق کا بجا وہ لاتا تھا

اور بولا کہ میوہ سے کے کا (?)
وہ نہ چالیس سال تک کھایا

کیونکہ لقمہ سپاہ ورملہ (?)
وہ خریدے تھے آ کئی جگہ

اور کئی بار حج بیت اللہ
جا پیادہ کیا وہ حق آگاہ

جیادہ ز نرم سے نہین لیا پانی (?)
کیونکہ تھا اسمین دلو سلطانی

اور منقول ہے کہ وہ فیروز
جاتا مزدوری کے لئے ہر روز

کام کرتا تھا شام تک اسکا
اور مزدوری اپنی لیتا تھا

لیل ادا کرکے وہ نماز شام
مول لیتا طعام دیکر دام

لا مساکین کو کھلاتا وہ
اور مساکین مین ہی رہتا وہ

ایک شب دیر تک آیا جب
کہے آپس یون مساکین سب

آج ہم جلد کھا کے سو جاوین
اس سے زاید نہ انتظار کرین

پھر وہ دیر ہی کھولا ویگا
بس ہمیشہ وہ جلد آویگا

کیا انے ایسا ہی اور سوئے وہ
بس و فائی سے ہاتھ دھوئے وہ

پھر براہیم جب کہ آیا ہے
سب کو سوتے ہوئے ہی پایا ہے

دیکھ انکو کہا ہے یہہ غمگین
آہ بھوکے ہی سوگئے مسکین

تھوڑا آٹا جو مول لایا تھا
جلد ہی اسکی وہ خمیر کیا

آگ سلگانے وہ لگا ہی تھی
پھونکتا تھا نہ وہ سلگتی تھی

ریش اپنی وہ رکھ بہ خاکستر
بار آکرتا تھا اور تھا مضطر

وے مساکین ہو گئے بیدار
دیکھ شرمندے ہو گئے بسیار

اور پوچھے ہین اس سے تب کبیر
کیا تو کرتا ہے بولا اے رہبر

کہا سوتے ہوئے تمہین دیکھا
بھوکے سوئے ہوئے ہین من سمجھا

چاہا ایک نان اب کرون تیار
اور تمہین دیون ہو جب بیدار

سن یہہ حیران وے ہوئے اسدم
اور کہنے لگے ہین یون باہم

ہم نے کیون پیش آئے اسکے ساتھ
کیا سلوک آسکا ہی ہمارے ساتھ

صحبت اسکی اگر کوئی چہتا
تین شرطین وہ اس سے لیتا تھا

اولا یہہ کہ مین کرون خدمت
تانہو اپنے بھائیکو زحمت

دوسری شرط یہہ کہ بانگ نماز
مین ہی بولا کرون بعجز و نیاز

شرط سیوم فتوح دنیا مین
ہم بہ اسرار ہین نہ طمع کرین (?)

نقل ہے معتقد اسسے پوچھا
کیا ہی پیشہ ترا وہ فرمایا

کہ یہہ دنیا کے طالبان جو مین
بوجہ دنیا انہین پہ چھوڑا مین

اور ہین عقبے کے طالبان جتنے
چھوڑا عقبے کو انپہ ہی مین نے

اس جہان مین لیا ہون فکر خدا
اس جہان مین یقین اسی کا لقا

اور ایک شخص اسسے پوچھا ہی
بول پیشہ ترا سدا کیا ہے

کہا کیا جانتا نہین ای میان
کہ خدا کے ہین جو کہ کارکنان

انکو پیشہ سے کچھ نہ کام ہے تب (?)
کار ساز انکا رب عزت ہی

نقل ہے اس سے پوچھے بانکریم (?)
کسکا بندہ ہے تو ای ابراہیم

بس یہہ سنتے ہی ہو گیا لرزان
گر زمین کے اوپر ہوا غلطان

با افاقہ اٹھا زمین سے بس
کی تلاوت یہہ آیت اقدس

ان کل من فی السموات والارض الا آتی الرحمن عبدا

پوچھے تب اس سے حاضرون نے شتاب
کیون تو اول نہین دیا ہی جواب

تب براہیم انکو یون بولا
کہ وہ سنتے ہی مجھکو خوف ہوا

کہ کہون مین اگر ہون بندہ رب
وہ کرے حق کی بندگی کو طلب

اور کہون کس طرح نہین بندہ
مین اسیکا تو ہون بیقین بندہ

اور پوچھے ہین ایکبار اسکو
کیون زمانہ گذارتا ہی تو

کہا رکھتا ہون مرکب ہولم (?)
تیز رفتار چار لیس ... (?)

جبکہ از بارگاہِ ربانی
جب ادا ہووے ایک طاعت خاص
اور جب مجھ سے ہووے ایک گناہ
نقل ہے جمع ہو شیوخ کرام
اور کہے سلطنت کی گند ہے بو
جبکہ ویسے کو وے نزادی دین
کہا رکھتا ہے حق جسے دشمن
اور یہہ جگہ ہے کھیل بازی کی
دارِ فانی سے دل وہ جو ہے رہین
اور کہتے ہین ایک طالب نیک
اور ایک شخص دوسرا آیا
پھر کیا عرض اُسنے ای مخدوم
اور کشادہ ہے یہہ جو تیری زبان
کہ براھیم عارفِ آگاہ
کہ ہین چھپے کہاں تخت ترا ای بار
درِ نعمت کو آپ پر باندھے
اور کرے بند آپ پر درِ خواب
اور کہتے ہین نزد ابراہیم
کہے مجھ کو تو ایک پند ہمام
عاقبت مین نجات پاوے تو
کہا رزاق ہے وہی سب کا
دوسرا گر گناہ اُسکا کرے
کہا تو اُسکے ملک مین رہ کے
وہ کہا سے وہ عالم الاسرار
اور تو رہ کے اسکے ملک اندر
اور جو تھا جب آوے عزرائیل

ایک نعمت ہے مجھپہ ارزانی
تب مین حظ اٹھاتا ہون مرکبِ خلاص
تب ہوا سوار مرکب توبہ
بیٹھے تھے ایک روز ایک مقام
ابھی تیر سے آتی ہے ہم کو
آہ وے دوسروں کو کیا لینا
دوست رکھتے ہین انکو سر و عین
نہین یہہ جا ہے سرفرازی کی
دار باقی سے منہ کو موڑے ہین
اس سے چاہی ہے آ وصیت ایک
اور اُس سے وصیت کیا چاہا
رمز اُسکا نہین ہوا معلوم
بند کر اُسکو تا نہ دیو زبان
کر رہا تھا طواف بیت اللہ
جب تلک تو نہ اُس سے ہووے یار
درِ محنت کو آپ پر کھولے
در بیداری کھول دیوے شتاب
آکے یک شخص یون کہا پر ہیم
تا اُسے مین بناؤں اپنا امام
اور آفات نا اٹھاوے تو
رزق پھر پاؤن مین کہان اپنا
ملک سے اُسکے تو نکل جاوے
نہین لایق گناہ اُسکا کرے
دل کے بھید بوجھ جانے کیا وہ بتا
آہ پھر تونے اُسکو بتلا کر
قبض جان مین تو اُس سے مانگ ڈھیل

مرکبِ شکر پر مین بیٹھتا ہون
مبتلا ایک بلا مین ہون جب
حق سے کرتا ہون مین استغفار
انکی صحبت مین جا ہا وہ جانا
یہان کہتا ہے شیخ دین عطار
نقل ہے اس سے پوچھے ای کامل
آہ یہہ تو سرا سے فانی ہے
اور ہے عاقبت سراے ابد
اسلئے ہے جہانیان کے قلوب
کہا رکھ دوست حق کو تمام و سحر
کہا تو کھول دے جو بستہ ہے
کہا جو بووے ہاتھ تیرا بند
احمد خضر و یہہ کہتا ہے
اور تب ایک شخص کو پایا
درجہ صالحین کو نا پہنچے
اور باندھے یقین درِ عزت
باندھے بابِ تونگری بخوشی
ای سر سالکان ای شیخ کبیر
کہا میرے سے یاد رکھ چھے بات
پہلے گر معصیت کریگا تو
کہا تو آہ رزق اُسکا کھا
اُسنے بولا کہ شرق و غرب بھی
تیسرا جب گناہ تو اُسکا کرے
تب براہیم نے کہا اُسکو
کرنا اُسکا گناہ غفلت سے
تا کہ توبہ کرے تو پا فرصت

جلد تر راہ قطع کرتا ہون
مرکب صبر کا سوار ہون تب
تیرے مرکب ہی مین تیز جہاز
نہین آنے دئے دیے ای دانا
کہ تھا کیسا وہ شیخ پاک اطوار
حق سے محجوب کس لئے ہین دل
کہ نہین اُسکو جا و دانی ہے
اور نہین نعمتون کو اُسکے حد
حق تعالی سے ہو گئے محجوب
چھوڑ دے پھر تو خلق کو یکسر
اور کر بند جو کشادہ ہے
کھول دے اسکو اب ای دانشمند
مین نے یکبار خوب دیکھا ہے
پند اس طرح اُسکو فرمایا
رتبہ کاملین کو نا پاوے
کھول دیوے وہ مین درِ ذلت
اور کھولے تو باب درویشی
آہ مین نے کیا ہون جرم کثیر
گر عمل اُسپہ تو کرے دو بات
رزق اُسکا تو پھر نکھاوے کبھو
نہین لایق کرے گناہ اُسکا
بالیقین ملک ہے خدا کا ہی
ایسی جا کر کہ وہ نہ دیکھے تجھے
کر سدا اُسکا رزق کھاوے تو
نہین زنہار ساز وار تجھے
بولا اُسنے نہ دیویگا مہلت

شیخ بولا جب نہین تھا ور
پاکجا ان منکر و نکیر بھی جب
نار دوزخ مین ڈالو ان کو لجا
کہا رکھتا ہی جب تو اسکا ڈر
اور ہی **نقل** لوگ با تکریم
کہا تم حق کو جانتے ہو بجا
اور سنت کی پیروی اسکی
حق کی کھاتے ہو نعمتین بسیار
پر طلب اسکو تم نکرتے ہو
نہین کرتے ہو اس سے تم پرہیز
بلکہ ہوتے ہو اسکے تم تابع
پدر و مادر کو اور بچون کو
اپنے عیبون کو ڈھانپتے ہو خوب
اور لوگون نے اس سے یون پوچھا
پوچھے کب تک کہا تھی وہ فیروز
بولا کر صبر ہی کرے رحلت
کر توکل خدا پہ ستر و جبار
اور کہا چھوڑ بلخ کی شاہی
مین کہا دوست را سے میرے رب
ایک نذانب ہوئی ای ابراہیم
جیب مین ہاتھ اپنے لایا مین
ہوا ابلیس دور میرے سے
جبکہ دامن کو اپنے بھرتا تھا
آہ چالیس بار یون ہی کئے
کر دے چالیس قصاص ہینے کے
جو کہ خدام تھے وہ مسجد کے
بند مسجد کے کر کے دروازے
ایا مسجد مین ایک پیر کبیر

ملک الموت سے نہ بچے آخر
آوینگے دفع کر دے انکو تب
تب تو کہہ دے کہ مین جاؤنگا
ڈر خدا سے کبھی گناہ نکر
پوچھے یکبار یون زابراہیم
پر نکرتے ہو طاعت اسکی دا
تم نکرتے ہو دیکھو تم ہی
پر نہوتے ہو اسکے شکر گذار
نیک کا موت پہ دل دھرتے ہو
بلکہ ہوتے ہو معصیت مین تیز
عمر کرتے ہو سبھی ہی ضایع
خویش و جھوتو نکو اور بچون کو
لیک دفن نکے ڈھونڈتے ہو عیوب
لکہ کوئی مرد جبکہ ہو بھوکا
کرے یک روز بلکہ دوسرے دن
مارنے والے پر تو ہی دیت (خون بہا)
ایک جنگل مین مین چلا یکبار
ہو کا کعبے طرف ہی کیون راہی
کیا تو دشمن کو سونپتا ہی اب
جیب مین اپنے جو رکھا تھی سیم
نقرئی چار دانگ پایا مین
قوت یک غیب سے ملا ہی مجھے
اور جانے کا قصد کرتا تھا
جب چلا اسکے بعد چھوڑ دئیے
تیرے آگے جلو مین چلتے تھے
شب نہ مسجد مین رہنے دیتے تھے
گئے خدام اپنے گھر سارے
پھنسا تھا وہ پاسش توقیر

اسکے آنے کے آگے ہی رکھ قدم
اور چھتوان گنہ گارون پر
وہ کہا مجھکو تب نہ چھوڑینگے
سن یہان تک کہا وہ نیک انجام
بولے کیا سبب ہماری دعا
اور اسکے نبی کو اے مردم
اور قرآن زبان سے پڑھتے ہو
اور سمجھتے ہو تم بہشت کیتین
اور دوزخ کو جانتے ہو خدا
اور عدو جانتے ہو شیطان کو
اور سمجھتے ہو موت آویگی
دفن کرتے ہو تم ہی زیر زمین
جنکو افسوس ایسی حالت ہو
کیا کرے گر نہ چیز کچھ پاوے
کہے دس روز تک بھی صبر کیا
اور خود بولتا ہے ابراہیم
تین دن تک بھی کچھ نہین ملیا
با فراغت بھی با تجمل نان
یا الٰہی تری عدو کے سوا
پھینک دے اسکو جیب سے باہر
یاد اسکا نتھا مجھے اصلا
اور کہا ایک باغ مین یکبار
ناگہان آکے مارتے تھے مجھے
کہ یہ چالیس بار کی تذلیل
اور بولا یہ مسجد اقصیٰ
تن پر یک بوریا لپیٹ کے تب
تھوڑی شب جب گذر گئی ناگاہ
مرد چالیس ہاتھ تھے اسکے

جلد اپنے گنہ سے توبہ کر
جب کہ یہہ حکم ہووے و رشر
زور سے نار مین لجاوینگے
کہ نصیحت یہہ بس ہے مجھکو مدام
نہین کرتا ہی مستجاب خدا
جانتے ہو رسول برحق تم
پر عمل اسپہ تم نکرتے ہو
نیک مردم لئے سنوار ہین
عاصیون کے لئے کیا پیدا
پر عداوت نہ اس سے رکھتے ہو
پر نکرتے ہو اسکی تیاری
پر نہ لیتے ہو عبرت انسے یقین
کیون دعا انکی پھر اجابت ہو
کہا وہ صبر ہی بجالاوے
نہ ملے تب بھی کیا کرے فرما
اپنا احوال پاک سن ای فہیم
وہین ابلیس ناگہان آیا
جانا حج کے لئے روا ہی جان
راہ کیون قطع مین کرون فرما
دیکھ کیا ہووے غیب سے ظاہر
جلد اسکو نکال پھینک دیا
خوشہ چننے گیا تھا مین ای یار
اور میرے سے چھین لیتے تھے
در عوض اسکے ہی سمجھ عقیل
ہین نفے پوشیدہ ایکتار آگیا
رہا مسجد مین مین نہان اس شب
کھل گیا خود ہی ایک دروازہ
بھی وہ ستار پاس بیٹھے تھے

کہا ایک مرد نے آج کی شب
ہی یہہ مسجد مین غیر کوئی اب
کہ یہہ مسجد مین آج کی شب بان
ہی براہیم بن ادہم جان
اسطرح بولتا ہے ابراہیم
ہوا یہہ سنکے دل مراد و نعیم
تجھ کو دیتا ہون مین خدا کی قسم
کھول کر صاف بول ای اکرم
کیا سبب ہی یہ مجھے کر ظاہر
تب کہا یون کہ میرے تھے وہ ماہر
اور تب ایک دانۂ خرما
وہ دکان پاس تھا زمین پر گرا
پس وہ دانہ وہین اٹھایا تو
اپنے خرمے مین ہی ملایا تو
اسکو کہانے سے اُسکی شامت ہے
وہ حلاوت گئی عبادت سے
وہین صبر و قرار چھوڑا ہون
جلد بصرے طرف مین دوڑا ہون
وہ دکاندار ہو گیا حیران
اور یون بولنے لگا ترسان
مین نے خرما فروشی چھوڑ دیا
اور کامون سے اپنے توبہ کیا
حق کیا اسکو واصل کامل
کیا ابدال مین اُسے داخل
لشکری ایک رہ مین اُسسے ملا
اور تو کون ہی اُسسے پوچھا
وہ اشارہ کیا بہ گورستان
ہوا برہم وہ لشکری نادان
شیخ پر اسقدر وہ ضرب کیا
کہ سر پاک اُسکا پھوٹ گیا
دیکھ کر لوگ ہو گئے لرزان
اور لگے کہنے اُسکو ای نادان
کون ہی یہہ بزرگ صاحب حال
کون ہی یہہ ولئی ذوالاجلال
ارے یہہ عارفون کا ہی سلطان
ارے یہہ سالکون کا ہی برہان
یہہ براہیم ابن ادہم ہے
متقیون مین یہہ معظم ہے
اور لگا کرنے معذرت بسیار
اور کرنے لگا ہی گریہ و زار
اُس سے امید ہی کہ رب کریم
دیوے جنت مجھے بلطف عمیم
پوچھا بندہ ہون کس لئے تو کہا
کہا بندہ ہون مین یقین حق کا
کہا ہر روز شہر ہو ویران
دیکھ آباد ہووے گورستان
کہ بھرے ہین ویرو جواہر سے
دامن و آستین ہر یک کے
مجھ کو اسطرح دیکھے مین خبر
کہ براہیم ابن ادہم پہ
وار جنت مین اُسکو لاوے جب
حکم اسطرح ہمکو ہووے تب
نقل ہے ایک دن وہ بحر صفا
راہ مین ایک مست پر گذرا
اُسکو آلودہ چھوڑ دیا
نہین حرمت ہے پس اُسے دھویا

کہ ہمارے سے وہ نہین ہے یقین
گر تبسم کہا وہ پیر وہین
آہ چالیس ان سے دن طاعت
نہین پاتا ہی اُسنے کچھ لذت
پاس اُس پیر کے گیا جولان
اور کہا رہت تو دیا ہی نشان
کہ حلاوت جو یک عبادت کی
آہ میرے سے جو رہی جاتی
کہ تو بصرے مین جا فلانے روز
کیا خرما خرید اے پر سوز
تونے سمجھا کہ ہے وہ دانہ مرا
میرے دامن سے ہی زمین پر گرا
فی الحقیقت وہ دانۂ خرما
اُس دکاندار کے ہی ملک سے تھا
آہ یون بولتا ہی ابراہیم
بس یہہ سنتے ہی مین ہوا پر بیم
جب دکاندار کو وہ پایا مین
عذر کر اُس سے بخشوایا مین
جبکہ قوت حلال پانے مین
ہو وے باریکی ایسے کھانے مین
اور دوکان تبھی اٹھایا ہی
راہ مین اہل حق کے آیا ہے
نقل ہے ایک روز ابراہیم
ایک جنگل طرف چلا اے فہیم
کہا بندہ ہون مین نے ای بھائی
پوچھا پھر کسطرف ہی آبادی
پوچھا کیا ہزل مجھ سے کرتا ہی
نہین شاید کسی سے ڈرتا ہی
اُسکی گردن مین ایک رسی ڈال
کھینچ لاتا تھا اسکو وہ فی الحال
ارے ظالم کیا تو کیسا کام
کون ہی دیکھ یہہ رفیع مقام
کون ہی بس یہہ عارف باللہ
کون ہی یہہ ولی حق آگاہ
تارک سلطنت ہی یہہ ذیشان
طالب حق ہی یہہ نکو عنوان
وہ یہہ سنتے ہی بیقرار ہوا
اور براہیم کے قدم پہ گرا
تب براہیم اُس سے کہنے لگا
کام یہہ تو جو میرے ساتھ کیا
اسلئے مین یہہ کر رہا ہون دعا
کہ نہ دوزخ مین ڈالے تجھکو خدا
کہا مجھکو نشان آبادی
کیون دکھایا قبور اے ہادی
ایک بزرگ اپنے خواب کے اندر
اہل جنت اُسپر کیا ہے نظر
پوچھا مین کس لئے کھڑے ہو تم
یون جواہر یہہ لیکے ای مردم
ایک نادان ضرب ایسا کیا
کہ سر پاک اسکا پھوٹ گیا
کہ بجا لاؤ اسکا عز و وقار
یہہ جواہر کرو تم اُسپہ نثار
منہ تھا آلودہ اسکو دیکھ کہا
نکلے جس منہ سے آہ ذکر خدا
بعد وہ مست جب ہوا بیدار
یہہ نہ [illegible]

جبکہ دھویا تو اسکے منھ کو آب
تب کیا وہ بزرگ اُس سے سوال
جب براہیم یہہ کیا ہی مقال
مثل یہہ تجھ میں کہا لاکن
سخت چلنے لگی ہوا اکثر
کہ تمھارے ہے ساتھ ابراہیم
یک تری موج آئی ہی الجان
کہ تمھارے میں ہے یہہ تری کتاب
اور یک وقت چاہا ابراہیم
رنگ دریا میں ہوئی ہی زر
وہاں بیٹھے میں ایک شخص آیا
ہے براہیم جب سنا یہہ سخن
کہا چہتا ہون اپنی سوزن ہی
اسمیں یک بات یہہ بھی ادنیٰ ہی
پھینک دے پھر کے دلو وہ ڈالا
کہا یارب کہ جانتا ہے تو
نقل ہے ایکبار حج کے لئے
کہا اگر طمع زر کی رکھتے ہو
نقل ہی ایک بار وہ ذیشان
کہے ہم اُس حصار میں اُترین
پس وہیں پہ سب نزول کئے
تا کہ بنواتے آج اسکا کباب
اُسی پہ قادر ہی قادر متعال
دیکھتے کیا ہیں شیر آتا ہے
شیر بھی اُنکے آگے بیٹھا تھا
موضع قبر میں بھی اُسکے جہان
ہی جہان قبر لوط پیغمبر
اور بہت خلق کو چھپائی زمین

دل ترا دھوئیے ہم بفضل آب
مرد کی کیا ہی کھہ نشانِ کمال
کوہ چلنے لگا وہیں درحال
اب تو ساکن ہو وہ ہوا ساکن
کہ تھا کشتی کے ڈوبنے کا خطر
وہیں ساکن ہوی ہوا پُر بیم
ایک مصحف وہاں تھا آویزاں
غرق سے تو بچا ہمیں بشتاب
چڑھے کشتی ولے نتھا زر و سیم
دیا یک مشت اُس سے وہ لیکر
یہہ براہیم سے سوال کیا
اپنی دجلے میں ڈالدی سوزن
ایک مچھلی نے لادی ہے وہی
اور باتین بہت ہی اعلیٰ ہی
دلو وہ بھر کے سیم ہی نکلا
یہہ خزانے نہ چاہیئے مجھکو
وہ چلا لوگ اُسکے ہمرہ تھے
جاو اُس جہاز کے طرف یکہو
جاتا تھا با گروہِ درویشان
آج کی رات آگ سلگھاوین
اور آتش خوشی سے سلگھائے
کھاتے پیتے کباب اور یہہ آب
کہ ہمیں بھیجدیوے لحم حلال
گورخر ایک ہانک لاتا ہی
دیکھتا تھا یہہ حال سب انکا
مختلف قول آئے ہیں بیچان
اِسکے نزدیک ہی وہ نیک سیر
حکم حق سے کہ بے نشان ہی یقین

نقل ہے اُسنے یک بزرگ کے ساتھ
کہا گر کوہ کو کہے بزبان
پھر کہا ای جبل کہ میں اس آن
اور کہا یک بزرگ حق آگاہ
آئی ایسے میں یک ندا از غیب
اور کرتے ہیں نقل دوسرے بار
ہاتھ میں اسکو لیکے ابراہیم
یک ندا تب ہوی کہ لاتفعل
اور ملاح اُس سے زر چاہا
پاس دجلے کے ایک دن بیٹھا
بلخ کی سلطنت جو چھوڑا تو
آئے باہر ہزار یک ماہی
کہا شاہی کے چھوڑ دینے سے
نقل ہے ایک چاہ کے اندر
پھینک پھر دلو ڈالا جب وہ سعید
دے وضو کے لئے تو پانی اب
کہے یک روز ہمکو زاد نہیں
جاکے اُس جہاز پر گئے ہیں نظر
جاکے وے یک حصار پر پہنچے
کہ مصفا یہاں ہی آب رواں
ایک درویش اُنسے بولا تب
اور براہیم تب نماز میں تھا
بول یوں پھر کھڑا رہا یہ نماز
جلد اسکو پکڑ کے ذبح کئے
نقل ہی در اخیر عمر فخیم
بعضے بغداد بولے بعضے شام
جا تو زیر زمین سمایا ہے
لے براہیم خلق سے وحشت

کرتا تھا یک جبل پہ یک دن بات
کہ رواں ہو تو چلدیے وہ رواں
حکم تجھ پر نہیں کیا یہہ جان
کہ تھا کشتی میں ہے کے میں ہمراہ
غرق ہونے سے مت ڈرو بے ریب
کہ تھا کشتی کے درمیاں وہ سوار
التجا یوں کیا ای رب کریم
ہوا حافظ خدا سے عزوجل
پڑھ دو رکعت وہ حق سے کی ہی دعا
پارہ خرقے کا اپنے سیتا تھا
کیا بدل اُسکے بول پایا تو
منھ میں ہر یک کے سوئی زر کی تھی
جو تیجے سمجھ سلے ہیں مجھے
دلو ڈالا وہ بھر کے نکلا زر
آئے وہ دلو بھر کے مروارید
آیا یک دلو بھر کے پانی تب
کہا مضبوط حق پہ راکھو یقین
قدرتِ حق سے سب ہوا تھا زر
لکریاں بہت اس حصار میں تھے
لکریاں بھی بہت پڑے ہیں یہاں
کاش کچھ گوشت ہمکو ملتا اب
پھیرتے ہی سلام یوں بولا
آیا ایسے میں شیر کا آواز
اور اُسکا کباب کر کھائے
خلق سے گم ہوا ہے ابراہیم
اور بعضوں نے یوں کیا ارقام
خلق سے حق اُسے چھپایا ہی
جاکے اُس جا سے پر کیا چلت

یہان کہتا ہی شیخ دین عطار | وہ کہ نورِ حق ہین یون ہی یار
اور منقول ہی امام اجل | حافی دین احمدِ حنبل
اُس سے کہتے تھے اسکے شاگردان | اسے سر اتقیا امامِ زمان
کیون وہ دیوانے پاس جاتا ہی | کیون بجا حرمت اُسکی لاتا ہی
پر بلا شک مرے سے وہ رہبر | جانتا ہی خدا کتین بہتر
میرے رب سے حدیث کر مجھہ ستی | یعنے اُسکی سنا مجھے کچھہ بات
جب مہاتری یہہ خبر پایا جا ہا وہ | پیر اپنا ستر ھی پہ رکھا وہ
پس جماعت سے جا نماز پر ہا | پاس خواہر کے لوٹ پھر آیا
کہا جب مین قدم ستر ھی پہ رکھا | میری خاطر مین خطرہ یہہ گذرا
کئے ہینگے یہود و نصرانی | کہ نہ پائے ہین فخر ایمانی
کیا کئے وے جو یہہ نہین پائے | کیا کیا مین جو لطف فرمائے
نقل کرتا ہی یون ہلال خواص | صاحب علم و حال با اخلاص
میری خاطر مین آئی تب یہہ بات | ہی مگر خضر یہہ گرامی ذات
تب میرے سے کہا وہ عالی شان | مین ترا بھائی خضر ہون پہچان
وہ کہا شافعی امام رشاد | ہی بلا شک ز کمل اوتاد
دی خبر وہ امام دین متین | ہی یقین از خیار صدیقین
کہا بعد اُسکے کوئی اسکے مثال | نہین اس عصر مین ہی ذوالاجلال
دفن زیر زمین کیا وہ لا | پھر روایت حدیث کی نہ کیا
نفس چھپاتا ہی وہ بیان کرنا | اپنی اظہار عز و شان کرنا
اور خموشی وہ چاہتا ہی جب | تب روایت مین کھولتا ہون لب
لیوین تنبیہ اس حکایت سے | اسکو دیکھین وہ چشم عبرت سے
خواہش نفس پر جو ہووے کام | کام جو ہووے بہر عزت و نام
حقتعالی کی ہی دلون پہ نظر | نیتون سے رکھے وہ سبکی خبر
اختر اکیا کرے نصیحت اب | نفس پر اپنے کر ملامت اب
کوئی تجھہ سا نہین جہان خراب | آہ تیرے نہین گناہ کو حساب
یا الہی بصاحب لولاک | کر ہمارے تو سب گناہون کو پاک
اور کرتے ہین نقل یون سنیو | تا چہل سال بشر حافی کو
اور نہ پیتا تھا نہر کا پانی | کہ تھے کھودے سپاہ سلطانی
بشر حافی رکو [illegible] | [illegible]

آئی ہی یہہ حدیث پیغمبر | کرے مومن ہی نور حق سے نظر
بشر حافی کے پاس پہنچ ہنار | رکھہ کے جاتا عقیدت بسیار
اب تو عالم علوم دین کا ہی | مقتدا سارے مسلمین کا ہی
وہ کہا ہان کہ سب علوم دین | اس سے بہتر مین جانتا ہون یقین
اور وہ جا کے بشر حافی پاس | اس طرح بولتا تھا بے وسواس
نقل ہی ایک رات وہ فاخر | ہوا داخل بخانہ خواہر
اور گھر آرہ گیا وہین حیران | شب گذر صبح کی ہوی بہی اذان
کہی خواہر نے تب یہہ اُس سے سوال | ای برادر تمہارات کا کیا حال
کہ ہین بغداد مین تو لوگ اکثر | کہ بشر انکا نام ہے اشہر
اور ہی یونہی بشر میر امام | دے مجھکو یہہ دولت اسلام
بس اسی بات کی تھی حیرانی | سمجھا آخر ہے فضل ربانی
کہ بہ صحرا اے آل اسرائیل | ہی ملا مجھہ سے ایک مرد جلیل
اس سے پوچھا مین دے خدا کی قسم | دے خبر کون ہی تو ای اکرم
پھر مین پوچھا اسے ای فرخ پے | حق مین کیا شافعی کے کہتا ہی
پوچھا در شان احمد حنبل | کیا تو کہتا ہی بول اے اکمل
پھر مین پوچھا کہ کیا کہے تو بجا | بشر حافی کے باب مین فرما
اور کتابین حدیث کے ای یار | وہ سند کر چکا تھا ساتھہ اخبار
اور بولا روایت اخبار | نہین کرتا ہون اس لئے ناچار
پس نکرتا ہون نفس کو مین شاد | نہین دیتا ہون اس عدو کی مراد
چاہیے واعظون کو سر علین | کہ رکھین یاد یہہ مفید سخن
سلسلہ شوق نفس کا توڑین | شیشہ حب جاہ بھی پھوڑین
اس مین ہرگز نہین ہی اجر و ثواب | بلکہ ہی موجب عذاب و عقاب
پس بہر حال تم خدا سے ڈرو | کام ہر یک خلوص دل سے کرو
چھوڑ غفلت تو آپ کر انصاف | نفس کا اپنے آپ کر تو خلاف
کر دعا اپنے واسطے از رب | اور تیرے بھائیون کے متقین سب
تیرے سب اولیا کی حرمت سے | ہمکو ہر امر مین خلوص تو دے
سر بریان کی آرزو تھی تیری | قیمت اسکی نہین ہی جا اسکو ملی
اور کرتا ہی نقل یک اکرم | کہ تھا سر سے [illegible]
[illegible] | [illegible]

اب کیا میں نے یاد درویشان
اور لوگوں نے یوں سوال کیا
کہ یہ تو ناہی ظلم سلطان سے
پاس تیرے کے آہ ذکر خدا
بشر حافی کہا کہ جب حافی
دیکھ وہ مجھ کو دوڑنے لاگا
میں بھی دوڑا ہوں اسکے پیچھے تب
خواہش نفس کا عدو ہو صاف
قبر سے تیرے جب بلاوے تجھے
اور وہاں ایک مرد کو دیکھا
کی دعا یہہ کہ خالق اکوان
کہ عبادت تری ہے تو عیان
کہ نہ مال حلال اے اکرم
بشر حافی کہا ہی یوں اسکو
قرض اب کوئی قرض دار کا جا
اس سے جو انکے دل کو راحت ہو
وہ کہا رغبت حج کی افزون تر
نہیں وہ مال ہے زوجہ حلال
اور دیا ہی خبر وہ عالی شان
سر مرقد پہ بیٹھ کر اپنے
غیب سے تب ہوئی ہی ایک ندا
آگے بیٹھنے کے ایک مرد خدا
اور دعا کر بدرگہ مولا
نہیں اس سے ابھی فراغت ہی
مجھ کو ارشاد یوں کئے ای بشر
تجھ کو لوگوں میں ارجمند کیا
کہ کئے ارشاد مجھ کو یوں حضرت
مرے اصحاب اسکے سات

کہ جو میں ہے تو اصفیا کیشان
کس عمل سے یہہ درجہ تو پایا
کیوں نہ کہا تو وعظ و پند اسے
میں کچھ و جانتا نہیں زیبا
جو تھا کامل ولی حقانی
اور اس طرح بولنے لاگا
اور کہا کیجئے یک وصیت اب
کہ ہمیشہ تو شہوتوں کا خلاف
پاس حق کے خوشی سے تو جاوے
دیکھ میں کون اسنے پوچھا
تجھ پہ طاعت سدا کرے آسان
خفتگانی کرے ترے پنہان
پاس میرے ہی دو ہزار درم
کیا تماشے لئے ہے جاتا تو
کر ادا کر ادا برائے خدا
جو قضا انکی ایک حاجت ہو
دیکھتا ہوں میں اپنے دل اندر
ہی اسیواسطے تجھے یہہ خیال
میں گیا ایک دن بہ گورستان
وے کوئی چیز حصہ کرتے تھے
ای بشر پوچھ تو انھیں سے جا
دیکھے مردوں سے ہم پہ گذرا تھا
ہم پہ اسکا ثواب ہدیہ کیا
اجر اسکا ملا نہایت ہی
کیا یہہ حالت ہے کچھ مجھکو خبر
اور درجہ ترا بلند کیا
تو ہوا میرا تابع سنت
ہی تو رکھتا ہی [illegible]

کچھ نہیں مال تا انھیں دیوں
کہا سب عمر حال اپنا میں
کہا مولا کو جو نہیں جانے
وسکے برتری آپنے خالق ناس
ایک دن اسکے پاس میں نے گیا
آہ میں آج کیا گناہ کیا
وہ کہا فقر کو تو سلے دربر
آج آ اپنے گھر کو اندر جان
اور کہا [illegible]
کہا میں بشر حافی ہوں تیرا
میں کہا اور کچھ زیادہ کہ
نقل ہی کوئی بشر حافی سے
چاہتا ہوں کہ حج کو جاؤں میں
گہر زہر رضا سے حق جانا
یا کسی یک یتیم کو دیجے
ہی وہ سوچ سے افضل و بہتر
بشر حافی کہا بلا وسواس
خرچ جبتک نہ ہے محل زنہار
دیکھا مردوں کو باہر آئے ہیں
میں عجب کر کے یوں کہا یا رب
میں نے جا کر کیا ہوں انسے سوال
پڑھ کے سو بار سورہ اخلاص
ہم نے آپس میں از رہ تکریم
اور خبر یوں دیا ہی دریاب
تیرے اقران سے خالق یکتا
میں نے کی عرض یا رسول اللہ
اور تو صالحوں کی حرمت کی
میں اسیواسطے [illegible]

جیا ہاتف سے موافق انکا یوں
خبر حق سے یقین چھپایا میں
اور عظمت نہ اسکی پہچانے
کہ کرون اسکو یاد اپنے پاس
تو تمہہ آب پر وہ بیٹھا تھا
کہ یہاں آدمی کو یک دیکھا
زندگانی تمام صبر سے کر
فی الحقیقت وہ صبر سے پہچان
کہ گیا اپنے گھر میں یک روز
میں کہا میرے حق میں کیجے دعا
تب دعا یوں کیا ہی وہ دیگر
عرض خدمت کیا ہی یوں آکے
تا سعادت کا نقد پاؤں میں
چاہتا ہے اگر تو ای دانا
یا کسی یک عیال دار کو دے
ہوگا حج نافلہ وہ مگر
تو جو رکھتا ہی مال اپنے پاس
تب تلک دل ترا نہ پاوے قرار
اور آپس میں سب جھگڑتے ہیں
کیا یہہ حالت ہی کہو مجھ سے اب
یوں خبر وہ دئے مجھے در حال
محض للہ از رہ اخلاص
کر رہے ہیں وہ اجر کی تقسیم
دیکھا میں شاہ انبیا کو بخواب
کس لئے ہے تجھے قبول کیا
نہیں میں بات سے ہوں میں آگاہ
جانتیوں سے تیری نصیحت کی
تجھ کو بخشے یہہ درجہ [illegible]

ہوا اسطرح تب مجھے ارشاد ای بشر یہہ سخن مرا رکھہ یاد
پھر اجر و ثواب ہی بہتر کہ ثواب اسکا دیویگا داور
اعتقاد حق کے ہی کرم پیدا حقمین درویش کے ہی بس اولی
کیونکہ آب روان رہے بہتر آب ساکن ہی ہووے متغیر
ہے یہی وہ حدیث پیغمبر[٥]

کہ شفقت تونگرو کی پہچان بدل و جان بجالائے درویشان
پھر درویش اُس سے ہی بہتر اہل ثروت تونگروں کے اوپر
نقل ہی بولتا تھا یارونکو کہ سفر تم کیا کرو یارو
بشر حافی کا یہہ سخن اے میان ہیگا مضمون یک حدیث کا جان
آئی ہے معتبر کتب اندر

سَافِرُوا فَاِنَّ الْمَاءَ اِذَا وَقَفَ نَتَنَ

اور د توقی کا حال عارف روم مثنوی مین کہا ہی یون مرقوم
تاکسی جا سے ہو حاصل الفت و انس و تعلق دل
فایدہ بیشتر سفر کا ہی وہ وسیلہ برا ظفر کا ہی
جو ہمیشہ وطن مین ہو پابند اسپہ در ہووے عقل و حزم کا بند
جو ہی ممتاز عقل و عرفان مین کیا کہا خوب یہہ گلستان مین
اور کہا تھا بشر با تمیز کہ جو چاہے رہے جہانمین عزیز
کوئی بندے سے اوّلا گاہے کوئی حاجت بھی اپنی نا چاہے
اور بولا جو شخص یہہ چاہے لوگ پہچانے تا جہانمین اُسے
حب دنیا کا بس وہی ہی سر ہی برا اسمین سالکون کو خطر
تا ہو دیوار آہنی جب تک حظ طاعت نہ پاوے تو تب تک
ایک سنجا مفلسی کی حاجت مین دوسرا ورع و خوف خلوتمین
اور کہا ورع ہی یہی سن اب کہ تو شبہون سے پاک ہووے سب
کہا ہی زہد ایک ملک ای یار دل خالی سوا نہ لیوے قرار
وہان باقی رہے نہ کوئی چیز جائے ہرگز اسے نہ دیوے ای عزیز
حق تعالی کی معرفت ہی جان اور ہی صبر فقر پر ہر آن
اور کہا ہی وہ صوفی کامل ساتھہ حق کے ہی جسکو صافی دل
اور نہ انکی کرتے کوئی تکریم دار دنیا مین غیر رب کریم
اور کہا گر نظر کرے بہ بخیل سخت ہوویگا دل ترا بیقیل
طاعت حق نکر سکیگا اگر بارے اسکی تو معصیت مت کر
اسکو کہنے لگا تو ہی جھوٹا کہ توکل خدا پہ گر کرتا
اور بولا تجھے سخن سے ای یار گر کبھی آوے عجب اور پندار
تو ضرورت ہے کر سخن اُس دم عجب تا ہووے درہم و برہم

کہ نہ کرتا تھا دو مقام کہین ایک منزل مین وہ محقق دین
بہر تحصیل نفع دین متین بہر دریافت فیوض مبین
اور عقل و فراست کامل ہووے اکثر سفر مین ہی حاصل
باغبان گلستان دانش کا رازدان بوستان بینش کا
تا بہ دوکان و خانہ در گروی ہرگز ای خام آدمی نشوی
تین چیزون سے بس وہ دور رہے بلکہ انسے سدا نفور رہے
بدکسیکے کہے نہ حق مین بات اور نہ جاوے کسیکے مہمان سات
وہ حلاوت نہ پائے عقبی کی ہی ابھی اسمین جاہ دنیا کی
اور کہتا تھا اسطرح بے بین تیرے اور تیرے شہوتون کے بین
اور کہا تین کام سخت ہین جان کر تو لازم وہ آپ پر آسان
اور ڈرتا ہو اُس سے تو ذات روبرو اُسکے بولنا حق بات
اور کرے تو محاسبہ ہر آن نفس سے اپنے ہی بسر و عیان
اور اندوہ ملک ہی دوسرا جس جگہہ وہ قرار لیوے گا
اور بولا کہ چیز فاضل تر مرحمت جو کئے ہین بندے پر
اور کہا خاصگان ہین حق کے جو عارفان ہین وے عارفان سمجھو
اور کہا ہین وے عارفان خدا کوئی نہ پہچانے انکو حق کے سوا
اور کہا دل لگاوے حق سے جو وحشت اسکو سدا یہہ خلق سے ہو
اور جب تک ترے سے تیرا عدو ہوا مین نہووے کامل تو
روبرو اسکے ایک شخص کہا کہ توکل خدا پہ مین نے کیا
جو کرے تیرے ساتھہ برتا وو اسپہ رہتا تو راضی و خوشنود
تب ضرورت ہے تو خموشی لے اور خموشی سے عجب جب ہے
اور کہا گر تو اپنی عمر تمام سجدہ شکر مین گذارے مدام

کہے جینا ہی کیا مجھے مرغوب　　کہا جینا نہیں مجھے مطلوب
نقل ہی مرض موت میں وہ تھا　　شخص یک پاس اسکے تب آیا
پیرہن اپنا تب جو پہنا تھا　　تن سے اپنے اتار اسکو دیا
نقل ہی جب تلک وہ زندہ تھا　　راہ میں جانور نہ لید کیا
ایک شب یک ستور لید کیا　　دیکھ مالک نے اسکو کہنے لگا
نقل ہی جبکہ اسنے نقل کیا　　اسکو بعضوں نے خواب میں دیکھا
کہا اللہ نے عتاب کیا　　اور ایسا مجھے خطاب کیا
ای بشر کیا خبر ہے تجھکو تھی　　کہ کرم ایک ہی صفت میری
کہا مجھکو خدا نے بخش دیا　　اور ایسا کرم سے فرمایا
اور سنا کر کہ اس جہان اندر　　نہ پیا میرے ہی سے لئے اکثر
اور پوچھا کوئی اسے ہمنام　　کیا کیا تیرے ساتھ رب انام
اور کوئی اسکو خواب میں پوچھا　　کہا کیا تیرے ساتھ ہی مولا
جب تری جان لئے ترے یقین　　دوست تر کوئی تھا بروے زمین
آکے پوچھی ہی ایکدن یہہ بات　　کہ ہماری یہ اپنے میں کل رات
مشعلیں آتے ہیں خلیفے کے　　جو سواری کے ساتھ چلتے تھے
کیا یہہ جائز ہی یا نہیں اے امام　　پوچھا کون ہی وہ ذوالاکرام
بس یہہ سنتے ہی بیقرار ہوا　　سخت رقت سے زار زار ہوا
پھر کہا یہ تجھے نہیں ہی روا　　کہ بلند اس سے ہی ترا تقوی
آپ صافی ترا نہ تیرہ ہو　　توسن نفس بھی نہ خیرہ ہو
اسکی مشعل کی روشنی میں شب　　ہاتھ گردش کیا ہو تیرا جب
حال یہہ تیرے بھائی کا تھا تمام　　ہاتھ کرتا دراز جب بہ طعام
ہاتھ پر اپنے زجر کرتا تھا　　اسکو کھانے سے باز رکھتا تھا

ایک جانا حضور رب شاہ　　سخت ہی سخت وقت یہہ ہیں آہ
اپنا افلاس وہ کیا ظاہر　　سنتے ہی بشر حافی فاخر
پیرہن مستعار ایک لیا　　پیرہن کر اسکو ہی وفات کیا
کیونکہ بغداد میں برہنہ پا　　بشر حافی ہمیشہ پھرتا تھا
بشر شاید کہ آج رحلت کی　　لیک مرکب خلاف عادت کی
اور پوچھا کہ ای گرامی ذات　　کیا کیا کردگار تیرے سات
کہ تو دنیا میں کس لئے ہر آن　　رہا لرزان ہمیشہ اور ترسان
اور دیکھنے اسکو خواب میں دیک　　پوچھا اب حق کیا ترے سے ای نیک
کر تنا دل کہ اس جہان میں سدا　　میرے خاطر ہی تو نہ کھاتا تھا
یعنے روزہ ہمیشہ رہتا تھا　　اور ہماری رضا ہی چہتا تھا
کہا اللہ مجھکو بخش دیا　　آدھی جنت مجھے مباح کیا
کہا فرمان حضرت داور　　ہوا صادر کہ مرحبا ای بشر
نقل ہی نزد احمد حنبل　　ایک ضعیفہ عفیفہ اکمل
بیٹھکر کاتتے ہیں تاگے کے　　مشتغل تھی کہ ناگہاں رہ سے
روشنی میں اسیکے تب ناچار　　کئی کاتے گئے میرے سے تار
کہی خواہر ہون بشر حافی کی　　منتظر ہوں جواب شافی کی
اور بولا کہ ایسا ورع و تقا　　کیون نہو خاندان سے اسکے بجا
تیرے دامان ورع کو بے ریب　　داغ سے ایسے تا نہ لاگے عیب
اقتدا اپنے بھائی کا کر تو　　ہر دم اللہ سے بہت ڈر تو
ہاتھ تیرا ترا مطیع نہیں　　حکم میں اپنے رکھ تو اسکو یقین
شبہ گر اس طعام میں ہوتا　　گر نہوتا مطیع ہاتھ اسکا
بشر حافی کے ایسے ہی حالات　　ہی کتابوں میں شرح و بسط سات

اسقدر سالکون کو ہی وافی　　قدس اللہ سرہ الوافی

ذکر ذو النون مصری رحمۃ اللہ علیہ

قدوہ اہل ملت اسلام　　زبدۂ جمع شیوخ کرام
تھا سالکین سے وہ طرفہ تر　　سالکون سے رہ ملامت کے
مشتہر ہیں ریاضتیں اسکے　　اور بہت ہیں کرامتیں اسکے
بعض تھے اسکے کلام میں حیران　　اسکے ادراک میں تھے سرگردان

مصر عرفان کا عزیز شہیر　　شیخ ذوالنون مصر فرد کبیر
اسکو توحید میں تھی نظر دقیق　　رمز و اسرار میں تھی فکر عمیق
اکثر اہل مصر بے تحقیق　　کہتے تھے اس جناب کو زندیق
اور زندہ تھا جبتلک وہ پیر　　اسکے منکر تھے سب صغیر و کبیر
[illegible]

ابتدا مین کرم سے اپنے خدا
اس سے ملنے کا قصد کرکے گیا
ورنہ ایسا ہی چھوڑ دیون تجھے
سنکے آواز اسکے رونے کا
کہ یقین جسکی شرم ہی تھوڑی
اور کہا کیا ہی یہہ تری حالت
خلق سے اختلاط چھٹا ہے
خون شاید کسی مسلمان کا
ساتھ اسکے ہی سارے فسق و فجور
کہا زاہد ترا بھی میرے سے
مین نے اس کو یہہ یہہ سنکے گیا
اور کپڑے بہت سے آتے تھے
مین نے جاکر کیا ہون اسکو سلام
رو برو ایک زن گئی ہی گذر
یک ندا غیب سے ہوئی یہہ تب
کیا تو کرتا ہی آج ای نادان
باہر یک پیر جو رکھا تھا مین
گل رہا ہون اسی مین آج مدام
اور مردان حق جو ہین ان سے
جا نہ سکتا ہون اس بلندی پہ
کیا اس سے مناظرہ کوئی
کہ جو بندے کے کسب سے ہووے
شہد خالص وہ کھیان سے سدا
یک اثر اور ترا ہی درد و ملال
اسکا اللہ ہی کارساز رہے
یک پرندہ صغیر بیٹھا تھا
وہین وہ مرغ جھاڑ سے اترا
کل سکے دانے تھے طرف زمین مین
پھر اسی جھاڑ پر گیا اڑ ہوکے

یہہ کیا وجہ اسکے توبہ کا
دیکھا وہ یک شجر سے لٹکا تھا
سخت تا بھوک سے تو مر جاوے
اسکو عابد نے اسطرح پوچھا
اور پھر گناہ ہی اسکی تری
یون لگا کہنے تب وہ بارقت
آرزو مین اسی کے رہتا ہی
تو کیا یا گنہ کیا ہے ترا
دن بدن ایک ایک کرینگے ظہور
کیا تو اب چاہتا ہی جاوے تجھے
اور وہان یک جوان کو دیکھا
پائے مقطوع کو وہ کھاتے تھے
پوچھا کیا حال ہے ترا ای ہمام
دل کو میرے ہوا ہی میل اسپر
کیا تجھے شرم کچھ نہین ہی اب
بیخبر ہوا طاعت شیطان
اسکو بالفور کاٹ ڈالا مین
کہ میرے کیا ہو کام کا انجام
گر تو چاہے کہ ایک کو دیکھے
حال سے اسکے مجھ کو دیجے خبر
کہ بیخبر کسب سے نہین روزی
کچھ نہ کھایا وہ چند دن گذرے
رزق کرتا ہی حق نے اسکو عطا
دل مین پیدا ہوا مرے فی الحال
اور وہ لوگون سے بے نیاز رہے
کی نظر اسپہ تھا وہ نابینا
جو کچھ سے اپنے کچھ زمین کھودا
اور بھرا تھا گلاب سیمین مین
وے دو دو ظرف ناپدید ہوئے

کہ سنا ایک روز وہ ماجد
تن کو کہتا تھا اپنے یون سعید
دیکھ ذوالنون بیقراری کی
کون ہی وہ جو درد و رحم کرے
کہا ذوالنون مین اسکے پاس گیا
کہ یہہ تن میرا حق کی طاعت مین
مین نے یہہ بات سنکے اس سے کہا
کہا کیا تو نہ جانتا ہی یہہ بات
مین کہا تو ترا ہی زاہد ہے
مین کہا ہان کہا یہہ کوہ پہ جا
قطع کر دیکے پیر یک اپنا
پیر دہلیز کے تھا یک اندر
کہا اس صومعے کے در پر آ
باہر یک پیر صومعے سے رکھا
مدت تیس سال صبح و مسا
جب سنا مین یہہ غیب سے آواز
تب سے ترسان ہون اور لرزان ہون
تو یہہ بدکار پاس کیون آیا
پھر تو جوتی پو اس پہاڑ کے اب
کہا یک صومعہ ہی اوپر جان
تب وہ عابد نے حق سے نذر کیا
کھیان شہد کے خدا بھیجا
شیخ ذوالنون یون کہا ای لبیب
اور سمجھا یہہ بات دلمین وہین
الغرض مین وہان سے جبکہ پھرا
مین سکی فکر اپنے دل اندر
نکلے دو ظرف تب زیر زمین
دانے کھایا ہی اور پیا ہی گلاب
کہتے ہین شیخ جبکہ دیکھا

کہ فلان جا سے پرے یک عابد
طاعت حق مین کرے ہی تائید
حال پر اسکے آہ و زاری کی
حال پر آہ ایسے محزون کے
اور ادب سے اسے سلام کیا
نہین رہتا میری اطاعت مین
کہ مجھے اس طرح گمان ہوا
کہ ہو جب اختلاط خلق کے ساتھ
حال تیرا یہہ کچھ یہ شاہد ہے
دیکھ زاہد وہان ہے ایک ترا
در پر صومعے کے رکھا تھا
اور بیٹھا ہوا تھا بس مضطر
آہ یک روز مین نے بیٹھا تھا
پیر یک صومعے کے اندر تھا
تو عبادت یقین خدا کی کیا
وہین وہ ہشت سے ہوگیا دمساز
کام مین اپنے آہ حیران ہون
اس گنہگار پاس کیون آیا
کہا ذوالنون مین نے بولا تب
اسمین ہے ایک عابد ذیشان
کہ وہ لقمہ کبھی نہ کھاؤن گا
گرد اڑتے ہین اسکے وے ہوا
کہ سنا مین نے جب یہہ ذکر عجیب
کہ توکل کرے جو حق پہ یقین
راہ مین ایک جھاڑ پر دیکھا
آب و دانہ اسے ملے کیونکر
ایک زرین تھا دوسرا سیمین
ہوگیا اس سے سیر اور سیراب
[illegible]

اور ذوالنون یون کہا ای یار
کہ پہاڑون مین مین گیا یکبار

جمع آئے وہان بہت مردم
پوچھا مین کس لیئے ہین آئے تم

وسے کہے ایک صومعہ ہی یہان
اسمین رہتا ہی ایک عابد جان

باہر آتا ہی سال مین یکبار
جمع آتے ہین تب بہت بیمار

اُنپہ کرتا ہی دم وہ بحر صفا
حق نے دیتا ہی تب اُنہون کو شفا

پھر کے وہ صومعے مین جاتا ہی
باہر یک سال پھر نہ آتا ہے

سن کے مشتاق مین نے اسکا ہوا
صبر کر اُسکا منتظر بیٹھا

تھوڑے عرصے کے بعد وہ فاخر
آیا اُس صومعے سے ہے باہر

تھا وہ مرد نحیف اور حقیر
اور چہرہ تھا اسکا زرد کثیر

ناتوانی سے اُسکے دو آنکھین
ہو کشیدہ مغاک مین گھسین گئین

اسکی ہیبت سے مین نے دیکھا ہی
لوگ لرزے پہار لرزا ہی

وہ شفقت سے اُنپہ کی ہی نظر
اور کیا دم و سب مریضون پر

حق تعالی دیا ہی انکو شفا
اُس سے رخصت ہو جا گھرون [illegible]

صومعے کا کیا ہی قصد وہ جب
مین نے داماں اسکا پکڑا تب

اور بولا کہ از براے خدا
مرض ظاہر کا تو علاج کیا

مرض باطن کا اب علاج تو کر
یون کہا مجھپہ اُسنے کرکے نظر

کھینچ دامن سے ہاتھ ای ذوالنون
سن کہ ہی ایک بات ای ذوالنون

دست اوج جلال و عظمت سے
دیکھتا ہے یقین تجھے وہ تجھے

جب تو ہو غیر کے طرف مایل
غیر بھی ہو تیرے طرف شاغل

تجھ کو اسیر بھی اسکو تیرے پر
کہین نا خوش ہو چھوڑ دوے مگر

نہین بندے کو سزاوار یہہ بات
کہ وہ مایل ہو غیر حق کے سات

بس یہہ بولا سو صومعہ مین گیا
مین نے عبرت بڑی ہی اُس سے لیا

نقل ہی ایکدن وہ روتا تھا
پوچھے یارون نے وجہ رونیکا

کہا سجدے مین مین رکھا تھا سر
وہین سویا ہون کل کی تب اندر

حق تعالی کو خواب مین دیکھا
لطف سے حق نے مجھکو فرمایا

مین کیا سارے خلق کو پیدا
اور دس حصے ان سبونکے کیا

عرض دنیا کیا مین اُنپہ سبھی
لئے نون حصے والے دنیا ہی

لوگ باقی جو ایک حصہ رہے
وہی دنیا سے دون کو ترک کئے

ہوئے دس حصے انکے بھی پھیر
عرض مین نے کیا بہشت اُنپر

چاہے اپنے بہشت نون حصے
ایک حصہ جو اُن سے باقی ہے

مین کیا اُنکے پیش دار سقر
بھاگے نون حصے لوگ اُس سے ڈر

ایک حصہ جو اُن سے باقی رہا
نہ تو چاہے وے راحت دنیا

نہ تو جنت کے وے ہوے خواہان
نہ تو دوزخ سے بھی ہوے ترسان

مین نے پوچھا انھین کہ ای بندو
کیا سوا اسکے اور چاہتے ہو

سر جھکا سب کہے ہین یون مجھکو
ہم جو چاہتے ہین جانتا ہی تو

نقل ہی ایکروز یک لڑکا
پیش ذوالنون باصفا آیا

کہا میراث مین جو پایا ہون
لاکھ دینار نقد رکھتا ہون

اور ای شیخ مین نے چاہا ہون
کہ وہ خدمت مین تیرے صرف کرون

پوچھا بالغ ہی کیا تو کہے خبر
کہا بالغ نہین ہون ابسے رہبر

کہا نفقہ ترا نہین ہے جواز
ٹھہرئے تا بلوغ ای دمساز

جبکہ بالغ ہوا ہی وہ لڑکا
لا نفقہ پہ شیخ کے ہی تو یہ کیا

لاکھ دینار جو رکھا تھا زر
کر دیا صرف وہ فقیرون پر

آیا یک روز پیش درویشان
کام اُسکو پڑا تھا یک ایجان

ایک درہم بھی جب نہین پایا
حرف یہہ تب زبان پر لایا

لاکھ دینار اور کہان دیگر
صرف کر دیون تا فقیرون پر

شیخ یہہ سنکے یون کیا گفتار
وہ نیایا ابھی حقیقت کار

ابھی دنیا سے دون کا عزت و پاس
تھوڑا باقی ہی آہ اُسکے پاس

کہا اُسکو بلاکے در بازار
جا تو اب نزد آن فلان عطار

اور میرے طرف سے یہہ پہنچا
تین درہم کے دے فلان اشیا

وہ جوان یہہ پیام پہنچایا
اُدہر وسے چیزین خرید کر لایا

شیخ بولا کہ پیس ہاون مین
اور خمیر اسکی کر تو روغن مین

تین پھر سے بناکے لے سوزن
لاوے تینون مین ڈال کر روزن

وہ جوان حکم یہہ بجا لایا
شیخ پھر سے وے اپنے ہاتھ لیا

اور دم کر کیا ہی دم اُن پر
تینون یاقوت ہوگئے بہتر

اور یاقوت بھی وے تھے ایسے
کہ نہ دیکھا تھا وہ کبھو ویسے

کہا بازار مین انھین لیجا
مول ٹھہرا کے انکا پھر لے آ

لیگیا ہے وہ جبکہ دربازار
مشتری اُسکے ہو گئے بسیار

لاکھ دینار [illegible] ایک کا
کر کے لوگوانے ہی منت مانگا

وہ جوان آکے یہہ دیا ہی خبر
شیخ پھر حکم بولا کیا اُسی پر

بشر حافی کی ایک جو خواہر تھی   بھیجتی تھی ہمیشہ ایک روٹی
یہہ خبر جب سُنی ہے وہ خاتون   ہوئی دلگیر مضطر و محزون
تھیں وے سب از حلال و بے منت   کیوں نہ کھایا اُسے ای باعزت
اِس لئے میں نے وہ نکھایا ہوں   رکھئے معذور مجھہ کو ای خاتون
غایت ضعف سے وہ پاک سِیَر   گر ترا ہے وہیں زمیں کے اُپر
اُسکے چہرے پہ اور کپڑوں پہ   ایک قطرہ نہیں لگا ہی مگر
پس خلیفے کے پاس لا فی الحال   کئے اُس باصفا سے چند سوال
کیا اسطرح اُسکا شرح و بیان   درفشاں یوں ہوا بہ درج زبان
اور خلیفہ ہُوا مرید اسکا   اور ہوا مخلص شدید اسکا
نقل ہی جب نماز کے خاطر   ہوتا قایم وہ قدوۂ فاخر
کس قدم سے ترے طرف آؤں   کونسا دل ترے طرف لاؤں
کس زبان سے بھی از تیرا کہوں   کس لغت سے بھی نام تیرا لوں
اور درگہہ میں تیرے آیا ہوں   بندگی اور نیاز لایا ہوں
کہتا یارب نہ دے تو مجکو عذاب   مجھہ کو محجوب تو نکر بحجاب
نعمتیں دیکے وار عقبیٰ کے   کیا محجوب خلق دنیا سے
کہا معدہ بھرے سے طعام جب   نور حکمت رہے نہ اُسمیں تب

قید سے اُسکو لائے باہر جب   ہاں ویسے ہی تھیں ہر سے تو سب
بولی تو جانتا تھا بے وسواس   بھیجی میں روٹیاں جو تیرے پاس
کہا زنداں کے جو نگہبان ہیں   ہاتھ سے اُنکے آہ پایا میں
الغرض اُسکو جبکہ ای ماہر   قید خانے سے لائے ہیں باہر
اُسکی پیشانی چھوٹ کر ای یار   آہ جاری ہوا ہے خون بسیار
خون پاک اُسکا جو زمیں پہ گرا   حکم سے حق کے ناپدید ہوا
جو تھے اُسکے حقائق باریک   جنہیں تھی اہل علم کو تشکیک
کہ خلیفہ بھی اور سب حُضّار   ہو گئے سُنکے اُسکو زار و نزار
کی بہت اُسکی عزت و حرمت   اور اُسکو خوشی سے دی رخصت
بولتا اسطرح سے عجز سے تب   ای مرے کردگار میرے رب
اور کس چشم سے بھی ای داور   تیرے قبلے طرف کروں میں نظر
گرچہ سرمایگی کا نہیں مایہ   پر کیا میں اُسیکو سرمایہ
کہہ کے اسطرح بولتا تکبیر   اور پڑھتا نماز با توقیر
اور کہتا تھا پاک ہی وہ رب   کہ جو ہی اہل معرفت کو سب
اور کہتا تھا اسطرح بصواب   دیکھنا نفس کا ہے سخت حجاب
کہا کیا خوب شیخ شیرازی   جسکو تھی معرفت سے ہمرازی

اندرون باز طعام خالی دار   تا درو نور معرفت بینی
اور کہا جرم سے نہ کر انکار   بولا مُنہ سے بلفظ استغفار
جانئے توبہ دروغ ہی   توبہ بر رشتے فروغ ہی

اور کہا ہی خنک وہ نیکوکار   ورع و تقوی ہو جسکے دل کا شعار
اور گنہ کی کمی میں صحت روح   ہی بلاشبہ و شک فلاح و فتوح
بلکہ جسنے بلا پہ راضی ہو   ہی عجب اُسکو سرفرازی ہو
ترس وہ ور جبکہ دل سے جاوے آہ   ہوینگے لوگ تب یقین گمراہ
اور اٹھا جبکہ دل سے خوف خدا   بندہ اُسوقت سیدھی رہ سے گرا
یہہ علامت ہی جانو اُسکی   کہ ڈرے وہ ز فقر و درویشی
آخرت کے لیے کریں جو عمل   نیت اُسمیں ضعیف ہی اول
تیسرا موت ہی قریب انکی   لیک اُمید رکھنے میں لمبی
پانچواں تابع ہوا ہے کثیر   تارک سنت رسول بشیر
چھٹواں جو زلتیں سلف کے ہیں   حجتیں بس یہی خلف کے ہیں
اور کہا دوستی حق کی نشان   اتباع حبیب حق ہے جان

اور کہا سالکوں کو سر و علن   تھوڑے کھانے میں ہیگی صحت تن
اور یوں بولتا تھا روز و شب   صبر کرنا نہیں بلا میں عجب
کہا جب تک کہ ترسکار ہیں   لوگ بے شک بڑے کار ہیں
اور کہا راہ راست وہ ہی جان   کہ تو اللہ سے رہے ترسان
اور بولا کہ خالق اکبر   ہووے غصے یقین جو بندے پر
اور بولا کہ بندگوں کے اُپر   آوے پیچھے جو تیرے فساد اکثر
دوسرا خلق کے جو تن ہیں قوی   کئے شیطان نے انکو ہیں گدی
اور چوتھا رضائے خلق ندا   چاہتے ہیں وے بہر رضائے خدا
بلکہ بر سنت رسول کریم   آہ بدعت کو دیتے ہیں تقدیم
اور سلف کے جو ہیں کمال و ہنر   کرتے ہیں نہاں انہیں یکسر
اُسکے اخلاق اور سیرت میں   اُسکے افعال اور عادت میں

جیسے صدیق تو باصفا صحبت ۔ رکھا حضرت سے باوفا صحبت
لاجرم اسکو خالق اکوان ۔ اسکا صاحب کہا ہی در قرآن
اور صحبت تو خلق ساتھ بخیر ۔ بھی نرکھہ تو منافقت کے بغیر
اور عداوت کے ساتھ با دشمن ۔ کہ ہی شیطان عدو سے تو علن
کہ وہ مستی مین ایک مست کو دیکھ ۔ واسطے اسکا کرے علاج نیک
پند کچھ اسکو سودمند نہین ۔ پند گو اسکا ہوشمند نہین
اور کہا حق سے عزیز کیا ۔ کہ عیوب اسکے اسکو دکھلایا
اور کہا دوست ہی وہی تیرا ۔ کہ تجھے شہوتون سے جو پھیرا
اور بولا خلوص یک کامل ۔ ہووے خلوت مین ہی تجھے حاصل
کنج خلوت جو خلق سے لیوے ۔ وہ سوا حق کے اور نہ کچھ دیکھے
یعنے ارکان صدق سے بیقین ۔ اسنے پکڑا ہی ایک کونے کہین
روح اقدس ہمارے حضرت کی ۔ سارے ارواح مین ہی سبقت کی
اور کہا نار خوف کے درمیان ۔ نکرین جسکے دل کہین بیان
کہا صوفی وہی ہی جسکا قال ۔ ہو اسیکا یقین حقایق حال
اور خاموش جسکہ وہ ہووے ۔ تو سراسر معاملے اسکے
کاٹ ڈالا ہو وہ علایق جو ۔ حال اسکا اسیکی ناطق ہو
کیونکہ ہر ساعت اسکو قربت ہی ۔ قرب حق موجب خشیت ہی
یعنے عرفان کا جو واصف ہی ۔ فی الحقیقت نہین وہ عارف ہی
حق تعالی کہا ہے در قرآن ۔ عالمان حق سے ہین بہت زبان
کہ ترقی کے حالتین از غیب ۔ اسمیں وارد ہین وہ ہمدم بے ریب
اور ایسا کہا وہ قدوۂ دین ۔ کہ یقین معرفت کے قسم ہین تین
اسکو تقلید بولتے ہین جان ۔ اس سے بیشک صحیح ہوا ایمان
دوسری معرفت ہی وہ بے قیل ۔ لاتے ہین جیسے حجت اور دلیل
اور تیسری وہ معرفت ہی عمیق ۔ کہ ہو حاصل بکشف اور تحقیق
اسمین ہین سارے اولیاے کرام ۔ اہل عرفان و اصفیاے عظام
انکی توحید بس کمال کی ہی ۔ انکا ایمان اتم و اکمل ہے
اور بولا حقیقت عرفان ۔ ہی یہی جانیو یقین گمان
اسکے اسرار [illegible] ۔ تو [illegible] عرفان لطایف انوار

کہ وہ در امر دین یا دنیا ۔ نہین حضرت کا کچھ خلاف کیا
اور کہا صحبت حق کے ساتھ سدا ۔ ہان نرکھ تو موافقت کے سوا
اور صحبت بنفس زشت صفات ۔ تو نہ رکھ جز مخالفت کے ساتھ
اور کہا وہ طبیب جاہل ہی ۔ بلکہ اجہل ہے وہ نہ عاقل ہی
یعنے دنیا کی دوستی کی ہی ۔ جسکو مدہوش مست کر دی ہی
نشۂ دنیا کا اسسے جب اترے ۔ اسکا تو بہتر تب علاج کرے
نہ دکھاویگا جسکو اسکے عیب ۔ ہی برابر حق سے وہ بے ریب
بولا انست ہو جسکو خلق کے ساتھ ۔ انست حق نہ آوے اسکے ہات
نہین خلوت سے کوئی شی بہتر ۔ ہے اخلاص مین کہا ہون انظر
دوست خلوت کو جو رکھے بدوام ۔ اسنے پکڑا یقین خلوص کا کام
اور کہا معرفت کی میدان مین ۔ لاتے ہین انبیا کی جب وحیین
اسکو سبقت مین یون کمال ہوا ۔ واصل روضۂ وصال ہوا
تب تلک کان محبت حق ۔ نہین دیتے ہین اسکتین طلق
یعنے ایسی نہ کوئی بات کہے ۔ کہ نہ وہ اسکی ذات مین ہووے
ہو وین اسکے یقین معتبر حال ۔ دین خبر اسکے حال سے بکمال
کہا عارف وہی ہی پاک ضمیر ۔ کر رہے ہر گھڑی وہ خاشع تر
اور بولا کہ عارف خایف ۔ چاہیئے سنے کہ عارف وصف
ہوتا عارف اگر حقیقت مین ۔ رہتا وہ خوف اور خشیت مین
کہا عارف کی ایک نہین حالت ۔ حال بدلے ہی اسکا ہر ساعت
بس ہی عارف یقین ذوی الحالات ۔ ایک حالت اسے نہین [illegible]
جانیو ایک معرفت ہی عام ۔ جیسے ہین سارے مومنین عوام
کرتے تقلید سے ہی جو تصدیق ۔ جنت اسکو بہی دیوے حق تحقیق
اسمیں ہین اہل عقل اور علما ۔ اور اہل بلاغت و حکما
ہی یہی معرفت ولایت کی ۔ اہل کشف و شہود و قربت کی
چشم دل سے یقین صباح و مسا ۔ انکو حاصل ہی بس شہود خدا
ایسے چیزین جو حق سے ظاہر ۔ کہ نہین حق سے دوسرے ماہر
کہ ہو اسرار جاودان انوار ۔ کرتے بندے کو مطلع [illegible]
تو سے آفتاب کے [illegible] ۔ دیکھے تا آفتاب عالمتاب

گرچہ سچا بھی ہو ترا دعوی
اہل عرفان کو یہہ نہین زیبا

کہا کرتا تھا حضرت صدیق
تم سے بہتر نہین ہوئی تحقیق

بلکہ مولا کی معرفت کامل
نہین ہرگز کسی کتین حاصل

کہا با این وہ دین کا مالک
مَا عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ

کہ ہو نزدیک آفتاب سے جو
متحیر وہ آفتاب مین ہو

کہ یقین از سیاست شاہی
ہے کماہی انھون کو آگاہی

جانو عارف وہی ہی بیشک سیر (?)
کہ نہین اُسکو عین و علم و خبر

کہ نہ دیکھے وہ آپکو باقی
حق مین کر دیوے آپکو فانی

اور اُنکی نظر ہے حق کی نظر
کہ دیا اُنکی چشم پر داور

کہ کہے ہین رسول رب عباد
حق تعالے کیا ہی یون ارشاد

تب سماعت نہ اُسکی ہو باقی
کہ وہ سنتا ہی تب مرے سے ہی

اور ہوتا ہون مین ہی اُسکی زبان
بولتا ہی مرے سے تب وہ جان

اور ذوالنون یون کہا ہی جان
زاہدان آخرت کے ہین شاہان

اور کہا یون وہ باکرامت ہی
صحبت حق کی یہہ علامت ہی

غیر حق پر نہ التفات رہے
بس وہ دن رات حق کے ساتھ رہے

١ پہلے حق کی کرے جو طاعت وہ
اُسمین پاوے نہ کچھ حلاوت وہ

اور ترک اطرف وہ چیزون کے
چشم عبرت سے اپنے نا دیکھے

اور مقام عبودیت کی نشان
شیخ ذوالنون یون کہا ہی بیان

اور چھوڑا ہو نفس کے شہوات
ترک اُسکے کیا ہو سب لذات

چونکہ ہر حال مین صباح و مسا
وہی صاحب ہی بالیقین ترا

اور محبت بھی آج ہی موجود
پر محبت مین صدق ہی مفقود

اور جو توبہ سنو خواص کا ہی
اپنی غفلت سے باز آتا ہی

ایک توبہ تو ہی انابت کا
دوسرا توبہ استجابت کا

اور وہ توبہ ہی استجابت کا
کہ جو توبہ کرے ز شرم خدا

کرے نیت یہہ خالصاً للہ
کہ کرے بالیقین وہ ترک گناہ

توبۂ گوش ہی یہی سمجھین
نہ سنین کان سے بُری باتین

یہہ ہے توبہ قدم کا کوئی دم
کہ مناہی طرف رکھے نہ قدم

اور ہے فرج کا یہی توبہ
ہون فواحش سے دور شام و پگاہ

کیونکہ ہین جو کبار صدیقین
نہین کرتے ہین اپنی وصف یقین

اور اگر جھوٹھ ہے ترا دعوا
نہین عارف تو بھی کبھی جھوٹا

خاتم المرسلین سے واللہ
نہین عارف ترا کوئی آگاہ

جو ترا ہووے عارف ذیشان
ساتھ حق کے بہت رہے حیران

جو مقرب ہین بادشاہ کے جان
وہی رہتے ہین بیشتر حیران

پوچھے ذوالنون سے کون ہی عارف
اُسنے عارف کا یون ہوا واصف

نہین وصف و مشاہدہ و ریاب
اور اُسکو نہین ہی کشف و حجاب

بات اُسکی خدا کی بات ہی جان
کہ کیا ہی زبان پہ اُنکے روان

کہ حدیث صحیح قدسی ایک
آئی ہی معتبر کتب مین بیک

کسی بندے کو جب مین دوست رکھون
مین وہ بندیکا گوش ہوتا ہون

اور ہوتا ہون چشم مین اسکے
تب یقین دیکھتا ہی میرے سے

اور ہوتا ہون مین ہی اسکا ہات
وہ پکڑتا مرے سے ہی دن رات

عارفان زاہدون کے شاہا ہین
کہ خدا کے ہی بس وہ خواہان ہین

کہ کرے حق سے جو اُسے غافل
چھوڑتے اُس چیز کو بہ نفرت دل

اور کہا ہووے جسکا دل بیدار
اُسکے ہینگے علامتین یہہ چہار

٢ دوسرا خوف حق تعالی کا
نز ہے آہ اُسکے دل مین ترا

٤ اور چوتھا سنے جو علم کی بات
فہم اُسکا نہ وہ کرے ہیہات

کہ وہی وہ مقام پایا ہو
ہو مخالف ہوائے نفس کا جو

بولا وہ ہی عبودیت کا کمال
کہ تو بندہ اُسیکا ہو ہر حال

اور وہ بولا کہ علم ہی موجود
پر عمل علم پر ہے اب مفقود

اور بولا عوام کا توبہ
ہی ندامت کے ساتھ ترک گناہ

اور توبہ کا یون کیا ہی بیان
کہ ہین توبہ کے قسم دو ایجان

توبہ خوف عذاب حق سے جو ہو
ہی یقین توبۂ انابت او

توبہ ہر عضو کا ہی ای بھائی
دل کا توبہ ہی نیک نیت ہی

توبۂ چشم ہی یہی ای پسر
کہ نظر نا کرے حرام اُپر

توبۂ دست ہی یہی دن رات
کہ مناہی طرف بچاوے نہ ہات

توبۂ شکم ہی یہی بدوام
کہ نہ کھاوے کبھی طعام حرام

اور کہا خوف ہی رقیب عمل
کہ بچاتا ہی از خطا و خلل

کہا جو حیا جیتن ہین اپنے سبھی
اور بولا مدام ذکر خدا
اور اُس سے حیا بخوف و ہراس
شرم لاوے سکوت صبح و شام
اور باطن فضول سے ہو پاک
اور کہا صدق حق کی ہی سزاوار
اور بولا کہ صدق ہے تخم ون
اور ذرہ بہی تعجب نالاوے
اور اسکو نہ سمجھے اپنا عمل
اور دنیا کے ترک مین بہی یقین
اور کہا ہی وہی توکل جان
اور توکل کی یون کیا تقریر
اور کہا ہے وہ صاحب الفت
کیونکہ الفت بہ اولیا اللہ
کہ اگر آگ مین جلاوین اُسے
اور بولا کلید طاعت کی
فکر دل سے کریگا جو بے ریب
اور نزول قضا کے ہی آگے
دو رہین بلا مین ای ذی ہوش
کہا راضی ہو جسنے قسمت پر
اور لا پاس اسکے اے لوگو
اور بولا جو چشم سے دیکھین
اور بولا یقین کے آثار
دوسری کہا کمال عجز و خشوع
اور بولا یقین سے [illegible]
اور [illegible]
[illegible]
[illegible]

مانگ حق سے زبان فقر سے تو
ہی بلاشبہ میری جان کی غذا
ہی بلا ریب میری جان کا لباس
اور کر دیوے خوف بے آرام
حق کے آگے کہڑا ہے دل چاک
کوی شی پر نہ گذرے وہ زنہار
سانچ کہنا زبان سے ہی موزون
کرے توبہ وہین اگر آوے
بلکہ فضل خدائے عز و جل
دیکھ ہوویگا تو کہین خوش وہین
قطع اسباب تو کرے یکسان
کہ کرے ترک اپنی تو تدبیر
خلق دنیا سے ہو جسے وحشت
اُنس ہے حق کے ساتھہ ای آگاہ
نہ خلل آوے اُنس مین اُسکے
فکر مفتاح ہی عبادت کی
روح سے اپنے دیکھے عالم غیب
وہ یقین ترک اختیار کرے
دوستی حق کی دلمین جوش
جاننے والا ہے وہی بہتر
خلق کی مدح و ذم برابر ہو
نسبت اسکی ہی علم سے تو جہین
تین چیزین ہین یاد رکھ ای یار
لاوے اللہ کے طرف ہی رجوع
گو نہ تجھی یاد ہوگی امید طویل
تجھے حکمت طرف بلاویگا
[illegible] دنیا
[illegible]

گاسے اپنی زبان [illegible]
اور اللہ کی ثنا [illegible]
اور بولا کہ دوستی بدوام
کہا تقوی وہی ہی اے ماہر
اور بولا کہ ہے وہی صادق
پر بلاشک وہ شی کو بے تاخیر
کہا ہے جو چیز ہی تجھہ پاس
گو نہ چشم سے بہی تو ای یار
اور دنیا حقیر ہی سمجھے
جانے اسکو ہی فضل خدا
اور تو لیوے بندگی کی سنت
اور آوے تو یکسان باہر
مگر از اولیا سے صاحب دل
کیونکہ منزل کمال ادنی تر
اور کہا انس کی نشان تجی ہی
اور نشان وصول ای مقبول
اور کہا ہی رضا وہی رکھہ یاد
تلخ اور ناگوار بعد قضا
اور بوجھے کہ کون ہی فرما
اور اخلاص کا کیا ہی بیان
اور اپنے عمل کو نا دیکھے
اور دیکھیگا جو بدیدۂ دل
پہلی جس چیز پر کرے تو نظر
تیرا چاہیے نزد رکھہ باری
اور قصر امید ای اشرف
اور حکمت تو جبکہ پاوے گا
کیونکہ تھوڑے یقین سے بہی دل
اور کہا ایک [illegible]

مانگ مت یاد رکھ یہ سر و علن
اس غذا پر ہے اس عریانی
چاہتی ہے کلام با اکرام
نہ ملوث گنہ سے ہو ظاہر
کہ ہو صدق و صواب سے ناطق
پارہ پارہ کری ہی وہ شمشیر
کرنے ایثار اسکو بے وسواس
دیکھے ہرگز نہ جانب ایثار
اُسکے جانب نہ التفات کرے
وہی توفیق یہہ سے تجھے بخش
ترک کر دیوے صاحبی کی صفت
اپنے قوت سے باطن ظاہر
اُنس کامل ہے اُسے حاصل
اُنس کی ہی یہی اے نیک سیر
خلق سے اُنس اسکو نا ہو کبھی
نفس کی ہے مخالفت مت بھول
کہ رہے تلخی قضا پر شاد
دلمین اپنے نہ پاوے وہ اصلا
نفس کو اپنے جاننے والا
کہین اخلاص کے ہین تین نشان
اسپہ واجب ثواب نا جانے
جانے وہ یقین ہے کامل
نظر اسکی کرے ہی خالق پہ
اپنے ہر ایک امر مین باری
لاویگی تجھ کو بوجھ زہد طرف
اُس سے انجام کار دیکھیگا
راحت عقبی کی ہو تجھے حاصل
جو قناعت زمانیون سے کرے

اور بولا کہ جو خدا سے ڈرے — دل کبھی اسکا حق کو نا چھوڑے
اور بولا کہ جسکا ظاہر حال — حال باطن پہ اُسکے ہو دال
اور کہا جو خدا کو یاد کرے — وہ فراموش سبکو کر دیوے
لوگ پوچھے ہیں اسکو ای دانا — کہ تو کس شئی سے حق کو پہچانا
یعنے جب فضل حق کا کامل ہے — معرفت حق کی حق سے حاصل ہو
پس محمدؐ رسول اکرم سے — سارے پیغمبروں کے خاتم سے
پوچھے یکبار اُس سے بندہ رب — رب اپر اپنے سونپے جاوے کب
لیوے ہر کام میں پناہ بخدا — کوئی پیوند نا رہے اسکا
کہا ایثار ہے وہ تیرا یار — کہ کبھو نا کرے ترا انکار
جنسی زاہد کہ ہووے تجھے تغیر — حاجت دوست بھی ہے اتنی کثیر
کہا بندے نے جبکہ سر و جہار — سمجھے یہ شب تپ کو بیمار
اور پوچھے کہ بندہ مولا — کس سبب مستحق ہو جنت کا
اولا استقامت ایسی کرے — کہ نہ ہرگز کبھی وہ اُس سے پھرے
اور تیسرا بظاہر و باطن — ہو مراقب خدا کا رات اور دن
پنجم آگے حساب عقبیٰ کے — آپ اپنا محاسبہ کر لے
کہا خوف خدا بسر و علن — کرے ہر خوف سے اُسے امن
کہ کسی چیز کی نہ طمع کرے — رشتہ طمع سب سے قطع کرے
سائلین یہ جواب بھی سنکر — پھر کہے اور کچھ زیادہ کر
اور پوچھے کہ حق میں سالک کے — بول عزلت درست کب ہووے
پوچھے دنیا ہی کیا کہا اُسنے — پھیرے اللہ سے جو چیز تجھے
کہ رکھیں کسکے ساتھ صحبت ہم — تب دیا یوں جواب وہ اکرم
پھر کہا مجھ کو ایک وصیت کر — کہا اسطرح اُسکو وہ رہبر
نہ خدا کی مخالفت میں نہان — دوستی نفس کی تو ڈھونڈھے جان
شاید انجام اسکا ہووے خوب — اور ہو نیز سے معرفت مسلوب
کہا باطن کو اپنے حق کے ساتھ — سونپ ظاہر کو اپنے خلق کے ساتھ
کہے اے شیخ اور کچھ ارشاد — شیخ ذوالنون یوں کیا ارشاد
گر بلا ایک آوے تیرے پر — صبر کے ساتھ تو تحمل کر
اور کئی طالبوں نے یوں پوچھا — صوفیہ کسکو کہتے ہیں فرما

حب حق پر ہوا اُسکا محکم دل — عقل بھی اسکی ہوئیگی کامل
کبھو ویسے کا تو انیس نہو — اور اسکا تو ہم جلیس نہو
کہ یقین وہ خدا ہے عز و جل — سارے چیزوں کا ہو عوض و بدل
کہا حق سے ہی حقکو میں جانا — خلق کو سب نبی سے پہچانا
اور جب خلق میں نہ نور خدا — نور احمد ہے اصل ان سب کا
خلق خالق کو سب پہچان سکے — سارے کون و مکان کو جان سکے
کہا اللہ کے سوا اسے یار — وہ نہ دیکھے کسی طرف زنہار
اور پوچھے اُسے ای باعزت — ہم رکھیں کیسے لوگ صحبت
گر چہ تو اُس سے ہووے متغیر — وہ نہو وے [illegible] تغیر
پوچھے خوف خدا بسر و عیان — حق کے بندے [illegible] آسمان
اور از خوف طول بیماری — [illegible]
وہ کہا پانچ چیز ہیں سمجھو — جن سے وہ مستحق جنت ہو
دوسرا جہاد ہوا ایسا — سہو اسمیں کبھو نہو اصلا
موت کا انتظار ہے چوتھا — اور نہیں بھی اسکے توشے کا
اور لوگوں نے اس سے پوچھا ہے — کہ نشان بول خوف کی کیا ہے
اور پوچھے نشان توکل کی — وہ دیا ہی انھیں جواب یہی
پھر کے پوچھے تو یوں دیا ہی جواب — خلع ارباب و قطع ہو اسباب
کہا دے اپنے نفس کو ذلت — ڈالنا اُسکو در عبودیت
کہا عزلت درست ہووے تب — نفس سے اپنے لیوے عزلت جب
یوسف ابن الحسین اہل کمال — اُس سے یکبار یوں کیا ہی سوال
کہا صحبت تو اُسکے ساتھ رکھے — کہ من و تو نہ درمیان رہے
نفس کی تو مخالفت میں سدا — ڈھونڈھ ہر وقت دوستی خدا
اور کسی شخص کو نجان حقیر — فی الحقیقت اگر چہ ہی وہ صغیر
اور ایک شخص اُسکے پاس آیا — اور اُس سے وصیت یک چاہا
اور تو رہ عزیز ساتھ حق کے — خلق سے بے نیاز تا کر دے
کہ نہ جب تک کہ نفس ہووے رام — اس سے راضی نہو ای نیک انجام
اور سدا در گہہ خدا کا حضور — کیجیے لازم تو آپ پر بضرور
کہا ہیں صوفیہ وہی مقبول — کہ کریں [illegible] وے خدا کو قبول

کہا اگر حق کو تو پہچانے گا — حق تعالی رہیگا دوست ترا
گر خدا کو تو نا پہچانا ہو — ڈھونڈتے پھر یا اغرور اپنے کو

کہ پہچانا ہو حق کو وہ آگاہ — حق طرف تا تجھے بتاوے وہ راہ
پوچھے عارف کا درجہ اول — پوچھے کون سا ہی اسے اکمل

کہا حیرت ہی درجہ اولی — بعد اسکے ہی عجز اقتضا ہے بجا
ازدیاں اسکے بعد ہے حیا تو — بعد اسکے حیات ہے پایا تو

اور پوچھے اُسے ابی شیخ اجل — بول عارف کا کونسا ہی عمل
شیخ بولا بہ سیر احوال — ناظر حق رہے وہ ہر حال

اور لوگوں نے یوں کیا ہی سوال — نفس کی معرفت مین کب ہو کمال
کہا جب اُس سے بدگمان ہو تو — اُس سے ہرگز نہ ظن نیک رکھے

نقل ہے مرض موت مین اسکے — لوگ اسطرح آنکر پوچھے
بولے لئے کیا ہے آرزو تیری — کہا یک آرزو ہی ہے باقی

کہ یقین آگے میرے مرنیکے — ایک لحظہ ہی آہ باقی ہے
لطف سے ہے اسکے اسکو پہچانون — پس پڑھا ہی یہ شعر وہ محزون

الشوق امرضنی والشوق احرقنی — والحب اضنانی واللہ احیانی
شعر یہ پڑھ کے ہو گیا خاموش — بعد یک روز تک رہا بیہوش

یوسف ابن حسین پھر آکے — ایک وصیت طلب کیا اُس سے
کہا ذوالنون ایسے دفنین آہ — مجھ کو مشغول مت کرا ای آگاہ

کر بیان سان حق پر کرکے نظر — متعجب ہون اور حیران تر
پس ہوا اس جہان سے ناقل — رحمت حق سے ہو گیا واصل

ستر شخص نے بعالم خواب — دیکھے اس رات مصطفیٰ کا جناب
کہا یک دوست حق کا آتا ہی — یعنے ذوالنون نام اسکا ہی

ہم نے آئے ہین اسکے استقبال — پس مین ایسے کے کیا کہ ہو جلال
بعد رحلت جبین پر اسکے — غیب سے یہ لکھا ہوا دیکھے

هذا حبيب الله مات في حب الله هذا قتيل الله مات في سيف الله

یعنے یہ دوست خدا ہی بجا — دوستی مین ہی ہی خدا کے موا

تھی یہ مقتول حق تعالی کا — حق کی تلوار سے ہی مارا گیا
اور جنازہ اٹھائے جب اسکا — گرم خورشید بے نہایت تھا

تب پرندے بہت سے آئے ہین — بال و پر اپنے سب جمائے ہین
اور جنازے پہ سایہ ڈالے تھے — گھر سے بے شبہ گور تک اسکے

راہ مین جب جنازہ اسکا چلا — یک موذن نے تب اذان بولا
وہ موذن نے اشہد ان اندر — پہنچا جب کلمہ شہادت پر

اپنی انگشت سے شہادت کی — شیخ ذوالنون نے اٹھایا تھی
کئے لوگوں نے شور اور فریاد — کہ ہی زندہ مگر یہ نیک نہاد

اور جنازہ وہین اتارے سبھی — اسکی انگلی کھڑی تھی وہ یونہی
گرچہ چاہے کرین برابر وہ — پر نہ امکان پائے اُس پر وہ

پس جنازہ اٹھائے ہین ناچار — اور کئے دفن اسکو سب اخیار
مصریان اسکو جو ستاتے تھے — رنج دے اسکا دل دکھاتے تھے

سمجھے اپنی تھی سب وہ نادانی — کھینچے اُس سے بڑی پشیمانی
معتقد اسکے جان و دل سے ہوئے — اور اپنے کئے سے توبہ کئے

سمجھے ذوالنون کا رتبہ والا — قدس اللہ سرہ الاعلی

ذکر بایزید بسطامی قدس اللہ سرہ

شیخ و سلطان عارفین کرام — پیشوائے مکملین عظام
صاحب جذب و حال و صاحب دل — ذو المواجید واصل موصل

آفتاب سماے ورع و تقا — شمع کاشانۂ فنا و بقا
شیخ دین بایزید بسطامی — قدس اللہ سرہ السامی

قطب عالم تھا وہ ذوی الارشاد — ذات اُسکی تھی مرجع اوتاد
ہینگے اسکی ریاضتین بسیار — اور اسکی کرامتین بسیار

اور بعض حقایق و اسرار — یک نظر تھی بڑی اسے ای یار
اور وجد بلیغ رکھتا تھا — اور تھا کشف و شہود مین یکتا

قرب حیثیت کا جو بڑا ہی مقام — جس قدم تھا اسمین اسکو تھا مدام
غرق تھا آتش محبت مین — اور شناور تھا بحر الفت کا

تن تھا اسکا مجاہدے مین سدا — دل تھا اسکا مشاہدے مین سدا
اور روایت حدیث کی مقبول — ہی وہ شیخ شہیر سے منقول

اور معانی مین بس طریقت کے — اور اسرار مین حقیقت کے
تھا چندان کسیکو استنباط — کیا اکثر یقین اور استنباط

نہیں پوشیدہ ہی کمال اسکا تا بحدیکہ یوں جنید کہا
کہ ہمارے مین بایزید جلیل ہی فرشتوں مین جسطرح جبریل
اور توحید کا جو ہے میدان سالکان جسمین ہین گئے تیز دوان
جو وہ میدان کا نہایت ہی وہ تو اسکا ابھی بدایت ہی
اور بے شبہ اس سخن کی دلیل قائل ہی بایزید کا بے قیل
گذرے یک بوستان پہ سو سال کہ بہار سا گل کھلے خوشحال
شیخ بو الخیر بو سعید خبیر حق مین اسکے کیا یہہ خوش تقریر
کہ یہہ سجدہ ہزار عالم کو دیکھا مین بایزید سے مملو
اور نہیں بایزید ہی درمیان یعنے ہی محو حق مین وہ ذیشان
اور کہتے ہین بایزید کا جد نہیں مومن تھا بلکہ گبر اشد
پدر تھا اسکا صاحب اسلام از بزرگان بلدۂ اسلام
یون دی اسکی والدہ نے خبر کہ وہ تھا جب مرے شکم اندر
لقمہ رکھتی تھی منھ مین گر ایسا کہ وہ لقمے مین شبہ کچھ رہتا
تو شکم مین مرے تڑپتا وہ جنبش و اضطرار کرتا وہ
لقمہ جب تک نہ تھوکدون تمام وہ نہ لیتا قرار اور آرام
یہہ ہے مصداق اس سخن کا بجا لوگ سایل ہوے ہین اس سے آ
کیا ہی بہتر یہہ رہ مین گر ارشاد کہا دولت ہی جا تو مادرزاد
کہے دولت یہہ گر نہو حاصل چشم بینا کہا وہ صاحب دل
کہے یہہ بات بھی اگر نا ہو کہا ذوالنون گوش شنوا ہو
کہے یہہ بھی نہو تو فرمایا کہ مناجات مرگ ہی اولی
نقل ہے جبکہ والدہ اسکی مدرسے مین ہی یک اسنے بھیجی
لطف سے اسکو استاد اسکا درس قرآن پاک دیتا تھا
جبکہ اسنے سورہ لقمان پہنچا اس آیت شریف پہ جان

اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ

یعنے اس طرح حق نے فرمایا کہ تو شکر و سپاس کر میرا
شکر کر والدین کا بھی ترے ہی تری پرورش مجاز اسنے
معنی دریافت اسکی اسنے کیا اوستاد اسکا اسکو سمجھایا
پس یہہ آیت کی معنی اظہر جلد ولیکن گئی ہی اسکے اثر
وہیں تختی کو اپنے رکھا ہی اور استاد سے یہہ بولا ہی
کہ اجازت دے مجکو ای رہبر تا مین جاؤن بخدمت مادر
وہ اجازت دیا بلاوسواس وہ گیا جلد اپنے مادر پاس
اسکی مادر نے اسکو پوچھی تب کس لئے آیا ای پسر تو اب
تب کہا بایزید اسے مادر آج پہنچا ہون مین یہہ آیت پر
حق تعالی نے اندرین آیت حکم فرمایا ہے بد و خدمت
حق تعالی نے اپنے شکر کے سات ضم کیا شکر والدین کی بات
مجھ کو طاقت نہین ہی یہہ اصلا کہ خدائی و گھر کی لاؤن بجا
آج یہہ آہ آیت قرآن جان مری تنگ کردئی ہی جان
یا مجھے مانگ لیجئے ز خدا تا مین خدمت گذار ہون ترا
یا خدا ہی یہہ چھوڑ میرے تئین رہون طاعت مین تا اسکے مین
کہی مادر نے ای مرے فرزند ای مرے نور چشم اے دلبند
کار حق مین ہی مین تجھے چھوڑی حق مرا مین نے تجھ کو بخش دی ہی
جا تو اب طالب خدا ہو جا راہ حق کی ہی فدا ہو جا
پس تبھی بایزید نیک انجام نکلا بسطام سے بجانب شام
شام کے دشت مین تہی تنہا کھینچتا تھا ریاضتیں ہر حال
کھانے سونے سے بس اٹھایا ہات اور عبادت مین ہی لگا دن رات
ایک سو تیرہ پیر پایا بات انکی خدمت بجا لے آیا ہی
اور اسنے لیا ہی نفع کثیر شیخ صادق ہی اسنے ہی یک بیت
نقل ہی ایک روز صادق پاس بیٹھا تھا بایزید پاک اساس
شیخ صادق نے اسکو فرمایا طاق سے یہہ فلان کتاب لے آ
تب کہا بایزید ای استاد کون طاق کیجیے ارشاد
کہا صادق کمال حیرت سے کہ تو رہتا ہی ایک مدت سے
طاق کیا اب تلک نہین دیکھا اسطرح بایزید کہنے لگا
کہ مجھے طاق سے ہی کیا سروکار تیری خدمت سے ہی مرا سروکار
مین نہ آیا ہون بہر نظارہ بلکہ آیا کہ تجھ سے لون بہرہ
وہ کہا جا تو اب سوے بسطام کام تیرا خدا کیا ہے تمام
نقل ہے بایزید سے اکر لوگ یکبار بیدستے مین خبر

ختم ہین سبکے مین ہی قاصر ہون / دے معارف کا مین ماہر ہون
جان اس طرح سے ہی تو ای سلیم / لے ادب سے شریعت تسلیم
ورنہ انکے کلام کا انکار / کر تو اپنے قصور کا اقرار
بس تو کر اتباع شرع و سنن / اہل باطن سے تو نہو بد ظن
حشر کے دن نہ تا در مثقال / تیرے اعمال سے ہو تجھسے سوال
غیر کے حال و قال سے زنہار / نہو تجھ پر سوال روز شمار
بس تو رہ بندگی مین شام و سحر / غیر کے خیر و شر پہ حکم نکر
حکم آن قصہ با خدا بگزار / بندگی کن ترا بحکم چہ کار
دیکھہ نزد محققین کبار / ہے مقرر یہہ قاعدہ ای یار
کہ کلام مشایخ فاخر / گر تو دیکھے مخالف ظاہر
اسکے انکار مین نکر تعجیل / بلکہ کر اسکی نیک ہی تاویل
گر نہ تاویل بن سکے تجھسے / اسکو تسلیم اونپہ کر دیجے
ہو تو شرع ہمام کا تابع / نہین انکے کلام کا تابع
نہ بزرگون سے بد گمان ہو کبھی / انکا دشمن ہے وہ جہانمین شقی
اور علمانے یہہ بھی لکھا ہے / دیکھے قایل کو پہلے کیسا ہی
گر ہو زندیق و ملحد اشہر / نہ مقید بشرع پیغمبر
مرے رد کلام اسکا شتاب / تا نہو وین عوام اس سے خراب
تابع شرع گر ہے وہ بے قیل / کرے اسکے کلام کی تاویل
گر وہ زندہ ہے پوچھہ لیوین تب / اس سے اسکے کلام کا مطلب
گر وہ سمجھاوے حسب شرع رسول / بے تعصب کرین تب اس سے قبول
گر نہ سمجھا سکیگا وہ بارے / تب نصیحت ملایمت سے کرے
پوچھنا وجہ اور سمجھانا / بات ہی یہہ بہ مومن ادنی
ورنہ اقوال اولیاے کرام / کہ جو انکے ہین کشف اور الہام
کشف و الہام پر ہی ہے موقوف / جانے جب تو ہو صاحب مکشوف
بحث مین اسکو تو نہ لا زنہار / بلکہ کیجے سلوک لیل و نہار
جب خدا تجھپہ لطف فرماوے / تجھکو بھی اس مقام پر لاوے
بلکہ لکھے ہین صراحتاً فقہا / مسئلہ متفق علیہ بجا
کسی مومن کے گر کلام اندر / کفر کے احتمال ہون اکثر
گرچہ ہو وے پہلون تلک بھی بیان / یک ہو ایمان کا احتمال اسمین
تو بھی مفتی کو یہہ ضرور ہے سدا / اسکے اسلام پہ ہی دے فتوی
بحر رایق مین دیکھہ یون ہی کہا / در مختار مین بھی یون ہی لکھا
آہ جو ہو وین مومنین عوام / حکم ایسا رکھے جب انکا کلام
اولیا کے کلام مین ضرور / اسقدر احتیاط ہو منظور
آہ قاصر ہو جب ترا ادراک / انکے انکار مین نہو بیباک
جو کہ لکھا ہون قاعدہ اوپر / رکھہ ہمیشہ تو اسکو پیش نظر
ہین اسی پر اکابر علما / ہین اسی پر اعاظم عرفا
جیسے غوث الوری شہ امجاد / یونہی ملفوظ مین کیا ارشاد
اپنی احیا مین حجۃ الاسلام / دیکھہ وونہی لقین کیا ارقام
اور یواقیت مین بھی ای گیانی / وونہی لایا امام شعرانی
شیخ عبد الکریم جیلی بھی / لکھا اپنی کتاب مین وونہی
اور شیخ مجدد اکرم / اپنے مکتوب مین کیا ہی رقم
اور ایسا ہی یافعی رکھہ یاد / اپنے ارشاد مین کیا ارشاد
اور ختم المفسرین کرام / مقتداے محققین عظام
شیخ ہندوستان عبد عزیز / لکھا تفسیر مین بھی با تمییز
اور طریقت مین وہ کتاب لطیف / جو مرا شیخ نے کیا تالیف
ہین وے دونون کا بھی جواہر نام / یونہی دونون مین وہ کیا ارقام
اور یونہی لکھے بہت اخیار / انپہ ہو حق سے رحمتین بسیار
الغرض یونہی اولیا اللہ / کل صوفیان حق آگاہ
بالیقین جادہ شریعت پر / استقامت کیے ہین شام و سحر
تھے سدا اتباع سنت مین / عادت و خلق اور عبادت مین
تھے فدا پیروی مین حضرت کے / تھے وے پروانہ شمع سنت کے
ہوئے اس بہر تھے ہین کامل / ہو گئے ہین وے کامل و واصل
انھین رتبہ ملا ولایت کا / یہہ نتیجہ ہے تبع سنت کا

فصل

تبع سنت کے فصل مین ہے یار / اب لکھون چند آیت و اخبار

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم

یعنے کہتا ہے حق نے حضرت کو | ای نبی یون سے بیہ تاکید تو | تم اگر چاہتے ہو اے لوگو | کہ رکھے دوست حق یقین تم کو
تو مری پیروی کرو بہ ضرور | دوست رکھیگا تم کو با عزیز | اور تمھارے گناہ بخشیگا | ہی غفور و رحیم وہ مولا

قُلْ اَطِيْعُوا اللهَ وَالرَّسُوْلَ فَاِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِيْنَ ۝

اور کہتا ہی اے رسول مرے | بول دیجیے یہ میرے بندون سے | کہ خدا اور رسول کی ناچار | تم اطاعت کرو بسر و جہار
حکم یہ گر بجا نہ لاؤ گے | اور تم اس سے پیٹھ پھیروگے | تو خدا ایسے منکروں کو یقین | نہیں رکھتا ہے دوست جانو یقین

وَاَطِيْعُوا اللهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ

اور خدا اور رسول کی لوگو | تم اطاعت سدا بجا لاؤ | جب اطاعت یہ تم نے لاوین بجا | تم پہ رحمت کریگا وہ مولا

وَمَنْ يُّطِعِ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا

اور خدا و رسول کا فرمان | جو بجا لاویگا بسر و عیان | سو تری وہ مراد کو پہنچا | اسکے درجے بلند کریگا خدا

وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ

اور جو کچھ کہ تم کو دیوے رسول | سو اسے لیو دل سے کر کے قبول | اور وہ جس سے تم کو منع کرے | بند کو دور تم رہو اس سے
اور اللہ سے ڈرو لوگو | سخت اسکا عذاب ہے سمجھو

فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

یعنے ہیں چاہیے ڈریں وے سبھی | کرتے ہیں جو خلاف حکم نبی | کہ پڑے اپنے یک بلائے عظیم | یا ویں دوزخ میں یا عذاب الیم
ایسے ہی آئے ہیں بہت آیات | اور احادیث شاہ موجودات | انسے لکھتا ہوں اب حدیثیں چند | سو سنو انسے تم نے لیو پند

عن انس مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِيْ فَقَدْ اَحَبَّنِيْ وَمَنْ اَحَبَّنِيْ كَانَ مَعِيْ فِي الْجَنَّةِ

یون روایت کیا انس نے یار | کہ ہیں فرماتے سید الابرار | میری سنت کو جسنے دوست رکھے | پس مقرر رکھا وہ دوست مجھے
دوست مجھ کو رکھے جو بالتحقیق | ہووے گا مرا بہشت میں وہ رفیق

وعن جابر رض كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَعَلَا صَوْتُهٗ وَاشْتَدَّ غَضَبُهٗ كَاَنَّهٗ مُنْذِرُ جَيْشٍ يَقُوْلُ صَبَّحَكُمْ وَمَسَّاكُمْ وَيَقُوْلُ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَيُفَرِّقُ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى وَيَقُوْلُ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ

اور جابر نے یون دیا ہی خبر | خطبہ پڑھتے تھے جبکہ پیغمبر | آنکھیں ہوتی تھیں سرخ اُنکی تب | بلند آواز اور سخت غضب
گویا لشکر سے یک ڈراوین قوی | کر وہ پہنچیگا صبح شام اگر | کہتے ہیں اور دن قیامت کا | سمجھو بھیجے گئے ہیں اب ایسا
کلمہ کی اور بیچ کی انگلی | وہ دکھاتے تھے کر جدا ہی | یعنے بعد سے میری بعثت کے | ہی قیامت قریب سن لیجے
درمیان میرے اور قیامت کے | کوئی دوسرا رسول نا ہووے | ختم مجھ پہ ہوئی نبوت جب | ہی قیامت قریب جانو اب
جیسے دو انگلیان یہ ہیں باہم | فاصلہ انمین ہے بہت ہی کم | یو نہی میرے بیچ اور قیامت میں | قرب ہی فاصلہ ہے کم تھین
پس خدا سے ڈرو بسر و جہار | توشہ عاقبت کرو تیار | بعد کہتے کہ یہ کتاب خدا | نیک ترتیب کلام سے ہی بجا

ہر نیا کام جا تو بدعت ہی
اور بدعت ہر ایک ضلالت ہی

عَنْ اِبْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَہٗ اَجْرُ مِائَۃِ شَہِیْدٍ ÷

ابن عباس نے دیا ہے خبر
کہ کہے ہین رسول جن و بشر

میری امت مین جب فساد پڑے
جو تمسک مری چلن کو کرے

حق تعالی نے سو شہیدون کا
اسکو اجر و ثواب دیویگا

وَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ

جسنے سنت سے منھ مرے پھیرے
جانیو وہ نہیں ہی میرے سے

کیئے لعنت بہ تارک سنت
دوسری ایک حدیث مین حضرت

اور ایسے ہی آئے ہین اخبار
جسکے لکھنے کو چاہیئے طومار

نقل آئی ز احمد حنبل
کہ کہا یون ہی وہ امام اجل

ایک جماعت کے بین نے تھا ہمراہ
گذرتے ہین ایک نہر پر ناگاہ

اترے پانی مین ہو برہنہ سب
مین برہنہ نہیں ہوا ہون تب

کہ مجھے یاد آئی ایک خبر
کہ جو فرمائے تھے وہ خیر البشر

جسنے ایمان خدا پہ لایا ہو
اور قیامت کے روز پر سمجھو

وہ برہنہ نجاوے در حمام
یاد آتے ہی یہہ حدیث تمام

اپنی لنگی کے ساتھ ہی بصواب
مین نے اترا ہون جلد تر در آب

اسی شب کوئی خواب مین میرے
آکے اسطرح سے کہا ہی مجھے

آج کی رات تجھ کو ای احمد
ہو بشارت ز بارگاہ صمد

تو جو سنت پہ وہ کیا ہی عمل
تجھ کو بخشا خدا نے عز و جل

اور کیا وہ تجھے جہان کا امام
تیرے تابع ہون تا خواص و عوام

مین نے پوچھا تو کون ہے ای خلیل
کہا مین جبرئیل ہون بے قیل

دیکھئے پیروی سنت سے
پائے اخبار مرتبے ایسے

عمر مین اپنے وہ کبھی زنہار
کبھی تربز نہ کھایا ہے یکبار

اس سے لوگون نے آگے پوچھا ہی
بول تربز تو کیون نہ کھاتا ہے

کہا پہنچی نہیں ہے مجھ کو خبر
نوش فرمائے اسکو کیون سرور

یعنے کیسا اسے تراشے ہین
اور کسطرح اسکو کھائے ہین

جب حدیثون مین یہہ نپایا ہون
اس لئے مین نہ اسکو کھاتا ہون

تا نہ مجھ سے خلاف سنت ہو
اسکے کھانے تراشنے مین سنو

اور جو تھا اسکے وقت مین حاکم
بسکہ دشمن ہوا اسکا وہ ظالم

قتل کا اسکے جب ارادہ کیا
تین دن رات وہ امام چھپا

اور ظاہر ہوا ہے چوتھے روز
لوگ اس سے کہے ہین اے فیروز

ابھی ڈھونڈتے ہین ظالمون نے تجھے
پس مناسب نہیں کہ تو نکلے

تب کہا غار ثور کے درمیان
تین دن ہی رہے نبی پنہان

آہ کیون اس سے مین زیادہ چھپون
کیون یہہ سنت کا مین خلاف کرون

گرچہ مین انکے ہاتھ سے مرون گا
نکرون پر خلاف سنت کا

اللہ اللہ ہوئے سلف کے خیار
اسقدر تھے سنن کے تابعدار

جان کا اپنے بن گئے پروا
جان سنت پہ یون کئے ہین فدا

دیوے انکو جزاے خیر خدا
دیوے ہمکو بھی اقتدار انکا

احقر اب پھیر اب عنان قلم
کرو ہی حال بایزید رقم

نقل ہے جب کیا وہ حج کا خیال
چلا کعبے کی راہ بار اسال

کہتے ہین چند گام جاتا تھا
اور مصلا وہان بچھاتا تھا

باکمال خشوع عجز و نیاز
پڑھتا دو رکعتین وہ نفل نماز

کہتا دلبر یہہ نہین ہیگی
آہ دنیا کے بادشاہونکی

تا کہ داخل ہون اسمین جا یکبار
یہان لازم ادب ہی سر و چہار

قصہ کوتاہ ہسم برین منوال
طی کیا ہے وہ راہ بار اسال

ہوا کعبے مین جا کے پس واصل
حج کعبہ اسے ہوا حاصل

اور اسی سال مین وہ شیخ زمان
نہ مدینے طرف ہوا ہی روان

اسی برس لوٹ جا وہ نیک انجام
دوسرے سال باندھ پھر احرام

جا کے حضرت کی ہی زیارت کی
یہہ ادب کی ہے وہ رعایت کی

باندھ احرام اسنے دوسرے بار
نکلا ہے اپنے شہر سے ای یار

نکلا جب شہر سے وہ با توقیر
ہوئے ساتھ اسکے ایک خلق کثیر

[illegible]
اپنے ہمراہ انکو پاتا ہے

[illegible]
[illegible]

نقل ہے بایزید بحر صفا
لوگ پوچھے اُسے ای فرخ پے
گر ہو مسجد مین جا یفہ کو گذر
اہل ظاہر کے دانش وافہام
پوچھا کسواسطے تم اے لوگو
کہ عجب نیک ہی وہ شہر و بلد
سر دیوار پر کہڑا حیران
لوگ پوچھے یہ حال ہے کیسا
آہ وہ بات مجھکو آئی یاد
آہ حاضر اگر ہو دل یکبار
یہی حالت رہی تمامی رات
نہ سنا اُس سے ہی نے کوئی بات
وہین زانو پہ پھر وہ رکھا سر
جب دیا بسط اُسکو رب قدیر
نقل ہی ایک وقت وہ رہبر
کیا نہ اے بایزید شرم کیا
وہ قسم کھائی جب تلک جیوں
تین جا سے جدا وہ رکھا تھا
غیر دیوار مسجد ای ہوشیار
تین بار اپنے منہ کو دہوتا ہون
وہ کہا تیس سال تک ہین سے
حق تعالی سے آئی جب امداد
نقل ہے شیخ بایزید کا کام
نقل ہے بوتراب کا تھا رشید
لہا سو بار ایک دن میں جو

در مسجد پہ جبکہ آتا تھا
کس لئے بول یون تو روتا ہی
وہ ملوّث نہ ہووے گی کیونکر
پا نہ سکتے تھے جبکہ اسکا کلام
مجھکو بسطام سے نکالے ہو
کہ رہے بایزید جس کا بد
اور نہین ذکر وہ کیا بزبان
درد سے انکو تب کہا ایسا
کر دی سب خوشی میری برباد
جلد ہوتی زبان میری بیکار
صبح اُسین ہی ہوگئی یہانتک
تھا یہی حال اسکا سب اوقات
تھا یہی حال اسکا شام و سحر
فایدے پائے اُس سے خلق کثیر
سرخ دیکھا ہی سیب یک بہتر
نام میرا تو سیب پر رکھا
میوہ بسطام کا نہین کھاؤن
گھر کا مسجد کا اور طہارت کا
یا کہ اپنے رباط کی دیوار
بہر تعظیم خالق بیچون
آہ صد آہ نفس کو اپنے
تب ضرر نفس ہوگیا انسداد
پہنچا تا این مقام دہد انجام
صاحب وجد و حال ایک مرید
دیکھے ہی بایزید کے رب کو

ہوکے حیران وہین کہڑا رہتا
وہ کہا اس لئے مین روتا ہون
نقل ہے جبکہ وہ بلند ہوا
ساتھ بار اُسکو پنج دے وافر
لوگ کہنے لگے تو ہے بدکار
نقل ہے وہ برائے ذکر خدا
اور کہتے ہین تب پیشاب کی جا
کہ مرے پر تھی جبکہ لڑکائی
رو دی ایک حیرت و وحشت
گر حرکت زبان مین آتی تھی
شیخ عیسی کہا کہ تیرہ سال
سر کو زانو پہ اپنے دہرتا تھا
اور یون شیخ سہلگی نے کہا
تھا بڑا فیض بخش اسکا کلام
دیکھ بولا کہ ہے یہ سیب لطیف
تا چہل روز آہ نام خدا
نقل ہے مدت چہل سالہ
اور چہل سال تک وہ نیک اطوار
وہ کہا مین نے مدت سی سال
بو موسے نے اُسکو پوچھا ہی
سوئے درگاہ کھینچ لاتا تھا
وہ مجھے کھینچتا تھا سوے خدا
جو گذرتا تھا اُسکو در خاطر
یار با پیر بولتا تھا اُسے
اُسکو حاجت ہی بایزید سے کیا

اور بے اختیار روتا تھا
آپ کو حایضہ سے پاتا ہون
مرتبہ اُسکا ارجمند ہوا
شہر بسطام سے کئے باہر
یون کہا تب وہ قدوۂ اخیار
ایک شب بام صومعہ پہ گیا
خون اُس سے روان بہت ہی ہوا
نا منرابات لب پہ یک آئی
کر دئی یون مجھے وہ بے طاقت
دل مین وحشت بڑی سماتی تھی
اُسکی صحبت مجھے رہی ہر حال
جب اٹھاتا وہ آہ کرتا تھا
جانئے حال اُسکے قبض کا تھا
مستفیض اُس سے تھے خواص و عوام
وہین پہنچی ہی یک ندائے شریف
ہی فراموش دل سے اُسکے ہوا
ایک مسجد مین وہ مجاور تھا
نہ لگایا ہے پشت بر دیوار
جب کرون یاد خالق متعال
کام اس رہ مین سخت تر کیا ہے
دھوم ردنے کا وہ مچاتا تھا
اور اُس سال مین وہ ہنستا تھا
اسپہ ہوتا تھا وہ تجلی ہر
کاشش تو بایزید کو دیکھے
بوتراب اُسکو یون جواب دیا

کہ خدا دیکھیں جو تو دیکھے	دیکھے برقدر حوصلہ اپنے	اور جب اُسکے پاس جا دیکھے	دیکھے برقدر حوصلہ اُسکے	جو تفاوت کہ مرتبے مین ہے	اُنکا تفاوت مشاہدہ مین ہے

فضل صدیق جو ہے بعد نبی
مجھے بسطام مین جو پہردو آ
[illegible]

کہان پہنچیگے اُسکو خلق سبھی
اور تب بایزید گھر مین تھا
دیکہ تشریف اُسنے لاتا ہی

تب کہا ہی مرید بے وسواس
کہ گیا تھا وہ گھر سے لیک تب
[illegible] آپ لب

چلے اب بایزید کے پاس
گئے لیکن [illegible] سے اب شتاب
[illegible]

جبکہ وہ اُس مرید کو دیکھا
اور وہ بایزید کو دیکھا

ہو گیا ہے مرید سے لرزان
گر پڑا اور دین دیا اپنے جان

حال یہہ بوتراب جیسا دیکھا
کر تعجب بایزید سے یہ پوچھا

کہ تھی کیسی یہہ شخص کی حالت
کہ تہ رہی یک نظر بین کی حالت

یون کہا بایزید اسکے ساتھ
ذات بھی اُس جوان کے تھی یکبات

کیا نہین وقت کشف اسکا بچا
اُس جوان کے اوپر نہ آیا تھا

سو وہ میرے مشاہدہ مین اب
کشف بے شبہ کر دیا ہے سب

جب نہین اسکو اسکی طاقت تھی
اس لئے اُس نے جلد رحلت کی

مصر کے عورتونکی حالت تھی
تھی بلاشبہ جان ایسی ہی

حسن یوسف کے دیکھنے کا ال
نہین طاقت تھی انکو جب حاصل

نقل ہے عارف ذوی المنصب
شیخ یحیی معاذ رازی جب

نامہ یک بایزید کو لکھا
یہی مضمون تھا وہ نامے کا

کہ مجھے اور ہے مجھے اگر مولا
حشر کے دن بہشت دیویگا

ہی ترے ساتھ ایک راز ہرا
بالیقین زیر سایۂ طوبی

اور وہ نامے کے ساتھ اکرم
بھیجا یک قرص نان بھی سدم

اور بھیجا ہے یہہ پیام زبان
کہ تناول تو کیجئے یہہ نان

آب زمزم سے بین بچایا ہون
اور خدمت مین تیرے بھیجا ہون

بایزید اسکو یون جواب دیا
کہ جہان ہووے یاد مولا کا

ہے وہی جانئے بہشت علا
اور وہی ہوگا سایۂ طوبی

اور وہ قرص نان جو بھیجا تھا
مین نے اسکو تہ کام مین لایا

گر ہے بھیجا تو یہہ پیام مجھے
کہ بچایا ہون آب زمزم سے

پر نہین یہہ خبر تو مجھکو دیا
کہ تو کس تخم سے اسے بویا

شیخ یحیی سناہے جب یہہ مقال
اسکا مشتاق ہوگیا در حال

اسکے ملنے سے تھی و ... [illegible]
اور پہنچا ہے یا بوقت عشا

تب نہین گھر مین تھا وہ شیخ زمان
کہ گیا تھا سوئے گورستان

ہوتا ہی وہ مین بھی جا پہنچا
شیخ کو اُس قبور مین دیکھا

دو انگوٹھون پہ پاؤن کے تھا کھڑا
ذکر و تسبیح مین خدا کے تھا

صبح تک بھی یہی تھا حال اسکا
صبح کے وقت مین نے اُس سے ملا

نقل ہے بایزید سے ای یار
کہ تھا صحرا مین مین نے جا یکبار

ایک شب نیند آئی کچھ سویا
ناگہان مجھ کو احتلام ہوا

آہ موسم تھا سخت سرمے کا
سخت شدت سے چل رہی تھی ہوا

غسل کرنے کا مین ارادہ کیا
نفس تب اضطراب کرنے لگا

بولتا تھا کہ صبر کچھ کیجے
تا طلوع آفتاب ہو جاوے

کاہلی اسکی دیکھ مین سمجھا
صبح کی ہو دیگی نماز قضا

تن بندھا تھا پا آب دیکھا مین
اپنے ہاتھون سے اسکو توڑا ین

اترا پانی مین اور غسل کیا
جلد خرقے کو اپنے پہن لیا

تن مرا صبح تک رہا لرزان
طاق تھی میری طاقت امکان

نقل ہے ایک شب وہ شیخ زمان
آرہا تھا زسوئے گورستان

رہ مین بربط کوئی بجاتا تھا
نفس پر مین نے اپنے زجر کیا

اور اٹھا جلد سوئے آب گیا
جب وہ نزدیک شیخ کے پہنچا

شیخ لاحول برزبان لایا
اور اسکو ہے منع فرمایا

آہ وہ بے ادب نے چڑھ جا کر
مارا بربط سے شیخ کے سر پر

سر پاک اسکا آہ پھوٹا ہے
اور بربط بھی اسکا توٹا ہی

شیخ کے سر سے خون جاری تھا
رنج اسکا تمام شب کھینچا

صبح دم ایک پر طبق حلوا
مول بھیجا اُسکے ساتھ بربط کا

خاص خادم کے ہاتھ اپنے دیا
پاس اُس شخص کے روانہ کیا

اور ایسا کہا کہ اسکو بول
کہ یہہ بربط کا تیرے لیجے مول

اور حلوا یہہ نوش کیجے ضرور
تھی شفقت کی بات سے ہو دور

وہ جوان جبکہ یہہ سنا ہی پیام
ہوگیا بے قرار و بے آرام

شیخ کے پاس دوڑتا آیا
اور اسکے قدم پہ جلد گرا

اشک آنکھون سے بھی بہایا ہے
عذر خدمت مین اسکے جا چاہی

اور گناہون سے اپنے توبہ کیا
اور شریعت کی راہ اُس نے لیا

اور کئی شخص اُسکے ساتھ ہوئے
اور اپنے گنہ سے توبہ کئے

اسکے اخلاق کی برکت سے
بہرہ ور ہو گئے ہدایت سے

نفس اور خشم سے کہین کچھ بات
نہ ملے اجر اُسپہ کچھ ہیہات

ہی روایت کہ حیدر کرار
شاہ مردان مقاتل کفار

جنگ مین ایک حملہ لاسکے ہین
ایک کافر کہین گرائے ہین

اور چڑھے جلد اُسکے سینے پر
چاہیے تا اسکا کاٹ دیوین سر

آ وہ بے ادب لعاب اپنا
جلد تر اس جناب پر پھینکا

تب دئیے چھوڑ اُسکو شیر خدا
کر تعجب وہ آپ سے پوچھا

کس لئے آپ مجھکو چھوڑ دیئے
شاہ مردان نے اُسکو فرمائے

کہ گرایا تجھے برائے خدا
اور للہ مارنا چاہا

لیک جسوقت تونے تھوکا ہے
مجھکو بے خواست غصہ آیا ہی

گر مین غصے سے قتل کرتا شتاب
اُسپہ ملتا نہ مجھکو اجر و ثواب

سن وہ حیران ہوگیا ہی مین
کہ یہہ کیسا ہے دین اور آئین

کفر سے دل تبھی اُٹھایا ہے
اور ایمان تبھی وہ لایا ہے

الغرض نفس سے کرین جو کام
نہین اُسمین ہے خیر کا انجام

امر معروف نفس سے نکرین
نہ امید ثواب اسمین دہرین

پر قصاص و حدود اور تعزیر
جو مقرر ہین شرع مین ای خبیر

رفق اور نرمی نصیحت تا ان
کچھہ منافی نہین ہے اُسکے جان

کر حکومت کے ساتھہ ہی وہ بات
کرین جاری حدود و تعزیرات

یعنے جو ہووے مومنون کا امام
اور قاضی نافذ الاحکام

پہنچتا ہے اُنھین بہ میر و فقیر
کرے جاری حدود اور تعزیر

دیکھہ قایم کئے ہین حد جو عمر
اپنے فرزند ارجمند اُپر

دین جن سے لیا ہی زینت و زین
رضی اللہ عنہ فخر الکونین

نقل ہے بایزید نے یکروز
ہوا کوچے مین ایک جلوہ فروز

تنگ تھا راستہ نہین تھا ترا
اور ایک سگ وہ رہ سے آتا تھا

پھر گیا شیخ اسکو دیکھ کے یار
راہ وہ سگ لئے کیا ایثار

دلمین تب ایک مرید کے ای یار
گذری یہہ بات ازرہ انکار

کہ خدا آدمی کو عزت دی
خلق پر سب اُسے فضیلت دی

اور ہمارا یہہ شیخ عالیشان
زمرۂ عارفین کا ہی سلطان

ساتھہ اُسکے بھی لوگ لائق ہین
معتقد اور مرید صادق ہین

ایک کتے کے واسطے ان پر
راہ ایثار یہہ کیا کیونکر

خطرہ ایسا اُسے گذرتے ہی
شیخ آگاہ اُسپہ ہوگئے تبھی

یون کہا اُس مرید سے درحال
کہ کہا سگ یہہ از زبان حال

کہ ازل مین مرے سے کیا تقصیر
ہوئی سرزد ترے سے کیا توقیر

کہ مجھے پوستین سگ یہ قبیل
دیکھہ پہنا کے یون کئے ہین ذلیل

اور یہہ خلعت تجھے جو پہنا کے
تجھکو سلطان عارفین کئے

جب ہوا ان یہہ بات سے آگاہ
اُسپہ ایثار کر دیا ہون راہ

نقل ہے جب شقیق بلخی کا
ایک مرید عزم حج کعبہ کیا

جب وہ رخصت کے واسطے آیا
اُسکو شیخ شقیق فرمایا

شہر بسطام پر تو کرکے گذر
تو ملاقات بایزید کی کر

یہہ سخن وہ قبول کر نکلا
اور جب بایزید سے وہ ملا

شیخ پوچھا تو کون ہے ای سعید
وہ کہا مین شقیق کا ہون مرید

پوچھا کیا بولتا ہے شیخ ترا
اس طرح وہ مرید کہنے لگا

کہ وہ فارغ ہو خلق سے یکسر
بیٹھا ہے مسند توکل پر

اور اسطرح بولتا ہی بیقین
گر ہو لوہے کے آسمان و زمین

آسمان سے اگر نہ کچھ برسے
اور زمین سے اگر نہ کچھ اوگے

اور ہون میرے عیال خلق سبھی
یہہ توکل سے مین پھیرون کبھی

یون کہا بایزید اُسکے سات
سخت یہہ شرک کفر کی ہے بات

زاغ بھی بایزید گر ہووے
ویسے مشرک کے شہر پر نہ اڑے

جبکہ تو اُسکے پاس جاویگا
بالضرور اسکو بولیو ایسا

کہ تو دو قرص نان سے ای یار
امتحان خدا نکر زنہار

جبکہ ہوویگا گرسنہ تو نان
اپنے ہم جنس سے تو لے دو نان

اور توکل کا پھر تو نام نہ لے
تا کہین آوے شومیت سے ترے

شہر یون پر نہ کچھ بلا آوے
اور زمین مین کہین شہر دہنس جاوے

جب یہہ سخن سنا وہ بالتحقیق
لوٹ آیا وہان سے نزد شقیق

دیکھہ اُسکو شقیق نے پوچھا
بولئے کیا سبب تو جلد پھرا

[illegible] حال وہ کیا ظاہر
ہوا اُس سے شقیق جب ماہر

جو کہ بولا تھا بایزید وہ عجب
[illegible]

[illegible] بایزید سے بولا
کہ نہ تو بایزید سے پوچھا

کہ بھلا گر شقیق ایسا ہی
تو اسکے شیخ آپ کیسا ہی

اُسنے بولا کہ مین نہین پوچھا
کہا یہہ بات اُس سے پوچھ آجا

کہ ہو شیخ شقیق گر آیا
بولا اے شیخ پھر تو ہے کیسا

کہا گر شیخ مصلحت سمجھے
حکم فرما کہ سکو تا لکھے

شیخ بولا کہ لکھیے بسم الله
لکھا بسم الله شخص یک پورہ

شیخ نے اسکو لے لیتا ہی
اور دے ہاتھ اُسکے بھیجا جب

جبکہ موصوف ہی نہو باقی
وصف پھر کس طرح کرین اسکی

کہ تو کہہ کیا عمل ہے تیرا خاص
کہ توکل رکھے تو باخلاص

یونہی فرمائیے مصطفی دیکھو
لیو اخلاق حق کے اے بندو

لوٹ آیا ہی جب مُرید ای یار
ہو گیا ہے شقیق سے بیمار

کھول دیکھا شقیق وہ نامہ
تب شہادت کا وہ پڑا کلمہ

اور دینی سمجھ سے باز آیا
اُس گناہ خفی سے توبہ کیا

نقل ہے ایک تھا بزرگ بڑا
احمد خضرویہ نام اُسکا

کہ سر آب پر وے چلتے تھے
اور ہوا مین تمام اڑتے تھے

پیر بولا ہی اُنسے اے یارو
تم سے طاقت یہہ ہووےگی جسکو

اور جو اسکا ہو سکے ناظر
وہ نہ آوے یہین ہے باہر

اور کہا ایک مرید نے ناچار
کہ نہین مجھکو طاقت دیدار

رکھے دہلیز پر عصا وے تمام
وہین دہلیز پر کیا وہ قیام

شیخ بولا جو تم مین بہتر ہو
پھر سے نزدیک اُسکو لے آئے

کب تلک یہہ سیاحت اور سفر
گرد عالم پھرے بشام و سحر

شیخ بولا تو کیون ہو دریا
متغیر ہو وے تا اصلا

کہا احمد نے سنئے تیرے باتین
ہین بہت غایت بلندی مین

عرض ایسا ہی ساتھ بار گیا
آٹھوین بار اُس سے ذوق لیا

دیکھا اے شیخ مین ترے در پر
کھینچے ابلیس کو ہین دار اوپر

ویسے اب وہ ایک کو ڈالا
مبتلا اُسنے جرم خو نہین ہوا

نقل ہے بایزید نے بولا
ایک شب مین نے خواب مین دیکھا

اُسنے تا خدا کا ذکر کرین
نام سے تا خدا کے الشان

پھر ملک دوسرے آسمان کے آ
بولے مین نے وہی جواب دیا

وہ کہے پھر زبان ذکر خدا
کب تو یاد ہوگا مین نے اُسنے کیا

جلد وہ بایزید پاس گیا
اور اسطرح اُس سے عرض کیا

کہا بولون اگر مین ہون ایسا
تو نہ بیان سکے اے جناب شا

تا نہو رایگان مری محنت
آیا ہون دور سے باین غربت

پھر کہا لکھہ کہ بایزید یہ ہے
لکھا آتا ہی جب وہ فرخ پی

یعنی یہہ بایزید ہے ناچیز
فی الحقیقت وہ کچھ نہین اے عزیز

جب نہ یک ذرہ بایزید ہے
آہ اسطرح پھر اُسے پوچھیے

ہین یہ اوصاف خلق کے مشہور
حق کے اوصاف سیکھنا ہے ضرور

تخلقوا باخلاق الله

انتظار جواب کرتا تھا
خط وہ لا کر مرید پہنچایا

اور سمجھا بظاہر و باطن
کہ سنے سر سے مین ہوا مومن

اور دنیا سے کی تھی رحلت
حق تعالی کی وسیع ہو رحمت

اور اسکے مرید ایک ہزار
ایسے تھے پاک باز پاک نہاد

پیر کے ساتھ اپنے سب ملکر
آئے ہین شیخ بایزید کے گھر

کہ وہ اب بایزید کو دیکھے
سو وہ ہمراہ اب مرا آوے

سب کہے ہم نے ساتھ آوینگے
شرف اسکے لقا سے پاوینگے

رکھین دہلیز پر عصا جو سب
مین نگہبان رہونگا اُنپر اب

پیر اور سب مرید بھی اسکے
شیخ سے جا بہت ادب سے ملے

جو کہ بہتر تھا اسکو لائے جب
کہا احمد سے بایزید نے تب

کہا احمد کہ آپ یک جا پر
گر پھرا ہو تو ہووے متغیر

پھر لگا کرنے شیخ نے گفتار
کہنے لگا حقائق اسرار

بس ہین قاصر ہمارے سب افہام
سمجھے اُس سے نہ جیسے اُسکے کلام

ہوا خاموش بایزید نے جب
احمد خضرویہ بولا تب

کہا ہم سے کیا تھا عہد وہ دون
گرد بسطام کے کبھی پھرون

شرط ہے بادشاہ کے دربار
دزد و رہزن کو کھینچے ہین بیدار

کہ ملک آسمان اول کے
آئے نزدیک میرے اور کہے

مین نے بولا کہ آہ میرے تئین
ذکر مولا کی اب زبان نہین

پھر ملک ساتویں آسمان کے بھی
آئے مین نے دیا جواب وہی

جنتی ہے کہ جاوین جنت مین
اہل دوزخ مین دوزخی جاوین

نقل ہے ایک شب وہ خلوت نشین
ذوق پایا نہیں عبادت مین

اپنے خادم سے تب وہ بولا ہے
دیکھئے گھر کے درمیان کیا ہے

جا کے دیکھا وہ جب ہوا مامور
ایک باقی تھا خوشۂ انگور

آ کے خدمت مین اُسنے عرض کیا
شیخ اس طرح اُسکو فرمایا

جانتے بایزید کا یہہ مکان
آہ بقال کا نہیں ہے دکان

یہہ لجا کر کسیکو دے تو ابھی
دیا خادم لجا کسیکو تبھی

وقت تب اُسکا خوش ہوا زود
ذوق پایا بطاعت معبود

نقل ہے شیخ کے ہی قرب جوار
خانۂ گبر ایک تھا اے یار

کہیں وہ گبر نے گیا تھا سفر
اُسکو تھا شیر خوار ایک پسر

اور افلاس کے سبب سے سدا
نہ چراغ اسکے گھر مین لگتا تھا

اس قدر طفل اُسکا روتا تھا
ہوش و قوت کو اپنے کھوتا تھا

شیخ ہر شب چراغ لیجاتا
اُسکے گھر مین لگا کے پھر آتا

جب لگاتا چراغ وہ جا کر
وہین خاموش ہوتا اُسکا پسر

گبر وہ جب سفر سے کی رجعت
اُسکی عورت سُنائی یہہ حالت

وہ کہا روشنائی شیخ کی جب
کئی نورانی میرے گھر کو سب

نہ سزاوار ہے مجھے ہیہات
ظلمت کفر مین ہون دن رات

جلد خدمت مین شیخ کے آیا
اور ایمان کا شرف پایا

نقل ہے ایک گبر کو سُنیو
لوگ بولے کہ تو مسلمان ہو

کہا گر یہہ ہی ملت اسلام
جو رکھے بایزید نیک انجام

ایسے اسلام کا بسرّ و عیان
نہیں ہے مجھکو طاقت و امکان

اور مسلمانی گر یہہ ہے لوگو
تم جو کہتے ہو تم جو رکھتے ہو

نہیں چہتا ہون وہ مسلمانی
نہیں اسپر ہی خواہش جانی

نقل ہے ایک روز یہہ وسواس
آیا ہی ایک شخص اُسکے پاس

شیخ نے سر رکھا تھا زانو پر
بعد وہ جب اُٹھایا اپنا سر

پوچھا ای شیخ تو کہان تھا اب
وہ کہا مین نے تھا بدرگہ رب

کہا درگہ مین شخص بھی حاضر تھا
پر وہان مین تجھے نہیں پایا

شیخ کہنے لگا تو سچ بولا
وہان پردے کے مین نے اندر تھا

اور تو باہری تھا وہ پردے کے
بول کسطرح پھر تجھے دیکھے

پھر کہا بایزید عالیشان
نہ ہمیشہ پڑھیگا جو قرآن

اور مسلمان کے جنازے پر
آہ حاضر نہ ہوویگا جو بشر

نکریگا عبادت بیمار
اور یتیمون پہ رحم سر و جہار

گر یہہ منصب کا وہ کرے دعوا
مدعی ہے وہ مدعی جھوٹا

بولا ایک شخص بایزید سے مِل
صاف کیجے ای شیخ اپنا دل

تا کہون ایک بات تیرے سے
شیخ نے یون دیا جواب اُسے

عمر تیس سال سے کامل
مین نہین چاہتا ہون تجھسے صفائی دل

نہیں اب تک مجھے ہوئی حاصل
ایک لمحے مین کیون ہو صفائی دل

اور کہا جاتے ہین خرد و کلان
راہ حق کی ہے روشن و آسان

کئی برسون سے چاہتا ہون سدا
کہ یہہ مسکین پر زراہ خدا

آہ مقدار یک سر سوزن
لطف سے کھولین اور کرین روشن

التجا کر رہا ہون شام و پگاہ
ابھی اتنی نہیں کھلی ہے وہ راہ

نقل ہے گر ز درگہ مولا
اُسپہ آتی نہ کوئی روز بلا

حق سے کرتا تھا یون دعا وہ تب
نان دے تا خورش بھی دے یارب

پوچھا اک روز آ ابو موسی
کہ تو کسطرح آج صبح کیا

کہا مجھکو نہ صبح ہے نہ شام
مجھکو اسطرح کرتے ہین الہام

کہ ہمارا خزانہ پُر نور
طاعت و بندگی سے ہی معمور

ہین یقین سب وہ طاعتین مقبول
بندگی اور عبادتین مقبول

تو اگر ہم کو چاہتے ہو سو اس
لاوے چیزین جو نہیں ہمارے پاس

مین کہا ای خدائے عرش برین
کیا ہی وہ شی جو تیرے پاس نہین

کہا بیچارگی و عجز و نیاز
اور خواری شکستگی کا راز

اور کہا مین گیا تھا در صحرا
عشق کا مینہ خوب برسا تھا

تر ہوئی تھی زمین وہ پانی سے
پیر میرے ہین اُسمین پھنسنے لگے

عشق مین ضنو تک مین غرق ہوا
عشق پیر کے گلے تلک پہنچا

کہا میری نماز مین جاشت
غیر استادگی نہ کچھ پایا

اور نو برس مین مین نے اپنے بجا
کچھ نہیں بھوک کے سوا دیکھا

یہی جو ہے مجھپہ ہے وہ فضل خدا
نہیں میرے عمل سے ہی اصلا

بولا اک جہد و کسب سے ہی
کچھ نہ حاصل ہو بندگو نکو کبھی

نقل ہے در صفات رب انام
جبکہ کرتا تھا بایزید کلام

که وه کهوتا تها اپنی هوش و حواس　　استغراق سے [illegible] ہوتا خوف و ہراس
نظر آیا ہے گھر ہی پہلے بار　　اسنے [illegible] گھر کو دیکھا دوسری بار
یعنے حق مین ہوا تھا گم ایسا　　ایسے کچھ نظر نہ آتا تھا
ایک دن ایک شخص نے آیا　　گھر کے در پر کیا ہی اسکے ندا
شیخ بولا کہ تیس سال سے ہان　　مین بھی جویا ہون بایزید کا ہان
نقل ذوالنون سے کئے یہہ کلام　　سن یہہ کہنے لگا وہ نیک انجام
یک جماعت جو گم ہوئی ہے بحق　　یہہ بھی ویسا ہی گم ہوا مطلق
کہا جو ہین مجاہدات کبیر　　گر کرون تم سے انکی مین تقریر
یعنے یک روز اپنے نفس کو مین　　حکم یک چیز کا کیا تھا ہین
بولا یا تو مری اطاعت کر　　یا اُسی رنج تشنگی مین مر
کہ خدا ہی حجاب ہوا اُسکا　　شیخ اسطرح انکو فرمایا
حق تعالی سے وہ رہے محجوب　　کہ ہی تمیز طالب و مطلوب
ہووے اُسکا حجاب تب زایل　　اسکو کشف حقیقی ہو حاصل
عرصہ بیس سال سے جاوید　　پاس حاضر تھا اُسکے ایک مرید
اُسکو ہر دن بلاتا جب وہ ہمام　　پوچھتا اے پسر ترا کیا نام
مین نے رہتا ہون تیرے پاس مُدام　　پھر تو ہر روز پوچھتا ہے نام
پیر بولا کہ شیخ اب خدا کا نام　　یون مرے دل مین بھر گیا ہے تمام
نقل ہے ایک بار لوگون نے　　آکے یون بایزید سے پوچھے
کہا یک رات کو دکھی مین مرے　　باہر آیا تھا شہر سے اپنے
دیکھا مین ایسی یک بڑی درگاہ　　بے نہایت تھی جسکی عظمت و جاہ
مجھ پہ غالب ہوا ترا یک حال　　سوز دل مین مرے پڑا بکمال
اور یہہ بھی بارگاہ عالیشان　　پھر وہ کسواسطے ہی یون پنہان
کہ نہین اسمین کوئی آتا ہے　　کوئی امکان نہ اسکا پاتا ہے
تب مرے دل مین یہہ ہوئی خواہش　　چاہتا ہون تا سارے خلق کی بخشش
نہ دعا وہ کیا نہ پاس ادب　　تب یہہ آیا خطاب درگہ رب
ہم نے اب تجھکو ارجمند کئے　　ہم ترے نام کو بلند کئے
نقل ہے بو نصر قشیری سے　　لوگ اسطرح آگے کہنے لگے
کہا مین کل رات حق کا دیکھ کرم　　عزم بالجزم یہہ کیا تھا ہم

نقل ہے اس طرح وہ کہتا تھا　　بار اول جو مین نے حج کو کیا
تب [illegible] بار [illegible] گیا [illegible]　　نظر آیا [illegible] صاحب گھر
اور ایسا ہوا تھا اسکو شہود　　یا سوا ہو گیا تھا سب مفقود
پوچھا کسکو پکارتا ہے تو　　وہ کہا بایزید اکرم کو
اسکا نام و نشان ہی اے یار　　کہین پایا نہین ہو مین نہار
کرم سے بھائی بایزید اُپر　　کرے رحمت خد البشام و سحر
نقل ہے بایزید سے بولے　　کر بیان کچھ مجاہدات اپنے
تم کو اسکا نہ ہوئیگا امکان　　جو مین کمتر کرون مین انکا بیان
نہ مرا حکم وہ بجالایا　　مین یک سال اُسکو آب دیا
نقل ہے بایزید سے پوچھے　　کیا تو کہتا ہے حق مین اپنے کے
جب تلک جانتا ہو یہہ طالب　　کہ مین بندہ ہون حق مرا صاحب
چاہئے تا رہے یہہ طالب ہی　　نہ رہے اسکی عقل و دانش بھی
کہتے ہین بایزید کو خلاق　　ایسا بخشا تھا حال استغراق
اسکی خدمت مین ہی وہ رہتا تھا　　ایک دن بھی نہین ہوا تھا جدا
کہا یک دن مرید نے یہہ بات　　مدت بیس برس سے دن رات
شیخ کہنے لگا تب ای لڑکے　　ہزل کرتا نہین ہون مین تجھ سے
غیر کے نام کو نہین ہے جا　　اس لئے بھولتا ہون نام ترا
درجہ یہہ کس سبب سے تو پایا　　کب تو ایسے مقام کو پہنچا
خوب روشن ہوا تھا تب مہتاب　　اور تھے سب جہانیان در خواب
کہ یہہ حجرہ ہزار خلق عجب　　اُسکے آگے ہین یک درتیے سا
مین کہا ہے یہہ بارگاہ عظیم　　پھر وہ خالی ہی کسلئے ای کریم
آئی آواز تب ز ہاتف غیب　　خالی درگہہ ہی اس لئے بے ریب
اور ہم چاہتے نہین مطلق　　کہ ہو درگہہ مین دخل نالایق
پھر کہا رتبہ یہہ شفاعت کا　　ہے بلا شبہہ خاص حضرت کا
کہ ادب یہہ مرے پیمبر کا　　صدق سے تو جواب نگاہ کیا
ایک عالم ترے رہین رہین　　تجھے سلطان عارفین کہین
کہ حکایت کیا ہمارے سے　　شیخ دین بایزید یون سُنئے
اولین آخرین کی یکسر　　چاہتا ہون بخشش ز حضرت داور

کہ یہہ ہمت سے ہی ترا پایہ
بالیقین بایزید نے پایا

اہل عرفا مین ہوا ممتاز
گیا اوج بلند مین پرواز

نقل ہے بایزید کہتا تھا
مین ہمیشہ یہہ بات چہتا تھا

کہ کرون یک نماز ایسی ادا
کہ ہو شایان بارگاہ خدا

ایک شب مین پڑہا نماز عشا
چار رکعت کیا ہون فرض ادا

یونہی مین بار بار پڑہتا تھا
صبح تک بھی یہی تھا حال مرا

کہ کرون یک نماز ایسی ادا
کہ سزاوار ہو ترے ای خدا

بندگان بے نماز ہی ہین ترے
انہین ہی کیجے شمار مجھے

کہا چالیس سال لیل و نہار
کیا مین نے ریاضتین بسیار

مین نے کی عرض و زاری سے
کہ یہہ درگاہ مین راہ دیوین مجھے

پس تجھے اُسکے ساتھ بار نہین
اور وہ تجھ کو سزاوار نہین

بعد ازان حکم یون ہُوا مجھے
ہمی لوگ سے تو کہہ دیجے

کیا ایسے مجاہدات ترے
اور کیا ہی ریاضتین ایسے

کوزہ و پوستین کو جب پھینکا
حق تعالے نے اسکو بار دیا

اور طریقت کو تم کیے ہو تمام
اپنے نفس و ہوا کے دانہ و دام

نقل ہے ایک شخص کہتا تھا
ایک مدت سے مین نے چہتا تھا

ایک شب اُسکا حال جا دیکھا
طاعت حق مین شب تمام کیا

اور بہت خون ہوا اُس سے روان
پوچھے کیا حال ہی یہہ کیجے بیان

نقل ہے ایک شب وہ نیک انداز
جب کیا ہی ادا عشا کی نماز

اور بے اختیار تھا گریان
اور تھا آنکھون سے اسکے خون روان

اور وہ اُس سے صبح کو پوچھا
حال کیا تھا وہ رات کا فرما

عرش اعظم سے مین نے یون پوچھا
یا اب مین ترے حق نے فرمایا

ہم کو تم لیسے جب دیے یہہ نشان
کیا تو رکھتا ہے کیجے ہم سے بیان

انا عند المنکسرۃ قلوبہم

اور مقرر جو ہین زمینیان
ڈہونڈھتے ہین مجھ آسمانیان

اور زاہد سے فاسقان غوی
اور زہاد فاسقون سے بھی

قرب کا مین مقام پایا جب
کہے جو چاہتا ہے چاہ تو اب

تب کہے بایزید کی ہستی
جب تلک ذرے بھر بھی ہو باقی

عرض مین نے کیا ہون پھر یا رب
کیجیے رحمت اپنی خلق پہ سب

کوئی ہے کو مین نہین دیکھا
ایک ہر یک کو تھا شفیع اسکا

آہ ایسی یہہ عمر بھر مین کبھی
نہین حاصل ہوئی یہہ بات کبھی

بعد چاہا کہ اُس سے بہتر
پھر پڑھون اب نماز بار دگر

پس کیا عرض اے خدای قدیر
کیا تا وسع مین نے جہد کثیر

آہ مین پڑھ سکا نہ ویسی نماز
پس ہون عجز و قصور سے دمساز

کمتر بندگان ہو نہین یارب
بخش دے مجھ کو اپنے لطف سے اب

بعد چالیس سال کے بصواب
کرئے یک شب مرے سے رفع حجاب

یون ہوا تب خطاب خالق ناس
کوزہ و پوستین ہے تیرے پاس

تجھ کو اسطرح جبکہ آئی ندا
کوزہ و پوستین کو پھینک دیا

کہ یقین بایزید لیل و نہار
بس چہل سال تک برون شمار

کوزہ و پوستین لے آیا جب
وہ نہ پایا ہی بار در گہہ رب

تم تو یون در تعلقات کثیر
پا بہ زنجیر ہین امیر و فقیر

پس تجلی سعی سے درگہہ مولا
باریابی نہ ہوویگی چیلا

کہ ہو معلوم بایزید کا حال
شب گذارے سدا وہ کس منوال

آخر شب مین لفظ یا اللہ
بول یکبار گریہ کرتا ہے آہ

کہا یک آئی غیب سے یہہ ندا
کون ہے تو کہ لیوے نام مرا

پاؤن کے انگلیون پہ اپنے کھڑا
صبح تک بھی یہی تھا حال اسکا

اسکا خادم نے دیکھ یہہ حالت
ہو گیا غرق ورطۂ حیرت

کہا پہلے قدم مین میر اگذر
ہوا بے شبہ عرش اعظم پہ

الرحمن علی العرش استوی

عرش بولا کہ ہان تیرے دل سے
دیکھ ہم کو بھی یہہ نشان دیئے

بوجھ جو اہل آسمان ہین یقین
ڈہونڈھتے ہین جو سب زاہل زمین

ڈھونڈھتا ہی جوان سے بود مجھا
اور بود سے ہی جوان جو یا

سب اسکے طلب مین حیران ہین
بھید مین اسکے سارے نادان ہین

مین کہا خواست ہی نہین ہی مجھے
جاہ بے شبہ تو ہی میرے لئے

خواہش ایسی یقین ہی سخت محال
پس کہے دع نفسک و تعال

حکم ایسا ہوا ہے تب مجھ پہ
غور سے کر نظر تو خلق اوپر

اور حق کو ہی مین شفیع ترا
سب خلایق کو آپ سے دیکھا

مجھ کو فرماتے کہ تو گستاخی
چاہئے مجھ کو ہوشیار رہے
اور وہ بولا کہ قادر علام
میں کسیکو نہیں قبول کیا
نقل ہے کوئی بایزید سے آ
کون ہوں میں کہ درمیان اُن
اس فضولی سے پس مجھے کیا کام
کہ سکھا چیز ایسی یک مجھ کو
علم اتنا ہی جان بس ہے تجھے
اور تو سمجھے یقین کہ رب میرا
قدم اسکے قدم پہ رکھتا تھا
شیخ یک پوستین پہنا تھا
کہا گر بایزید کا ہی پوست
در عمل کوش ہر چہ خواہی پوش
کر تو ایسا کر اور ویسا کر
میں کہا ای خدا تو میرا ہو
نزع کا حال جب شروع ہوا
کہ نہیں یاد میں کیا ہوں تجھے
ہیں وہ دل کے حضور سے کامل
کہتے ہیں جبکہ وہ وفات کیا
صبح کو میں ہوا روانہ شتاب
اور آتے تھے جمع خلق کثیر
ہاتھ اپنا اسے لگاؤں میں
اور جنازے کو اسکے سر پہ لیا
عرش تو سر پہ جو اٹھایا تھا
نقل ہے یک مرید نے اسکا
کہا اگر کئے سوال وہ جب
آہ عاجز غلام کا اقرار

کیجیے اسے بایزید خاموشی
اور بہت جد و جہد اسمیں کرے
مجھ پہ کھولا ہی دو ہزار مقام
بعد اسطرح مجھ کو فرمایا
حق میں اپنے اگر دعا چہتا
خلق و خالق میں واسطہ ہوؤں
تھا یہی حال اسکا آہ مدام
کہ مجھے حبس سے رستگاری ہو
کہ تو اسطرح بالیقین سمجھے
بس ہے میرے عمل سے بے پروا
اور اسطرح اُسنے کہتا تھا
دیکھ وہ شخص اُس سے عرض کیا
کھینچ کر پیرہن لیوے تو ای دوست
تاج بر سر نہ و علم بر دوش
دے فلان چیز مجھکو ای داور
اور وہی کر تو چاہتا ہے جو
اللہ اللہ بولتا ہی رہا
مگر افسوس راہ غفلت سے
ذکر میں حق کے ہوگیا شاغل
ابو موسی وہاں نہ حاضر تھا
تا کہوں جا کے شیخ سے یہ خواب
کیا خواص و عوام میر و فقیر
اپنے کاندھے اُپر اٹھاؤں میں
اور وہ خواب اپنا بھولا تھا
خواب میں ہی وہ یہ جنازہ مرا
شیخ کو اپنے خواب میں دیکھا
کون ہے اب تو بول تیرا رب
دیوے کیا فایدہ تجسس جہاد

کیونکہ ایمان تئیں ہے جلانا
کہ نہ ہو جاوے آتش کو بجھانا
اور ہر ہر مقام میں مولا
کہا تو چہتا ہی میں کہا یا رب
کہتا اے کارساز عالم کے
بعد اپنے سے آپ یوں کہتا
اور یک شخص اُسکے پاس آیا
یوں کیا بایزید اُسے ارشاد
کہ خدا تجھ پہ مطلع ہے مدام
ایک دن بایزید جاتا تھا
کہ بزرگوں کے یوں قدم بقدم
ایک لڑکا ایسی پوستین دے
کچھ نہیں نفع جب تلک کامل
نقل ہے بولتا تھا تا سی سال
معرفت کا جو ہے قدم پہلا
نقل ہے ابتدا میں وہ بسیار
بعد اُسکے وہ از کمال ادب
اب تو ہوں اس جہان سے میں غافل
ذکر میں ہی خدا کے با تکریم
کہا اس شب ہی خواب دیکھا ہوں
پہنچا اُسکے مکان کو جا عزت
جب جنازہ اُٹھاتے ہیں اُسکا
نہیں امکان اُسکا پایا میں
شیخ مجھ کو وہیں نظر آیا
سنتے ہی تیرے خواب کی تعبیر
اور اس طرح اُسنے عرض کیا
میں کہا اے فرشتگان کرام
معتبر ہے کلام مولا کا

چاہیئے آتشی کو آتش ہاں
تاب آتش نہ لاویگا تو یقین
مملکت ایک مجھ کو بتلایا
کچھ نہ چہنا ہی چاہتا ہوں اب
تو ہی خالق یہ خلق ہیں تیرے
حاجتیں سبکی جانتا ہے خدا
اور اس طرح اُس سے عرض کیا
کہ یہ دو حرف میں تو کر لے یاد
تو جو کرتا ہی جانتا ہے تمام
اور ایک شخص اُسکے ساتھ چلا
چاہیے رات دن چلیں ہر دم
تا ملیں مجھ کو برکتیں اُسکے
تو نہ ہو بایزید سا عامل
میں نے کرتا تھا بس خدا سے سوال
جبکہ میں نے وہاں تلک پہنچا
اللہ اللہ بولتا تھا پکار
اسطرح بولنے لگا یا رب
ہووے مجھ کب حضور دل حاصل
ہوگیا اُسنے جان بحق تسلیم
عرش لے سر پہ اپنے اٹھاتا ہوں
کی تھی اُس شب ہی شیخ نے رحلت
میں بھی ہمراہ ہوا بہت جاتا
پس جنازے کے نیچے آیا میں
اور اسطرح مجھ کو فرمایا
صاف اسطرح سے کیا تقریر
کیوں تو منکر نکیر سے چھوٹا
آہ کب معتبر مرا ہو کلام
جو وہ فرماوے بس وہی ہے بجا

پس اے منکر نکیر تم جاؤ
کون ہوں میں اُسی سے تم پوچھو
وہ جو فرمایگا وہی حق ہے
وہی بے ریب و شبہ صدق ہی

اور اُسے یک بزرگ اہل صفا
خواب میں اپنے دیکھ کر پوچھا
کہ ترے ساتھ کیا کیا مولا
شیخ تب یوں مجھے جواب دیا

حق تعالے نے یوں مجھے پوچھا
کہہ تو اے بایزید کیا لایا
میں کیا عرض اے مرے خالق
تیری درگاہ کے جو ہو لایق

کوئی شئی ویسی میں لایا ہوں
نہ کوئی چیز ویسی پایا ہوں
ہاں ترے سے کسے کیا نہ شریک
ایک جانا ہوں تجھ کو دل سے ٹھیک

حق تعالی نے یوں مجھے پوچھا
کیا نہ تو دودھ کو شریک کیا
شیخ نے قصہ اُسکا یوں بولا
کہ میں یک رات دُودھ کھایا تھا

اور میرے شکم میں درد ہُوا
درد کا وجہ کوئی آ پوچھا
آہ تب میں زبان پہ لایا تھا
کل کی شب میں نے دودھ کھایا تھا

اس لئے مجھ پہ حق عتاب کیا
اس سخن کو ہی شرک فرمایا
آہ یہہ بات تو نہیں مخفی
کہ تھا وہ شرک بسکہ شرکِ خفی

قطب اقطاب جس سے پاوے عذاب
پھر تو شرک جلی کا کیا ہو عذاب
ہم کو اپنے کرم سے یا اللہ
شرک سے ہر طرح کے دیجے پناہ

نقل ہے شیخ بایزید کو جب
کئے مدفون بہ احترام و ادب
والدہ شیخ دین علی کی جو تھی
احمد خضرویہ کی ہمشی بی بی

آئی ہے واسطے زیارت کے
جبکہ فارغ ہوی زیارت سے
پوچھی کیا جانتے ہوی لوگو
کون تھا بایزید سمجھے ہو

کہے سب جانتی ہے تو بہتر
تب وہ بی بی نے یوں دئی ہے خبر
ایک شب میں نے جب مطاف میں تھی
کعبۃ اللہ کے طواف میں تھی

ایک ساعت ہی میں نے بیٹھی ہوں
نیند آئی یہہ خواب دیکھی ہوں
کہ مجھے آسمان پہ لیکے گئے
بعد لائے ہیں عرش کے نیچے

میں نے دیکھی بزیر عرش خدا
یک بیابان تر انظر آیا
اسکی چوڑائی اور لنبائی
مجھے ہرگز نظر نہیں آئی

اس بیابان کو میں نے دیکھی تب
گل و ریحان سے بھرا تھا سب
اور ہر پھول پر یہہ لکھا تھا
ہی ولی اللہ بایزید بجا

نقل ہے اُسکو خواب میں دیکھے
اور تصوف ہی کیا اسکے پوچھے
وہ کہا باب رحمت و آرام
بند کرنا ہے اپنے منھ پہ مدام

اور خود سنبھیا الشام و سحر
اپنے زانوی مشقت پر
شیخ ابو الخیر بوسعید جو تھا
جب زیارت کو شیخ کے آیا

مرقد پاک کی زیارت کر
جب بھرا ہی وہ عارف رہبر
کہا جو چیز کہ گئے ہیں گم
چاہئے ڈھونڈھ لیں یہاں مردم

بحر عرفان تھا شیخ بسطامی
قدس اللہ سرہ السامی

ذکر عبد اللہ بن المبارک قدس سرہ

پیشوائے شریعت غرا
مقتدائے طریقت والا
نام نامی ہے جسکا عبد اللہ
ہے وہ ابن مبارک ای آگاہ

جامع دو طریق وہ جب تھا
ذو الجہادین سے ملقب تھا
بولتے تھے اُسے شہ علماء
ذات اُسکی مفخر فضلا

علم میں بسکہ بے مثیل تھا وہ
اور شجاعت میں بے عدیل تھا وہ
محتشم تھا ترا شریعت میں
محترم تھا ترا طریقت میں

تھا فنون و علوم میں یکتا
اور احوال پاک رکھتا تھا
اور بہت اولیا کو پایا تھا
فیض اُنسے بہت اُٹھایا تھا

اور مقبول تھا تمام کا وہ
اور مرجع تھا خاص و عام کا وہ
اور تصانیف اسکے ہیں بسیار
اور مشہور و مستند اے یار

اور کرامات اُسکے ہیں مشہور
اور ریاضات اُسکے ہیں مذکور
نقل ہے ایکدن وہ آتا تھا
دیکھ سفیان ثوری اُسکو کہا

یعنی تشریف لا اے مرد خدا
کہ تو ہے مرد ملک مشرق کا

تَعَالَ یَا رَجُلَ الْمَشْرِقِ
وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَیْنَهُمَا

تھا وہاں تب فضیل بھی حاضر
کیا اسطرح اُسنے تب ظاہر

یعنے مشرق کا ہی وہ مرد نہیں
مشرق اور غرب کا ہی مرد یقین
اور جو ہی ملک شرق و غرب کے بیچ
سب کے و ملکوں کا مرد ہے یقین

[illegible] اُسکا کہے فضیل ہے جب
پھر ہو جسکی ثنا کی طاقت کب
[illegible] تو [illegible]
[illegible]

زیر دیوار جا کے اسکے کھڑا / صبح تک اسکا انتظار کیا
جب اذان صبح کی سنا ہی وہان / اسنے سمجھا کہ ہے عشا کی اذان
نور سے اپنے کر جہان پر نور / اپنے عشاق کو کیا مسرور
دید سے اسکے کامیاب ہوئے / مرد و زن سارے شیخ و شاب ہوئے
آپ اپنے سے یون کہا آہ / کہ مجھے شرم ہو ای عبد الله
آہ کوئی امام نے بے نماز / گر پڑھا ہوتا کوئی سورہ دراز
وہین یک درد دل ہوا پیدا / وہین اپنے گنہ سے توبہ کیا
درجہ اسکا یہان تلک پہنچا / کہ وہ یک روز اپنے باغ مین جا
ڈالی نرگس کی منھہ مین یک مار / مگس اس سے اڑا رہا تھا [illegible]
اور بغداد بیچ یک مدت / رہی اسکو شیوخ کی صحبت
بعد اسکے مرو کو لوٹ آیا / اور اسی شہر مین مقیم ہوا
اور وے لوگ دو جماعت تھے / ایک فقہا محدثین دوسرے
پس وے ہر دو گروہ کے خاطر / دو بنا یا رباط وہ فاخر
نقل ہے ایک سال حج کرتا / اور کرتا تھا ایک سال غزا
اور وہ بخشتا تھا فقرا کو / اپنے یارون کو اور احبا کو
لکھا یا ہر ایک شخص کس مقدار / دیکھنا ختم کر کے انکے شمار
کیا لکھون اسکا ورع اور تقوی / اسکو تقوی مین تھی نہایت علا
راہ مین ایک جا پر اترا / اور وہان شاغل نماز ہوا
اور فارغ نماز سے جو ہوا / اپنے گھوڑے کو کھیت مین رکھا
اور لیا تھا کسی سے وہ اکرم / شام مین مستعار ایک قلم
قلم مستعار جب دیکھا / بس پشیمان اور ملول ہوا
قلم مستعار پہنچا یا / اور مالک سے اسکے عذر کیا
شوق اسکو بڑا ہوا حج کا / ایک جنگل مین تب وہ پھرتا تھا
بارے جو حاجیون کے ہین اعمال / بعضے انسے ادا کرون ہر سال
حاجیون کا ثواب و اجر خدا / اسکو اپنے کرم سے دیویگا
پشت اسکی بہت خمیدہ تھی / اور وہ آتی ہے ٹیکتی لکڑی
کہا ہان تب کئی بچے ظاہر / مجھکو سوجھے ہین اب یہ خاطر
[illegible] عبد الله / گویا خاطر مین مرے یہ خطرہ

حضرت موسم تھا وہ زمستان کا / دو شب [illegible] کھڑا رہتا تھا
اور جب آفتاب عالم تاب / اپنے مسکن سے کیا بہ شوق شتاب
اسکا جو انتظار کرتے تھے / شوق جو اسکا دیدہ کو تھے
تب یہ سمجھا ہی وہ گزری رات / کہ لگی انتظار مین سب رات
خواہش نفس مین نہین یہ بات / یون کہا ہی تمام ساری رات
اس سے بس بیقرار ہوا تو / صبر و آرام اس سے کھوتا تو
اور شاغل ہوا عبادت مین / ذکر اور فکر مین ریاضت مین
استراحت کیا تھا زیر شجر / اسکی مادر نے کی جو جا کے نظر
پس وہ شہر مرو سے نکلا ہے / اور بغداد آ کے پہنچا ہے
بعد مکے طرف وہان سے گیا / ایک مدت وہان مجاور تھا
بعد شہر مرو کے خاص عام / معتقد اسکے ہو گئے ہین تمام
اور موافق تھے اسکے ہر دو فریق / ہر دو راضی تھے اس سے بالتحقیق
پھر وہ سے مکے طرف روانہ ہوا / اور مجاور یقین وہان کا رہا
اور تجارت وہ یک برس کرتا / نفع جو اسمین اسکو ملتا تھا
اور مساکین کو وہ بلواتا / اور کھجورین انھون کو کھلواتا
دیتا ہر تخم پر وہ ایک درم / کیا لکھون اسکا پھر بیان کرم
کہ مسافر ہوا تھا وہ یکبار / بیش قیمت تھا اسپ یک رہوار
اور وہان کھیت یک کسیکا تھا / ناگہان اسکا اسپ اسمین گیا
اسمین چھوڑ دیکے وہ گھوڑا / اور پیادہ وہان سے آگے چلا
بھولا واپس اسے نہ پہنچایا / شام سے وہ مرو کو جب آیا
اور وہین جلد یاچ جانب شام / نہین پایا ہی راحت و آرام
نقل ہے ایکبار وہ اکمل / جب تھا ذو الحج کا عشرہ اول
اس طرح بولنے لگا رنجور / گرچہ کعبے سے آج مین ہون دور
کہ شباہت جو انکی لیونگا / ناخن و بال نا تراشیگا
خطرہ خاطر مین یہ گذرتے ہی / وہین ظاہر ہوئی ہے ایک بڈھی
اور بوجھی مجھے وہ حق آگاہ / کیا تو چاہتا ہی حج بیت الله
مجھکو بولی کہ ہو تو میرے ساتھ / تا مین پہنچاؤن تجھکو عرفات
تین ہی دن ہین باقی اب حج کے / کیون یہ عرفات پر نہ جاوے مجھے

اور پڑھی فرض صبح وہ اگر
ایسی ہو قوی کہ ہو سکے ہمراہ
اور ایسے بڑے سے بڑے دریا
پہنچتے جا کے جبکہ بر لب آب
یونہی وہ قطع راہ کروائی
اور طواف وداع لائے بجا
ایک عارف سے مین نے دیکھی ہون
دیکھا مین یک جوان ضعیف و حقیر
اور اسکے قدم کو وہ چوما
بلکہ حق بھیجا اس لئے ہی یقین
دار دنیا کو چھوڑتا ہون اب
ترحیہ ہوتا ہون اب ترے سے جدا
تب وہ بی بی نے مجہ کو بولی ہی
پس اسیوقت وہ جوان سلیم
تب وہ بی بی نے یون کہی مجکو
سال آیندہ جب تو آویگا
پس وہ بی بی سے مین نے لی رخصت
نقل ہے ایک سال عبد اللہ
چرخ سے دو ملک ہوئے نازل
کہا چھے لاکھ شخص تک آئے
اسطرح بولتا ہے عبد اللہ
کہ یہہ لوگون نے چھوڑ کر گھر بار
خطرہ یہہ دلمین ہے جب گذرا
اسکا شہر دمشق مین ہی مقام
اور چھے لاکھ شخص کو یہہ سب
اور چاہا دمشق جاؤن مین
اسکے در پہ کیا ہو نہین آواز
وہ جوان مرد نے مرے سے کہا

بحر جیحون کے کنارے سے یہ
کہ وہ عرفات تک ہون اللہ
ہمکو اس راہ مین ملے کئی جا
کہتی کر بند اپنی چشم شتاب
مجہ کو عرفات پر وہ پہنچائی
مجہ سے کہنے لگی وہ تب ایسا
دیکھنا اسکو اب مین چہتی ہون
زرد چہرہ لبان بدر منیر
اور کفن پایہ اسکے منھ کو ملا
کرے تجہیز میری اور تکفین
شیشہ عمر چھوڑتا ہون اب
ایک جاتا ہون در حضور خدا
اس سخن مین زبان کھولی ہے
ہوگیا جلد جان تحق تسلیم
کہ اے عبد اللہ اب چلا جا تو
مجہ کو زندہ یہان نہ پاویگا
کئی اس سال مین ہی وہ رحلت
ہوا فارغ ز حج بیت اللہ
ایک دوسرے سے یون ہے سایل
حج کعبہ وے سب بجا لائے
بات یہہ جب سنا ہون مین نے آہ
قطع کرکے مسافتین بسیار
وہ ملک دوسرے ملک سے کہا
ہے علی بن موفق اسکا نام
یمین سے اس جوان کے بخشا رب
اور بس کفشگر کو پاؤ نہین
باہر آیا ہے وہ نکو انداز
ہے علی بن موفق اسم مرا

جلد پھر آفتاب نکلے تک
خوش ہو مین نے کہا ہون الحمد
کہ ہو کشتی کے درمیان سوار
بند کرتا تھا جبکہ مین آنکھین
اور ہم دو تو جب بفضل خدا
ایک میرا پسر ہے نیک سیر
سن یہہ ہمراہ مین بھی اسکے ہوا
اپنی مادر کو جبکہ وہ دیکھا
اور کہا جاتا ہون اے مائی
موت میری قریب ہے ای مان
اب یہہ منزل سے دل اٹھاتا ہون
کر دعا میرے حق مین اے مادر
کہا ای عبد اللہ کر مقام یہان
دے کفن اسکو ہم نماز پڑھے
عمر باقی جواب رہی ہے مری
تب مجھے کیجیے دعا سے یاد
عصر کی تھی تری ولیہ وہ
ایک ساعت حرم مین خواب کیا
اس برس کتنے اے خدا آگاہ
پوچھا کتنون کا حج ہوا مقبول
یک بیک مجہ کو اضطراب ہوا
آئے ہین حج کے واسطے دلشاد
کہ ہے یک بندہ نکو عنوان
واسطے حج کے وہ نہین آیا
جبکہ مین نے سنا ہون یہہ گفتار
وہین نکلا دمشق جا پہنچا
مین نے اس شخص کو کیا ہون سلام
مین نے پوچھا کہ کیا ہے ترا کام

پہنچے شہر [illegible] مین آنکہ بہاگ
اور ہم دو نو چلنے لاگے راہ
تب گذرنا بھی اسنے تھا دشوار
آپ کو پاتا ہیچ پانی مین
سب مناسک کئے مین حج کے ادا
یہان رہتا ہے ایک غار اندر
جب سر غار پر مین پہنچے جا
جلد تر اسکے آ قدم پہ گرا
کہ نہ اپنے سے آپ تو آہی
کوئی دم کا ہون مین نے اب مہمان
وطن اصلی کو اپنے جاتا ہون
تا مرا خاتمہ ہو ایمان پہ مت
تا اسے دفن کرکے ہوویں روان
اور جب اسکو ہم نے دفن کئے
گور پر اسکے ہی گذار دو نگی
طلب مغفرت سے کر دل شاد
رکہتی تھی رتبہ جلیہ وہ
اور یہہ حال خواب مین دیکھا
آئے از بہر حج بیت اللہ
کہا یک کا بھی نہین ہوا ہے قبول
دل مین یک بیک ہے پیچ و تاب ہوا
آہ محنت یہہ ہوگئی برباد
کفش دوزی ہے کام اسکا جان
لیک حج اسکا اب قبول ہوا
خواب سے اپنے ہوگیا بیدار
ڈہونڈھ اس شخص کے مکان پہ گیا
اور پوچھا کہ کیا ہے ترا نام
کہا ہے کفش دوزی میرا کام

مین کہا نام میرا ہے عبد اللہ / مین ہون ابن مبارک ای آگاہ
بعد ازان جبکہ ہوش مین آیا / مین نے اسطرح اُس سے تب پوچھا
کہ مقرر نہ عرصہ سٹھ سال / تھی مجھے حج کی آرزوے کمال
کیا اس سال قصد بیت اللہ / زن جو تھی حاملہ مری ناگاہ
اور بولی مرے سے اب تو جا / اُسنے تھوڑا طعام مانگ کے لا
سات دن سات رات سے پیہم / سخت فاقہ کشی مین ہینگے ہم
آج مین ایک گھور پر دیکھا / کہ گدھا ایک موا ہوا ہے پڑا
یہہ تو ہے ہم پہ مخمصہ کا حال / ہم پہ جایز تمھین نہین ہی حلال
تھے جو مجھ پاس تین سو درہم / وہین اس شخص کو دیا ہون ہم
ہے یہی ماجرا مرا ای میان / اس برس حج یہی ہے میرا جان
بس یہہ سنتے ہی اُسنے نعرہ کیا / اور بیہوش ہو زمین پہ گرا
حال سے اپنے جبکہ ہو وے خبر / یون لگا کہنے تب وہ نیک سیر
پارہ دوزی مین تین سو درہم / جمع جب آئے میرے پاس بہم
اپنے ہمسایہ کے ہی گھر سے او / سونگی ہے ایک دن طعام کی بو
جا کے تھوڑا طعام مین مانگا / صاحب خانہ مجھسے کہنے لگا
میرے اطفال رنج پاتے ہین / ایک ہفتے سے کچھ نکھاے ہین
گوشت کچھ اسکا کاٹ لایا ہین / سو وہی گوشت اب پکاتے ہین
آہ یہہ بات جب سنا ہون یقین / دل مین آتش مرے لگی ہی وہین
اور کہا اسکو لیجیے یہہ مال / صرف کیجیے بہ نفقۂ اطفال
حال یہہ جب سنا ہی عبد اللہ / لایا اپنی زبان پہ یہہ فقرا

صدق الملک فی التی ویا صدق الملک فی الحکم والقضاء

نقل ہے وہ سرآمد عرفا / ایک مکاتب غلام رکھتا تھا
کہا ایک شخص اسکو یکدن آ / کہ بلاشبہ یہہ غلام ترا
یعنے ہر شب مین جا بہ گورستان / کھود قبرین کفن نکال نہان
آہ عبد اللہ جب سنا یہہ حال / وہین اسکو بہت ہوا ہے ملال
جبکہ پہنچا ہی جا بگورستان / کھولا ہی ایک قبر وہ جولان
اور اسمین کیا نماز شروع / باکمال خضوع اور خشوع
دیکھا وہ یک پلاس پہنا ہی / ایک سنگل گلے مین ڈالا ہے
جب یہہ حالت غلام کی دیکھا / جلد آہستہ ہو گیا پس پا
تھا اسی جا پر غلام اُسکا / صبح تک بھی یہی تھا کام اُسکا
اور مسجد طرف چلا بہ نیاز / اور گذارا ہی صبح کی وہ نماز
ہی مرا مالک مجازی جو / ایک درم مجھسے مانگتا ہی او
یہہ دعا کرتے ہی وہ نیک آئین / ایک تابان ہوا ہی نور وہین
جبکہ عبد اللہ دیکھا یہہ حالت / نہین آسمین رہی ہی کچھ طاقت
سر لگا اسکا اپنے سینے سے / اسکو ویسہ لگا ہی وہ بوسے
کاش خواجہ ہی تو مرا ہوتا / اور مملوک مین ترا ہوتا
آہ اب پھٹ گیا مرا پردا / راز میرا یہہ آشکار ہوا
تیری عزت کی ہی قسم یارب / مجھکو فتنہ جہان مین کر اب
اور ہر روز ایک درہم سیم / لا کے دیتا تھا وہ غلام سلیم
کرکے شاباش یک درم ہر روز / لاکے دیتا ہی تجھکو ای فیروز
بیچ کر اُس سے آہ یک درہم / تجھکو دیتا ہی لاکے جان بہم
اور حالت کا اُسکے ہو جویا / ایک شب اُسکے پیچھے پیچھے چلا
اور اس قبر مین تھا یک محراب / پس وہ محراب مین گیا بہ شتاب
دُور سے ہی نظر وہ کرتا تھا / آیا پھر قبر پاس آہستا
منہ کو مل کر زمین پر روتا ہی / اشک سے اپنے منہ کو دہوتا ہی
اور بے اختیار ہو گریان / بیٹھا گوشہ مین کے یک پنہان
صبح ہوتے ہی باہر آیا ہے / خاک سے قبر کو وہ ڈھانپا ہی
یون وہ عاجز سے کرنے لاگا تب / روز آیا ہی یاالہی اب
مایہ دیتا ہی مفلسونکو توہی / اور ہنر دیوے بیکسونکو توہی
دیکھا چاندی کا ہین یک درہم / غیب سے آیا اسکے ہاتھ بہم
اُٹھ کھڑا بیقرار ہو سو اس / اور گیا جلد اُس غلام کے پاس
بولا خواجہ کے اب ہزار دل و جان / ہو وے اپنے غلام پر قربان
جبکہ دیکھا غلام نے یہہ حال / کہنے لاگا اے قادر متعال
نہین دنیا مین اب مجھے راحت / میرے جینے مین اب نہین لذت
مجھکو دنیا سے اب اٹھا جلدی / تن سے میرے نکال میری جان

کفن اُسکو اُسی پلاس کا پہنا — اُسکو اُس گور میں ہی دفن کیا
اور تب حضرت خلیل اللہ — سید المرسلین کے تھے ہمراہ
اور روے ہر دو خاصگان الٰہ — لاگے فرمانے یوں ای عبداللہ
باصفا ایسے نیک بندے کو — تا کہ میں دفن کیوں کیا ہی تو
تھا مقابل وہ ایک کافر سے — ہر دو باہم وہ جنگ کرتے تھے
اسکو مہلت نماز کی وہ دیا — تب کیا وہ نماز وقت ادا
وہ بھی مہلت تب اُس سے کر حاصل — ایسی طاعت میں ہو گیا شاغل
کھینچ تروار اُسپہ آپہنچا — اور تبھی غیب سے سنا یہہ ندا
اے جب یہہ ندا سنا ہے وہ — وہیں روتا ہوا کھڑا ہے وہ
اُسنے پوچھا ہی تب ای عبداللہ — کیوں تو روتا ہی کر مجھے آگاہ
بس یہہ سنتے ہی ایک نعرہ کیا — اور اسطرح سے وہ کہنے لگا
کہ وہ دشمن کے واسطے ایسا — دوست پر اپنے ہی عتاب کیا

نقل ہے یک غلام کو دیکھا — ایک ہی پیرہن وہ پہنا تھا
کہا عبداللہ دیکھکر اسکو — اپنے خواجہ سے کیوں نہ لے تو تو
کہا میں کیا کہوں وہ خود دکمال — دیکھتا جانتا ہے میرا حال
ایک نعرہ کیا زمین پہ گرا — ہوش میں آنکے بعد یوں بولا
بندہ ہر حال میں خدا کے سات — اس ادب سے ہی بس ہے دن رات
کون سی چیز ہے بشام و سحر — آدمی کو ہو فایدہ اکثر
کہے تا ہو کسی میں عقل اگر — کہا حسن ادب ہی تب بہتر
تا کرے اُسکی مشورت سے کام — کہے یہہ بھی اگر نہوای ہمام
کہے یہہ بھی اگر نہ حاصل ہو — کہا خوش اسکو مرگ عاجل ہو
اور سب بے اختیار رونے لگا — کہا مجھ سے گنہ ہوا ہے برا
پوچھا وہ بولا کیا ہی گناہ — کہا میں نے زنا کیا ہوں آہ

اور اُسی شب میں وہ بعالم خواب — دیکھا سالار انبیا کا جناب
باد پا دو براق پر ہو سوار — ہوے رونق فزا بعز و وقار
کہ وہ بندہ کہ تھا ہمارا دوست — اور خلاق کبریا کا دوست
نقل ہے ایکبار وہ مقبول — جنگ میں کافروں کے تھا مشغول
وقت آ جب نماز کا پہنچا — مہلت اُس سے نماز کی چاہا
وقت کافر کے بھی عبادت کا — بعد اُسکے ہے جبکہ آپہنچا
دل میں عبداللہ یوں کہا ہی تیغ — اُسپہ فتح و ظفر میں پایا اب

یا عبد اللہ اوفوا بالعہد ان العہد کان مسئولا

اور وہ کافر نے سر اٹھا دیکھا — کہ وہ روتا کھڑا ہے تیغ اٹھا
حال گذرا ہوا وہ بولا ہے — عقدہ راز اُس سے کھولا ہی
کہ نہ ہرگز روا ہے سر عیاں — ہونا ایسے خدا سے بے فرمان
پس مسلمان ہو گیا فی الحال — اور حاصل کیا ہی دین میں کمال
اور وہ موسم زمستان تھا — اسلئے وہ غلام لرزان تھا
کہ یہہ موسم میں اُسنے تیرے لئے — ایک جبہ خرید کر دیوے
بات یہہ جب سنا ہی عبداللہ — وقت اُسکا ہوا ہی خوش دلخواہ
کہ طریقت کی راہ باتدقیق — سیکھ لیں اس غلام سے تحقیق
نقل ہے اُس سے یوں کیا سائل — کہ خبر دیجئے اے صاحب دل
تب دیا یوں جواب وہ اکرم — عقل وافر مفید ہے ہر دم
کہے یہہ بھی نہو تو فرمایا — یک برادر شفیق ہو اُسکا
تب کہا ہے مدام خاموشی — فایدہ آدمی کو دیویگی
نقل ہے ایک شخص نے آیا — اور قدم پر وہ باصفا کے گرا
اسکے کہنے سے شرم رکھتا ہوں — میں یہہ سے ہرگز وہ کہہ سکتا ہوں
کہا مجھ کو برا ہوا یہہ ڈر — کہ تو غیبت کیا کسی کی مگر

فائدہ از مترجم

نہیں اس سے مراد ہے جان
بلکہ یہہ ہے مراد اے دلبر — کہ ہے غیبت زنا سے بھی بدتر
کیونکہ زانی پہ جب [illegible] گی — عفو ہو جائیگی تو زنا کاری
[illegible] غیبت میں جسکے [illegible] — عفو بخشش [illegible] سے طلب
[illegible] وقت آیا — [illegible]

کہ زنا کا ہے فعل بد اے سان
آئی ایسی ہی ایک حدیث صحیح — کہ ہے غیبت بہت زنا سے قبیح
بلکہ غیبت ہو معاف کبھی — تو تو بہ [illegible] سے بھی
نقل ہے اُسنے اپنے میں حیات — مال [illegible] سے [illegible]
[illegible] ایک [illegible] — حق تعالی [illegible]
[illegible] — [illegible]

اور رہی اسکا قدم و [illegible]
یمن و خیرات کا ہی باعث تجسم
بسکہ مہمان ثواب کا سبب ہے
رحمت ایزدی کا مصدر ہے
الغرض جبکہ اسکی عورت نے
لڑی مہمان کے باب میں اس سے
ہووے ناخوش ورود مہمان سے
نا کھلاوے مسرت جان سے
جلد اس سے تبھی فراق لیا
مہر دیکر اسے طلاق دیا
یعنی تھی ایک امیر کی دختر
اوج عزت و وقار کی اختر
جلد تر لوٹ اپنے گھر آئی
پدر کو اپنے ہی یہہ سنوائی
خوش ہوا پدر اسکا سن یہہ بات
کیا اسکا نکاح شیخ کے ساتھ
اور عبد اللہ خواب میں دیکھا
کہ ہوی اسطرح سے اسکو ندا
اس سے بہتر یہہ دوسری عورت
ہم نے تجھکو دئے ہیں باعزت
نہیں نقصان اس میں آوے کبھی
ہم نے دیتے ہیں اس سے بہتر ہی
مال ایسا جو تھا خوشی کے سات
سارا للہ کر دیا خیرات
عرض اسنے کیا ہی ای رہبر
تین دختر ہیں میرے نیک سیر
کہا اسکے لئے کہوں میں ہی

بسکہ مہمان ہے واجب الاکرام
لازم الاحترام ہے [illegible] مدام
مہربان [illegible]
کہ بچا جائے اسکے گھر مہمان
کہنے لگا جو عورت بد کیش
بد چلن بد صفات بد اندیش
نہیں لایق وہ خانہ داری کے
وہ نہیں ساز وار یاری کے
حق تعالی نے اسپہ فضل کیا
اسکو نعم البدل کیا ہے عطا
تبھی مجلس میں اسکے آئی ہے
فیض اسکے سخن سے پائی ہے
کہ کرے اپنا اسکے ساتھ نکاح
اس سے تا پایا ہو فوز و فلاح
اور دختر کو اپنے وہ ای یار
دیا دینار ہے پچاس ہزار
کہ مبارک ہی واسطے بو فاق
ایک عورت کو جب دیا تو طلاق
تا بہ تحقیق اب تو یہہ سمجھے
کہ کرے کام جو ہمارے لئے
نقل ہی جب بعالم رحلت
اسکو پہنچی ہے نزع کی حالت
ایک مرید رشید تھا اسکا
سر بالین پہ اسکے بیٹھا تھا
اب تو تو نے چلا ہی دنیا سے
کیا تو رکھتا ہی بول اسکے لئے
صالحون کا ہی کارساز وہی

وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ

کارساز انکا جبکہ ہووے اللہ
وہاں کیا چیز ہے یہہ عبد اللہ
وقت مرنے کے چشم کھولا تھا
خوش ہو ہنستا تھا اور یہہ کہتا تھا

لمثل هذا فليعمل العاملون ٥

پس اسی حال میں وہ نقل کیا
قدس اللہ سرہ الاصفی

ذکر سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ

گنج عرفان تاج دین متین
بحر وجدان سراج شرع مبین
مومنون کا امام عالیشان
نام نامی ہے اسکا جان سفیان
عالمون میں تھی اسکو شان کبیر
اسکو کہتے تھے مومنون کا امیر
ہمیشہ زہد میں رکھا تھا قدم
ورع و تقوی میں تھا بہت اقدم
مستقل جو ہیں چار مجتہدین
فرد یہہ پانچوان تھا انسے یقین
اور [illegible] تھا بہت مشایخ سے
اولیا اتقیا سے برا شیخ سے
تواضع میں [illegible]
تھا وہ علم و [illegible]
[illegible]
[illegible] کرکے بہم
[illegible] خلق کا [illegible]
پاک اخلاق اسکو میں پایا
[illegible]
[illegible] قدم ہی [illegible]

پیشوائے اکابر علما
مقتدائے اعاظم قدما
اسنے تھا قطب حرکت دوری
لقب پاک اسکا ہے ثوری
پر خلافت نہیں کیا اختیار
وہ حکومت سے تھا بہت بیزار
ظاہری باطنی علوم جلیل
جاننے میں نہیں تھا اسکا مثیل
اور تواضع کی اور ادب کی صفت
رکھتا تھا وہ بدرجہ غایت
اور اول سے لیکے تا آخر
ایک ہی تھا روش پہ وہ [illegible]
نقل ہے ایک روز ابراہیم
اسکو اسطرح سے کہا ای فہیم
یوں ابراہیم تب ہی کہنے لگا
میں نے سفیان کو جو بلوایا
نقل ہے وجہ اسکے توبہ کا
اول حال میں ہی تھا صاحب
جب یہہ ترک ادب کیا ہی [illegible]
ایک [illegible] سنا ہی وہ

اور ابدال جو ہوش میں آیا
اپنی داڑھی کو ہاتھ سے پکڑا
کو نہ مسجد کا جب ادب کیا
پہلے مسجد میں پائے جب رکھا
دیکھ ابے ہوشیار رہ ہر دم
رکھے کسطرح راہ حق میں قدم
ایک ندا آئی غیب سے اے نور
کہ تو اس امر میں بہت کر غور
اس جہان میں کبھی نہ تڑپنے دے
وہیں آگہ کرے کرم سے اسے
کہتے ہیں بیس سال تک زنہار
کبھی سویا نہیں وہ نیک شعار
مگر اسپر عمل بجا لایا
اس میں بیحد برکتیں پایا
کہ زکوٰۃ حدیث دیو سدا
پوچھے کیا ہی زکوٰۃ اب فرما
نقل ہے اسکے وقت ای سالم
تھا خلیفہ جو ایک بڑا ظالم
اور عین نماز میں ہیہات
ریش پر اپنے پھیرتا تھا ہات
جانئے یہہ نماز محشر میں
مثل گوئے پلید لے آوین
تب خلیفہ نے یوں کہا اسکو
مجھ کو آہستگی سے اب کہہ تو
وہ جفا کار جب سنا یہہ بات
دل میں کینہ رکھا ای اسکے سات
دار جسدن گھڑا گئے ہیں لا
دو بزرگوں نے خواب یہہ دیکھا
اور سفیان بن عیینہ کے
گو دین ہے رکھا وہ پیر اپنے
ایک دوسرے سے خواب بولا ہے
راز ہر ایک اپنا کہولا ہے
اور وے ہر دو بزرگ اہل کمال
کئے ظاہر بہت ہی اپنا ملال
لیک کرنا امور دین میں ادا
ہم پہ واجب ہے بس صباح و مسا
کہ اے قہار ای علیم و حکیم
پکڑے تو ہے تیری گرفت عظیم
کہتے ہیں وہ خلیفۂ اظلم
بیٹھا تھا اپنے تخت پر سر دم
وہ عمارت گری زمین کے اوپر
سبکے سب ہو گئے ہیں زیر و زبر
کئے وہ دو بزرگ ایسی دعا

اپنے رخسار پر طپانچہ مار
اسطرح بولتا تھا زار و نزار
نام تیرا نہ و غفر انسان
محو اب کر دئے ہیں اے سفیان
نقل ہے ایک کشتزار میں جا
جبکہ سفیان قدم رکھا اپنا
اسکے حق میں ہے کیا عتاب رب
ایک قدم جبکہ تھا بر خلاف ادب
ظاہری تربیت ہو جب ایسی
باطنی تربیت ہو پھر کیسی
نقل ہے بولتا تھا وہ مقبول
نہ سنا میں کوئی حدیث رسول
اور کرتا تھا اسطرح ارشاد
کہ اے اہل حدیث رکھیو یاد
کہا دو سو حدیث سے کامل
ہو و تم ہیچ حدیث کے عامل
پیش سفیان عارف جانباز
ایک دن اسنے پڑھ رہا تھا نماز
اسکو اسطرح سے کہا سفیان
ای فلان یہہ نہیں نماز ہی جان
نہیں زنہار اسکو دیکھینگے
تیرے ہی منہہ پہ اسکو پھینکینگے
کہا گر اس قہم سے ہاتھ کہون
ڈر ہی حق کے عتاب میں پڑون
اور کیا حکم ایک بناوین دار
اور سفیان کو چڑہاوین دار
گو دین ایک بزرگ کے ای جان
سر پاک اپنا رکھا ہی سفیان
اور ہی خواب میں وہ پاک شعار
ہوئے دونو بزرگ وہ بیدار
جلد جا کر دئے ہیں اسکو خبر
وہ بہی اس حال سے تھا واقف تر
کہا سفیان ثوری انکے تئین
جان دینا مجھے دریغ نہیں
لیک تو آنکھوں میں اپنے پانی لا
کرنے لاگا ہے اسطرح سے دعا
تبھی اسکی دعا ہوئی مقبول
دشمنان اسکے ہو گئے مخذول
اور ارکان دولت اسکے سب
تھے جو کرسی پہ اسکے حاضر تب
وہ خلیفہ بھی اسکے سب ارکان
دھس گئے ہیں زمین کے درمیان
جلد مقبول ہم نہیں دیکھا

فایدہ از مترجم

دوستان خدا ہے لیں ای یار
پیش او دوستی سے لیل و نہار
دوست انکا سعید ہے بے تئین
انکا دشمن شقی ہے فی الدین
انکا بد خواہ ہووے جو نادان
پاوےگا دو جہان میں خسران
کبھی منکر کو انکے دیوین ڈہیل
ہو کبھی انتقام میں تعجیل
ڈہیل [illegible]
ہو اگر وہ ڈہیل پر مغرور
[illegible]
سخت تر انقلاب لایا ہے
[illegible]
کر ہی بے قرآن میں کیا ارشاد

دوست انکا ہی دوست حق کا جان
انکا دشمن ہے حق کا دشمن جان
ساتھ انکے جسے عداوت ہی
اسپہ آوے ابال و نکبت ہی
انکا انکار سم قاتل ہے
انکے منکر کو رنج حاصل ہے
جسقدر انکو ڈہیل دیتے ہیں
سخت بدلہ ہی ویسا لیتے ہیں
انبیا کے بھی منکروں کو خدا
دی تھی مہلت بعالم دنیا
دیوے جو چند روز کی مہلت
ہی وہ مہلت میں بھی کچھ حکمت
[illegible]

کہا اسکو نکال دو باہر
اور اسطرح سے کیا ظاہر

یہ سنوار اسکو دے دکھلاتے ہین
لوگ کو دام مین پہساتے ہین

اور تھا ایک رفیق ساتھ اسکے
ایک محمل مین دونون بیٹھے تھے

کہا ایک دن رفیق نے کر آہ
کہ تو روتا ہی یون زبیم گناہ

کہا اگرچہ گناہ ہین بسیار
لیک در پیش رحمت غفار

پس روتا ہون مین زبیم گناہ
بلکہ روتا ہون اس لئے مین آہ

کہ وہ ایمان ہے یا نہین ایمان
مین نے روتا ہون اسلئے ہر آن

اور عبادت کئے ہین جب عباد
قرب انکا ہوا ہی اس سے زیاد

اور یوں بولتا تھا لوگوں سے
کہ ہین رونے کے جا نو دس حصے

سال مین ایک بار یک قطرہ
ہو روان چشم سے اگر للہ

نقل ہی جبکہ موت سفیان کی
آہ جبکہ دم بہت قریب ہوی

اب مین دیکھا یہہ سخت تر ہی سفر
نہین آسان ہے پاس حق کے گذر

اور ہمیشہ امیر بصرے کا
پس عیادت کو اسکے آتا تھا

از عبادات خالق علام
نہیں پاتا تھا ایک دم آرام

اپنی حاجت قضا وہ کرتا تھا
اور وضو کر نماز پڑہتا تھا

کہا از بارگاہ رب جلیل
آوے مجھ پاس جبکہ عزرائیل

اسطرح بولتا ہی عبد اللہ
کہ کہا مجھکو وہ خدا آگاہ

مین کہا اسکا منہ زمین کے اوپر
باہر آیا کہ دیوں سبکو خبر

کہے سوتے تھے ہم گھر مین سب
خواب مین یہہ ندا سنے ہین اب

پس گئے اسکے پاس سب بے ملال
تنگ اُس پر بہت ہوا تھا حال

دیکھے اسمین ہزار تھے دینار
کہا صدقہ کرو اسے ناچار

پھر تو کس واسطے رکھا یہہ زر
کہا اسطرح ان سے وہ رہبر

تا مرا دین کبھی خراب نہو
مجھ پہ ابلیس دستیاب نہو

اور تنگی مین جو تر ہی کیونکر
تب دکھاتا تھا اسکو مین یہہ زر

پس پڑھا کلمہ شہادت تو وہ
دار فانی سے کی ہی رحلت وہ

تب بخارا مین جو کہ تھے علما
رکھے محفوظ مال و زر اسکا

آئے تھے علما وہان کے استقبال
لگے جسکو اندوہ و اجلال

سو دی مال کچھ دوا اپنے پاس
دفن کرتا تھا اس سے وہ ... آس

اور جس رات وہ وفات کیا

ساتھ ہر زن کے ایک ہی شیطان
اور ادھر دیو ہے اٹھارا جان

نقل ہے ایکبار وہ آگاہ
ہوا راہی بسوئے بیت اللہ

اور ہر روز راہ مین سفیان
سخت بے اختیار تھا گریان

ہاتھ لنبا وہین کیا ہے وہ
ایک کاڑی اٹھا لیا ہے وہ

اس پر کاہ سے بھی کم ہین جان
وہ غفور و رحیم ہے رحمان

آہ ایمان مین جو لایا ہون
کچھ حقیقت نہ اسکی پایا ہون

کہا عرفان سے عارفون کو بجا
قرب درگاہ حق زیادہ ہوا

اور دوسرے کئے ہین جب طاعت
پائے اس سے نتیجہ حکمت

اس سے نون حصے ہینگے محض ریا
ایک حصہ ہی از برائے خدا

اس مین ہینگی سعادت جاوید
اسمین بخشش کی ہی بڑی امید

آہ روتا تھا اور کہتا تھا
موت مین آرزو سے چہتا تھا

شہر بصرے مین وہ ہوا بیمار
سخت پیچش ہوی نمود ای یار

سخت تھی گرچہ ویسی بیماری
پر نہ چھوڑا ہے طاعت باری

موت کی رات مین وہ بحر صفا
کہتے ہین آہ ساٹھ بار اٹھا

کی اس شب مین ساٹھ بار وضو
کہے یارون نے اب نہ کیجو وضو

چاہتا ہون کہ مین نجس نہ ہون
درگہ حق مین پاک ہی جاؤن

کہ مرے منہ کو اب تو رکھ بزمین
کہ ہی نزدیک میری موت یقین

دیکھا یارون نے اکھڑے مین تمام
پوچھا کس نے دیا تمہین اعلام

کہ جنازے پہ جاو سفیان کے
ہم نے یہہ سنکے جلد تر آئے

زیر بالین وہ ہاتھ ڈالا ہے
ایک تھیلی جو ہی نکالا ہے

کہے کرتا تھا حکم تو ہر بار
نہ لیا چاہئے کبھو دینار

یہہ مرے دین کے پاسبان تھے سدا
ایسا دین اپنے مین نگاہ رکھا

دیوے مرے دلین وسوسہ لاتا
کیا تو کھو دیگا اور پھینکیگا

اسکا وسواس دفع کرتا تھا
احتیاج اس سے مین جو پڑتا تھا

کہتے ہین اسکا ایک وارث تھا
سو بخارا مین اسنے فوت ہوا

جبکہ سفیان کو یہہ خبر پہنچی
وہ بخارا طرف ہوا راہی

عمر تب اسکی تھی [illegible]
اسکے تحویل کر دئے وہ مال

اور رحلت ہوا ہی جبکہ یقین
اسکو خیرات کر دیا ہی جین

سنے لوگون نے غیب سے یہہ ندا

مَاتَ الوْنْ عَمَـــ ـــاتَ الوْنْ عَ

نقل ہے اُسکو خوابمین دیکھے
اور اسطرح سے اُسے پوچھے
قبر کی وحشت اور تنہائی
بول اے شیخ کیون نجات پائی

کہا حق کے کرم سے گور مری
ہوی یک مرغزار جنت کی
اور کوی اُسکو خواب مین دیکھا
پوچھا حق تیرے ساتھ کیا ہی کیا

کہا مین یک قدم رکھا پل پر
اور دوسرا قدم بہشت اندر
اور یک شخص خوابمین دیکھا
شیخ سفیان بجنت ماوا

جھاڑ سے ایک دوسرے جھاڑ پر
اُتر رہا ہے بحالت خوشتر
پوچھا یہہ رتبہ کس عمل سے ملا
کہا یہہ رتبہ ورع سے پایا

نقل ہے خلق پرورہ باتوفیق
تھا دل و جان سے بہت ہی شفیق
اتفاقاً وہ ایک دن ای یار
ہوا رونق فروز در بازار

یک پرندہ اُسے نظر آیا
کہ ہے پنجرے مین اسکو قید کیا
کہ تڑپتا ہے اُسمین وہ ناشاد
آہ کرتا ہے شور اور فریاد

دیکھ سفیان اُسے خرید کیا
کھول پنجرے سے اُسکو چھوڑ دیا
وہ پرندہ تمام دن بالخیر
باغ و صحرا کے بیچ کرتا سیر

دن گذر جاکے جبکہ آتی شب
گھر کو سفیان کے وہ آتا تب
شیخ سفیان نماز پڑھتا تھا
مرغ نظارہ اُسکا کرتا تھا

اور بدون نماز وقت دگر
گاہ گاہ اُسپہ بیٹھتا آکر
جب جنازہ اٹھائے سفیان کا
شور کرتا وہ مرغ نے آیا

نعش پر اُسکے مارتا تھا سر
نالہ کرتا تھا درد سے مضطر
دیکھ یہہ لوگ ہوش کھوتے ہین
آہ بے اختیار روتے ہین

اور جب شیخ کو کئے مدفون
آہ تب وہ پرندہ محزون
یک مچایا بڑا ہی شور و فغان
قبر پر اُسکے گر دیا ہے جان

قبر سے ایک تب ہوی یہ ندا
حق نے سفیان کو لطف بخشا
کیونکہ صبح و مسا بہ خلق خدا
وہ شفقت بہت ہی رکھتا تھا

بخشا اسواسطے خدائے صمد

ذکر شیخ شقیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ قدس اللہ سرہ الاماجد

پیشوائے محققین کبار
شاہباز منازل اسرار
سر عباد و قدوہ زہاد
شمع بزم ہدایت و ارشاد

بو علی کنیت شقیق ہی نام
اُسکا جان شہر بلخ مین تھا مقام
عصر مین اپنے تھا وہ شیخ زمان
تھا بڑا فیض بخش فیض رسان

وا یگانہ زہد اور عبادت مین
تھا وہ راسخ قدم ریاضت مین
اور توکل مین وہ کیا تھا قیام
رہا قایم اُسی مین عمر تمام

جانتا تھا بہت علوم و ہنر
اور تصانیف اسکے ہین اکثر
جو کہ تھا حاتم اصم اشہر
اُسکا تھا اوستاد یہہ رہبر

اور براہیم ابن ادہم سے
معتقد تھا وہ شیخ اکرم سے
کہ طریقت اُسی سے پایا تھا
مایۂ فیض ہاتھہ لایا تھا

اور بہت سے شیوخ کی صحبت
اُسنے حاصل کیا تھا باعزت
کہ وہ اسطرح سے کیا ارشاد
یکہزار اور سات سو اُستاد

ہین مگر مین نے اُنسے فیض لیا
انکی شاگردی مین بجا لایا
اور کئی اونٹ بھر کتاب ضخیم
اُنسے حاصل کیا مین باتکریم

ان کتابون سے مین نے یہہ سمجھا
چار چیزون مین ہی رضائے خدا
پہلے روزی مین امن ہی ای یار
اور دوم خلوص در ہر کار

اور شیطان کی دشمنی سیوم
اور تیاری موت کی چارم
وجہ توبہ یہہ اُسکا ہی ای یار
کہ تجارت کے واسطے یکبار

وہ گیا تھا بسوے ترکستان
ایک بتخانہ اُسنے دیکھا وہان
بت پرست ایک اُسمین تھا جاہل
بت پرستی مین تھا بہت شاغل

آہ و زاری بہت ہی کرتا تھا
اُسکے آگے سر اپنا دھرتا تھا
دیکھ اُسکو شقیق کہنے لگا
کیون تو کرتا ہی سنگ کا پوجا

ایک ہی تیرا مالک و خالق
ہی ہمیشہ وہی ترا رازق
ہی وہی حی و عالم و قادر
پوج اُسکو ہی باطن و ظاہر

اور پرستش تو بت کی کرتا ہی
کہ وہ پتھر ہے عاجز و ناچار
کہا وہ بت پرست ای شقیق
بات یہہ تیری گر ہے بالتحقیق

کیا نہ قادر ہے پھر ترا مولا
شہر مین تیرے دیوے رزق ترا
نہ یہان تک تو اسلئے آوے
اپنی روزی وطن مین ہی پاوے

آہ یہہ بات جب سنا ہی شقیق
وہین بیدار ہوگیا ہی شقیق
اور تبھی بلخ کے طرف ہی پھرا
ایک گبر اُسکے ساتھ ہوا

[illegible] اے شیخ کیا ہی ترا کام
کہا سوداگری ہے میرا کام
کہا روزی طرف تو گر دو [illegible]
جو [illegible]

ہاتھ تیرے کبھی نہ آویگی
خود بخود آویگی وہ تیرے پاس
سرد دل پر ہوی اُسے دنیا
ان دنون مین علی بن عیسیٰ
ایک ہمسایہ شیخ کا جو تھا
شیخ سے اسنے التجا لایا
تیسرے دن امیر کا کُتا
کہ جوان مرد ہے وہ بحر سخا
بھیجا نزد امیر بے تاخیر
قوت کوئی کہین نپاتا تھا
پوچھا اُسکو شقیق نے ای غلام
سنکے یہہ بات اُسنے کہنے لگا
مجھکو بہو کا نہ چھوڑ دیگا وہ
اپنی ہوش وحواس سے گذرا
نہیں اُس سے ہی کچھ زیادہ آج
نہ خزانون کو تیرے غایت ہی
وہین دنیا سے دل کو توڑ دیا
حق کے جانب توجہ لایا ہے
اور اس طرح بولتا تھا مدام
مین بھی تب ہمرہ شقیق گیا
شیخ اُسوقت مین بغیر خطر
حق تعالی پہ اسقدر رہے یار
کیا نہین شرم کچھ تو دہر تاہی
اِس لئے بندگی خدا کی کرے
اُس سے یہہ بات جب سُنا ہی شقیق
کہا کافر نے یون شقیق کے سات
تب اُٹھاوینگے اسکو ہیو سے یہ
شیخ بولا کہ رکھئے اسکو یاد
یعنے حکمت کی بات جو ہوگی

آہ ضایع ہوا اسمین عمر تری
اسکو پاویگا تو بلا وسواس
فکر عقبی اُسے ہوئی پیدا
ابن ہامان امیر بلخ کا تھا
تنگ ناحق کئے ہین اُسکو آ
شیخ نے تب امیر پاس آیا
کہتے ہین ایک شخص کو ہی بلا
مجھکو البتہ کچھ وہ دیویگا
معتقد اسکا ہوگیا ہے امیر
آدمی آدمی کو کھاتا تھا
کہ خوشی کے ہین یہہ ایام
قحط سالی کا کیا مجھے پروا
مجھکو ضایع نہین کریگا وہ
اور اس طرح سے ہے کہنے لگا
اُسکا خواجہ نے کچھ رکھا ہے اناج
ملک تیری بلا نہایت ہی
اُسکا ہر شغل جلد چھوڑ دیا
اور یقین تمام پایا ہے
کہ مرا اوستاد ہی وہ غلام
آہ وہ جنگ سخت تھا ایسا
دونو لشکر کے درمیان اگر
تھا اُسے اعتماد سر و جہار
دعوی حاصلی جو کرتا ہے
کہ ہے دیتا خدا نے رزق اُسے
کہا یارون کو اپنے بالتحقیق
کیا تو لکہتا ہی مجھ سے شخص کی بات
پاک کرکے رکھینگے اپنے پاس

اور مقرر ہی جو ترے قسمت
بات یہہ جب سنا شقیق اہی یار
بعد ازان بلخ مین جو آیا ہی
ایک کتا ہوا تھا اُسکا گم
کہ وہ کتا رکھا ہی تو ہی چھپا
کہا دے تین روز کی تو ڈھیل
اُسنے بولا یہہ سگ مین لیجاؤن
پس وہ خدمت مین شیخ کے لایا
نقل ہے ایکبار قحط عظیم
دیکھا وہ ایک غلام در بازار
کیا نہیں خلق پر ہے تیری نظر
ایک قریہ ہے میرے آقا کا
بات یہہ جب سنا ہی شقیق
یاد آئی کہ یہہ غلام ایسا
سب کا ہی مالک حقیقی تو
فکر کیسی بات کی کرین پس ہم
اور کیا توبۂ نصوح تبھی
اور توکل مین رتبۂ کامل
نقل یون حاتم اصم نے کیا
نظر آتے تھے سر ہی نیزون کے
خرقہ اپنا وہین سرانے لیا
نقل ہے ایک دن وہ جاتا تھا
بات ہی تیری آہ دلسے جان
وہ نہین حق پرست ہی زنہار
کیا یہہ بہتر سخن ہے اسکو لکھو
کہا ہان ہم نے پایا ہین جب گوہر
کہا اسلام کر مجھے تلقین

الحکمۃ ضالۃ المؤمن فاطلبہا ولو کان
عند الکافر۔

ڈھونڈھنے کی اُسے نہیں حاجت
اور بھی خوب ہوگیا بیدار
دل خدا کے طرف لگایا ہے
ڈھونڈھتے تھے بہت اُسے ہر دم
اُسکو دیتے تھے رنج اور ایذا
تجھکو پہنچاؤن سگ ترا بیقیل
اور نزد شقیق پہنچاؤن
اور وہ انعام اُس سے کچھ پایا
بلخ کے شہر مین پڑا اسے فہیم
شاد وخندان چلا ہی نیک شعار
مبتلا بھوک مین ہین شام وسحر
اسمین ہے وہ بہت اناج رکھا
بحر حیرت مین ہوگیا ہی غریق
اپنے خواجہ پہ ہے بھروسا کیا
تو ہی دیتا ہی رزق ہی سبکو
نہ توکل سے کیون رہین خرم
کھلا اُسپر در فتوح تبھی
فضل حق سے اُسے ہوا حاصل
جنگ یکبار کافرون سے ہوا
اور تیر یون ہوا مین جاتے تھے
اور اچھی طرح سے خواب کیا
ایک کافر نے اُسکو دیکھا کہا
کہ یقین کوئی شخص لا ایمان
بلکہ نعمت پرست ہے بدکار
اور ہاں اسکو سدا نگاہ رکھو
گرچہ ہووے پڑا نجاست پہ
کیا تواضع کا ہے یہہ ترا دین
کہ رسول خدا کے ارشاد
وہ تو مومن کی ہے گنوائے گئی

اُسکو تم ڈہونڈھیو بلا وسواس
گرچہ وہ بات ہووے کافر پاس
نقل ہے ایک شخص نے ای یار
یون کہا ہے شقیق سے یکبار
آئیے جو کفاف ہے تیرا
تجھکو مین نے دیا کرونگا سدا
پہلا تیرا خزانہ کم ہوگا
دوسرا جو رہبی لیجاویگا
چوتھا میرے مین عیب دیکھے جب
تو نہ دیوے کفاف میرا تب
یک خداوند پاک میرا ہے
کہ یہہ عیبون سے وہ مبرا ہے
پوچھا تو شہ ہی کیا ترا ای عزیز
کہا توشہ مرا چہار ہین چیز
اور جو شخص غیر ہے میرا
میری روزی ہے دُور ہی وہ سدا
اور یقین جانتا ہون شام و سحر
حق مرے حال پہ ہے دانا نیز
نقل ہے جب شقیق حق آگاہ
کہ یقین عزم حج بیت اللہ
شیخ نے اُسکے پاس جبکہ گیا
اُس سے ہارون رشید یون پوچھا
ہان بلا شبہ ریب مین ہون شقیق
لیک زاہد نہین ہون بالتحقیق
کہ خبردار اب تجھے مولا
جائے صدیق پہ ہے بٹھلایا
اور فاروق کی بھی جگہہ پہ
دیکھ بٹھلایا ہے تجھے داور
اور یقین بر مقام ذوالنورین
تجھکو بٹھلایا خالق کونین
اور کیا جانشین تجھکو رب
مسند مرتضی علی پہ اب
کہا ہارون رشید یہہ سنکر
اور ای شیخ کچھ زیادہ کر
اُسکا دربان تجھے بنایا ہے
تین چیزین تجھے وہ بخشا ہے
اور کہا ہی یہہ تین چیز سے تو
پھیر رکھنے سقر سے لوگون کو
حکم حق کا جو ٹال دیویگا
تازیانہ سے دے تو اُسکو سزا
گر تو یہہ سب بجا نہ لاویگا
اہل دوزخ کا پیشرو ہوگا
کہا چشمہ کے ہی سمجھ تو مثال
مثل نہرون کے ہین ترے عمال
اور چشمہ اگر مکدر ہو
آب نہرون کا تب نہ بہتر ہو
گر تو تشنہ ہو دشت مین ایسا
کہ قریب الہلاک ہوویگا
کہا وہ دیجے جو کہ قیمت سے
مین خریدون اُسے ضرورت سے
کہا خریدیگا یا نہیں تو اُسے
کہا لیونگا نصف ملک بھی
کہ ہلاکت ہو تیری جس سے قریب
اور اُسوقت آوے ایک طبیب
کیا کریگا تو ویسے وقت بھلا
کہا وہ نصف ملک بھی دونگا
[illegible] قیمت [illegible] ہوا ایک [illegible]
اور [illegible] ہے بروہ [illegible] ہووے [illegible]

پس مسلمان ہوا وہ بالتحقیق
وہین تصدیق سے بذات شقیق
کسب ملک تو بلا معاش ہے
کسب سے آہ خلق کے کھاوے
کہا تجھہ مین پانچ ہوتے عیب
کرنا اُسکو قبول ہین بے ریب
تیسرا یہہ بھی خوف ہی مجھکو
کہ کبھی ہوویگا پشیمان تو
پانچوان پہلے گر تو جاوے مر
مین رہون بے کفاف تب مضطر
نقل ہے کوئی آ کہا اُس سے
مین نے جاتا ہون واسطے حج کے
اولا جو ہی رزق میرے نصیب
ہے یقین وہ بہت مرے ہے قریب
اور اللہ کی قضا دن رات
مین جہان جاؤن ہے سنگی ہر بات
شیخ بولا ہے نیک تر یہہ بات
اِس سفر رفتنت مبارک باد
شہر بغداد مین ہے اپہنچا
اُسکو ہارون رشید بلوایا
کہا تو ہی کہ شقیق زاہد ہے
یون کہا اُسکو تب وہ جابر ہے
ہارون بولا مجھے نصیحت کر
یون لگا کہنے اُسکو وہ رہبر
صدق کرتا ہی وہ ہر ایک سے طلب
کیجیے حاصل تو صدق کا منصب
حق و باطل مین فرق کرنا خوب
حق تعالی کو تجھ سے ہی مطلوب
حق تعالی ترے سے پس ہر دم
چاہتا ہے سمجھ حیا و کرم
چاہتا ہی ترے سے حق اے یار
عدل اور علم دیکھ رہ ہشیار
کہا اللہ کا ہی ایک سرا
نام دوزخ ہے جانئے اُسکا
ایک ہی مال دوسری شمشیر
تازیانہ ہے تیسری ای خبیر
جب ترے پاس آوے حاجتمند
مال دیکر اُسے تو کر خورسند
خون کوئی اگر کسی کا کرے
تو قصاص اُسکا تیغ سے لیجے
یہہ بھی ہارون رشید نے سنکر
کہا ای شیخ کچھ زیادہ کر
گر مصفا ہو چشمہ فیضان
ہو نہ نہرون کی تیرگی سے زیان
کہا ہارون اور زیادہ کر
پھر لگا بولنے وہ پاک سیر
آب شیرین اگر وہان نہ ہے
کیسی قیمت سے تو خرید کرے
شیخ بولا کہ بیچنے والا
چاہیگا نصف ملک گر تیرا
کہا پانی وہ جب تو پیویگا
اور ترا بول بند ہوویگا
ملک آدھا ترے لیوے وہ مانگے
تا مرض کا ترے علاج کرے
کہا پھر کیا تو ناز کرتا ہے
ملک کا ایسے پاس ہرگز ہی
سنکے ہارون یہہ شیخ کی گفتار
رہ گیا بے اختیار [illegible]

کیا از بس شقیق کی حرمت
لوگ اُس پاس جمع آنے لگے
اور روزی کے واسطے کچھ کام
اُسکو پوچھا کہ تو معاش کا کام
کہا ایسا ہی ہے سگونکا حال
گر کوئی چیز نا ملے زنہار
کہا گر پہنچے کوئی چیز ای یار
بس یہہ سنتے ہی اُٹھہ کے ابراہیم
آیا مکے سے جب سوے بغداد
وعظ مین ایک روز اُسنے کہا
ایسی وہ جیب کے ہی ہین درمیان
یا سمجھے اُسپہ اعتماد تھا
کہا اُسکو تو راست بولا ہے
کہا مین نے بہت کیا ہون گناہ
موت کے آگے جس نے آویگا
نقل ہے بولتا تھا وہ رہبر
بالیقین نیک خصلتین اُسکے
اور کہا درمیان معصیت کے
اور کہا اصل طاعت مولا
اور محبت کی کیا علامت ہے
ایک تو خوف اُسکو ہووے ہے
کہا حصے ہین دس عبادت کے
اور کہا تین شی کی آفت ہے
دوسرا امید زندگانی پر
اور کہا تین چیز ہینگے عجب
ہین تونگر کے تین شی لازم
آخر اسطرح سے وہ فرمایا
کون عاقل ہے اور تونگر کون
کہہ ہے عاقل وہی سمجھہ تو ترا

اور عزت سے دی اُسے رخصت
اعتقاد اُسکے ساتھہ لانے لگے
کرنا ایسے مقام پر ہے حرام
بول کسطرح کر رہا ہے مدام
رنج و راحت مین یہہ ہے اُنکی چال
صبر کرتے ہین دیکھنے ناچار
ہم نے کرتے ہین بس تبھی ایثار
سر کو چوما ہے اُسکے باتکریم
کرنے لاگا ہی وعظ اور ارشاد
ایک جنگل مین مین نے اترا تھا
تب کہا اُٹھہ کے اُسکو ایک جوان
کس لئے اُسکو جیب مین رکھا
اور منبر سے جلد اترا ہے
چاہتا ہون کہ اب کرون توبہ
فی الحقیقت وہ جلد ہی آیا
کہ دئے مجھکو خواب مین یہہ خبر
فضل حق سے زیادہ ہووینگے
آہ جو شخص جزع و فزع کرے
ہے بلاشبہ جانو خوف و رجا
جا نشئے شوق اور انابت ہے
عمر کس طرح اُسکی ہے گذری
خلق سے بھاگتا ہے یون حصے
اُسمین لوگون کو بس ہلاکت ہے
توبہ کرتے نہین خدا سے ڈر
کہ وے چیزین فقیر کے ہین نصیب
رنج تن شغل دل کا ہے دایم
سات سو عالمون سے ہین نے ملا
زیرک و ہوشیار بہتر کون
نہین دنیا کو جسنے دوست رکھا

پس وہ بغداد سے روانہ ہوا
کہا کر وزد ڈھونڈھنا روزی
اور براہیم ابن ادہم آ
کہا گر پاؤن حق کا شاکر ہون
کہ اُنھین کچھہ ملا تو کھاتے ہین
تب براہیم نے کیا ہی سوال
اور کوئی چیز گر نہ دیوے خدا
اور کہنے لگا ہی ہو دلشاد
اکثر اُسکا کلام فیض انجام
اور تب چار دانگ روپے کے
کہ تو رکھتا تھا چار دانگ وہ جب
آہ یہہ بات جب سنا ہی شقیق
نقل ہے ایکروز ایک بوڑھا
شیخ بولا تو دیر کر آیا
شیخ بولا کہ نیک آیا تو
جسنے تکیہ کرے خدا ہی پر
طاعتین وہ بجا جو لاویگا
گویا نیزہ وہ لیکے بد آہنگ
اور نشان خوف کی ہے ترک حرام
اور بولا جو خوف کرتا ہو
دوسرا خوف یہہ کہ اُسکا حال
اور خاموشی ایک حصہ ہے
پہلے توبہ کی دل مین رکھہ امید
دوسرا امید رکھہ کے رحمت کی
دل ہو فارغ حساب بھی آسان
اور سختی حساب کی فردا
اور ہر ایک سے لی نیک خصال
کون درویش اور کون بخیل
اور ہی تونگر وہی سمجھہ ہے سبا

مکہ محترم مین جا پہنچا
جہل ہے ایسی پاک جگہہ بھی
وہان یک دن شقیق سے ہی ملا
اور نپاؤن تو جان صابر ہون
شاد ہوتے ہین دُم ہلاتے ہین
کیا ہی فرمائیے تمھارا حال
شکر کرتے ہین ہم نے اُسکا ادا
کہ ہمارا ہے تو یقین اُستاد
تھا توکل کے درمیان ہی مدام
مین نے رکھتا تھا جیب مین اپنے
کیا نہ حاضر وہان تھا خلق کا رب
داد انصاف کی دیا ہی شقیق
پاس شیخ شقیق کے آیا
کہا بوڑھا مین جلد تر آیا
اور یہہ نیک بات لایا تو
اپنی روزی کے باب مین خوش
اُسمین وسواس وہ نہ لاویگا
حق تعالی سے کر رہا ہی جنگ
اور رجا کی ہے بندگی دوام
یعنے رجا کی نشانی بندگی
دیسے بندے کو خوف ہینگے دو
ہو وے آیندہ آہ کس منوال
نیک حصہ ہی نیک حصہ ہے
رہتے ہین وے گناہ مین جاوید
توبہ کرتے نہین گنہ سے بھی
راحت نفس تیری ہے جان
کر سے آسان حساب یہہ خدا
پانچ چیزون سے مین کیا ہون سوال
کہے عالم وہ سات سو بیقیل
کہ یہہ دنیا نہ جس کو دیوے فریب

اور تونگر وہی ہی نیک نہاد | اپنی قسمت پہ جو رہے دلشاد
جو مقدر کیا ہو رب ودود | وہ دل و جان سے اسپہ ہی خوشنود
اور حقیقت مین ہی وہی درویش | کہ نچاہے زیادتی جو ہمیش
اور وہی ہی بخیل زشت خصال | کہ خدا نے دیا ہی جسکو مال
اور وہ شخص جو ہی مال خدا | آہ کرتا نہیں خوشی سے ادا
اور یون حاتم اصم نے کہا | کہ مین یکدن شقیق سے چاہا
کہ وصیت مجھے تو یک کیجے | کہ بہت مجھکو فائدہ بخشے
کہا چہتا ہی گر وصیت عام | تب تلک کر نہ زینہار کلام
جب تک اسکا جواب محض ثواب | نہ ترازو مین اپنے دیکھے شتاب
اور اگر چاہے تو وصیت خاص | یاد رکھئے یہہ بات با اخلاص
کہ سخن مین ہی تو نہ کھولے زبان | جب تک ایسی نہو ضرورت زبان
کہ تو اسوقت گر نہ بات کرے | تو بلا شک و شبہ جل جاوے
ایسے ملفوظ اسکے ہین اکثر | قدس اللہ سرہ الانور

فائدہ از مترجم

یہان عطار از رہ اجمال | کچھہ ائمہ کا بھی لکھا تھا حال
چار ائمہ کے ذکر مین بصواب | مستقل مین لکھا ہون ایک کتاب
چہار گلشن سے ہیگی وہ موسوم | صاف ہندی ہی کچھہ وہ منظوم
تذکرے مین جو ذکر آیا ہی | اسمین اکثر وہ درج پایا ہی
اور اکثر کتب سے مین نے لیا | اس مین وہ شرح و بسط سے لکھا
چار گلشن مین جو نہین مذکور | یہان کرتا ہون مختصر مسطور
ایسے مشہور ہین وے چہار امام | کہ ہزارون سے اولیائے کرام
ہین دل و جان سے جن کے تابعدار | انسے ہی ہر امام قطب مدار
اور صدیقیت کا پاک مقام | انکو بخشا ہے قادر علام
بسکہ در علم ظاہر و باطن | تھے فیوض و کثیر کے خازن
ذکر ہر یک امام کا تھوڑا | مین خاطر یہان کرون املا
تا یقین یہہ رسالہ عالی | ذکر سے انکے نا رہے خالی

ذکر امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ

اول ان سے امام اعظم ہے | سب ائمہ مین وہ معظم ہے
شمع ملت سراج امت ہی | مسند آرائے دین و دولت ہی
ساری امت مین وہ یگانہ ہوا | فخر اسلام ہر زمانہ ہوا
بعد کل صحابۂ حضرت | وہ ہی افضل ہے اکثر امت
علم و عرفان مین بے عدیل تھا وہ | کشف و وجدان مین بے مثل تھا وہ
حق مین جسکے کہا ہی شیخ شرف | قدس اللہ سرہ الاشرف
اور در اسلام صوفی و صافی | در شریعت وفی و ہم وافی
اور بڑا تھا مجاہدہ اسکا | بس قوی تھا مشاہدہ اسکا
خلوتین اور ریاضتین اسکے | مشتہر ہین کرامتین اسکے
اور بطاعت و زہد و ورع و تقا | اور در صبر و حلم و جود و سخا
اور سب اوصاف پاک مین تھا شہیر | نہ کوئی اسکے عصر مین تھا نظیر
جب گیا بر مزار شاہ امام | اسطرح سے کیا ہی عرض سلام

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ

اللہ اللہ زہ روضۂ والا | اسکو اسطرح سے جواب ملا

وَعَلَیْکَ السَّلَامُ یَا اِمَامَ الْمُسْلِمِیْنَ

نقل ہے وہ محقق ماجد | متقی اور تھا بڑا عابد
دو تہجد کے رکعتون مین سدا | ختم قرآن ایک کرتا تھا
اور ہر شب کے درمیان ای یار | پڑھتا تھا رکعتین وہ ایک ہزار
آہ سجدون کی جان کثرت سے | اسکے زانو ہوئے تھے سخت ایسے
جیسے ہوتے ہین اونٹ کے زانو | کیا ریاضت ہو اسکی پہچانو
نقل ہے ایکبار وہ اکرم | ایک تونگر کے ساتھہ کوئی دم
ہی تو اشنع کیا سیئے ایمان | نہ سبب سے تونگری کے جان
اسکے کفا سے بیچ پھر ای یار | ختم قرآن کیا ہی ایک ہزار

سیئے وہ مسلمان ہی کرکے ۱۲

نقل ہے ایکدن امام ہمام | گیا تشریف لیکے در حمام
آیا ہی ایک زشت کار و ننگ | آیا بے شرم بے ازار و دان
کہہ بعضے ہے فاسق بدکار | بعضے وہ ہی اسے کہے ای یار
اسکے حمام مین ہی جب آیا | اپنی آنکھین امام بند کیا
پوچھا وہ ای امام فرما دے | کہ ہی بینائی تیری کب لیگئے
کہا بینائی ہمری تب سے لئے | لے ستر جب سے ہنگ تجھکو کیئے

نقل ہی یک خلیفہ ازحکام | جو تھا فرمانروا بعید امام
خواب مین اپنے ایک شب دیکھا | ملک الموت کے تئین پوچھا

کہ ہی اب باقی میری عمر سے کیا | پانچ انگلیان سے وہ اشارہ کیا
اسکی تعبیر مین تب ایک جہان | ہوگئی سخت عاجز و حیران

بو حنیفہ سکو وہ بلا آخر | خواب اپنا ہی یہہ کیا ظاہر
بس یہہ سنتے ہی وہ امام خبیر | یون کہا اسکی خواب کی تعبیر

کہ کیا ہی اشارہ عزرائیل | پانچ علمون طرف سمجھ بعقیل
کہ نجانے کوئی خدا کے سوا | کبھی وے پانچ علم کو اصلا

وہی مذکور پانچ چیزون کا | ہی یہہ آیت مین حق نے فرمایا

إِنَّ اللَّهَ عِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ

اب یہہ آیت کا ہوج وجہ نزول | کہ تھا سیر مین ہی یون منقول
شخص تھا ایک حارث ابن عمر | آیا ہی در جناب پیغمبر

اور اس طرح عرض خدمت کی | بولے کب قیامت آویگی
اور بویا ہون تخم مین زمین | بولے مینہہ کب پڑیگا یقین

اور عورت ہی حاملہ میری | بولے کیا پسر ہی یا لڑکی
آج مین جانتا ہون میرا عمل | بولے کیا عمل کرونگا کل

اور مولد مرا مین جانا ہون | بولے ہوونگا کہان مدفون
تب یہہ آیت کی ہے شرف نزول | حق کہا بول وے اسکے ہی رسول

کہ قیامت کا علم بے وسواس | ہی بلا شبہ و ریب حق کے پاس
اور بارش بھی حق ہی برساوے | جس مکان جس زمان مین جب چاہے

اور وہی جانتا ہی صبح و شام | کیا ہی ارحام عورتونمین تمام
اور کوئی شخص جانتا ہی نہین | کہ وہ کیا کام کل کریگا یقین

اور کوئی جانتا نہین اصلا | کہ کہان مرکے دفن ہووگیا
ہی علیم و خبیر اللہ ہی | وہی غیبون کو جانتا ہی سبھی

آیت پاک کی یہہ لاکے دلیل | بو حنیفہ نے کہہ دیا بے قیل
علم بے شک یہہ پانچ چیزونکا | نہین تھا کوئی خدا کے سوا

ملک الموت جو اشارہ کیا | وے ہی پانچ علم مینگے بجا
غیب مطلق یقین وہی جانے | کوئی اسکے سوا نہ پہچانے

ہا ارادہ کرے خدا ہی جب | خاص بندون کو اپنے بعضے تب
کرے آگاہ بعضے غیبون سے | انکو دیتے ہین جانئے وے خبر

ہیگا غیب اضافی اسکا نام | اولیا اور انبیائے کرام
وحی الہام اور فراست سے | رہ اعجاز اور کرامت سے

ہین بہت سے خبر وے از غیب | دو نہی آیا ظہور مین بے ریب
نقل ہی یک خلیفہ ظالم | وقت مین تھا امام کے حاکم

ابو جعفر دوانقی مشہور | نام اس پر تھا کاہی منصور
ہوگیا وہ امام کا دشمن | قتل چاہتا تھا اسکا وہ بدفن

چاہتا تھا کہ ایک حیلے سے | بو حنیفہ کو قتل کر دیوے
کہا اسکو قبول کیجیے قضا | بو حنیفہ نہین قبول کیا

اس لئے آہ اسکو قید کیا | رنج و آزار سخت اسکو دیا
اور اسے زہر وہ دیا آخر | ہوگیا ہی شہید وہ فاخر

بعد اکیس روز وہ بدکار | اکلہ کے مرض سے ہو بیمار
حالت زشت سے ہوا ہی ہلاک | ہوئی دنیا یہہ اس شریر سے پاک

رحمت حق امام پر ہو نزول | اسکا قاتل ہو نار مین مخذول
شیخ عبد الحمید اہل نصاب | بولا یکرات مین نے دیکھا خواب

آسمان سے گرا ہی تارہ ایک | بولے یہہ ہی ابو حنیفہ نیک
پھر ستارہ دگر گرا ہی ہمام | بولے اسکو یہہ مسعر ابن کرام

نجم پستر گرا ہی بعد وہان | بولے یہہ نجم ہی یقین سفیان
جعفر ابن حسن کیا یہہ کلام | کہ مین دیکھا امام کو بمنام

پوچھا مین کیا کیا تر لیسے خدا | وہ کہا ہی خدا مجھے بخشا
ہین بہت اپنے واقعہ کرم | قدس اللہ سرہ الاعظم

ذکر امام مالک رحمۃ اللہ علیہ

پیرو سنت شفیع امم | جان فدای رسول عرب و عجم
بحر علم حدیث مصطفوی | مہر اوج شریعت نبوی

ساکن دار ہجرت سرور | ذی جواہر مزار پیغمبر
مالک ابن انس ہے باصفوت | ابو عبداللہ اسکی ہے کنیت
اور کبار مشایخ و علما | تر زبان اسکے ہیں بمدح و ثنا
مالک ابن انس بلند مقام | دار ہجرت کا تھا امام ہمام
عصر کا اپنے وہ یگانہ تھا | فرد یکتائے آن زمانہ تھا
علم اسکا بسایر اقطار | مشتہر ہوگیا بہت ہر بار
ہفدہ سالہ تھا جب وہ نیک نہاد | درس و تعلیم کی رکھا بنیاد
تھا کثیر الصلوۃ اور اوراد | صاحب ذکر و فکر والارشاد
در سلوک طریق رب انام | بس شب و روز وہ امام ہمام
اور کہا ابن سعد ای سالک | کہ کہا یوں امام دین مالک
در کتاب الخواص غزالی | قدس اللہ سرہ العالی
کہ میں دیکھا ہوں کل کی شب تمام | سرور انبیا شفیع انام
شافعی بولتا ہی ای اکرم | کہ بیٹھے تھے مسجد میں ساکن حرم
کہ کوئی بولتا ہی یوں آکر | جو تھا اہل زمین میں عالم تر
جب کئے ہم حساب ای فیروز | وہی مالک کے تھا وفات کا روز

ملک فقہ و حدیث کا مالک | قرب مولا کی راہ کا سالک
اسکے قائل ہیں سب ائمہ دین | اولیائے کرام اہل یقین
حافظ بو عمر بن عبد عزیز | اس طرح بولتا ہے باتمیز
دین کی نصرت و اعانت میں | حق کے اظہار اور اشاعت میں
کہتے تھے عالم مدینہ اسے | علم کا صاحب خزینہ اسے
اور بہت کسب علم کے خاطر | پاس ہوتے تھے اسکے لوگ حاضر
اسکے محتاج تھے بہت علما | اسکے تھا فیض کا علم برپا
درس و تکرار علم میں بسیار | مشتغل تھا سدا وہ لیل و نہار
تھا ریاضات میں بہت شاغل | اور شدائد کا تھا بہت حامل
کوئی شب پایہ میں کیا ہوں خواب | دیکھا انہیں مگر نبی کا جناب
لکھا اس طرح ایک وہ سفیان | آکہا نزد مالک ذیشان
اپنی انگشتری پاک نکال | تیری انگلی میں ڈالا با اجلال
یوں مجھے میری ایک دن بولی | کہ عجب تر یہہ خواب میں دیکھی
آج کی شب یقین کیا رحلت | حق کرے اسکی روح پر رحمت
ہیں مقامات اسکے بس برتر | قدس اللہ سرہ الانور

ذکر امام شافعی مطلبی رحمۃ اللہ علیہ

ہے تیسرا وارث علوم نبی | ہے یقین شافعی مطلبی
تھا بلاشک وہ مفتی اسرار | اس سے لایح تھے قدس انوار
کیا بیان اسکے سب فضایل کا | کیا نشان اسکے دوں شمایل کا
اور ہیں اسکے ریاضتیں موفور | اور ہیں اسکے کرامتیں مشہور
سیزدہ سالگی میں وہ اکرم | کہتا تھا بیٹھ کے اس طرح حرم
اور پندرہ برس کا جبکہ ہوا | وہ بتحقیق فتوی دیتا تھا
تھا جہان کا امام اور رہبر | حفظ تھے اسکو تین لاکھ خبر
باوجود ایسے فضل کے بقیل | اسکا شاگرد تھا وہ فرد جلیل
کئے لوگوں نے اعتراض اسپر | کہ معتبر ہے فاضل اشہر
ہی وہ پچیس سال کا لڑکا | یہہ کہیں عمر میں ہی کس سے بڑا
ہم نے رکھتے ہیں یاد جو واللہ | ہی معانی سے اسکے وہ آگاہ
خوب تر شافعی کو ہیں معلوم | اس سے ہوتے ہیں وہیں مفہوم
اور احمد نے یوں کہا جو صحیح | کہ جو آئے ہے یہہ حدیث صحیح

بس وہ سلطان ہی شریعت کا | اور برہان ہے طریقت کا
گل سرسبد گلشن نبوی | ثمرہ پاک شجر مصطفوی
یہاں قاصر ہے خامہ امکان | ہے یہاں تنگ صفحہ تبیان
جو ائمہ ہیں از قریش کرام | انمیں اقدم ہے یہہ امام ہمام
کہ بلا شک و شبہ ای ہمدم | مجھ سے پوچھو جو چاہتے ہو تم
سر اخیار احمد حنبل | بحر اسرار احمد حنبل
ورع و تقوی میں بے نظیر تھا وہ | علم او فضل میں شہیر تھا وہ
جبکہ ہوتا تھا شافعی اسوار | اسکا ہوتا وہ غاشیہ بردار
ایک لڑکے کے ساتھ رہتا ہی | اعتقاد اس سے بسیار رکھتا ہی
بات انکی یہہ جب سنا وہ امام | یوں دیا ہی جواب انکو تمام
یاد ہیں ہمکو آیت و اخبار | لیک انکے حقایق و اسرار
اور تھا لوگوں پہ بند فقہ کا در | کھولا اسکے سبب سے ہی داور
سر صدی کا شروع ہوئے جب | ایک مجدد کو بھیجتا ہی رب

کہ وہ کرتا ہی دین کی تجدید
اور بلال خواص نے بولا
خضر نے یون کیا مجھے ارشاد
خوف سے حق کے تھا سد آگرائی
اور جو شیخ سلیم راعی تھا
جونکہ کہتا ہی شیخ عبد اللہ
کیونکہ ہر ایک مقام کے اندر
نقل کرتے ہین والدہ اسکی
یون ہی دو شخص ایکدن آئے
بعد ازان ایک شخص نے آیا
کبھی تیرا رفیق نے آکے
کہ نہ ہم دونو آوینگے جب تک
آیا ایسے مین شافعی درحال
مدعی ہے کہان دکھا بشتاب
یہی اقرار بس تمھارا تھا
جبکہ اُس شخص نے یہہ بات سنا
وہ بھی یہہ سنکے ہوگیا حیران
اور جیندے امام مالک کی
کہ جو مالک نے دیا تھا فتویٰ
چھوڑے عمداً نماز ایک بھی جو
دیوین ایسا عذاب اسکو شتاب
جسنے بے عذر چھوڑے ایک نماز
دیا حنبل نے یون جواب اُسے
جبکہ حنبل سخن یہہ گوش کیا
نقل ہی جو خلیفہ تھا ہارون
کہا ہارون مین دوزخی ہون اگر
یک بیک اُسکو اضطرار ہوا
اور اُن سے کیا ہی استفتا
شیخ بخفو لہ کہ اثر شافعی بجا

اُس سے ہوتی ہی شرع کی تائید
کہ ملا مین نے خضر سے پوچھا
شافعی ہی ز جملۂ اوتاد
دائما ناز در دین سوزان
اُسکی صحبت مین وہ بہت ہی رہا
جسکو انصاری کہتے ہی آگاہ
جبکہ کرتا ہون مین اُسپہ نظر
بنی ہاشم سے زاہدہ تھی تری
اور یک جامہ دان بھی لائے
اور وہ جامہ دان لیکے گیا
لیگیا ہے وہ مانگ میرے سے
تو نہ دیوے وہ جامہ دان تب تک
پوچھا مادر سے کیا ہی جو ملا
تا اُسے راستی سے دیو جواب
دیوے دونو کو جامہ دان وہ بجا
متعجب ولا جواب ہوا
ہر دو واپس چلے گئے جولان
کی مدینہ مین اُسنے شاگردی
شافعی کے تئین دکھاتا تھا
تو وہ حنبل کے پاس کافر ہو
دیوین جسطرح کافرون کو عذاب
جب وہ کافر ہوا نکو انداز
کہ بلا شبہ وہ نماز پڑھے
کچھہ نہ بولا وہین خموش ہوا
او زبیدہ جو اُسکی تھی خاتون
ای زبیدہ طلاق ہی تجھہ پہ
اُسکی فرقت مین بیقرار ہوا
کوئی اُسکا نہین جواب لکھا

اس نہان اُس حدیث کا مصداق
پا یہین شافعی کے ای اکرم
ابتدا مین کسیکی دعوت پر
حالتِ طفلگی مین رحمت سے
پایا آخر یہہ درجۂ فائق
مین نہین شافعی کے مذہب سے
آگے ہی اُسکو دیکھتا ہون بجا
لوگ اکثر امانتین اپنے
اور امانت رکھے ہین اسکے پاس
اور کئی دن کے بعد دوسرا
اُسنے کرنے لگا بڑی تکرار
پس تو کس طرح ایک شخص کو دی
کئی ظاہر وہ ماجرا سارا
کہا وہ شخص مدعی ہو مین
یونہی بس دونون کے تم آؤ
اور موکل جو ایک قاضی کا
بعد ازان شافعی امام ہُدا
علم مین ایک رتبۂ کامل
اور مقرر ہو جبہ استقلال
مذہب شافعی مین ایسے ماہر
ایک دن شافعی امام اجل
کہا کیا چاہیے بھلا پھر اد
شافعی سُنکے یہہ جواب کہا
فقہ مین ایسے رمز اور اسرار
کئے یک شب مناظرہ ہر دو
پس تبھی ہوگئے ہین ہر دو جدا
پس منادی بشہر کروایا
سب کہے جانے خالق بیچون

شافعی ہی سر آمدِ آفاق
کیا تو کہتا ہی بولے اسیدہم
نہین جاتا تھا وہ گرامی گہر
خلعتِ الف سال اُسکو دئے
کہ ہوا ہی تمام پر سابق
دوست رکھتا ہون اُسکے مذہب کو
ہی بلندی مین مہر سے بالا
لا وہ بی بی کے پاس رکھتے تھے
اور پھر دوسرے ہین دیکھنے وقت
ہی وہ خاتون سے جامہ دان کیا
اور کہا ہم گئے تھے یہہ اقرار
مادرِ شافعی ملول ہوی
وہ کہا اُسکا کچھہ نہین پروا
یون کہا شافعی نے اُسکے تئین
جامہ دان ہر دو مل کے لیجاؤ
ساتھہ اُس مدعی کے آیا تھا
نقل ہی جانبِ مدینہ گیا
ایک برس مین اُسے ہوا حاصل
کرتا تھا اجتہاد با اجلال
نہین ہوتا ہی وہ یقین کافر
ہوا سائل ز احمدِ حنبل
تا مسلمان ہوا اہلِ ایمان ہو
ہووے کافر کی کیون نماز ادا
شافعی کے ہین جانئے سب یہ
دوزخی اُسنے بولی ہارون کو
پر وہ تھا شیفتہ زبیدہ کا
عالمون کو تمام بلوایا
دوزخی یا ہی جنتی ہارون

سب تعجب کئے ہین ای دانہ
کہے شاید کہ ہی یہہ دیوانہ

علما ایسے بخبر لیوین جہان
ایسے لڑکے کو ہووے کب امکان

اسکو ہارون غرض بلایا تب
اور بولا جواب دیجے اب

کہا اب تخت سے تو نیچے آ
کہ بلند تر ہے موضع علما

ہارون نیچے ہی تخت سے آیا
شافعی کو ہی اسپہ بٹھلایا

پوچھا جی اس سے شافعی کہ کبھو
ہوکے یک معصیت پہ قادر تو

پھر وہین خوف حق تعالی سے
اسکو چھوڑا ہے یا نہین کہہ دے

کہا ہان قصد یک گنہ کا کر
باز آیا ہون اس سے حق سے ڈر

کہا پس جنتی ہے تو بے قیل
پوچھے سب اہل علم کیا ہی دلیل

پس وہین شافعی امام زمان
کی تلاوت یہہ آیت قرآن

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى

یعنے ہو خوف جسکو روز جزا
وہ کھڑا ہو بہ بارگاہ خدا

سب حساب اپنی عمر کا دیوے
اور روکا ہو نفس کو اپنے

اسکی خواہش سے یعنے عصیان سے
اپنے رب کے خلاف فرمان سے

اسکی جگہہ ہے جنت ماوا
اس سے خوشنود ہووےگا مولا

سنکے وے عالمون نے با تاخیر
کہے صوت بلند سے تکبیر

کہے لڑکا ہی ہین جو لیا ہے
وہ جوانی مین اپنے کیسا ہو

نقل ہے شاہ روم ذروال
پاس ہارون رشید کے ہر سال

جزیہ دیکر روانہ کرتا تھا
پاس اسکا بہت ہی ڈرتا تھا

چند رہبان کو یک برس بھیجا
اور خلیفہ سے یہہ پیام کیا

کہ ہین اب اہل علم جو تم مین
سو وان راہبون سے بحث کرین

اپنے غالب اگر وے ہووینگے
یونہی ہم تمکو مال دیوینگے

اور غالب اگر ہون یہہ راہب
تم نہو ہم سے مال کے طالب

چار سو راہبون آئے تھے
اور ایسا پیام لائے تھے

سن یہہ ہارون منادی کروایا
اور سب عالمون کو بلوایا

جمع آئے بد جملہ بغداد
انمین تھا شافعی امام ارشاد

کہا ہارون شافعی سے تب
تو ہی انکا جواب دیجے اب

اپنا سجادہ شافعی نے اٹھا
اپنے دوش شریف پر ڈالا

اور پانی پہ چل کے آیا ہی
اسکو پانی اپر بچھایا ہی

کہا جو بحث ہم سے اب چاہے
بحث کرنے کو وہ یہان آوے

یہہ کرامت یقین وے دیکھے جب
لائے ایمان وے راہبون نے سب

یہہ خبر جبکہ ہے سنا قیصر
کہنے لاگا ہی ہوکے یون مضطر

کہ اگر شافعی یہان آوے
عیسوی کوئی پھر نہ باقی رہے

اسکے ایسے کرامتین ہین کثیر
اور اسکے فضیلتین ہین شہیر

نقل ہی ایک روز جانو تم
وقت کو اپنے وہ کیا تھا گم

سب مقامات کے اپر گذرا
اور خرابات کے اپر گذرا

اور گذرا بہ مسجد و بازار
اور گذرا بہ مدرسا ای یار

وقت اپنا جو گم کیا تھا وہ
نہین ہرگز کہین بھی پایا وہ

بعد ازان خانقاہ پر گذرا
صوفیونکی گروہ یک دیکھا

بیٹھے تھے جمع ہوکے سب یکجا
انمین یک شخص نے یہہ کہنے لگا

یہا یہو وقت کو عزیز رکھو
وقت اپنا نہ ہاتھ سے دیو

اپنے خادم سے شافعی نے کہا
وقت مین گم کیا سو اب پایا

نقل اسطرح بوسعید کیا
مین سنا شافعی نے کہتا تھا

کہ یقین علم عالمون کا سب
نہین پہنچا ہی تیر علم مین اب

اور بلا شک و شبہ علم مرا
علم مین صوفیون کے نین پہنچا

علم سب صوفیون کا یونہی بچا
علم صوفی مین یک نہین پہنچا

کہ کہا ہی وہ مرد فرخ پے
بالیقین وقت سیف قاطع ہی

نقل ہے شافعی نے کہتا تھا
علم نا اہل کو جو سکھلایا

اسنے ضایع کیا ہی علم کا حق
کچھ نہین اسکی قدر کی مطلق

علم جو اہل کو نہ سکھلایا
اسنے بیشک و شبہ ظلم کیا

اور کہا جسکی ہووے یہہ ہمت
کہ صدا صبح و شام بعبادت

ڈالے اپنے شکم مین کوئی چیز
قیمت اسکی وہی ہے بس ای عزیز

کہ شکم سے وہی نکالے وہ
جو ترے ذایقہ سے ڈالے وہ

نقل ہے یون ربیع کہتا تھا
ایک شب مین نے خواب مین دیکھا

کئے رحلت ہین حضرت آدم
فکر تجویز مین تھے لوگ بہم

ایک معبر سے جاکے مین پوچھا
اسنے تعبیر اسکی یون بولا

جو ترا عالم زمانہ ہے
علم مین فرد جو یگانہ ہے

اُسنے رحلت بھی عنقریب کرے ۔ علم ہے خاصیت سے آدم کے
شان میں آئی ہے سکے حضرت یزدان ۔ دیکھ فرما دیا ہے در قرآن

وَعَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَاءَ کُلَّهَا

یعنے آدم کو حق نے کی تعلیم ۔ سارے اشیا کے نام با تکریم
گذرے بعد اسکے تھوڑے ہی مدت ۔ جلد تر شافعی نے کی رحلت
اور شیخ رفیع بجسر صفا ۔ خواب میں اسکو دیکھ کر پوچھا
کہ ترے ساتھ کیا کیا مولا ۔ کہا کرسی پہ مجھکو بٹھلایا
اور بتایا ہے مجھپہ رب وحید ۔ لطف سے اپنے زر و مروارید
اور سفید ہزار دُر دینار ۔ مجھکو بخشا کرم سے وہ کئی بار
اور بخشا ہے مجھکو رحمت سے ۔ غایتِ لطف سے عنایت سے
اسکے ہیں گے فضیلتیں اکثر ۔ قدس اللہ سرہ الانور

ذکر امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ

عالم و عارف و امام اجل ۔ قدوۂ خلق احمد حنبل
تابع سنتِ رسول اللہ ۔ زبدۂ واصلانِ حق آگاہ
ورع و تقوی میں تھا جلیل الشان ۔ علم میں تھا یگانۂ دوران
خاص علم حدیث میں بیقل ۔ فرد کوئی نہیں تھا اُسکا عدیل
اور رہیں اُسکی ریاضتیں بسیار ۔ اور اُسکی کرامتیں بسیار
اور بڑا صاحبِ فراست تھا ۔ مستجاب الدعا تھا نزدِ خدا
اور تھے دنیا میں جتنے اہلِ فریق ۔ معتقد اُسکے سب تھے بالتحقیق
اور بہت اولیائے کامل سے ۔ وہ ملا تھا شیوخ فاضل سے
جیسے ذوالنون و بشر حافی سے ۔ اور معروف شیخ سری سے
اور بہت ایسے ہی شیوخ عظام ۔ ہیں جو لکھے ملا یقین وہ امام
وے بزرگوں نے اسکے قایل تھے ۔ اسکے مدح و ثنا میں مایل تھے
نقل ہے ایکبار از بغداد ۔ گیا مکے طرف وہ نیک نہاد
تا کہ سفیان بن عینیہ سے ۔ سرورِ دین کے وہ حدیث سنے
بس ہمیشہ وہ جاکے سنتا تھا ۔ حسبِ عادت نہ ایک روز گیا
بھیجا سفیان کسکو پاس اُسکے ۔ نہیں آنیکا وجہ تا پوچھے
جاکے وہ شخص نے اُسے دیکھا ۔ کہ برہنہ وہ گھر میں بیٹھا تھا
اُسنے رکھا تھا ایک ہی جو لباس ۔ اسکو دہونے دیا تھا دہوبی پاس
کہا وہ شخص دیکھ اُسے ناچار ۔ تجھکو دیتا ہوں چند میں دینار
لیکے اب اسکو اپنے خرچ میں لا ۔ نہیں زنہار وہ قبول کیا
پھر کہا عاریت یہ میرا لباس ۔ تجھکو دیتا ہوں لے ہلا دوسویں
بات یہ بھی نہیں قبول کیا ۔ بعد وہ شخص اسکو کہنے لگا
تجھکو ہرگز نہ چھوڑ جاؤنگا ۔ بلکہ ہر حال سے لیجاؤنگا
تب کہا لا علاج ساتھ اسکے ۔ لکھتا ہوں ایک کتاب اُجرت سے
اُسکی اُجرت سے ایک کھادی لا ۔ پیرہن اور ازار اُس سے بنا
بس وہ کھادی خرید لے آیا ۔ پیرہن اور ازار بنوایا
پہین کر وہ لباس ہی جولان ۔ ہوا حاضر بہ مجلسِ سفیان
نقل ہے اُس امام اکرم کا ۔ ایک شاگرد با عقیدت تھا
اپنے اُستاد کے وہ گھر لیجان ۔ آیا ہے ایکبار ہو مہمان
اسکو اُس شب طعام کھلوایا ۔ کوزۂ آب ایک لاکے رکھا
اور سحر وقت صبح جا دیکھا ۔ کوزۂ آب تھا وہ ویسہی دہرا
پوچھا کیوں یہ دہرا ہے ایسا ہی ۔ کہا حاجت مجھے نہ اُسکی ہوی
کہا اُس سے تو کر وضو بہ نیاز ۔ کس لئے شب میں تو پڑھا نہ نماز
علم پھر کس لئے پڑھے مہمات ۔ علم سے چاہیے کریں طاعات
علم دین جس قدر زیادت ہو ۔ چاہیے کثرتِ عبادت ہو
جب عبادات جسمیں ہووے قصور ۔ تب درخشان ہووے علم کا نور
علم ہے یک شجر عمل ہے ثمر ۔ علم ہے بحر اور عمل ہے گہر
علم قالب ہے اور عمل ہے جان ۔ علم جزدان ہے عمل قرآن
علم گلشن عمل نضارت ہے ۔ علم دیدہ عمل بصارت ہے
علم خورشید اور عمل ہے نور ۔ الغرض علم پر عمل ہے ضرور
علم ہر چند بیشتر ہووے ۔ جب عمل نا ہو بے اثر ہووے
کیا کہا خوب شیخ شیرازی ۔ جسکو اسرار سے ہے ہمرازی
علم چندانکہ بیشتر خوانی ۔ چون عمل در تو نیست نادانی
نہ محقق بود نہ دانشمند ۔ چار پائے برو کتابے چند
نقل ہی وہ بن المبارک کا ۔ اسکے اُستاد چار ہزار سے تھا

گذرا ایک عرصہ دراز ترا
نہین ملنے کا اتفاق ہوا
شیخ ابن المبارک ای دلشاد
ہوا یکبار وارد بغداد

اور آیا ہے اس امام کے گھر
پسر اسکا دیا ہی جا کے خبر
نہین آنے کا اسکو اذن دیا
پسر اسطرح اسکو کہنے لگا

ای پدر تو نے سالہاے دراز
اسکے شوق لقا مین تھا جانباز
پھر تو اب کسلئے نہ ملتا ہے
اسکو اسطرح تب وہ بولا ہے

اب بھی ہے شوق گرچہ ایسا ہی
پر ملاقات اُس سے جب ہوگی
یاد ہوگا ایک اُنس اور لذت
پھر نہ فرقت کی یاد ہوگا طاقت

شوق مین یون ہی عمر صرف کرون
ایسے عالم مین تا اسے دیکھون
کہ سکے بعد پھر فراق نہو
دل پہ اسکا فراق شاق نہو

اسکے اکثر بلند ہین کلمات
یہان لکھتا ہون انمین سے کچھ دو بات
کہا مین جانتا حق سے ای داور
کھولئے تجھپہ خوف کا یک در

خوف ایسا ہوا مجھے حاصل
کہ ہوا خوف عقل ہو زایل
اور دعا مین کیا کہ ای مولا
قرب کس چیز سے مین ڈہونڈھون ترا

کہا میرے کلام ذیشان سے
ڈہونڈھا ہے قرب یعنے قرآن سے
پوچھے اخلاص بولتے ہین کسے
کہا آفات سے عمل کے بچے

پوچھے کہتے کسے توکل ہی
کہا حق پر ہو اعتماد قوی
اور پوچھے کہ بولکیا ہے رضا
کہا کام اپنے سونپ دین بخدا

اور محبت کی معنی جب پوچھے
کہا پوچھو یہہ بشر حافی سے
کہ رہیگا وہ جب تلک جیتا
مین نہ اسکا جواب دونگا

مسئلہ اُس سے پوچھتا کوئی
اسکو دیتا تھا وہ جواب بھی
گر حقایق سے پوچھے کوئی آ
بشر حافی کے پاس بھجواتا

پوچھے کیا زہد ہی نیک سیر
کہا ہی زہد تین نوع اُپر
زہد پہلا ہے جانو ترک حرام
ہے مقرر یقین یہہ زہد عوام

اور یہہ زہد خواص ہے دوسرا
ترک زاید حلال صبح و مسا
تیسرا زہد عارفین سمجھین
کہ کرین ترک ایسے سب چیزین

پھیرین جو چیزین تجھکو از مولا
مرتبہ اسکا سب مین ہے بالا
نقل ہے [illegible] لوگ [illegible]
عرض اس سے کئے ہین یون یکبار

کہ یہ مسجد یہہ صوفیان اکر
بیٹھے بے علم ہین توکل پر
وہ کہا ہم نے یہہ غلط سمجھا
علم ہی انکو یون ہی بٹھلایا

کہے یہہ لوگ ہمت اپنی مدام
باندھے ہین ایک نان مین تمام
کہا ایسی بلند ہمت ہی
ہین نہ دیکھا زمین پہ قوم کوئی

جنکی ہمت تمام دنیا سے
ایک روٹی سوا نہ کچھ چاہے
نقل ہے جبکہ وہ وفات کیا
اور جنازہ اٹھائے ہین اسکا

تب پرندون کی آئی فوج پہ فوج
آوے دریا سے جونکہ موج پہ موج
اور وے سب ہوا مین جمع ہوئے
اور رہا ہم پرون کو جمع کئے

سایہ انداز ہوے نعش امام
نوحہ کرنے لگے ہین سبہی تمام
اور مجوس یہود و نصرانی
یہہ کرامات دیکھہ ای گیانی

تھے جنازے کے ساتھہ زار و نزار
اور وے توڑتے تھے سب زنار
کلمہ لا الہ الا اللہ
بولتے تھے زبان سے دلخواہ

پائے ہین سارے دولت اسلام
ہوگئے امتی شاہ انام
جب وے لوگون کا سب کئے ہین شمار
ہوے محسوب سارے بیست ہزار

اور ابن خزیمہ یون بولا
کہ مین احمد کو خواب مین دیکھا
پوچھا کیا حق نے تیرے ساتھہ کیا
کہا مولا نے مجھکو بخش دیا

اور رکھا کرم سے وہ داور
ایک کرامت کی تاج میرے سر
در و یاقوت کے بزینت زین
تھے مرصع جو خوب تر نعلین

پاؤن مین پہرنے دیا ہی مجھے
اور مغفور وہ کیا ہی مجھے
اور بولا ای احمد حنبل
یہہ کرامت ہے تجھکو اسکے بدل

کہ تو قرآن کو بسر و عیان
غیر مخلوق ہے کہا ہر آن
ایسے ہی ہین کرامتین بیحد
قدس اللہ سرہ الامجد

ذکر داؤد طائی قدس سرہ

شمع بزم لوازم دانش
مہر اوج مراسم بینش
شیخ داؤد طائی نیک نہاد
ذو المعارف سر آمد امجاد

وہ طریقت مین تھا بڑا عامل
اور حقیقت مین عامل کامل
تھا محقق ز صوفیان کبار
تھا مقرر وہ قوم کا سردار

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

خاص کر علم فقہ مین بے قیل
اور فضیل عیاض اکرم سے
اور پیر طریقت اسکا بجا
اور وہ بھاگتا تھا خلق سے سب
یا اخی خذ یک تبدی البلا
اور ہینگے وہ کو لشے آنکھین
اُسہی حالت سے بوحنیفہ پاس
واقعہ اپنا وہ کہا ہی تمام
بات یک دلمین بھی ہوی پیدا
کہا اُسکو امام اسے داؤد
اُسپہ گذرے ہین جب کئی ایام
بلکہ اگر تو بیٹھے مجلس مین
تب مسائل تو اُنسے ہی یکسر
مدت ایک سال وہ فاخر
وہ جو کہتے تھے سب سنتا تھا
کہا یہہ صبر یک برس کا تمام
اور اس راہ مین رکھا ہی قدم
اور بہ خلوت قرار پایا ہی
ایک دینار ہی وہ نیک خصال
نہین لایق نگاہ رکھنا مال
اور فراغت ہو دل کو تا حاصل
روٹی پانی مین وہ بھگاتا تھا
بالیقین اتنے وقت کے درمیان
کہا بوبکر ایک دن مین گیا
مین نے پوچھا ہون دیکھکر اسکو
نان یہہ ہی حلال یا ہی حرام
دیکھا پانی کا مین نے ایک گھڑا
کہا پینے کے مین ہی رکھا تھا مگر
نقل ہی ایک گھر وہ رکھتا تھا

نہین تھا فرد کوئی اسکا عدیل
اور براہیم ابن ادہم سے
شیخ والا حبیب راعی تھا
اُسکے توبہ کا یہہ لکھے ہین سبب
وای عینیك اذا سالا
خاک آلودہ آہ جو ہوئین
آیا از بہر درس وہ بہر اس
اور اسطرح سے کہا ای امام
اُسکے معنے سے ہین خبر اصلا
کیجئے اعراض خلق سے اب زود
گیا یکروز اُسکے پاس امام
اور سُنے علم کے نئے باتین
جان لیوے گا بالیقین بہتر
آیا کرتا تھا درس کے خاطر
کچھ نہ کہتا خموش ہی رہتا
کیا ہے شبہ تیس برس کا کام
اور باندھا کمر کو وہ محکم
اپنے خالق سے دل لگایا ہی
خرچ کرتا تھا قوت مین یک سال
نہین زیبا یہہ نزد اہل کمال
طاعت حقمین لاگے میرا دل
وہی پانی وہ نوش فرماتا
پڑھتے ہون پنجاہ آیت قرآن
اسکو حجرے مین اُسکے مین دیکھا
بول روتا ہی کس لئے اب تو
مین نے رکھا ہون اسلئے ہی تمام
دہوپ مین اسکو اُسنے رکھا تھا
بعد ازان دہوپ آگئی اوپر
دن بدن وہ شکست ہونے لگا

بیس سال از رہ جوانمردی
بار ہا روز و شب ملا تھا وہ
ابتدا سے بھی ایک حزن ترا
کہ سنا ایک نوحہ گر یکروز
یعنی چہرہ وہ کون سا ہوگا
بس یہہ سنتے ہی بیقرار ہوا
بوحنیفہ نے دیکھ اسکا حال
دل ز دنیا ہوا ہے میرا سرد
کسی فتوے کسی کتاب مین بھی
وہین وہ خلق سے کنارا لیا
کہا یہہ کام کچھ نہین ہے ترا
انکو پہچان لیوے صبر کرے
سمجھا داؤد یہہ ہے بہتر کام
اور ائمہ مین بیٹھتا تھا مدام
یہہ سماعت بھی اسکو نفع دئی
بعد آیا حبیب راعی پاس
اور کہا مین وہ آب مین ڈالا
نقل ہے زر کے بیس دینار مین
کہے اسکو کئی شیوخ کبار
کہا مین اس لئے رکھا ہون نگاہ
وہ مرے تک بھی میرے آوے کام
اور کہتا کہ چاہئے خاطر
وقت ضایع مین کیون کرون اتنا
آہ یک خشک نان کا ٹکڑا
کہا کھایا یہہ چاہتا ہون مین
نقل کی ایک شخص نے پرسوز
دیکھکر اسکو مین نے پوچھا ہے
اب مین کرتا ہون شرم مولا سے
ملک حشمت جب اسکا گر جاتا

بوحنیفہ کی کی تھی شاگردی
اُنسے صحبت بہت رکھا تھا وہ
آہ باطن مین اُسکے غالب تھا
عربی بیت یہہ پڑھا دلسوز
جو یقین خاک ریختہ نہوا
درد اُسکو ترا ہوا پیدا
پوچھا اُسکو یہہ کیا ہی ترا حال
اور پیدا ہوا ہے دلمین درد
نہین پاتا ہون اسکی مین معنی
معتکف اپنے ہی مکان مین ہوا
کہ رہے معتکف تو گھر مین سدا
رہے خاموش اور کچھ نہ کہے
کہ جو کہتا ہے وہ امام ہمام
اور نکرتا تھا زنہار کلام
اُسکے حق مین بہت مفید ہوئی
پایا اُس سے کشود بیوسواس
اور لوگون سے انقطاع کیا
ہاتھ آئے تھے اسکو ترکے مین
تجھکو اس رہ مین چاہئے ایثار
کہ ہو تسکین مجھکو شام و پگاہ
ہووے فکر معاش سے آرام
جتنی فرصت کہ چاہئے آخر
وقت اتنا پڑھون کلام خدا
ہاتھ مین لیکے اسنے رکھا تھا
پر نہ یہہ بات جانتا ہون مین
کر گیا اُسکے پاس مین یکروز
کیون شتابی مین اسکو رکھا ہی
کہ تنعم کرون مین نفس لئے
دوسرے چشمہ پر جاکے وہ رہتا

پوچھے کیونکر مرمت خانہ
تو نکرتا ہے بولا وہ دانا
گر پڑا ہی تمام گھر اے عزیز
باقی یک اسکی رہگئی دہلیز
نقل ہے ایک شخص نے آیا
دیکھ اسکا مکان کہنے لگا
کہا مین جس سے ای یار
رہتا ہون اس مکان مین لیل نہار
نقل ہی اس سے پوچھے ہین یہہ بات
کیون نہین بیٹھتا تو خلق کے سات
بیٹھون گر مل کے اپنے چھوٹون سے
نہین کرتے ہین حکم دین کا تجھے
نہ دکھاتے ہین مجھکو میرا عیب
بلکہ مجھکو سنوار کرہے ریب
پوچھے کیون نہین نکاح کرتا تو
یون دیا ہی جواب تب انکو
نقل ہے ایک شب تھی روشن تر
چڑھا داؤد نے چھاڑی پر
اور خوف خدا سے روتا تھا
اشک سے اپنے منہکو دہوتا تھا
ہاتھ اسکا پکڑ اٹھایا سے
پوچھا کس نے تجھے گرایا ہے
نقل ہے دوڑتا تھا وہ فاخر
سونے مسجد نماز کے خاطر
انکو بولا کہ شہر کے در پر
ایک ہی منتظر ہے لشکر
اور جب پھیرتا سلام نماز
بھاگ جاتا گھر طرف وہ با انداز
نقل ہے ایک روز ماں اسکی
سخت تر دھوپ مین اسے دیکھی
دیکھ اسکو کہی کہ اے فرزند
ای مرے نور چشم ای دلبند
اسنے بولا کہ ای مری مادر
شرم ہی مجھکو حق سے شام و سحر
نقل ہے نان اسنے کھاتا تھا
ایک ترسائی رہ سے جاتا تھا
زن سے اس رات مین جماع کیا
حمل اس رات مین ہی ٹھہر گیا
یون کہا بو ربیع عالیشان
واسطی جسکو بولتے ہین جہان
کہا ارشاد صم عن الدنیا
اور افطر کہا عن العقبی
موت کا انتظار کر ای سعید
اور پھیرا تو اپنی موت کو عید
اور چاہا وصیت یک دسرا
اسکو بولا زبان کو اپنے بچا
اور یہہ طاقت ہے گر تجھے حاصل
خلق سے سب اٹھا تو اپنا دل
بس یہی بس جہان مین تجھکو یقین
کہ سلامت رہے یہہ تیرا دین
کہ تو دنیا مین آرزو کے سات
جہد کر اسقدر رہی بس ذات
بس سدا اپنی آخرت کے لئے
کوشش و جہد اسقدر کیجے
اور وصیت کرنے چاہا جب
اسکو اسطرح وہ کہا ہی تب
وا کہا ایک مرید سے اپنے
کہ اگر تو سلامتی چاہے
حق تعالیٰ سے عہد باندہا ہون
کہ نہ دنیا مین کوئی گھر باندہون
اور رحلت کیا وہ جس شب
جلد دہلیز بھی گری وہ تب
کہ شکستہ ہوا ہی تیرا گھر
گر پڑیگا قریب ای رہبر
اور مین اس مکان کے سقف اوپر
کبھی ہرگز نہین کیا ہون نظر
یون دیا ہی جواب وہ ذوفنون
آہ مین کسکے ساتھ مل بیٹھون
اور ہین جو بزرگ تر مجھ سے
مین اگر بیٹھون جا کے ساتھ انکے
وہ دکھاتے ہین مجکو باعزت
صحبت خلق مین ہی یہہ آفت
آہ مین نے اگر نکاح کرون
سربراہی مین کسکے ہی سپردون
کر نظر دیکھتا تھا سوی سما
فکر ملکوت مین وہ کرتا تھا
اور بیہوش ہو زمین پہ گرا
ایک ہمسایہ دوڑتا آیا
کہا مجھکو خبر نہین اصلا
کہ چھاڑی سے کسطرح مین گرا
لوگ پوچھے ہین اس سے ای داؤد
کس لئے دوڑتا ہے یون وہ
اہل لشکر ہین ان پوچھے جب
کہا اہل قبور ہین وہ سب
خلق سے تھی اسے بڑی وحشت
انکی صحبت سے تھی بڑی نفرت
بیٹھا تھا زیر آفتاب عیان
اور تھا عرق تن سے روان
صائم الدہر بھی تھا نقی مدام
آ کے سایہ مین لے تو کچھ آرام
راحت نفس نہین چاہتا ہون مین
اسکے خاطر قدم اٹھاؤن مین
ایک ٹکڑا اسے دیا داؤد
اس تبرک کو اسنے کھایا زود
شیخ معروف کرخی والا
جان اس حمل سے ہوا پیدا
مین نے داؤد سے کہا جا کر
کہ مجھے ایک اب وصیت کر
اپنے دنیا سے روزہ رکھ ای یار
اور اپنے آخرت سے کر افطار
اور اسطرح بھاگ لوگون سے
آدمی جونکہ شیر سے بھاگے
اسنے بولا کہ اور زیادہ کر
کہا تنہا ہو خلق سے یکسر
کہا اس سے بھی اور زیادہ کر
تب لگا بولنے وہ نیک سیر
اور وصیت کرنی چاہا ہی
اسکو اسطرح تب وہ بولا ہی
تجھکو دنیا مین جسقدر ہی مقام
اور یہہ دنیا مین تجھکو آوے کام
کہ تجھے آخرت مین تو وہ مقام
وہ تجھے آخرت مین آوے کام
مردگان تیرے منتظر ہین تمام
ہین تیرے انتظار مین بہ دوام
تو سلام وداع تو کر ای یار
وار دنیا کو تجئے یکبار

اور کرامت تو چاہتا ہی اگر
ایک تکبیر بول عقبی پر
نقل ہے شیخ دین فضل عیاض
صاحب ورع سالک خاص
دائما اسپہ فخر کرتا تھا
فضل اُسکا نظر مین ہنر تا تھا
کوئی بولا ہی دیکھ اٹھہ جولان
تا کہین تجھپہ نا گرے یہہ مکان
یعنے مکروہ ہی جون فضول کلام
سو فضول نظر ہے یونہی حرام
پاس اُسکے ہو خوار تر دنیا
شیخ داؤد اسمین تھا یکتا
اہل دنیا کو دیکھتا تھا جب
قدح انکی زبان پہ لاتا تب
نقل ہے اسطرح سے کہتا تھا
دُہوکے جب ہنستا ہو مین کترا
کرتا فقرا کا بیشتر اکرام
معتقد انکا تھا وہ دل سے مدام
نقل ہے ایک شخص صبح و مسا
شیخ داؤد کا ملازم تھا
کیا داؤد نے اُسسے ارشاد
ای فلان بات خوب یہہ رکھیو یاد
نقل ہے صاحبین کے درمیان
جبکہ آتا خلاف ای ذیشان
اور جب صاحبین ہوویں پاس
آتے بالاتفاق اُسکے پاس
اور محمد طرف توجہ لا
بات اُس سے خوشی سے کرتا تھا
قول بیشک یہہ راست ہی بے عیب
بولتا ہی یہہ مرد جو بے ریب
بولتا تھا کہ قول یہہ ہی راست
راستی مین نہ اُسکے ہی کم و کاست
کیون تو کرتا ہی ایک کا اکرام
نہین کرتا ہی دوسرے سے کلام
چھوڑ اپنا متاع و مال و منال
آیا ہی سوے علم با اجلال
ابو یوسف نے چھوڑ فاقہ و رنج
علم دین متین کا پایا گنج
بو حنیفہ پہ گرچہ ظلم ہوا
پر قضا وہ نہین قبول کیا
جو کہ اُستاد کا خلاف کرے
نہیں کرتا ہون بات مین اُس سے
چاہتا ہون زیارت داؤد
مجھکو لے چل تو اُسکے پاس از روے
نہین داؤد سے ہوا اذون
ہو گیا ہی ملول تب ہارون
اور بولا کہ تو سفارش کر
ملے ہارون سے تا کہ تیرا اسیر
کہا جو اہل ظلم دنیا دار
ہووین کیا مجھکو اُنسے ہی سروکار
ہو کے مجبور یون اٹھا وہ تب
کہ تو قرآن مین ہی کہا یارب
ورنہ ای میرے قادر علام
کیا مجھے ہی یہہ ظالمون سے کام
وقت رخصت کے یک خریطۂ زر
کیا ہارون اُسکے پیش نظر
پیشہین وہ کیا اجابت ہی
بولا اُسکی مجھے نہ حاجت ہی

یعنے دونوں کو چھوڑ دے ازدل
تا تو ہووے یقین بحق واصل
بالیقین اپنی عمر مین دو بار
پایا داؤد کا جو تھا دیدار
سقف اُسکے مکان کا ٹوٹا تھا
نیچے داؤد اُسکے بیٹھا تھا
کہا مین جب سے اسمین رہتا ہون
سقف پر یہہ کبھی نہ دیکھا ہون
اور معروف کرخی یون بولا
کہ کسی شخص کو نہ مین دیکھا
اہل دنیا بھی اور سب دنیا
کم تھے ذرے سے اُسکے پاس بجا
تا ہو دنیا سے خلق کو نفرت
دل مین اُنکے نہ انکی ہو رغبت
متغیر وہین ہو میرا دل
نہ حضور و سکون ہے کامل
انکی حرمت بجا وہ لاتا تھا
اور مروت سے پیش آتا تھا
اور یہہ آن و ہر زمان اکثر
اُسپہ کرتا تھا شوق دل سے نظر
جون کراہت ہی بولنا اکثر
یون کراہت ہی دیکھنا اکثر
پیش داؤد تب وے آئے زود
حکم کرتا تھا انمین تب داؤد
ابو یوسف طرف وہ اہل صفا
سر بسر پشت اپنی کر دیتا
گر محمد کا قول ہو بصواب
بولتا تھا وہ اسطرح بشتاب
ابو یوسف کا قول گر ہو صحیح
نہین لیتا تھا نام اسکا صریح
پوچھے لوگون نے اسطرح اسکو
کہ معظم ہین علم مین ہر دو
یون لگا کہنے تب وہ شیخ زمن
کہ بلاشک محمد ابن حسن
سبب عز دین ہے علم بجا
اور ہے اسمین لذت دنیا
پس برابر یہہ ہوینگے کیونکر
فرق دونون مین ہے بڑا اشہر
ابو یوسف کیا قبول قضا
اپنے اُستاد کا خلاف کیا
نقل ہے جو خلیفہ ہارون تھا
ابو یوسف سے ایکبار کہا
ابو یوسف نے اُسکے گھر آیا
گھر مین آنیکا اذن تب جانا
ابو یوسف نے از پی مقصود
تب گیا نزد مادر داؤد
تب سفارش کی وہ نیک شعار
پر قبولا نہین ہے وہ زنہار
کہی حق میرے دودھہ کا ای پسر
اذن دے اسکو رکھکے پیش نظر
حق مادر رکھے نگاہ سدا
اور ہی اُسکی رضا مین میری رضا
پس دیا اذن ہر دو آئے مین
صحبت پاک اُسکی پا ہے مین
اور بولا حلال ہے یہہ مال
خرچ مین اپنے لا کے خوشحال
میرا وجہ حلال سے یک گھر
تھا اُسے بیچ کچھ رکھا ہون

خرچ کرتا ہوں اسکو صبح و مسا
اور مانگتا ہوں یہہ خدا سے دعا
کہ یہہ نفقہ تمام ہووے جب
حق کرے قبض روح میری تب

حق سے امید یہہ رکھا ہوں کوئی
کہ قبول ہو وہ دعا میری
اور وہ تھیلی ہیں لیا زنہار
سر دو دو واپس چلا گئے ناچار

اور وکیل اسکے خرچ کا جو تھا
ابو یوسف نے اُس سے یوں پوچھا
کتنے باقی ہیں اسکے اب پیسے
وہ کہا دس درم ہیں روپے کے

ایک ہی دانگ ایک وہ یقین
خرچ ہوتا ہی اس سے بڑھ کے نہیں
ابو یوسف نے ایک دن دریافت
بیٹھا تھا پشت کرکے در محراب

کہا داؤد آج کی ہی وفات
ابو یوسف کی تھی یہہ سچی بات
یوں پوچھے کسطرح یہہ تو جانا ہی
اسکی رحلت تو کیوں پہچانا ہی

وہ کہا آج میں حساب کیا
اُسکے نفقے سے کچھ نہ باقی رہا
ہوئی اسکی دعا اجابت ہو
بس کیون آج اسکی رحلت ہے

اسکی مادر سے جا کئے ہیں سوال
کیا تھا اسکے وفات کا احوال
وہ کہی کل کی رات سب کا بل
تھا یقین وہ نماز میں شاغل

آخر شب میں سر بسجدہ ہوا
پھر اٹھایا نہیں وہ سر اپنا
میں گئی اسکے پاس جا آواز
اسی پہ سر اٹھا ہی وقت نماز

اسہی سجدے میں کی تھی رحلت
حق تعالی کی اسپہ ہو رحمت
ایک بزرگ اسطرح دیا ہی خبر
میں نے داؤد کے گیا تھا گھر

زیر سر اپنے خشت ایک لیکر
لیا تھا گھر کے آستانے پہ
آہ اسدم بڑی حرارت تھی
نزع کی سخت اسپہ حالت تھی

ایسی حالت میں وہ گرامی شان
کر رہا تھا تلاوت قرآن
میں نے اسکو کہا تو گر چاہے
اس بیابان میں لیجاؤں تجھے

نا ہوا میں تو اسکے یک ساعت
پاوے آرام و چین سے راحت
وہ کہا میں نے شرم رکھتا ہوں
راحت اتنی بھی نفس کو دیوں

نفس غالب کبھی نہ تھا مجھ پہ
اب تو رکھتا ہی یوں ہی اولی تر
اور اُسی رات اسنے رحلت کی
آگے مرنے کے یہہ وصیت کی

زیر دیوار دفن کیجے مجھے
تا کوئی آگے میرے نا گذرے
لیکے دفن اسکو ایسا ہی
ہی وہ مدفون آج بھی یونہی

اسکو لوگوں نے خواب میں دیکھا
کہ یقین وہ ہوا میں اڑتا تھا
اور اسطرح بولتا تھا پکار
کہ میں زندان سے پایا اب چھٹکار

خواب دیکھا سو شخص نے آیا
تا خبر دیوے جلد اسکو جا
بس اُسی شب کیا تھا وہ رحلت
روح پر اُسکے حق سے ہو رحمت

جبکہ رحلت کیا وہ صاحب راز
آئی ہی آسمان سے یہہ آواز
پہنچا داؤد آج بر مقصود
اور اس سے خدا ہوا خوشنود

بیت
ہووین کیونکر مناقب اسکے رقم
روح اللہ روحہ الاکرم
بیت

ذکر حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ

سید اولیا گرامی شان
عمدۂ اتقیا رفیع مکان

انبیا کے علوم کا وارث
نام نامی جو اسکا ہی حارث
مشتہر ہے محاسبی سے بجا
از کبار مشایخ و علما

جسکو در علم باطن و ظاہر
تھا عدیم النظیر وہ فاخر
اور علم معاملات اندر
اور اشارات در معرفت میں تھا

اولیائے زمان کا مرجع تھا
فضل و علم و عمل کا مجمع تھا
اور اسکے بہت ہیں تصنیفین
کی ہے تصنیف اسنے ہر فن میں

اور بڑا صاحب سخاوت تھا
صاحب ہمت و مروت تھا
کیا فراست میں اور حذاقت میں
مثل اسکا نہ تھا کیاست میں

تھا یگانہ بعالم تجرید
اور محقق تھا در رہ توحید
اور تھے اسکے مجاہدات بلند
بھی تھے اکثر مشاہدات بلند

پیشوا تھا وہ شریعت میں
مجتہد تھا بزا طریقت میں
حسن بصری کے وقت میں تھا بجا
ہوا شیخ محاسبی پیدا

اور بغداد میں وہ کی رحلت
حق تعالی کی اسپہ ہو رحمت
ابو عبداللہ شیخ راہ نما
دایما اسطرح سے کہتا تھا

شیخ اشجاع صاحب الاکرام
ہیں ہمارے شیوخ قدس مقام
حال اور قال میں صباح و مسا
کرو بے شبہ اقتدا انکا

جو ہیں وہ سے شیوخ با تکریم
کرو حال انکا نہ ہی تسلیم
نہیں چاہئے سے اقتدا انکا
دیکھی پانچوں کا اقتدا ہیگا

اُن سے شیخ محاسبی اول
دوسرا ہے جنید شیخ اجل
اور شیخ رویم سیدھا ہی
شیخ ابن عطا جو ہادم ہے

پانچوان ہے عمر بن عثمان
پیشوا تھے رہ شریعت کے
پر یہہ پانچون سے اعتقاد رکھین
کہ رکھین اُس سے اعتقاد بدل
ملے دینار اسکو تیس ہزار
تا وہ سلطانِ وقت کو پہنچے
کہ خبر دے چکے ہین یون حضرت
یک حدیث صحیح ہے اشہر
نقل ہے جب وہ شیخ با اکرام
تا بجد یکہ انگلیان اُسکے
چھوڑ دیتا تھا وہ طعام تبھی
دیکھا مین نے بہت وہ بھوکا تھا
ایک لقمہ دہان مین اپنے رکھا
اور ناچار اُسکو تھوک دیا
پریشان یک مجھے دیا ہی رب
اب بھی گرچہ بہت ہی جہد کیا
مین نے بولا کہ ایک خویش مرا
پس وہ تشریف میرے گھر لایا
ہان کہ ایسا طعام لاوے تو
بس مرے راز کے سوا کوئی آن
کہ مرا راز کوئی حق کے سوا
اس سر اتقیا کا اُسہی سبب
جب کئے ہین یہ خصلتون قیام
جس قدر عزم ہو قوی ای جان
ہین مجرب یہہ خصلتین کچھ یاد
نہ تو ہو تجھی قسم ہونا بھی
بلکہ وعدہ ہی نا کرے زنہار
پانچوین قول ہو فعل سے گا ہے

کمیون سے جو تھا گرامی شان
مقتدا تھے رہِ طریقت کے
اور یہہ پاکون کا اقتدا بھی کرین
اور کرین اسکا اقتدا حاصل
اُسکے میراث پدر سے ای یار
متصرف وہ اُسمین تا ہووے
قدریہ ہین مجوس اِس امت
کہ کہے ہین خدا کے پیغمبر
ہاتھ کرتا دراز سوئے طعام
اُسکے تھین اختیار مین رہتے
لقمہ شبہ وہ نکھایا کبھی
مین کہا اب طعام لاؤن کیا
گرچہ کھانے مین جہد کرتا تھا
وجہ اسکا مین اُس سے تب پوچھا
لقمہ شبہ مین اُٹھاؤن جب
پر نہین حلق مین وہ لقمہ گیا
یہہ طعام عروسی بھیجا تھا
مین نے یک نانِ خشک لے آیا
اور فقیرون کو وہ کھلاوے تو
نہین ہرگز سے ہین میرے کان
نہین بیچا ناتھا بلکہ صلا
ہوا شیخ محاسبی ہی لقب
پائے ہین اُنسے وے بلند مقام
نفس کی ہو مخالفت آسان
پائے ہین لوگ اُنسے ارشاد
نہ عمداً اور نہ بھول چوک سے بھی
کیونکہ وعدہ وفائی ہی دشوار
تو کسی پر دعا نے بد کیجے

کہ تھے یہہ پانچ عارفِ فاخر
جو ہین انکے سوا شیوخ کرام
اور بزرگون نے یون دیئے ہین نشان
نقل ہے پدر شیخ حارث کا
نہین اُسنے لیا وہ مال و منال
پوچھے لوگون نے کیا ہی اسکا سبب
آہ تھا باپ بھی مرا قدری
کہ مسلمان زرتہ کہ کافر
شبہ گر اُس طعام مین ہوتا
تب سمجھتا تھا وہ نکو انجام
شیخ والا جنید فرمایا
وہ اجازت دیا مین گھر مین گیا
پر اُسے کھا نہین سکا آخر
کہا مین نے بہت ہی بھوکا تھا
ہاتھ میرا نہو وے تا بعد ازین
کیا حقیقت ہی اس طعام کی بول
بعد مین نے کہا کہ ای رہبر
ہم دو نو مل خوشی سے وہ کھائے
بعد کہنے لگا وہ صاحبِ حال
بعد پھر تا بہ عرصہ سنی سال
نقل ہے وہ محاسبہ اکثر
کہا اہل محاسبہ کے تئین
قوت عزم و قہر نفس سے ہی
پس یہہ جتنے کہ خصلتین ہینگے
پہلی خصلت یہی ہی سے دلبند
دوسری یہہ کہ جھوٹ تجھ سے نو بچے
جو تجھی لعنت کسی پہ بھی نکرے
اور بدلہ نہ چاہیے تو اسکا

جامع علم و باطن و ظاہر
بس رکھین اُنسے اعتقاد تمام
ابو عبد اللہ اُنسے ہی چھوٹوان
دار دنیا سے جبکہ نقل کیا
بلکہ بھیجا اُسے بہ بیت المال
شیخ اسطرح اسکو بولا تب
مین اسیو اسطے ہون اس سے بری
نہین میراث لیوسے ہے آخر
وہین ہوتا کشیدہ ہاتھ اسکا
نہین وجہ حلال سے یہہ طعام
ایک دن اسکے پاس مین آیا
جو تھا حاضر طعام لے آیا
بعد ازان اُٹھ کے وہ گیا باہر
تیری آزردگی نہین چاہا
کھا نہ سکتا ہون اسکو مین زنہار
عقدہ اس راز کا تو مجھ پر کھول
آج تشریف لا تو میرے گھر
بعد اسطرح سے کہا ہی مجھے
فضل سے حق کے مدت سی سال
منقلب ہو گیا ہی میرا حال
کرتا تھا دایما بشام و سحر
جا نئے چند خصلتین ہین یقین
جا نو ہر چیز ہاتھ آدیگی
دل سے انپر مداومت کیجے
کہ خدا پر نکھاوے تو سوگند
تسری وعدہ بھی نا خلاف کرے
گرچہ وہ ظلم بھی کیا ہووے
بلکہ صابر رہے برائے خدا

ساتویں ہے قصد کوئی عصیان کا / سر و ظاہر نہ کیجیے اصلا
ڈر خدا سے بھی اپنے سب اعضا / تو شب و روز ہر گنہ سے بچا
آٹھویں تو کسے نہ دے آزار / اور کسی پر نہ ڈال اپنا بار
نویں یہہ ہی کہ سارے لوگون سے / رشتۂ طمع اپنی قطع کرے
دسوین یہہ ہے کہ درجہ والا / تو کسی پر نہ ڈھونڈھیے اصلا
اور پرے سے جس بشر پہ تیری نظر / جان لے اسکو آپ سے بہتر
اور اُسکے کلام فیض نظام / ہین بہت مین نکر سکا ارقام
جبکہ رحلت کیا ہی وہ اکرم / پاس اُسکے نہین تھا ایک درم
ترکہ تھا اسکے باپ کا بسیار / پر نکچھ اُس سے وہ لیا زنہار
اس ہی تنگی مین وہ وفات کیا / قدس اللہ سرہ الوالا
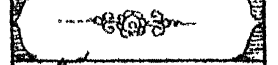
ذکر حسین منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ

قدوۂ واصلین حق آگاہ / شیخ مقتول فی سبیل اللہ
شیر غران بیشۂ تحقیق / میر میدان عرصۂ تدقیق
فرد یکتا حسین بن منصور / جو ہے حلاج سے بہت مشہور
اُسکا حلاج جو ہوا ہی لقب / سبب یہی جانئے تو اُسکا سبب
روئی کی ڈھیک تھی کسی جا پر / ہوا ایک روز اُسپہ اسکا گذر
طرف اُسکے وہ یک اشارہ کیا / دانے اُسکے ہو سب اُس سے جدا
روئی وہ صاف ہو گئی جب سب / خلق حیرت مین آئے دیکھ یہہ تب
اسکو حلاج کہنے لاگے پکار / تھا وہ حلاج پنبۂ اسرار
تھے بہت اُسکے کاروبار عجیب / اور تھے اُسکے واقعات غریب
تھا رہ اشتیاق مین ہیجان / اور نار فراق مین حیران
تھا ہوا سے وصال کا شہباز / تھا اُسے اوج عشق مین پرواز
اسمین تھا اُسکو جد و جہد عظیم / اور تھا اُسکو ذوق وجد عظیم
اُسکے ہینگے ریاضتین بسیار / اور ہین اُسکے کرامتین بسیار
اور ہمت بلند تھی اُسکی / منزلت ارجمند تھی اُسکی
اور تصانیف اُسکے ہین بسیار / اور ہین اُسکے عبارتین دشوار
اور معلق ہین اُسکے سب گفتار / سب بھرے ہین حقایق و اسرار
اور معارف بہت ہین اُسکے دقیق / کہ ہے بحر معانی انکی عمیق
اور فصیح و بلیغ تھا ایسا / کہ تھا اُسکے عصر مین ویسا
ہیں فراست مین اور کیاست مین / فہم کی اور نظر کی دقت مین
وقت مین اُسکے کوئی فرد دگر / نہین اُس با صفا کا تھا ہمسر
سب کمالات مین یگانہ تھا / تیر آفت کا پر نشانہ تھا
آہ اول سے لیکے تا آخر / وہ بلا مین تھا صابر و شاکر
کیا خواص و عوام خرد و کلان / اُسکے تھے کاروبار مین حیران
بلکہ اکثر شیوخ بھی ناچار / کرتے تھے اُسکے حال کا انکار
اور کہتے تھے اسطرح باہم / کہ تصوف مین نہین ہی اسکو قدم
مگر ابن عطا و عبد اللہ / جو تھا ابن خفیف حق آگاہ
اور شبلی امام اہل رشاد / اور بو القاسم نصیر آباد
اور متاخرین جتنے ہوئے / سب کے سب اسکو تھین قبول کئے
جمع متاخرین مین سے یار / کوئی نادر لیا رہ انکار
اور ابو الخیر بو سعید شہیر / علم و عرفان مین نہین تھا جسکا نظیر
اور شیخ اجل ابو القاسم / کہین کرکانی جسکو ہی سالم
اور شیخ جلیل فارمدی / بو علی ہیگی کنیت جسکی
اور گل گلشن خدا دانی / شیخ یوسف امام ہمدانی
اُسکے باتون کے ساتھ ہین ہمراز / ہے یہہ میدان مین اُنھین تک دو تاز
اور بعضون نے کام مین اُسکے / متوقف ہوئے سکوت کئے
جون ابو القاسم قشیری جان / باب مین اُسکے یون کہا ہی عیان
گر وہ مقبول ہوئے نزد ودود / تو نہوئے خلق سے مردود
گر وہ مردود ہوئے نزد خدا / فائدہ تب قبول خلق سے کیا
کئے بعض اُسپہ سحر کی نسبت / کئے بعض اُسپہ کفر کی تہمت
اتحاد و حلول سے منسوب / کئے بعضون نے نا سمجھ کے خوب
یہان کہتا ہی واقف اسرار / شیخ عطار قدوۂ اخیار
ہوئے توحید جو نہ سو گا ہو / اتحاد و حلول سمجھے او
جو کہے اُسکو اتحاد و حلول / ابھی اسرہ مین نہین ہی اسکا وصول
ہی طریقت کے بے خبر مطلق / حقیقت کا وہ نہین ہی سبق
[illegible]

آپ کو بولتے تھے حلاجی
دار پر اسکو جو چڑھائے تھے
ویسے دوتن کو ملج مین ناچار
جھاڑتے عقد سے ایک حضرت موسی
پس انا الحق اگر وہ یونہی کہے
یونہی منصور کی زبان پہ خدا
اور بعضون نے یون کیا مسطور
تھا وہ ملحد بہ بلدۂ بغداد
اور عبداللہ بن خفیف جو تھا
اور شبلی نے یون کہا ای عزیز
میری بے عقلی کی مجھے بے باک
پس یہہ ہر دو بزرگ کا ئل ہین
تھا ہمیشہ خدا کی طاعت مین
اور تھا در لباس اہل صلاح
دین و مذہب کا وہ نہین تھا سبب
سر مستی سے انکا عاق ہوا
شہر تستر مین پہلے وہ آیا
گیا تستر سے جانب بغداد
بعد نزد عمر و بو عثمان
ابو داؤد اسکو دی و خنز
حکم خلوت اسے کیا ہی جنید
اور تھا در وہان رہا یکسال
اور نزد جنید آیا ہے
کہ یہہ سر حبیب کو تو شرح کرے
قتل ہے جبکہ سب علما
اور خلیفہ نے دیکھ کہہ لگا
خانقاہ سے بعد سہ آیا
یعنے منصور کا یہہ ظاہر حال
اور ظاہر سے بعد فتوی

ہوئی ایمان کی انکی تاراجی
اور انگار مین جلاسے تھے
مثل منصور کے چڑھائے دار
صوت انی انا اللہ جبکہ سنا
تو روا ہی وہ درمیان شجر
بالیقین جانئے کلام کیا
کہ یقین ہو گئے ہین وہ منصور
وہ بن ذکریا کا تھا استاد
دیکھئے اسطرح سے فرمایا
مین بھی حلاج مینگے یکہی جیز
عقل اسکی کئی ہے اسکو ہلاک
بس یہہ ہر دو گواہ عادل ہین
بس عبادت مین اور ریاضت مین
اور چہیا تھا خلق کی اصلاح
بلکہ تھا جانئے یہہ اسکا سبب
انکو سب ناگوار شاق ہوا
اور دو سال تک مقیم رہا
آیا تستر طرف وہ پھر دلشاد
بعد و حرقہ طرف گیا ہی جان
نام شہر ہوا رنجیدہ بعد اس سے عمر
یہہ اجازت اسے دیا ہی جنید
فیض سر و عیان لیا یکسال
مسئلہ ایک اس سے پوچھا ہے
یعنے تو عنقریب دار چڑھے
دیتے ہین اسکے قتل پر فتوی
کہ یہ ہے لازم جنید کا لکھا
اور لباس عالمون کا پہن لیا
جانے باطن کو خوب تھا مولی

اسکا نغز سخن نہین پایے
ناسمجھ اسپہ فخر کرنے لگے
شیخ عطار بولنا ہی یہان
اور نہین وہ درخت تھا درمیان
جسطرح سے کیا ہی بانام
پس یہان اتحاد او حلول
ایک حلاج شیخ ماجد ہے
تھا وہ زندیق قرمطی کا رفیق
کہ تھا منصور شیخ حقانی
لیک ٹھہرے جب مجھے مجنون
گروہ مطعون واقعی ہوتا
اور وہ جب تلک جیتا تھا
شہر عرفان مین مقیم تھا وہ
اور بعضے شیوخ اہل ہدا
کہ مشائخ کا وہ عقوق کیا
سفر اول جو وہ کیا خوشحال
بنے فرمانی[12]
شیخ عبداللہ تستری کے حضور
شہر تستر سے پھر وہ نکلا ہی
اور وہ با صفا اٹھارا ماہ
بعد بغداد کے طرف آیا
رہا صحبت مین اسکے چند ایام
ساتھ لے صوفیہ کی ایک گروہ
پر جنید اسکو مین جواب دیا
کہا جب دار دیوینگے تجھکو
لیک فتوی نہین دیا ہی جنید
سید الطایفہ جنید نے تب
عربی خرقہ یہہ لکھا آخر
نحن نحکم بالظاہر
اور ضد اسکے مسئلہ کا جب

اتحاد و حلول مین آئے
محض تقلید سے نہ ڈرنے لگے
عقدہ یون اسکا کھولتا ہی یہان
بات ثابت ہی یہہ تو از قرآن
عمر فاروق کی زبان پہ کلام
ہے کہان بات یہہ نہین معقول
اور منصور دوسرا ملحد ہے
اور ساحر تھا اسنے بالتحقیق
بسکہ از عالمان ربانی
اس لئے مین خلاص پایا ہون
یہہ بزرگان نکرتے اسکی ثنا
سر و ظاہر عمل مین تھا یکتا
شرع و سنت پہ مستقیم تھا وہ
اسکو جو آپ سے کئے ہین جدا
ترک انکے یقین حقوق کیا
عمر باک اسکی تب تھی ہجدہ سال
کیا دو سال استفادۂ نور
اور بصرے مین جا کے پہنچا ہے
رہا صحبت مین اسکے شام و پگاہ
اور صحبت جنید کی پایا
پس کیا ہی وہ قصد بیت حرام
آیا بغداد مین پشان و شکوہ
اور اسطرح اسکو فرمایا
اہل صورت کے ہو لباس مین تو
قتل کا حکم مین کیا ہے جنید
صوفیہ کے لباس مین تھا جب
حکم کرتے ہین ہم سنتے بر ظاہر
لایق حکم قتل ہے بیقال

رہا یک سال کے قریب مقیم
اور وہ خلق سے تھا بے پروا
عمر مذکور اور ابو عثمان
اور منصور بھی ملول ہوا
رہنے لاگا ہی اہل دنیا سات
کئی دن سیستان و کرمان مین
بعد فارس طرف وہ آیا ہے
پس وہ مقبول خاص و عام ہوا
کہ لگے بولنے صغار و کبار
قصد کعبہ اُسے کیا پھر جوش
ابو یعقوب نہر جوری مگر
بعد کہنے لگا کہ جاتا ہون
بعد آیا ہے سوئی ہندستان
اور دعوت کیا ہے وہ اشرف
جب سفر سے یہ لوٹ آیا ہی
ہندیون نے اُسے عقیدت سے
اہل فارس نے کرتے تھے املا
مصطلم بولتے تھے در بغداد
پھر وہ مکے طرف گیا خوشحال
حال اسکا لیا ہی وسار رنگ
کہ شعدر ک کسیکو ہوتے تھے
با تجدیکہ اُسکتین آخر
نقل ہے بالدوام وہ دن رات
پھر تو کیون کھنچا ہی رنج ایسا
دوستان فانی الصفت بر جا
شیخ حلاج بولتا تھا تب
عمر ہے اب مری پچاس برس
نقل ہے مدت ریاضت مین

اسکو بخشی خدا نے شان عظیم
نہ کسی سے تھا التفات اصلا
کئی نامے لکھے بخوزستان
ہوا آزردہ اُنسے دل اُسکا
کئی دن یونہی تھا وہ نیک صفات
اور کئی دن رہا خراسان مین
اُس سے فارس بھی فیض پایا ہے
ایک عالم سے اسکا رام ہوا
اُسکو حلاج رمز اور اسرار
ہوئے ہمرہ بہت مرقع پوش
نسبت سحر آہ کئی اُسپر
اب مین سوئے بلاد شرک بون
پھر خراسان طرف ہوا روان
چو طرف خلق کو خدا کے طرف
شہرہ اُسکا بہت ہی پایا ہی
جانتے بو المغیث لکھتے تھے
ابو عبد اللہ زاہد والا
اور بصرے مین مجزاہی و شناخت
اور مجا ورہا ہی دو سال
خلق ہوتے تھے دیکھ سکود نگ
عقل و ادراک اپنی کہوتے تھے
کئے بیجا شہر سے باہر
تر ہا کرتا تھا چار سو رکعات
سنکے اسطرح سے وہ فرمایا
رنج و راحت کا ہو نمین شان
مین [illegible]
الف سالہ [illegible]
جو تھا مشغول [illegible]

معتقد اُسکے ہو گئے ہین کیثر
دل مین بعضون کے اس لئے آخر
سب خراسان کے لوگ پاس شتاب
جامہ صوفیان نکالا ہے
بعد ازان پنج سال تک وہ بجا
ماورا النہر مین تھا کئی دن
اہل فارس کے واسطے انیس
اور لوگون کے ساتھ لیل و نہار
شہر بصرے مین پھر وہ آیا ہے
اور مکے مین جاکے جب پہنچا
بعد بصرے طرف وہ پھر آیا
خلق کو تا بلاؤن سوئی خدا
ماوراء النہر مین پھر آیا
کیا اُنکے لئے بہت تصنیف
چو طرف سے خطوط آنے لگے
بو المعین اہل چین لکھتے تھے
نا خورستان سے اُسے ای یار
پس قادیل نام اور القاب
جب وہ طے سے لوٹ آیا ہے
وہ حقایق زبان پہ لاتا تھا
وحشت آئی ہی اُس سے لوگون کو
روزگار اُسپہ تنگ ہوا ایسا
اُس سے لوگون نے ایکبار کہا
راحت و رنج کا تو نفع و ضرر
نقل ہے عمر با صفا اُسکی
نہ ہوئی بو ہی بہت دشوار
اور [illegible]
دل [illegible] ایسا تھا

کیا خواص و عوام میر و فقیر
آہ تخم حسد ہوا ظاہر
حال اُسکا دکھانے کرکے خراب
بر مین اپنے قبا وہ پہنا ہے
گم ہوا اور ناپدید رہا
کئی دن نیم روز کا ساکن
وہ بنایا کئی کتاب نفیس
اس قدر بولتا تھا وہ اسرار
پھر مرقع وہ بر مین پہنا ہے
اور اقامت وہ چند روز کیا
مدت ایکسال اُس مین رہا
اور اُنکو دکھاؤن راہ ہدا
بعد ماچین کے طرف ہی گیا
نفع پائے بہت وضیع و شریف
اسکی خدمت مین لوگ لانے لگے
بو المغیث لکھے خراسان سے
لکھے حلاج رمز اور اسرار
حق مین اسکے بہت ہوئے در باب
حال اُس با صفا کا بدلا ہے
اور اُسکے طرف بلاتا تھا
رنج اُسکے سارے باندھے کمر
کہ کسی پر ہوا نہین ویسا
کہ تو رکھتا ہے درجہ والا
نہین کرتا ہی دوستون مین اثر
جب ہوئی [illegible] سو لکی
[illegible]
غسل مین [illegible]
[illegible] کالا تھا

نقل ہے ایک روز بیوسوس
اسکو وہ مارنیکا قصد کیا
نقل ہے جبکہ وہ گرامی ذات
کہے یاروں نے چھوڑتا ہے تو ان
ہاتھ اپنے لجا کے وہ پیچھے
چارسو یوں ہی وہ دیا ہے سر
بات یہہ سنکے جلد اُٹھ کے کھڑا
وے ہلاے گرے ہیں اتنے رطب
پشت جس خار بن پہ رکھتا تھا
ہاتھ لنبا کیا وہ بے تاخیر
گرم حلوا بھی یک طبق لا یا
کہا بغداد یاد ہے سمجھو
اور ہمراہ اُسکے تب ای یار
یک برس دہوپ میں کھڑا تھا جان
وہ نہ اُس جا سے اُٹھایا قدم
تو اُسکے کنارے کھا لیتا
اور عرفات میں وہ جب دیکھا
اور لوگوں نے جب کیے ہیں سب
لوگ کرتے ہیں جو تری تسبیح
انکی تسبیح و معرفت سے سب
اور تو جانتا ہی اسے بیچون
پوچھا کس کام میں تو ہی شاغل
کہا اپنے شکم کے کام میں ہی
یعنے اصل توکل اِی دانا
خواہ کہانے میں یا نہ کھانے میں
نقل ہے بوتا تھا دیکھا میں
پوچھا کس سے تو اُٹہے ہر حال
کیونکہ ہی وہ یگانہ و یکتا
نقل ہے اکبار شبلی سے

آیا ہے ایک شخص اسکے پاس
شیخ حلاج منع فرمایا
چار سو صوفیوں کو لیکر سات
کہ ہمیں چاہیے سر بریان
جبکہ لاتا تھا جلد تر آگے
سارے سیری سے کھائے ہیں ملکر
اور اسطرح اُن کو فرمایا
سیر وے کھا کے ہو گئے ہیں سب
اُس سے ہوتے تھے تب رطب پیدا
لایا تازے ہی یک طبق انجیر
اور یاروں کے آگے اسکو رکھا
پاس میرے ہیں ایک ہی ہر دو
نیک مردوں سے تھے چہار ہزار
روغن اعضا سے اُسکے تب تھا روان
دیکھ حیران تھے اُسے عالم
باقی کو رستے کے سر پہ رکھ دیتا
کہ ہر اک شخص کر رہا ہی دعا
اپنی خلوت میں اُسنے اگر تب
اور تہلیل تیری بالتصریح
انکی تہلیل سے بھی سب یارب
کہ ترے شکر سے ہیں عاجز ہوں
یوں لگا کہنے اُس سے وہ کامل
عمر تو اپنی آہ ضایع کی
ہی بلا شبہ جان نہیں کھانا
آوے پھر کب خدا کے آگے میں
ایک تصوف کے مدعی کے تئین
کہا رکھتا ہوں جو کہ میں پر و بال
لیس شیئ کمثلہ ابدا
آیا پاس اسکے تا اُسے مارے

ایک بچھو کو ناگہاں دیکھا
اور بولا کہ از دوازدہ سال
دشت و جنگل طرف چلا ہی تب
سبکو فرما دیا یہاں بیٹھیں
دیا ہر یک کو یک سر بریان
بعد ازاں عرض یوں کیے ہیں سب
کہ مجھے اب ہلاؤ تم ایسا
دیکھ یہہ سارے ہو گئے حیران
نقل ہے ایک بار در صحرا
اور حلوا وے چاہے دوسرے بار
کہے ای شیخ بحر صدق و صفا
نقل ہے ایکبار وہ آگاہ
جب ہوا ہی وہ داخل مکہ
سنگ پر اُسکے تن سے بہتا تھا
اور ہر روز ایک قرص نان
ایک بچھو از آستین اُسکے
رنگ کے ڈھینگ پر رکھ اپنا سر
درد سے دل کے ایک آہ کیا
اور سمجھے ہیں لوگ جو از دل
میں تجھے پاک تر ہی کہتا ہوں
نقل ہے پشت میں وہ نیک صفات
کہ توکل سے جو کہ ہینگے مقام
ہووے توحید میں تو کب فانی
پس تو کھانے کے کام میں یکسر
کب ہو توحید میں فنا حاصل
پوچھا کس شغل سے ہی تو ہمراز
میں کہا اسکو بال و پر اپنے
پیش تو اُسکے پاس پہنچیگا
[illegible]

کہ وہ اطراف اُسکے پھرتا تھا
یہہ مصاحب ہمارا ہی ہر حال
سخت بھوکے ہوئے ہیں یکدن سب
سارے بیٹھے ہیں جلد باندھ صفیں
اور بہتر دو گرم گردہ نان
تازے اب چاہتے ہیں ہم نے رطب
کہ ہلاویں درخت کو جیسا کھجور
اور آگے ہوئے وہاں سے روان
اُس سے انجیر چاہے ہیں رفقا
ہاتھ لنبا کیا وہ نیک شعار
شہر بغداد کا ہے یہہ حلوا
کیا ہے عزم حج بیت اللہ
سر برہنہ مقابل کعبہ
پوست گرتا تھا ریزہ ہو اُسکا
لا کے رکھتے تھے اُسکے پاس عیان
آہ رہتا تھا آشیان کر کے
تب وے لوگوں پہ کر رہا تھا نظر
اور کہنے لگا خداوندا
کہ تری معرفت ہوئی حاصل
پاک تر ہی تجھے سمجھتا ہوں
ابراہیم بن خواص کے سات
کر رہا ہوں درست انکو تمام
کب ہو حاصل تجھے خدا دانی
یوں لجاتا ہے اپنی عمر بسر
ہووے کب اس مقام میں کامل
وہ کہا کر رہا ہوں میں پرواز
قطع کر دیکے بعد ازاں اُڑتے
نہ خودی دیکھ اپنی ہو تو فنا
[illegible]

اور یک کام مین ہین ہم حیران
نہین ایسے کو مارنا شایان

اور ملفوظ اُسکے ہین گے دقیق
انکو پاتے ہین صاحب تحقیق

اُسکے اب قید وقتل کا احوال
کچھ مین لکھتا ہون کچھ بااجمال

تب بہت اُسکے ہوگئے منکر
اور ہوے ہین بہت اُسکے مقر

حق مین اُسکے زبانین کرکے دراز
لوگ کرنے لگے بہت تک وتاز

قتل کا اُسکے سب ارادہ کئے
اور تحریص قتل اُسکو دئے

حال مین اب جو کہو لتا تھا وہ
تب انا الحق جو بولتا تھا وہ

شیخ حلاج نے کہا ای دوست
ہی ہو الحق صحیح اور ہمہ اوست

نہین بحر محیط ہوگی گم
بلکہ گم ہووینگے تم ای مردم

اور انا الحق ہی بولتا ہے وہ
منھ کو اس مین ہی کہولتا ہے وہ

گذرو تم اس سے تا وہ ہووے قتیل
کہ نہین ہے زبانہ تاویل

تھا خلیفہ جو معتصم نے تب
جلد تر اُسکے پاس جاکر سب

اور علی جو پسر تھا عیسے کا
معتصم کا تھا وہ وزیر بڑا

لوگ اُس حال مین بھی جاتے تھے
مسئلے پوچھ اُس سے آتے تھے

مگر یکبار شیخ عبد اللہ
اور ابن عطا خدا آگاہ

مخلصی پا ہو قید سے تجھکو
شر اعدا کے کید سے تجھکو

جب سنا ہی یہہ بات ابن عطا
درد و رقت کے ساتھ رونے لگا

ایک ساعت کے بعد آ دیکھے
نہین زندان مین کہین پاے

تیسری شب جو ڈھونڈھتے آئے
قید خانے مین ہی اُسے پائے

دوسری شب بھی ہم نے ڈھونڈھے
نہ تو حاضر تھا اور نہ زندان تھا

کہا حلاج نے کہ پہلی شب
مین گیا تھا یقین بدرگہ رب

پھر حفظ شریعت غرا
پھر یہان آج مجکو لائے بجا

پوچھے تو مین ہی حق ہون کہتا ہی
پھر یہہ کیسی نماز پڑھتا ہے

نقل ہے ایک رات وہ زندان
تین سو قیدیان تھے حاضر جان

کہکے کرنے لگے قید سے ہمکو
آہ آزاد کریگا تو

کہا ہم قید مین خدا کے ہین
اور شریعت کا پاس رکھتے ہین

کیا انگلی سے یک اشارہ تب
قید وہ اُنکے کھل گئے ہین سب

یک اشارہ کیا ہی دوسرے بار
پڑ گئے ہین دو بیچ سے دیوار

کہا کہ سبھی ہمکو ساتھ اُسکے
خنجر دار سے وہ کر سکے

ایسے اکثر حکایتین اُسکے
اور بہت ہین کرامتین اسکے

اور وے خود عوام سے ہین دور
اسلئے وے نہین کیا مسطور

آہ جب ہوگئے ہین پیر و جوان
اُسکے سب کار و بار مین حیران

اور عجیب غریب اس سے امور
بالتواتر لگے ہین کرنے ظہور

آخر الامر قیل و قال اُسکے
جا خلیفے تلک بھی پہنچائے

چاہتے تھے جب اُسکے ہون خونریز
لیک چہتے تھے ایک دست آویز

کہے اس حرف مین زبان مت کھول
بلکہ بے شبہ تو ہو الحق بول

لیک گم جانے ہو اُسکو تم
نہین بلکہ حسین ہی ہے گم

بعض اصحاب جا کہے جنید
شیخ حلاج کو کئے ہین قید

ہو نہ سکتی ہے اسکی کیا تاویل
اُسنے کہنے لگا وہ شیخ جلیل

یک جماعت جو عالمونکی تھی
شیخ حلاج پر خروج کئی

زشت کر حال اُسکا بتلائے
اور وحشت کی باتین سنوائے

دشمن سخت آہ اُسکا ہوا
اور یک سال اُسکو قید کیا

بعد ازان لوگ کو بھی منع کئے
پنج مہ تک کسے نہ آنے دئے

شبلی نے بھیجے خدمت مین اُسکے پیغام
کہیے ای شیخ اپنا عذر کلام

کہا اسکو کہو کہ عذر کرے
جو انا الحق یقین کہا ہو وے

نقل ہے آہ اسکو پہلی شب
قید خانے مین لا رکھے ہین جب

دوسری شب بھی جاکے دیکھے وہان
نہ تو وہ تھا نہ خانہ زندان

پوچھے لوگون نے اسطرح اسکو
شب اول کہان گیا تھا تو

آج کی شب ہوا ہی تو ظاہر
اور زندان بھی ہی یہین حاضر

دوسری شب تھی بارگاہ وہان
اسلئے ناپدید تھا زندان

نقل ہے قید مین بھی صبح و مسا
الف رکعت نماز پڑھتا تھا

کہا لوگو ہماری قدر یقین
ہم ہی بس جانتے ہین لوگ نہین

کہا ای اہل قید تم کو سب
کہو آزاد کیا کرون ہین اب

گر یہہ طاقت ہی تجھ کو ای کامل
کیجے آزاد آپ کو اول

ہم اگر اذن حق سے جاینگے
بند ابھی سبکے یہہ کھلا وینگے

کہا جاوین کہان سے ہم کدہر
قید خانے کا نہین ہی پیدا در

کہا تم لیو سارنے اپنی راہ
کہیے ہوا نہین تو کیا ہمراہ

دوسرے روز لوگ ...
... زندانیان کہان ہین سب

کہا آزاد ہم نے انکو لیا
یہہ خبر سن خلیفہ کہنے لگا
تا بجد یکہ باز آوے وہ
تا کہ وہ اِس سخن سے آوے باز
مین نے ہر بار مارتا تھا جب
پیر عبد الجلیل بحر صفا
کہ شریعت کے کام مین کامل
پس اُسے لے چلے ہین آخر کار
اُسنے حق حق کہا ہی تب سہ بار
شیخ حلاج اُسکو فرمایا
یعنے اُس روز اُسکو مارے ہین
غرض یون مارنا جلا دینا
عشق کے کچھ مدارج والا
شیخ حلاج یون کیا ارشاد
ورنہ یک چیز ہین وہ نفس ترا
بعد اکر کہا ہے اُسکا پسر
سن مری اب یہی وصیت ہی
کرے تو ایسے کام مین کوشش
کیا ہی وہ ایک ذرّہ کمتر
اسکے تب دست و پا ای اکرم
مار نعرہ یہہ شعر پڑھتا تھا
فلما دنت ارکانہا قطعا بالنطع والسیف
دار پر اُسنے پہلے بوسہ دیا
کہا مردان راہ کا معراج
دار ہے اُسکو وہ قبلہ ہوا
اور جماعت بھی کہ مرید تکی
اور منکر جو لوگ ہین تیرے
کہا ہے دو ثواب انکے تئین
اس لئے مجکو رحمت کیتے ہین

پوچھے تو کیون نہ اُنکے ساتھ گیا
فتنہ ہووےگا اس سے یک برپا
وہ سخن پھر نہ لب پہ لاوے وہ
باز آیا نہین وہ صاحب راز
مین نے سنا تھا اس سے صوت بہت
بولتا تھا کہ اعتقاد مرا
اسکو قوت تھا کس قدر حاصل
جانب دار تا چڑھاوین دار
اور انا الحق کہا ہے جو تھے بار
تین دن تک تو عشق دیکھیگا
دوسرے دن اُسے جلائے ہین
خاک بارے یون اُڑا دینا
تین دن تک یقین تو دیکھیگا
کہ ہمیشہ تو یہہ سخن رکھ یاد
آہ مشغول تجھ کو کر دیگا
ای پدر مجھ کو یک وصیت کر
گر بجا لاوے تو سعادت ہے
ایسلئے اصل مرام مین کوشش
ہی حقیقت کے علم سے ای پسر
سینہ وہ بند تھے بہت محکم
وجد اور اضطراب کرتا تھا
کذا من یشرب الراح مع التنین بالصیف
بعد اپنا قدم سیڑھی پہ رکھا
ہی سر دار جانے کل آج
دست بردار ہو گیا ہے دعا
اُسکی حاضر جو تھی سوال کئی
جو پھر سے تجھے وہ کارینگے
اور ہے یک ثواب تم کو یقین
[illegible]

کہا ہے ہم پہ یک عتاب خدا
جلد تر جا کے اُسکو قتل کرو
آہ باہر اُسے لے آئے ہین
اور مارا ہی جس نے اُسکی تین
کہ ای منصور کے پسر تو ذر
شیخ حلاج ساتھ ہے جتنا
ایسا آواز اُسنے سنا تھا
لاکھ اشخاص جمع آئے تب
وہان درویش ایک آیا ہے
یعنے امروز دیکھے اور فردا
تیسرے روز اُسکی خاک کیتین
ہین بلا شبہ عشق کے آثار
الغرض آکے اسکا خادم تب
نفس سے اپنے تو ہو غافل
اور حقیقت مین بد ہے وہ کام
اُسکو کہنے لگا کہ ای فرزند
کہ بلا شک جہانیان یکسر
کہ ہو یک ذرّہ اسکا بہتر تب
جب وہ فارغ ہوا وصیت سے
وہ خرامان خوشی سے چلتا تھا
ندیمی غیر منسوب الی شی من الحیف
دار کے نیچے اسکو جب لائے
لوگ یہہ دیکھ کر کئے ہین سوال
ایک مہر گھر مین باندھا تھا
اور ایسا زبان پیدا کیا ہے
کہ ای شیخ یگانہ صاحب دل
بانبین ہے ہمارے اور اُنکے
انکو تو شرع مین اصلاب ہے
[illegible]

اِس لئے مین نے قید مین ہی تھا
یا اُسے لکڑیان سے تم مارو
تین سو چوب اسکو مارے ہین
اسطرح وہ خبر دیا ہے یقین
لا تخف لا تخف کہا اکثر
اُس سے زاہد وہ شخص ساتھ تھا
سست ہوتا نہین تھا ہاتھ اسکا
شیخ حلاج انکو دیکھا سب
عشق کیا شی ہے اُس سے پوچھا
اور باقی تو دیکھے پس فردا
آہ بارے اُڑاتے ہین
اسلئے ہی کہا تھا وہ ہی
یک وصیت کیا ہی اُس نے
رکھو اسے ایک چیز مین شاغل
بوجہ بدکام کا ہی بد انجام
ای مرے نور چشم ای دلبند
کریں کوشش عمل مین شام و سحر
جن و انسان کے عمل سے سب
راہ چلنے لگا ہی پھر آگے
اپنے دو ہاتھ بھی جھٹکا تھا
سقانی مثل ما یشرب کفعل الضیف بالضیف
اسکو خوشحال و پر طرب پائے
کیا ہی ای شیخ بولے یہہ حال
اور ایک طیلسان جو اوڑھا تھا
جو کہ جاتا ہی آج پایا ہے
ہم تو تیرے معتقد ہین اور قائل
کیا تو کہتا ہے ہم کو فرماوے
اور توحید مین جو قوت ہے
[illegible]

بسکہ توحید اصل ہے در شرع | اور یہہ حسن ظن ہے اسکی فرع
دار پر آہ یاد کر وہ بات | اسطرح بولنے لگا ہیہات
بس سر ہی سے وہ نیچے دیکھا ہی | اور خادم سے اپنے بولا ہی

نقل ہے جب شہاب تھا اسیر | ایک عورت پہ تب کیا تھا نظر
سالہا سے دراز ہین گذرے | بدلہ لیتے ہین آج میرے سے
جسنے دنیا نظر اٹھا دیکھے | آخر ایسا وہ سر جھکا دیکھے

بعد شبلی نے پیش آیا ہے | اور یہہ فقرہ زبان پر لایا ہی

اَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعَالَمِين

بعد پوچھا ہے اس سے ای حلاج | کہ تصوف ہی کیا کہئے آج
کہا جو دیکھا ہی تو اسدم | جان تصوف کا ہی یہہ ہمدم
پوچھا اعلی ہے کونسا رتبہ | کہا تجھکو نہین ہے اسمین رہ
بعد لوگون کو سارے اذن دئے | اسکو پتھرون سے مارنے لاگے
بعد شبلی بھی سب کے ساتھ ہوا | اور اسے ایک پھول مارا
شیخ حلاج ایک آہ کیا | شیخ شبلی نے اسکو یون پوچھا
لوگ پتھرون سے مارے جو تجھکو | ایک بھی آہ نین کیا ہی تو
مین نے انکی موافقت کرکے | مارا آخر یہہ پھول سے جو تجھے
ہی عجب اسپہ تونے آہ کیا | اسکو حلاج یون جواب دیا
جب وے ناجان کر مجھے مارے | پس وے معذور ہین یقین سارے
اور تو جان کر مجھے مارا | اس لئے مین نے اسپہ آہ کیا
سنگ وگل پر نہین ہے میری نظر | ہی نظر میری علم وجہل اوپر
ای برادر تو جانتا ہی یقین | مارنا مجھکو سزاوار نہین
جب تو یہہ بات جان کر مارا | مار تیرا یہہ مجھکو سخت لگا
بعد ازان نردبان پر چڑھ کے ہم | کئے دو ہاتھ اسکے آہ قلم
شیخ حلاج ہسنے لاگا ہے | پوچھتے ہین کس لئے تو ہنسا ہی
کہا یہہ قطع دست آسان ہے | کچھ نہین اس سے ہمکو نقصان ہے
ہاتھ صفتون کا جو ہمارا ہے | تا رک عرش تک وہ پہنچا ہے
بعد دو پیر اسکے کاٹے جب | ایک تبسم یقین کیا وہ تب
اور کہا ایک سفر کئے ہین ہم | ہمنے رکھتے ہین اور ایسے قدم
کہ سفر اس سے دو جہان کرین | یہہ زمین اور آسمان مین کرین
تم کو نہین اسکے قطع کی طاقت | نہین ہمکو یہہ پیر کی حاجت
بعد ازان اپنے دست خون آلود | ملنے لاگا ہی اپنے منھہ پر زود
ہر دو ساعد بھی اسکا چہرہ سب | خون آلود ہو گیا ہے تب
پوچھے لوگون نے اسے کیا ہی | لہو ملتا ہے اپنے منھہ پر اب
وہ کہا جب گیا ہے خون اکثر | رنگ میرا ہوا ہو زرد مگر
تم مبادا کہ کہین کہ رنگ اسکا | خوف کے ہی سبب زرد ہوا
اس لئے مین نے خون ملتا ہون | تا تمھین سرخ رو نظر آؤن
ہوے گلگونہ رو جو مردون کا | وہ انہین کے لہو سے ہو دیگا
کہے منھہ پر اگر سے ملے تو لہو | سرخ کرتا ہی کیون دو بازو
کہا کرتا ہون مین لہو سے وضو | پوچھے کیسا وضو کہا انکو

رکعتان فی العشق لا یصح وضوءھما الا بالدم

یعنی ہین عشق مین دو رکعت جو | وضو انکا سوا لہو کے نہو
آہ دو چشم با صفا اسکے | پس نکالے ہین انکے حدقے سے
خلق مین شور وغل ہوئی یکسر | رونے لاگے ہین سب صغیر وکبیر
بعضے روتے تھے ہوش کھوتے تھے | اشک سے اپنے منھہ کو دھوتے تھے
آہ اس حال مین بھی اسکے اوپر | بعضے اشخاص پھینکتے تھے پتھر
بعد اسکے وے لوگ چاہتے جب | کہ تراشین زبان اسکی اب
انکو کہنے لگا کہ صبر کرو | ایک سخن بولتا ہون اب ٹھہرو
منھہ سوے آسمان کیا ہی تب | اور یون عجز سے کہا ہی تب
یا الٰہی یہہ لوگ تیرے لئے | رنج اب اسقدر جو مجھکو دئے
کہ نہ محروم انکو اسے مراد | اور یہہ دولت سے نہ بے نصیب
دست و پا گر یہہ تیرے کاٹے ہین | شکر ہے رہ مین تیرے کاٹے ہین
اور جدا گر کرین یہہ سر کو مرے | ہی شہود جلال مین تیرے
اور سر دار پر ہے میرا سر | قطع کرتے ہین تیری رہ اندر
آہ اب آگے کیا لکھون احوال | کہ نہین خامہ زبان کو مجال
خامہ ہوش و حواس کھوتا ہے | اور آگے رواں نہوتا ہے

اور یہان اپنا سر کٹاتا ہے | مختصر لکھہ کے کچھہ سناتا ہے
بینی و گوش حق نیوش کٹین | آہ اس شیخ کے تراشے ہین
اور لگے کرنے اسکو سنگساری | لب پہ اسکے ہوا یہہ تب جاری
حب الواحد افراد الواحد | حب الواحد افراد الواحد
پس یہہ آیت پڑھا وہ نیک انجام | یَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ + | یہی اُسکا تھا اخیر کلام

پس زبان اُسکی وے تراش دئے | صاحب دل کا دل خراش دئے
وقت پہنچا نماز شام کا جب | یہہ خلیفہ کا حکم آیا تب
پس کئے اسکے تن سے سر کو جدا | وے کئے آہ قطع سر اُسکا
قطع کرنیکے وقت سر اُسکا | وہ ہنسا اور اپنی جان دیا
خلق مین یک بڑا خروش ہوا | سب کے دریائے دل کو جوش ہوا
شیخ حلاج جلد گوے رفتنا | پس چلا یا ہی در مصاف رضا (میدان ۱۲)
اور آواز تب انا الحق کا | اُسکے ہر بند سے ہی ہونے لگا
بعد ازان اُسکو پارہ پارہ کئے | پشت و گردن سوا نہ باقی رکھے
تب سر و پشت سے بھی ادی مان | بس انا الحق کی تھی وہی آواز
دوسرے روز سارے جمع ہوے | اور سب اُسپہ اتفاق کئے
فتنہ جو اُسکے زندگی مین ہوا | اس سے فتنہ پڑیگا اُس سے بڑا
پس وے اُسکے جسد کو آگ دئے | آہ اُسکو جلا کے راک کئے
راک بھی اسکی اُس سے ہو ہمراز | کی انا الحق سے ہی بلند آواز
قتل کے وقت پر بھی خون اُسکا | جس جگہہ پر زمین پہ گرتا تھا
صاف تر نقش تب انا الحق کا | اُس جگہہ پر نمود ہوتا تھا
راک دجلے مین ڈالے وہ آخر | وہی نقش آب پر ہوا ظاہر
شیخ حلاج اپنے خادم سے | بالیقین کہہ دیا تھا یون آگے
کہ مرے تن کو جب جلاوینگے | راک دجلے مین لا کے ڈالینگے
دہین دجلے کو ہوے طغیانی | شہر بغداد کو کرے فانی
اور اُسوقت پر تو خرقہ مرا | جلد دجلے کے روبرو لے آ
شہر بغداد ڈوب جائیگا | اور نہ کوئی نجات پائیگا
جبکہ دیکھا وہ خادم باہوش | کہ وہ دجلے کتین ہوا ہے جوش
شیخ کا خرقہ آگے لایا ہے | جوش اُسکا سکون پایا ہے
دب گیا اب کا وہ جوش و خروش | اور وہ راک بھی ہوئی خاموش
اور وہ راک ساری جمع کئے | اور پانی مین اُسکو ڈال دئے
یہان کہتا ہی شیخ دین عطار | کہ طریقت کے جو ہوے اخیار
اُنسے پایا نہ کوئی ایسا فتوح | نہ کسی پر یہہ در ہوا مفتوح
یک بزرگ زمان رفیع جناب | اہل معنی کو یون کیا ہی خطاب
کہ ہوا جو حسین بن منصور | نظر اُسکے طرف کرو بغور
دیکھیو کیا معاملہ نادر | ساتھہ اُس شیخ کے ہوا آخر
شیخ عباس طوسی والا | دیکھئے اسطرح سے فرمایا
شیخ حلاج کو قیامت مین | جانو زنجیر باندھہ کر لاوین
کہ اگر کھول دیوین اُسکو ہم | کرے محشر کو درہم و برہم
اور کہا یک بزرگ نے اے یار | جبکہ حلاج کو چڑھاے دار
مین نے وہ رات زیر دار رہا | صبح تک بھی نماز پڑھتا تھا
صبح کے وقت مین سنا ہے رب | یہہ ندا آئی ہے ز ہاتف غیب

یعنے اسرار ہین ہمارے جو | اطلعنا علی من اسرارنا فافشی سرنا فہذا جزاء من یفشی سر الملوک | کھولے تھے اُنسنے ایک سر اُسپو

پس ہمارا وہ راز فاش کیا | فاش کرنے کی یہہ جزا پایا
جو کرے فاش راز شاہون کا | ہے یقین ویسے شخص کی یہہ جزا
شیخ شبلی سر آمد اخیار | نقل کرتا ہے اسطرح اے یار
کہ اُسی رات اسکے قبر کے پاس | مین نے پہنچا ہون جاکے ہو بیوس
اور پڑھا ہون نماز ساری شب | صبح دم کی دعا بدرگہہ رب
ایسے بندے پہ اے مرے مولا | بھیجا کسواسطے تو ایسی بلا
جب دعا یہہ کیا مین حق کے جناب | ہوا مجھہ پر بڑا ہی غلبہ خواب
سو رہا اور خواب مین دیکھا | کہ قیامت کا دن ہوا برپا
آیا درگاہ حق سے یہہ فرمان | اس لئے ہم کئے یہہ اُس سے جان
کہ یقین راز جو ہمارا تھا | غیر سے وہ ہمارے کہتا تھا
آب دجلے کے درمیان ہے بجا | اُسنے جو راز ہم سے کہتا تھا
سر بسر ویسے راز کی تکرار | کر رہا تھا مدام با اغیار
اور شبلی نے یون دیا ہے خبر | خواب مین دیکھا اُسکو بار دگر
اور اسطرح اُس سے مین پوچھا | کہ خدا تیرے ساتھہ کیا ہی کیا

کہا مولا نے اپنی رحمت سے
مقعد صدق مین اتارا تجھے
اور کرم سے وہ قادر علام
مجھ کو بخشا کیا مرا اکرام
مین کہا کیا انھون سے رب
جو ترے پیسے کئے سلوک یہ سب
کہا جو لوگ مجھ کو رنج دئے
اور جو لوگ میرے دوست ہوئے
جبکہ ہر دو گروہ بھی ہین معذور
رحمت ہر دو پہ کی ہی رب غفور
اور کوئی اسکو خواب مین دیکھا
کہ وہ میدان حشر مین ہی کھڑا
اُسکے تن پر نہین ہی سر اُسکا
یک پیالہ ہی اپنے ہاتھ لیا
پوچھے اُس سے یہ کیا حال ترا
شیخ حلاج نے جواب دیا
سر کٹائے ہین جو خوشی کے ساتھ
جام دیتے ہین آج انکے ہاتھ
شیخ شبلی نے یون کہا ای یار
جبکہ حلاج کو چڑھائے دار
اُسکو ابلیس تب نظر آیا
اور اسطرح اُس سے کہنے لگا
کہ انا الحق تو آشکار کہا
اور انا خیر مین نے بولا تھا
مقعد صدق مین بٹھائے تجھے
اور ملعون کردئے ہین مجھے
کیا تفاوت ہی بول دونون مین
فرق کیسا ہی کھول دونون مین
جبکہ ابلیس یون سوال کیا
شیخ حلاج نے جواب دیا
کہ انا اپنی تو خودی سے کہا
مین نے اپنی خودی کو دور کیا
اس لئے تجھ پہ لعنت آئی ہے
مجھ پہ رحمت نزول پائی ہے
قال یہ ہے اُسکے حال اُسکا
شکر للہ یہان تمام ہوا
رحمت حق ہوا شمیہ تا بابد
قدس اللہ سرہ الامجد

ذکر شیخ ابوبکر واسطی رحمۃ اللہ علیہ

بحر رمز و دقایق و عرفان
کان لعل حقایق و وجدان
رہنمائے کبیر و قطب جہان
شیخ بوبکر واسطی ذیشان
مستند تھا وہ سب مشایخ کا
اور شیخ الشیوخ عصر کا تھا
وہ حقایق مین اور معارف مین
کشف اسرار کے موافق مین
تھا بلاشبہ سب سے پیش قدم
کوئی ویسا نہ تھا رفیع ہمم
اور بہ توحید و شیوہ تجرید
اور تفویض مین تھا فرد وحید
تھا جو شیخ جنید عالیشان
اسکے یارون سے تھا وہ شیخ زمان
اور کہتے ہین تھا زفرغانہ
تھا یہ رہ مین بڑا ہی فرزانہ
تھا فنون و علوم مین کامل
تھا ریاضات مین بہت شاغل
وہ جو کھینچے مجاہدات و فور
نہین ویسے کسیکو بھی مقدور
اور جسطرح اپنے سارے کام
سونپتا تھا بہ قادر علام
عصر مین اُسکے کوئی فرد دگر
نہیں اُس باصفا کا تھا ہمسر
اور توحید مین سخن بہتر
کوئی اُس سے کہا نہ زیبا تر
سب کا مقبول اور تھا محمود
اہل ظاہر کا تھا بڑا محسود
جب تلک مرد نا ہو کامل تر
نہ عداوت پہ باندھین اسکے کمر
جب تھے غامض عبارتین اُسکے
اور تھے مشکل اشارتین اسکے
اور معانی عجیب رکھتا تھا
کلمات بلند فرماتا
لوگ اُسکو سمجھ نہ سکتے تھے
فہم اکثر نہ اُسکا رکھتے تھے
اس لئے اسکے ہوگئے بدخواہ
رنج دینے لگے ہین اُسکو آہ
نقل ہے اسکو لوگ ای ماہر
کئے بغداد شہر سے باہر
ہوتا ہر شہر مین جب اسکا ورود
آہ کرتے تھے باہر اُس سے زود
شہر باورد کو وہ جب آیا
کئی دن اُسمین ہی قرار لیا
لوگ اُس شہر کے بلا وسواس
جمع آنے لگے ہین اُسکے پاس
لیک وہ بھی کلام کو اُسکے
جبکہ زنہار فہم کر نہ سکے
حادثہ یک بڑا وہان بھی ہوا
چھوڑ اُس شہر کو بھی وہ نکلا
بعد شہر مرو مین جب آیا
لوگ کو اُسکے معتقد پایا
پس وہین عمر وہ گذارا ہی
وہین دنیا سے وہ سدھارا ہی
نقل ہے ایک روز وہ رہبر
اپنے یارون کو یون دیا ہی خبر
جب سے بالغ ہوا ہون ای لوگو
کوئی دن کوئی رات بھی سمجھو
یہہ گواہی نہ دیسکے حاشا
دن مین دیکھا یا شب مین خواب کیا
اور کہا ایک روز اسے ماہر
جا تو یک امر دین کے خاطر
طرف یک باغ کے گیا تھا مین
اور تب اُسمین پھر رہا تھا مین
یک پرندہ وہ باغ مین آیا
اور وہ میرے سر پہ اڑنے لگا
مین عبث آہ اُسکو تب پکڑا
ہاتھ مین اسکو لیکے بیٹھا تھا
آ ناہی تب پرندہ دیگر
اور اُڑنے لگا میرے سر پر
اور فریاد کرنے لاگا ہے
دیکھ کر اُسکو مین نے سمجھا ہی

اُسکا بچہ ہی پاکہ ہی جو ترا   میں پشیمان ہو اسکو چھوڑ دیا
مرگیا میرے ہاتھ میں ناگاہ   میں نے وہ دیکھ کرنے لاگا آہ
دردِ اُسکا مجھے ہوا بسیار   اور اُسی درد میں ہوا بیمار
بس وہ بیماری اور وہ درد و ملال   مجھ یہ باقی رہا ہی تا یکسال
بعد یکسال ایک شب درخواب   دیکھا سالار انبیا کا جناب
میں کیا عرض یا رسول اللہ   مدتِ ایک سال سے بھی آہ
کر نہ سکتا ہوں میں قیام نماز   بلکہ پڑھتا ہوں بیٹھ کر بہ نیاز
سخت بیمار و ناتوان ہوں میں   اور مغموم و نیم جان ہوں میں
کہے حضرت بہ بارگاہِ خُدا   کی شکایت ہے تیری وہ چڑیا
اب اگر عذر اسکا چاہیگا   کچھ بچے فایدہ وہ نا دیگا
خواب سے جبکہ میں نے جاگ اُٹھا   فکر و اندوہ ہی میں رہتا تھا
اور تھی میرے گھر میں یک گربہ   اُس سے پیدا ہُوا ہے یک بچہ
اپنی بیماری میں ہی میں یکروز   بیٹھا تکیہ لگا کے تھا پُرسوز
وہ جو بچہ تھا گھر میں گربہ کا   سانپ یک آکے اسکو منہ میں لیا
اپنی لکڑی سے اُسکو میں مارا   تب وہ بچے کو سانپ چھوڑ دیا
پس وہ گربہ نے دوڑ آئی ہے   اپنے بچے کو وہ اُٹھائی ہے
میری بیماری بس اُسی ساعت   دمبدم پانے لاگی ہی صحت
اور کھڑا رہ کے میں نماز پڑھا   اور اُس شب میں خواب میں دیکھا
کہ ہیں رونق فزا رسولِ خدا   میں نے حضرت سے تب یہہ عرض کی
یا نبی میں نے پائی اب صحت   مجکو ارشاد یوں کئے حضرت
کہ وہ گربہ بدرگہ مولا   شکر تیرا ہے دل سے لائی بجا
نقل ہے بوسعید با عزت   ہے ابو الخیر جسکی کُنیت
جبکہ شہر مرو کا قصد کیا   اپنے یاروں کو تب فرمایا
کہ کلوخ ایک تو بر میں بھرو   اس سفر میں ہمارے ساتھ رکھو
وہ کہے ہُو وینگے کلوخ وہاں   اسمیں کیا بھید ہے ای عالیشان
وہ کہا از موحدین زمان   شیخ بوبکر واسطی ہے وہاں
زندہ ہی بالیقیں وہاں کی خاک   اور وہ خاک ہی بلاشبہ پاک
خاک سے ویسے اسمیں استنجا   نہیں رکھتا ہوں زینہار روا
کلماتِ شریف اُسکے ای یار   ہیں نہایت بلند پُرانوار
اور اکثر بھرے ہیں اسمیں رموز   اور اسرار کے عجب ہیں کنوز
اور معانی عمیق ہیں انکے   اور مُرادیں دقیق ہیں انکے
ہُو وین قاصر عوام کے افہام   اس لئے میں نہیں کیا ارقام
نقل ہی جبکہ اُسنے رحلت کی   ایک طالب کو یہہ وصیت کی
کہ ارادت خدا کی از دل و جان   آپ میں رکھ نگاہ تو ہر آن
اور وصیت یہی دوسرا چاہا   تب ہی اس طرح اُسکو فرمایا
اپنے اوقات اور جو ہیں انفاس   رکھ نگاہ انکا پاس بے وسواس
دار فانی سے پس نقل کیا
قدس اللہ سرہ الاذکی

ذکر شیخ ابو عمرو نجیل رحمۃ اللہ علیہ

ذوالکرامات رہنمای سبیل   ابو عمرو نجیل شیخ جلیل
صوفیہ میں تھا وہ جلیل الشان   از کبار مشایخ دوران
ورع و تقوی میں امام ریاضت میں   معرفت میں بھی اور کرامت میں
ایک شان عظیم رکھتا تھا   ایک حال فخیم رکھتا تھا
اور مقبول تھا طوایف کا   اور واقف تھا وہ موافق کا
اور تھا وہ ز شہر نیشاپور   اُسکا فضل و کمال ہی مشہور
پایا تھا وہ جنید کو ای یار   پایا تھا اُس سے فیض سو چہار
تھا جو شیخ زمان ابو عثمان   تھا بہت شاگرد بھی اُسکا جان
سارے شاگرد سے سمجھ آخر   مُوا دنیا سے ہی وہی فاخر
تھی طریقت میں اسکو نظر دقیق   اور بڑا تھا وہ صاحب تحقیق
شیخ ابو القاسم نصیر آباد   کہ جو تھا از اعاظم افراد
تھا اشر یک سماع سکے سات   شیخ دین بوعمرو کہا یہہ بات
کس لئے تو سنے سماع ای یار   کہا بو القاسم نکو اطوار
آہ غیبت کے سننے کرنے سے   اُسکا نیں احتیاط دہر نجے سے
جانتے یہہ سماع ہے بہتر   تب کہا بو عمرو نے یہہ سنکر
یک حرکت سماع میں گر ہے   بچ سکے جس سے تجھے گر ہو دے
جان غیبت بھلی ہے وہ ہو بار   اور وہ حرکت قبیح ہی بسیار
نقل ہے بوعمرو گرامی شان   عہد مولا سے یہہ کیا تھا جان
کہ چہل سال جز رضای خدا   حق سے چاہئے نکوئی شی اصلا

ایک دختر تھی اُسکی نیک اختر
دختر بوعمر ہوئی بیمار
ایک شب پدر عبد رحمٰن کا
پوچھی لڑکی وہ کون سی ہے دوا
عہد ایسا کیا ہے پدر تیرا
توڑ یہہ عہد گر کریگا دُعا
الغرض جبکہ نیم شب گذری
کبھی آئی نہین تھی میرے گھر
زندگانی مین دوست رکھتی ہون
اور مین بھی کرون خُدا کو یاد
بات یہہ سُنکے بوعمر نے کہا
ای مری نور چشم فرخ فال
کہی دُختر نے ہوکے عاجز تب
کہا اگر تیرے جنازے پر
فضل اپنا دہین کیا ہے خدا
وہ جو حق کی نہ عہد شکنی کی
بولتا تھا کہ درعبودیت
اور ایسا ہی سارے حال اپنے
گرچہ وہ حال ہو عظیم و خطیر
لذت اُس فرض کی خُدا ہے امام
کہا جانے بزرگ آپ کو جو
وہ مہذب نہیں ہوا ہی جان
ابتدا کے فساد سے ہی جان
اور کہا جسکو خلوت کے درمیان
فکر جسکی صحیح ہووے مدام
جسنے چاہے کہ معرفت حق کی
خاص اللہ کی عبادت مین
کہا کم مرتبہ توکّل کا

اسکا شوہر تھا ایک پاک سیر
سخت اسہال کے مرض سے بار
دیکھ اپنے بہو کو کہنے لگا
تب وہ اسطرح اُس سے ہی بولا
کہ چہل سال تک کبھی حاشا
حق تعالی تجھے شفا دیگا
بیٹھکے مخفی مین پدر پاس آئی
آئی اب وقت نیم شب کیونکر
اور دل و جان سے یہہ چہتی ہون
رہون مولا کے یاد مین دلشاد
عہد کا توڑنا نہین ہے روا
مجھکو ہرگز گناہ مین مت ڈال
کہ مجھے اب وداع فرما اب
مین پڑہونگا نماز ای دختر
صحت کاملہ کیا ہے عطا
یہہ اُسیکی یقین برکت تھی
استواری کی وہ نیکو صفت
نہین دعوی سوا ہے وہ جانے
پر ضرر اُسکا نفع سے ہی کثیر
یقین اُس شخص پر کریگا حرام
آہ اسپر گناہ آسان ہو
نہین پایا ہی وہ ادب کی نشان
نہین پایا ہوا درست پہچان
جانیو ترک جاہ ہو آسان
ہو سر صدق سے بھی سکا کلام
کس قدر اُسکے پاس ہووےگی
ہیبت اُسکی اسیکی طاعت مین
حسن ظن ہے خدا کے ساتھ سدا
کلمات اُسکے ایسے ہین برتر

عبد رحمٰن سلمی اُسکا نام
سب اطبا بہت علاج کئے
کہ دوا اس مرض کی ای لڑکی
کہ تیرا پدر ایک گناہ کرے
حق سے حق کی رضا سوا زنہار
سُنکے دختر نے یہہ کہی ہے عجب
دیکھ کر پدر یون کہا اسکو
کبھی تیرے سا پدر ہی میرا
عبد رحمٰن کے طاعتین دیکھون
عہد تو توڑ کر دُعا کیجے
آج تو گر نہین مریگی یقین
گر تو مجھکو گنہ مین ڈالیگی
مین سمجھتی ہون اب نہ جیونگی
بول ایسا اسے وداع کیا
پدر کے بعد اپنے تا چالیس
اور مقالات اُسکے عالی ہین
جب تلک اپنے سارے کاروبار
اور بولا کہ حال مین جسکے
کہا ضایع کرے جو فرض خدا
کہا بندے کی آفت پنہان
اور بولا جو شخص کا دیدار
اور بولا ہر ایک تیرا دعوی
جسکا پایا درست ہوویگا
ترک دنیا ہی سے آسان ہو
سر اخلاص سے ہو اسکا عمل
چاہئے جان لین بلا وسوسا
کہا جو غیر حق کی الفت ہے
اور کہا ہے وہی تصوف جان
قدس اللہ سرہ الانور

تھا یقین اپنے وقت کا وہ امام
نہ ہوا نفع لا علاج ہوے
تیرے والد کے پاس ہی ہیگی
تو یہہ بیماری دور ہو تجھسے
کچھ نہ چاہیے یقین ستر و چہار
عہد شکنی سے باوے کیون مطلب
گذرے ہین بیس سال جا کر تو
اور شوہر ہے عبد رحمٰن سا
اور ستر خدا ترے سے سُنون
تا خدا مجھکو اب شفا دیوے
کل مریگی کہ اسمین شبہ نہین
تو حقیقت یان ہے بری بیٹی
اب جدائی جہان سے لیونگی
یہہ بھی دختر نے اپنے گھر مین جا
وہ جیتی ہے یقین برس چالیس
اور نہین لطف سے وہ خالی ہین
نہین دیکھے ریا سوا زنہار
گر نتیجہ نہ علم کا ہووے
وقت ملنے سکے نا کریگا ادا
ہی اُسیکی رضاے نفس مین جان
نہ مہذب مجھے کرے ای یار
انتہا مین جو ہوویگا پیدا
انتہا بھی درست ہو اُسکا
اہل دنیا سے دور از جان ہو
چاہئے فکر نیک ہی اوّل
ہیبت حق ہے اسقدر اُس پر
حقیقین وہ سالکون کے جیسی ہی
صبر ہو امر و نہی کے درمیان

ذکر شیخ جعفر جلدی رحمۃ اللہ علیہ
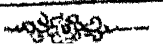
معدن علم صاحب ہمت
مظہر فیض ازلی و ابدی
اور اصحاب سے جنید کے تھا
اور اصناف کے حقایق مین
اور وہ یک مرید رکھتا تھا
مرغ اُسدن کیا تھا ذبح وہ جب
میرے اطفال کل رہین ہوکے
پھر کہ حمزہ نے یون کہا ای پیر
مرغ مذبوح کو پکایا ہے
اُسنے لاتی تھی پاؤن پھسلا
تاکہ پانی سے اُسکو دہووین ہم
کہا حمزہ گیا طعام تو سب
کہ نہو جسکا گوشت پارۂ دل
وہین تو یہ کیا ہے اُسکا مرید
اور کیا عرض یا رسول اللہ
اور جب مضمحل وہ ہووے عیان
نفس کو ڈالین در عبودیت
کیونکہ تلوین جسسے نہووےگی
جانیو تم وہی توکل ہے
بلکہ حاضر نہو کوی شی جب
اور کہا ہیگی خوبی دارین
اور کرے مومنون کی تو عزت
کہا خالص ہو بندۂ مولا
کہ یقین ہمت شریف سے تو
اور کہا اپنی معرفت مین جو
نقل ہے اُسکی یک انگوٹھی تھی
قبر شونیزیہ مین ہے اُسکی

بحر اجلال جعفر جلدی
اور قدمائے صوفیہ سے تھا
مشتہر تھا وہ دقایق مین
حمزۂ علوی نام تھا اُسکا
چاہتا تھا کہ جاوے اُسکو بشب
اِس لئے اذن چاہا پھر اُس سے
ایک ضرورت تری ہے وان گیر
دوسرا روز جبکہ آیا ہی
اور وہ سالن گرا زمین پر سب
اور اُسوقت نوش کرلین ہم
بارے جاؤن حضور شیخ مین اب
کلمات شیوخ پر [illegible] یل
حق کیا اُسکو دو جہان سعید
کیا تصوف ہی کیجیے آگاہ
ہی وہ عین عبودیت پہچان
آوین باہر ز وصف بشریت
نہین حاصل اُسے ترقی بھی
پاس اپنے ہو یا نہو کوی شی
خوش ہے جسکا توکل تب
ایک ساعت کے صبر بے مین
اور بجالاوے اُنکی تو حرمت
تا ز اغیار سے تو ہو وصلا
پہنچے آخر مقام مردون کو
تا کرے جد و جہد ای لوگو
سو وہ دجلہ کے درمیان گر گئی
کہ جہان مین جنید اور سری

یہہ بڑا عالم زمانہ تھا
اور انواع کے علوم اندر
نقل ہے ساٹھ حج کیا تھا وہ
ایک شب اُسنے قصد گھر کا کیا
دل مین اپنے مرید کہنے لگا
شیخ پھر اُسکو یون ہی فرمایا
شیخ بولا ہے اختیار اسیر
حکم اپنی کنیز کو وہ کیا
وہ کہا شوربا گیا سارا
ناگہان ایک سگ وہان آیا
شیخ کے جب حضور مین پہنچا
گوشت بے شبہ اُسکے کھانے کا
نقل ہے ایک رات خواب اندر
کہ ہے ظاہر ہوا ایک حالت جو
اور کہتا تھا شیخ ای مردم
اُسسے پوچھے کہ کیا ہے کہہ تلوین
اور توکل ہے جب ہو سائل
ہر دو حالت مین دل ہے یکسان
اور کوئی چیز جبکہ حاصل ہو
اور فتوت مین یون کیا تقریر
اور کہا عقل ہے وہی جو تجھے
اور کہتا تھا وہ خدا آگاہ
نہین پہنچے مجاہدات سے جان
اُسکی خدمت قبول نا ہووے
یک دعا جانتا تھا جبکہ پڑھا
بس کمالات اُسکے ہین مشہور

مخزن علم نائب امت
اور طریقت مین وہ یگانہ تھا
مشتہر تھا وہ نکو محضر
بیشتر برکتین لیا تھا وہ
شیخ بولا اُسے یہین رہ جا
آج کی شب اگر نجاؤن گا
کہ تو امشب اسی جگہہ رہ جا
پس اُٹھا وہ مرید آیا گھر
مرغ بریان وہ جلد اب لے آ
مرغ بریان جو ہی اُٹھا لے آ
مرغ بریان وہ لیکے بھاگ گیا
دیکھتے ہی اُسے وہ کہنے لگا
کسی کتے کو دیویگا مولا
دیکھا جعفر جمال پیغمبر
ہے وہ عین ربوبیت سمجھو
کہ تصوف یہی ہے جانو تم
کہا تلوین زیادتی ہے یقین
کیا ارشاد یون وہ صاحب دل
کبھی نا خوش کبھی نہو شادان
اُسپہ زنہار وہ نہ خوشدل ہو
کہ رکھے اپنے نفس کو تو حقیر
ہر ہلاکت کی جا سے دور رکھے
تو ہمیشہ شریف ہمت رہ
پہنچیگا ہمت شریف سے ان
اُسکی طاعت قبول نا ہووے
اُسکو اپنی کتاب مین پایا
قدس اللہ سرہ الانور

ذکر شیخ ابو الخیر اقطع رحمۃ اللہ علیہ

پیشوائے صف رجال اللہ
ذو الکمالات پاک و دشت بلا

بر شرف صاحب مقام علا

ہی ابو الخیر کنیت اُسکی

تھا وہ سالکان حق آگاہ
اور کہتے ہین اُسکو اقطع بھی

تھا کیا بارے شیخ ذیشان سے
اور اشرف تھا اپنے اقران سے
ذکر کرنا ہی انکا طول وطویل
تھی فراست بین اسکو شان جلیل
کیا درندے بھی کیا وحوش وطیور
انس رکھتے تھے اسکے ساتھ وحوش
نقل ہے جب بحر صدق وصفا
کوہ لبنان مین جاکے رہتا تھا
دیا ہر ہر کو ایک یک دینار
دیا اسکو بھی یونہی وہ ای یار
اور وہان سے وہ شہر مین آیا
اور تب ایسا اتفاق ہوا
کئی چورون نے آکے در بازار
کئی چیزین چرا کے ہوئے فرار
شیخ نے انکا حال جب دیکھا
تب وے بازاری یون کہنے لگا
اہل بازار انکو چھوڑ دئے
اسکو حاکم کے پاس لیکے گئے
بعد لوگون پہ جب ہوا ظاہر
کہ ابوالخیر ہے یہی فاخر
بعد ازان وہ گیا ہی اپنے گھر
اسکی بی بی نے جب کہی یہ خطر
کہا خاموش تو نہ زاری کر
اور ایسی نہ بیقراری کر
گر ہمارا نہ قطع کرتے ہات
دل ہمارا ہی کاٹتے ہیہات
نقل ہے اسکے ہاتھ مین ای رشید
ایک پیدا ہوا تھا مرض شدید
کہے اسکے مرید صبر کرو
ہاتھ اسکا نماز مین کاٹو
الغرض جب نماز مین وہ کھڑا
جلد کاٹتے ہین ہاتھ تب اسکا
بولتا تھا وہ عارف کامل
کہ نہ سالک کا صاف ہووے دل
اور کہاتن بھی صاف نا ہووے
جان نگر اولیا کی خدمت سے
مومنون پر کرے شفقت وہ
اور انکی کرے اعانت وہ
جسکے دل مین نفاق ہو پنہان
یہ علامت ہی اسکی جانو عیان
اور رعونت ہی جانیو دعوا
کو وہ حاصل نہو سکے اسکا
اور آداب عبودیت بدوام
وہ بجا لاوے بس بصبح وشام
صحبت صالحین سے ہووے نور
رہے صحبت سے وہ بدون کی دور

اور کرامات اسکے ہین بسیار
بھی ریاضت اسکے ہین بسیار
صحبت ابن جلا کی پایا تھا
اور مغرب سے اصل بھی اسکا
شیر اور اژدہا بھی آتے تھے
اسکی صحبت سے انس پاتے تھے
اور درویش تھے وہان بسیار
وہان آیا ہی بادشہ یکبار
بیس دینار شیخ رکھتا تھا
جلد اپنے رفیق کو وہ دیا
کر لیا ہی وہ بے وضو قرآن
بعد بازار مین ہوا وہ روان
سو وہ چورون کو لوگ دیتے تھے
آ وے صوفیون کو پکڑتے
انکا سردار مین ہون ای لوگو
کہ لئے تم نے انکو پکڑتے ہو
اور حاکم نے جب سنا یہ بات
قطع کروایا آہ اسکا ہات
ہو کے شرمندہ سے پیچھے کہتے ہین
اسکی خدمت مین عذر لاتے ہین
ہو گئی ہے نازل اور ناشاد
کرنے لاگی ہے درد اور فریاد
کہ یہی وقت تہنیت ہے جان
یہ نہین جائے تعزیت کی جان
ہے یہ خیانت کیا ہاتھ عیان
کر لیا ہی وہ بے وضو قرآن
سب طبیبا کہے کہ کاٹین ہات
اذن دیتا تھا وہ نیک صفات
کہ رہیگا نماز مین وہ جب
اسکو ہرگز خبر نہوگی تب
اسنے فارغ نماز سے جو ہوا
ہاتھ اپنا کٹا ہوا دیکھا
جب تلک ساتھ حق تعالی کے
اسکی نیت صحیح نا ہووے
کہا جس دل مین ہووےگا ایمان
جانیو بھی وہی وہ دل کی نشان
انکی اصلاح مین ہی وہ آخر
کرے بے شبہ کوشش وافر
غل وغش اسمین ہووے حقد وحسد
ہم کو اس سے پناہ دیوے صمد
کو تری رتبہ بلند تا لاوے ہاتھ
جان موافق ہو جب خدا کے ساتھ
سب فرایض ادا کرے حق کے
سارے احکام رب مطلق کے
ایسے باتین ہین اسکے نافع تر
قدس اللہ سرہ الانور

ذکر شیخ ابو عبداللہ محمد بن الحسین الروغندی رحمۃ اللہ علیہ

بحر اجلال شاہد صادق
صاحب حال عارف عاشق
ابو عبداللہ کنیت اسکی
اسکا والد حسین روغندی
تھا مشایخ سے طوس کے وہ شہیر
اور ایسی تھی اسکو شان کبیر
ہین زیادہ کرامتین اسکے
اور بہت ہین ریاضتین اسکے
اور جنت اولیا کو دیکھا تھا
برکتین اپنے سب اٹھایا تھا

شیخ دوران محمد ابن حسین
جو تھا مقبول خالق کونین
عہد مین اپنے وہ یگانہ تھا
گنج عرفان کا خزانہ تھا
ورع وتقوی کے درمیان جلیل
اور تجرید مین اسے تھا کمال
پایا تھا صحبت ابو عثمان
ملیا تھا اسی سے فیض [illegible]
بہت اسکے مفید ہین کلمات
فائدون سے بھری ہے ہر اک بات

کہا جس نے شباب کے درمیان
حق کے ضایع کریگا جو فرمان
اسکو پیری کے درمیان جبار
جانیو تم یقین کریگا خوار

کہا خدمت کریگا جو فیروز
یک جوان مرد کی بھی گر یکروز
ایک مدت دراز تک دن رات
اسکے پہنچینگے خیر اور برکات

پس ہوگیا حال اسکا با اکرام
جو عقیدت سے اپنی عمر تمام
کر دیا ہووے صرف انکے حضور
کیسے برکات اسکو ہوویں غفور

اجتماع برادرون مین یقین
جب ہو فرقت کا خوف اسمین نہین
کہا دنیا کو جسنے ترک کرے
جاہ دنیا کے واسطے گاہے

حب دنیا کا وہ تو غایت ہی
سخت آفت ہی سخت آفت ہی
ایسے باتین ہین اسکے فیض شیم
قدس اللہ سرہ الاکرم

ذکر قطب الاولیا ابی اسحق ابراہیم بن شہریار کازرونی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ دین قطب اولیاے کریم
ابی اسحق شیخ ابراہیم
ولد شہریار عالیشان
جسکو کہتے ہین کازرونی جان

تھا طریقت کے پیشواؤن سے
اور حقیقت کے مقتداؤن سے
جانو اسکی فضیلتین ہین کثیر
ہینگے باہر زحیطۂ تحریر

تھا حقیقت کے علم مین یکتا
معرفت مین تھا اسکو نہ ہمتا
تابعداری تری شریعت کی
پیروی مصطفے کے سنت کی

وہ بہت جان و دل سے کرتا تھا
اسکا بس اہتمام دھرتا تھا
اور اسکے معاملے ہین شریف
اور اسکے ریاضتین ہین لطیف

درکمال فراست و تجرید
عصر مین اپنے تھا وہ فرد وحید
اور مقامات پاک اور حالات
اسکو بخشا تھا حق کریم نے ثبات

اور اخلاق مین بھی شان عظیم
اسکو بخشا تھا وہ خداے کریم
اور صحبت بہت مشایخ کی
پایا تھا عارفان راسخ کی

اور جو اسکی ہیگی تربت پاک
اسکو کہتے ہین یک تری تریاک
کہ زیارت کر اسکی کوی ادا
لا وسیلہ بھی اسکا نزد خدا

مانگے درگاہ حق سے جو مقصود
دیوے حق اسکو اپنے لطف وجود
نقل ہے وہ فروغ نور ہدا
ہوا جس شب انکے درمیان پیدا

نور یک اسکے گھر سے کرکے صعود
آسمان تک گیا مثل عمود
اور دیکھے اس نور پاک کو شاخین
شاخین یکیک طرف ہوے جاتے یقین

مادر و پدر اسکے تھے مومن
جد جو تھا اسکا گبر تھا لیکن
نقل ہے طفلگی مین باپ اسکا
یک معلم کے پاس اسے بھیجا

تا اسے درس دیوے قرآن کا
تا یہ محکم ہو دین و ایمان کا
لیک جد اسکا منع کرتا تھا
اور اسطرح روز و شب کہتا

حالت فقر جبکہ ہے ہم پر
کسب سکھلانا اسکو ہی بہتر
شیخ تھا علم کے طرف مایل
علم کی اسکو حرص تھی کامل

سارے لڑکون کے آگے جاتا وہ
علم پڑھنے مین دل لگاتا وہ
تھوڑے عرصے مین سارے لڑکون
اسکو سبقت عطا کیا داور

علم مین سب کا ہوگیا استاد
اور کرتا تھا اسطرح ارشاد
جسنے طفلی مین اور جوانی مین
ایسے ہنگام کامرانی مین

ہے حق کا مطیع بس دل سے
اور پیری مین بھی مطیع ہے
نور سے معرفت کے ای لوگو
اسکا باطن یقین منور ہو

اور حکمت کے چشمۂ فیضان
دل سے اسکے زبان پہ ہوویں روان
بچپنے اور شباب کے درمیان
مبتلا جو رہیگا در عصیان

اور توبہ کرے بڑھاپے مین
جانو اس شخص کو مطیع نہین
لیک اسکو کہان حکمت کا
آہ دیری سے ہاتھ آئیگا

اور کہا ابتدا ہی مین عقیل
گرچہ کرتا تھا علم کی تحصیل
لیک تھی مجھکو آرزو اسکی
کون کسی شیخ سے طریقت بھی

کرون لازم وہ شیخ کی صحبت
اور بجا لاؤن اسکی مین خدمت
استخارے کی کر نماز ادا
اور سجدے مین اپنے سر کو رکھا

اور کیا التجا ای میرے رب
مجھکو آگہ کرم سے کیجے اب
اب مکمل یہ تین شیخ جو ہین
کسکے جانب رجوع لاؤن یقین

ایسے ہی ایک شیخ عبداللہ
بن محمد خفیف حق آگاہ
اور شیخ محاسبی دوسرا
بو عمر بن علی جو تیسرا

پیر و مرشد کے جبکہ سویا مین
شب کہا کہ یہ خواب دیکھا مین
لایا ہی شخص یک شتری بار
اور کتابین ہین اسپہ یک خروار

اور بولا کہ یہ کتب ای میان
ہینگے عبداللہ بن خفیف کے ہان
کہ ترے واسطے ہی بھیجا ہی
جبکہ اسطرح جسنے بولا سے

خواب سے اپنے مین جب جاگا ہون
ہوا زاید یقین مرا تحقیق
نقل ہے اسکو یون کہا ہی پدر
بات یہہ سنکے وہ سکوت لیا
گھر مین اس روز کچھ نہ حاضر تھا
اور اسکو کہا کہ یہہ لیجیے
اور اسکو خوشی سے بولدیا
نقل ہے جبکہ چاہا وہ ماجد
اور مسجد کی ڈالے بین بنیاد
کہ صحابہ کے ساتھ آئے ہین
تھی مشایخ کی ایک وہان محفل
شیخ وہ گوشت کچھ نہیں کھایا
نفس سے اپنے شیخ کہنے لگا
پس وہین عہد اسکا باندھا ہی
پس نہ کھاتا تھا وہ کبھی زنہار
نام خورشید یک مجوسی تھا تب
نقل ہے اپنے سب مریدون کو
کہین یک روز یک مرید اسکا
رو دیا اتفاق پس ایسا
جب وہ خدمت مین شیخ کے آیا
جب خطا اسکے ہی طرف تھی عیان
کہ تبا یہہ ہے یعنے وہ خشکا
اور زمین مباح مین ہی اسے
اور اپنے لباس مین بھی مدام
پہنتا کپڑے اسکے ہو سو اس
نقل ہے ایک روز بر منبر
ایک عالم جو تھا خراسان کا
اور قرآن کا مفسر ہون
[illegible]

اور اسطرح دلمین سمجھا ہون
پس قبولا ہون مین اسکی طریق
کہ تو درویش ہی یقین ای پسر
پدر کو کچھ نہیں جواب دیا
شام کے وقت شخص یک آیا
خرچ یہہ واردین ہین کر دیجے
خدمت خلق اب تو کرتا جا
کہ نئی یک بنا کرے مسجد
دیکھ یہہ خواب ہوگیا دلشاد
اور وہ مسجد کو پھر بڑھا کے ہین
شیخ نے اسمین جا ہوا داخل
حاضرون نے یہہ تب گمان کیا
کہ یہہ لوگون نے جبکہ یون سمجھا
پھر جیتے تک نہ گوشت کھایا ہی
ہوا یکبار ناگہان بیمار
حاکم کازرون تھا وہ جب
یہہ وصیت کیا تھا وہ رہبر
یہہ اجازت ہی شیخ سے چاہا
کہ وہ خویشون سے اپنے جاکے ملا
ناگہان ایسا اتفاق ہوا
اپنے کپڑے اسے دیا تا دان
یہہ ترا کام ہی تباہ کیا
تخم بے شبہ اسکے بوتے تھے
شیخ کرتا تھا احتیاط تمام
اور کبھی صوف بھی تھا اسکا لباس
وعظ فرماتا تھا وہ رہبر
وہ بھی مجلس مین تب وہ حاضر تھا
اور ترا واعظ و مذکر ہون
اسکے خطرے سے سو گیا واقف

یہہ جو اللہ طرف اسکے ہے
اور تابع ہوا اسیکا مین
نہین ہے تجھکو اس قدر امکان
آیا ایسے مین پس رمضان
لایا ہی روٹیان وہ دو خروار
شیخ کا پدر ہی یہہ جب دیکھا
نہین ضایع کریگا تجھکو خدا
ایک شب اپنے خوابمین دیکھا
کیا مسجد ہی تین صف کی بنا
نقل ہے جب وہ حج کا عزم کیا
لاکے سفرہ وہان بچھائے ہین
کر نہ شاید یہہ گوشت کہتا ہی
جب تلک مین جہان مین جیونگا
اور ایسا وہ عہد باندھا تھا
گرچہ آکر طبیب جہد کیا
کبھی اس شہر کازرون کا آب
کہ کبھی کوئی چیز تم تنہا
تا ملے جاکے اپنے خویشون سے
خویش اسکے پکائے تھے خشکا
کہ کیا وہ مناظرہ اسدم
لاجرم اسنے جب برہنہ رہا
نقل ہے قوت شیخ کے خاطر
غلہ جو اسکا ہاتھ آتا تھا
تخم اسکے بھی لے زوجہ حلال
ورع و تقوی ترا ہی تھا اسکا
خلق بھی جمع آئے تھے بسیار
اسکی خاطر مین تب کیا ہی خطور
کیا سبب ہی کہ حالتین ایسے
وہ جو تھا اعتقاد سر منبر

فیض پایی مری اسی ذات سے جب
اور طریقت اسی سے سیکھا مین
ہر مسافر کو بھی کرے مہمان
یکبیک آگئے کئی مہمان
اور انجیر اور موز ای یار
وہ ملامت ہی اس سے ترک کیا
فضل سے اپنے وہ بہت دیگا
کہ مین رونق فزا رسول خدا
پھر وہ حضرت کو خواب مین دیکھا
آگے بصرے کے شہر مین پہنچا
گوشت سفرے پہ لاکر رکھے ہین
اس لئے احتراز رکھتا ہے
پھر تجھے گوشت مین دیونگا
کہ نہ کھاؤنگا شکر و خرما
لیک شکر نہ نوش فرمایا
نہین ہرگز پیا وہ خیک قصاب
کہین ہرگز نہ کہا نیو صلا
وہ اجازت نہین دیا ہی اسے
ساتھ اسکے وہ مل کے نوش کیا
ایک درویش ساتھ تھا ای کرم
شیخ نے دیکھ اسکو کہنے لگا
قدس سے لاتے غلہ طاہر
بس وہی دایا وہ کھاتا تھا
اسکو بوتے زمین مین ہر سال
تھا یہی احتیاط صبح و مسا
وقت اسکا ہوا تھا خوش ای یار
کہ ہون مین ایک عالم مشہور
میری مجلس مین بھی نہین ہوتے
[illegible] بر کیا سے نظر

اور کہنے لگا ای درویشو
اب یون بولا تہی روغن سے
اور تو بیٹھا ہی آ مرے سر پر
پہلے مجھکو زمین مین بوے ہین
اب تو آتش مین جل رہا ہون مین
اس لئے ہی مین سرتری پایا
تب وہ عالم نے اسکے پاس آیا
کہ مین صدقات کس لئے لیون
گر ہو تقصیر اسمین کچھ رہ یاب
اسطرح سبکو بول دے کہ بدل
لائے تشریف ہین رسول کریم
نقل ہے ناگہان دو شخص ای یار
شیخ منبر پہ وعظ کہتا تھا
طمع دنیا کی درمیان نہ رکہے
اور تب ایک جزو قرآن کا
جو کہ ہی اس کتاب مین لکھا
شیخ اب تک نہین نکاح کیا
شیخ کہتا تھا مین بہت اوقات
بولتے تھے مرے موافق ہو
کئے توبہ گناہ سے ہر دو
اسکو دنیا و آخرت مین شتاب
آگ سلگائے ایکدن ہر دو
کھا لئے بینے مین پہنے مین عیان
ہوا ایسا کہ ذکر ہو نزبان
کیونکہ بے شبہ آخرت ہی غیب
کہا عارف کا کمتر مین عذاب
اور بولا کہ جو ہین دنیا دار
حق تعالی کی ہے دلون نظر
متوجہ ہو سو نسے رب قدیر

اب تامل اس امر مین کیجو
کہ فضیلت ترے ایر ہی مجھے
کیا سبب مجھ سے تو ہوا برتر
بعد اسکے مجھے تراشے ہین
جل رہا ہون پگل رہا ہون مین
اور تیرے سے بہتری پایا
عذر چاہا بھی دل سے توبہ کیا
اور فقرا کو کس لئے دیون
حشر مین اسکا ہو عتاب و حساب
طاعت حق مین ہوون اشاغل
اور فرماتے ہین اے ابراہیم
اسکی خدمت مین آئے ہین یکبار
وعظ مین اسطرح وہ کہنے لگا
غرض مال و زر نہان نہ رکہے
ہاتھ مین اپنے شیخ رکہتا تھا
امر اور نہی مین کیا ہون ادا
کیون ہو سارے امر و نہی ادا
جبکہ کرتا تھا دست مین طاعات
صاف تسبیح حق کی اے لوگو
شیخ ارشاد یون کیا انکو
دیو یگا کرد گار سخت عذاب
ناگہان وہ جلائی دونوکو
حال اسکا ہی جانور سا جان
اور دنیا ہو تیرے دلمین نہان
غیب ہے دل کا نور بھی بے ریب
ہی یہی جانیو یقین بصواب
کر ین تن کے عیوب سے انکار
دیکھے دل کے عیوب کو داور
تمکو نین دو جہان مین اسسے گزر

آب و روغن جو ہی درقندیل
ہون تر یبسے عزیز تر دن رات
اسکو روغن یہہ تب جواب دیا
سنگ پھر سر پہ میرے رکہے ہین
جل کے آتش سے نور لیتا ہون
جب یہہ باتین بیانمین لایا ہی
نقل ہی اسطرح وہ کہتا تھا
لینے دینے سے کیا مجھے سرکار
چاہا کہہ دون مسافرون کو سب
کر ارادہ یہہ جبکہ مین سویا
کہ لیا کر بھی اور دیا کر تو
طمع رکھتے تھے اس سے دنیا کی
جس نے آوے یقین ہمارے پاس
آہ ایسا غرض جو لاویگا
کہا اسکی قسم ہی اے لوگو
قاضی طاہر بھی تب جو حاضر تھا
شیخ نے دیکھ اسکو کہنے لگا
بولتا تھا سجود مین تسبیح
نقل ہی ایک پدر اور پسر
ہاتھ پر جو ہمارے کر توبہ
ہاتھ پر اسکے پس وہ توبہ کئے
نقل ہے بولتا تھا وہ بصواب
کہا دل مین ترے ہو ذکر خدا
اور بولا کہ دل کے نور سے ہی
غیب کو چشم غیب سے دیکھین
جو حلاوت ہی ذکر مین حق کے
ظاہر تن کو دیکھتے ہین خوب
کہا اے قوم کیا ہوا تمکو
اور کہا کا زرون مین سدم

کرتے ہین وے مناظرہ بے قیل
خلق کی زندگی ہی میرے سات
رنج مین طرح طرح کے پایا
مجھ کو پھوڑتے ہین اور دیتے ہین
روشنی دوسرونکو دیتا ہون
وہین منبر سے نیچے آیا ہی
مین نے اندیشہ ایک روز کیا
کس لئے اب اٹھاؤن مین یہہ بار
اپنے اپنے وطن کو جاؤ اب
وہین دیکھا یہ عالم رویا
فکر اسمین نہ کچھ کیا اگر تو
اس لئے آئے تھے وے دو تو بھی
آوے لله وہ بلا وسواس
وہ نہین کچھ ثواب پاویگا
کہ یہہ جسکا کلام ہے سمجھو
اسکی خاطر مین جب یہہ بات گذرا
کہ خدا یہہ میرے سے عفو کیا
تو وہان کے کلوخ و ریگ فصیح
ایک دن پاس شیخ کے آکر
پھر وہ توبہ کو توڑ دیوے گا
بعد توبہ کو اپنے توڑ دئے
نکرے جسنے آپ اپنا حساب
اور ہو تیرے ہاتھ مین دنیا
ہسکی مومن کی جان بینائی
نور دل کے سوا نہ دیکھ سکین
چھین لیتے ہین اسکے تب دل سے
دیکھ سکتے نہین وے دل کے عیوب
جلد پھر جیسے ہی منہ پھیر و
بہشت گہر ہ مسلمان کم

اور اسطرح شیخ کہتا تھا ۔ جا تو بدبخت تم وہی ہیگا
کہ یہہ دنیا سے وہ ہارا ہو ۔ لذت انس کچھ نہ پایا ہو

اور مناجات حق کی لذت بھی ۔ نہیں جا کا ہوس جہاں میں کبھی
اور کہا اسکو ڈر نہو کیونکر ۔ خوف سے وہ رہے نہ کیوں مضطر

یک طرف اسکے نفس اور شیطان ۔ اور دوسرے طرف رہے سلطان
اور وہ درمیان رہے عاجز ۔ اسکو تسکین نہ ہے ہرگز

اور بولا کہ کام دنیا کے ۔ دایما جس کے با نظام رہے
آخرت کے جو کام ہوینگے ۔ اسکے بے انتظام ہوینگے

اور کہا بادشاہ دنیا پر ۔ ہوویگا جو دلیر خوف نکر
جانیو مال اسکا جاویگا ۔ اس سے رنج و ملال پاویگا

اور دلیری جو صالحوں سے کرے ۔ اور انکی مخالفت میں پڑے
اسکے ایمان میں خطر ہی ترا ۔ اسکے حق میں یہی ضرر ہی ترا

اور اگر لوگ آتمھارے سات ۔ گر تقرب کیا کریں دن رات
اسپہ مت ہو فریفتہ زنہار ۔ اسمیں ہیں سخت آفتیں بسیار

اور بولا سخی کا کیسہ زر ۔ چاہئے ہو کشادہ شام و سحر
اور کشادہ بھی ہاتھ اسکے ہیں ۔ در جنت بھی اسپہ کھل جاوین

کیسہ دست ہر بخیل اے یار ۔ بند رہتے ہیں جسکے لیل و نہار
در جنت ہو بند اسپہ یقین ۔ وہ نہ داخل ہو در بہشت بریں

اور وہ کہتا تھا ای خدای قدیر ۔ نعمتیں تیرے ہینگے ہم پہ کثیر
ہی ازا انجملہ نعمت توفیق ۔ جو ہمیں وہ عطا کیا تحقیق

کہ ہمارے زبان و دل کیتئیں ۔ تو نے توفیق یہہ دیا ہی یقین
کہ یہہ دونوں سے ہو تیرے شاکر ۔ تیرے شاکر ہیں باطن و ظاہر

ہی تو ہی قادر و کریم یقین ۔ ہم ترے بندے عاجز و مسکین
نعمتیں تیرے شکر بھی تیرا ۔ فضل ہے سب ترا ہی ای مولا

اور کہا دست جو دراز کرے ۔ تا مسلمان بھای کو مارے
وہ مریسے نہیں مریسے ہیں ۔ اور ایسا کہا وہ قدوۂ دین

کہ کبھی تم چہار شخص کے پاس ۔ ہاتھ خالی نجاؤ بیوسواس
یعنے ہی وہ عیال اور بیمار ۔ اور صوفی و بادشاہ ای یار

کہا جب اپنے ہاتھ کو دیکھے ۔ کہ وہ تیری مخالفت میں رہے
اور مشغول ہووے تیری زبان ۔ کذب و غیبت میں آہ سر و عیان

اور جو نفس کی ہو تیری ہوا ۔ اسکے تابع رہیں ترے اعضا
کشف و الہام ہووے کیوں حاصل ۔ کیوں تو اسمیں ہوویگا کامل

کہا حق سے عوام کو ہو عذاب ۔ اور مقرر خواص کو ہو عتاب
جانیو تم عتاب ہو جب تک ۔ ہو محبت کا بھی لقابت تک

نقل ہے کوئی طالب مولا ۔ اسکی خدمت میں جسکہ آتا تھا
سیکھ لے تا رہ سلوک خدا ۔ شیخ اسطرح اسکو فرماتا

کہ یقین ہونا صوفی و درویش ۔ کام یہہ سخت ہی ای نیک اندیش
بھوک اور پیاس چاہئے کھینچے ۔ اور جاگتے میں تن برہنہ سہے

ایسے باتوں کے گر ہوں تم حامل ۔ ہوؤ آ اس طریق میں داخل
ورنہ ہو اپنے کام میں مشغول ۔ اور عبادت کرو خدا کی بھول

اور بولا کہ تم خدا سے ڈرو ۔ اور گاہے کسی سے بد نکرو
حق بھی اسپر کسیکو سونپیگا ۔ وہ مکافات (بدلہ) اسکا لیویگا

جو کہ قرآن میں خدای عباد ۔ دیکھئے اسطرح کیا ارشاد

ان احسنتم احسنتم لانفسکم ان اساتم

اور کہتا تھا وہ بعالم غیب ۔ ایک شربت رکہا ہی حق لاریب
ہر صباح اپنے دوستوں کے تئیں ۔ وہ پلاتا ہی بس کرم سے یقین

اسلئے انکو ہووے استغنا ۔ از طعام و شراب این دنیا
اور کہا ہی جو دوست مولا کا ۔ ہووے ہرگز نہ دوست دنیا کا

جو ہے دنیا بیوفا کا دوست ۔ وہ نہووے کبھی خدا کا دوست
اور اکثر بہ بارگاہ خدا ۔ یہہ دعا عجز سے وہ کرتا تھا

اللهم اجعل هذه البقعة عامرة بذكرك واوليائك واصفيائك الى الابد واجعل قوتنا
وقوتهم يوما بيوم من الحلال من حيث لا يحتسب اللهم اجعلنا من المتحابين فيك
ومن المتباذلين فيك ومن المتزاورين فيك بحرمة نبيك محمد المصطفى صلوات الله
وسلامه عليه وانظر الى حوائجنا كما تنظر الارباب في حوائج العبيد والى ما نعمله

من الذنوب۔ اللّٰھم اغنینا بحلالک عن حرامک وبفضلک عن من سواک وبطاعتک

یا من اذا دعی اجاب واذا سال اعطی ھب لنا من لدنک رحمۃ وھئی لنا من

امرنا رشدا۔ اللّٰھم اغنینا عن باب الاطبا وعن باب الامراء وعن باب الاغنیاء اللّٰھم لا تجعلنا

بثناء الناس مغرورین ولا عن خدمتک مھجورین ولا عن بابک مطرودین

ولا بنعمتک مستدرجین ولا من الذین یاکلون الدنیا بالدین وارحمنا یا ارحم الراحمین

وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ اجمعین الطیبین الطاہرین وسلم تسلیما دایما ابدا کثیرا

برحمتک یا ارحم الراحمین ۞ ط

اور کہتا تھا ای خدائے کریم — یہہ دعا کی ہی تجھ سے ابراہیم

ربنا انی اسکنت من ذریتی بواد غیر ذی زرع عند بیتک المحرم ربنا لیقیموا الصلوۃ

فاجعل افئدۃ من الناس تھوی الیھم وارزقھم من الثمرات لعلھم یشکرون ۞ ط

تو دعا اسکی ہی اجابت کی — اسپہ تو لطف اور شفقت کی
گرچہ یارب نہیں ہوں میں خلیل — لیک بے شبہ تو ہی رب جلیل
میں نے کرتا ہوں یہہ دعا یارب — تو کرم سے قبول کیجے اب

اللّٰھم ان تجعل ھذا الوادی الفقر والمکان

اھلا عامرا بذکرک واولیائک من عبادک واصفیائک

یہہ نہیں گرچہ مکہ عالی — وادی فقر سے نہیں خالی
اُسکے خیرات سے لبریز اور — اُس مکان کو کبھی نہ خالی کر
دو جہان میں بھی لوگ کو اسکے — کیجے ایمن تو مکر شیطان سے

اللّٰھم اجعل دعائے مرفوعا وندای مسموعا واجعل افئدۃ من الناس تھوی الیھم

وھمھم وافقہ علیہ حتی یتصل فیہ الخیرات ویدوم اقامۃ الطاعات

کہا حق کے جو ہیں حبیب و خلیل — اور کلیم خدا بھی اور جبرئیل
ڈر رہے مجھے ز خالق بیچون — پس ہیں اُنسے کیوں زیادہ تر دون
کہا دنیا کے جو ہیں لوگ سبھی — دوست رکھیں متاع دنیا بھی
میں کہوں دوست کر حق قرآن — اور ہمیشہ تلاوت قرآن
اور بیان یوں کیا ہی وہ دانا — اسطرح اس حدیث کا معنی

ان الشیطان یجری مجری الدم

جب ہی شیطان پلید خون میں پلید — گذرے آخر پلید میں ہی پلید
ذکر حق پاک اور پاک ہی جان — گذرے ہی پاک پاک کے درمیان
اس سے پوچھے کہ جو پلید رہے — دوست ہے دوست اپنے دور کرنے
پس خدا معصیت سے مومن کو — کرے آلودہ کس لئے کہہ تو
اسمیں کیا بھید ہی خدا نے رکھا — شیخ اسطرح انکو فرمایا
کہ یہہ حکمت ہی اسمیں ہیں خفی — مصلحت اس حکیم مطلق کی
کسی بندے سے جب گنہ ہووے — پھر وہ بندے نے اس سے توبہ کرے
آشکارا ہو اسپہ رحمت حق — اور پہچانے قدر طاعت حق
جونکہ تشنہ و گرسنہ ہو کوئی — قدر آب و طعام جانے وہی
اور جسوقت کوئی ہو رنجور — قدر صحت وہی پہچانے ضرور
پوچھے مقسوم ہووے گر روزی جب — کس لئے پھر کریں خدا سے طلب
کہہ مانگے ہی اسلئے ہر دن — تاکہ ظاہر ہو عزت مومن

کما قال لو اعطیتک من مسئلۃ لم یظھر کمال شرفک فامرتک بالدعاء لتدعونی فاجیبک

اور بولا لباس تقوے کا — ہی مرقع سمجھ لے اہل وفا
کہ مرقع جو شخص پہنا ہو — دیکھیں بے شبہ و ریب جب اسکو
[illegible] — ہے یہ ناظر کو بالیقین حاصل
کہا شرعی علوم کی تحصیل — جد سے پہلے کیجیے تفصیل

کہ طریقت مین جو کہ ہین کامل
جب پڑھا علم تو بجہد و فور
سعی تب تیری اُسمین کامل ہو
ہوشیار اپنے علم سے ہشیار
دیکھ آئی ہے یہہ صحیح خبر
مار کہے اُسکی آبرو مولا
اور جو دنیا کے کام کرکے ادا
اور طلب سے حلال کے بہتر
جسکا ہووے حرام سے ماکول
اور لباس حقیر پہنا کر
لے قناعت کی راہ شام و پگاہ
اپنے اعضا کی پرورش مین کمر
کئے ارشاد یون رسول خدا
اور بدکار لوگ کا اکرام
وے امیرون و ظالمون کے طرف
یعنے رسوائے فقر اور خواری
اور عورات غیر محرم پر
اہل بدعت سے تو نرکہہ صحبت
اور ہمیشہ صباح و شام ایجان
پڑھ تہجد بھی جہد و کوشش سے
اور عزلت تو خلق سے لیجے
گرنہ دل آوے تیرا عزلت پر
نقل ہے صدمہ وفات اُسکا
رخصت دنیا سے اب اُٹھاتا ہون
تم سنو اور کیجو اُسپہ عمل
تم کرو اُسکا عزت و اکرام
اور مسافر اگر کوئی آوے
ایک دوسرے کو دل سے دوست کہو
لوگ اُس شیخ کے وصیت پر

اور حقیقت مین جو کہ ہین فاضل
ہو جئے سمعہ اور ریا سے دور
کہ ترے علم پہ تو عامل ہو
تو نہ دنیا طلب کرے زنہار
کہ کہے یون خدا کے پیغمبرؐ
اور نہ نیکی سے لیوین نام اسکا
خوبی آخرت کو چاہیگا
کچھ نہین بعد علم چیز دگر
کوی اُسکا عمل نہووے قبول
اور زینت تو چھوڑ دے یکسر
دیکھہ فرماتے ہین رسول اللہ
باندہتے ہین وے مدام شام و سحر
حق نگہبان ہے یہہ سنت کا
نکرین نیک لوگ نیک انجام
نکرین التفات ای اشرف
اُنپہ سو نپیگا حضرت باری
اور مت کر تو امردون پہ نظر
اُنکی صحبت ہے مایہ آفت
تو کیا کر تلاوت قرآن
اور اسپر مواظبت کیجے
اُسکو لازم تو آب پر کیجے
مثل مردون کے باندھے اپنی کمر
آہ نزدیک جب کہ آپہنچا
دار عقبی طرف مین جاتا ہون
پس یہی ہے وصیت اول
اور بجالاؤ حکم اُسکا مدام
اُسکی عزت بہت بجالاوے
ایک دوسرے کے بھائی ہوکر رہو
وہ رکھے اُسکی قبر کے اندر

انکو ہر حال مین ہے یا توقیر
جو کہ تو جانتا ہے کر پنہان
ورنہ تیرا وہ علم سر و عیان
ایک پیشہ بناکے علم و عمل
آخرت کے عمل سے اے لوگو
اہل دوزخ مین لکھین اُسکا نام
اُسکا بے شبہ حصہ عقبی
تا طعام و لباس در ہر حال
اور دعا اُسکی نا اجابت ہو
دو جہان مین بھی تیری عزت و شان
کہ وے بدترین میری امت مین
اور فقرا و صالحین کے سات
جب تلک وے نہ تین کام کرین
اور جو ہین پیشوا طریقت کے
گر کرین ایسے کام انکے سات
اور ظالم کو اُنپہ سونپیگا
کہ وہ شیطان کی ایک ہیگی تیر
امر معروف چھوڑ مت ای پیر
جو ہے قرآن کا سامع و قاری
کہ فضیلت جسیم ہے اسمین
تا نہ شیطان دے فریب تجھے
خدمت خلق مین تو رہ مشغول
اُسکی خدمتین ہے سب احباب
چار چیزون کی اب وصیت ہین
کہ مری مسند خلافت پر
اور ہر دن تلاوت قرآن
اور اتارو تم اُسکو حرمت سے
نقل ہے سب مریدون نے کہ تمام
نقل ہے اُسکے بعد رحلت کے

نہ سواے حکم کے ہی گزیر
اور رضائے خدا کا ہو خواہان
ہووے یک مثل قالب بیجان
جہان دنیا کا ہے تراہی خلل
سمجھو دنیا طلب کریگا جو
دوزخی ہوویگا وہ بد انجام
کم نہ ہوویگا کم نہ ہوویگا
ہووے بے شبہ و شک زوجہ حلال
طاعتین اُسکے سب اکارت ہو
طاعت و بندگی مین حق کے ہے جان
تن لگے جن کے ناز و نعمت مین
نور ہا کر مدام سب اوقات
نیک جو ہین بدون سے جا نہ ملین
اور جو تابعان ہین سنت کے
اُنپہ حق بھیج دیوے یہہ آفات
انکو دایم وہ رنج دیویگا
اور تیرین ہین اس لعین کے کثیر
اپنے یارونکو تو نصیحت کر
اُنپہ نازل ہو رحمت باری
اور اثر عظیم ہے اسمین
اور تباہی مین تجھکو نا ڈالے
اس سے درگہ مین ہووے تجھکو وصل
شیخ ایسا کیا ہی اُنکو خطاب
دیکھو کرتا ہون اب تمھارے تئین
جانشین ہووے جو اُنکو محضر
صبح کے وقت کیجو از دل و جان
اور نہ چھوڑو اُسے کراہت سے
ایک کاغذ مین تھا کیا ارقام
اُسکو لوگون نے خواب مین دیکھے

اور پوچھے کہ خالق داور — کیا کیا تیرے ساتھ ای رہبر — کہا اللہ نے عنایت کی — اور پہلی یہی کرامت کی
کہ وہ قرطاس میں تھے جتنے نام — بخشا میں نے لئے ہی انکو تمام — اور دعا وہ کیا ای رب میرے — کہ زیارت مری جو آکے کرے
تو روا جلد اسکی حاجت کر — اور اسیر تو اپنی رحمت کر — ہی رجا اسکی ہو قبول دعا — قدس اللہ سرہ الاعلیٰ

ذکر شیخ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ

مہر اوج معارف و وجدان — بحر اجلال و مظہر فیضان — سر ابدال و قدوۂ اوتاد — فخر اوتاد و زمرۂ امجاد
عہد میں اپنے وہ گرامی شان — تھا کبار شیوخ کا سلطان — شیخ اشیاخ قطب ربانی — شیخ دین بوالحسن ہے خرقانی
اور اکابر جو تھے طریقت کے — اور اماجد جو تھے حقیقت کے — انکا سردار و پیشوا تھا وہ — رہنما انکا مقتدا تھا وہ
تھا اسے علم معرفت میں کمال — نہیں تحقیق میں تھا اسکو مثال — تن سے ہردم مجاہدے میں تھا — دل سے دایم مشاہدے میں تھا
اور ہمت بلند رکھتا تھا — مرتبہ بس بزرگ تھا اسکا — نقل ہے بایزید بسطامی — قدس اللہ سرہ السامی
از براے زیارت شہدا — جب دہستان کے طرف جاتا — جب گذر اسکا ہوتا خرقان پہ — وہاں رہتا کھڑا وہ پاک سیر
اور وہاں ایک کھینچتا تھا دم — تب مرید اسکے پوچھتے تھے ہم — بو نہ کچھ سونگتے ہیں ہم نے یہاں — انکو یوں بولتا وہ عالیشان
گرچہ چوروں کا ہی یہ قریہ سو — اس سے آتی ہے ایک مرد کی بو — کنیت بوالحسن ہی اسکی بجا — اور مقرر علی ہے نام اسکا
تین جہوں میں وہ مکمل ہے — بالیقین وہ مرے سے افضل ہے — یعنے اہل و عیال رکھے وہ — بار انکا سدا اٹھاوے وہ
اور بووے وہ باغ میں اشجار — اور زراعت کرے وہ نیک شعار — نقل ہی بعد بایزید ایجان — شیخ پیدا ہوا ہی در خرقان
اور منقول ہے کہ بارا سال — بوالحسن اپنے در شروع حال — شہر خرقان میں نماز عشا — جب جماعت کے ساتھ پڑھتا تھا
قصد بسطام کا وہ لاتا تھا — کہ زیارت کو اسکے جاتا تھا — منزلیں قطع کر بلا وسواس — پہنچتا جا کے اسکی قبر کے پاس
قبر کے پاس جا کھڑا رہتا — اور اپنی دعا میں یوں کہتا — کہ یقین بایزید کو اے خدا — تو جو خلعت کیا کرم سے عطا
بوالحسن کو بھی ایک حصہ دے — تیری الطاف اور عنایت سے — لوٹ آتا وہاں سے پھر جولاں — صبح پڑھتا تھا آکے در خرقان
از وضوی عشا وہ نیک انداز — پڑھتا تھا صبح کی مدام نماز — تھا اسی طرح بوالحسن کا حال — یونہی گذرے ہیں پورے بارا سال
بعد بارا برس کے ای دمساز — اسکے مرقد سے پہنچتا آواز — کہ تو ای بوالحسن سمجھ لیجے — وقت آیا یہ بیٹھنے کا ترے
کہا ای بایزید بحر صفا — میں ہوں متوقع تیری ہمت کا — کہ میں بے شبہ ایک امی ہوں — رمز نادیدہ شرع کے جانوں
پر یہ آواز آئی تربت سے — کہ یقین جو عطا کئے ہیں مجھے — تیرے برکت سے ہی ہیں وے سب — شیخ دین بوالحسن کہا یوں تب
کہ بلاشبہ تیس برسوں سال — تھا مرے آگے تو ای بحر کمال — تب کہا شیخ بایزید اسے — ہاں ہیں دنیا میں تھا ترے آگے
لیک خرقان پہ جب گذرتا میں — ایک عجب نور دیکھتا تھا میں — کہ وہ خرقان سے لیکے تا بسما — ایک ستون سا بلند ہوتا تھا
اور نزد درگاہ خالق متعال — ایک حاجت تھی میری تا سی سال — میرے باطن میں تب کئے ہیں ندا — کہ اسی نور کو شفیع تو لا
اسکی حرمت سے مانگئے ہم سے — ہم نے اپنے کرم سے دیوینگے — الغرض بوالحسن کہا ای جان — میں نے پہنچا ہوں آکے جب خرقان
کیا آغاز درس قرآن کا — ختم چوبیس روز ہی میں ہوا — ایک روایت ہی بایزید کہا — کیجے آغاز فاتحہ اسے فتا
وہیں آغاز فاتحہ سے کیا — پہنچا خرقان میں تو ختم ہوا — نقل ہی ایک عجب ای ہشیار — ہوی عازم سفر کی دل یکبار
سب کئے عرض شیخ سے آکر — پر خطر ہے یہ راہ اے رہبر — کہ دعا کر کوئی بلا آوے — حق تعالیٰ کرم سے دفع کرے

کہا کوئی اگر بلا دیکھو
راہزن رہ میں اگر سے انپر
وہ بھی امور اسکا جانور ای یار
سارے چوروں نے جب گئے آخر
اور پوچھے کہ کیا ہی اسکا سبب
اور اُسنے تجھے کیا ہے ندا
بحقیقت بیقین خدا کے تئیں
حق تعالی زراہ لطف و عطا

تم نے اُسوقت مجھ کو یاد کرو
اور لوٹے ہیں انکا مال و زر
وہ جو لادا تھا اُسپہ اپنا بار
ہوا وہ شخص خلق پہ ظاہر
حق تعالی کو ہم پکارے سب
گم ہوا اُنکے ہاتھ سے چھوٹا
جانیو تم پکارتا ہوں تئیں
وہ تمھاری مُراد بر لاتا
گر کرینگے ہزار بار بھی یاد

بات یہہ وے نہیں پسند کئے
اُنہیں یک شخص نے ای فرخ پے
اُنسے غائب وہیں شتاب ہوے
بعد جب پاس شیخ کے آئے
ہاتھ سے اُنکے ہم نہ چھوٹے ہیں
شیخ بولا یہی ہے انہیں راز
تم پکارے ہیں اگر مجھے لوگو
جانیو تم مجاز و عادت سے
نفع کیا ہو تمھیں اے نیک نہاد

پس وے خرقان سے روانہ ہوے
نام لے شیخ کا پکارا ہے
چور اُن پر نہ دست یاب ہوے
ماجرا راہ کا سب عرض کئے
مال و زر وے ہمارا لوٹے ہیں
کہ پکارے ہو حق کو تم یہ مجاز
بالیقیں میں پکارتا حق کو
لاؤبالی سے اور غفلت سے

فائدہ از مترجم

ہُوا معلوم اس سے اب سمجھو
جو بلا میں مجھے کریگا ندا
عرض کریں بہ بارگاہ خدا
اور ندا جو کہ غیر حق کو کرے

اُسکی فریاد کو میں پہونچونگا
اُسکی حاجت روا کراونگا
کئی اقسام اُسکے بھی ہینگے
انکی تفصیل شرح و بسط سے خوب

جانو اس قول سے یہی مُراد
نکہ بالذات میں کرونگا روا
اُنہیں بعضے ندا تو ہیں جایز
میں لکھا ہوں **تحفۂ مرغوب**

کہ کہا ہی وہ غوث اعظم جو
کہ بلا میں کرے جو مجھکو یاد
غیر حق یہہ نکر سکے اصلا
اور بعضے روا نہیں ہرگز

نقل ہی یک مُرید تھا اُسکا
شیخ یہہ سنکے اُسکو اذن دیا
یک جنازہ بھی اُنکے تھا آگے
وے بزرگوں نے یوں کہا اُس سے
بات یہہ سنکے اسنے شاد ہوا
وہ کہا میں نے شیخ کو دیکھا
ہوکے ہشیار میں نے دیکھا جب
کہے وہ بو الحسن ہے خرقانی
میں نے بے اختیار رونے لگا
کہ وہ جرأت مری معاف کرے
بعد جب وقت عصر آیا ہی
وہ دیا ہی جواب لطف کے ساتھ
کہ جو دیکھا ہی آج تو ای یار
کوئی زندہ مجھے نہیں دیکھا
اور پوچھا ہی وہ امام شیخ تجھے

ایک دن اذن شیخ سے چاہا
کوہ لبنان پر وہ جا پہنچا
ہیں اُسپر نماز پڑھتے تھے
منتظر ہم ہیں قطب عالم کے
اور وہیں انتظار میں بیٹھا
کہ جماعت کی وہ نماز پڑھا
دفن مرد کو کرد ئے تھے تب
قدوۂ عارفانِ ربّانی
اور کہا میں مُرید ہوں اُسکا
تا بہ خرقان مجھ کو پہنچا دے
شیخ تشریف پھر بھی لایا ہی
میں نے دامن میں اُسکے ڈالا ہاتھ
وہ کسی پر نہ کیجئے اظہار
شیخ دین شیخ بایزید سوا
کہ سماع حدیث ہو کس سے

کہ میں اب جاؤں کوہ لبنان پر
جمع ہو یک گروہ تھی بیٹھی
پوچھا اُنسے مُرید نے بہ نیاز
کہ وہ یک دن میں آوے ہے بیچ نماز
ایک ساعت ہی یوں ہی جب گذری
ہوا بیہوش میں نے کہا دہشت
اور وہ شیخ تھا روانہ ہوا
پوچھا میں کیا وہ پھر یہاں آوے
آہ میں نے کہا تھا ایسی بات
ایک مدت سے میں غرض میں ہوں
میں اٹھا اور اُسکے آگے گیا
پھر بھی دہشت مجھے ہوئی زیادہ
کہ میں چاہا ہوں حق تعالی سے
نقل ہی ایک شخص آیا ہے
شیخ بولا اسماع ہی زرسول

قطب عالم پہ تا کروں میں نظر
اور مؤدب وہ روبقبلہ تھی
کیوں نہ اُس پر گذارتے ہو نماز
اور امامت وہی کرے ای یار
وہ جماعت میں اُٹھی ہے سبھی
ہُوا ہشیار بعد ایک ساعت
میں نے وہ کون تھا انھیں پوچھا
کہے ہاں عصر کی نماز لئے
تم سفارش کرو کرم کے سات
چاہتا ہوں کہ اب وطن جاؤں
اور ادب سے اُسے سلام کیا
لطف سے اپنے وہ کہا ارشاد
کہ نہاں اس جہان میں مجھکو رکھے
اور سماع حدیث چاہا ہی
بات اُسکی فرید ہوئی مقبول

پس اسی شب مین وہ بعالم خواب
دیکھا پیغمبرؐ خدا کا جناب

گئے ارشاد اُسکو سرور دین
گو ترے سے وہ سچ کہا ہی بالیقین

دوسرے روز اُسنے آ بہ نیاز
کیا پڑھنا حدیث کا آغاز

جب وہ کوئی حدیث سنواتا
شیخ اسطرح اُسکو فرماتا

کہ نہین یہہ حدیث پیغمبرؐ
پوچھا کیون ہوی تجھے یہہ خبر

کہتا پڑھتا تو جب شروع کرے
ہو نئی ہے روایت رسولؐ سے

یعنے دو ابروے مبارک پر
آپکے میری پڑتی ہیگی نظر

جبکہ ابرو وے کہنچتے ہین بالیقین
سو سمجھ لیتا ہون اُسسے مین ذہین

کر کشیدہ ہین اس سے اور ملول
پس نہین ہیگی یہہ حدیث رسولؐ

اور مقبول درگہہ باری
شیخ عبداللہ جو ہی انصاری

بولتا ہے کہ قید کرکے مجھے
جانب بلخ لیکے جاتے تھے

پامین زنجیر تھے میرے محکم
دل مین گذرا ہی یون مرے اُسدم

کچھ ہوی میرے پیر سے تقصیر
تیری اسواسطے ہی یہہ زنجیر

جاکے ہین جبکہ شہر کو پہنچا
آکے لوگون نے یون مرے سے کہا

کہ ہماری یہہ لیکے گھر سے ہین پتھر
تا اُسے والدین تیرے سر پہ

غیب سے تب مرے پہ کشف ہوا
کہ مین سجادہ شیخ والا کا

ہاتھ مین اپنے لے بچھاتا تھا
ناگہان پاؤن میرا اُسکو لگا

آہ یہہ بات مجھپہ کھلتے ہی
جلد توبہ کیا ہون مین نے تبھی

سنگ جو لوگ وے اُٹھائے تھے
ہاتھ ویسے ہی اُنکے بند رہے

نقل ہے شیخ بوالحسن اے یار
راگ سنتا تھا کبھی زنہار

شیخ دین بوسعید عالیشان
اُس سے ملنے کو آیا تا خرقان

شیخ خرقانی بہت مسرت کی
اور اُسکی دا ضیافت کی

ہوے فارغ ہین وے طعام سے جب
اس سے یون بوسعید بولا تب

کیا اجازت ہی کچھ کہین اُسدم
بوالحسن یون کہا ہی اے اکرم

نہین ہمکو سماع کی پروا
اُسکی حاجت نہین ہمین اصلا

پیر تری کر موافقت اے یار
اُسکو سُنتے ہین ہم نے اب چار

الغرض شیخ جبکہ اذن دیا
وہین قوّال ایک بیت کہا

بوالحسن اپنی عمر بھر مین سبھی
راگ ہرگز نہین سُنا تھا کبھی

اُس سے یون بوسعید کہنے لگا
وقت اُٹھنے کا ہی یہہ اُسنے اُٹھا

آستین تین بار جھٹکا ہی
اور قدم سات بار مارا ہی

بس وہین خانقا کے دیوارین
آئے ہین ساتھہ اُسکے جنبش مین

یون کہا بوسعید اے رہبر
کہین گر جائیگا مکان بس کر

بعد اُس سے کہا خدا کی قسم
آسمان و زمین بھی باہم

بالیقین اب موافقت سے ترے
رقص و جنبش مین جلد آوینگے

بوالحسن یون کہا ہی سن لیجے
کر سنا اور ہی سماع اُسسے

اُسکے ما فوق تا بعرش علا
زیر پا اُسکے تا بتحت ثرا

ہوکے شاد وہ بغیر شبہ وگمان
نہ رہے اُسپہ کوئی شی پنہان

نقل ہے جبکہ بوعلی سینا
شہرت شیخ بوالحسن سے سُنا

جلد تر قصد کرکے خرقان کا
جبکہ آکر وثاق تک پہنچا

اتفاقا نہین تھا وہ حاضر
بہر ہیزم گیا تھا وہ فاخر

پوچھا عورت سے اُسکے جا جولان
بولے شیخ بوالحسن سے کہان

کہی زندیق اور جھوٹے کو
کس لئے آکے پوچھتا ہی تو

اور مذمت بہت کئی بیجفا
بوعلی اپنے دل مین یون سمجھا

اُسکے منکر ہو جبکہ اُسکے عیال
آہ ویسے کا ہووے کیا حال

پس کیا ہے وہ عزم جنگل کا
بوالحسن کو ہی راہ مین پایا

شیر پر لکڑیان وہ لادا ہی
ساتھ لے اُسکو اپنے آتا ہی

بوعلی دیکھہ ہوگیا حیران
پوچھا کیا حال ہے یہہ ای ذیشان

کہا جبتک وہ لانڈ کے کا بار
یعنے عورت کا میرے لیل و نہار

مین نہ کہینچون یہہ شیر بھی زنہار
نہین کہینچیگا یہہ ہمارا بار

صبر میرا جو اُس جفا پر ہے
اسلئے یہہ مرا مسخر ہے

بعد پھر دو وثاق مین آئے
اور پھر دو وے مل کے جب بیٹھے

کیا آغاز بوعلی گفتار
اور باتین بہت کیا اے یار

شیخ کیتحیر جو کچھ کلا یا تھا
روبرو وہ دہر اُٹھا سبہی جا

اُسکے باتون سے دل اُٹھا ہی جب
بوالحسن جلد تر اُٹھا ہی تب

اور بولا کہ رکھ مجھے معذور
کار دیوار ہے یہہ مجکو ضرور

لے کدالی وہ ہاتھ مین ناچار
جبکہ آیا ہے بر سر دیوار

گر تری رہی وہ ہاتھ سے اُسکے
بوعلی جا یا تا اُٹھا کر دے

اُس ارادے سے اُسنے حل تھا
ابھی دیوار تک نہ پہنچا تھا

شیخ بیٹھا ہوا تھا بر دیوار
وہ گدائی ہین آتری یکبار

شیخ کے ہاتھ مین سے پہنچی جا
جبکہ یہ حال بوعلی دیکھا

بحر حیرت مین ہو گیا غرق
اور بہت شیخ کی کیا تصدیق

معتقد اسکا ہو گیا بسیار
اسپہ تھا جان نثار سرو جبار

ایک مدت کے بعد لیکن آہ
وہ لیا ہی فلاسفہ کی راہ

نقل ہے ایک شخص یوسواس
آیا ہی شیخ بوالحسن کے پاس

اور کیا عرض اس سے ای اکرم
خرقہ پہنائے مجھے بکرم

شیخ بولا کہ اولا بصواب
دے تجھے میرے سوال کا یہ جواب

کہ کوئی ایک زن کی لے چادر
اور پھر لیویگا کوئی مرد اگر

کہا حقیقت مین ن وہ ہووے بجا
کہا عورت نہووے وہ اصلا

بعد پوچھا لباس مرد یقین
کوئی زن پہن لیوے گر ایمن

کہا حقیقت مین مرد ہوویگی
کہا عورت نہ مرد ہووے کبھی

شیخ بولا کہ خرقہ مردون کا
اے برادر اگر تو پہنیگا

فی الحقیقت اگر نہ مرد ہی تو
نفع کیا پہننے سے ہو تجھ کو

یعنے خرقے کے جب نہو قابل
خرقہ پوشی سے ہووے کیا حاصل

نقل ہے ایک شخص نے آیا
اور یون بوالحسن سے کہنے لگا

دے اجازت مجھے کہ خلق کو مین
حق تعالی طرف بلاؤن یقین

کہا ہان حق طرف بلا ای یار
پر نہ اپنے طرف بلا زنہار

وہ کہا خلق کو طرف اپنے
بول کیسا بلاؤنگا مین نے

شیخ بولا کہ شخص یک دیگرا
خلق کو حق طرف بلاویگا

تو تجھے ناگوار نا ہووے
ناخوشی زینہار نا ہووے

ناخوشی گر ترے مین ہوا ے جان
سو وہ اخلاص کی نہین ہے نشان

کہ تو اس مین فریب کھاتا ہی
اپنے جانب انھین بلاتا ہی

نقل ہے بادشاہ غزنین کا
یعنے محمود نام ہے جسکا

جب زیارت کو شیخ کے آیا
اپنے قاصد کو آگے ہی بھیجا

کہا قاصد کو پاس شیخ کے جا
اسکی خدمت مین عرض کر ایسا

کہ ملاقات کو ترے سلطان
شہر غزنین سے ہی آیا یہان

تو بھی اپنے ز خانقاہ شریف
اسکے خیمے تلک لے آ تشریف

گر نہ نکلیگا وہ وحید زمان
کر تلاوت یہ آیت قرآن

قوله تعالى أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولُو الْأَمْرِ مِنْكُمْ

پس وہ قاصد نے جلد تر آیا
اور پیغام اسکو پہنچایا

شیخ بولا مجھے رکھو معذور
پڑھا قاصد نے آیت مذکور

شیخ آیت یہ سنکے کہنے لگا
بول محمود سے تو جا ایسا

کہ بلا شبہ در اطیعوا اللہ
مین نے ڈوبا ہون یون کہو بیگاہ

کہ اطیعوا الرسول مین دن رات
ہے خجالت مجھے تری یہ بات

پس اولوا الامر کا کہان فرما
مین کہان اور یہ کہان امکان

سن یہ قاصد نے لوٹ آیا ہی
اور محمود کو سنایا ہے

وہ کہا جو گمان کئے تھے ہم
شخص ویسا نہین ہے یہ اکرم

کہا لوگون کو سب اٹھو بضرور
جائین تا ہم ابوالحسن کے حضور

جو تھا اسکا غلام نیک انداز
کہ ہی مشہور نام اسکا ایاز

اسکو نزدیک اپنے بلوایا
اور اپنا لباس پہنایا

اور پوشاک وہ غلامون کا
دس کنیزون کو بھی پہنوایا

اور لباس ایاز خود پہنا
اور ہتھیار اسکی آپ لیا

اپنے لوگون کو سارے ساتھ لیا
شیخ کے صومعے طرف آیا

اور وہ شیخ کو سلام کیا
شیخ اسکا وہین جواب دیا

لیک تعظیم کے لئے نہ اٹھا
اور نہ سوے ایاز وہ دیکھا

اور محمود کے طرف ای یار
ہوا متوجہ وہ سر اخیار

پوچھا محمود کیون کیا نہ قیام
شیخ کہنے لگا یہ تھا سب دام

وہ کہا ہان کہ تھا یہ دام یقین
پر تو اے شیخ اسکا مرغ نہین

شیخ سلطان کا ہاتھ پکڑا ہی
کہا نزدیک آؤ وہ آیا ہی

کہا سلطان اس سے کچھ فرما
شیخ یہ بات سنکے فرمایا

کہ ترے ساتھ جو ہین نامحرم
انکو باہر تو بھیج دے اسدم

کیا انکو اشارہ سلطان نے تب
وہین باہر گئین کنیزین سب

کہا سلطان سے گرامی ذات
کچھ سنا تجکو بایزید کی بات

شیخ اسطرح اس سے کہنے لگا
کہ یہی یون بایزید فرمایا

کہ یقین جسنے مجھ کو دیکھیگا
وہ شقاوت سے دور ہوویگا

پوچھا محمود نے ای نیک نہاد
کیا نبی سے ہی بایزید زیاد

کہ ابو جہل اور ابولہب بدکار
دیکھے حضرت کو اور رہے کفار

پڑ رہے سب پڑے گئے شقاوت میں / کفر اور شرک اور ضلالت میں
شیخ نے اسکو یوں کہا ہے تب / کہ ای محمود رکھ نگاہ ادب
کر تصرف تری ولایت میں / لب کشائی نکر بہ بابت میں
چار اصحاب با صفا کے سوا / نہیں حضرت کو بھی کوئی دیکھا
دیکھ اسکی دلیل از قرآن / پس پڑھا ہی یہہ آیت قرآن

وترٰیهم ینظرون الیک وهم لا یبصرون

سنکر یہہ محمود ہوگیا خورسند / کہا اب مجھ کو ایک دیجے پند
یوں کہا شیخ بو الحسن اسکو / کہ نگہ رکھ چار چیز یہہ تو
رکھ مناہی سے احتراز سدا / پڑھ جماعت سے تو نماز سدا
اور صبح و سخاوت کر / خلق پر حق کے تو شفقت کر
اس سے محمود پھر یہہ عرض کیا / کہ مرے حق میں ایک کیجے دعا
کہا کرتا ہوں یہہ دعا میں اب / اور پڑھا ہی وہیں یہہ فقرہ تب
کہا محمود اے دلیل ہدا / کہ مرے حق میں ایک خاص دعا

اللّٰهم اغفر للمؤمنين والمؤمنات

شیخ بولا بفضل رب ودود / پس تیری ہو عاقبت محمود
بعد محمود یک خریطہ زر / وہاں سکے کیا ہی پیش نظر
شیخ روتی کا خشک یک ٹکڑا / آگے محمود کے ہی تب رکھا
اور بولا اسے تناول کر / کھانے لاگا وہ اسکے فرمانے پر
جو کی روتی وہ جبکہ سوکھی تھی / حلق میں سخت اسکے پھنستی تھی
شیخ کہنے لگا یہہ جو کی نان / پھنستی ہے تیرے حلق کے درمیان
عرض کی ہاں یہہ خشک روتی ہے / حلق میں میرے سخت پھنستی ہے
شیخ بولا کہ یہہ خریطہ زر / یوں پھنسے میرے حلق کے اندر
یہہ ترا مال و زر تو ہی لیجے / میں دیا ہوں یقین طلاق اسے
کہا محمود کچھ قبول بھلا / شیخ بولا کہ کچھ نہ لیونگا
بعد محمود شیخ سے بولا / یادگار اپنا مجھکو کیجے عطا
شیخ الطاف اسپہ فرمایا / پیرہن اپنا یک اسے بخشا
جبکہ محمود لیکے اسکو اٹھا / شیخ سے اسطرح وہ کہنے لگا
کہا یہہ خوش تر ہی صومعہ تیرا / شیخ رخصت کے وقت اسکے اٹھا
کہا محمود میں نے آیا جب / نہیں زنہار تو اٹھا ہی تب
اور اب کس لئے اٹھا فرما / شیخ اسطرح اسکو فرمایا
شیخ بولا رعونت شاہی / جب تو آیا ہی تب ترے میں تھی
اور تو امتحان سے آیا / نہ عقیدت کی شان سے آیا
اور اب راہ انکسار لیا / اور درویشی اختیار کیا
دولت فقر کا جو ہی خورشید / تجھ پہ چمکا ہی اب ای با امید
تیری شاہی پہ کر نظر ای یار / نہیں میں نے اٹھا ہوں پہلے بار
پر جو درویشی تیری اب دیکھا / تیرے اکرام کے لئے میں اٹھا
الغرض شاہ اس سے لی رخصت / پس روانہ ہوا ہی باوقت
جبکہ نکلا ہی شہر غزنین سے / پہنچا ہی سومنات پر آکے
چاہتا تھا کہ پاوے فتح و ظفر / لیک اسکو شکست کا تھا خطر
وہیں گھوڑے پہ سے اپنے اترا ہی / ایک گوشے طرف وہ آیا ہی
خرقہ شیخ ہاتھ میں لیکر / وہیں سجدے میں وہ رکھا ہی سر
اور کرنے لگا دعا یارب / صاحب پیرہن کے یمن سے اب
ہم کو یارب یہہ کافروں کے اوپر / دیجے اپنے کرم سے فتح و ظفر
جو غنیمت کہ ان سے لیونگا / سب وہ فقرا کو ہی میں دیونگا
کی اجابت خدا نے اسکی دعا / فوج اسلام کو ہی فتح دیا
دیکھا سلطان نے اسی شب خواب / شیخ یوں کرتا ہی اسکو خطاب
کہ اے محمود آہ تو نے لی / آبرو وہ ہمارے خرقے کی
تو اگر حق سے مانگتا اس آن / لاتے کفار سبکے سب ایمان
نقل ہے یوں لکھا ہی وہ پیر / تا چہل سال سرزمین کے اوپر
کہا ایسے ہیں تین چیز بجا / کہ نہایت نہ انکا میں دیکھا
یک سفر انبیا کے ہیں درجات / کہ نہیں انکو حد ہی اور غایات
دوسرا جو کیوں و نفس کے ہیں / نہ نہایت بھی انکا دیکھا میں
تیسرا حق کی معرفت کیتیں / حد و غایت سمجھ نہیں ہی یقین
اور بولا کہ میرے تن کی خاک / جب کئے جمع بالیقین املاک
لاگا ... ہوا ہی آئی تب / بھر گئی ارض اور فلک تب سب
بھر گئی اس سے ساتھ ارض و سما / اور تب میرے نا بدید ہوا

اور بولا کہ خالقِ اکرم
بعد سمجھا گیا نہ کوئی جا
مین کیا عرض اے مرے داور
جس قدر نے ہم آگے بڑتے ہین
اور سُنا مین دس ہزار یقین
لیک مین اپنے رب کے ساتھ رہون
اور کہا ایک سفید سنگ پہ آ
اور بولا کہ وہ بروز و بشب
رہے تیویس ساعتین جو یقین
مین جو کھایا ہون اور پہنا ہون
اور بولا کہ حق کہا مجھہ سے
کہ مجھے جو کہ دوست رکھتے ہین
نام تیرا یقین سُناؤن اُنھین
پس بلاشبہ پاک لوگ سوا
خلق کا دوست وہ نہ مجھکو کیا
دل کو اپنے وہان جو بلوایا
پس یہہ چارون مین نے دلکو دکھا
تا کہ درگاہ حق مین پہنچا مین
چار چیزین جو لیگیا تھا وہان
آپ کو مین نے تب کیا ہون خطاب
باندھہ احرام تب بخاطر صاف
میری تسبیح تب کیا کعبہ
جبکہ درگاہ حق مین جا پہنچا
بلکہ اللہ کی ہی پاکی سے
کہا پنجاہ سال سے بدوام
اور بولا کہ مین نے ستر سال
عرش اعظم سے لیکے تا بثرا
جان بے شبہ اے مرے بندے
اور آویگا گر بہ فقر و نیاز

ایک ایسا مجھے دیا بھی قدم
درگہہِ حق سے ایک آئی ندا
گرچہ کوتاہ ہو یا دراز سفر
پیچھے ہٹتے ہین پیچھے ہٹتے ہین
نہین رہتا نہایت انکی تین
تو بہت اسکو دوست رکھتا ہون
اُس سے مین ایک مسئلہ پوچھا
جو کہ چوبیس ساعتین ہین سب
انکی کوئی صفت پدید نہین
اور سُنا ہون بھی جو کہ دیکھا ہون
جان بدبخت لوگ جو ہینگے
اور مین رکھتا ہون دوست انکی تین
تا وے بے شبہ تجکو دوست رکھین
کوئی تجکو نہ دوست راکھیگا
اور اسطرح شیخ فرمایا
دل مرا جلد تر وہان آیا
دل یہہ چارون کا تب رفیق ہوا
ایک ایسا مقام پایا مین
ہوین محتاج وے میرے اس آن
مین تنہا حق سے ہی سُنا ہون جواب
کیا وحدانیت مین حج و طواف
اور ملایک مری کئے ہین ثنا
مین باقی رہا ہوا ہون فنا
رحمت و دوستی سے ہی اُسکے
مین نے کرتا ہون بس خدا سے کلام
رہا ایسا بہ خالقِ متعال
یک قدم مین ہی مین نے سیر کیا
گر تو غمگین ہمارے پاس آوے
ہم تونگر کرینگے تجکو نواز

یک قدم مین ہی تا بعرش گیا
جسکا ایسا رہے قدم اور سیر
ہم ہین کیا چیز کون ہین کیا ہی
اور بولا ز درگہہ جبار
اور بولا کہ مین نے دنیا مین
خلد مین جا کے نیچے طوبی کے
تو کرامات سے خدا کے ای یار
ایک ساعت مین ہی بحکم خدا
کہا گر لطفِ حق بیان مین کرون
اور پیدا ہوے ہین جو چیزین
تجھہ کو انسے نہ مین کرون ظاہر
وہی آوینگے تجھ کو دیکھینگے
اور پیدا کیا ہون مین نے تجھے
اور کہا میری دوستی کی جا
کہ مقرر بہ بارگاہِ رب
بعد ایمان اور یقین آئے
اور اخلاص کو لیا ہی یقین
کہ وہان مین نہین رہا باقی
اور بولا بہ امتحانِ خدا
مین نے سمجھا کہ خلق سے گذرا
بیتِ معمور فضلِ مولا سے
بعد ازان نور یک پدید ہوا
کہا میرے معاملے سے نشان
مین نے دیتا ہون یہہ نشان تم کو
کہ یہہ میرے دل و زبان کے تئین
کہ موافق ہو نفس کا اپنے
اور بولا ز درگہہ مولا
بالیقین ہم تجھے کرینگے شاد
جب تو اپنے سے خالی ہووگا

اور آیا اسی مین تا بہ ثرا
پہنچیگا وہ کہان تلک بالخیر
راہ کیونکر یہہ ہم سے ہووے طے
مین سُنا ہون کلام چار ہزار
رہون یک غار مین مین صحرا مین
بیخبر آہ حق سے رہنے سے
وہ دیا ہی جواب چار ہزار
جانیو مین ہزار بار موا
لوگ بولینگے مجکو سب مجنون
وے نہ مجھکو کبھی حجاب ہوین
بلکہ ہو وین وہی ترے ناظر
گر ترے پاس وے نہ آوینگے
اپنی پاکی سے اپنی پاکی سے
حق تعالی نے جب تلک نہ لیا
تن سے اپنے گیا ہون مین نے جب
عقل اور نفس بھی وہین آئے
اور اخلاص بھی عمل کے تئین
کچھہ نہین بس خدا ہی تھا باقی
ماسوی اللہ سے مین زہد لیا
اور لبیک مین نے کہنے لگا
تب زیارت مری کیا آ کے
درگہہ حق بلا جہت دیکھا
نہین دیتا ہون مین نے تمکو ان
موج پہ موج مارتی ہی او
جانیو اس سے کچھہ ترقی نہین
ایک دم بھی نہین لیا مین نے
یقین ایسی سُنا ہون ایک ندا
اور دینگے ہم نے تیری مراد
تب مسخر ہون ترے آب و ہوا

آور کہا گنجہای روے زمین
حق سے آیا خطاب مجکو وہین
آور کہا حق کے پاس مرد ہی جو
یہہ سخن تم سدا رکہو بہ نظر
کہا مین عافیت بہ تنہائی
کیجئے میرے حکم پر تو قیام
اور مین منع جو کیا ہون امور
اور کہا جب کہلی ہی میری زبان
آور بولا ز درگہہ مولا
اور بولا کہ صبح ہووے جب
بھائی مومن کے دلمین تا مقدور
ہووینگے وے شہید عالیشان
تیری ہستی ہو جب تلک باقی
بیت معمور کا ہی بعضے طواف
آور بولا کہ مسلمین تمام
گروہ یک لمحہ حق کو نا بہولے
کبھی یک سال اور کبھی دو سال
ایک ساعت کی فکر انکی بجا
آور بولا کہ حق تعالے کے
آپ کے درمیان ہون ماہی جو
آسمان و زمین ملک سارے
کبھی از عرش تا ثرئ ای جان
اولا نزع جان مین بے قیل
اور منکر نکیر با اجلال
اور کوئی میہہ تنہ پایا ہے
کہا دنیا تو چاہے جب ای جان
اور بولا کہ فقر ہے وہ سنو
آور بولا کہ وقت کے آگے
اور بولا ہے وہ جوانمردی

گئے ظاہر مین جو کہون انکو یقین
کہ یہہ دنیا کو تجہہ مین حصہ نہین
خلق کے پاس طفل ہی وہ سنو
کہ کہا ہون مین ایسے حال اندر
اور سلامت سکون مین پائی
کہ مین زندہ ہون بالیقین بدوام
رہ ہمیشہ تو ان امور سے دور
ذکر توحید حق مین از دل و جان
یہہ بھی آئی ہے میرے دلمین ندا
کرے عالم زیادہ علم طلب
مین نے پہنچاؤن کچہ خوشی بضرور
کہ تری راہ مین دیئے تھے جان
درد میرا ہو تب تلک باقی
اور پھرین بعضے عرش کے اطراف
گرچہ قایم ہین بر صلوٰۃ و صیام
اور ملک اسپہ ناگناہ لکھے
رہتا سجدے مین ہی بعز جلال
اور انکا سجود یک سالہ
بعضے ایسے زمین پہ ہین بندے
بکھر جاتے ہین یونہی عاجز ہو
ہو دین روشن بھی نور سے انکے
یا دین جنبش بغیر شبہ و گمان
یا وسے ہیبت انہون کے عزرائیل
یا وین ہیبت انہون کے وقت سوال
رات دن مین ہی جاگے تا تجی
آہ دنیا ترے پہ ہو سلطان
دنیا و آخرت بھی جس کو ہو
جون نہ چاہین نماز تیرے سے
ہی بلا شبہ ایک بحر تری

مین کیا عرض ای خدا ے انام
اور حصہ بھی نار کھئے عقبی
اور جو خلق پاس ہوگا مرد
اور مین ایسے وقت مین ہو لیقین
آور بولا ز بارگاہ خدا
دیونگا ایسی یک حیات تجھے
مملکت لا یزال رکھتا ہون
آسمان و زمین کو دیکھا مین
خلق جنت مرے لیے چہتے ہین
جو کہ زاہد ہی چاہے زہد زیاد
اور کہتا تھا ای میرے داور
مین ہون اُتیا شہید روز جزا
اور کہا بعضے لوگ ایسے ہین
اور جوان مرد جو کہ ہین بے لاف
پر جوان مرد ہی وہ پاک سیر
آور بولا بہ آل اسرائیل
پر یہہ امت کے عارفون کا شہود
جانیو تم یقین برابر ہو
جب خدا کو وے یاد کرتے ہین
آسمان پر ملک جو رہتے ہین
اور ہلتی ہے یہہ زمین کبھی
اور بولا فرشتے تین مقام
اور ملک انکے جب عمل لکہین
آور بولا کہ کوئی در سہ روز
ایک لمحے مین کوئی با عزت
جب تو دنیا سے منہ کو پھیرےگا
کیونکہ جو کچہ دیا ہی انکو قدیر
وقت کے آگے تو ہی ای ہشیار
اور وہ بحر عمیق سے ای یار

کہ یہہ چیزون سے اب مجھے کیا کام
تجکو دونو کے ہم عوض مین بجا
وہ بلا شبہ ہی وہان نا مرد
وصف جسوقت کو پدید نہین
اسطرح دل مین میرے آئی ندا
کہ نہ پھر آویگی ممات تجھے
دولت بے زوال تجھکو دون
کہ مرے گرد سب وے پھرتے ہین
شکر ایمان پہ پڑھتے رہتے ہین
پر یہی ہیگی بوالحسن کی مراد
کہ انہین یک گروہ در محشر
شوق شمشیر سے ہون میرے سوا
کہ بہ کعبہ طواف کرتے ہین
کہ مین حقکی یگانگی مین طواف
کہ گذر جاوین شصت سال اسپر
ایک تھا عابد شہیر و جلیل
ہی کہین اس سجود سے افزود
بلکہ یہہ فکر انسے برتر ہو
شیر ہیبت سے انکے ڈرتے ہین
خوف و ہیبت مین وے بھی رہتے ہین
زلزلہ جانتے ہین لوگ سبھی
یا دین ہیبت زا و لیاے کرام
انسے پڑتے ہین بحر ہیبت مین
جاکے سکے کو آوے ای فیروز
جاکے آوے یہہ حق کی قیمت
تب تو سلطان اسپہ ہوویگا
اسکے آگے یہہ دونون ہینگے حقیر
یہہ رزق اپنا طلب نکر زنہار
[illegible] چشمہ روان مین [illegible]

ایک چشمہ یقین سخاوت ہی
اور کہا بولتے ہین یون علما
جو تھے اوصاف سرور عالم
اور بڑی آپکی سخاوت تھی
خیر و شر دیکھتے تھے حق سے ہی
اور ڈرتے تھے جس سے خلق تمام
اور کسی چیز پہ کبھی اے یار
بس یہہ وصف ہین صوفیان کبار
قطرہ گر باہر اُس سے یک آتا
اسکے آگے خدا ے عزّ و جل
اور صحابہ نبیؐ کے عالیشان
کہا اتنا ہی علم بس تجھ کو
کہ یقین جو کہ ہے تری روزی
کہ یقین جس قدر تو کہا ویگا
اور کہا حق نے اپنی رحمت سے
کہ مرے لوگ اُس سے ہون آگاہ
عرش سے لے ثری تک اے اکرم
کوئی اُسمین کلام کر نہ سکے
آہ جتنا دو شخص سے ہووے
دوسرا ہی وہ زاہد نادان
کہ وہ مردود ساتھ سو درجے
کہ ملاقات بھائی مومن کی
اور کہا علم ہے وہ نافع تر
اور بولا کہ جب خدائے قدیر
اس سے بہتر ہی وہ یقین اے یار
اور خاموش تم رہو اکثر
اور کہا دل ترا خدا کے ساتھ
اور اگر ہو تو [illegible]
[illegible]

دوسرا خلق پر شفقت ہی
کہ ہین ہم وارث رسول خدا
رکھتے ہین اُنسے بعض وصف ہم
اور بہت خلق پر شفقت تھی
خلق سے دل نہین لگائے کبھی
نہین ڈرتے تھے اُس سے شاہ انام
نہین غرّہ تھا آپکو زنہار
جانو حضرت کے تھے آئینہ دار
خلق سب غرق ہوتے اُسمین بجا
اُسکے آخر ہین احمد مرسلؐ
سچے ہین شاہ انبیا کے رولن
امر اور نہی جس سے جانے تو
دائما پہنچتی ہے تجھ کو ہی
بس مقدر رو ہی ہی رزق ترا
دیوے بندے کو مرتبے ایسے
شخص ویسا نہین ہے بہتر آہ
شرق سے غرب تک ہی کہ عالم
کہ ہین وے حیطۂ بیان سے پرے
دین مین اُنسے بہت ضرر پہنچے
کہ ہی خالی جو علم سے انجان
معرفت مین کبھی کلام کرے
تم کو اجر کثیر دیویگی
کہ بجا لاوے تو عمل اُس پر
واسطے تیرے پاک کرے تقدیر
کہ کرے عمل خیر ایک ہزار
اور نہ باتین کیا کرو اکثر
جا سننے گر لگا ہے وزرات
پر نہین حق کے ساتھ دل تیرا
[illegible]

بے نیازی ہے خلق سے ستر
اور حقیقت مین اُسے مسلمانو
جب کئے فقر اختیار رسولؐ
طمع در گہہ سے آپکے تھی بعید
اور تھے اپنے وقت کے وہ امیر
خلق امید جس سے رکھتے تھے
اور تھے رہنمائے خلق مدام
اور کہا ذات مصطفےؐ تحقیق
اور ایسا کہا وہ اے مردم
درمیان ہے کتاب اور سنت
ہو بشارت وہ شخص کو کامل
اور اتنا یقین بس ہی تجھے
زہد سے اس قدر ہی کافی جان
تا نہ بولے کبھی تو ہو مضطر
کہ وہ پاوے مقام علیین
کہا صوفی جو ہے گرامی شان
اور نو دیہہ آٹھ تک بشمار
اور بولا کہ دین مین فتنہ
اوّلا ہی وہ عالم ابتر
اور ایسا کہا وہ شیخ زمن
اور بولا وہ صاحب باطن
الف دینار دیوین جو صدقہ
اور یقین ہے وہی عمل بہتر
گر دل و جان سے اُسپہ راضی ہو
اور بولا کہ رو تم بسیار
اور نہ کھاؤ دیا کرو بسیار
تب یہہ دنیا سے کچھ نہ ہووے ضرر
کچھ نہین اُسکے پہننے مین سود
[illegible]

اور حق سے نیاز صبح و مسا
ہم ہین وارث نبیؐ کے بھائیو
ہم بھی پس فقر ہی کئے ہین قبول
اور تھے زہد و فقر مین جاوید
راض تھے بارضائے رب قدیر
نہ توقع تھی آپ کو اُس سے
اور تھے اُنکے خیر خواہ دوام
تھی بلاشبہ ایک بحر عمیق
ہم ہین جس قلعے مین جانو تم
اور وے دونو کی دل کے تبعیت
کہ حواس قلعے مین ہو داخل
کہ ترے دلمین یہہ یقین رہے
کہ تو جانے بغیر شبہ و گمان
کہ یہہ بہتر ہے وہ نہین بہتر
گذرے گر اُسکے دلمین بات کہین
اُسکو تو تو یہ تو ہین عالم جان
جو ہین دوسرے عوالم ای شیاد
نہو شیطان سے کبھی ایمن
کہ رہے جو حریص دنیا پر
کہ نہ ابلیس سے رہو ایمن
کہ کرو تم زیارت مومن
اجر اُس سے بھی ہے زیادہ اسکا
کہ جو ہی فرض تیرے ذمّے پر
تجھ کو بے شبہ سرفرازی ہو
اور غفلت سے مت ہنسو زنہار
اور نہ سویا کرو رہو بیدار
گر چہ پہنے تو جامۂ بہتر
اُس سے حاصل نہو تجھے مقصود
[illegible]

دیکھے حق کو نہ آپ کو اصلا | یہ بقا ہی یہہ مرتبہ ہے ترا
کہا یک مہر دل پہ رکھہ لیا | کر نہ کچھ آوے لب پہ حق کے سوا
اور یک مہر دل پہ رکھہ تیرے | غیر حق اسمین تا نہ کچھ گذرے
اور یک مہر رکھہ تو بر اعضا | تا عمل نا کرے خلوص سوا
اور کہا یا کرے طعام حلال | دور شبہات سے رہے ہر حال
اور کہا حق کے ساتھہ ای دانا | ایک دم ہی یقین ترا رہنا
ضو تے کے سب عمل سے ہی بہتر | جو سمائے ہین اور زمین کے اوپر
اور کہا حق کے ساتھہ یکساعت | بندہ گر خوش رہیگا باالفت
سالہا کے نماز روزے پر | ہی بلاشک و شبہ فاضل تر
اور بولا کہ صبح سے تا شام | گر گذاریگا کوئی نیک انجام
اسطرح پر کہ کوئی مومن کو | اُسنے اُس روز نا ستایا ہو
صبح سے لیکے شام تک گویا | وہ گذارا ہو یار رسول خدا
کسی مومن کو کریگا ملول | طاعت سو دن کی اسنے نا ہو قبول
کہا بندیکے ساتھہ حق کا خطاب | چار چیزون کے ساتھہ ہی ہے باب
یعنے بندیکے جسم و جان کے طرف | اور یقین مال اور زبان کے طرف
پس ترا تن بطاعت مولا | اور اگر ہو زبان بذکر خدا
لیک دل گر نہوا خدا کے سات | اور خرچے نہ مال در خیرات
تو نہین طی کیا خدا کی راہ | نہین ہو ویگا واصل درگاہ
چار چیزین یہہ دیویگا تو جب | کیجئے چار چیز حق سے طلب
چیز پہلی سمجھہ محبت ہی | دوسری چیز جان ہیبت ہی
زندگی اسکے ساتھہ شام و پگاہ | اور اسکی یگانگی کی راہ
اور کہا اولیاے حق کیتین | غیر محرم نہ دیکھہ سکتے ہین
جونکہ عورات عاصمہ ہر آن | غیر محرم سے ہین ایہ پنہان
اور بولا جو شخص کہتا ہو | کہ پچھانے دلیل سے حق کو
تو ہسا چاہیئے وہ شخص اوپر | نہین اسکو جلال حق سے خبر
جبکہ مخلوق ہے دلیل بجا | اُس سے خالق کو کیون پچہانیگا
ہان خدا کو خدا سے ہی جانے | لطف سے اُسکے اسکو پہچانے
کہا عالم وہی ہے ای دانا | کہ یقین جسنے آپ کو جانا
اور جو عالم ہی علم کا ای یار | پرنہ جانا ہی آپ کو زنہار
تو نہ عالم ہی وہ حقیقت مین | وہ ترا ہے ابھی جہالت مین
اور کہا نعمتین بھی ایک ہزار | کسی مومن کو دیوے گر جبار
ایک نعمت ہی تجھہ کو بخشا ہو | بالیقین تب بھی چاہیئے تجھہ کو
ایک نعمت جو ہووے تیرے پاس | وہ بھی دیوا سکو ہو و سپاس
نقل ہے اُس سے تو جھے ای ماجد | کہ یہہ تیری جو خاص ہے مسجد
دوسرے مسجدون کے ساتھہ اسے | کیا ہی تمیز و فرق فرمادے
وہ کہا راہ سے شریعت کے | ہین برابر یہہ مسجدین سارے
لیک از راہ معرفت بعقیل | ہی بلاشبہ انمین کچھہ تفصیل
مین نے دیکھا یہہ مسجدون سے نور | آسمان تک گیا ہی ایک عبور
بعد ازان ایک قبہ انور | لطف سے لا رکھے یہہ مسجد پر
اور بالاے آسمان وہ گیا | یہہ شرف کردگار اسکو دیا
اور یہہ مسجد کو جب بنائے ہین | اسمین اُسوقت آکے بیٹھا ہین
لا فرشتون نے یک ہرا جھنڈا | تب یہہ مسجد اوپر سگئے برپا
اور فضل خدا سے یہہ جھنڈا | رہے ایسا ہی تا بروز جزا
اور بولا ز بارگاہ خدا | مجہ کو اسطرح ایک آئی ندا
تیری مسجد مین آویگا جو ہمام | اگ دوزخ کی اسپہ ہووے حرام
اور جو بندہ کہ تیرے جین حیات | یا کبھی آکے تیرے بعد ممات
تیری مسجد مین از براے خدا | کرے دو رکعتین نماز ادا
تو قیامت کا جبکہ آوے روز | عابدون سے اٹھیگا وہ فیروز
اور کہا ہر کہین خدا کے سات | جبکہ مومن رہا کرے دن رات
تو بلاشک و شبہ ہر یک جا | ہووے مسجد ہی اُسکے حق مین بجا
اور ہر روز روز جمعہ عیدان | اور ہر ماہ ہو مہ رمضان
کہا دنیا سے جبکہ مین گئے اخوان | تب اگر مین نے قرضدار رہون
رہے وہ قرض جا پہ شو دینار | اور سیر جاؤن مین سمرقند بشمار
لوگ دامن مراد ہان پکڑین | اور بہت مجہ کو تنگ کردیوین
بات یہہ دوستی سے پیر مایل | رد سایل سے جانو ہو سوال
کسی سایل کو ایک بین یا دون | آہ حاجت نہ اسکی بر لاؤن
[illegible] | [illegible]
اور بولا کہ جشمہ مین مجہ کو | اگر یہہ پوچھین کہ کیا ہی لایا تو

یعنی اسکی عبادت سے
یعنی بعینیت

عرض میں تب کرونگا یا اللہ / اور دنیا میں جو میرے ہمراہ
اسکو میں نے نگاہ رکھتا تھا / بند شام و پگاہ رکھتا تھا
اور بخش یک بہا دا اے مولا / تونے دنیا میں مجھکو بخشا تھا
نقل ہے اسکی موت جب پہنچی / یون مریدون کو سب وصیت کی
بیادب کے ہین شجر کا ثمر / کہ رکھون بایزید کے اوپر
اور اسے دفن کرکے لوگ گئے / دوسرے روز آکے جب دیکھے
اور یک شیر قبر کے اطراف / دیکھے سب نے شبہ کر رہا ہی طواف
وہ کہا نامۂ عمل میرا / ہاتھ میں میرے جب دئیے ہین لا
آگے میرے عمل کے تو جانا / کہ عمل کیا مرے سے ہوویگا
اور مجھے اپنے ساتھ رکھیہ بکرم / کر ترے ساتھ لیون میں یکدم
اور تھا میں نے تب ملول و حزین / شیخ نے آکے یون دیا تسکین
اور مرے بعد تو مریگا جب / مین ترے پاس آؤنگا پھر تب
بعد ازان شیخ کی ہوی رحلت / اور حاصل ہوی مجھے صحبت
کہ مرا باپ جبکہ نزع مین تھا / یکبیک جلد تر وہ اٹھ کے کھڑا
مین کہا پدر سے ای با اکرام / ساتھ کسکے ہے یہہ سلام کلام
تاکہ اسوقت مین نہ گھبراؤن / اور خوف و ہراس نا پاؤن

ایک کتے کو تو دیا تھا یقین / اس لئے مین قصور سے تھا قرین
تا ترے بندگون پہ اور مجھہ پہ / تا گرے اور کسی کو دے نہ ضرر
پاک کرنے مین اسکے ہی مدام / آہ شاغل تھا مین نے عمر تمام
تیس گز میری قبر کھودو تم / اور مری نعش اسمین رکھو تم
کہتے ہین جبکہ وہ کیا رحلت / تیس گز اسکی کھودے ہین تربت
ایک سنگ بزرگ اور اجلا / سر تربت پہ شیخ کے ہی دہرا
نقل ہے اسکو خواب مین دیکھے / پوچھے مولانے کیا کیا تجھ سے
تب کیا عرض مین نے ہو ملول / مجھ کو نامے مین کیا کرے مشغول
پس فرشتون کے ہاتھ ہی یارب / دیجے نامہ کہ تا پڑہین وے اب
اور محمد بن حسین ای یار / نقل کرتا ہی مین نے تھا بیمار
کہ نہ زنہار فکر کچھ کیجے / مین نے مرجاؤنگا ترے آگے
گرچہ گذریگی مدت سی سال / مجھکو لاویگا قادر متعال
تھا محمد حسین کا جو پسر / دیکھئے اسطرح دیا ہے خبر
اور کہنے لگا خوشی سے تب / وعلیک السلام آیئے جواب
تب مرا پدر مجھ سے بولا ہی / شیخ دین بوالحسن یہہ آیا ہے
یک جماعت ز اولیائے کرام / آئی ہی اسکے ساتھ با اکرام
پس ہوی روح اسکے تن سے جدا / روح اللہ روحہم ابدا

ذکر شیخ ابو بکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ

عندلیب ریاض و دولت دین / مسند آرائے عزت و تمکین
اصل و منشا تھا اسکا از بغداد / تھا وہ بیشک ز کمل افراد
علم اور حال مین تھا بے ہمتا / اور ہر فضل مین یگانہ تھا
اور جو اسکے ریاضتین ہین شہیر / اور جو اسکے کرامتین ہین کثیر
اور زمانے مین اسکے با اکرام / جتنے تھے عمدۂ شیوخ کرام
اور حدیثین بہت لکھا تھا وہ / انکو تحقیق سے پڑھا تھا وہ
اور اول سے لیکے تا آخر / ایک ہی اسکا حال تھا فاخر
شدت شوق اسکا آہ یقین / نہ کسی چیز سے لیا تسکین
نقل ذوالحج مین کی وہ پر تقدیس / سن ہجری تھا تین سو چوتیس
پھر تو یک آفتاب عالم تاب / نکلا سینے ہی سے مرے بشتاب
اور کہنے لگا ہی استادو / کوئی سی شی علم جو ہے بتلاؤ

رہنمائے رہ خفی و جلی / شیخ عالم ابو بکر شبلی
تھا طریقت مین پیشوائے شہیر / صوفیہ کا تھا وہ امام شہیر
اور نکات و عبارتین اسکے / اور رموز و اشارتین اسکے
ہین بلاشک و شبہ اس سے زیاد / کہ سماوین بحیطۂ تعداد
وہ بلاشبہ سب کو دیکھا تھا / اور صحبت وہ انکی پایا تھا
اور تھا اسکا مالکی مذہب / حق دیا تھا اسے بڑا منصب
حال مین اسکے کوئی ضعف و فتور / نہین ہرگز کبھی کیا ہے ظہور
عمر اشرف سے اسکے با اجلال / جبکہ ستر پہ ساتوان تھا سال
نقل ہی وہ کہا کہ مین سی سال / پڑھا فقہ و حدیث خوش منوال
اوستادون کے پاس ہو حاضر / طلب علم پھر کیا ظاہر
کوئی بتلا نہ سکے زنہار / سب کئے اپنے عجز کا اقرار

نقل ہے جاہل و عوام ای یار
اتفاق سے قتل اسکا چاہتے تھے
ابتدا مین یقین وہ شیخ کبیر
ایک جماعت کے ساتھ وہ فاخر
اوس وقت دربار سے چلے تھے سب
انہی جاکر خبر دیا ہے بہم
اس سے شبلی نے جب ہوا آگاہ
حق عزل کا وہ ہوتا ہے
آہ ویسے کا ہوویگا کیا حال
تو ہی مخلوق یہہ تیری خلعت
اپنی الست و معرفت کی خدا
حق تعالی یہہ کب رکہیگا روا
سید الطایفہ جنید کے سات
جب وہ شیخ جنید پاس آیا
بخش یا مجھ کو بیچ دیجے اب
اور اگر اسکو بخش دیون تجھے
مشک [illegible] دون کے بس تو باندھ کر
تب ترے [illegible] تو پاویگا
کہ تو کبریت جاکے بیچا کر
سیکھے دریوزہ یک برس کامل
شہر بغداد کا جو ہے بازار
کہا شیخ جنید اسکو تب
پس تو دل اپنا انکے ساتھ نہ بند
جبکہ تھے لوگ سب ترے محکوم
جلد اس شہر کو تو جاکر اب
پاس ہر ایک گھر کے جاتا تھا
یونہی سب اہل شہر سے چاہا
درعوض بس وہ مظلمے کے بہم
[illegible]

رنج و زحمت اسے دئے بسیار
چونکہ منصور کو ہلاک کئے
تھا نہاوند مین امیر شہیر
ہوا اسکے حضور مین حاضر
شیخ شبلی کو چھینک آئی تب
سن خلیفے نے ہوگیا برہم
دل مین اسطرح کہنے لگا آہ
عزت و احترام کہو تو ہے
پاوے کیا حشر مین وہ رنج و ملال
سب یہ ظاہر ہے یک سے کہے تہمت
ایک خلعت کیا ہی مجکو عطا
بول اسطرح وہ چلا ہی گیا
جب تھی خویشی اسے ہی سکھلات
حرف ہی یہہ زبان پر لایا
اسکو شیخ جنید بولا تب
تو وہ آسان آوے ہاتھ ترے
اور اپنے قدم بنا کے زیر سر
ہاتھ تیرے وہ گوہر آویگا
کیجیے ایک سال اسمین گذر
اور کسی چیز مین نہو شاغل
اسمین دریوزہ وہ کیا ناچار
اپنی قیمت تو آپ جانا اب
اور کوئی چیز اسنے کر نہ پسند
کیون حکومت کیا نہین معلوم
خلق سے کرو ہان کے عفو طلب
اور عجز و نیاز لاتا تھا
لیک باقی ہی ایک شخص رہا
دیا صدقہ ہی ایک لاکہ درم
[illegible]

اور وہ دایما بہ رد و قبول
کیونکہ بعضے سخن بھی شبلی کے
اور بغداد کا خلیفہ جب
اسکو اور سبکو اسنے دے خلعت
جلد تر اسنے اپنا منھہ اور ناک
اس سے خلعت وہین نکال لیا
ایک مخلوق کی جو خلعت ہو
خلعت پادشاہ ہر دو جہان
وہین آیا ہی پھر خلیفے پاس
نہ گوارا تجھے ہوا ہے اب
آہ خدمت مین کوئی بندے کے
خیر نساج کے ہی پاس گیا
خیر نساج کر جنید کے پاس
آشنائی کے در کی ای نشان
کہ وہ بیچون اگر بلا وسواس
قدر اسکی نہ کچھ تو جانیگا
پس یہہ دریا مین آپکو ڈالے
پوچھا شبلی نے کیا کرون فرما
حکم شبلی نے یہہ بجا لایا
کیا دریوزہ یونہی وہ یکسال
کوئی یک چیز بھی اسنے نہ دیا
کہ کسی چیز سے بھی تو نہ بکا
تو نہاوند مین امارت کی
کردیا ہی تو حق تلف کسکا
حکم یہہ سنتے ہی اٹھا شبلی
جتنے ہر گھر مین ہوئی [illegible]
اسکو ڈھونڈھا اگرچہ وہ بسیار
بولتا تھا وہ دیکھئے [illegible]
[illegible]

اور نحو ثنا سے خلق مین ہوا ملول
جا تو منصور کے کلام سے تھے
بھیج نامہ اسے کیا ہی طلب
جبکہ دربار سے کیا رخصت
کیا خلعت کی آستین سے پاک
اور معزول اسکو کر ڈالا
اور کرے دستمال اسکو جو
جب کرے دستمال کوئی یہان
اور کہنے لگا بلا وسواس
کہ ہو خلعت کا تیرے ترک ادب
کرے کسطرح دستمال اسسے
ہاتھ پر اسکے جلد توبہ کیا
اسکو بھیجا وہین اسیکے پاس
ساتھ تیرے سبب مجھے دینے مین نقصان
اسکی قیمت نہین ہی تیرے پاس
اسکو ضایع کہین تو کردیگا
صبر اور انتظار مین تو ہے
اسکو شیخ جنید فرمایا
پھر کے اسکو جنید فرمایا
آخر سال مین ہوا یہہ حال
عرض اکر جنید سے وہ کیا
خلق کے پاس دیکھ نہ تیرا
ایک مدت وہان حکومت کی
پاس تیرے سے ضرر کیسے پہنچا
اور نہاوند کو گیا شبلی
عفو چاہتا تھا انسے سب ناچار
پہ نہ پایا اسے کہین زنہار
نہین دلکو میسر ابھی تسکین
[illegible]

جا تو یک سال پھر گدائی کر ۔ پھر گدائی کیا وہ نیک سیر
جو گدائی مین اُس سے پاتا تھا ۔ شیخ کے پاس ہی وہ لاتا تھا
شیخ ہر روز اُس سے لیتا تھا ۔ اور مساکین کو وہ دیتا تھا
رکھتا ہر شب یقین اُسے بھوکا ۔ یونہی یک سال اُسپہ سب گذرا
اسکو ارشاد یون کیا ہی تب ۔ اپنی صحبت مین تجھ کو لیون اب
لیک یہہ شرط ہی کہ با فرحت ۔ سب فقیرون کی تو کرے خدمت
شرط یہہ بھی وہین کیا ہی قبول ۔ اور ہرگز نہین ہوا ہے ملول
تھے جو فقرا جنید کے ہمراہ ۔ دائما سالکان راہ الہ
کرنے لاگا ہی انکی خدمت وہ ۔ پایا سرمایۂ سعادت وہ
شیخ پھر اُس سے یون کیا ہی سوال ۔ کیا ہی تجھ پاس اب ہی نفس کا حال
کہا شبلی کہ خلق مین یکسر ۔ مین نے پاتا ہون آپ کو کمتر
شیخ بولا اُسے ترا ایمان ۔ فضل حق سے ہوا درست اِس آن
نقل ہے ابتدا مین وہ آگاہ ۔ دوست رکھتا بہت ہے اسم اللہ
جسنے اللہ مُنہہ سے کہتا جب ۔ اُسکا منہہ وہ شکر سے بھرتا تب
اور لڑکون کو شکر دیتا تھا ۔ تا کہے اللہ اللہ ہر لڑکا
پھر کئی دن کے بعد کہنے لگا ۔ اللہ اللہ جس نے بولیگا
سونے روپے سے منہہ بھرون انکا ۔ عز و اکرام مین کردن اُسکا
یونہی کرنے لگا وہ نیک شعار ۔ اسمین خرچا ہے سیم و زر بسیار
بعد غیرت ہی آئی اسمین کہ شر ۔ کو لیا ہاتھ مین وہ یک شمشیر
کہا اللہ جو کہیگا بشر ۔ کاٹ ڈالونگا مین نے اُسکا سر
کہا دیتا تھا تو تو شکر و زر ۔ کس لئے اب تو کاٹتا ہی سر
کہا ایسا سمجھ گیا تھا مین ۔ کہ حقیقت سے یاد کرتے ہین
اب مین سوجھا کہ راہ غفلت سے ۔ یاد کرتے ہین حق کو عادت سے
نہین پر کہتا ہون مین رو اے سمجھو ۔ کرین غفلت سے یاد مولا کو
جہان پاتا وہ نقش اسم اللہ ۔ دیتا تعظیم سے اُسے بوسہ
کہتے ہین ایک دن ہاتف غیب ۔ یہہ ندا اُسکو آئی ہے لا ریب
کب تلک شغل اسم مین تو رہے ۔ اب مسمی کو تو طلب کیجے
آہ جب اُسنے یہہ سُنا ہی ندا ۔ درد اور شوق اُسپہ غلبہ کیا
جا کے دجلے مین وہ گرا ہی یار ۔ موج یک پھینک دی ہے یکبار
بعد آتش مین آپ کو ڈالا ۔ نہ جلائی ہی آگ بھی اصلا
اور چاہا ہی یونہی وہ کئی بار ۔ کہ کرے آپ کو ہلاک ای یار
حق تعالی وسلے بچایا ہے ۔ نہ ہلاکت مین اُسکو لایا ہے
جب ہوا اضطراب اُسکا زیادہ ۔ تب وہ اسطرح سے کیا فریاد

ویل لمن لا یقتله الماء والنار والسباع والجبال

یعنی افسوس اُسپہ ہی بسیار ۔ کہ جسے قتل نا کرین زنہار
آب آتش بھی اور سباع و جبال ۔ وہین آئی ہے یہہ ندا در حال

من کان مقتول الحق لا یقتله غیره

یعنی مقتول حق جو ہی باالخبر ۔ نہ اُسے قتل کر سکے ہی غیر

ہو دیوانہ پھر وہ فرد کبیر ۔ کھینچے دربار اُسکو زنجیر
نہین اسکو ہوا ہی چین و سکون ۔ اور ہرگز نہ کم ہوا ہی جنون
بعد دار الشفا مین لے آئے ۔ اور قید شدید اسکو کئے

لوگ کہتے ہوا یہہ دیوانہ ۔ انکو دیتا جواب وہ دانا
کہین دیوانے ہم تمھارے پاس ۔ اور ہین دیوانے ہم ہمارے پاس
بلکہ چاہیے اگر وہ رب عباد ۔ جا تو میرا جنون ہووے زیاد
نقل ہی یک جماعت آئی ہے ۔ قید خانے مین اُسکو پائی ہے
پوچھا تم کون ہو کہو اسدم ۔ وے کہے دوست ہین ترے ہم
انکو پتھرون سے مارنے لاگا ۔ تب وے لوگون نے چو طرف بھاگا
شیخ انکو کہا اے کذابو ۔ دعوی الفت کا میرے کرتے ہو
نہین میری بلاپہ صابر تم ۔ دوست کیسے ہوے میرے اے مردم
نقل ہے چند روز و شب اظہر ۔ بیٹھ کر یک شجر پہ وہ رہبر
بولتا تھا زبان سے ہو ہو ۔ پوچھا کیا حال ہے یہہ فرما تو
کہا یک فاختہ نے اے لوگو ۔ بیٹھ کر اسہی جھاڑ پر دیکھو
بولتا ہے پکارتا کوکو ۔ کہتا ہون ساتھ اُسکے مین ہوہو
نہین خاموش وہ ہوا جب تک ۔ شیخ خاموش نہین ہوا تب تک
نقل ہے ایک بار اسے ای یار ۔ آمدارسے مین سنگ سے اشرار
خون کا گرتا تھا اُس سے جو قطرہ ۔ اُس سے ہوتا تھا نقش اسم اللہ

نقل ہے روزِ عید ہو سوگ میں
کہا لوگوں کی یہہ جو غفلت ہے
نقل ہے اولاوہ پاکی انداز
کہتے ہیں بات میں نمک اُسنے
کہ ہے غافل یعین جو سوویگا
مدح کرنے لگے ہیں شبلی کی
پس کہا حاضرون کو وہ فاخر
مدح شبلی کی جو کئے ہو تم
یعنے اپنی ثنا پہ ہو مغرور
نقل ہے اپنے گہر میں آئے اگاہ
ایک غفلت وہ دلمین پایا جب
ہاتھ اور پاؤن اپنے تب ناچار
در پہ اگر کسی نے مارا ہے
پر نہ چھتا ہون مین نے تو آوے
کہہ یہ جیتا ہون مین نے از مدت
کہا چالیس برس سے دِرات
اور لاتا زبان پر یہہ سخن
اور بولا یہہ ہین بلائین چار
اور بولا مصیبتیں ہین تین
تیسری یہہ کہ نفس کا ڈر ہے
اور کہتا تھا وہ خدا و ندا
دنیا و آخرت کے ہر دو حجاب
اور بولا کہ دل جو بہتر ہے
اور دل ہیگا معرفت کا محل
تو مشایخ کی خدمت والا
اور اُسنے آگ مین جلایا ہی
تب پڑھا ہی یہہ آیت قرآن

اُسنے پہنا ہی یک سیاہ لباس
کیا ہے ہی اس سے اور مصیبت ہی
جب کیا ہی مجاہدہ آغاز
ڈالا تھا ہر دو چشم مین اپنے
جانو محجوب اُسنے ہووےگا
وہین حاضر تھا شیخ شبلی بھی
بھیجو مجلس سے اسکو اب باہر
تیغ اسپر چلائے ای مردم
نہ عبادات حق مین لاؤ قصور
اُسنے رکھتا تھا ایک سرداب
آپ کو مارتا تھا چوب سے تب
آہ وہ مارتا تھا بر دیوار
کون ہی کر کے شیخ پوچھا ہی
اور خلل میرے وقت مین لاوے
رکھون مولا سے اپنی کی خلوت
مین نے اس آرزو مین ہون بہہات
کاش ہوتا تھا ایک مین گلخن
مبتلا مین ہون انہین لیل و نہار
آہ سر پر مرے کہڑے ہین یقین
خیر کے کام مین وہ قاصر ہے
دیجئے مجہ کو دنیا و عقبیٰ
اُٹھے سب خلق کی نظر سے شتاب
دنیا و آخرت سے برتر ہے
ایسا دل کیون دونون سے ہوا ایسا
جا بیٹھ مین کبھی نہ کر سکتا
دیکھ لوگون نے اُس سے پوچھا ہے

اور کرتا تھا وجد وہ بے حد
اس مصیبت پہ خلق کے ہی آہ
ڈال کر چشم مین نمک ای یار
کہا از بارگاہِ ربِّ انام
نقل ہے ایک دن جنید کے پاس
انکو بولا جنید نے یون تب
شیخ شبلی گیا ہے باہر جب
لایا آگے اسی سبب مین سیم
وصف آگے کسی کے کوئی کیا
دیتا یک لکریون کا لیکر سات
اسقدر مارتا تھا وہ گاہے
نقل ہے تھا وہ قدوۂ اخیار
کہا بوبکر مین نے ہون تحقیق
نقل ہے شیخ آہ بھرتا تھا
اور شبلی نہ درمیان سے ہے
ایک ہی دم خدا کو جانو مین
تا نہ کچھ خلق جانتے مجہ کو
ایک تو نفس بد ہے اور دنیا
ایک تو حق ہے میرے دل سے اُٹھا
کر سکے ان مصیبتوں کا علاج
تا نوالہ بنا یہہ دنیا کا
تا خلایق بہ منزلِ مقصود
کیونکہ دنیا سرائے محنت ہے
اور کہا بادشاہ کی خدمت
نقل ہے ایکدن نیا کپڑا
کیون تو ضایع یہہ مال اپنا کیا

پوچھے کیا حال ہے یہہ ای جنید
مین نے پہنا ہون یہہ لباس سیاہ
اُسنے رہتا تھا رات سب بیدار
مجہ کو اسطرح پر ہوا اعلام
پوچھے یارون سے اُسکے خردہ شناس
کہ غلط بولتے ہو تم سنے اب
حاضرون سے جنید بولا تب
تا نہ اُس تیغ سے ہو اسکو ضرر
تو کیا قتل اسکو وہ گویا
اسمین جاتا تھا وہ گرامی ذات
کردے سب لکریان جبتک جاوے
اپنی خلوت کے درمیان یکبار
کہا ہو گر جہ بوبکر صدیق
اور ایسا بیان کرتا تھا
ایسی خلوت نہ ہاتھ آتی ہے
اپنے خاوند کو پچہانو مین
اور نہ ہرگز پچہانتے مجہ کو
اور شیطان دون ہے اور ہوا
اور باطل ہے اُس جگہہ بیٹھا
فارغ البال اُس سے ہی وہ آج
رکہون منہہ مین کسی جہودکے لا
پہنچین یارب ترے کرم سے زود
آخرت بھی سرائے نعمت ہے
نہ کیا ہوتا مین نے باحرمت
پہن کر جلد تر نکال دیا
شرع مین بات یہہ نہین ہے روا
کہ کہا ہے وہ خالق اکوان

إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ

یعنے جو ہے سوای ای مردم
جانو جسکو پوجتے ہو تم
لکریان ہوویگے جہنم کے
آگ مین ہم انہین جلاوینگے
[illegible]

ایک غیرت مجھے ہوی پیدا
کیا آغاز وعظ اور تذکیر
یہہ خبر جب جنید کو پہنچی
آہ کہتا ہی اسکو تو دزات
دو جہان مین ہی کون میرا غیر
بات یہہ سُن کہا جنید اسے
مجلس وعظ مین ہمارے آ
کہا درویش ایک ای آگاہ
اور بولا کہ ڈر ہی اُسکا آہ
یہہ سخن جب سُنا وہی درویش
جمع ہوا اُسکے اقربا آئے
جب خلیفے کے پاس جا پہنچا
شیخ کہنے لگا کہ اُسکی جان
اور وہ درویش کے علاقے سب
اُسکی طاقت ہوی ہے طاق ہم
مرغ جان اُسکا سوختہ بہ نیاز
جب خلیفے نے یہہ سنا ہی بیان
اسکے باتون سے حال یک ایسا
نقل ہے جب کسی نے اسکے پاس
اسکو کہتا کہ اب توکل پر
یون اکیلا تو جاوے آوے جب
کہے یارون نے اسطرح اسکو
کہ اگر مین ہی ہوون انکی مراد
کیونکہ جو فاسق موحد ہے
وے اگر راہ مین پاوین ممات
یہان دس سال تک بشام و سحر
نقل ہے یون کہا وہ پاک شعار
مار نعرہ کبھی کبھی سہ بار

اس لئے اسکو مین جلا ڈالا
خلق لینے لگے ہین فیض کثیر
اسکو بلوا کے وہ ملّا کی
سر منبر پہ اب عوام کے سات
مین جو کہتا ہون یہہ سخن بالخیر
گر ہے ایسا ہی سازوار تجھے
بیچنا اُسکو ہے حرام بجا
کلمۂ لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ
کہ نہ پہنچونگا تا بہ الا اللہ
فیض کے گُل چنا ہی وہ درویش
شیخ کو محکمے مین بلوائے
کئے شبلی سے خون کا دعوا
آتش عشق مین ہی تھی بریان
تو ڑ ڈالا کرم سے اپنے رب
صبر بھی اُسکا ہو گیا ہے کم
اسکے قالب سے کر چکا پرواز
ہو گیا بیقرار اور لرزان
دلمین میرے ہوا ہے اب پیدا
آتا اسواسطے بلا وسواس
جا تو جنگل طرف بغیر خطر
رہ سکیگا ہمارے ہمرہ تب
کیا کرے ہی ہلاک خلق کو تو
بُت پرستی ہے وہ رکھو تم یاد
بہتر از راہبان زاہد ہے
انکا مقصود اُنکے آوین ہات
گرو ہے باندہین مجاہدہ مین کمر
جبکہ جاتا ہون مین سنے دربار
آہ افلاس بولتا تھا پکار

نقل ہے فضل حق لیے اسکا حال
لیک تحقیق کے رموز تمام
کہ یہہ باتین جو ہین رموز نہان
کہا شبلی کہ مین نے کہتا ہون
حق سے جاتا ہی حق طرف یقین
اور کہا جسکے دلمین ہوویگا
نقل ہے وعظ مین وہ یکبار
کیون نہ کہتا ہی تو زبان سے سب
کہین ہوویگا بند میرا دم
دلمین اُسکے اثر کیا جولان
غلبۂ وجد مین اُٹھا شبلی
تب خلیفے نے اُس سے پوچھا ہے
انتظار لقائے حق مین یقین
جو تھے اوصاف نفس پنہانی
اور یک برق از جمال شہود
اسمین شبلی کی کیا ہی جرم و خطا
اپنے لوگون سے یون کہا تب یہ
کہ مری عقل و ہوش جاوے یقین
کہ گناہون سے اپنے توبہ کرے
اور اکیلا ہی قطع کرکے تو راہ
پس ملا زاد و راحلہ پہلے
کہا مجھ پاس وے جو آتے ہین
بُت پرستی سے ایسے لوگو
لیک آنا انہونکا میرے پاس
اور اگر خیریت سے آوین یہان
نہو ایسا مجاہدہ کا حل
تو پشانی پہ خلق تک کے جاوید
پوچھے افلاس کیا ہی اب عزما

حکہ توت لیا بوجد کمال
کہنے لاگا علانیہ بہ عوام
رکھے سر دا بہا مین ہم پنہان
مین ہی سُنتا ہون مین ہی کہتا ہون
اور یہہ شبلی درمیان ہی نہین
دنیا و آخرت کا اندیشہ
اللہ اللہ جب کہا بسیار
شیخ شبلی کیا ہے نعرہ تب
اور وحشت مین مین پڑونگا ہم
وہین لرزان ہوا دیا ہی جان
چل دیا ایک مست سا شبلی
ای ابو بکر کیا تو کہتا ہے
جل گئی ہی کچھ اسمین شبہ نہین
سب وے اوصاف سے ہوا فانی
فقط جان پہ اُسکے جھلکی زود
اسکا نقصان کیا کیا ہے بھلا
بھیجو شبلی کو جلد واپس اب
پس روانہ کئے ہین اسکو وہین
اور قدم در رہِ سلوک دہرے
کر ادا جا کے حجِ بیت اللہ
دشت و صحرا مین بھیجا تھا اُسے
انکا مقصود کچھ نہین ہین مین
بس وہی فسق انکا بہتر ہو
طلب حق ہے جب بلا وسواس
ہووے اُنپہ مجاہدہ آسان
جو سفر مین تھکین یہہ جا سل
دیکھتا ہون لکھا شقی و سعید
شیخ اسطرح انکو فرمایا

نقل ہے یک جماعت ای دلبر / اہل دنیا سے اسکو آئی نظر
کہ تنعم تھا انکو سب حاصل / اور تماشے مین تھے وے سب شاغل
شیخ نے دیکھ انکو نعرہ کیا / اور اسطرح سے ہی کہنے لگا
آہ ذکر خدا سے انکے دل / سربسر جبکہ ہو گئے غافل
لاجرم مبتلا کیا ہے انہین / واے دنیا کی اس نجاست مین
نقل ہے یک جنازہ وہ دیکھا / پیچھے یک شخص اسکے جاتا تھا
کہتا تھا آہ من فراق ولد / یعنے لڑکے کی ہی جدائی اشد
شیخ شبلی نے جب یہہ بات سنا / اپنے سر پہ ہی مارنے لاگا
اور کہا آہ من فراق احد / غم جدائی حق کا ہے بیحد
کہا ابلیس ایک دن آیا / اور اسطرح وہ مجھ سے کہا
تیرے اوقات کی صفائی مین / تجھے مغرور یا بناوے یقین
کیونکہ زیر صفائی اوقات / ہین بہت سے غوامض آفات
نقل ہے ایک روز ہیزم تر / رکھے جولے مین لاکے آتش پر
دیکھا وہ یک طرف سے ہی سوزان / آب ہی دوسری طرف سے روان
شیخ یارون سے اپنے کہنے لگا / تم کو اسبات کا ہی گر دعوی
کہ یقین تابہ شوق صبح و مسا / شعلہ زن ہے ہمارے دلمین سدا
تو ہمیشہ تمہارے آنکھون سے / کیون نہ پانی روان ہی کر دیجے
نقل ہے ایک روز سکر مین تھا / ناگہان گھر جنید کے آیا
ناگہان تب جنید کی بی بی / اپنے سر پہ ہی شانہ کرتی تھی
چاہی گوشے مین جلد تر جاوے / کیا ارشاد یون جنید اسے
کہ نہ جانے کی ہی تری حاجت / نہین سر ڈھانپنے کی بھی حاجت
کہ ہین جو مست اس گروہ اندر / نہین دوزخ سے بھی ہے انکو خبر
بعد ازان گھر مین آگیا شبلی / سخن آغاز کر دیا شبلی
وقت تھوڑا ہے یونہی جب گزرا / یکبیک درد سے ہے رونے لگا
اپنی زن سے جنید بولا تب / کہ تو گوشہ کے درمیان جا اب
کیونکہ بیخود جو کر دئیے تھے اسے / پھر کے اسکی خودی مین لائے اسے
نقل ہے ایک دن امام ہدا / قطب دوران جنید نے دیکھا
کہ ہین تشریف لائے پیغمبر / دئیے بوسہ جبین شبلی پر
پوچھا شبلی سے یون جنید ای یار / کیا عمل ہے ترا ای نیک شعار
کیا مغرب کی ادا سنت / اور پڑھتا ہون نفل دو رکعت
پھر یہہ پڑھتا ہون آیت آئی کہ / جس پہ ہے ختم سورہ توبہ

لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف الرحیم

کہا اسکو جنید باعزت / پایا تو اس لئے ہے یہہ دولت
نقل ہے ایک شخص تھا درویش / آیا شبلی کے پاس ہے دلریش
کہا آیا ہون تنگ مین بسیار / ہاتھ مین میرے نہین ہے چارہ کار
کیا کرون نا امید بیکس ہون / کیا مین اب راہ سے ہی پھر جاون

لا تقنطو من رحمة الله یعنے بے امید مت ہو رحمت سے اللہ تعالی کے

شیخ بولا ہو تو بے امید / دیکھ کہتا ہی کیا خدای حمید
آزماتا ہی کیا خدا کو ہان / کیا سنا نہین یہہ آیت قرآن
تب کہا اسنے مین ہوا ایمن / پھر کہا ہی اسے ای شیخ زمن
کہا تدبیر کیا کرون دیگر / وہ کہا رکھ تو آستان پر سر

فلا یامن من مکر الله الا القوم الخاسرون

مار مارہ اسی پہ سر ہر آن / تا ترے تن سے قبض ہووے جان
تا کرم ہے ز بارگاہ خدا / من علی الباب سے ہو تجکو ندا
نقل ہے شیخ بوالحسن حضری / تھی طریقت مین جسکو ناموری
ایک ہفتے کے درمیان یکبار / اسکو دیتا تھا پاس اپنے بار
اور بولا کہ غیر حق کا ہے / آہ خاطر پہ تیرے گر گذرے
تو ہی صحبت مری حرام تجھے / ایک ہفتے مین بھی نہ آگے ملے
نقل ہے ایکبار اے ہشیار / شیخ شبلی نے ہو گیا بیمار
آیا یک طبیب نبض پہچان / کہ تو پرہیز کر لے شیخ زمان
پوچھا یہہ پرہیز کاہے مین کرون / کون سی شی سے احتراز و ہر دن
میری روزی جو ہی بتعین مقسوم / یا وہ روزی سے جو نہین مقسوم
پس جو روزی مری مقدر ہو / مجکو پرہیز اس سے کیونکر ہو
اور جو ہووے غیر کی روزی / وہ تو مجکو کبھی نہ پہنچیگی

وہ کہا مین نے اس جنازے پر
نقل ہے اسکو یون جنید کہا
کہا شبلی مجاز ا سے استاد
یہہ سخن جب کیا جنید نے گوش
کہ یہہ دنیا ہے دو دن مین ہین اشغال
جب یہہ اشغال سے رکھیں تم ہات
وہ کہا واسے تم پرے لوگو
وہ پرا ہے بورطۂ الحاد
اور جو اسکے طرف کرے ایما
اور جو سمجھے کہ مین اسے پایا
جو اشارہ کرے بہ نزدیکی
اور جو وہم سے کرے تمیز
وہ بھی تم سا ہی محدث و مصنوع
کہا صوفی تبھی ہو اہل کمال
اور وہ متصل بحق ہووے

چار تکبیر ہی کہا اشہر
کیون تو کرتا ہے یاد حق کو سدا
اس قدر مین کرون خدا کو یاد
مارہ نعرہ وہین ہوا بیہوش
اور یقین آخرت مین ہین احوال
یاد مین ہوا آخرت سے نجات
سو جہیو کیا سوال کرتے ہو
بس وہ ملحد ہے خوب اسکو یاد
وہ یقین بت پرست ہووےگا
اسکی درگاہ تک مین جا پہنچا
ہے بلاشبہ جانو وہ وہی
اور ادراک عقل سے ای عزیز
نہین صاف نعرہ اسپہ لاؤ رجوع
دیکھے سب خلق کو وہ اپنے عیال
جو نکہ موسیٰ کو ربہ یہہ بخشے

اور عالم یہ سارے جانو تم
صدق او را ہلیت بوجہ یقین
کر کرم سے یہ حقیقت سے
نقل ہے چند شخص آئے یکبار
پھر ہے راحت کہان تو فرماب
نقل ہے اس سے یون کہے ہی سعید
جسنے توحید سے خبر دیوے
اور اشارہ کریگا کوئی غوی
کرے اسمین سخن جو ہی غافل
اور یک شی ہوئی مجھے حاصل
جسنے اپنی خودی سے وجد کرے
وہ بھی مصروف اور ہی مردود
اور بولا فنا ہے ناسوتی
اور بولا کہ ہے وہی صوفی
منقطع سارے خلق سے مولا

مین نے تکبیر وہ کہا یہ جگم
یاد کرنے کی جبکہ تجہ مین نہین
وہ مجھے ایک بار یاد کرے
پوچھے شبلی سے اسطرح ای یار
انکو شبلی نے یون کہا ہی تب
دے خبر از مجرد توحید
جانیو لفظ اور عبارت سے
طرف اسکے ہی وہ یقین ثنوی
جو ہی خاموش اس سے ہی جاہل
تم سمجھ لو کہ ہے وہ بے حاصل
راہ سے اسنے گم ہوا ہووے
کہین اسپر بھی بھول جاؤ نہ زود
اور ہی بیشک ظہور لاہوتی
منقطع خلق سے جو ہووے بھی
کردیا اسکو جو نکہ فرمایا

واصطعنک لنفسی

قرب بے کیف اپنا اسکو دیا
اور بولا مین صوفیہ اطفال
ذکر میرا ہے ذاکرون کو ہی
اور محبت ہماری با اخلاص
کہ رکھے تو بہت ہی دوست جسے
اور محبوب کو وہ اپنے ہول
فی الحقیقت وہ دوست اسکا نہین
اور کبھی سات آسمان و زمین
اور بندے کو کچھ نہین ہے یار
کہا مولا کو جو پہچانے گا
کہ یہہ دنیا کو یک بنادے ازار
کہا عارف جو ہی وہ حق کے سوا
اور از غیر خالق علام

لطف حق کے کنار مین مسئول
اور مطیعون کو ہی بہشت مری
ہی محبون کو ہی ہمارے خاص
وہی محبوب کے لئے دیوے
جبکہ ہو ویگا غیر مین مشغول
بلکہ وہ لاف کرتا ہے یقین
لوک یہ ریک ملک کے اسکو یقین
ڈر نیوالے کو بھی نہین ہے قرار
جانب غیر رخ نہ لاویگا
آخرت کو ردا بنادے ای یار
چادر ۱۲
نہ تو بینا ہی اور نہین گویا
غیر سے وہ کبھی سنے نہ کلام

اور بولا یہ حضرت داؤد
اور میری زیارت والا
اور بولا وہ قدوۂ اخیار
اور اسطرح سے وہ فرمایا
جانو وہ شخص دوست ہی ایسا
کہا عارف وہی ہی مالک انصاب
کہا عارف کو کچھ نہین ہے نشان
اور جانو کہ حق تعالی سے
اور اسطرح وہ کہا ہی بیان
پس یہہ دو نوسے و اٹھاو یا تم
اور کبھی وہ سوا مولا کے
اور بولا کہ وقت عارف کا

کہ بقر ان لن ترانی کہا
دہی ایسا کیا ہی رب ودود
خاص ہیگی مسافرون کو بجا
کہ محبت ہی جانیو ایثار
کہ محبت کا جو کرے دعوا
کرے محبوب سے ہی استہزا
کبھی محشر کا یک نلاوے تاب
اور محب کو نہین گلا ای جان
کبھی ہرگز نہ کوئی بھاگ سکے
کہ وہی ہیگا عارف ذیشان
منفرد ہووے پس خدا کے ساتھ
اپنا حافظ کسیکو نا دیکھے
مثل فصل بہار ہو ویگا

اور پرندے چمن سے ہو دمساز / جو طرف شاخ پر ہین خوش آواز
بس ہی ایسا ہی حال عارف کا / اور یہی ہے کمال عارف کا

چشم سے اپنے وہ تو ہی گریان / اور وہ اپنے لب سے ہی خندان
اور وہ اپنے دل سے جلتا ہی / درد سے موم سا پگلتا ہے

اور لیتا ہے اپنے دوست کا نام / اور پھرتا ہی اسکے در پہ مدام
اور علم الیقین وہی ہے کہا / کہ رسولون سے جو ہمین پہنچا

اور عین الیقین ای ذیشان / ایک ہدایت کا نور ہیگا جان
کہ بلا واسطہ وہ نازل ہو / عارفون کے دلون مین داخل ہو

اور حق الیقین طرف ای امین / اس جہان مین کسیکو راہ نہین
اور درویش کے کہا درجے / جانیو چار سو تلک ہینگے

یہی درجہ ہے انمین بس کمتر / ملے دنیا یہہ سب اسیکو اگر
اور سب لوگ پردہ خرچ کیا / بعد ازان اسکے دلمین یہہ گذرا

کاش اس سے مین گر رکھا ہوتا / واسطے میرے قوت یکدن کا
جسکو ایسا خیال ہو درپیش / تو حقیقت مین وہ نہین درویش

اور بولا وہی شریعت ہے / کہ اسیکی کرے عبادت ہے
اور طریقت وہی ہے بوجھ تو اب / کہ کرے دل سے تو اسیکو طلب

اور حقیقت یہی ہے سن لیجے / کہ مقرر اسیکو تو دوست رکھے
اور بولا کہ جسنے صبر کرے / وہ ہی ہے شبلی اہل درگہ سے

جو ہی راضی رضا پہ اسکے ہان / سو ہی وہ اہل پیشگاہ سے جان
اور اسیر ہے سونپنے والا / وہ یقین اہل بیت سے ہوگا

اور کہا کوئی دن نتھا ایسا / خوف غالب نہ جسمین مجھپہ ہوا
مگر اس روز یک در حکمت / مجھپہ کھولے ہین اور در عبرت

کہا وہ شکر ہے سمجھ لے تو / کہ نہ دیکھے کبھی تو نعمت کو
برسے منعم پہ بلکہ تیری نظر / دیکھے منعم کو اپنے شام و سحر

کہا حق کی موافقت اندر / ایک دم جسکو لیوے کوئی بشر
سارے عباد تا بروز جزا / جو عبادات حق کے لاوین بجا

وسے عبادات سے بھی فاضل تر / ہی یقین موافقت بہتر
اور بولا کہ جسنے یک ساعت / آہ سو ویگا شب کو در غفلت

آخرت سے ہزار سال کی راہ / پیچھے پڑ جاویگا وہ جانو آہ
اور کہا بعض لوگ ہین فاجر / کہ زمانے مین اب ہوئے ظاہر

رسم و عادت پہ آہ آتے ہین / اور ہمارے سنکے جاتے ہین
فایدہ انکو کچھ نہین اصلا / ایسی غفلت ہی انکے حق مین بلا

اور کہا کیجے آپ پر لازم / کہ ملازم خدا کا رہ دایم
ماسوی اللہ کو چھوڑ دے یکسان / بس پڑھا ہے یہہ آیت قرآن

قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِي خَوْضِهِمْ يَلْعَبُونَ .

اور بولا کہ ایک مدت سے / یہہ ترا شوق و آرزو ہی مجھے

ایکدم حق کے ساتھ لون ای یار / دلکو میرے خبر نہو زنہار
آہ یہہ کام کر نہ سکتا ہون / بس یہی آرزو مین رکھتا ہون

اور بولا تمام دنیا کا / جد و کوشش سے ایک لقمہ بنا
بچہ شیر خوار کے منہ مین / بس وہ دنیا کا لقمہ رکھدیوین

تو مجھے رحم اسپہ آویگا / کہ ابھی رہ گیا ہی وہ بھوکا
کہا مجھکو ملے یہہ سب دنیا / ایک جہوٹی کو دیوین وہ لجا

کہ قبولے مرے سے وہ یکبار / اسکا تمنون مین ہون بسیار
اور بولا کہ کائنات کو سب / نہین مقدار اسقدر ہی اب

کہ وہ دل پر کبھی مرے گذرے / اسکا خطرہ کبھی خطور کرے
کون کا اسکے دلپہ کیون ہو گذر / کہ مکون ہے جسکو ہووے خبر

نقل ہے ایک روز تھا اکثر / غلبہ وجد و شوق مین مضطر
اسکو بولا جنید ای شبلی / کام اپنا یقین بستر و جلی

گر خدا پہ ہی چھوڑ دیویگا / راحت وجاودان تو لیویگا
کہا شبلی کہ خالق علام / مجھ پہ گر چھوڑ دیوے میرا کام

راحت اس وقت مین نہ پاویگا / کہتے ہین تب جنید فرمایا
کہہ ہے شبلی کے پاس یک شمشیر / یہہ چکتا ہی اس سے خون کشیر

نقل ہے ایک شخص کو دیکھا / کہ وہ یا رب زبان سے کہتا تھا
کہا کب تک کریگا تو یا رب / کہا خدا بولتا ہی وہ سن اب

کہ وہ کہتا تھا ہی لطف سے جو جی / ای فلان کیا سنا ہی وہ کبھی
کہا ہان وہ بھی [illegible] / اس لئے بولتا ہون مین یارب

کرو ضواب کراؤ میرے سے	حاضرون نے وضو کرانے لگے	اور رہے بھولے خلال داڑھی کا	شیخ اس حال مین بھی اُنکے کہا
کہ ہے مسنون ریش کی تخلیل	تم اداکیجیو وہ باتعجیل	نقل ہے جبکہ وہ کیا ہی وفات	پڑھ رہا تھا یہہ بیت بس الحیات

کل بیت انت ساکنه غیر محتاج الی السرج — وجهك المأمول حجتنا یوم تاتی الناس بالحجج

یعنے جس گھر مین ہووے ساکن تو	نہین حاجت چراغ کی اسکو	اور وہ روے باجمال ترا	آہ جسکو رکھی گئی ہے رجا
وہ بلاشک ہماری حجت ہو	لاوین جس روز خلق حجت کو	پھر تری یک عجب ای مساز	آئی ہے تا گذارے اسپہ نماز
ابھی رحلت نہین کیا تھا وہ	دیکھ کر انکو کہنے لگا وہ	ہی بلاشبہ یہہ مقام عجب	کہ یہہ آئے ہین مردگون نے اب
کرین زندہ سے یہ تا نماز ادا	بعد لوگون نے اس سے کہنے لگا	کلمہ لا الہ الا اللہ	پڑھو تو اسوقت ای خدا آگاہ
جب حقیقت مین کوئی غیر نہین	مین کرون نفی آہ کسکی یقین	بعد گذری ہی ایکساعت جب	پوچھے کیا حال ہے ترا کہہ اب
کہا محبوب ساتھ اپنے ملا	بول اسطرح اپنی جان دیا	نقل ہے اسکو خواب مین دیکھے	اور اسطرح اس سے ہاں پوچھے
جب کئے منکر و نکیر سوال	کیا دیا ہی جواب تو درحال	کہا پوچھے ہین کون تیرا رب	مین نے بولا وہی ہے میرا رب
تم کو اور رب فرشتگون کہتین	حکم اسطرح وہ کیا تھا یقین	کہ کرین میرے باپ کو سجدہ	تب یقین مین نے اسکی پشت مین تھا
اور مین دیکھتا تھا تم کو سب	یون کہے منکر و نکیر نے تب	جتنے ہینگے یقین ہین آدم	دیا اب کا جواب یہہ اسدم
دوسرا دیکھ خواب مین پوچھا	کہ ترے ساتھ کیا کیا مولا	کہا سارے گنہ مرے بخشا	لیک یک بات پر مجھے پکڑا
کہ مین یک روز آہ بولا تھا	اس سے نقصان کچھ نہین ہے ترا	کہ بہشت برین سے باز رہے	اور سقر کے عذاب مین تو پڑے
اسپہ اللہ نے عتاب کیا	اور اسطرح مجکو فرمایا	کہ ہے بیشک وہی بڑا نقصان	ہووے دیدار سے مگر حیران
اور دوسرے نے خواب مین دیکھا	اور یون باادب سوال کیا	کہ جو بازار آخرت کا ہے	تو نے کسطرح اسکو پایا ہے
شیخ کہنے لگا درین بازار	مین نے رونق نپایا کچھ زنہار	ہان مگر جن کے سوختہ ہین جگر	اور شکستہ ہین جنکے دل یکسر
اور اسکے سوا ای مردم	بس یہان کچھ نہین ہے جان تم	سوختہ پر یہان رکھین مرہم	اور شکستہ دلون کو باندھین ہم
اور کسی پہ نہ التفات کرین	اور پروا نہین کسیکی دھرین	اور مناقب مین اسکے افزون تر	قدس اللہ سرہ الانور

ذکر رابعۃ العدویہ رحمہا اللہ تعالی عنہا

افضل و اکمل و نساے زمان	رشک مردان یگانہ دوران	غرقۂ بحر جذب ربانی	نادوان فیوض سبحانی
عابدہ صالحہ سعیدہ تھی	عارفہ اور حق رسیدہ تھی	تھی سدا نار عشق مین سوزان	اور شب و روز شمع ساگریان
عصر کی وہ بڑی ولیہ تھی	صاحب منصب جلیلہ تھی	مشتہر اسکا رابعہ ہے نام	اسکا بصرے کے شہر مین تھا مقام
گنج اسرار شیخ دین عطار	یہان اسطرح بولتا ہی ای یار	کہ کسی نے اگر کریگا سوال	ذکر زن لاؤ کیون بذکر رجال
	ہم نے دیوینگے یہہ جواب اسکا	کہ رسول خدا نے فرمایا	

ان اللہ لا ینظر الی صورکم ولکن ینظر الی قلوبکم و نیاتکم

یعنے حق نا کرے نظر تجھو	صورتون پر تمھارے اے لوگو	پر تمھارے کرے ولون نظر	اور تمھارے وہ نیتون کے اوپر
نہین ہوتا ہی کام صورت سے	بلکہ ہوتا ہی کام نیت سے	ہے حضرت کہ خلق و محشر	سب اٹھین اپنی نیتون کے اوپر

پس کنیزون سے اسکے ہو وردا / لیتا بے شبہ فایدہ دین کا
زن ہو جب مرد راہ مولا مین / کبھی زنہار اسکو زن کہین

جونکہ طوسی کہا کہ روز جزا / جانو جب یار جال سے ہوندا
پہلے مردونکی صف مین اپنا قدم / جو رکھے ہی وہ حضرت مریم

گر نہ محفل مین رابعہ رہتی / وعظ کہتا نہ تھا حسن بصری
پس یقین ذکر باصفا اسکا / ذکر مردون مین کیون ہو وے روا

بلکہ یہہ قوم باصفا ہو جہان / من و تو کا وہان ہے ذکر کہان
کرے فانی وے اپکو ای عزیز / مرد و زن کی وہان کہان تمیز

شیخ دین بو علی نے فرمایا / کہ جو ہے مرتبہ نبوت کا
عین عزت ہی اور رفعت ہی / مہتری کہتری کی نین ہی شی

پس ولایت ہی ویسی ہی ہی جان / مہتری کہتری ہو اسمین کہان
خاص وہ بی بی رابعہ ای جان / وقت مین اپنے تھے گرامی شان

معرفت اور معاملے مین بھی / سمجھو اسکا نہین تھا مثل کوئی
تھی بزرگان معتبر سے وہ / اور اخیار مشتہر سے وہ

بلکہ اہل زمان پہ ای سامع / تھی وہ بے شبہ حجت قاطع
نقل ہے رابعہ بہ فضل خدا / ہوی جس شب کے درمیان پیدا

بیور کے گھر مین اسکے ای فاخر / نہین روغن تھا اس قدر حاضر
ناف کو اسکے تا کہ چرب کرین / اور گھر مین چراغ سلگاوین

اور نتھا گھر مین اسقدر کپڑا / کہ اترتھا وین وہ رابعہ کو لا
چار دختر تھین اسکو نیک اختر / اینن چوتھی ہے رابعہ خوشتر

جبکہ چوتھی ہے وہ تکو انجام / اس لئے اسکا رابعہ ہی نام
مادر رابعہ غرض اس شب / اپنے شوہر سے بولی با ادب

میرے ہمسائے مین فلان گھر جا / تیل کچھ اس سے مانگ کر لے آ
ایک چچہ اگر ملے روغن / کرین اس سے چراغ ہم روشن

کہتے ہین وہ بزرگ پاک شمیم / عہد حق سے کیا تھا یہہ محکم
کہ کبھی غیر حق سے کوئی چیز / نہین ہرگز طلب کرے ای عزیز

زن کی خاطر سے اپنے وہ فاخر / نکلا اپنے مکان سے باہر
اپنے ہمسایہ کے ہی گھر پہ گیا / ہاتھ رکھہ اسکے در پہ پھر آیا

اور بی بی سے اپنے یون بولا / صاحب خانہ در نہین کھولا
پس حزین و ملول وہ سویا / اور دیکھا بہ عالم رویا

کہ ہین تشریف مصطفے لائے / اور اسطرح اسکو فرمائے
کہ نہو تو ملول اور محزون / ایک بشارت تجھے مین دیتا ہون

ہوئی پیدا تجھے جو دختر ہے / نیک اختر ہی نیک اختر ہے
اپنے لطف و کرم سے اسکو خدا / ایسا رتبہ بلند دیویگا

میری امت کے عاصیان بسیار / کہ ہو ستر ہزار جنکا شمار
جب قیامت کے روز آوینگے / سب شفاعت سے اسکی پاوینگے

اور حضرت سے یہہ ہوا ارشاد / کہ تو اٹھ اپنے فرش سے دلشاد
اب جو بصرہ کے شہر کا ہی امیر / اسکو یک نامہ کیجے تحریر

اسکو لکھ میرے خواب مین اگر / حکم ایسا کیا ہے پیغمبر
کہ تیرے نام سے یہہ خط لکھون / ہی نبی کی طرف سے یہہ مضمون

کہ تو ہر شب مین مجھ پہ ای ہشیار / بھیجتا تھا درود یک سو بار
جمعہ کی شب مین کرتا تھا افزود / چار سو بار بھیجتا تھا درود

اس شب جمعہ مین گیا تو بھول / فوت اپنا کیا ہی وہ معمول
اسکا کفارہ چار سو دینار / ہو جو مال حلال بے تکرار

دیجئے اس مرد کو بفرح و طرب / ہوا بیدار وہ یہہ خواب سے اب
ایک رقت اسے ہوی پیدا / فرش پر اپنے اشک بار ہوا

اسی مضمون کا ایک نامہ لکھا / جلد پاس اس امیر کے بھیجا
اسکو جب وہ امیر نے دیکھا / فرح و بہجت سے باغ باغ ہوا

اسکے شکر و سپاس مین خوشتر / جو کئے یاد اسکو پیغمبر
بکمال خلوص اسنے بہم / کیا خیرات دس ہزار درم

اور کفارہ چار سو دینار / بھیجا پاس اس بزرگ کے ای یار
اور خدمت مین اسکے با اکرام / بھیجا ہی ساتھ تحفہ کے پیغام

کہ ملاقات کی تیرے ای خبیر / ہی میرے دل مین آرزوئے کثیر
پر تو حضرت کا لایا جب پیغام / تیرا واجب ہی عزت و اکرام

مین ہی خدمت مین تیرے ای فاخر / کہ قدم میرے ہو وینگا حاضر
اور واجب ہی مجھے اپنے [illegible] / کہ تیرے در کی خاک مین [illegible]

العرض جب وہ چار سو دینار
سنتے ہیں پدر رابعہ کو ای یار

پرورش میں وہ رابعہ کے بدل
ہوا فرحت سے روز و شب مایل

قحط بصرے میں یک پڑا اسدم
ہو گئے خلق درہم و برہم

رابعہ کو بھی ایک ناہنجار
لا کے بیچا ہے بر سر بازار

اسکی محکوم تھی بروز و بشب
خدمتیں اسکے گھر کے کرتی سب

بھاگی ہے اسکو دیکھ کر گھبرا
گر پڑی اسکا ہاتھ ٹوٹ گیا

میں یتیم و اسیر ہوں یارب
اور غریب و اسیر ہوں یارب

یاالٰہی تری رضا کے سوا
غم نہیں ہے مجھے کسی شئی کا

غیب سے تب سنی ہی ایک ندا
کہ نکھا غم اے رابعہ اصلا

کہ مقرب ملایک ذیشان
دیکھ کر اسکو ہوینگے حیران

دن میں رہتی تھی روزہ دار سدا
اور کرتی تھی گھر کے کام ادا

صبح لگ بھی نماز میں رہتی
اور خضوع و نیاز میں رہتی

وہیں باہر مکان سے آیا
رابعہ کو نماز میں پایا

جانتا ہے تو مدعا میرا
شوق دل ہے تری اطاعت کا

ہوتا گر آہ ہاتھ میرے کام
ایک لمحہ نپاتی میں آرام

اس لئے ہوں میں عاجز و قاصر
اور ہوتی ہوں دیر سے حاضر

جبکہ کرتی تھی رابعہ یہہ دعا
اسکا خواجہ نے تب نگاہ کیا

اور وہ قندیل کے ہی نور سے تب
اسکا گھر ہے یقین منور سب

ایسی بی بی صالحہ سے یقین
لہذا خدمت تو سازوار نہیں

جب ہوی صبح اسکے پاس آیا
یہہ بشارت ہی اسکو سنوایا

میرے گھر میں تو گر رکھے تشریف
تیری خدمت کریں وضیع و شریف

وہ کہی جب کیا تجھے آزاد
چھوڑ دے اب مجھے ای نیک نہاد

باندھی اپنی کمر عبادت میں
ہوی مشغول حق کی طاعت میں

عصر میں اسکے تھا حسن بصری
تھی ولایت میں جسکو ماموری

ایک ویرانے میں سکونت کر
ذکر و طاعت میں باندھی اپنی کمر

بعد ازان حج کا وہ ارادہ کی
کعبۃ اللہ طرف روانہ ہوی

ایک جنگل میں مر گیا وہ گدھا
تب رفیقوں نے اسکے عرض کیا

بولی تم پر بھروسہ کر میں نے
نہیں نکلی مکان سے اپنے

یہہ دعا وہ شروع کی ہی جب
[illegible]

جو جو چیزیں ضرور تھیں و سعید
ابھی پیسوں سے کیا ہے خرید

جب تھی لڑکائی رابعہ کے اوپر
مر گئے اسکے پدر اور مادر

بہنوں میں رابعہ کے ای بھائی
آہ یکسر مفارقت آئی

آہ جسنے اسے خرید کیا
سخت کاموں میں اسکو ہی ڈالا

جاتی تھی ایک روز کوئی جا
اجنبی ایک اسکے پیش آیا

آہ رکھا اپنا سر زمین کے اوپر
کہنے لاگی ہے درد سے مضطر

اب مرا ہاتھ بھی یہہ ٹوٹ گیا
مجھکو اسکا بھی غم نہیں ہی ذرا

یہی چاہتی ہوں میں ای رب میرے
کہ تو راضی ہے یا نہ میرے سے

رتبہ ایسا بلند تر مولا
تجھ کو اپنے کرم سے دیوےگا

یہہ ندا سنکے رابعہ نے اٹھی
اپنے آقا کے گھر طرف آئی

جبکہ سوتے تھے لوگ شبکو تمام
کرتی طاعت میں شب تمام قیام

اسکا آقا نے ایک رات اٹھا
ایک آواز دردناک سنا

کہ وہ بی بی نے اپنی سر بسجود
اور یوں بولتی ہی ای معبود

میرے انکھونکی روشنی کا دل
ہے عبادت میں ہی ترے حاصل

لیک جب زیر دست کر مجھ کو
ایک مخلوق کی رکھا ہے تو

بخش تقصیر میری لطف کے ساتھ
اور دیجے مجھے سقر سے نجات

اسکے بالاے سر ہے یک قندیل
کہ معلق کھڑی ہی وہ بے قیل

دیکھ یہہ حال ہو گیا حیران
اپنے دلمیں کہا یہی یوں پنہان

بلکہ خدمت کریں ہم اسکی بدل
تا سعادت کا ہو ثمر حاصل

کہ تو ای رابعہ ہو اب دل شاد
تجھ کو بندہ میں کیا آزاد

ورنہ بیشک ہی اختیار تجھے
جا ہے جو دل ترا وہی کیجے

سنکے خواجہ نے اسکو دی رخصت
باہر آئی ہے تب وہ با فرحت

رہتی تھی رات دن نماز میں ہی
الف رکعت مدام پڑھتی تھی (ہزار ۱۲)

وعظ میں اسکے وہ بھی آتی تھی
اس سے حظ و فور پاتی تھی

صومعہ میں بھی پھر اقامت کی
ایک مدت وہاں عبادت کی

اپنے ہمرہ رکھی تھی وہ یک خر
اپنا اسباب ڈالی تھی اسپر

اپنا اسباب کیجے ہم کو عطا
لادینگے ہم یہاں سے اسکو اٹھا

قافلہ آگے تب روانہ ہوا
اسی جنگل میں رہگئی تنہا

لطف سے اسنے اس تحفہ کو
[illegible]

راہ مین خر کو اسکے تو مارا
چھوڑا اسکو اکیلی در صحرا

ابھی پوری نہین ہوی تھی دعا
خر موا تھا سو اسکا جیے اٹھا

ڈال کر اسپہ اپنا وہ سامان
ہوی مکے طرف خوشی سے روان

کہا راوی نے اسطرح ای یار
ایک مدت کے بعد در بازار

مین نے دیکھا ہون خر وہ بکتا تھا
کہ کسی شخص نے خرید کیا

قصہ کوتاہ جب کہ وہ بی بی
شہر مکے سے ہی قریب ہوی

ایک جنگل مین رہ گئی کئی روز
اور حق سے دعا یہہ کی دلسوز

کہ ہون مین خاک ای مرے مولا
اور ہی یک سنگ خانۂ کعبہ

تو ہی مقصود ہی مرا ای خدا
نہین مطلوب کچھہ ہی تیرے سوا

تب بلا واسطہ خدا سے خطاب
یون ہوا دلین رابعہ کے شتاب

کہ جو سجدہ ہزار ہے عالم
خون جیتی ہے انکا تو اسدم

کیا نہ دیکھی اے رابعہ تو بجا
رب ارنی کہا تھا جو موسی

وہین چمکی ہے یک تجلی نور
پارہ پارہ ہوا ہی جس سے طور

نقل ہے رابعہ نے دسر بار
جب جلی حج کے واسطے ای یار

ایک وادی مین دیکھی وہ خوشحال
کعبہ آیا ہے اپنے استقبال

تب کہی رب بیت ہی درکار
نہین مجھ کو ہی بیت سے سروکار

شوق سے یس وہ پڑھنے لاگی ہی
یہہ معظم حدیث قدسی ہی

مَن تقرّب اِلیَّ شبرًا تقرّبتُ الیہ ذراعًا

پھر کئی التجا ای میرے رب
یہہ بشارت دیا ہی تو نے حبیب

یونہی ایسے بلند منصب ہے
کر سرافراز و سربلند مجھے

نقل ہے سالک رہ مولا
جو براہیم ابن ادہم تھا

جبکہ کعبے کے حج کا عزم کیا
اور پیادہ ہی راہ چلنے لگا

قطع کر کے یہہ راہ چودہ سال
پہنچا کعبے تلک وہ فرخ فال

بولتا تھا یہہ راہ دسرون نے
طی کئے ہر دو پیر سے اپنے

چشم اور سر سے اپنے با اکرام
طی کردن مین یہہ راہ صبح و شام

اور ہر یک قدم مین بہر خدا
وہ دو رکعت نماز پڑھتا تھا

یونہی چودہ برس وہ راہ چلا
بعد مکے مین آ کے جب پہنچا

دیکھا کعبہ نظر نہ آیا ہے
اس لئے غم سے پیچ کھایا ہی

آہ کہنے لگا تأسف سے
کیا بصارت مین ہے خلل میرے

ایک آئی ندا ز ہاتف غیب
تیرے انکھین مین ہے خلل بے ریب

آئی ہے یک ضعیفہ صاحب حال
کعبہ اسکے گیا ہی استقبال

ہوا حیران یہہ سنکے ابراہیم
کون بی بی وہ ہو گی با تکریم

آگے جسکے گیا ہو بیت اللہ
نظر ایسے مین وہ کیا ناگاہ

ٹیکتی ہاتھ لیکے ایک عصا
آتی ہے یک ضعیفہ والا

سو وہی رابعہ تھی ای آگاہ
آیا اپنی جا سے پر کعبہ

شیخ نے رابعہ سے یون پوچھا
ڈالی دنیا مین شور یہہ کیسا

رابعہ نے کہی اے ابراہیم
ڈالا ہے تو جہان مین شور عظیم

کہ تو کر قطع راہ چودہ سال
پہنچا کعبے کو آ ای فرخ فال

کیا چودہ برس مین شام و پگاہ
طی کیا ہون نماز مین یہہ راہ

وہ کہی تو کیا نماز مین طی
مین کئی ہون یقین نیاز مین طی

الغرض سب کئی ہی حج وہ ادا
آہ رو رو کے یون کئی ہی دعا

حج بیت الحرام پر ای خدا
نیک وعدہ کیا ہی تو نے بجا

اور ایسا ہی ہر مصیبت پر
تو نے وعدہ دیا ہی ای داور

مین نے جو حج کئی لے میرے رب
نہین مقبول گر ہوا ہو اب

یہہ مصیبت بڑی ہی جو تجھ پہ
اسپہ یک اجر تو عنایت کر

پھر وہ بصرے طرف کئی ہجرت
ہوی مشغول ذکر اور طاعت

رہی یک سال اور وہ بصرا
اور آیا ہی سال جب دوسرا

کہی سال گذشتہ با اجلال
کعبہ آیا تھا میرے استقبال

اور عقیدت کے ساتھ مین اس سال
کعبہ اللہ کے جاؤن استقبال

یون کہا شیخ علی فارمدی
جبکہ باہر وہ شہر سے آئی

جان و دل سے ادب کی رہ لیکر
چلنے لاگی ہے اپنے پہلو پر

لوٹتی ہوئی سات برس چلی
کہ وہ عرفات پر وہ جب پہنچی

ہاتف غیب سے یہہ آئی ندا
کیسی ہے یہہ طلب ای مدعیہ

کہ جو پکڑی ہے یہہ ترا دامان
تو اگر دل سے ہی میری خواہان

یک تجلی کرینگے ہم تجھہ پر
ابھی ہو گی گداز تو جل کر

عجز سے عرض یون کئی ہی شب
مجکو طاقت نہین ہے یہہ یارب

بیگمان قہر سے ہمارے ہان   فقر یک خشک سا ہی پہچان
راکہیے مرد دن کو ہم نے اُس پر   راہ کرتے ہین طی وہ شام و سحر

ایسی نازک ہی جانیئے یہہ راہ   چلین یہہ رہ جو لوگ شام و پگاہ
یا دین در گہہ سے ایسی نزدیکی   یک سر مو نہ راہ ہو باقی

اسقدر ہو کے قربت درگاہ   پھر فراق انکو ہووے ہی ناگاہ
تو تو ای رابعہ ابھی ہی دور   کہ ہے ستر حجاب مین مسطور

پس تو درگاہ مین ہمارے قدم   بول کسطرح سے رہینگی ہم
وے حجابات جب تلک نہ اُٹھین   قطع پردے نہ جب تلک ہوون

لب پہ اپنے ہمارے فقر کی بات   تو نہ لا بلکہ رہ ادب کے سات
لیک ای رابعہ نظر کر اب   سر اٹھا اپنا اُسنے دیکھی تب

ایک بحر عظیم خون کی وہین   نظر آئی ہوا مین اسکے تئین
ایک آواز بھی ز ہاتف غیب   اسطرح آئی ہی اُسے لاریب

یہہ لہو ہے وے عاشقونکا پچھان   جو تھے طالب ہمارے از دل و جان
پہلی منزل مین جب وے آئے ہین   خون یون اپنا دے بہا کے ہین

کہ نہ نام و نشان کہین ہے بین   انکا باقی رہا ہی در کونین
نقل ہے دو بزرگ عالیشان   رابعہ کے ہوے ہین آ مہمان

کہے ای رابعہ ہین بھوکے ہم   کچھ ہی حاضر تو ہم کو دیجے ہم
کہ تیرے گھر طعام در ہر حال   ہووے ہر آئینہ زوجہ حلال

رابعہ نے دونان ای فاخر   تب پکار کر کئی ہے لا حاضر
اور ایسے مین یک فقیر نے آ   در پہ بی بی کے ہی سوال کیا

وہین دو روتیان تھی وہ بی بی   بے تامل ہی اُس فقیر کو دی
جو تھے ہر دو بزرگ وے مہمان   دیکھ یہہ حال ہو گئے حیران

ایسے مین یک کنیز آئی ہے   سر پہ یک اپنے خوان لائی ہی
اور کہنے لگی فلان بی بی   ہدیہ خدمت مین یہہ تیرے بھیجی

کھول کر جبکہ دیکھی ہے اسمین   بیس روتیان اٹھارہ تھین
رابعہ نے اُسے کہی ہی تب   تیری خاتون غلط کی ہی اب

خوان یہہ پھر لیجا اسیکے پاس   دو اُٹھالیگئی بچا پر دو سوا
اپنی خاتون کو جا کے دی ہی خبر   اُسنے دیکھی وہ روتیان گن کر

کہی سمجھ مجھ سے ہو گئی غلطی   اور دو روتیان ہی اسمین کہی
بولی اُسکو لیجا کے پہنچا دے   میرے جانب سے معذرت کیجے

لائی وہ خوان جبکہ دوسرے بار   رابعہ دیکھی اور کرکے شمار
بیس پورے تھین روتیان وے جب   اسکا ہدیہ قبول کی ہی تب

ہر دو مہمان نے ... دیکھی   اور کھانے کا انکو اذن دی
تب وے ہر دو بزرگ ہو حیران   پوچھے کیا اسمین رمز تھا پنہان

رابعہ نے پڑھی یہہ آیت تب   کہ جو قرآن مین کہا ہی رب

مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا

یعنی یک نیکی جو کریگا ادا   اسکے بدلے مین دس مین دیویگا
جبکہ سایل نے آ سوال کیا   دی تھی دو روتیان مین بہر خدا

اور تھی امید یہہ کہ وہ مولا   کہ بدل یک کے دس کریگا عطا
ایسے مین وہ کنیز آئی ہے   خوان وہ دو روتیان کا لائی ہے

روتیان اسمین بھیجین تھا اب   سمجھی غلطی ہوئی ہی اسمین اب
یا مرے نام سے نہ بھیجی ہے   کرکے غلطی کنیز لائی ہے

اسلئے مین نے اسکو پھیر دی   بیس پورے وہ کرکے پھر لائی
نقل ہے ایک شب وہ نیک نہاد   پڑھتی تھی اپنے صومعے مین نماز

خستگی اسمین کچہ اثر کی ہی   اُسکو ناگاہ نیند آئی ہی
اور اسکو ہوا ہی استغراق   ہو ہی بیخود وہ ای نکو خلاق

کارتی یک اُسکے چشم مین جیسی   اسکو ہرگز خبر نہ اُسکی ہوی
آیا ناگاہ چور اُسکے گھر   اور اُسکی اٹھا لیا چادر

چاہا جانا مکان سے باہر   راہ اُسکو نہین ملی آخر
اور چادر رکھا اُسی جا پر   وہین تب راہ اُسکو آئی نظر

دوسرے بار پھر اُٹھایا وہ   راہ ویسی ہی پھر نہ پایا وہ
اور ایسا ہی جب ہوا کئی بار   متحیر کھڑا ہی وہ ... یار

گوشۂ صومعہ سے ای ...   آئی اسطرح ایک تب آواز
ای فلان آپ کو ...   منقضی ہو گئے ہین اب کئی سال

پھر بستر رابعہ نے اپنے تئین   جانئے سوتی وہی ہم یقین
نہین ابلیس کو ہی یہہ امکان   کہ قریب اُسکے ہو سکے پہنچان

نقل ہے بی بی رابعہ کے گھر
ایک دن اُسکی خادمہ نے مگر
اذن گر ہووے مجکو اے خاتون
عبد اللہ سے مین باندہی ہون
ایک پرندا ہوا سے تب اُترا
دیکھ کے رابعہ نے کہنے لگی
نقل ہے ایک روز وہ بی بی
آیا ایسے مین ہے حسن بصری
رابعہ نے کہی اے باتمیز
گوشت کھایا ہو جبکہ تو انکا
اپنے پالا صومعہ یک روز
جاکے دریافت کی ہے وہ بی بی
رابعہ نے حسن سے جاکے ملی
تو یہہ پانی کو اپنے انکھون کے
اسمین گر اپنے دل کو دہو تو ہوے یقین
نقل ہے رابعہ گرامی ذات
کہا اے رابعہ یہان تو آ
کہی تشریف لائی شیخ یہان
یونہی بے شبہ کام نہین کوئی
نقل ہے شیخ دین حسن برکات
حاجت اُسکو ہوی چراغ کی جب
شیخ عطار یون کہا ہی یہان
جبکہ تابع دہو وین نبیون کے
یعنے جس نے حرام سے یک درم
اور آیا حدیث مین درباب
نقل ہے شیخ دین حسن یکبار
شرط بہر نکاح وجود ہی جان
شیخ نے رابعہ سے پھر پوچھا
نقل ہے وہ امام پاک سیر

کئی ایام ہان گئے تھے گذر
دیکھہ ہے چرائی چولے پر
مانگ ہمسایہ سے لی آتی ہون
کہ کوئی شی نہ غیر سے مانگون
اپنے بیخون مین تھا پیاز لیا
مین نہ امین یہہ مکر سے ہون کبھی
گھر سے آیک پہاڑ پر ہی چڑھی
دیکھ کر اسکو بھاگے ہین وہ سبھی
آج کہایا ہے بول تو کیا چیز
کیون تیرے پاس آوینگے فرما
اُسنے رویا تھا اسقدر برسون
کہ حقیقت ہی کہا یہہ پانی کی
اور اس طرح اُس سے کہنے لگی
اپنے باطن مین ہی جتن کیجے
تو نہ اسکا سُراغ پاوے کہین
ایک دن آئی تھی بہ نزد فرات
تا کرین اُسپہ ہم نماز ادا
تا نظر سے ہون خلق کے پنہان
کرتی ہے وہ ہر ایک مکھی ہی
نے مریدون کو چند اپنے ساتھ
اپنی انگلی پر اُسنے پھونکی تب
یہہ کرامت ہی اولیا کی عیان
ہووین ظاہر کرامتین اُنسے
خصم کو پھیر دیوے نیک انجام
کہ جو مومن کا ہووے سچا خواب
رابعہ سے کیا سوال ای یار
بولے ہی یہان وجود کہان
کیون تو پانی پہر تبرہ والا
آیا یک روز رابعہ کے گھر

آہ کھانا پکا نہ تھا اصلا
نہین سالن کے واسطے تھی پیاز
رابعہ نے کہی ہے اُسکو تب
سالن بے پیاز سے ہے بہتر
وہ پرندہ ہی چیل اسکے تئین
نان روکہی ہی اُسنے کہائی جب
گورخر اور ہرن بلا وسواس
دیکھہ یہہ حال وہ کیا ہے عجب
کہا مین آج گوشت کھایا تھا
نقل ہے ایک روز وہ بی بی
اُسکے گھر کے یقین پیالے سے
اُسکو معلوم تب ہوا بشتاب
جو ترے نفس کی رعونت ہو
جمع ہوتا یہہ آب چشم ترا
پاس اللہ کے ہو تیرا دل
اور حسن کا وہان ہوا ہی گذر
رابعہ جلد اپنا سجادہ
پھر کہی جو ترے سے کام ہوا
نفع کیا اسمین ہووے کیجے غور
رابعہ کے مکان پر آیا
ہوی روشن چراغ سا وہ تبہی
معجزے جو نکہ انبیا سے ہون

بلکہ چولا نہ اُسکا سلگا تھا
خادمہ نے کہی اے نیک انداز
کہ ہین چالیس سال گذرے اب
مانگنا ہے وہ غیر سے بدتر
ڈالا سالن کے دیگچے مین وہین
ہاتھہ سالن کو نین لگا ہی ہے
اور بہت جانور تھے اسکے پاس
پوچھا ہی رابعہ نے اسکا سبب
رابعہ نے کہی ہے تب ایسا
گذری بر خانۂ حسن بصری
اشک اُسکے بہت ٹپکتے تھے
کہ یہہ اس شیخ کے ہی چشم کا آب
لائی رقت مین ہی اگر تجہ کو
تیرے باطن مین ہووے یک دریا
تجکو ہووے کمال تب حاصل
اور مُصلا بچھایا پانی پر
تب ہوا مین بچھائی ہے دلخواہ
ہووے مچھلی سے بھی وہ کام ادا
بیچ کار بلند ہے کچھ اور
گھر مین بی بی کے تب چراغ نہ تھا
صبح تک ہی وہ یونہی روشن تھی
یون کرامات اولیا سے ہون

مَنْ رَدَّ دَانِقًا مِنَ الْحَرَامِ فَقَدْ نَالَ دَرَجَةَ النُّبُوَّةِ

حصۂ یک درجۂ نبوت سے
ایک حصہ ہے وہ نبوت سے
نہین کرتی ہی کس لئے تو نکاح
مجھ کو ہر ایک آن مین ہی فنا
رابعہ نے کہی ہر یک پانا
کہا جو علم تو نہین سکھتا

اسکو دیوےگا حق عنایت سے
حصے چالیس مین نبوت کے
یون کہی رابعہ ای اہل فلاح
ہی خدا کے وجود کو ہی بقا
گم کئی مین اُسی مین اے دانا
نہ کسی سے ہم تو سہی ہو کبھی

بکہ بے واسطہ خدا سے انام
دلمین تیرے کیا ہو جو الہام
رابعہ تب حسن سے کہنے لگی
تا نگا یک بار مین نے کاتی تہی
مشتری جب دیا ہی دو درہم
اپنے دو ہاتھہ مین لئی ہی ہم
جب ہمر دل مین یہہ سخن گذرا
ایک حالت عجب ہوی پیدا
نقل ہی رابعہ سے بولے جا
کہ حسن بولتا ہی اب ایسا
تو مین رقت سے رؤون اتنا تب
کہ کرین رحم اہل جنت سب
وار دنیا مین ایک ہی ساعت
ذکر حق سے گر اسکو ہو غفلت
تو یہہ اسکی نشان ہوے صحیح
آج دعوا کرے حسن جو صریح
کہی سہ چیز کی ہی فکر مجھے
اسلئے دہوئی ہاتھہ شوہر سے
دوسرا نامہ عمل کا محشر مین
کون سے ہاتھہ مین مرے دیوین
نہین معلوم مجھکو ہی یہہ بات
رہون مین آہ کس گروہ کے سات
کہی رحمان کی دوستی سے ہان
ہوون مشغول جانب شیطان
نقل ہی بی بی رابعہ اکثر
اسطرح بولتی تھی ای دلبر
کہی اپنی خودی سے ہم واللہ
کرین اپنے گنہ سے گر توبہ
اور کہتی تھی رابعہ ایسا
صبر گر شکل مرد پہ ہوتا
کہی ثمرہ جو معرفت کا ہے
حق کی جانب توجہ لاتا ہی
جب دل پاک اسکو دیوے رب
حق یہہ ہی سونپ دیوے اسکو تب
تا خلایق تمام ہون محجوب
بات یہہ اہل دل کی ہی مرغوب
باندہا وہ سر پہ یک عصابہ ہی
پوچھی کسواسطے یہہ باندہا ہی
پوچھی وہ عمر تیری کتنی ہی
اسنے بولا کہ تیس سال کی ہی
اسنے کہنے لگا یہہ عمر مری
صحت وعافیت مین ہی گذری
پہنچی کربت جو ایک دن مجھکو
باندہا شکوے کا یہہ عصابہ تو
اور بولی کہ یک گلیم لے آ
رابعہ سے وہ شخص نے پوچھا
اس سے واپس لئی وہ چار درم
اور دہلے مین ڈال دی ہی ہم
کہ وہ ہووے سفید یا کہ سیاہ
آ مجھے کسقدر کریگی تباہ
ایک دن خادمہ جو تھی اسکی
اسطرح رابعہ سے کہنے لگی
رابعہ نے کہی تو اندر آ
کیجے حاصل شہود صانع کا
یعنے مجھکو شہود صانع کا
صنع کے ہی شہود سے پھیرا
ساتھہ راتین بھی وہ نہ سوئی ہی
ہاتھہ راحت سے اپنے دہوئی ہی

پہنچہ او اس علم سے میان سنے
مجھکو مسرور اسنے ہان کیجے
تا کرون اسکو نہیج قوت اپنا
تب وہ تاگا ہی دو درم سے بکا
ہین یک ہاتھہ مین لئی ہر دو
تا دوے ہر دو درہم کو عقبت ہو
ہی یہی آج بس فتوح میری
ایک فیضان لئی ہی روح میری
حق کے دیدار سے اگر یک آن
آہ عقبی مین ہو مجھے حرمان
رابعہ نے کہی ہی یون سنکر
ہان اگرچہ یہہ بات ہی بہتر
کرے ویسا ہی درد و غم اسیر
رقت وحسرت والم اسیر
نقل ہی پوچھے لوگ آسے آکر
تو کرتی ہی کیا سبب شوہر
پہلے مرنے کے وقت باایمان
مین گذرتی ہون یا نہین جہان
تیسری دو گروہ ہو در محشر
جاوے جنت مین یک دگر بسقر
نقل ہی پوچھے اس سے اہل زمن
کہا تو شیطان کو رکھے دشمن
یعنے فرصت نہ اسقدر رہی مجھے
کہ عداوت کرون مین شیطان سے
مغفرت مانگنی فقط بزبان
پس یہہ اہل دروغ کی ہی نشان
توبہ ثانیہ بھی واجب ہو
پہلے اپنی خودی سے تائب ہو
ہو تا بے شبہ وہ کریم یقین
صاحب رتبہ عظیم یقین
اور کہی ہی وہ عارفہ کامل
چاہیے مولا سے پاک تر یکدل
تا ہو قبضہ مین اسکے ہی محفوظ
ہو اسکے شہود مین محفوظ
نقل ہی ایک روز وہ بی بی
ایک بیمار شخص کو دیکھی
وہ کہا مجھکو درد ہی سر کا
اسلئے یہہ عصابہ مین باندہا
پوچھی یہہ تیس سال کی مدت
گذری ور مرض پایہی وہ صحت
اسکو بولی یہہ عمر مین صلا
تو عصابہ نہ شکر کا باندہا
نقل ہی ایک روز ای اکرم
دئی یک شخص پاس چار درم
کیسی لاؤن گلیم کہہ دلخواہ
کہ رہے وہ سفید یا ہو سیاہ
کہی کنبل ابھی نہ آئی ہی
مجھکو اس تفرقہ مین لائی ہی
نقل ہی چند روز ای ماہر
نہین خلوت سے آئی وہ باہر
کہ تو خلوت سے باہر اب آکے
دیکھنے کچھ یہہ صنعتین حق کے

شَغَلَتْنِی مُشَاهَدَةُ الصَّانِعِ عَنْ مُطَالَعَةِ الصُّنْعِ

نقل ہی بی بی رابعہ یکبار
ساتہ دن تک نہ صوم کی افطار
ساتہون رات سے آئی جب
بہوکھہ اسپر ہوی ہی غالب تب

نفس اسکا بہت ہی ہوا شاد
ایک کاسۂ طعام کا لا یا
بلی ایسے مین ایک آئی ہی
گھر سے باہر گئی وہ نیک نصاب
پس وہ جاہی ملول آخر کار
ہاتھ مین رابعہ کے لرزہ ہوا
جس سے اندیشہ یہہ بڑا تھا جان
کیا کرے میرے ساتھ ای مولا
چاہیے دنیا کی نعمتین تو اگر
دار دنیا کی نعمت و راحت
جانئے یک مراد ہی تیری
رابعہ بولتی ہی یون لاریب
عرض کی مین نے ای خدائے انام
دیکھے اس سے زیادہ رنج مجھے
یہہ نماز اخیر ہے میری
شب گذر جبکہ صبح ہوتی تھی
کیجے اپنے سے ہی مجھے مشغول
کہے لوگون نے مرض کے آثار
تب کہی یک مرض گران تر ہی
مرہم اس زخم دل کا ای لوگو
نقل ہی یک جماعت ای ہشیار
اسنے بولا کہ ساتھ دوزخ پر
اسلئے پوچھتا ہون اسکیتین
اسنے کہنے لگا کہ وہ مولا
بندگی اسکی جو کرین بندے
بس یہہ سنتے ہی رابعہ نے کہی
وسنے کہے ہین ای رابعہ کہہ تو
کہی طاعت خدا کی سر عیان
کیا بھلا جنت و سقر کو خدا

کرنے لاگا ہی شور اور فریاد
اور آگئے وہ رابعہ کے رکھا
اسکا سارا طعام کھائی ہی
اور لائی ہی ایک کوزۂ آب
کہ وہ پانی سے ہی کرے افطار
گرکے کوزہ زمین پہ پھوٹ گیا
راک ہو جاوے جل کے اسکا مکان
آہ کس امر مین ہی تیری رضا
وقف دنیا کرونگا یہہ تجھ پر
اور ہمارا بھی درد اور انست
اور دوسری مراد ہی مری
مین سنی جبکہ یہہ ندا از غیب
مجھ کو دنیا سے کچھ نہین ہی کام
اور اپنی رضا کا گنج مجھے
نہ ملیگی نماز پھر دوسری
خلق سے مین نے ہاتھ دہوئی تھی
لطف سے دیکھے یہہ مرا معمول
کرنہ ظاہر ترے سے ہین نہان
کہ نہان میرے دل کے اندر ہی
وصل بیشک اسیکا ہی جانو
رابعہ پاس آئی ہی یکبار
ہووے ہر ایک شخص کو بھی گذر
اسکو معبود جانتا ہون یقین
دار جنت کیا ہی جو پیدا
انکو وعدہ دیا ہی جنت سے
بندۂ بدیقین سمجھ ہی وہی
کس لئے پوجتی ہی مولا کو
ہم نکرتے ہین خوف و طمع سے جان
نہیں پیدا اگر کیا ہوتا

آیا ایسے مین کوئی اسکے گھر
کرنے روشن چراغ وہ اٹھ کر
تب لگی کہنے رابعہ ناچار
دیکھی ایسے مین آکے گھر مین آہ
آہ کوزہ وہین اٹھائی ہی
اسنے ازبسکہ بیقرار ہوئی
عجز و زاری سے کہنے لاگی تب
یہہ ندا غیب سے ہی آئی تب
پر مراد رد کیجیئے یہین تجھے
ایک دل مین نہین [illegible] رہین یکجا ن
پس یہہ ہر دو مراد ایک جا پر
منقطع خلق سے ہوئی ہو نہین
ایک انست ہی مجھ کو تیری بس
بعد اسکے پڑہی نماز مین جب
سب خلایق سے انقطاع ایسا
عرض کرتی تہی حق سے یون یارب
نقل ہی بی بی رابعہ ہر روز
پھر تو روتی ہی کسلئے غم سے
ہین اطبا جہان کے سب عاجز
تا قیامت کے روز رب ودود
اسنے پوچھی ہی ایک شخص کو تو
اسپہ میرا بھی ہو گذر فردا
پوچھی ہی رابعہ نے دوسرے سے
اسکے درجات آٹھ ہین بہتر
اسلئے اسکو پوجتا ہون بدل
از رہ طمع و خوف دوزخ وہ
کیا نہین تجھ کو طمع جنت ہی
جب کیا حکم بندگی مولا
کیا نتھی بندگی تب اسکی ضرور

اور مارا ہی اسکے گھر کا در
اپنے ہمسایہ کے گئی ہی گھر
روزہ پانی سے اب کرون افطار
گل ہوا ہی چراغ بجھنا گا
منہہ کے نزدیک اپنے لائی ہی
درد سے ایک ایسی آہ کہی
بیکس و ناتوان ہون یارب
کیا ہی ای رابعہ ترا مطلب
بلکہ وہ چھین لون ترے دل سے
پس دونون سے ہو ایک کی خواہان
بولئے جمع ہو وینگے کیو نکر
قصر امید کردئی ہون مین
اس سوا اور کچھ نہین ہی ہوس
ہوا ایسا یقین مجھکو تب
حقتعالی مجھے کیا ہی عطا
مجھ کو شاغل نہ خلق سے کر اب
رو یا کرتی تھی درد سے پرسوز
کیا سبب اسکا ہی تو کہہ ہم سے
نہ علاج اسکا کرسکین ہرگز
جو ہمارا ہی دیویگا مقصود
کسلئے پوجتا ہی کہہ حق کو
انکا مالک ہی خالق یکتا
کسلئے تو نے پوجتا ہی اُسے
ایک سے ایک انہین ہی برتر
کرے جنت مین تا مجھے داخل
اپنے رب کی کرے عبادت وہ
بول کیا اور تیری نیت ہی
ہم نے لاتے ہین طاعت اسکی بجا
کیا نہ تھا اسکا مستحق وہ غفور

نقل ہی یک بزرگ عالیشان
آیا یک روز رابعہ کے مکان

اسنے کہنے لگا کہ لوگ اکثر
معتقد ہین ترے ای نیک سیر

اسنے کہنے لگی ہی مجھکو حیا
کہ مین چاہتا ہون کسی سے یہہ دنیا

گر بظاہر ہو وہ کسی کے ہاتھہ
ہو گی وہ عاریت ای نیک صفات

اس ضعیفہ کی کیسی نیت ہی
اور کیسی بلند ہمت ہی

نقل ہی چند شخص نے ای یار
اسکی خدمت مین آئے ہین یکبار

فیض کا جو زلال ای ذیشان
حق کی درگاہ سے ہوا ریزان

بس یہہ ظاہر ہی کوئی عورت بھی
نہ رسالت کا پائی رتبہ کبھی

خویش بینی و خود پرستی بھی
دیکھو مردون سے ہی جہان مین ہوی

نہ مخنث ہوئی کوی عورت
ہوئے مردون سے ہی یہہ نشت صفت

پوچھے لوگون نے اس سے یون آگے
وجہ کیا ہی مرض کا یہہ ترے

نَظَرْتُ اِلَی الْجَنَّةِ فَاَدَّبَنِیْ رَبِّیْ

حق تعالی کیا ہی مجھپہ عتاب
ہوئی بیمار اس لئے مین شتاب

اسطرح بولتا ہی وہ رہبر
مین نے جب آیا رابعہ کے گھر

ایک تھیلی تھی زر کی اسکے ہاتھ
رو رہا تھا کمال درد کے ساتھ

کہا مین نے یہہ زاہدہ کے لئے
آہ روتا ہون اسطرح سن کے

ہدیہ لایا ہون مین نے اسکے لئے
خوف ہی پر نہ وہ قبول کرے

مین نے جا کر دہین سفارش کی
اسکے جانب سے وہ گذارش کی

اور بولی کہ غور کر اب تو
جسنے کہتا ہی ناسزا حق کو

اور جو بندے کی جان ہر ساعت
مارے اسکی ہی جوشش الفت

مین نے پہچانی ہون اسے جب سے
پیٹھہ کی خلق کے طرف تب سے

نقل ہی اس طرح وہ کہتی تھی
کہنہ یک پیرہن مین پہنی تھی

دل مکدر وہین ہوا میرا
ایک مدت تلک وہ بندرہا

نقل کرتا ہی شیخ با اکرام
عبد واحد یقین ہی جسکا نام

تا عیادت ادا ہم اسکی کرین
پس گئے اذن لیکے ہم گھر مین

دیکھہ سفیان کی طرف وہ تب
کہی ای شیخ بولئے کچھ اب

کہی سفیان سے وہ عرفان سنج
بولئے کون یہہ دیا ہی رنج

کہی تو جانتا ہی بات یہہ جب
مجھسے کہتا ہی کسلئے پھر اب

کہا سفیان کہ دے خبر مجھکو
کہ ہی کس شی کی آرزو تجھکو

دیکھا اسوقت وہ لباس اسکا
تھی جو پہنی بہت پرانا تھا

گر کہیگی کسی سے یوں اس
ایک نیا لا کے دیو یگا وہ لباس

کہ یہہ دنیا ہی ملک سے حق کے
پس کسی سے وہ کسطرح مانگے

سنکے یہہ وہ بزرگ پاک نصاب
یون کہا حاضرین کو کرکے خطاب

کہ نہ چہتی ہی وقت وہ اپنا
کرے ضایع سوال مین اصلا

راہ سے امتحان کے ای خوش حال
کئے اسطرح رابعہ سے سوال

سو وہ مردون کو ہی نصیب ہوا
نہین ہرگز وہ عورتون کو ملا

رابعہ نے دئی جواب انہین
راست بولے ہو تم نے یہہ باتین

اور گاہی خدائی کا دعوا
کوئی زن سے نہین ہوا اصلا

نقل ہی بی بی رابعہ ای یار
ہوی ناگاہ سخت تر بیمار

رابعہ نے سنی ہی بات یہہ جب
فقرہ یہہ لائی ہی بان پہ تب

صبح کے وقت آہ میرا دل
دار جنت طرف ہوا مایل

اسکی پرسش لئے وہ شیخ زمن
لایا تشریف اسکے گھر کو حسن

اسکے در پر کھڑا تھا مین دیکھا
ایک بصرے کا مالدار بڑا

مین نے پوچھا ہون دیکھہ اسکو تب
کس لئے رو رہا ہی تو نے اب

اگر اسکی نہ یمن و برکت ہو
خلق کو شہر کے ہلاکت ہو

کر سفارش مری تو اب جاکر
وہ کرم سے کرے قبول مگر

سنکے میرے طرف وہ نیک سیر
گوشۂ چشم سے کئی ہی نظر

رزق اسکو بھی حق نے دیتا ہی
اسکی روزی نہ چھین لیتا ہی

رزق ویسے کو کیا نہ دیو یگا
قوت کیا اسکا پھیر لیو یگا

زر ہو مبہم جو در حلال و حرام
اسکے لینے مین کیون کرون اقدام

روشنی مین چراغ سلطان کے
وہ پھٹتا تھا جہان سئی مین اسے

مین وہ پیوند نہ کھولی ہون جب تک
دل بھی میرا کھلا نہین تب تک

مین بھی سفیان با صفا ملکر
گئے یک روز رابعہ کے گھر

اور بیٹھے خموش یک ساعت
اسکی غالب ہوی تھی لیکن ہیبت

کہا ای رابعہ تو کیجے دعا
تجھپہ آسان کرے یہہ رنج خدا

کیا نہ چاہتا ہی خالق یکتا
اسنے بولا کہ ہان وہی چاہا

کہ کرون آہ مین خلاف اسکا
نہین ہرگز خلاف اسکا روا

کہی عالم ہی تو ای نیک صفات
پھر کرے کسلئے تو ایسی بات

مستغنی ہو گئے ہین بار اسال
کہ ہی حرمے کی آرزو ہر حال
چاہتی ہون مین اور نہ چاہتے گر مولا
میر چہنا تو کفر تب ہو گا
کہا حق مین ترے ای نیک شعار
کرنہ سکتا ہون بات مین زنہار
گر یہہ دنیا کو تو نہ دوست رکھے
تب یقین ہو دنک تو ہووے
اور کہنے لگا ای . ب و د و د
لطف سبت اپنے جہسے ہو خوشنود
گر یقین چاہیے تو رضا اسکی
آہ جسسے نہین ہی تو راضی
دیکھا کوزہ پھوٹا ہوا ای نیک
پاس اسکے دہرا ہوا ہی ایک
اور کہنہ بوریا پر اناتھا
گہر مین اسکے بچہا ہوا دیکھا
تو کہیہ حال مجھہ کو درد ہوا
تب وہ بی بی سے مین نے کہنے لگا
گر اجازت ہو مجھہ کو ای خاتون
انسے کچہہ لا کے تجھکو دیتا ہون
آہ رزاق میرا اور انکا
کیا نہین ایک ہی وہی مولا
کہی فقرا جو اسکے ہین بندے
یا نہت فقر سے ہی کیا اُنکے
یا تونگر جو اسکے ہین بندے
بسبب انکی مالداری کے
مین کہا بات یہہ نہین حاشا
بلکہ رزاق ہی وہی سب کا
ہم نہی چاہتے ہین جو کہ چاہے خدا
یادمین ایم اسمی مین اسکی ثنا
رابعہ کے مکان مین آئے ہین
صدق مین باتین کرنے لگا ہین

لَیسَ بِصَادِقٍ فِی دَعوَاہُ مَن لَم یَشکُر عَلیٰ ضَربِ مَولَاہُ

ضرب مالک پہ اپنے مرد جبار
جو ہو دا ایسے اپنے شکر گزار

لَیسَ بِصَادِقٍ فِی دَعوَاہُ مَن لَم یَتَلَذَّذ بِضَربِ مَولَاہُ

ربعہ نے کہی تب یہہ سنکر
بولنے اس سے اور کچھہ بہتر
سنکے یہہ رابعہ بہی لب کھولی
صدق کے موتیان مین یون رولی
اپنے دعوے مین وہ نہین صادق
اور اس رہ مین وہ نہین لائق
کچھہ نہ اسباب مین عجب لیجے
شبہ کو دل مین کچھہ نہ رہ دیجے
اپنے ہاتھون کو وے تراش لئین
اور نہین درد اسکا کچھہ پائین
پس خدا کے مشاہدے مین یہہ بات
کیونکہ طالب کو اسکے دیوے لاحقہ
رابعہ کے مکان مین آیا ہی
اور اسکے سرہانے بیٹھا ہی
آہ کیسی تری یہہ غفلت ہی
اتنی دنیا سے تجھکو الفت ہی
مدح ہی اسکی یا مذمت ہی
ذکر دنیا کا ایک آفت ہی
آگئی ہی ایک حدیث سے
کہ کہے ہین رسول حق وہ شہ

عجز بندے کو ہی فخر و یقین
آرزو اسکو سازوار نہین
شیخ سفیان جب سنا یہہ بات
ایک حیرت دلی ہی اسکو ہا دقہ
بس کے مر حق مین بول تو کچھہ اب
اسطرح رابعہ کہی ہی تب
آہ یہہ بات جب سنا سفیان
درد و رقت سے ہو گیا گریان
تب اسے رابعہ نے فرمائی
کیا تجھے شرم اب نہین آئی
نقل کرتا ہی مالک دینار
رابعہ پاس مین گیا یکبار
پانی اُس سے مدام وہ پیتی
اور وضو بہی اسی سے کرتی تھی
زیر سر اپنے ایک اینٹ لئی
اسنے اس بورے پہ لیٹی تھی
دوست میرے یہہ شہر مین بسیار
ہین یقین فی نصاب و زردار
بس یہہ سنتے ہی یون کہی مجھکو
کرای مالک غلط کیا ہی تو
مین کہا للہ رزق ہر ہر کا
وہی دیتا ہی خالق یکتا
حق تعالی نے انکو بہو لیگا
انکی روزی نہ کیا انہین دیگا
یاد کرتا ہی کیا اُنہین مولا
رزق دیتا ہی کیا سدا انکا
سنکے یہہ رابعہ کہی اسدم
ذکر کسواسطے کرین پھر ہم
نقل ہی تینون یہہ شیوخ زمن
شیخ دین مالک شقیق و حسن
قدوۂ عارفین امام اجل
شیخ بصری حسن کہا اول
یعنے دعوے مین اپنے بس حاشا
شخص ویسا یقین نہین سچا
سنکے یہہ بات زبدۂ اخیار
یون لگا کہنے مالک دینار
نہین دعوے مین اپنے سچا او
ضرب مولا پہ لی نہ لذت جو
کہی مرد و بزرگ تو کچھہ بول
تو ہی تعریف صدق مین لب کھول

لیس بصادق فی دعواہ من لم ینس الم الضرب فی مشاهدة مولاہ

ضرب مولا کہ جو نہ بہولے گا
بس اسکے مشاہدے مین بجا
کیونکہ عورات مصر ایک نظر
جب گئے ہین جمال یوسف پر
جبکہ لذت شہود یوسف کا
انکو بیخود ہی اس طرح سے کیا
نقل ہی ایک شیخ نے یکدن
شہر بصرے مین جو کہ تہا ساکن
کی مذمت شروع دنیا کی
رابعہ سنکے اس سے کہنے لگی
گر تو دنیا کو دوست نا رکھتا
ذکر اسکا کبھی نہ تو کرتا
گر فراغت ہو تجہ کو دنیا سے
مدح و ذم اسکا لب پہ کب آوے
دوست جسکو بہت رکھیگا جو
یاد اسکو بہت کریگا او

نقل ہی یون حسن دیا ہی خبر / گیا یک دن مین رابعہ کے گھر
جانے عصر کی نماز اس روز / ہم دونو پڑھ چکے تھے ای فیروز
دیگھہ مین گوشت ڈالی وہ بی بی / اپنے چولے پہ تب چڑائی تھی
جب لگے کرنے ہم دو باتین / یانی لذت بڑا ہی وہ اسمین
بولی باتین خدا کے ہین خوشتر / شغل پکوان سے ہی یہہ بہتر
وہی باتون مین ہم رہے دمساز / اور مغرب کی پڑھ چکے ہین نماز
پارۂ نان خشک و کوزۂ آب / بعد ازان لا رکھی وہ نیک نصاب
ناگہہ چولے طرف جو آئی بی / لطف حق کی نشان یہہ پائی بی
بجھہ گئی تھی وہ آگ چولے کی / اور وہ دیگھہ جوش کرتی تھی
قدرت حق سے گوشت دیگھہ مین تب / پک کے تیار ہو گیا تھا سب
گوشت کاسہ مین لا رکھی اسدم / بول بسم اللہ لے کے کھائے ہم
بس لطیف و لذیذ تھا ایسا / کہ نہ کھائے تھے ہم کبھی ویسا
نقل ہی اسطرح کہا سفیان / ایک شب مین گیا تھا اسکے مکان
جاکے محراب مین وہ نیک نہاد / قبلہ رو ہو کئی شروع نماز
صبح تک یوہنی وہ نماز مین تھی / اور مناجات اور نیاز مین تھی
اور اسی گھر مین جاکے دہر جا / مین بھی اس شب نماز پڑہنے لگا
جب ہوی صبح یون کہی بطرب / ہمکو توفیق جو دیا ہی رب
کو کرم سے وہ ایک شب کامل / اپنی طاعت مین ہی رکھا شاغل
شکر توفیق پر یہہ ہی لازم / شکر مین اسکے آج ہون صائم
شکر مین اسکے پیش قدس اندوز / رکھی روزہ خوشی سے ہی اس روز
ہین مناجات رابعہ کے کثیر / کچھہ مین کرتا ہون مختصر تحریر

مناجات بی بی رابعہ بصریہ

عجز سے بولتی تھی ای مولا / جو ہی حصہ ہمارا از دنیا
ہم کو حاجت ہی اب نہین اسسے / دشمنون کو ہی اپنے وہ دیجے
اور حصہ ہمارا تو ای خدا / جو مقدر کیا ہی از عقبیٰ
وہ بھی جتنے ہنین ہین کچھہ ہمسے / دوستون کو وہ دیجئے اپنے
ہمکو دارین مین ہی تو ہی بس / کچھہ نہین ہمکو غیر کی ہی ہوس
اور وہ کرتی تھی یون دعا یارب / میری نیت تو جانتا ہی سب
نار دوزخ کی رکھہ کے مین دہشت / کرتی ہون گر ادا تری طاعت
وہی نار سقر مین ڈال سے مجھے / نار دوزخ کا دے ابال مجھے
اور امید سے بہشت کے بھی / کرتی ہون گر مین بندگی تیری
مجھہ پہ یارب بہشت کیجے حرام / مجھ کو رکھہ اسسے دور تو بدوام
اور تیرے لئے ہی ای داور / کرتی ہوان بندگی تری مین اگر
مجھکو اپنے لقا سے دے بہرہ / اپنے دیدار سے دے عزت و جاہ
اور کہتی تھی بیخودی سے او / ڈالیگا گر سقر مین تو مجھہ کو
آہ فریاد یون کرونگی مین / اسطرح درد سے کہونگی مین
حق کو رکھتی تھی دوست مین نے سدا / دوستون سے ہی کیا کرے ایسا
ایسے مین یک ندا ز عالم غیب / آئی اسطرح سے اسے بے ریب
رکھہ تو ای رابعہ رجا بسیار / اور نہو ہم سے بدگمان نہار
دوستان خاص جو ہمارے ہین / انہین ہم دیوین جا تیرے تین
اور کرینگے کلام تجھہ سے ہم / اور کرینگے ترے پہ لطف و کرم
اور کرتی تھی التجا ای خدا / حال میرا تو جانتا ہی سدا
اس جہان مین ترا ہمرا مطلوب / ہی ترا ذکر ہی مرا مرغوب
اور رہی اس جہان مین ترا لقا / مقصد دل یہی ہی بس میرا
کچھہ نہ چہتی ہون مین سوا اسکے / تری تابع ہون کر تو جو چاہے
اور کہتی تھی ایک شب یارب / دے حضور اپنی بندگی مین اب
طاعت بے حضور یا اسدم / کیجے مقبول تو بلطف و کرم
نقل ہی رابعہ کے وقت وفات / جو تھے اکثر بزرگ پاک صفات
ایسے کہنے لگی اٹھو لوگو / مرسلون کو خدا کے اب جا دو
سارے اسکے مکان مین آئے ہین / سر بالین پہ اسکے بیٹھے ہین
جب سنے ہین یہہ بات وے فاخر / آئے اسکے مکان سے باہر
آئے ہین اب فرشتگان کرام / دیو جگہہ انہون کو با اکرام

یا ایتہا النفس المطمئنة ارجعی الی ربک راضیة مرضیة فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی

گھر سے آواز یہہ سنے خوشتر / کہ یہہ آیت پڑہی گئی اندر
آکے اسکے مکان مین سب دیکھے / نقل وہ کر چکی تھی دنیا سے
گلی نکلے گئے ہین بعد گذر / اور آواز کچھہ نہ آئی دگر
آئی تھی رابعہ سوے دنیا / اور سدا رہی ہی اسکو عقبا
انا للہ وہین پڑھے ہین سب / اور بزرگون نے یون کہے ہین سب

کبھی گستاخ وہ نہ بے ادب ہوی
تا دم مرو اسمین ادب سے رہی

نہین ایسا ہی چاہی وہ حق سے
رکھ تو اسطرح اس جہان مین مجھے

نقل ہی خواب مین اسے دیکھے
اور احوال قبر کا پوچھے

مین کہی جاؤ ای جوانمرد
اور درگاہ مین یہہ عرض کرو

جب ہی بیشک توہی مرا معبود
دو جہان سے ہی جب توہی مقصود

رابعہ کی فضیلتین ہین کثیر
نہین خامے مین طاقت تحریر

ذکر شیخ ابو نصر سراج رحمۃ اللہ علیہ

جو کہ تھا بزم سالکون کا سراج
ملک عرفان مین تھا جسکو راج

اسکے ایسے فضیلتین ہین کثیر
کہ نہ آوین بہ حیطۂ تحریر

اور ریاضات اسکے ہین اکثر
اور ہین اسکے معاملات انور

فضل سے حق کے اسنے پایا تھا
فیض انسے بہت اٹھایا تھا

جبکہ بغداد کو وہ آ پہنچا
تھا مبارک وہ ماہ رمضانکا

اسکی خلوت کے واسطے ای یار
ایک حجرہ وہان دئے ہین قرار

کی امامت انہون کی در رمضان
کی تراویح مین ختم پنج قرآن

عید کے روز جا کے جب دیکھے
تیس وے روٹیان بھی حاضر تھے

معرفت مین سخن جو چلتا تھا
ہوا از بسکہ وقت خوش اسکا

سب مریدون نے ڈر گئے ہین تب
کہ وہ شاید کہ جل گیا ہی اب

اسنے بولا بدرگہ باری
جسنے بیٹھا ہوا برو اپنی

کہا سینے مین عاشقون کے سبھی
عشق ہی ایک آگ ای بھائی

اور کہا ابن سالم والا
بولتا تھا یہہ بات مین نے سنا

آفتین جو نماز مین آوین
ہی وہ نیت کے ہی سبب تجہیز

اور جو بے درستی نیت
گرچہ اکثر کوی کرے طاعت

وزن مین ہلکی اسسے ہووے زیاد
ہی نیت عمل کی ہی بنیاد

نقل ہی ایکبار وہ رہبر
کشف سے اپنے یون دیا تھا خبر

فضل سے حق کے ہووینگا مغفور
بخشش دیویگا اسکو رب غفور

کہ جنازے کو جب اٹھاتے ہین
قبر کے پاس اسکے لاتے ہین

تا بحسب بشارت مذکور
حقتعالی اسے کرے مغفور

اور بولا عمر بھر مین کبھی
وہ نہ دنیا کی کوی شی چاہی

حق سے جب کوی شی نہ مانگی ہو
کب وہ مانگی ہو خلق سے سمجھو

کہی منکر نکیر آئے جب
پوچھے مجھسے ہی کون تیرا رب

کہ لکوکرور خلق مین تو
جب نہ بھولا ہی اس ضعیفہ کو

تجھکو کسطرح بھول جاؤنگی
غیر پر کب توجہ لاؤنگی

اسکو رتبہ بڑا دیا تھا خدا
روح اللہ روحہا ابدا

شیخ اخیار عالم اخیار
گنج اسرار حاکم خایف

ہی ابو نصر کنیت اجسکی
اور بلند تر ہی منزلت جسکی

علم اور حال و قال مین وہ بجا
ایک شان عظیم رکھتا تھا

شیخ سری و سہل ساعی کو
اور بہت اولیائے نامی کو

اور وہ ساکون سے طوس کے تھا
بعد بغداد کے طرف آیا

جو کہ شونیزیہ کی ہی مسجد
کیا اسمین نزول وہ ماجد

اسمین فقرا نے جو کئے تھے قیام
اسکو ٹھہرائے ہین انہون کا امام

اور ہر شب مین خادم اسکا وہان
لاکے رکھتا تھا ایک قرص نان

نقل ہی ایک شب تھا تھند کالا
ایک جماعت مین اسنے بیٹھا تھا

آگے سلگھی تھی اسکے آگ اس جا
سجدۂ شکر وہ اسی پہ کیا

دیکھے سجدہ سے جب اٹھایا سر
آگ کا کچھ نہین تھا اسپہ اثر

اسکے چہرے کو جلانئے زنہار
یہہ نہ آتش جلا سکے زنہار

جبکہ وہ عشق پاک غلبہ کرے
ماسوی اللہ کو جلا دیوے

کہ تری نیت از براے خدا
خالصا چاہئے صباح و مسا

نیت پاک سے جو طاعت ہو
بس اسیکو تری فضیلت ہو

نیک نیت سے جو ہو طاعت کم
نہ برابر وہ ہو سکے باہم

اور بولا کہ لوگ در آداب
ہین یقین مین قسم رب باب

جس جنازے کو میری قبر کے پاس
لاکے پہلے رکھینگے ہو سو اس

آج بھی شہر طوس مین ای امام
ہی یہہ معمول در خواص و عوام

اسکے پیش مردہ دہرتے ہین
بعد لیجا کے دفن کرتے ہین

کلمات اسکے ایسے ہین اکثر
قدس اللہ سرہ الازہر

اللہم احینا بحیاۃ العلماء وامتنا بموت الشہداء واحشرنا فی زمرۃ الاولیاء وادخلنا الجنۃ برحمتک مع الانبیاء یا ارحم الراحمین

فہرست جلد ثانی تذکرۃ الاولیا

غلط نامہ جلد ثانی تذکرۃ الاولیا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۱	ہنی	نھی
ایضاً	ایضاً	عالمون	عاملون
ایضاً	۲۳	کہتے	کہتے
ایضاً	۲۴	دل	دن
۱۱	۱۸	نے یہہ کہتا تھا	نے کہا ایسا
۲۰	۱۱	چاہتے تو	چاہتے ہو
ایضاً	۲۰	وہ گم	وہ گم
۲۲	۲۱	شی چاہیے	شی چاہیے
۲۶	۷	عنایت سے	عنایت کی
ایضاً	۱۰	نور کھینگا	نور کھینگا
ایضاً	۱۳	ڈوبنے	ڈوبتے
ایضاً	۱۹	کپڑے سے	کپڑے سے
۲۸	۱۰	زمان رہبر	زمان کا رہبر
ایضاً	۱۲	حسن جمال	حسن و جمال
ایضاً	۲۷	مزبلہ	مزبلہ
۳۳	۲۰	پائے ہین	پائے رہین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۴	۹	اُنکے	اُسکے	۷۹	۷	نشاد	سشاد	۱۱۱	۱۴	ایسے ہی اشرف	ایسے ہی الطف	۱۳۸	۲	معام	مقام
ایضاً	۲۴	شیخ یحیی	شیخ یحیی	۸۰	۱۱	سرہ الوالا	سرہ الاعلی	۱۱۲	۱۱	صاحب برکت ہین	صاحب برکت ہین	۱۳۹	۴	جالے	جاکے
۳۵	۱۵	لوگ اس سے بیسار	گئے لوگ اس حدوکد بسیار	ایضاً	۲۵	یاوان کو	یاون انکو	ایضاً	۱۲	کہ برکت	کیونکہ برکت	۱۴۱	۲۱	وجو	وجود
۳۶	۱۱	صحبت یقین قوم	صحبتان یقین قوم کی گرد ور	۸۱	۲۴	اسے شرف	اسے اشرف	۱۱۳	۶	درحال	در بر حال	۱۴۲	۲۳	حال تراترا	حال پر تیرا
۳۷	۲	اسکا منشا طہ	اسکی نشاطہ	۸۲	۷	صحبت حق سے	حق سے صحبت	۱۱۵	۳	ہنین جواز	ہنین ہی جواز	۱۴۳	۱۳	سب ارادت	سب ارادات
ایضاً	۲۶	کہانا ہو برکت ہو	ہوتی کہانا ہونے برکت	۸۳	۲۰	سرو عیان	سرو عیان	۱۱۷	۵	خبر کہتا ہو	خبر کہتا ہون	۱۴۴	۲۵	ودانہ	وہ دانہ
۳۸	۱۲	اسکو نہتھا	اسکو نہیں	۸۴	۸	جنید نوری	جنید و نوری	ایضاً	۱۷	دوا	ادا	۱۴۷	۱۳	پڑنگلے	پکڑینگے
۳۹	۲۲	اُسسے	اُس نے	۸۵	۷	ناحقیر	تا حقیر	۱۱۸	۱۲	سسن	اُسس	ایضاً	۱۴	درست	درجنت
ایضاً	۲۶	کہ تیرے سے	کہ تیرے سے	۸۶	۱۹	یون کیا	یون کہا	۱۱۹	۲	دلین پر	دلین پر سے	ایضاً	۲۶	اور فضل ہی کیا	اور فضل ہی کیا
۴۳	۱۲	تاکہ بہہ	تاکہ بیہودہ	۸۸	۱۵	آسان ہی	تہوڑا ہی	ایضاً	۵	چشم کورول	چشم کور نہین	۱۴۸	۵	حکم نکرتا	حکم کرتا
۴۴	۷	کہاں کوئی بیت	کیا کوئی بیت	۹۰	۲۱	اور صحبت مین	اور صحبتین	ایضاً	۲۵	ہمن	ہمین نے	ایضاً	۱۹	انرات	دن رات
۴۶	۱	گذرنی	گذرتی	۹۱	۱۷	پہلی طاعت مین خدا کی رہنے	پہلی طاعتین ہی خدا کی	۱۲۰	۱۱	الہٰ	الہٰہ	ایضاً	حاشیہ	حسن سرخی	حسن سرخسی
ایضاً	۲۱	رحال	رجال	۹۲	۶	سمنون محبت	سمنون محب	ایضاً	۱۸	ہوسے	ہوئے	ایضاً	۲۳	ہوشیار	ہو ہوشیار
۴۸	۹	نہ کبھی	نہ کہ	۹۳	۲۲	صبح وبگاہ	شام وگاہ	ایضاً	۲۰	جاگ کر	جاک کر	ایضاً	۲۷	الامن	الامن
۵۰	۹	وہ ملازم	رہ ملازم	ایضاً	۲۶	سوال کرے	سوال کئے	ایضاً	۲۲	تجھ	تجھ پر	۱۴۹	۳	دوسری رات	دوسری سات
ایضاً	۲۳	سو قصاری انہونکو	جانو قصاری انکو	۹۵	۲۲	حرمت	حرمت ہی	۱۲۲	۳	رسول خدا	رسول اللہ	ایضاً	ایضاً	ہی تاخر	بے تاخیر
۵۱	۱۲	دو وصیت	دو وصیت	۹۷	۷	کیا حرکت کی	کیسی حرکت کی	۱۲۲	۷	مین	مین تے	۱۵۰	۵	رہت ہوویگا	نہ رہت ہوویگا
۵۳	۶	نوا بجان	نواسے جوان	ایضاً	۸	وہ حرکت	وہ جو حرکت	ایضاً	۱۶	شاغل	شامل	ایضاً	۲۳	جو تہا جدالدین	کہ جو تہا جدالدین
۵۵	۸	خوف رجا	خوف ورجا	ایضاً	۹	وہ حرکت	وہ جو حرکت	ایضاً	۲۱	بجہان	بہ جہان	ایضاً	۲۴	دبیسی	آویسی
۵۶	۱۶	سرو جہار	سرو جہاد	ایضاً	۱۴	بغیر شبہ وگمان	بغیر شبہ و گمان	۱۲۵	۱۵	کر	گرا	۱۵۱	۱۲	گرامی تہا	گرامی شان
۵۸	۹	سکینگے سب	سکینگے اب	۹۸	۱	سرہ الوالا	سرہ الاسفل	ایضاً	ایضاً	اب	آب	ایضاً	۱۴	سوشس	نوشس
۵۹	۲۵	اسکو رقم	انکو رقم	۹۹	۱۷	تب برکت	تب ہی برکت	۱۲۶	۱۶	تہنا	تنہا	۱۵۵	۱۱	پدر ذکریا	پدر ذکریا
ایضاً	ایضاً	اپنے رحلت	کہا رحلت	ایضاً	۱۸	لیس برکت سے	عزو برکت	ایضاً	۲۷	سجھے	نجھے	ایضاً	۱۲	اور ابوذکریا	ابوذکریا
۶۲	۱۷	وقت صبح	وقت بیچ	۱۰۱	۵	ہمن سبب	ہمن جب	۱۲۷	۱	چیتے ہون	چاہتا ہون	ایضاً	۲۴	ابین جوزی	ابن جوزی
۶۳	۱۹	آباہی	آتا ہی	ایضاً	۸	ششرم کیا	شرم لیا	۱۲۹	۲۴	مجہول	مجہولی	۱۵۶	۱۴	لزیٹے مین	لزتے مین
ایضاً	۲۱	تبا دیا	بنا دیا	ایضاً	۱۱	اور منشرح	منشرح اور	۱۳۰	۴	والا	اعلا	۱۵۷	۱۹	اور ہوتا برن کبہی اکبر	کبہی ہوتا تھا فرمائی باہر
ایضاً	ایضاً	انکو ہمت	اسکو ہمت	۱۰۲	۱۳	کرتو	کرتو	ایضاً	۲۷	کیا	کہا	ایضاً	۲۲	ریا فتین	ریاضتین ہین
۶۵	۴	کرد	کرتو	ایضاً	۱۷	مطمئین	مطمئن	۱۳۲	۱۱	بکررہے	ہی مکررہے	۱۵۹	۱۱	صدق سے	صدق سے تب
ایضاً	۱۴	اور شبید	اور رشید	۱۰۳	۶	شیطان سے	شیطان ہی	ایضاً	۲۶	بنگاہ	ناگاہ	۱۵۹	۱۴	انور	انوار
ایضاً	ایضاً	امجد	ماجد	۱۰۴	۲۲	غالب ہوونگی	غالب آئیگی	۱۳۳	۱۴	فقر	فقیر	۱۶۰	۲۵	برکت سے	ہی برکت سے
۶۷	۳	صوفیان	صوفیہ	۱۰۵	۱۸	لفتش سے جو تھا	چونچی بچتا	ایضاً	۲۷	کرمین	کرامتین	۱۶۱	۱۷	آدمی ہونے عجب	آدمی ہونے تعجب
۶۸	۸	کسب	ند کسب	ایضاً	۲۱	طالع	طامع	۱۳۴	۲۰	ودرش مناظرہ	ودرش مناظرہ	۱۶۱	۱۹	تو برکت دے	اور تو برکت دے
۶۹	۱۹	ہیئت	ہیبت	۱۰۷	۱۶	ارجمند سکا	ارجمند ترا	۱۳۴	۲۷	گیا شہر	گیا شہر	۱۶۲	۲	کی برکت سے	کی تو برکت سے
۷۳	حاشیہ	سطانی سکتے	مطابق عبارتین سکتے	ایضاً	۲۲	سابقین	سابقین	۱۳۹	۲۴	خدمت خلق	خدمت حق	۱۶۲	۸	نام کی برکت سے	نام کی برکت سے

جلد ثانی کتاب تذکرۃ الاولیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ذکر شیخ ابو سلیمان دارائی قدس سرہ

عارج اوج حق شناسائی
بوسلیمان جو تھا دارائی

ایک تو نے کہا ہیگا دارا تم
کہ وہ قریہ ہی در نواح شام

بوسلیمان انکا تھا ساکن
جامع علم ظاہر و باطن

وقت مین اپنے وہ یگانہ تھا
ہادی و مرجع زمانہ تھا

تھی ریاضت مین اسکو شان کبیر
بھو کچھ سمجھے مین نہ تھا اسکا نظیر

ہین اشارات بس لطیف اسکے
اور ملفوظ ہین شریف اسکے

ایک صحابئ احمدِ مُرسل
جسکو کہتے معاذ ابن جبل

بوسلیمان تھا اسکے یارون سے
اسکے شاگرد جان نثارون سے

علم دین اس سے ہی پڑہا تھا وہ
فیض اس سے ہی جان لیا تھا وہ

بس وہ اخیارِ تابعین سے ہی
اور مشاہیرِ عارفین سے ہی

اسطرح بولتا ہی وہ ماجد
مین نے تھا ایک رات در مسجد

آہ سرمے کی سخت شدت تھی
تن پہ میرے بڑی اذیت تھی

مین نے اس رنج سے ہی وقت دعا
اپنے دو ہاتھ بھی اُٹھا نہ سکا

ایک ہی ہاتھ مین نے اپنا اُٹھا
حق کی درگاہ مین کیا یون دعا

بعد ازان جسکہ مین نے خواب کیا
ہاتف غیب سے ہوی یہہ ندا

حصہ یک ہاتھ کا جو تھا تیرے
جب تو مانگا دئے ہین ہمنے تجھے

ہاتھ دوسرا بھی گر اٹھاتا تو
حصہ اُسکا بھی ہم سے پاتا تو

مین نے یہہ سنتے ہی قسم کھایا
کہ نہ مانگون دعا دو ہاتھ سوا

اور کہا ایک رات مین سویا
ورد میرا میرے سبب فوت ہوا

خواب مین میرے حور یک آئی
اور اسطرح مجھ سے کہنے لگی

ایسا بے فکر کیون تو سوتا ہی
کیا تو رحمت ابد کی کھوتا ہی

پانسو سال کی تو مدت سے
بسکہ انواع زیب و زینت سے

تیرے خاطر سنوارتے ہین مجھے
حکم حق سے سنگارتے ہین مجھے

یون ہی ہردم سنوارے جاو نیز
تا ترے سے نکاح پاؤن مین

اور کہا ایک رات سویا مین
خواب مین ایک حور دیکھا مین

بسکہ خوشوقت اور شادان تھی
اور کمال خوشی سے خندان تھی

اسکے ہنسنے سے جو کھلے انوار
وصف اسکی نہو سکے زنہار

مین نے پوچھا اُسے ای فرخ فال
پائی کیا یہہ نور و حسن و جمال

وہ کہی ایک شب ز خوف خدا
ای فلان یاد کر جو تو رویا

اسی پانی سے مُنہہ مراد ہوئے
ہی یہ نور و جمال سب اس سے

مومنو یہہ تمہاری چشم کا آب
چہرۂ حور کا بڑہاوے تاب

جسقدر تم زیادہ رووینگے
حسن ہمکو یہان بڑہاوینگے

اور ہی اُسنے کہا کہ صبح و مسا
آہ کھاتے ہی اسکو میرا حال
نہ سماوے جب ایک دانہ تل
اور کہا جبکہ سوے مکہ گیا
مین کہا گر یہہ خشک ہوویگا
مینے زمزم پر بیٹھا کئی سال
کہا احرام مین وہ عارف نیک
بول اٹھتے کے ظالمون سے ترے
اور کہا نفقہ مال شبہ سے لے
نقل ہی صالح ابن عبد کریم
پوچھے ہی کونسا ہت روشن
کہا شیخ وہ عجب کے سات
نیک اعمال جو کہ ایسے ہین
جبکہ غالب ہو خوف حق پہ رجا
خوف دل مین نہ گر ہمیشہ رہے
کہا جس دل سے خوف ہووے جدا
کہ عمل کرتے ہین رجا پر سب
خوف ایسا سمجھے رہے جاوید
اور کہا دل تو اپنا شوق مین ڈال
یعنے یہہ بات جان لیجے آج
اور رونے سے باندہنا جان
یعنے سیری سے جسنے کھاویگا
اندرون از طعام خالی دار
اور کہا جسنے کھاوے سیر ہیسے
اور حکمت کے جوکہ ہین باتین
اور عبادت بھی آپ ہووے گران
سارے کومن ہون مسجد مین جب

نمک و نان مینے کھاتا تھا
گم وہ مین ہوگیا ہی تا یکسال
لاکھہ شہوت جب ہون جمع دل
مین وہان یک مرید کو دیکھا
بول اسوقت کہا تو پیویگا
بولکر یون گیا ہی وہ درحال
نہین کہتا تھا خوف سے لبیک
کہ یقین نا کرین وہ یاد مجھے
آہ جو حج کے واسطے جاوے
کہا یکبار اسطرح ای فہیم
وہ کہا ہی جا بہت روشن
اور بولا یہہ کیسی ہیگی بات
نہین دیکھو رجا سے ہوتے ہین
دل مین اکثر فساد آویگا
بلکہ کچھہ خوف گاہ گہ ہووے
دل وہ بیشک خراب ہوویگا
گر سکے کر عمل تو خوف پہ تب
کہ نہ رحمت سے ہووے نا امید
بعد ازان دل خوف مین ڈال
خوف کا ہی تو رہ بہت محتاج
ہی بلاشک علامت خذلان
نور دل آہ اسکا جاویگا
تا در و نور معرفت بینی
آہ جیسے چیز اُس پہ آوینگے
بھول جاوے نہ اسکو یاد رہین
نہ ادا کر سکے اُسے شادان
عمر بلون مین رہیگا آہ وہ تب

دانہ یک تل کا تھا نمک سے لگا
مین حقیقت وہ تل کے دانے کی
آہ کیا کام ہووے اس دل سے
آب زمزم ہی اُسنے پیتا تھا
سنتے ہی یہہ اٹھا ہی وہ آگاہ
شیخ دین احمد حواری جو
اور اسطرح ہمسکو فرماتا
جبکہ ظالم نے مجھ کو یاد کرے
اور جا کر وہان کہا لبیک
کہ ہین خوف و رجا دو امر ضرور
سنکے لوگون نے یہہ سخن اس سے
تو سے صوم و صلوٰۃ و نیک اعمال
اور بولا یہہ دنیا و عقبیٰ
اور جب خوف دل مین اتم ہو
نہو حاصل اُسے خشوع دل
ایکدن احمد حواری کو
کہا اپنے پسر کو یون لقمان
اور تو امید ایسی حق سے رکھے
تا بلا شبہ شوق کو تیرے
اور کہا سب امور مین فاضل
اور جو نور دل کا ہی ای یار
کیا کہا خوب عاشق جانباز
اور کہا احتلام آفت ہی
جو عبادت بجا وہ لاویگا
اور وہ خلق پر نہووے شفیق
اور شہوت نفس شام و سحر
اور کہا حق کے پاس ای فاخر

ایکدن مینے آہ وہ کھایا
کچھہ نہین جانتا ہون کیسی تھی
کیا بن آویگا ویسے غافل سے
کچھہ نکھاتا تھا اور اُسکے سوا
اور بولا مجھے جزاک اللہ
تھا اُسیکا مرید نیکو خو
حق نے موسیٰ پہ وحی یون بھیجا
مین کرون یاد اسکو لعنت سے
تو کہا جاویگا وہ لا لبیک
دل مین مومن کے ہینگے دو نور
بو سلیمان سے کہے جاسکے
خوف سے ہی ہوا کرین ہر حال
اصل ہر چیز کا ہی خوف خدا
جا تو اُسکو خشوع لازم ہو
دل نہ ویسا ہو قرب کے قابل
کہا دیکھیگا لوگ کو جب تو
کہ ڈرا کر خدا سے تو ہر آن
کہ تو ایمن نہ اس سے ہو جاوے
وہ ترا خوف راہ سے لیوے
نفس کا ہی خلاف ای عاقل
کھانا سیر سے اسکا ہی زنگار
مصلح الدین سعدی شیراز
کہ وہ سیری کی یک علامت ہی
نہ حلاوت وہ اس مین پاویگا
جانے سب کو بھی سیر بالتحقیق
دن بدن اُنمین ہون زیادہ تر
بھوکھہ ہی یک خزانہ عام

ہر کسیکو وہ حق نزد دیتا ہی / پر اسیکو جو دوست رکھتا ہی
کہا جب سیر ہووے کوئی مہمات / بھوکھے اعضا ہون اسکے باشہوات
اور جسوقت وہ رہے بھوکا / سیر ہوتے سے ہون سب اعضا
یعنے جب تک شکم نہ سیر ہووے / کوئی شہوت بھی آرزو نہ کرے
کہا سیری کلید دنیا ہی / بھوکھا جانو کلید عقبی ہی
بھوکھ سے ہی یقین ہو نفس ذلیل / اور دل اس سے نرم ہو بتقلیل
اور علم سماوی بھی ہر آن / غیب سے تجھ پہ ہوویگا ریزان
اور بولا کہ معرفت دن رات / ہیگی نزدیک تر خموشی سات
اور ذکر خدا سے ہی بضرور / ہووے مومن کا دل یقین پر نور
اور ذکر خدا ہی اسکی غذا / اسکی رحمت ہی انس مولا
اور مسجد سمجھ ہی اسکی دکان / اور عبادت ہی کسب اسکا جان
اور قرآن بضاعت اسکی ہی / وہی اصل سعادت اسکی ہی
دنیا جاے زرعت ای آگاہ / اور قیامت ہی اسکا خرمن گاہ
اور بلاشبہ اسکا ثمرہ رنج / حق تعالی کے ہی ثواب کا گنج
اور جس چیز مین نہین ہی شر / ہی وہی شکر نعمتون کے اوپر
اور وہ ہی صبر ہی بلا مین ترا / اور مونس ہی ابتلا مین ترا
شیخ احمد حواری یون بولا / جامہ یکدن سفید وہ پہنا
اور کہا آہ کاش دل میرا / ہووے ایسا سفید درد[عہ] کہا
جیونکہ کپڑے دن مین یہہ میرا کپڑا / پاک تر اور سفید تر ہیگا
اور کہا جو نکات قوم کے ہین / دل مین میرے کئی گذرتے ہین
پر نکرتا ہون انکو مین نے قبول / جب تلک نا ہون دو گواہ عدل
دو گواہ وے کتاب و سنت ہین / کہ وہی اصل دین و ملت ہین
اور مناجات مین بسوز و گداز / اسطرح بولتا تھا وہ بے نیاز
ای دو عالم کے مالک و خالق / تیری خدمت کے کب ہی وہ لایق
نہو جب تک وہ تیر خدا منگار / ہووے تیرا مطیع سر و جہار
تیری رحمت سے کیون امید رکھے / جو نہ شرماوے تیرے عصیان سے
کلمات اسکے ایسے ہین اکثر / مین کیا اکتفا اسیکے اوپر
نقل ہی اسنے جب وفات کیا / دیکھے اسکو بعالم رویا (خواب)
اور پوچھے کہ تیرے بعد حیات / کہا کیا بول حق نے تیرے سات
کہا مولا نے مجھ پہ رحمت کی / اور ہر حال پر عنایت کی
پر بشارت یہہ قوم کی ای جان / آہ مجھکو بہت دشمنی ہی یان
یعنے رکھتا تھا آہ مین شہرت / درمیان اہل دین کے باعزت
آہ شہرت بھی ایک آفت ہی / ہان سلامت بچے عزلت ہی
ہووے خوشنود اسکے ساتھ خدا / روح اللہ روحہ ابدا

ذکر محمد سماک رحمۃ اللہ علیہ

گنج عرفان واعظ قرآن / بحر فیضان حافظ اخوان
جہر اوج معارف و ادراک / قطب دوران محمد سماک
زاہدون عابدون کا سر دفتر / طالبان خدا کا تھا رہبر
اور وہ اپنے وقت کا تھا امام / اسکا مقبول و مستند تھا کلام
اور اسکا بیان شافی تھا / اسکا ہر قول سب کو کافی تھا
واعظی مین تھی اسکو شان کبیر / کوئی اسمین نہین تھا اسکا نظیر
شیخ معروف کرخی فاخر / اسکے ہوتا تھا وعظ مین حاضر
اسکے فیض کلام سے ای نیک / اسنے پایا تھا جان کشایش ایک
اور ہارون رشید ساتھ اسکے / پیش آتا بہت تواضع سے
شیخ اسطرح بولتا تھا سدا / کہ ہی حق بیچ جان تواضع کا
کہ کسی پر بھی آپ کو زنہار / سمجھے افضل کبھی نہ سر و جہار
اور یون بولتا تھا جانو تم / اسکے آگے جو ہوگئے مردم
رکھتے تھے بالیقین وے حکم دوا / لوگ پاتے تھے بس انہون سے شفا
لوگ اسوقت کے ہین بد یقین / درد ایسا جسسے دوا ہی نہین
جان لیں حق کو مونس و دمساز / اور ہو اسکی کتاب سے ہمراز
اور بولا ہی طمع ایک رسن / جسسے قیدی ہین سر او گردن
تیر و گردن سے وہ نکالے جب / قید سے بالیقین چھٹیگا تب
کہا تھا ایک وقت ایسا مان / وعظ کہتا تھا وعظون پہ گران
جیسا اسوقت سننے والون / ہی گران تر عمل بشام و سحر

تھی کمی جانو واعظوں کی تب ہی کمی جیسے عالمون کی اب
یون کہا احمد حواری ای یار ابن سماک تب ہوا بیمار
اسکا قارورہ مین لیجاتا تھا اسکے گھر جو طبیب ترسا تھا
رہ مین یک پیر مرد مجھسے ملا کہ نہ پایا تھی اس سے شان علا
بسکہ نورانی اسکا تھا چہرہ پہنا تھا وہ لباس پاکیزہ
اس سے خوشبو مہک رہی تھی پوچھا مجھکو کہان چلا ہی تو اب
اسکا احوال مین کیا ظاہر کہا سبحان اللہ وہ فاجر
کہا کہ آہ دوستدار خدا دشمن حق سے اب مدد چاہا
جلد تر اب یہان سے تو پھر جا ابن سماک سے تو کہہ ایسا
ہے جہان جو دو اسپہ ہاتھ کھچے اور پڑھے یہ دعا شفا پاوے

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰہُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ

مین نے جاکر کہا یہ حالت سب شیخ ویسا ہی سن کیا ہی جب
فضل حق سے وہین شفا پایا بعد اسطرح مجھکو فرمایا
کون تھا کہا اسنے تو پہچانا مین کہا اسکو مین نہین جانا
شیخ اسطرح تب مرے سے کہا کہ یقین خضر تھا وہ مرد خدا
نقل ہی حال نزع مین اپنے عرض کرتا تھا حق سے یون اسنے
یا الٰہی تو جانتا ہی سب کر گنہ آہ جبکہ مینے کیا
اہل طاعت ترے جو ہین یا رب مین نے رکھتا تھا دوست انکو سب
پس وہی دوستی کو ای مولا کیجے کفارہ ان گناہون کا
نقل ہی اس سے پوچھے اہل فلاح نہین کرتا ہی کس لیے تو نکاح
تب وہ کہنے لگا دو شیطانکی نہین طاقت ہی آہ مجھکو کبھی
پوچھے کیسے ہین بول دو شیطان اسطرح تب لگا وہ کرنے بیان
کہا شیطان ایک ہی میرا اور شیطان ہی دو سارزن کا
دو تو شیطان کے ہاتھ مین ہیہات مین ستیز کسطرح سہون آفات
جبکہ رحلت کیا وہ دنیا سے خواب مین دیکھ کر اسے پوچھے
کہا کیا تیرے ساتھ رب انام کہا حق نے کیا مرا اکرام
وہ نوازا ہی مجھ پہ رحمت کی اور مجھے مغفرت کی خلعت دی
نہ کسی قوم کو وہ عزت ہی نہین ویسی کسیکو حرمت ہی
تن کو جو رنج بندگی مین دال پھر اٹھاوے وہ بار قوت عیال
ہینگے اسکی فضیلتین اکثر قدس اللہ سرہ الانور

ذکر محمد ابن اسلم طوسی رحمۃ اللہ علیہ

عالم و عارف خدا آگاہ تابع سنت رسول اللہ
زہد و طاعت مین جو مجتہد ہی نام اسکا سمجھ محمد ہی
ہے وہ فرزند اسلم طوسی رہ نورد منازل قدسی
وقت مین اپنے وہ یگانہ تھا قطب دین قدوۂ زمانہ تھا
قول تھا اسکا خلق مین مقبول بولتے تھے اسے لسان رسول
اسکے حرکات پاک اور سکنات حسب سنت ہی پائے سب اوقات
اتباع سنن مین اسکا قدم تہا بہت فعل و قول مین محکم
باامام علی گرامی شان ابن موسیٰ رضا رفیع مکان
اسنے آیا شہر نیشاپور اسنے تقدیم کرکے خلق وفور
سر پہ اسکے کلاہ ایک نمدین پیرہن بر مین اسکے تھا پشمین
اور خریطہ بھی یک کتابونکا دوش پر اپنے وہ اٹھایا تھا
لوگ اسطرح اسکو جب دیکھے سب کے سب زار زار ہو روئے
اور کہنے لگے کہ تیرے تین ہم نہ اسطرح دیکھ سکتے ہین
اور کہتے ہین اسنے واعظ تھا دین کے احکام کا محافظ تھا
اسکی مجلس مین لوگ ہی تھوڑے جلسے سے پہلے جمع آتے تھے
دن بدن پس لگے ہین ہونے زیاد سننے لاگے ہین وعظ اور ارشاد
تاکہ پنجاہ ہزار شخص شہیر پائے اس باصفا سے فیض کثیر
کہ فسادون سبھی باز آئے ہین بالیقین راہ رست پائے ہین
آہ ظالم تھا جبکہ معتزلی قید اسکو کیا بہ خبث دلی
کہتے تھے اسطرح وہ ذیشان کو کہ تو مخلوق بول قرآن کو
نہین نہار بولتا تھا وہ لب نہین اسمین کھولتا تھا وہ
قید تھا اسکو سخت تردد حال قید خانے مین اسکا تھا یہ حال
جمعہ کا روز جبکہ آتا تھا فرحت و انبساط پاتا تھا

غسل مسنون کرا دا خوشحال ۔ اور سجادہ اپنے دوش پہ ڈال
کہتا تھا جانتا ہے تو یا رب ۔ جو تھا مجھ پر ادا کیا مین اب
بعد ازان بادشاہ عبد اللہ ۔ ابن طاہر جو تھا گرامی جاہ
تین دن تک بھی صبح سے تا شام ۔ آئے سب شہر یون نے بہر سلام
کہے سب آئے پر وہ شخص شریف ۔ نہین لائے حضور مین تشریف
پوچھا وہ کس لئے نہین آئے ۔ اس سے لوگون نے یون بیان کئے
کہا سلطان کہ وے نکو انجام ۔ گر نہ تشریف لاوے بہر سلام
احمد حرب پاس وہ سلطان ۔ باعقیدت گیا ہے پہلے جان
ایک ساعت وہ خم کیا تھا سر ۔ بعد سلطان پر کیا ہے نظر
سچ ہے بیشک تو خوب صورت ہے ۔ صاحب حسن پر ملاحت ہے
بادشاہ جب سنا ہے یہ تقریر ۔ پایا باطن مین اپنے یک تاثیر
ابن اسلم نے گھر مین آنیکا ۔ نہین اس بادشاہ کو اذن دیا
لوگ بولے کہ شیخ جمعہ کے روز ۔ ہووے مسجد طرف ہے جلوہ فروز
جلد گھوڑے سے اپنے وہ اترا ۔ اور اگر اسے سلام کیا
بادشہ جلد رو بقبلہ ہوا ۔ بسر سجدہ ہو یون کیا ہے دعا
نیک بندہ ہے اسنے تیرا جب ۔ دوست رکھتا ہون اسکو مین بھی اب
حق دعا اسکی مستجاب کیا ۔ اسکے مقصد سے کامیاب کیا
ایک مسجد مین وہ مقام کیا ۔ حق کی طاعات مین قیام کیا
ایک دن دل بہت ہی چاہا ہے ۔ پانی تب چاہ سے وہ کھینچا ہے
تاکہ ہووے کچھ نزا آب روان ۔ نفع مین خلق کے ہو نقصان
نقل ہے یک بزرگ نے بولا ۔ کہ مین جس وقت شہر روم مین تھا
کہ ای ملعون یہ کیا ہے تیرا حال ۔ تب وہ کہنے لگا بہ درد و ملال
اس لئے مین یہان ہوا سے گرا ۔ بلکہ نزدیک تھا گرون اوندھا
ایک دن یک جہود نے آیا ۔ قرض اپنا ہے شیخ سے چاہا
اسکے پیر سے ہے تجھے تب ۔ اسکو بولا اٹھا لے انکو اب
وہ کہا دین ہے ترا سچا ۔ وہین ایمان صدق سے لایا
اور حرمین کا امام بھی تھا ۔ بو علی سے ہے یون سوال کیا

۴ [illegible] ۱۲

قید خانے کے در تلک آتا ۔ منع جب کرتے اسکو پھر جاتا
رہا دو سال قید مین ناچار ۔ پایا زندان سے بعد ازان چھٹکار
آیا ہے بار ریاست و اقبال ۔ گئے سب عمدگون نے استقبال
بعد ازان بادشاہ نے پوچھا ۔ ہین اکابر سے کوئی باقی کیا
احمد حرب ہے سمجھ اول ۔ ابن اسلم ہے دوسرا الحمل
کہ ہین وے عالمان ربانی ۔ ہر دو ہین عارفان حقانی
مین ہے ان کے سلام کے خاطر ۔ انکی خدمت مین جاؤنگا آخر
شیخ کو جب خبر دئے ہین جا ۔ کہا ملنے بجز نہین چارا
اور بولا سنا تھا مین سقیل ۔ کہ ہے تو خوب رو جمیل و شکیل
معصیت سے خدا کے ای ہشیار ۔ اپنی صورت نہ زشت کر زنہار
بعد رخصت وہ اس سے پایا ہے ۔ ابن اسلم کے گھر پہ آیا ہے
دیر تک یونہی وہ کھڑا تھا سو ۔ چاہا ہر چند پر نہ پایا بار
لیس گیا روز جمعہ پھر آیا ۔ ابن اسلم کو راہ مین پایا
اور اسکے قدم کو بوسہ دیا ۔ شیخ نے اس سے منہ کو پھیر لیا
یا الٰہی مین بد ہون سر و علن ۔ اسلئے مجھکو وہ رکھے دشمن
پس یہ بد کار کو کرم سے ترے ۔ اب تو توفیق کار نیک کی دے
الغرض ابن اسلم سالم ۔ پھر ہوا شہر طوس کا عازم
آب جاری تھا در اپر اسکے ۔ کبھی کوزہ نہ یک لیا اس سے
اسکو آب روان مین ڈال دیا ۔ ایک کوزہ وہ نہر سے ہی لیا
بعد ازان پھر گیا وہ نیشاپور ۔ کیا اس شہر کو وہ فائض نور
دیکھا ابلیس کو ہوا سے گرا ۔ مین نے تب اس لعین کو پوچھا
ابن اسلم نے اب کیا ہے وضو ۔ خوف اسکا بہت ہوا مجھکو
نقل ہے اسنے وام لیا تھا ۔ اور فقیرونکو صدقہ دیا تھا
پاس اسکے نہین تھا ایک درم ۔ ہان تراشا تھا اسنے ایک قلم
حسب فرمان اٹھا لیا وہ جہود ۔ حکم حق سے وزیر ہو ہین زود
نقل ہے شیخ بو علی نیشان ۔ وعظ کہتا تھا ایکدن ایجان
ورثۃ الانبیا ہین جو علما ۔ کونسی ہے گروہ وہ فرما

بو علی نے کہا جو ہی سائل — ہی وہ البتہ وارث کامل
نقل ہی اسکا ایک ہمسایہ — ایک شب اسکو خواب مین دیکھا
آیا تا شیخ کو خبر دیوے — مر چکا تھا وہ نقل دنیا سے
وہی خرقہ سنوا تھائے ہین — اور جنازے اپر اتارے ہین
دیکھے دو پیر زن جہاڑی پر — کہنے لاگے ہین آپ یہہ کر کے نظر
اسکو دنیا فریب دے نہ سکی — دام مین اپنے اسکو لے نہ سکی

ذکر احمد حرب رحمۃ اللہ علیہ

کہ امین تھا وہ شرع و سنت کا — اور معین تھا وہ دین و ملت کا
اور اسکے فضیلتین ہین کثیر — زہد و طاعت مین نہین تھا اسکا نظیر
شیخ یحیی معاذ رازی جب — کی ہی رحلت یہہ کی وصیت تب
اور تقوی مین کیا لکھون اسکا — احتیاط آہ کیا کہون اسکا
مین نے پالی تھی اسکو جان یقین — کھا تو کچھہ اسمین تہ وہ شبہہ نہین
اور وہ ہمسایہ لشکری ہی جب — مین نہ کھاونگا گوشت اسکا اب
جا ہا حلاق ایکدن آکے — مونڈے لب اسکے تا درست کرے
ایک لمحہ تو ٹھہرئے ای ہمام — شیخ بولا کہ کر تو اپنا کام
نقل ہی ایک دوست اسکا تھا — اسنے یکبار اسکو نامہ لکھا
وقت قامت کے ایکدن اسنے — یون کہا ایک مرید کو اپنے
کہ نہ پھر بھیجئے رقیمہ تو — نہین فرصت جواب کی ہمکو
شیخ اپنے پسر کو شام و سحر — حکم کرتا تھا بس توکل پر
گر ہو مطلوب کوئی شی تجھہ کو — تو یہہ روزن کے پاس تب آتو
اہل خانہ کو یون وہ بولا تھا — کہ کوئی چیز جب وہ چاہیگا
اہل خانہ نہ ایکدن تھے مگر — پاس روزن کے آیا اسکا پسر
اہل خانہ نے آکے دیکھے تمام — کہ وہ فرزند کھا رہا ہی طعام
شیخ نے سنکے یون کہا تحقیق — کہ مسلم اسے ہوی یہہ طریق
گذرا اسکی زبان پہ ایک سخن — دل میرا اس سے ہوگا روشن
نقل ہی سیدان نشاپور — آئے تھے ایکروز اسکے حضور
مست نکلا ہی ایسے گھر سے شتاب — ہاتھہ مین اپنے وہ لیا تھا رباب

اور اب در پیہ جو ہی سویا — ابن اسلم طرف اشارہ کیا
ابن اسلم کہا ہی شکر خدا — رنج سے اب نجات مجھہ کو دیا
نقل ہی زندگی مین وہ شیخ جو — خرقہ کہنہ پہنتا تھا جو
بیٹھتا تھا بھی وہ جو مدت پر — وہ بھی ڈالے ہین لا جنازے پر
ابن اسلم نے جو کہ رکھتا تھا — اپنے ہمراہ ہی اسکو لیکے گیا
اسنے دنیا مین تھا بڑا زاہد — قدس اللہ سرہ الماجد
فخر امجاد زبدۂ زہاد — سر افراد و قدوۂ عباد
احمد حرب ہیگا اسکا نام — حق دیا تھا اسے بلند مقام
معتقد اسکے ساتھہ با اکرام — تھے یہان تک سمجھہ خواص و عام
میرے رخسار بعد نقل کے تم — راکھو اسکے قدم پہ ای مردم
اسکی مادر نے مرغ بریان کر — ایکدن اسکو یون کہی ای پسر
کھا یکدن پہ بام ہمسایہ — چڑے کے دانہ یہہ چند کھایا تھا
نقل ہی ذکر حق مین وہ کامل — تھا شب و روز اسقدر شاغل
ذکر سے ہل رہتے تھے اسکے لب — اسکو حلاق یون کہا ہی تب
حسب فرمان وہ کام کرنے لگا — چند جا لب پہ اسکو زخم ہوا
منقضی ہوگئے ہین یک مدت — نہین پایا جواب کی فرصت
بھیجے دو اسکے خط کا لکھے جواب — اور اسطرح آمین لکھہ بصواب
اور مشغول رہ خدا سے مدام — ختم کر والسلام والاکرام
اسکی تحریص اسکو دیتا تھا — اور اسطرح اسکو فرمایا
اور یون عرض کر ای میرے رب — وہ فلان چیز مجھہ کو دیجے اب
ڈالو وہ چیز جلد روزن سے — ایک مدت ہین اسطرح گذرے
حسب عادت طعام وہ چاہا — حق تعالی اپنے غیب سے بھیجا
پوچھے کھانا کہان سے یہہ پایا — کہا روزن سے ہی یقین آیا
نقل ہی ایک بزرگ کہتا تھا — مین تھے مجلس پہ شیخ کے گذرا
اب تو چالیس سال ہین گذرے — ذوق اسکا ابھی ہی دل مین مرے
احمد حرب کا تھا یک لڑکا — بے سعادت بڑا ہی فاجر تھا
جب وہ سادات پاک پر گذرا — کچھہ نہین اسپہ التفات کیا

خاطر باصفا مین ان کے سب — یک تغیر ہی اُس سے آیا تب
شیخ کہنے لگا بعجز و فور — ای بزرگو مجھے رکھو معذور
میرے ہمسائگون سے ایک عزیز — بھیجا تھا ایک رات کوئی چیز
آہ وہ چیز مین نے لے کھایا — اور صحبت کا اتفاق ہوا
پایا ہی حمل اسکا استقرار — اور کیا مین نے جبکہ استفسار
ہوا معلوم گھر سے سلطان کے — شی وہ ہمسائگون نے لائے تھے
نقل ہی اسکا ایک ہمسایہ — ایک آتش پرست رہتا تھا
اور بہرام نام تھا اُسکا — وہ تجارت کو مال بھیجا تھا
رہ مین چورون نے جبکہ پائے ہین — مال و زر اسکا وے چرائے ہین
شیخ نے یہہ خبر سنا ہی جب — اپنے یارون سے یون کہا ہی تب
آؤ تا جا کے اسکی دلداری — ہم کرین آج اسکی غمخواری
گرچہ ہی گبر پر ہی ہمسایہ — پس وہ تشریف اسکے گھر لایا
کیا بہرام اسکا استقبال — اور کیا اسکی عزت و اجلال
شیخ کی آستین پہ بوسہ دیا — اور حرمت سے اسکو بٹھلایا
سخت تر قحط کے تھے وہ ایام — چاہتا تھا کہ تا کھلاوے طعام
شیخ نے اسکو یون کہا ہی ہم — محض پرسش لئے ہین آئے ہم
ہم سنے ہین کہ مال و زر تیرا — راہ مین دزد ہین چرائے آ
کہا بہرام ہان چرائے ہین — اس مین سہ شکر مجھہ پہ آئے ہین
اولاً لیگئے وے میرسے — نہین مین نے لیا ہون دوسرے سے
دوسرا یہہ کہ لے گئے آدہا — اور چھوڑے مرے لئے آدہا
تیسرا یہہ کہ لے گئے دنیا — اور باقی رہا ہی دین مرا
شیخ اسکا تو پسند کیا — اور یارون کو اپنے فرمایا
کہ یہہ تینو سخن کو لکھ کے رکھو — اس سے آتی ہی آشنائی کی بو
بعد ازان شیخ اسکو یون پوچھا — کیون تو کرتا ہی آگ کا پوجا
کہا تا نا جلاوے کل وہ مجھے — اور مرے سے نہ بیوفائی کرے
مین بہت لکڑیان کھلایا اُسے — قرب حق کا وہ تا دلاوے مجھے
شیخ اسطرح اسکو فرمایا — آہ تو کیا مغالطہ پایا
کیونکہ آتش ضعیف ہی بسیار — نہ رکھے اختیار وہ زنہار
ڈالے گر اسپہ ایک طفل بھی آب — وہین ہوتی ہی سرد بیشتاب
ایسی ہووے گی جو ضعیف یقین — کیون وہ پہنچاوے باقوی متین
خاک اپنے سے جو نہ دفع کرے — کیون وہ درگاہ حق مین پہنچاوے
اور وہ مشک کو نجاست سے — نہ جدا کر سکے جہالت سے
بلکہ دونو کو وہ جلا دیوے — کون بہتر ہی اسمین تا سو تجھے
تو تو ہفتاد سال ای بہرام — اسکو پوجا ہی صبح و شام مدام
اور پوجا نہین ہون مین اسکو — دیکھین کچھ ہاتھہ اُسے ہم ہر دو
کرتی ہی یا نہین ترے سے وفا — بات یہہ سنکے وہ پسند کیا
کہا ای شیخ صاحب اجلال — تجھ سے کرتا ہون مین چہار سوال
گر جواب انکا دیوگا بصواب — ابھی ایمان لاونگا مین شتاب
شیخ بولا اسے جو چہتا ہی — پوچھ میرے سے تب وہ پوچھا ہی
یہی پہلا سوال ہی کہ خدا — کس لئے خلق کو کیا پیدا
دوسرا یہہ کہ جب کیا پیدا — رزق دیتا ہی کس لئے انکا
تیسرا دیوے رزق انکو جب — کس لئے مارتا ہی انکو سب
چوتھا جب اُن پہ موت لاتا ہی — کس لئے پھر انہین اٹھاتا ہی
شیخ اسطرح اسکو فرمایا — کہ انہین اس لئے کیا پیدا
خالقیت سے تا اسے جانین — اپنا خالق اسیکو پہچانین
اسلئے دیوے رزق انکو سبھی — تا پچھانین اسے برزاقی
مارے اسواسطے انہین باری — تا پچھانین اسے بہ قہاری
اور اٹھاتا ہی اس لئے آخر — تا وے جانین اسیکو ہی قادر
کہا بہرام سچ تو فرمایا — بعد ازان جلد آگ لے آیا
تا کرے امتحان اسکے سات — شیخ اسپر رکھا ہی اپنا ہات
یونہی گذری ہی اسپہ یکساعت — کچھ نہ پہنچی ہی شیخ کو زحمت
دیکھ بہرام ہوگیا حیران — دین باطل سے پھر گیا اُس آن
اور وہین صدق سے پڑھا دلخواہ — کلمہ لا الہ الا اللہ
شیخ نعرہ کیا ہی یک پرجوش — اور گرا ہی زمین پہ بیہوش

ہوش پایا ہی بعد یکساعت ۔ پوچھے یاروں نے کیا تھی یہہ حالت
کہا ایمان لایا جب بہرام ۔ دل مین میرے ہوا ہی یہہ الہام
بعد ہفتاد سال ای احمد ۔ ہوا ایمان سے وہ سعید ابد
اور ہفتاد سال صبح و شام ۔ تو گذارا بہ ملت اسلام
آخر حال کیا تو لاوے گا ۔ مین یہہ سنتے ہی ہوش کھو کے گرا
نقل ہی اپنی عمر مین جا شا ۔ وہ نہین کوئی شب مین سوتا تھا
کہے یاروں نے ای نکو انجام ۔ کیا ہو گر پاوے ایکشب آرام
کہا بالاے سیر یہہ جسکے یقین ۔ کرین آراستہ بہشت برین
اور دن رات اسکے زیر قدم ۔ آہ سلگاتے ہون سقر ہر دم
اور نہین جانتا ہی وہ اصلا ۔ پاوے جنت مین یا سقر مین جا
آہ کس طرح وہ سووے گا ۔ چین کسطرح وہ لیوے گا
نقل ہی اسکی جو کرے غیبت ۔ زر اسے بھیجتا تھا با سرعت
بولتا ہی وہ کام مین میرے ۔ اسلیے زر مین بھیجتا ہون اسے
اور وہ بولتا تھا حق سے ڈرو ۔ بندگی رات دن خدا کی کرو
اور دن رات ہوشیار رہو ۔ تا نہ دنیا فریب دے تم کو
جو نکہ اگلوں کو وہ فریب دی ۔ اور انکو ذلیل و خوار کی
کلمات اسکے ایسے ہین مشہور ۔ قدس اللہ سرہ الانور

ذکر شیخ حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ

زاہد و عابد بلند مکان ۔ شیخ دین حاتم اصم ذیشان
وقت مین اپنے تھا وہ فرد کبیر ۔ تھا خراسان مین وہ پیر شہیر
اور شیخ شقیق کا تھا مرید ۔ خضرویہ کا پیر تھا وہ رشید
صدق و زہد اور ریاضت مین ۔ ورع اور احتیاط و طاعت مین
وقت مین اپنے بے نظیر تھا وہ ۔ سب فضائل مین بس شہیر تھا وہ
جبکہ اسنے بلوغ پایا ہی ۔ راہ مین خوف حق کے آیا ہی
کوئی دم بے مراقبہ نہ رہا ۔ کوئی دم بے محاسبہ نہ رہا
صدق و اخلاص چھوڑ کوئی دم ۔ نہ رکھا اور نہین اٹھایا قدم
بولتا تھا جنید بالتحقیق ۔ عصر مین وہ ہمارے تھا صدیق
نفس کی مکر اور رعونت مین ۔ اسکے مکرون کے سب تھا تمیز
شیخ حاتم کے ہین عجب کلمات ۔ اور عجائب ہین اسکے تصنیفات
اور عجب اسکے ہین نکات کثیر ۔ کہ نہین جنکو ہی مثیل و نظیر
پوچھتا تھا وہ اپنے یاروں سے ۔ سب مریدوں سے دوستداروں سے
کہ اگر پوچھین تم سے یون مردم ۔ بولو حاتم سے کیا سیکھے ہو تم
کھو دیو گے کیا جواب ہم ۔ کہے بولینگے علم سیکھے ہم
کہا بولینگے تم کو گر ایسا ۔ کہ نہین اسنے علم رکھتا تھا
کہے بولینگے ہم نے با سرعت ۔ ہم نے سیکھے ہین شیخ سے حکمت
کہا گر دے کہینگے تم کو سبھی ۔ وہ نہین جانتا تھا حکمت بھی
کہے یاروں نے تو ہی اب فرما ۔ دیوین پھر کیا جواب ہم انکا
کہا تم دیجیو جواب انہین ۔ ہم نے سیکھے ہین اس سے دو چیزین
پہلے جو اپنے ہاتھ ہو موجود ۔ بالیقین آپ ہم رہین خوشنود
دوسری جو کہ ہووے غیر کے ہات ۔ اس سے امید نا رکھین ہیہات
اور یاروں سے اپنے وہ فیروز ۔ اسطرح بولنے لگا یکروز
مین نے یکعمر ای سعادت سنج ۔ تربیت مین تمہارے کھینچا رنج
بارے اب کوئی طالب صادق ۔ تم سے اس راہ مین ہوا لائق
عرض یاروں نے تب کئے ہین گمان ۔ بسکہ اتنے غزا کیا ہی فلان
کہا غازی ہوا وہ نیک عنوان ۔ پر جو مین چاہتا ہون شخص کہان
اور کہنے لگے فلان دلخواہ ۔ کیا جا کر ہی حج بیت اللہ
کہا حاجی ہوا ہی وہ سمجھو ۔ مین جو چاہتا ہون وہ کہان ہی کہو
اور نے تو فلان خجستہ فال ۔ راہ حق مین دیا ہی بہت سا مال
شیخ بولا کہ ہی وہ مرد سخی ۔ کہے ارشاد کیجئے تو ہی
کہا لائق ہی جو خدا سے ڈرے ۔ اور امید غیر سے نہ رکھے
اور رکھتا تھا وہ کرم ایسا ۔ عیب پوشی مین تھا علم ایسا
ایکدن آئی ایک عورت نیک ۔ مسئلہ اس سے پوچھتی تھی ایک
بات کرتی تھی شیخ سے وہ جب ۔ باؤ اس سے سرا ہی ناگہ تب
ہوئی شرمندی اور بہت نادم ۔ اسکو فرمایا اسطرح حاتم
کہ مین بہرا ہون تو میرے سات ۔ کہیے آواز سے پکار کے بات

تب کئی بار وہ کئی ہی خطاب
تب دیا اسکے مسئلے کا جواب

زن وہ جیتی رہی پھر جب تک
وہ وہی بہرا رہا ہی تب تک

تب دعا یون کیا وہ ای غفار
جو یہہ مجلس مین ہو برآید کار

ایک نباش اسمین حاضر تھا
کھودنے قبر اسیہی شب وہ گیا

شیخ حاتم کے بزم کے درمیان
آج بخشا گیا ہی تو ای فلان

یون کہا ہی محمد رازی
کہ تھی حاتم سے جسکو دمسازی

کبھی غصہ نہین ہوا زنہار
اتنے برسون مین ہان مگر یکبار

ایک شاگرد جو کہ اسکا تھا
ایک بقال اسکو مکرا تھا

کہا حاتم نے اسپہ کرکے نظر
لطف سے ای عزیز نرمی کر

مارا اپنی زمین پر چادر
وہین بازار ہو گیا ہی زر

اس سے گر کچھ زیادہ لیویگا
ہاتھ اب تیرا خشک ہوویگا

بعد کچھ حرص سے زیادہ لیا
پس وہین ہاتھ اسکا خشک ہوا

عجز و الحاح وہ کیا بسیار
شیخ اس طرح تب کہا ناچار

شرط اول جہان کہ چاہونگا
سو اسی جا کے مین مین بیٹھونگا

تیسری جو کہ مین کہونگا تجھے
وہ مرا حکم تو بجا لاوے

جہان لوگون نے کفش چھوڑا تھا
بے تکلف اسی جگہہ بیٹھا

بعد سفرہ بچھائے لاکر جب
شیخ دو روٹیان نکالا تب

ہوئے کھانے سے سارے فارغ جب
میزبان پر کیا ہی حکم یہہ تب

میزبان جلد گرم کر لایا
اور مجلس کے درمیان رکھا

بعد کہنے لگا کہ ای لوگو
تم نے سب اعتقاد رکھتے ہو

کہے سب حاضرین نے سچ ہی بات
کہا جانو کہ ہی یہی عرصات

عرض خدمت کئے ہین سب حضار
ہمکو طاقت نہین ہی یہہ زنہار

دیکھو قرآن مین کہا ہی رب
آیت پاک یہہ پڑہا ہی تب

یعنے اسدن بدرگہ متعال
تم سے ہوویگا نعمتونکا سوال

جو ہی فتح العزیز یک تفسیر
تین تفاسیر مین ہی جسکو نظیر

مال کے باب مین سختی حال
حشر مین تین وجہ سے ہو سوال

دوسرا مال کو کہان خرچے
یا خوشی ناخوشی مین لاکے

پس وہ عورتکو ہو گیا ہی یقین
میرا آواز وہ سنا ہی نہین

نقل ہی شہر بلخ مین یک روز
وعظ کہتا تھا وہ کرم اندوز

لطف سے اسکو بخش دیجے اب
پس دعا اسکی کی اجابت رب

جب سر گور وہ کیا ہی باز
غیب سے یون سنا ہی یک آواز

کیا تو کرتا ہی پھر یہہ قصد گنہ
بس یہہ سنتے ہی وہ کیا توبہ

رہا خدمت مین اسکے مین کئی سال
دیکھتا تھا ہمیشہ اسکا حال

ماجرا اسکا یہی ہی ای یار
ایک دن وہ چلا تھا در بازار

اسکو یون بولتا تھا سختی سے
کہ ابھی دیجئے مرے پیسے

کہا بقال مین نہ چھوڑونگا
شیخ یہہ بات سنکے غصہ ہوا

کہا جتنا ترا ہی حق لیجے
اس سے ہرگز نہ کچھ زیادہ لیجے

پہلے بقال نے لیا اتنا
اسپہ لکھتا تھا اپنا حق جتنا

نقل ہی ایک شخص دعوت کی
ایک حاتم نہین اجابت کی

تین شرطین اگر قبول کرے
جانئے آونگا مین گھر تیرے

دوسری شرط جو کہ مین چاہون
تیرے سفرے پہ بس وہی کھاؤن

تین شرطین بھی وہ قبول کیا
شیخ نے جبکہ اسکے گھر کو گیا

لوگ مانع ہوئے تو فرمایا
ایسی ہی پہلے مین نے شرط لیا

لوگ کہنے لگے یہہ کھانا کھا
کہا پہلے ہی یہہ بھی شرط کیا

ایک توا تو جلد لوہے کا
خوب آتش مین گرم کرکے لے

شیخ نے اسپہ پاؤن رکھکے کہا
مین نے کھایا ہون نان اور گذرا

تم نے دنیا مین جو کہ کھاوینگے
حشر کے دن حساب لیوینگے

اب یہہ توے پہ تم نے پاؤن رکھو
جو جو کھائے یہان بیان کرو

انکو کہنے لگا تب ای مردم
حشر مین کیون حساب دو گے تم

ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ

وار دنیا مین تم جو پائے تھے
لذتین انسے جو اٹھائے تھے

زیر این آیہ شریف ای نیک
عارف دہلوی لکھا ہی یک

اولا یہہ کہ کیون کمائے حلال
کیا ز وجہ حرام یا ز حلال

نیک کامو مین نیک جگہو مین
یا برے کام مین گناہو مین

تیسرا مال جو خدا نے دیا
کوئی بندے کو ہو دیا اور
کوئی بندہ بھی اس سے نہین خالی
صحت و تندرستی و آرام
ہین یہ سب ای نعمتین فاضل
اور ان نعمتون کی قدر مگر
تین چیزین ہین وے بے گمان
ہی حدیث شریف مین آیا
کہ وہ نعمت کا ہووے مجھ سے سوال
بس انہین نعمتون سے ہی یاب
گھر طرف بوالہیثم کے یک دن
ہر دو یارون کو اپنے لے ہمراہ
یہان فتح العزیز کا مطلب
روز محشر کے سخت تر حالات
گھر جو شادی خوشی کا تھا اس روز
مال و زر مین زیادہ رکھتا ہون
شیخ کہنے لگا کہ ڈر ہی سے مجھے
اور ایک شخص اس سے پوچھا ہی
پوچھا کہا رزق جو تمہارا ہی
کہا شاید کہ گھر کے روزن سے
کہا دو سال تک صباح و مسا
اسنے بولا کہ تو ہوا مین جا
اسنے بولا کہ جا تو زیر زمین
جبکہ وہ شیخ سے یہہ بات سنا
کہا تو طمع خلق سے تو رہے
تا خدا اپنی لطف و رحمت سے
خلق بھی تا کرے تری خدمت

تم نے کیا شکر اسکا لائے بجا
نہو موقوف بندگی جسپر
گرچہ ہووے فقیر و مفلس بھی
اور قرآن و ملت اسلام
سب مسلمان جنمین ہین داخل
آہ کچھ جانتے نہین اکثر
صحت و امن اور جوانی جان
پاس حضرت کے کوئی شخص نے آ
حشر کے دن بدرگہ متعال
جس سے ہووے سوال روز حساب
ہوئے لطف و کرم سے جلوہ فروز
نوش فرمائے جب رسول اللہ
ہوا ہے کم و بیش آخر اب
اور حساب و کتاب کے آفات
آہ ماتم سرا ہوا یہ سو نہ
اور اس طرح اب مین چھپتا ہون
کہ تو دنیا سے جبکہ مر جاوے
کہ ای حاتم کہان سے کھاتا ہی
بولے آسمان سے آتا ہی
اسکے پڑتا ہی بسکہ منہہ مین ترے
عہد مین اپنے مین سوتا تھا
تا وہان پہنچے اسکے رزق ترا
تا وہان پاوے رزق اپنا یقین
ہوا خاموش اور توبہ کیا
وے بھی تا تو دیوین تیرے لیے
اسکا را تجھے بندگی دے
حق بھی فرماوے تجھ پہ رحمت

اور یہان جان لیجئے یہہ بات
ہی انہین نعمتون سے وہ بھی بجا
جسطرح نان گرم ٹھنڈا آب
اور ہمارے نبی کی ذات شریف
گرچہ ہو مالدار یا مسکین
اور بعضون نے یون کہا ای یار
خالی اس سے نہ کوئی شخص ہے
یون کیا عرض ای شہ امت
اسکو فرمائے یون خدا کے نبی
اور آیا حدیث مین ہے بین
نان گرم و کھجور و ٹھنڈا آب
ہے یہہ ہی وہ نعمت ای یارو
الغرض جبکہ حاتم ذیشان
رونے لاگے ہین سارے پیر و جوان
نقل ہی ایک شخص نے آیا
تیرے یارون کو اور تجھے الحال
مجھ کو اسطرح سے کہینگے تب
کہا خرمن گہ خدا سے جان
کہا حاتم نے رزق سب کا بھی
اب بھی سو جا تو جبکہ سو جاوے
حکم رزاق سے مری روزی
کہا ہوتا اگر پرندہ مین
تب کہا مین نے ہوتا گر چیونٹی
کہا ای شیخ یک نصیحت کر
درمیان اپنے اور حق کے سدا
اور جہان مین رہا کرے جس جا
اور حاتم سے کوئی پوچھا ہی

کہ زیادہ جو از ضروریات
جس سے ہووے سوال روز جزا
اور سایہ بھی اور لذت خواب
اور حضرت کی شرع کی تخفیف
سب کے سب اہین ہین شریک یقین
جس سے ہووے سوال روز شمار
گرچہ دائم نہ بہرہ ور ہووے
کیا ملی ہی تجھے یہان نعمت
کفش اور آب سرد و سایہ بھی
کہ رسول خدا مع شیخین (ابوبکر و عمر ۱۲)
لائے ہین در جناب فیض مآب
آہ جس سے سوال حشر مین ہو
صاف مجلس مین وہ کیا ہی بیان
نہ کسی مین رہا ہی تاب و توان
شیخ سے اسطرح ہی کہنے لگا
دیئون اب اس سے ایک حصہ نکال
تیرا روزی رسان ہوا ہی اب
جس مین آتا نہین کبھی نقصان
آوے بے شبہ آسمان سے ہی
منہہ مین شاید کہ تیرے اب آوے
پہنچتی بھی مرے وہان مین ہی
رزق اپنا ہوا مین پاتا مین
ملتی میری زمین مین روزی
لیئون تا اس سے فایدون کے گھر
کیجیے یہان معاملہ اچھا
خدمت خلق تو بجا لیے آ
تو ہمیشہ کہان سے کھاتا ہی

شیخ یہہ بات جب سماعت کی
تب یہہ آیت وہین تلاوت کی
یعنے ہین سب خزانے حق کے یقین
ہینگے جتنے بہ آسمان و زمین
روزی اپنی تو ڈہونڈہتا ہی کیا
کہا ہان وہ امام اہل ہدا
ڈہونڈہے یا اسکے وقت ہی مدام
سنکے حیران ہوگیا وہ امام
تب وہ اسطرح مجھہ کو بولیگا
کرے ضایع تو وقت کیون اپنا
تب کہیگا گئی ہو ہاتھہ سے جو
کس لئے ڈہونڈہتا ہی پھر اسکو
تب کہیگا جو چیز ہی حاضر
ڈہونڈہے پھر کس لئے اُسے آخر
اور تھا ایک بزرگ نیک نصاب
یون دیا ہی یہہ مسئلے کا جواب
جب نہو فرض و سنت و وجب
کس لئے اسکے ہووین پھر طالب
یہان عطار نے کہا بصواب
کہ یقین حاتم اصم کا جواب

علینا ان نعبده کما امرنا وعلیه ان یرزقنا کما وعدنا

بس عبادت ہی اسکی لاوین بجا
جونکہ وہ حکم ہمکو فرمایا
یون کہا شیخ حامد لفاف
شیخ حاتم نے بولتا تھا صاف
آج کیا کھائیگا تو موت کیون
آج کیا پہنیگا کفن بولون
نقل ہی شیخ باصفا حاتم
جب ہوا ہی جہاد کا عازم
کہی جب تک کہ ہینگی تری حیات
کہا نہین ہی حیات میرے تات
اور حاتم نے جب روانہ ہوا
کہی بی بی سے اسکے یک تہیا
سو گیا روزی کھانیوالا جان
ہی یہان روزی دینے والا جان
ایک ترکی مجھے گرایا ہی
دل مرا کچھہ نہ خوف کھایا ہی
چاہتا تھا وہ قتل بے تاخیر
لگی ایسے مین اسکو آیک تیر
نقل ہی ایکبار وہ رہبر
کیا اپنے وطن سے عزم سفر
کہا گر یار چاہے ای اکحل
بس ہی تجھہ کو خدا عزوجل
اور عبرت اگر تو چاہے گا
بس ہی بے شبہ تجھہ کو یہہ دنیا
اور اگر چاہتا ہی کوئی کام
تو عبادت ہی بس تجھے بدوام
اور یہہ باتین تجھے نہ بس ہو اگر
تو سمجھ لے کہ بس ہی تجھہ کو سقر
کہا ہی شیخ اب مرے حالات
ہین سلامت و عافیت کے ساتھ
اور تجھے تب ہو عافیت حاصل
کر تو جب ہو بہشت مین داخل

وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

نقل ہی ایکبار وہ اکحل
پوچھا ایسا ز احمد حنبل
پوچھا کیا ڈہونڈہے وقت کے آگے
یا کہ تو بعد وقت کے ڈہونڈہے
گر کہون آگے اسکے وقت کے ہی
ڈہونڈہتا ہون سدا مین روزی
اور اگر مین کہونگا اُسکے تین
وقت کے بعد ڈہونڈہتا ہون مین
اور اگر بولون اسکے وقت پہ ہی
ڈہونڈہا کرتا ہون اپنی مین روزی
بس ہا لب کشائی سے عاجز
نہ جواب اسکا بن سکا ہرگز
ڈہونڈہنا رزق کا کوئی ساعت
ہم پہ نہین فرض و واجب و سنت
بلکہ حضرت کے قول کے رو سے
تیری روزی ہی ڈہونڈہتی ہی تجھے
جانئے وہ بزرگ نے جو دیا
سو خلاصہ یہی ہی اسکا بجا
یعنے ذمے پہ ہی ہمارے یہہ بات
کہ سدا صبح و شام اور دن رات
اور روزی ہماری ہی بہ خدا
حق نے جس طرح ہمسے وعدہ کیا
آہ ہر فجر آکے میرے پاس
ڈالے ابلیس یہہ اگر وسواس
اور پوچھے کہان رہیگا تو
قبر سے دیونگا نشان اسکو
اپنی بی بی سے یون کہا ہی تب
دیون مین تجھہ کو خرچ کتنا اب
کہی بی بی نے میری روزی بھی
نہین نہار تیرے ہاتھہ کبھی
خرچ حاتم دیا ہی کس مقدار
کہی حاتم تھا خود ہی روزی خوار
نقل ہی شیخ نے یہہ کہتا تھا
مین یہ مشغول جب جہاد مین تھا
منتظر مین نے اسکا تھا بے ریب
ہو وے کیا حکم اب عالم غیب
بس اسی تیر مین ہوا ہی وہ
جلد دوزخ طرف گیا ہی وہ
تب کہا ایک شخص نے اگر
کہ مجھے ایک اب وصیت کر
چاہے تو گر رفیق در ہر حال
دو ملک بس ہین کاتب اعمال
چاہے مونس اگر بشر عیان
بس ہی ہر حال مین تجھے قرآن
اور واعظ اگر تو یک چاہے
تو بلا شبہ موت بس ہی تجھے
پوچھا یکدن احمد لفاف
کہ ترا حال کیا ہی کہدے صاف
شیخ بولا کہ ہو سلامت تب
گذرے سالم صراط سے تو جب
اور پوچھا اُسے کوئی یکبار
کیا ہی عافیت سے لیل و نہار

کہا اسدن ہی عافیت میری
اور سامان بہت ہی جمع کیا
ویسے کہے کچھ نہین کہا وہ ہمام
کہا حاتم نے ہان کہا وہ تب
اور مشایخ سے ایک صاحب راز
لیتے دیکھتا ہون آپ سے ظاہر
جانے مسجد حرام کا تب
داہنے پاؤن اپنے بازو پر
اور اسوقت خاص اپنا دل
اور قرآن پڑھو نہین باہیبت
اور جلسہ کرون بحلم تمام
نقل ہی ایک دن وہ بحر صفا
کہا سہ چیز کون سے فرما
اور چاہیے نہین جو عذر گناہ
اپنے اصلاح کار مین ہر آن
تیسری چیز خوف ہووے مدام
کبر اور حرص و ناز کی حالت
نہ اٹھاوے جہان سے بے قیل
مگر اسکو اٹھاویگا داور
اور نازان جو شخص ہوویگا
اور کہتا تھا وہ خدا آگاہ
جو ہمیشہ نکر سکے اتنا
یاد رکھ جبکہ تو کریگا عمل
اور خاموش جب رہیگا تو
پہلی ہیگی طعام کی شہوت
پس تو کھانے مین اپنے شام و سحر
اور کہا چار چاہیے پر ہشیار

کہ نہ جس روز ہوو نہین عاصی
شیخ اسطرح انکو تب پوچھا
مال مردے کو آویگا کیا کام
کیا ہی حاجت مری سے کیجے طلب
پوچھا حاتم سے کیون پڑھتے تو نماز
اور توبہ سے باطن ای فاخر
کرے حاصل شہود مجھکو رب
تب مین کہتا ہون جنت اور سقر
سونپتا ہون خدا ہی کا مل
رہون ہیبت زدہ مین قرأت
شکر کے ساتھ بولتا ہون سلام
مجمع اہل علم پر گذرا
شیخ اسطرح انکو فرمایا
شغل دنیا مین ہی رہے جو آہ
کرین کوشش بلیغ تا امکان
کل ہمارے سے ہووین کیسے کام
کہ یہہ تینو بھی ہین بڑے آفت
حشر مین بھی اسے کریگا ذلیل
گرسنہ اور تشنہ اشہر
اسکو دنیا سے نا اٹھاویگا
ساتوان حصہ از کتاب اللہ
دین سلامت نرکھ سکے اپنا
دیکھے تجھکو خدائے عز و جل
دیکھتا ہی یقین خدا تجھکو
دوسری ہی کلام کی شہوت
حق تعالی پہ ہی بھروسا کر
روک تو اپنے نفس کو بسیار

نقل ہی اس سے یون کہے یکبار
آخرت کی حیا تکا سامان
اور حاتم سے کوئی آ پوچھا
کہا حاجت ہی ہی سن لیجے
کہا کرتا ہون مین یہ ای اکمل
اور مسجد مین جبکہ آتا ہون
اپنے آگے مقام ابراہیم
پل بھی زیر قدم رکھون پے قبل
اور تعظیم سے کہون تکبیر
اور رکوع مین کرون تواضع سے
یہہ ہی میری نماز کا آئین
کہا سہ چیز ہین ضرور تمہین
آج کی روز کی کرین حسرت
دوسری چیز بس یہی ہی مان
طاعت حق سے لیوے ہمرازی
اور یون بولتا تھا وہ رہبر
کبر والے کو خالق جبار
اور جو شخص کہ حریص رہے
اور گلا اسکا بند ہو جاوے
اسکو بول و براز کے درمیان
اور حکایات بھی مشایخ کے
اور کہا تین وقت مین اکثر
یاد رکھ جبکہ تو کریگا بات
اور ایسا کہا وہ قدوۂ دین
تیسری دیکھنے کی شہوت ہے
راستی بات مین ہو ہر ساعت
نیک اعمال تو کریگا جو

کہ فلان شخص مال و زر بسیار
کیا فراہم کیا ہی بولو ہان
کہ تو رکھتا ہی کوئی حاجت کیا
کہ نہ دیکھون تجھے نہ تو بھی مجھے
ظاہری باطنی وضو اول
منہہ کو قبلے طرف جو لاتا ہون
خوب تر دیکھتا ہون مین ای فہیم
پیٹھہ کے پیچھے اپنے عزرائیل
اور کرون مین قیام با توقیر
اور سجدہ کرون تضرع سے
یہہ ہی میرے نیاز کا آئین
ورنہ جاؤگے تم نے دوزخ مین
کہ زیادہ نہین کئے طاعت
آج کے روز کو غنیمت جان
کرین اپنے خصوم (دشمنون کو) کو راضی
کہ تو مرنے سے تین حال مین در
مگر ہے جب تلک بہت ہی خوار
نہ اٹھاویگا اسکو دنیا سے
کہ کوئی چیز بھی وہ کھا نہ سکے
نہ خدا جب تلک کرے غلطان
آپ پر روز و شب مین عرض کرے
نفس کی اپنی تو حفاظت کر
سینے اسکو خدائے موجودات
شہوتین تین طرح کے ہین یقین
اتقین انہین سے نہایت ہی
اور ہے دیکھنے مین جو عبرت
اسمین ہرگز ریا کو دخل نہو

اور جو وقت تو کرے گفتار — طمع کی بو نہ اسمین ہو زنہار
اور جو چیز تو بچا کے رکھے — وہ نہ رکھے کبھی بخالت سے
اور نہ دے تو شک سے نا دیوے — اور وہ معصیت مین خرچ کرے
اور جو چیز وہ رکھیگا نگاہ — وہ گران اسپہ ہووے شام و پگاہ
اور بولا جہاد تین ہین جان — پہلے شیطان سے ہے جہاد نہان
دوسرا ظاہری جہاد ہمام — ہے فرائض ادا کرے بدوام
تیسرا ہی جہاد با کفار — کہ کرے انسے جنگ او پیکار
کہا ہر چیز کو بھی زینت ہے — خوف حق زینت عبادت ہے
اور بولا اگر تو چاہے یہہ بات — کہ رہے دوست حق ترا دن رات
اور یہہ بات تو اگر چاہے — آسمانون مین سب بچھانے تجھے
اور بولا کہ سرعت و تعجیل — ہینگی شیطان سے سمجھ تفصیل
یعنے مہمان کو کھلانے مین — اور میت کتین اٹھانے مین
اور تائب گناہ سے ہونا — ہاتھ جرم و گناہ سے دہونا
اس سے لوگون نے تب یہہ پوچھا ہے — کیون نہ کچھ تو کسی سے لیتا ہے
اور نہ لینے مین اسکی ذلت ہے — اور میری نشان عزت ہے
میری عزت پہ اسکا عز و وقار — مین کیا ہون قبول اب ناچار
جا خلیفہ سے یون کہے ہین جب — آیا ہی نہ ادھر اسان اب
یون کہا اسکو حاتم ماجد — السلام علیک ای زاہد
زاہد عصر تو ہی ای حاتم — کہا زاہد ہے تو ہی ای حاکم

قل متاع الدنیا قلیل۔

مین تو دنیا و عاقبت پر سب — نہ قناعت کیا ہون دیکھئے اب
ایسے اسکے نکات ہین اکثر — قدس اللہ سرہ الاطہر
پیشوا ہے اکابر عرفا — مقتدا ہے افاضل صلحا
شیخ دین سہل ابن عبداللہ — حجت عارفین حق آگاہ
صوفیہ مین بڑا ہی عالم تھا — بلکہ وہ مجتہد تھا اس رہ کا
بالیقین اپنے وقت کا تھا امام — خوش تر جین اسکے تھے شیوخ کرام
بے بدل تھا معاملات مین وہ — بھی بشارات او رنکات مین وہ

جب کوئی شئی کسیکو دیوے گا — دیکھے منت نہ اسکے صلا
اور بولا ہے اسطرح سنئے — جو منافق ہے حرص سے لیوے
اور مومن جو لیوے در دنیا — خوف و بے رغبتی سے لیو بجا
اور جو خرچیگا وہ خدا آگاہ — خرچ دیویگا خالصاً للہ
سو یہان تک جہاد اس سے کرے — کہ وہ پاوے شکست تیرے سے
با جماعت نماز فرض پڑھے — کرکے ظاہر زکوۃ بھی دیوے
ارے ایسا کہ فتح و نصرت ہو — یا نصیب اپنے بس شہادت ہو
اور ہی خوف کی نشان ہی — کہ نہ امید ہو دراز کبھی
تو خدا جو کہ تیرے ساتھ کرے — اسپہ راضی تو جان و دل رہے
وعدہ سچا سدا بشام و سحر — بالضرور آپ پر تو لازم کر
لیک ہین پانچ چیز ایسے لن — جلدی بہتر یقین ہے انمین جان
دختر بالغہ کا عقد نکاح — اور معافی بھی قرض کی بفلاح
نقل ہے اور کسی وہ مقبول — نہین کرتا تھا کوئی چیز قبول
کہا لینے مین ہے مری ذلت — دینے والے کی اسمین ہے عزت
اور یکبار وہ قبول کیا — لوگ پوچھے تو وجہ اسکا کہا
نقل ہے جب وہ صاحب ارشاد — رونق افزا ہوا ہے بغداد
سن خلیفے نے اسکو بلوایا — جب خلیفے کے پاس وہ آیا
کہا زاہد نہین ہون مین حاشا — زیر فرمان ہے مرے دنیا
پوچھا کس وجہ سے کہا وہ تب — دیکھ قرآن مین کہا ہے رب
یعنے کم ہے متاع دنیا کی — تو قناعت کیا ہے اسپر ہی
پس تو زاہد ہے مین ہون نا زاہد — اسلئے مین تجھے کہون زاہد

ذکر شیخ سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ

شاہبازے ہوائے قرب خدا — صاحب رتبۂ فنا و بقا
تستری سے جہان مین ہے مشہور — حق رکھے اسکی قبر کو پر نور
اور وہ سلطان تھا طریقت کا — اور برہان تھا حقیقت کا
اور ریاضات مین کثیر اسکے — ہین کرامات بے نظیر اسکے
اور بے مثل تھا حقایق مین — مثل اسکو نتھا دقایق مین

علم ظاہر کے عالم و فاضل
بلکہ دونو بھی ایک ہین ای یار
اور شریعت ہی مغز اسکا جان
جبکہ ذوالنون حج کو آیا تھا
تھی اسے یہہ فراست کامل
کہ الست بربکم مولا
اور بیان یون کیا ہی اپنا حال
میرا ماموں محمد ابن سوار
اسنے کہتا تھا ای مرے لڑکے
لیٹ کر مین نے فرش پر اس آن
دیکھتا ہون مین عرش کے نیچے
پس کہا منہ سے اور زبان سے اب
یعنے اللہ ساتھ ہی میرے
کرلیا یاد مین نے یہہ کلمات
کہا تو سات بار کہہ ہر شب
جب عمل یہہ بجا مین لانے لگا
مین جو بولا ہون تجھ کو ای لڑکے
مدتین مین اسی مین تھا شاغل
کہ رہے کردگار جسکے سات
بعد خلوت مین مین نے جا بیٹھا
خوف اسیا تھا بہت ہی مجھے
ایک ساعت ہی اس سے مین سکھون
عمر مین جب مین ہفت سالہ ہوا
اور از فضل قادر متعال
مین نے تب جد و جہد کر بسیار
پس گیا مین حبیب حمزہ پاس
یکدرم تک بس مین آوے کام

باب مین اسکے تھے یقین قایل
نہین انمین خلاف کچھ زنہار
یاد رکھ نکتہ یہہ بشر و عیان
سہل کے مین اسکو پایا تھا
کہ بزرگون نے اس سے ہین ناقل
جب ازل مین کہا ہی مین نے بلا
کہ مری عمر جبکہ تھی ۳ سال
تھا بڑا عابد نکو کردار
کہ تو سو جا نہ ساتھ رہ میرے
دیکھتا اسکو تھا آشکار و نہان
سر مرا ہی سجود مین حق کے
یاد حق اسطرح تو کر ہر شب
اور اللہ دیکھتا ہی سنے مجھے
اور پڑھنے لگا اسے ہر رات
کر و تین لیوے اور جاگے جب
دل مین لذت بڑا ہی پانے لگا
تا لب گور وہ پڑھا کیجے
اس سے پاتا تھا بس حلاوت دل
اور اسے دیکھتا رہے و ذات
حق تعالی کا ذکر کرنے لگا
میری ہمت نہ منتشر ہووے
بعد ازان اپنے شغل مین پیوے
فضل سے حق کے روزہ رکھتا تھا
جب ہوئی عمر میری بارا سال
شہر بصرے طرف گیا ناچار
وہ دیا ہی جواب یو سوال
خرچیا اسکو ایک سال تمام

کہ شریعت کا اور حقیقت کا
نام جسکا یقین حقیقت ہی
شیخ ذوالنون کا مرید تھا وہ
اور کسی شیخ کی بھی صحبت ہان
کہ وہ کرتا تھا اسطرح ارشاد
اپنی مادر کے شکم مین بھی بجا
اپنے ماموں کے ساتھ مین نے تب
پڑھتا تھا وہ تہجد ہر یکرات
کیونکہ تیرے سبب میرا دل
اپنے ماموں سے بعد یک مدت
سنکے ماموں مرا کہا در حال

شیخ بیشک شریعت جامع تھا
وہ سمجھ روغن شریعت ہی
طالب صادق رشید تھا وہ
اپنی طفلی سے وہ بنا یا جان
خوب تر بات مجھ کو ہی وہ یاد
وہ ندا مین نے یاد رکھتا تھا
کرتا تھا جاسنے قیام شب
مین بھی پڑھتا نماز اسکے سات
آہ ہووے تیرے طرف شاغل
اپنی ظاہر کیا ہون یہہ حالت
کہ کسی سے نہ بول یہہ احوال

اَللّٰهُ مَعِیْ اَللّٰهُ نَاظِرٌ اِلَیَّ اَللّٰهُ شَاهِدِیْ

اور اللہ ہی مرا شاہد
بعد [illegible]
دی خبر اور مین نے تیسرے بار
جبکہ یک سال یونہی گذرا ہی
فضل حق سے یہ دنیا و عقبی
پس کئی سال یونہی جب گذرے
کرے کسطرح وہ گناہ خدا
پس مجھے مدرسہ مین بھیجے ہین
کیجے استاد سے یہہ شرط ضرور
مدرسہ کو یہہ شرط سے ہی گیا
او زنان جوین مین کھاتا تھا
مسئلہ ایک رو دیا ایسا
اور بصرے مین جتنے تھے علما
شہر تستر کو بعد ازان آیا
جو کی روٹی ہی مین نے کھاتا تھا

کہ وہی لاشریک ہی و احد
حال سے اپنے پھر دیا مین خبر
کہا ہر شب تو بول بیدرا بار
میرا ماموں نے مجھ کو بولا ہی
اسکا ثمرہ یقین تو پاویگا
میرا ماموں نے یون کہا ہی مجھے
پس تو رہ دور ہر گنہ سے سدا
اپنے ماموں سے یون کہا تب مین
ایک ساعت رہون مین اسکے حضور
اور قرآن اس سے مین نے پڑھا
بس ہی دیا تھا قوت مرا
کہ کسی سے بھی حل نہ ہوتا تھا
اسنے پوچھا نہ کوئی جواب دیا
اور قوت اپنا اسقدر رلایا
سال اسکے نہ ساتھ رہتا تھا

اور رہتا مین ہمیشہ روزہ دار　کرتا تھا تین دن کو مین افطار

تین دن بعد ایکبار روہی　کھاتا تھا نان جو فقط روکھی

بعد ازان پانچ روز مین یکبار　وہی وقت سے کرتا مین افطار

بعد ازان ساتھ روز مین یکبار　اور پچیس دن دیا یون قرار

اور رہتا دروز بعد کبھی　وہی کھاتا تھا جو کی یک روٹی

کبھی چالیس روز و شب مین بجا　مغز بادام ایک کھاتا تھا

اور کہا امتحان کیا کئی سال　بھوک و سیری مین مین نے اپنا حال

رہتا تھا ابتدا مین جب بھوکا　آپ مین ضعف مین نے پایا تھا

اور سیری کے حال مین قوت　اور گذری ہین جبکہ یک مدت

قوت و زور بھوک مین پاتا　ضعف سیری کے حال مین آتا

مین کہا ای خداوند چشم مری　دونو حالت سے بند کر دیجے

بھوک مین سیری اور سیری مین　بھوک بہتر ہے سیری سے دیکھین

نقل ہی رکھتا تھا وہ نیک انجام　ماہ شعبان مین زیادہ صیام

کہین وار حدیث اور اخبار　صوم شعبان کے فضل مین بسیار

کھاتا رمضان مین اکیبار طعام　اور کرتا تھا راتدن وہ قیام

نقل ہی ملک و مال اور بان　کشت و باغ و مواشی و دکان

وہ جو رکھتا تھا سب انہون کے نام　وہ کاغذ مین لکھ دیا ہی تمام

اور سب شہریون کو جمع کیا　جتنیان ان کے روبرو لا لا

انکو بولا کہ یہہ اٹھا لو اب　حسب فرمان اٹھا لئے وہ سب

جتنی ہر ایک شخص جو کہ لیا　جو کہ لکھا تھا ہمین اسکو دیا

اور لایا ہی شکر اسکا بجا　کہ کئے ہین قبول وے دینا

مال جب سب خدا کی رہ مین دیا　ہی سفر حج کا اختیار کیا

اور کہا اپنے نفس کو ناچار　کہ تو مفلس ہوا ہی ای بدکار

چاہ مت مجھ سے کوئی شی اصلا　کبھی زنہار تو نہ پاویگا

لاجرم نفس اس سے شرط کیا　کہ کوئی چیز مین نہ چاہونگا

پس وہ کوفے کو جبکہ آ پہنچا　نفس اسطرح اس سے کہنے لگا

کہ تری شرط مین نگاہ رکھا　اب تلک کوئی شی نہین چاہا

اب مجھے کیجئے عطا ای جان　ساتھ ماہی کے ایک پارہ نان

تا اسے بامراد اب کھاؤن　پھر کہ سکے تلک نہ کچھ مانگون

بعد کوفے مین جبکہ آیا ہی　اور وہان ایک اونٹ دیکھا ہی

کام یک شخص اس سے لیتا تھا　کیا کرایہ ہی اسکا وہ پوچھا

کہا یک روز مین ہی دس درہم　شیخ اسکو کہا ہی یون آدم

چھوڑ دے اسکو لے مرے سے کام　یک درم دیجے تا نماز شام

اسنے یہہ سنکے اونٹ چھوڑ دیا　شام تک شیخ سے ہی کام لیا

اور دیا وقت شام یک درہم　نان و ماہی لیا ہی وہ اکرم

آگے رکھا اپنے نفس سے بولا　کہ کوئی چیز جب تو چاہیگا

کیجے اقرار صبح سے تا شام　چار پایون کا لیون تجھ سے کام

بعد کعبے کو جاکے وہ پہنچا　اور مشایخ سے سب وہان کے ملا

بعد تستر کو جبکہ لوٹ آیا　شیخ ذوالنون کو وہان پایا

کہتے ہین چار ماہ تک زنہار　نہ لگایا ہی پشت بر دیوار

پاؤن اپنا نہین دراز کیا　اور کسیکا نہین جواب دیا

اور یہہ مدت مین وہ کبھی اصلا　نہین منبر اوپر سوار رہوا

اور وہ چار ماہ صبح و مسا　اپنے انگشت پا کو باندھا تھا

ایک درویش دیکھ اسے پوچھا　صدمہ کیا تیرے پیر کو پہنچا

کہا صدمہ تو کچھ نہین پہنچا　پس وہ درویش سو کے مصر گیا

وہان ذوالنون کو جو دیکھا ہی　وہ بھی انگشت پا کو باندھا ہی

پوچھا صدمہ ہی تجھ کو کیا پہنچا　کہا انگشت مین ہی درد برا

پوچھا کب سے ہی درد ای پریشان　وہ کہا چار ماہ سے ہی جان

جب کیا ہی حساب وہ درویش　پایا اتنے ہی روز بیم و بیش

حال وہ شیخ سہل کا بولا　سنکے ذوالنون اسکو فرمایا

کہ مرے حال سے خداے کریم　اسکو بخشا ہی آگہی ای فہیم

سو ہماری موافقت اسنے　کر کے باندھا ہی پیر کو اپنے

دوستی مین موافقت ہی ضرور　پس موافق ہی وہ وفا معمور

نقل ہی شیخ سہل نے یکبار　شہر تستر کے درمیان آئی ہی

یکبیک اپنے پاؤن کو کھینچا   بیٹھ دیوار سے لگا بیٹھا
اب تلک تو نہین کلام کیا   وجہ کیا اسکا ہی تو اب فرما
یعنے ذوالنون تھا جو شیخ مرا   دار دنیا سے آج نقل کیا
شیخ ذوالنون مصر کے درمیان   نقل اسوقت ہی کیا تھا جان
سب اطبا بھی ہوگئے عاجز   نہ علاج اسکا کر سکے ہرگز
مستجاب الدعا ہی سہل ہی اب   سنکے حاکم اسے کیا ہی طلب
بیٹھ کر اسکے پاس کہنے لگا   کہ ہو مقبول اسکے حق مین دعا
جتنے زندان مین قیدیان ہین اب   چھوڑ دے جلد تر تو انکو سب
شیخ نے کی دعا کہ ای مولا   جو نکہ اب تو نے اسکو دکھلایا
اور باطن کو اسکے ہو سو اس   جون انابت کا تو پنایا لباس
جب مناجات یہہ کیا ہی تمام   تب ہی پایا وہ صحت و آرام
اور آیا ہی جلد تر باہر   کہا اسکا مرید ای فاخر
یون کہا وہ مرید سے سنکر   بول کیا تجھ کو چاہیے اسرے
شیخ بولا جسے خدا کے ساتھ   حال ایسا یقین ہے دن رات
نقل ہی جب سماع وہ سنتا   اس مین ہوتا تھا وجد یک پیدا
اور پچیس روز تک وہ ہمام   نہین کھاتا تھا ایک لقمہ طعام
کرتے اس سے سوال گر علما   شیخ اسطرح انکو فرماتا
اور ہین اسکے کرامتین بسیار   گر لکھون انکو ہووے گا طومار
اللہ اللہ صبح سے تا شام   تو کہے یا اللہ و امروز تمام
بعد ازان شیخ اسکو فرمایا   رات مین بھی تو شغل رکھ اسکا
کہ وہ پاتا تھا آپ کو بہ منام   اللہ اللہ ہی بولتا ہی مدام
کئی دن مین ملا ہی اسکو مذاق (لذت)   ہاتھ اسکو دیا ہی استغراق
اور روتا ہی آہ اسکا سر   لہو اسکا گرا زمین کے اوپر
نقل ہی بولا مین نے در صحرا   ایک بوڑھی کو ایکدن دیکھا
مین نے سمجھا کہ آہ یہہ بوڑھی   قافلہ سے ہی اپنے پیچھے پڑی
اسنے انگلی و مین تعجب کی   جلد تر اپنے دہنت مین ہی لئی
کہی تم یون جب سے لوگو   اور ہم یون عجب سے سمجھو

کہا جو چاہتے ہو پوچھو تم   ہو کے حیران یون کہے مردم
کہا زندہ ہی جب تلک استاد   رہے شاگرد با ادب دلشاد
لکھے تاریخ و وقت سب حضار   اور کئے اسکا حال استفسار
نقل ہی عمرو لیث نے یکبار   جو تھا حاکم بہت ہوا بیمار
سب کہے کچھ نہ کام آوے دوا   بلکہ اب چاہیے کسیکی دعا
جب اولی الامر اسکو بلوایا   شیخ تب اسکے حکم پر آیا
کہ گناہون سے اپنے باز آوے   حق کے جانب جو عز و جل لاوے
اور گناہون سے اپنے توبہ کر   کیا حاکم عمل یہہ حکم اوپر
زشت جرم و گناہ کی ذلت   میری طاعت کی بھی دکھا عزت
عافیت کا لباس یونہی اب   اسکے ظاہر کو تو پنا ای رب
وہ کیا نذر مال و زر بسیار   پر قبولا نہین ہی وہ زنہار
گر تو اسکو قبول فرماتا   قرض ہوتا تھا سب ادا میرا
دیکھا جنگل طرف مرید نے تب   زر خالص وہ ہوگیا ہی سب
کسی مخلوق سے وہ کوئی چیز   کرے کیونکر قبول کہا عزیز
اور پچیس روز تک ای یار   اسمین ہتا تھا وجد لیل و نہار
رہتا موسم اگر زمستان کا   تو بہت ہی وہ عرق کرتا تھا
مت کرو اب سوال میرے سے   نفع اب میری بات نا دیوے
نقل ہی یک مرید سے بولا   کہ تو کر اس مین جد و جہد ترا
پس وہ ہر روز وہی کہنے لگا   اور رخو گر اسکے ساتھ ہوا
اسنے راتین بھی شغل اسکا رکھا   پس کئی دن مین ہوگیا ایسا
بعد اسکو کہے بجان و بدل   اب تو ہو یاد داشت مین شاغل
اور پہاڑی پہ ایک وہ جو چڑھا   اور ناگاہ تب زمین پہ گرا
اور زمین کے ایسہ ہوا ظاہر   اللہ اللہ ہی نقش ای فاخر
یک عصا بہ وہ سر پہ باندھی ہی   اور عصا ٹیکتی بھی آتی ہی
جیب مین مین نے ہاتھ ڈالا تب   تا کوئی چیز اسکو دیون اب
ہاتھ لینا وہین ہوا مین کی   اور یک مشت بھر سے زر لائی
بس یہی بولی سو ناپدید ہوئی   اور مجھے حسرت شدید ہوئی

یہی حسرت میں ہیں نے جاتا تھا — اور عرفات پر میں جا پہنچا
اور پہنچا طواف گاہ میں جب — میں نے دیکھا ہوں یہہ معاملہ تب

کہ یقین ایک شخص کے اطراف — کعبة اللہ کر رہا ہی طواف
جا کے دیکھا میں اسکے پاس تھی — دیکھتا کیا ہوں ہی وہی بوڑھی

کہی اے سہل جو اٹھاوے قدم — دیکھے تا جا کے کعبۂ اکرم
تو بجا لایا چاہیے وہ طواف — کعبة اللہ کے پھیرے اطراف

اور اپنی خودی سے بہر خدا — جسنے اپنے قدم اٹھاونگا
تا وہ دیکھے جمال کعبے کا — کرے کعبہ ہی تب طواف اسکا

نقل ہی شیخ سہل نے بولا — ایک شب میں نے خواب میں دیکھا
کہ قیامت ہوئی ہی قائم تب — لوگ موقف میں جمع آئے ہیں سب

میں نے موقف میں ناگہاں دیکھا — کہ پرندہ سفید یک آیا
اور ہر شخص کو پکڑ وہ بجا — دار جنت میں وہ لجاتا تھا

میں کہا یہہ پرندہ خوشتر — کون ہی تب مجھے دئے ہیں خبر
اپنے بندوں کے سر پہ رب کریم — جان جسپاں یہہ رکھا ہی عظیم

اور ایسے میں میں نے دیکھا ہی — ایک کاغذ ہوا سے آیا ہی
لے وہ کاغذ میں کھولکر دیکھا — یہی مضمون انہیں لکھا تھا

ورع ہی نام اس پرندہ کا — ورع و تقوے کا مرتبہ ہی برا
اور کہا میں یہ عالم رویا — ہوا داخل بجنت ماوا

تین سو شخص کو وہاں دیکھا — اور ان سب کو میں سلام کیا
اور پوچھا برا ہی دنیا میں — کونسی چیز کا تھا خوف تمہیں

کہے ہم کو براہ صبح و — جانتے خوف خاتمے کا تھا
بولا جب جایا خالق عالم — روح پھونکے نہ قالب آدم

جا تو حضرت کے نام سے پہونچا — بو محمد کنیت اسکی کیا
نہیں جنت میں کوئی برگ ایسا — نہ محمد کا نام جس میں لکھا

اور جنت میں کوئی چارہ نہیں — مگر اس نام پر ہی تو یقین
اور آغاز سارے چیزوں کا — نام پر اسکے ہی کئے ہیں بجا

ختم سب انبیاے اکرم کا — حق تعالی نے پھر اسے ہی کیا
پس ہوا اسکا ہی با اکرام — لاجرم خاتم النبیین نام

کہا حاصل ہوں چار چیزیں جب — طاعت اسکی درست ہوگی شب
بھوک پہلی دوم ہی درویشی — اور قناعت بھی خواری ہی چوتھی

اور کہتا تھا وہ ذوی الاکرام — خلق کے سارے تین ہیں اقسام
قسم اول وہ ہیں جو بہر خدا — جنگ کرتے ہیں اپنے ساتھ سدا

قسم دوم وہ ہیں جو خلق کے ساتھ — جنگ کرتے ہیں جانیو دن رات
تیسری قسم اپنے ہی خاطر — جنگ کرتے ہیں حق سے ہی ظاہر

بولتے ہیں ہماری حسب رضا — کیوں نہ نازل ہوئی ہی تیری قضا
تیری خواہش ہماری خواہش کی — اب مطابق نہ کس لئے ہی ہوی

اور بولا یہہ قوم پر مولا — اور لا بھیجتا ہی ایک بلا
گر بلاکیں اس بلا میں وے ناگاہ — نہیں دیتا انہیں وصول کی راہ

پاویں آرام اس میں گر خوشدل — تو کرم سے کریں انہیں واصل
اور بولا کہ جسکے وجد پہ آہ — گر نہ قرآن اور خبر ہو گواہ

جانیو وجد اسکا باطل ہی — ابھی اس نے میں وہ نہ کاہا ہی
اور یوں بولتا تھا وہ رہبر — وہی اعمال میں ہی فاضل تر

کہ کبھی آپ کو نہ دیکھے پاک — تب وہ عیبوں سے اپنے ہو وے پاک
ذکر حق کے سوا ایک دم بھی — جو لیا عمر اپنی ضایع کی

اور یوں بولتا تھا وہ مقبول — کہ ہیں چھ چیز سب ہمارے وصول
چیز پہلی ہی بس کتاب اللہ — دوسری سنت رسول اللہ

کہ تمسک کریں کتاب خدا — اقتدا مصطفی کی سنت کا
اور رکھنا حلال کا تیسرا — رنج دینا نہ خلق کو چوتھا

خلق پر چند دین تجھے آزار — پر ندیح انکو تو زنہار
پانچویں چیز ہی ہی بضرور — کہ گناہ سے ہوں ہمیشہ دور

اور چھوٹوں ہی ہی چیز بجا — کہ کریں جلد تر حقوق ادا
اور بولا ہمارے مذہب کے — تین ہی چیز اصل ہیں سنئے

اقتدا مصطفی کا در افعال — اور اخلاق میں بھی ہمہ حال
اور رکھنا حلال کا ہی خاص — اور فعلوں میں اپنے سب اخلاص

اور کہا مبتدی کو پہلے شی
جو ہی لازم سو جان توبہ ہی

اور حرکات بد کو سب چھوڑین
نیک حرکات کی طرف آوین

اور خموشی نہ ہاتھ آوے یقین
کہ نہ ہو جب تلک تو گوشہ نشین

اور نہ کھانا حلال کا ہوگا
نہ ادا جب تلک ہو حق خدا

اور یہہ چیزین نہ ہاتھ آوین تجھے
یاری جب تک خدا سے نا چاہے

اور بولا عبودیت کا مقام
جان پہلا یہی ہی با اکرام

سب مقامات مین بزرگ مقام
ہی یہی سالکو نکے حق مین تمام

اور بولا وہ صاحب ادراک
کئے دو چیز آدمی کو ہلاک

اور کہا جسکا دل ہو خاشع تر
نہ ہو شیطان کا اسکے پاس گذر

پہلے درویش ہو یقین ایسا
کہ وہ آوے نظر تونگر سا

چوتھا ہے دشمن کو ہووے دوست نہ
لاوے دشمن سے دوستی بیجا

اور کہا جو کریگا یک بدعت
چھین جاویگی اُس سے یک سنت

نور ایمان اُس سے جاویگا
اُسکے ایمان مین ضعف آویگا

کہا جنت مین جو ہوا داخل
امن جانو اُسے ہوا حاصل

اور کہا کسب پر جو طعن کیا
طعن سنت پہ وہ کیا گویا

اور جو صاحب توکل ہین
نہین جایز ہی کسب اُنکے تئین

اور کہا حق کے ہین بہت سے عطا
دیوے بندونکو ہر زمان مولا

اور کہا حق کو بھولنے سے زیاد
نہین کوئی گنہ ہی رکھہ تو یاد

تو کبھی اسکی عمر بھر مین اُسے
جانیو جیسے زخم نا پہنچے

دل سے مومن کے کوئی جا بہتر
دل مومن ہی سب مین فاضلتر

اور جو شی عزیز تر ہووے
رکھین بہتر مکانین ہی اُسے

بالیقین اپنی معرفت مولا
جانیو اُس مقام مین رکھتا

اور غیر رسول حق بے قیل
نہین کوئی ہی رہنما و دلیل

پانچ چیزین جو یہہ ہوئین مذکور
کرین اُن پانچ پر بھی صبر ضرور

یعنے کہتا ہی ای مرے بندے
نہین انصاف سے یہہ کام رکھے

مین بلاتا ہون تجھکو میری طرف
اور تو جاتا ہی دوسری طرف

جب قیامت کے دن تو آویگا
کیا مرے پاس تحفہ لاویگا

وہ ندامت ہی جرم و عصیان سے
قطع شہوات ہی دل و جان سے

اور توبہ نہ چھوڑیو تب تک
کہ خموشی نہ لیویگا جب تک

اور خموشی بھی ہاتھ نا آوے
جب تلک تو حلال نا کھاوے

اور حق خدا بھی نا ہو ادا
جب تک اپنے نگہہ رکھے اعضا

یعنے چیزین جمع ہو گئین مذکور
اُنپہ تائید حق کی چاہے ضرور

کہ اُٹھے اختیار سے اپنے
دور ہو اپنے حول و قوت سے

خوے بد اپنی چھوڑ دیوے تو
نیک خو سے بدل کرے اُسکو

ایک تو خواہش اپنی عزت کی
دوسری چیز خوف درویشی

اور بولا کہ پانچ ہین نیکی چیز
گوہر نفس سے ای باتمیز

دوسرا گرسنہ ہو سیر نما
اور غمگین خوشی نما تیسرا

پانچوان رات کو نماز پڑھے
اور دن کو مدام روزہ رکھے

اور جو بدعتی کو دیکھہ ہنسے
یعنے جو دیکھہ اسکو خوش ہووے

کہا سنت یہہ دار دنیا مین
مثل جنت ہی دار عقبی مین

جو مشرف ہو یونہی سنت سے
ہو ایمن ہوا و بدعت سے

اور توکل مین طعن جسنے کرے
طعن ایمان مین کیا اُسنے

ہان ہی جایز بجا وہ سنت
کہ ہو حسب طریقہ سنت

وہی بہتر عطا ہی با اکرام
ذکر اپنا تجھے کرے الہام

اور فرمایا اسطرح جسنے
دیتا نکے آنکھین حرام سے اپنے

اور کہا حق نہین کیا پیدا
عرش سے لیکے فرش تک اصلا

کیونکہ حق اپنی معرفت سے بھی
چیز بہتر نہ خلق کو بخشی

دل مومن سے بھی جگہہ دسری
خلق مین گر عزیز تر ہوتی

اور کہا یاری دینے والا یقین
غیر پروردگار کوئی نہین

اور توشہ نہین مگر تقوی
اور نہین کوئی عمل صبر سوا

اور کہا کوئی دن نہین اصلا
مگر اُسمین نہ اکرے مولا

دیکھہ کرتا ہون یاد مین نے تجھے
اور فراموش تو کرے ہی مجھے

تالتا ہون تیرے سے مین آفات
معتکف تو گنہ مین ہی دن رات

اور بولا خدا کے پاس یقین
بندگی بہتر اُس سے کوئی نہین

کہ جو خواہش ہو نفس کی اپنے
اور بولا کہ ہے وہی صوفی
اور وہ قرب مین خدا کے مدام
اور تصوف کہا ہے جان وہی
اور بولا وہ صاحب جلال
چاہئے اسکو یہہ سمجھ لیجے
یون ترا حال پیش قدرت رہو
اور ایسا کہا وہ قدوۂ دین
دوسری یہہ کہ جبکہ آجاوے
کہا جو صاحب توکل ہین
اور ہیگا مشاہدہ تیسرا
اور فرزند انکا ایمان ہے
اور کہا خوف ہے وہی پہچان
اور رجا سے ہنوویگا واقف
پوچھے یکبار رات دن مین طعام
پوچھے دو بار راتدن مین طعام
کہا وہ جانور ہے زشت خصال
کہا ہے چار شی مین تجھ کو نجات
اسنے بولا کہ مین نے چہتا ہون
کہا صحبت کہون خدا کے ساتھ
کہا سنتا ہون شیر آتا ہے
پوچھے سب خلق سے ای باعزت
کیونکہ وے لوگ کوئی چیز کتین
سارے احوال مین بلا تکرار
تھا یقین سہل ابن عبداللہ
نقل دنیا سے جب کیا وہ سعید
جانشین کون ہو ترا ای ہمام

بسر اسکا تو خلاف کرے
کہ کدورت سے پاک ہووے سبھی
منقطع ہووے خلق سے بھی تمام
کہ تو کھاوے طعام تھوڑا ہی
کہ توکل ہے انبیا کا حال
کوئی سنت نہ اسکی ترک کرے
پیش غسال جونکہ میت ہو
کہ توکل کے ہین علامت تین
اسکو تا وسع نا قبول کرے
دیتے ہین تین چیز ان کتین
قرب مین ہے شہود انکا بجا
کہ وہ خوف و رجا کے درمیان ہے
کہ مناہی سے دور ہو ہر آن
مگر اللہ سے جو ہے خائف
کھایا کرتا ہے کہا ای نیک انجام
وہ کہا ہے یہہ مومنون کا کام
کہ وہ کھاتا ہے جانور کے مثال
اسپہ کیجے مداومت دنرات
کہ مین صحبت مین آپکے تیرے رہون
کہا ساتھ اسکے اب بھی دنرات
گر زیارت وہ تیری جاتا ہے
ہم رکھین کسکے ساتھ کہہ صحبت
نہین ہرگز بری سمجھتے ہین
تجھ کو معذور وے رکھین ناچار
واعظ و عالم خدا آگاہ ٥
کہتے ہین چار سو تھے اسکے مرید
کرے منبر پہ کون تیرے کلام

نفس کو اپنے جو پہچانا ہان
اور پُر ہووے وہ تفکر سے
اور اسکی نظر مین ای دانا
اور لیوے خدا سے ہی آرام
اور توکل مین جسنے ای مقبول
اور بولا ہے وہ توکل مین
کہ وہ پھیرے اُسے جدہر چاہے
یہہ ہے پہلی نشان سے خوشحال
تیسری جبکہ وہ قبولے گا
کہ حقیقت یقینی ہے پہلی
اور بولا ہے خوف مثل پدر
کہا جس دل مین کبر ہوویگا
اور وہی ہے جا کہ جہد کے سات
کہا جو اتباع سنت ہے
کہا یکبار روز و شب مین یقین
او سے کہے تین بار جو کھاوے
کہا ایک شخص اسکو ای رہبر
یعنے بیجوابی اور تنہائی
بولا تب ہم اگر کرین رحلت
کہا اگر تو ڈرے درندون سے
کہا ہان ایک سگ بلا وسواس
انکو بولا کہ عارفون کے سات
اور ہر فعل پر سنو بے قیل
یعنے گاہے کسی سے گر ہو قصور
وعظ سے اسکے ایک خلق کثیر
سب سرانے پہ اسکے بیٹھے تھے
شیخ اسوقت چشم کھولا ہے

وہ پہچانا خدا کو اپنے جان
یعنے ہر دم مراقبے مین رہے
ایک ہی ہووے خاک اسکا اوڑہنا
اور بھاگے تو خلق سے بھی تمام
چاہیگا اتباع حال رسول
یہی پہلا مقام ہے سمجھین
نہ حرکت ہونا ارادہ اُسسے
کہ کسی سے بھی وہ کرے نہ سوال
نہ ذخیرہ اُسسے کرے اصلا
دوسرا ہے مکاشفہ غیبی
اور سمجھو رجا ہے جون مادر
ہو خوف و رجا کو اسمین جان
تو ادا امر ادا کرے دنرات
جانیو تم وہی فتوت ہے
کھایا کرتا ہے کار صدیقین
باب مین اسکے کہا تو فرماوے
کہ مجھے ایک اب وصیت کر
کم خوری اور سکوت ای بھائی
ساتھ کسکے رہیگا تو صحبت
تو نہ صحبت بھی میرے ساتھ رکھے
کبھی آتا ہے وے سر سگ پاس
تم رہو اُنسے تا ملین برکات
انکے نزدیک ایک ہے تاویل
اسکو تاویل سے رکھین معذور
آئے ہین راہ راست پر ای خبیر
سارے اس طرح شیخ سے پوچھے
اور اسطرح انکو بولا ہے

شاد دل نام گبر یک ہمسایہ
میرا قائم مقام ہوویگا

اب خلل اسکے عقل مین آیا
اس لئے اسطرح سے فرمایا

باوجود اسکے ایک گبر کو اب
کرے قائم مقام اپنے عجب

شخص یک جا سے بلا لایا
شیخ نے شاد دل کو فرمایا

ظہر کے بعد آکے تو ای فلان
چڑھ کے منبر پہ کیجیے وعظ بیان

بعد سہ روز شاد دل آیا
اور منبر اوپر سوار ہوا

گویا اس طرح مجھ کو فرمایا
کہا ابھی وقت وہ نہین آیا

پس مین گبری کو چھوڑ دیتا ہون
اور زنار توڑ دیتا ہون

اور پڑھا کلمۂ شہادت وہ
پایا دارین کی سعادت وہ

پس مین کرتا ہون یہہ نصیحت اب
بھائیو صدق سے سنو تم سب

تم اگر چاہتے تو روز نشور
کہ ہون مردانِ راہ مین محشور

پس یہہ کہتے ہی حاضرون پر
ایک قیامت ہوئی ہی قائم

نقل ہے شیخ کے جنازے پر
لوگ حاضر ہوئے تھے بس اکثر

ناگہان یک یہود نے آیا
تھا وہ ہفتاد سال کا بوڑھا

کہا مین جان دیکھتا ہون جو
تم نہ وہ دیکھتے ہو ای لوگو

کہ ملک آسمان سے آکر
اپنے پر ملتے ہین جنازے پر

ابو طلحہ نے سب سے کہتا تھا
سہل حسن و زین ہوا پیدا

کرنا افطار صوم وہ کامل
درگہہ حق سے ہو گیا واصل

مرد ایسے مین یک وہان گذرا
دیکھ کر سہل اسکو فرمایا

دیکھا جاہے اسکو تب مردم
وہین ایسے مین ہو گیا وہ گم

پھر وہی شخص نے وہان آیا
دیکھ کر وہ مرید کہنے لگا

کہ تجھے حق کے ساتھ ای دمساز
متحقق ہی ایک از دنیا ز

یک کرشمہ تو اس سے بتلا اب
یہہ سخن اس سے وہ سنا ہی جب

کلمۂ لا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ دلخواہ

پوچھا ای سہل تو نے ہین جو
کلمہ یہہ پڑھیگا جو خوش خو

سہل نے قبر سے دیا ہی جواب
کہ سخن یہہ صحیح ہی الصواب

ذکر شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ

تب مریدون نے یون کہے ہین سب
شیخ پر نزع کی ہی حالت اب

چار سو مرد عالم عامل
جسکے شاگرد ایسے ہین کامل

شیخ بولا کہ مت پکارو اب
جا بلا لاؤ شاد دل کو اب

کہ مین دنیا سے جب کرون رحلت
اور گذر جاوین تین دن مدت

شاد دل کو یہہ جب وصیت کی
دار دنیا سے تب ہی رحلت کی

اور کہنے لگا کہ ای مردم
شیخ کا حکم جانتے ہو تم

کہ یہہ گبری سے باز آوے تو
نفع اسلام سے اٹھاوے تو

وہین گبری کلاہ سر سے اتار
توڑ پھینکا ہی جلد تر زنار

اور کہا حکم شیخ ہی مجھ کو
کہ نصیحت تمہین کرون لوگو

مین نے توڑا ہون ظاہری زنار
اور ہوا ہون مین کفر سے بیزار

جلد زنار باطنی توڑو
ماسوی اللہ سے بھی منہہ موڑو

ایک ظاہر ہوئی عجب تاثیر
نیم بسمل تھے سب امیر و فقیر

سارے روتے تھے درد کرتے تھے
درد سے آہ سرد بھرتے تھے

دیکھ یہہ حال ہو گیا حیران
اور جنازے کے پاس آیا دوان

پوچھے کیا حال دیکھتا ہی تو
تب دیا یون جواب وہ انکو

پس مشرف ہوا وہ ایمان سے
کیا تصدیق ہی دل و جان سے

ہوا پیدا وہ روزہ دار یہان
روز رحلت بھی روزہ دار ہی تھا

ایک دن شیخ سہل بحر صفا
اپنے یارون کے ساتھ بیٹھا تھا

کہ بلا شبہ یہہ نکو انداز
حق تعالی کے ساتھ رکھتے راز

اور جب سہل نے وفات کیا
قبر پر یک مرید بیٹھا تھا

شیخ مدفون جو ہوا ہی یہان
باب مین تیرے یون دیا ہی نشان

اب مین دیتا ہون اس خدا کی قسم
کھولا جو تجھ پہ راز ای اکرم

قبر پر سہل کے اشارہ کیا
کہا ای سہل پڑھ وہ پڑھنے لگا

گور مین اپنے کر بلند آواز
پڑھنے لاگا ہی سہل نیک انداز

ہو تربت مین اسکے تاریکی
بولے کیا یہہ بات ہی سچی

ہین کرامات سہل کے اکثر
قدس اللہ سرہ الانور

شیخ دین ہمدم نسیم وصال
پر شرف محرم حریم جلال

مقتدا تھا رہِ طریقت کا رہنما تھا رہِ حقیقت کا
اُسکا معروف ہی جہاں میں نام کرخ کے شہر میں تھا اُسکا مقام
اور وہ سردار تھا محبوں کا اور خلاصہ وہ عارفوں کا تھا
اُسکو فتوے میں تھا بلند مکان اور تقوی میں تھا عظیم الشان
مادر و پدر اسکے ترسا تھے اُسکو اُستاد پاس جب بھیجے
وہ نہ کہہ اوّلا جو لب کھولا ہی ھو اللّٰہ واحد بولا
بلکہ کہتا تھا وہ خدا ایک ہی نہیں کچھ اس کلام میں شک ہی
گرچہ ہر روز مار کھاتا تھا پر نہ ثالث زبان پہ لاتا تھا
اسکو ڈھونڈھے کہیں نہیں پائے مادر و پدر اسکے کہنے لگے
وہی دین ہم بھی لیوینگے آئے لیک وہ ہم سے آئے بارے
شیخ معروف جاکے اُسکے حضور پھر ایمان سے لیا ہی نور
پوچھے ماں باپ کون دین ہے پر کہا معروف ہوں وہ کھولے در
پدر و مادر بھی اسکے از دل و جان وہیں بے شبہ لائے ہیں ایمان
اور بہت سے ریاضتیں کھینچا اور عبادات میں قیام کیا
اور محمد جو تھا بن منصور کہ وہ طوسی سے ہی یقین مشہور
اثر یک اُنمیں ہیں برا دیکھا اور اسطرح اس سے میں نے کہا
کیا ہی فرما تو یوں کہا وہ امام تجھ کو یہہ بات آویگی کیا کام
میں کہا تجھ کو ہے خدا کی قسم کیا ہی وہ بول مجھ سے ای اکرم
جا مکے میں آج شب جاؤں جاؤں کعبے کا تا طواف کروں
جاننے یہہ نشان ہی اسکا جانا آنا یہہ اسکو آسان تھا
اور مسجد کے درمیان رکھا یک مصلا بھی مصحف و لا
شیخ معروف اسکے پیچھے گیا اور اس پیرزن سے جاکے ملا
کوئی لڑکا ہی بول کیا تجھ کو کہ وہ قرآن پاک پڑھتا ہو
حلم سے شیخ کے کئی وہ عجب دئی دو تو بھی لاکے اسکو تب
تب وہ یہود نے شرم سے بھاگی نہ مصلا وہ نہ پھار لئی
یک جماعت پہ وہ کیا ہی گذر مبتلا تھے وے فسق میں یکسر
کہے یاروں نے اب دعا کیجے کہ خدا ان سبھوں کو غرق کرے

قطب دوران سر آمد اخیار لجہ فیض عارف اسرار
مقتدائے طوائف عالم مہر اوج لطائف اعظم
اور اسکے کرامتیں ہیں کثیر اور اُسکے ریاضتیں ہیں کثیر
اُنس اور شوق کے مقام میں تھا لطف اور قرب میں بھی تھا یکتا
کہا اُستاد لب ای لڑکے کھول صاف تر ثالث ثلاثہ بول
جہد اُستاد گرچہ کی بسیار پر نہ معروف نے کہا زنہار
آخر اُستاد اُسکو مارا ہی تب بھی نہ ہارا وہ نہ بولا ہی
آخر یک روز سخت مار جب مکتب و گھر کو چھوڑ بھاگا تب
کہ وہ لڑکے نے جا ہی نگا جو دین بس اُسی دین میں ہے وہ یقین
ابن موسی رضا امام ہمام نام جسکا علی ہی با اکرام
ادکئی دن کے بعد آیا گھر اور مارا ہی اُسکے حلقہ در
پوچھے کس دین پر ہی تو ای پسر کہا دین محمدی کے اُپر
بعد معروف طالب مولا شیخ داؤد طائی پاس گیا
اس قدر صدق میں کھا ہی قدم کہ مشار الیہ ہوا ہی ہم
کہا ایک روز میں نے در بغداد شیخ معروف پاس تھا دلشاد
تیری خدمتمیں کل بھی میں نے تھا اور تب یہہ نشان نہیں دیکھا
نفع جس بات سے کہ ہو وے تجھے پوچھ وہ بولتا ہوں تیرے سے
تب وہ اسطرح مجھ کو فرمایا کہ میں کل شب نماز پڑھتا تھا
چاہ زمزم کے پاس جبکہ گیا پاؤں پھسلا میں اپنے منہہ پہ گرا
نقل ہی ایک روز دجلے پر گیا پھر وضو وہ نیک سیر
تب وہ مسجد میں آکے یک بوڑھی ہی لیگئی مصحف و مصلا بھی
شرم سے خم کیا ہی اپنا سر پوچھا پھر کہ اسکے نظر
نہیں بولی وہ تب کہا ہی اسے دیجے قرآن تو مصلا لے
اسکو اسطرح وہ کہا خوشحال رے مصلا تجھے کیا ہوں حلال
نقل ہی ایکدن وہ بحر صفا یک گروہ ساتھ لیکے جاتا تھا
اس جماعت سے جبکہ گذرے ہیں اور دجلے پو جا پہنچے ہیں
شومیت اکی تا تھے یکسر انکا پہنچے نہ دوسروں کو اثر

شیخ بولا اٹھاؤ اپنے ہاتھ　وے اٹھائے ہین ہاتھ عجز کے ساتھ
انکو دنیا مین جون کہا شادان　یوہی عقبے مین کر انہین فرحان
وقت صحرا ابھی نہین گذرا　جب وے لوگون نے شیخ کو دیکھا
اور روتے قدم پہ اسکے گرے　اور توبہ گنہ سے اپنے کئے
کہ مقرر وہ روز عید کا تھا　دانے خرمیکے اسنے چنتا تھا
پوچھا مین کس لیئے ہی تو غمناک　کہا مجھکو نہین نیا پوشاک
تا وہ بازی مین اسکے ہو مشغول　اپنے اس درد و غم کو جاوے بھول
کہ یہہ لڑکے کو مین لیجاتا ہون　اسکو جامہ نیا دلاتا ہون
جو نہی مول لے دیا بھر زور　تب وہ لڑکا بہت ہوا مسرور
اور بدلا ہی جلد میرا حال　حق نے اس حال کو دیا ہی کمال
کہی دجلہ تو ہی بہت ہی قریب　پھر تیمم تو کیون کرے ای لبیب
کہا حق کے مواعدے کی نشان　حق مین بندیکے بس یہی ہی جان
یہہ ہین اثار اولیائے خدا　کہ ہو حق مین ہی فکر انکی سدا
اور کہا حق مین کوئی بندیکے　حق تعالی نے خیر جب چاہی
اور دروازہ جو بدیکا ہی　اسپہ مولا نے باندھ دیا ہی
اور بولا بہشت کا چہنا　بے عمل ہی گناہ ای دانا
جانئے یک غرور ہی بے ریب　یعنے بیشک یہہ نفسکا ہی فریب
صرف نادانی اور جہالت ہی　یہہ سفاہت اور حماقت ہی
یعنے لینا ہی وہ حقایق کا　اور یہی بولنا دقایق کا
اور کہا عاشق ریاست کو　نہو حاصل یقین فلاح کبھو
کہ کسی سے نہ کوی شی چاہیے　اور نہ تیرے پاس کوی شی رہیے
اور کہا خلق کی مذمت سے　جون بچاوے زبان کو اپنے
پوچھے کس چیز سے بغیر خطر　ہووین ہم دست یاب طاعت پر
کوئی دنیا کی چیز تھوڑی بھی　دلین باقی تمہارے گر ہوگی
ایک دن خوش طعام کھاتا تھا　پوچھا کرتا ہی نوش کیا فرما
نقل ہی بر درِ امام رضا　شیعہ اسکے ہوئے مزاحم آ
شیخ سری کہا اسے آکر　کہ مجھے ایک اب وصیت کر

شیخ تب یون لگا ہی کرنے دعا　کہ ای پروردگار ارض و سما
مستجب ہوئے ہین سب آدم　کیے اسکا نہ رمز جانین ہم
جلد ابنا رباب توڑے ہین　اور خم شراب پھوڑے ہین
نقل کرتا ہی سری سقطی　مین نظر ایکروز شیخ پہ کی
پوچھا مین وجہ اسکا فرمایا　کہ یہہ طفل یتیم روتا تھا
مین نے چاہا کہ خرما یہہ چن لیون　بیچ کر جو زر لے اسے دیون
مین نے بولا ای رہبر کامل　رہ یہان سے تو جاکے فارغ دل
پس وہ لڑکے کو اپنے گھر لایا　اور نئے کپڑے اسکو پہنایا
پس اسیوقت مین بفضل خدا　نور دل مین مرے ہوا پیدا
نقل ہی ایکدن وضو توٹا　تب تیمم ہی شیخ جلد کیا
کہا ممکن ہی موت آجاوے　مجھکو دجلے تلک نہ پہنچاوے
ایسے کامون کا شغل اسکو دے　کہ نہ اسکو وہ فائدہ بخشے
اور انکا قرار ہو یہہ خدا　راہ حق مین ہی شغل ہو انکا
جانو اعمال خیر کا ہی در　کھولتا ہی کرم سے حق اسپر
اور بدی جسکے ساتھ چاہیگا　جانو بالعکس اسکے ہوویگا
اور بلا حفظِ سنتِ نبوی　انتظارِ شفاعتِ نبوی
اور امیدِ رحمتِ مولا　بسر بے اطاعتِ مولا
اور تصوف کی یون کیا تعریف　کیا ظاہر عجیب رمزِ لطیف
اور ہونا ہی اس سے بے امید　جو خلایق کے ہاتھ ہوی رشید
اور کہا مین نے جانتا ہون ٹھیک　حق کے جانب یہہ راہ ہی نزدیک
تا کوئی وہ کرے سے ایسے طلب　پاوے اس سے تو جلد درگہ رب
صبح سے ہر کسیکے سرّ و عیان　یوہی ہر دم بچاوے اپنی زبان
کہا دنیا کی دوستی لوگو　صفحۂ دل سے اپنے دور کرو
جو کہ سجدہ بجالے آوگے　سجدہ اس چیز کو کئے ہوگے
بولا مہمان مین خدا کا ہون　جو کہ دیتے ہین بس کھاتا ہون
تو ترے پھسلی کو اسکے دی آزار　شیخ معروف ہوگیا بیمار
کہا رحلت کرون مین جب ای یار　پیرہن تب یہہ میرے تن سے اتار

جلد تر راہِ حق مین صدقہ دے وہ سبیل اس کام مین کچھ کیجے
یہہ وصیت وہ جو کہ فرمایا شیخ سرّی اُسنے بجا لایا
اب بھی جو اسکی قبر پر جاوے اور وسیلہ وہ شیخ کا لاوے
کہ یہہ تریاق ہی مجرب تر صالحین تجربہ سے کئے اکثر
پوچھا کیا تیرے ساتھ حق نے کیا کہا مولا نے مجھکو بخش دیا
ابن سمّاک یک کہا تھا بات کیا اسیر عمل مین صدق کے سات
اپنے رحمت سے حق تعالیٰ بھی لاوے اسکے طرف رجوع تبھی
کی ہی بات اسکی میرے دلمین جا حق کے جانب رجوع مین لایا
یہہ سخن جاکے اس سے عرض کیا وہ بھی اسطرح مجھکو فرمایا
شیخ سرّی بھی یون کہا دریاب کہ مین دیکھا ہون شیخ کو در خواب
ای ملک یہہ ہی کون کیجے نظر کہے یارب تو ہی ہی دانا تر
دوستی مین ہمارے ہی پر جوش جانو اسطرح ہو گیا مدہوش
وصف مین اسکے ہے زبان ہے قلم قدس اللہ سرہ الاکرم
شیخ اخیار سرّی سقطی بحر اسرار سرّی سقطی
اور انواع کے علوم و کمال جانتا تھا وہ صاحب اجلال
اور خزینہ تھا وہ مروت کا اور سفینہ تھا وہ شفقت کا
پہلے توحید اور حقایق جو کہا بغداد مین ہی سبھو
تھا وہ ماموں جنید کا خوشحال صاحب حال و قال و ذوالاجلال
اور ملا تھا حبیب راعی سے بہرہ ور تھا بھی فیض سے اسکے
رہتا پردہ دکان پر لٹکا اور وہ مشغول نماز مین رہتا
ایکدن ایک شخص آیا ہی پردہ دوکان سے اٹھایا ہی
شیخ سرّی اسے کہا ای فہیم اسنے جو کوہ مین ہوا ہی مقیم
گرچہ کامون مین اپنے ہو شاغل لیک اللہ سے لگاوے دل
نقل ہے شیخ سری سقطی بیچنے اور خریدنے مین سبھی
اس سے زاید نہ طمع کرتا تھا طمع کی بو نہ دلمین دہرتا تھا
بعد بادام جب ہوئین گران آکے دلال نے ہوا خواہان
شیخ بولا کہ مین دیا ہون قرار نصف دینار ہی بدہ دینار

تا بہ سینہ مین جاؤن از دنیا اپنے مادر سے جون ہوا پیدا
نہین تجرید مین تھا اسکو نظیر خاک مین بھی ہی اسکے یک تاثیر
اور کرے درگہہ خدا مین دعا کرے حاجت خدا نے اسکی روا
اور محمد بن الحسین کہا شیخ کو مین نے خواب مین دیکھا
پوچھا مین کس عمل سے بخشا رب شیخ معروف یون کہا ہی تب
یعنے بولا تھا وہ کسو خدا جو بہ کلی رجوع لاویگا
اور اسکی طرف بھی خلق کو سب پھیر دیویگا اپنے لطف سے رب
سارے شغلون سے دل سے باز آیا ہان مگر خدمت امام رضا
بات یہہ اسکی گر قبول کرے وہ کفایت کریگی حقمین تیرے
تھا وہ مدہوش عرش کے نیچے یک ندا آئی درگہہ حق سے
کیا آگاہ انکو ربّ جلیل کہ یہہ معروف ہی سو نبقیل
اور ہمارے ہی وہ لقا کے سوا نہین زنہار ہوش پاویگا

ذکر شیخ سرّی سقطی رحمۃ اللہ علیہ

تھا بڑا عارف بلند مقام وقت مین اپنے صوفیہ کا امام
درد و اندوہ مین ہی تھا دبرات اور تھا ایک کوہ حلم و ثبات
اور اشارات اور رموز مین ہان ایک اعجوبہ تھا وہ عالیشان
اور مشایخ عراق کے اکثر تھے اسیکے مرید نیک سیر
شیخ معروف کا مرید تھا وہ سب کمالات مین رشید تھا وہ
شہر بغداد مین وہ نیک عنوان ابتدا مین کہا تھا یک دکان
اور ہر روز وہ بصدق و نیاز پڑھتا رکعات یکہزار نماز
کہا آیا ہو یعنی زکوہ لگام کہ فلان پیر نے کہا ہی سلام
جان یہہ کچھ بڑا نہین ہی کام بلکہ بازار مین ہی رہ کے دوام
کبھی اللہ سے نہ غائب ہو اسکو بازار بھی نہ حاجب ہو
نصف دینار ہی بدہ دینار نفع لیتا تھا دایما ای یار
کہتے ہین ایکدن وہ نیک انجام ساتھ دینار کے لیا بادام
کہا تو دمین دونگا دینار دیجے بادام ہی مجھے درکار
اس سے زائد نہ نفع لیتا ہون نہین قیمت بڑھا کے دیتا ہون

تب وہ دلال نے یہہ کہنے لگا
نہ تو دلال نے لگا بیچا
سارے دوکان جل گئے یکسان
اور تصوف کی وہ لیا ہی راہ
کہ جو شیخ حبیب راعی تھا
خیرک اللہ وہ زبان سے کہا
دیکھہ اسطرح مجھہ کو حلم کیا
کہ ترے دل پہ حق بسر و علن
یمن سے اسکے ہی دعا کے یقین
تا بحدیکہ یون کہا ہی جنید
گذرے نو دیہ آٹھہ سال یقین
شیخ سری نے یون دیا ہی خبر
گرچہ فریاد وہ کیا بسیار
کہین میرے گنہ کی شامت سے
مگر از شیخ سری والا
اور شیخ جنید نے بولا
ایک لڑکے نے پاس میرے آ
نیند آئی مجھے مین سو یا ہون
تا نہ کوزے مین سرد ہو پانی
شیخ والا جنید کہتا ہی
اور بولا جنید پاک شعار
سو وہ مسجد طرف مین جاؤن اب
اسنے اسطرح مجھہ سے پوچھا ہی
گر تو پہچانتا خدا کو بجا
اس سے بولا کہ چاہتا تھا مین
دیکھنے سے مرے ہی کیا مطلب
کہا غالب شانے ہو وون کبھی

کہ مین نقصان سے نہ بیچونگا
نہ تو سری نے راضی ہو کے دیا
پر نہین شیخ کا جلا ہی دکان
ترک دنیا کیا ہی بہر اللہ
میرے دکان پہ ایک دن گذرا
سرد دل پر مرے ہوئی دنیا
دیکھئے اس یتیم کو کپڑا
کرے دنیا کو سخت تر دشمن
پھیرا دنیا سے حق نے مجھہ کو دین
ذکر سری کا یون کیا ہی جنید
نہین پہلو لگایا وہ بزمین
کہ چہل سال اب گئے ہین گذر
پر نہین اسکو مین دیا زنہار
میرا چہرہ سیہ نہو جاوے
کیونکہ مین جانتا تھا زہد اسکا
ایک دن اسکے پاس مین گیا
آج اسطرح ہی مریدے کہا
خواب مین ایک حور دیکھا ہون
تا بنا دے حظوظ نفسانی
مین نے آنکھون سے اپنے دیکھا ہی
ایک شب مین جب ہوا بیدار
در مسجد پہ جاکے پہنچا جب
مجھہ سے کہا ای جنید ڈرتا ہی
تو نہ ڈرتا کسی سے اسکے سوا
کر کے قرق دیکھون تیرے تئین
مین دیا ہون جواب اسکو تب
جانئے اب سبب ہی اسکا ہی

وہ کہا مین نے عہد توڑونگا
نقل ہی ایک روز در بازار
جبکہ دیکھا ہی شیخ نے یہہ حال
پوچھے ہین ابتدا حال اسکا
تب کوئی چیز مین دیا ہون اسے
شیخ معروف ایک روز ملا
مین سے تھے کپڑے تب اسکو پہنایا
پھیر کر اسکے شغل سے مولا
تھا ریاضات مین وہ فرد شہیر
کہ عبادت کے بیچ کامل تر
مرض الموت مین مگر آخر
چہتا ہی نفس یہہ مرادن رات
اور ہر روز خوف سے کئی بار
بشر حافی کہا ای پاک خصال
ہاتھہ سے اسکے کوئی چیز اگر
شیخ سری بہت ہی روتا تھا
کہ مین لٹکاؤن تیرا کوزہ آب
پوچھا تو کسکے عقد مین آوے
پس وہ کوزہ مرا نکال لئی
کہ وہ کوزے کے ٹوکرے بزمین
دل مین خواہش ہوئی ہی یہ زاید
در مسجد پہ کوئی تھا ہائل
مین کہا ہان ترے سے ڈرہی مجھے
پوچھا مین تو ہی کون کیجے بیان
کہا تو جبکہ مجھہ کو یاد کیا
کہ مین تیرے سے پوچھنا چاہا
جب بلاؤن انہین نے ہو دنیا

مین نے اپنا قرار چھوڑونگا
شہر بغداد مین لگی ہی نار
دیا فقرا کو اپنا سارا مال
شیخ اسطرح ان کو فرمایا
کہ فقیرون کتئین اسے دیجے
ایک طفل یتیم ہمراہ تھا
شیخ معروف یہہ کیا ہی دعا
کرے راحت تجھے کرم سے عطا
کوئی اسکا نہین تھا ہمین نظیر
نہین سری سے کوئی آیا نظر
رکھا پہلو زمین پہ وہ فاخر
کہ کرون نوش سرکہ شہد کے سات
آئینہ دیکھتا ہون مین ناچار
کہ نکرتا تھا مین کسی سے سوال
جا وے ہوتا تھا اسپہ وہ خوشتر
پوچھا مین وجہ اسکا تب وہ کہا
آب تا اسمین سرد ہووے شتاب
کبھی کوزہ نہ جسنے لٹکا دے
مار اسکو زمین پہ پھوڑ دئی
ایک مدت تلک پڑے تھے وہین
کہ جو شونیزیہ کی ہی مسجد
خوف اس سے مجھے ہوا ہی دل
تب وہ کہنے لگا ہی پیر سے
کہا ابلیس مین ہی ہون پہچان
تبھی غافل یقین تو حق سے ہوا
کہا تو غالب کبھی ہو بر فقرا
بھاگتے ہین وے جانب عقبی

اور بلاتا ہون جب سو عجمی
پوچھا کیا دیکھتا ہی انکو کبھی
پس یہہ بولا سو نا پدید ہوا
وہین زانو سے سر اٹھا کے کہا
کہ نہ جبرئیل کو دکھاوے خدا
گر اجازت ہو مجھکو شام و سحر
ایک بوڑھی تب آئی اسکو نظر
کہ بجا لاؤن مین تری خدمت
کہ یہہ دنیا سے بیوفا ہی جہان
کہ ہمارے یہہ روزگار سے اب
نقل ہی ایکشب وہ پاک نصاب
کہ یقین جب خالق متعال
یک ندا غیب سے وہین پہنچی
شیخ سری نے سنتے ہی پر جوش
بعد ازان اور ایک آئی ندا
نقل ہی شیخ سری والا
جب بدن پائے کو تم نے پہنچےگے
اپنے پیری مین بولتا تھا یہہ بات
کہتا سی سال بستر و جہار
پوچھے لوگون نے تب ای شیخ زمان
کہا ایک شخص ہر دکان جلا
کہ نہ تم بھائیو نکا مین کھایا
اور کہا چاہتا ہی جسنے یقین
چاہئے لیوے خلق سے عزلت
کہا دنیا فضول ہی یکسر
جامہ لیسا کہ ستر عورت ہو
کہا شہوت سے گر ہو جرم کبھی

بھاگتے ہین کہ جانب مولی
کہا ہان دیکھتا ہون انکو تبھی
مین نے مسجد کے درمیان آیا
جھوٹھہ کہتا ہی وہ عدو خدا
کب وہ ابلیس کو دکھاویگا
مین یہہ جھاڑا کرونگی تیرا گھر
شیخ کا اسنے جھاڑتی تھی گھر
نہین ہرگز تو مجھکو دی رخصت
عشق مین یہہ ہماری تھی سوغات
ایک حصہ کچھ اسکو دیوے رب
دیکھا یعقوب کو بعالم خواب
جب ہی حاصل تجھے یہ کمال
اب بجا اپنے دل کو ای سری
مار نعرہ وہین گرا بیہوش
کہ یہہ اس شخص کی ہی جان سزا
یون جوانون کو بولتا تھا سدا
اور قوی سب ضعیف ہووینگے
اور کرتا تھا ایسے تب طاعات
مین یے کرتا ہون جانو استغفار
کہا حقیقت ہی اسکی کیجئے بیان
بچ گیا ہی ویسے دکان ترا
شکر دنیا یہہ مین بجا لایا
کہ سلامت رہے وہ شخص کا دین
دور اس سے رہیگی ہر آفت
اسمین بہتر ہین پانچ چیز مگر
اور مکان لایق سکونت ہو
تو ہی امید اسکے بخشش کی

اور مجھکو وہان تجھ راہ نہین
جبکہ وجد و سماع مین وے گرین
دیکھا سری نے اسمین سمجھا ہی
کہ جو فقرا ہین صاحب تمیز
نقل ہی اسکی ایک تھی خواہر
شیخ سری ہین اجازت دی
بھیجی خواہر نے اس سے ای بھائی
اور یہہ تا محرم کو لاکے رکھا
اور محرم وہ تم سے تھی وہ سدا
تب یہہ جھاڑو ہمارے حجرہ کی
اور کہا ای خدا کے پیغمبر
پھر یہہ کہا ہی خیال یوسف کا
اول اسطرح اسکو فرمائے
سیزدہ روز تک صباح و مسا
جو ہین عاشق ہماری درگہ کے
ای جوانون نہ لیجئے آرام
آہ اسوقت ہووینگے قاصر
کہ نہین تھی جوان کو طاقت
شکر یکبار ہی مین کرنے سے
کہا بغداد کا جو ہی بازار
سنکے الحمد للہ مین نے کہا
پس اسی شرم سے ہی لیل و نہار
اور دل و تن کو اسکے راحت ہو
اب یہ مانو یقین ہی عزلت کا
ایک روٹی کہ جس سے بھوک مٹے
اور وہ علم جس پہ عامل ہو
اور گنہ کبر سے جو ہووےگا

پس نہون انہہ دست پاے کہین
اور وے روین مین تو دیکھا ہون انھین
سر کو زانو پہ اپنے رکھا ہی
ہین وے لیسے خدا کے پاس عزیز
کہتے سری سے ایکدن ظاہر
اسکی خواہر نے ایکدن آئی
پہلے ہی مین تم سے عرض کئی
شیخ سری نے اسکو فرمایا
اذن چاہی ز بارگاہ خدا
حق تعالی اسے عنایت کی
شور ڈالا یہہ کیا جہان اندر
کہا ہی درد و ملال یوسف کا
بعد یوسف کو اسکو بتلائے
یونہی بیہوش وہ پڑا ہی تھا
سو کسی نے علامت انپہ کرے
تم جوانی مین اپنے کرلو کام
جو نکہ قاصر ہوا ہون مین آخر
رہتا تھا روز و شب وہ در طاعت
لفظ الحمد للہ کہنے سے
ناگہہ اسکو لگی تھی یکدن نار
بعد ازان سوچھ مین نے شرم کیا
کر رہا ہون مدام استغفار
اور تھوڑا ہو درد و غم اسکو
وقت یہہ خلق سے ہی خلوت کا
اور پانی پیاس جس سے بجھے
اسپہ جو بس کرے وہ کامل تو
حق تعالی نہ اسکو بخشیگا

جرم ابلیس کبر سے ہی کیا
اس لیئے حق نہین اُسے بخشا

ہوئی شہوت سے زلت آدم
اسکو بخشا خدا بلطف کرم

اور کہا کوئی باغ مین جاوے
اور شجر اسمین وہ بہت دیکھے

ہر شجر پر طیور مین بیٹھے
سب پرندہ وہ دیکھ اسکو کہے

یا ولی اللہ السلام علیک
خوش نہووے وہ شخص انکو دیکھ

بلکہ سمجھے ہی مکر و استدراج
ہو نہ مغرور یہ نہین فخر کی تاج

فضل کا اپنے نا خیال کرے
بلکہ اس حال پر وہ اپنے ڈرے

اور کہا یون بیان استدراج
کہ یہی ہی نشان استدراج

کہ جو کچھ اپنے نفس کے مین عیوب
انکو جون چاہیئے نہ دیکھے خوب

کہا قوت وہی بڑا سمجھو
نفس پر اپنے جو کہ غالب ہو

اور کہا لوگ ہین بہت ایسے
فعل انکا نہ حسب قول رہے

اور تھوڑے سے ہی لوگ لایق ہین
فعل اور قول مین موافق ہین

اور بولا کہ قدر نعمت کے
جو نجانے جو حق عنایت سے

ایسی جگہہ سے جو نہین تھا خیال
آویگا اس جگہہ سے اسکو زوال

اور کہا جو مطیع ہووے یگا
اسکا رتبے مین جو ہی اس سے بڑا

جو کہ ہی اس مرتبے مین کم
ہوویگا اسکا وہ مطیع بہم

اور بولا زبان تری کا دل
ہی یقین تیری ترجمان دل

اور چہرہ بغیر شبہ ترا
آئنہ ہی سمجھ ترے دل کا

جو ترے دل مین تو رکھیگا نہان
ترے چہرے سے ہوویگا وہ عیان

اور کہا انس اور حیا ہر دو
آتے ہین دل کے در تلک سمجھو

اسمین گر ورع و زہد پاتے ہین
اسمین آتے ہین ورنہ جاتے ہین

اور بولا کہ خلق بیچ سبھی
جانتے ہی بڑا فہیم وہی

جانے قرآن پاک کے اسرار
کرے اسمین تدبر بسیار

کہا عارف وہی ہی جسکا طعام
مثل طعم مریض ہو مدام

اور سونا بھی اسکا یون ہووے
سانپ کا تا ہوا جون سووے

اور ہو اسکا عیش در ہر حال
بحر مین ڈوبنے کے عیش مثال

کہا بعضے کتب سماوی ہین
انمین بیشک و شبہ دیکھا مین

حق نے فرمایا ای مرے بندے
تو مرے ذکر مین مدام رہے

تجھ پہ غالب ہو جبکہ ذکر مرا
تب مین عاشق ہون جانیئے تیرا

شیخ عطار نے کہا اس جا
کہ محبت ہی عشق کا معنا

اور تصوف کا جب کیا ہی بیان
کہا صوفی وہی ہی عالیشان

معرفت اسکی نا بجھاوے ضرور
کبھی نہ ہارے اسکے ورع کا نور

علم باطن کا یون کرے نہ بیان
جس سے ہو نقص ظاہر قرآن

اور کرامات اسکے با اکرام
رکھے لوگون کو دور تر ز حرام

اور یون زہد کا کیا ہی بیان
کہ یقین زہد کی یہی ہی نشان

نفس اسکا طلب سے آوے باز
اور قناعت کے ساتھ ہو دمساز

بس قناعت کرے وہ اتنے پر
دفع ہو جس سے بھوک شام و سحر

اور جو کپڑے سے ستر عورت ہو
بس اسی پر سدا قناعت ہو

اور ہو اسکو فضول سے نفرت
اور نہو دل مین خلق کی الفت

اور کہا زہد ایک دولت ہی
وہی سرمایہ عبادت ہی

اور کہا آپ مین نہین جو کمال
اُس سے آراستہ کرا اپنا حال

ظاہر اخلق کو جو بتلا دیوے
وہ نظر سے خدا کے گر جاوے

اور کہا حسن خلق وہ ہی جان
کہ نہ دے خلق کو تو رنج و زیان

اور تو رنج خلق سے کھینچے
اور نہ کینہ رکھے نہ بدلا لیوے

نقل ہی ایکدن بصدق و صفا
صبر کا وہ بیان کرتا تھا

آکے ایک بچھو نا گہان ای یار
اسکو مارا ہی نیش کتنے بار

کچھ تغیر نہ شیخ مین آیا
اور تقریر وہ نہ قطع کیا

بعد لوگون نے اس سے یون پوچھے
کیون نہین دفع تو کیا ہی اسے

تب کہا آہ مین نے شرم کیا
کہ بیان صبر کا ہی کرتا تھا

اور مناجات مین وہ کہتا تھا
کہ ای پروردگار ارض و سما

مجھ کو تیری ہی عزت و عظمت
دی مناجات سے تیرے وحشت

اور بلا شبہ معرفت تیری
ہی ترے ساتھ مجھکو انس دی

گر نہ دیتا مجھے ترا ارشاد
کہ مجھے کیجیئے زبان سے یاد

تو زبان سے نہ یاد کرتا مین
اسکی طاقت کبھی نہ دھرتا مین

جو زبان کہونسے ملوث ہو کھولین کیون تیرے ذکر مین اسکو
کہ نہ زنہار مین نے چھپتا ہون شہر بغداد مین وفات کرون
ہووے رسوائی تب مری ہر جان لوگ کہتے تھے مجھسے نیک گمان
الله الله خاصگون کو سدا ایسا رہتا ہی دل مین خوف خدا
تم گناہون کو اپنے کیجو یاد عیش و عشرت کو دیجیو برباد
بولتا ہی جنید پاک شعار شیخ سری ہوا جب بیمار
مین نے جب اسکو لیے ہلانے لگا آہ تب شیخ مجھکو فرمایا
مین نے پوچھا ہی کیا تیرا احوال تب یہہ فقرہ کہا وہ صاحب حال
یعنے جو ہی غلام ای ہر وہ کسی چیز پر نہین قادر
کہا صحبت مین خلق کے رہ کے مت ہو محروم حق کی صحبت سے
تیری صحبت بھی نا رکھا ہوتا حق کی صحبت مین ہی رہا ہوتا

ذکر شیخ فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ

فاتح باب حکمت و عرفان شیخ دین فتح موصلی ذیشان
اسکا ورع و مجاہدہ تھا بڑا اور بہت خوف اسپہ غالب تھا
تاجرون کے مثال ہو ستہ رکھتا تھا کیلونکا یکدستہ
اور مصلے کے آگے رکھتا تھا رکھہ کے ایسا نماز پڑھتا تھا
اور کرے اسکو تاجرون سے تمام جان لے اسکو ایک دنیادار
کہا تو ان کیلیون سے کھولیگا آپ پر جو ہی اسکو باندھہ رکھا
موصلی بولا ایک شب در خواب دیکھا ہون مرتضی علی کا جناب
کہ تونگر جو ہووے با درویش گر تواضع کے ساتھہ آوے پیش
مین کیا عرض اور کیجے زیاد تب کیا اسطرح مجھے ارشاد
گر کریگا تو اسسے افضل ہی اس سے افضل ہی اس سے اکمل ہی
کہا آئی ہی یہہ صحیح خبر کوئی دے بے سوال گر لاکر
سنکے یہہ اس سے یکدرم ہی لیا اور باقی اسیکو پھیر دیا
تھے وہ یکسر جملہ ابدال سب کہے مجھکو دے ذوی الاجلال
نقل ہی ایک روز یون پوچھا جو کہ بیمار سخت ہووے گا
کہ مرجاویگا یقین بیمار یون کہا تب وہ منبع اسرار

نقل کی ہی جنید بغدادی کہ کہا شیخ سری سقطی
کیونکہ سہا تھا ہی خوف یقین کہ قبولے نہ مجھکو اسکی زمین
بدگمان تب مریدے ہووینگے اور کراہت مریدے لیوینگے
بھائیو باز آؤ غفلت سے لیو عبرت تم اس حکایت سے
لیو خوف اله دنیا مین حق امان دیوے تم کو عقبی مین
مین عیادت لئے جو اسکے گیا ایک پنکھا وہان پڑا دیکھا
کہ اسے ای جنید رکھہ دیجے آگ پارے سے تیز ہو سلگے

عَبْدًا مَمْلُوْكًا لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ

کہتے ہین تب جنید نے چاہا کہ وصیت مجھے تو یک فرما
بات یہہ سن جنید کہنے لگا حکم آگے اگر یہہ فرماتا
پس یوقت وہ وفات کیا قدس اللہ سرہ الاصفی
عالم اصل و فرع صاحب دل عارف عصر واصل موصل
تھا شیخ کبار سے وہ جان صاحب ہمت و رفیع مکان
خلق سے انقطاع رکھتا تھا اور بچتا تھا وہ ریا سے سدا
کہین تشریف گر وہ فرماتا کیلیان اپنے ساتھہ لیجاتا
تا کوئی قدر اسکی نا جانے صاحب فضل ہی یہ پہچانے
یک ولی ایک روز آیا ہی اور اسطرح اسکو پوچھا ہی
شیخ یہہ بات سن سکوت کیا اور نہین اسکا کچھہ جواب دیا
عرض کی مجھکو یک وصیت کر کیا ارشاد تب مجھے حیدر
رکھہ کے امید اجر از دادر کوئی چیز اس سے اور نہین بہتر
کبر درویش کا تونگر پر حق تعالی پہ ہی توکل پر
نقل ہی اسکے پاس ای اکرم لایا یک شخص نے پچاس درم
رد اگر اسکو کوئی کر دیگا تو خدا پر وہ رد کیا ہوگا
اور کہا تیس شیخ تھے ذیشان مین نے صحبت کیا ہون انسے جان
صحبت خلق سے ہو دور مدام اور کم کیجے شراب و طعام
گر نہ آب و طعام دین اسکو کیا وہ مرجاوے یا نہین بولو
جسکا دل نور علم و حکمت سے اور اقوال سے مشائخ کے

ہووے خالی تو تم ہی جاویگا — کہ ہے بیشبہہ وہ غذا دل کا
کہ زبان جب کلام سے کھولیں — تو خدا کا ہی بس وہ ذکر کریں
اور کوئی شی طلب کریں وہ جب — حق تعالی سے ہی کریں وہ طلب
دل میں تب اسکے دوستی خدا — بالیقین ہووےگی وہیں پیدا
کہتے ہیں شیخ جب وفات کیا — اسکو لوگوں نے خواب میں دیکھا
کہ خدا نے مرے سے یوں پوچھا — کس لئے اسقدر تو روتا تھا
حق سے بولا ترے گناہوں سے — تھا موکل ملک جو شام و سحر
تیرے رونیکے ہی سبب سے جان — ہم کئے عفو سب ترے عصیان

ذکر شیخ احمد حواری رحمۃ اللہ علیہ

صاحب قرب باری ہی — شیخ دین احمد حواری ہی
تھا علوم و فنون میں یکتا — اسکا ہمسر کوئی نظیر نتھا
فن اسرار اور حقایق میں — تھا وحید الزمان دقایق میں
تھا کبار شیوخ سے وہ ہمام — نامور تھا وہ در مشایخ شام
تا بجد سے جنید بحر صفا — اسکو ریحان شام کہتا تھا
جانتے وہ مرید تھا اسکا — معتقد مستفید تھا اسکا
اسکے باتوں میں بھی عجب تاثیر — اس سے پاتے تھے لوگ فیض کثیر
اور درجہ کمال کا پایا — تھا بلند اسکا علم میں پایا
تھے یہ میر دلیل و راہ نما — انسے مقصود کو میں جب پہنچا
کیونکہ سالک ہو راہ میں جب تک — رہے حاجت دلیل کی تب تک
قدر و قیمت ہے تب دلیل کی کیا — اسلئے آب میں کتب ڈالا
پر لکھے ہیں یہاں شیوخ کرام — کہ ہوا اس سے سکر میں ہنگام
تھا اسے حسن اور جمال بڑا — اسکے چہرہ سے نور تابان تھا
بسکہ تیرے سے ہے حسن مرا — ایک شب خوف سے تو رو دیا تھا
بولتا تھا وہ اسطرح سمجھو — جب تلک دل سے نا پشیمان ہو
تب تلک وہ نہیں ہے توبہ کیا — نہیں توبہ قبول ہوا اسکا
اور بڑا جو ہے عارف کامل — وہی پہنچیگا جلد جا منزل
تو بلا شبہ فقر و زہد کا ذر — کریے مولا نے اسکی دل سے دور

اور کہا اہل معرفت ہیں وہی — بالیقین فانی الصفت ہیں وہی
اور عمل جسکہ کوئی لاوین بجا — تو بجا لاوین محض بہر خدا
اور کہا بر ہوا انفسانی — جو ہو منقاد حکم ربانی
آرزو مند حق جو ہووےگا — اسنے منہہ غیر حق سے پھیریگا
پوچھے حق کیا کیا ہی تیرے سات — یوں کہا انکو وہ جلیل الذات
میں کہا تب ای خالق بیچون — شرم عصیان سے اپنے رویا ہوں
ہم نے مامور یوں کئے تھے اسے — کہ گناہ ایک بھی ترا نہ لکھے
خوف حق میں ہی تھا وہ شام و سحر — قدس اللہ سرہ الانور
قدوۂ صالحین شیخ کبیر — زبدۂ عارفین امام خطیر
وقت میں اپنے قطب اشہر تھا — سالکان جہان رہبر تھا
اور احادیث کی روایت میں — معتقد اسب کا تھا درایت میں
اور طریقت میں بھی وسیع مکان — مرجع خلق تھا وہ عالیشان
کیا خواص و عوام میر و فقیر — مدح میں اسکے تر زبان شہیر
تھا سلیمان جو کہ دارانی — جسکو تھی عارفوں میں یکتائی
اور سفیان بن عیینہ سات — وہ رکھا تھا مصاحبت دن رات
علم کا شوق تھا اسے کامل — تھا وہ تحصیل علم میں شاغل
پھر کتابیں دیا ہے بحر میں ڈال — اور ایسا کہا وہ صاحب حال
پھر نہیں شغل چاہئے انکا — پھر وہی اشتغال ہے بیجا
جبکہ پہنچے بہ منزل مقصود — اور جب پیشگاہ ہووے نمود
اس لئے ہی وہ خلق سے بسیار — آہ کھینچا ہے رنج اور آزار
نقل ہے ایکشب وہ نیک لقاب — دیکھا ہے یک کنیز کو در خواب
کہا تیرا بڑا ہے حسن جمال — کہی اسطرح تب وہ فرخ فال
میں ملی اپنے منہہ پہ وہ پانی — منہہ مرا یوں ہوا ہے نورانی
اور زبان سے نہ ہووے استغفار — اور مظالم سے پاک ہوا ہے یار
اور بولا جو ہے بڑا عاقل — وہی عارف ترا ہو صاحب دل
اور بولا کہ جسنے دنیا پر — گر کریے دوستی سے ایک نظر
اور کہا مزبلہ ہے یک دنیا — جمع آتیکی ہی سگوں کی جا

اور وہ شخص سگ سے ہی کمتر — جو کہ بیٹھے متاع دنیا پر
اپنی حاجت سے جبکہ ہووے سیر — سگ اٹھے مزبلہ سے کرکے دیر
پس جو بیٹھے مدام دنیا پر — فی الحقیقت وہ سگ سے ہی بدتر
اور کہا دوستی حق کی نشان — اسکی طاعت کی دوستی ہی جان
اور کہا معرفت پہ حق کے دلیل — کوئی حق کے سوا نہیں بقیل
ڈہونڈہنا ہی دلیل کا سنئے — اسکی خدمت کے ہی ادب کے لئے
باتیں ایسی ہی اسکے ہیں خوشتر — قدس اللہ سرہ الاظہر

ذکر شیخ احمد خضرویہ رحمۃ اللہ علیہ

شیخ عارف مقرب درگاہ — شاہباز ہوائے قرب الٰہ
احمد خضرویہ اسکا نام — بلخ میں تھا وہ باصفا کا مقام
تھا خراسان کے مشائخ سے — معتبر عارفان راسخ سے
کلمات بلند ہیں اسکے — سخنان سودمند ہیں اسکے
اور ہیں اسکے ریاضتیں مشہور — ہیں تصانیف اسکے فیض سے پُر
یکہزار اسکے تھے مرید ایسے — کہ وہ سب صاحب کرامت تھے
سارے چلتے تھے جانو پانی پر — اور اڑتے ہوا میں وہ خوشتر
کہتے ہیں ابتدا میں وہ ای رشید — تھا یقین حاتم اصم کا مرید
اور حاصل تھی اسکو باعزت — شیخ دین بوتراب کی صحبت
اور چھپا آپ کو وہ حق آگاہ — پہنتا تھا سدا لباس سیاہ
فاطمہ اسکی اہلیہ جو تھی — تھی طریقت میں کاملہ وہ بڑی
بلخ کی وہ امیرزادی تھی — اور وہ دنیا سے باز آئی تھی
بھیجی احمد کے پاس اسنے پیام — کر مرے پدر سے مرا پیغام
کہ ہی البتہ راہ حق میں تو — سمجھی مردانہ اس لئے تجھ کو
نہیں احمد نے جب اجابت کی — بار دیگر پیام یہہ بھیجی
اس لئے بولتی ہوں ہوشیار — راہ بر ہو نہ راہ بُر زنہار
پدر سے اسکے تب کیا پیغام — وہ قبولا ہی اسکو با اکرام
جان کر اسمیں ہی فوز و فلاح — دیا احمد کے ساتھ کرکے نکاح
فاطمہ ترک شغل دنیا کر — ہوئی عزلت نشین شام و سحر
بعد احمد نے جبکہ قصد کیا — کہ ملے شیخ بایزید سے جا
ہوئی ہمراہ فاطمہ بھی تب — پہنچے ہیں بایزید کے گھر جب
فاطمہ اسکے پاس آگے شتاب — اپنے چہرے سے ہی اٹھائی نقاب
کرکے پہلے ادا وہ لفظ سلام — کئی گستاخ وار اس سے کلام
متغیر ہوا ہی احمد نے — کہا اسطرح زن سے وہ اپنے
کیوں تو گستاخ ہو کے بات کئی — فاطمہ سنکے اس سے کہنے لگی
تو ہی محرم مری طبیعت کا — وہ ہی محرم مری طریقت کا
میں ترے سے ہوا کو پاتی ہوں — اور اس سے خدا کو پاتی ہوں
مجھ سے وہ بے نیاز ہی کل آج — اور تو میرے ساتھ ہی محتاج
کئی دن وہ رہے ہیں اسکے حضور — آئے ہیں بعد ازاں بہ نیشاپور
اور اس شہر کے خواص و عوام — معتقد اسکے ہو گئے ہیں تمام
یحیی ابن معاذ نیک سیر — ان دنوں میں ہی قصد بلخ کا کر
آکے پہنچا بشہر نیشاپور — سنکے احمد بہت ہوا مسرور
اسکی دعوت کا قصد وہ کرکے — مشورت کی ہی اپنی عورت سے
کہی احمد سے فاطمہ اسدم — چاہئے اتنے گاؤ اور غنم
مشک و عطر و گلاب ہو اتنا — اور اتنے فلاں فلاں اشیا
چاہئے اور بیس خر بھی اب — کہا احمد ہی خر سے کیا مطلب
تب وہ بولی کہ ایک مرد کریم — آوے مہماں ہو بشان عظیم
تو سگاں جو ہیں اس محلے کے — حصہ انکو بھی چاہئے اس سے
الغرض فاطمہ میں ای بھائی — یہہ مروت تھی یہہ فتوت تھی
شیخ دین بایزید عالیشان — وصف میں اسکے یوں کیا ہی بیان
کہ اگر کوئی چاہے سر عیان — مرد کو دیکھے در لباس زنان
چاہئے فاطمہ کو وہ دیکھے — ہمت مرد اسمیں ہی سنئے
نقل ہی بولتا تھا وہ ارشد — صاحب فضل شیخ دین احمد
ایک مدت دراز صبح و مسا — نفس کو اپنے قہر کرتا تھا
ایک گروہ مجاہدین یکبار — ہوگئی ہی جہاد پر تیار
ہوئی رغبت بڑی جو ہیں پیدا — کہ چلو میں بھی اب برائے غزا

جو غزا کی فضیلتیں ہیں سنگے نفس کہنے لگا ہی میرے سے
نفس یون مجھ کو بولتا ہی جو بات یہہ مکر سے نہ خالی ہو
چاہتا ہی جہاد اسی لیئے تا وہ افطار اب سفر مین کریے
راضی اسیر بھی وہ ہوا ہی تب مین نے اسبات سے کیا ہون عجب
تنگ آیا ہی نفس اسی لیئے چاہتا ہی سفر مین سو جاوے
مین نے حیران ہو کے فکر کیا سمجھا رکھتا ہون اسکو جب تنہا
کہا تنہا ہی مین نے اترونگا اور لوگو نہین مل بیٹھونگا
ورد و رقت سے بیچ کھایا مین حق کے جانب رجوع لایا مین
حق نے میری دعا قبول کیا صاف اقرار اس سے کروایا
تو جو یون مارتا ہی مجھ کو آہ خلق اسبات سے نہین آگاہ
چاہا یکبار مار کے جاؤ نہین سختیون سے نجات پاؤ نہین
مین نے بولا یہہ نفس ناہنجار ہی منافق برابر و جبار
اور تشدد کیا زیادہ مین اور مشقت مین اسکو ڈالا مین
مین نکالا نہ پیر سے اسکو تا توکل مرا نہ باطل ہو
یونہی ننگے کو جاکے مین پہنچا حج ادا کر کے جب وہان سے پھرا
لوگ اس سے ہوئے ہین آگہ جب پیر سے وہ مرے نکالے تب
گیا خدمت مین بایزید کے مین مسکرایا وہ دیکھ میرے تئین
حال کیا تھا وہ بیچ مین تیرا مین نے اسطرح اس سے تب بولا
شیخ بولا کلام سے تیرے آہ آتی ہی بو سے شرک مجھے
نقل ہی ایک دن وہ تھا جو جوان آیا ہی ایک رات اسکے مکان
اسکو احمد نے تب کیا ہی خطاب ای جوان تو لیکے کھینچ تو آب
گر کوئی چیز بھیج دے مولا مت ہو مایوس تجھ کو دیونگا
اسنے یہہ سن وضو کیا ہی تب اور پڑہا ہی نماز ساری شب
کہا احمد یہہ سے ای اہل وفا طاعت ایک شب کی ہی جزا
ایکشب پھر حق کیا مین کام سو یہہ حق نے کیا مرا اکرام
اور وہ زر نہین لیا ہی وہ دل سے توبہ وہین کیا ہی وہ
نقل ہی یک بزرگ نے بولا کہ مین احمد کو اسطرح دیکھا

مین نے بولا کہ نفس کو کا ہے طاعتون مین نشاط نا آوے
مین نے رکھتا ہون جو ہمیشہ صیام نہین اسکو دیا ہو نہین آرام
مین کہا نفس کو ای بدکردار کہ رونگا سفر مین نہین افطار
مین نے سمجھا ہون جبکہ رت اتمام کرتا ہون نماز مین ہی قیام
کہا تجھکو رکھونگا مین بیدار ہوا اسیر بھی راضی وہ ناچار
اس لیئے ہی وہ تنگ آیا ہی خلق سے اختلاط چاہتا ہی
راضی اسیر بھی ہو گیا ہی جب عاجز آیا ہون آہ مین نے تب
تا مجھے مکر نفس سے الحال کرے آگاہ خالق متعال
مار نے پھر روز مجھ کو تو سو بار کھینچتا ہون نہین سختیان بسیار
آہ یہہ رنج کب تلک کھینچون آہ کب تک یہہ آفتین مین سہون
تا یہہ شہرت ہو خلق مین بیحد کہ ہوا ہی شہید اب احمد
چاہتا ہی منافقی بہ حیات اور منافق رہے زبعد حیات
راہ مین ایک سخت تر کانٹا ناگہان میرے پیر مین چبھا
اور ویسا ہی راہ چلتا تھا سوج کر ریم و خون نکلتا تھا
تھی مرے پیر کی وہی حالت کھینچتا تھا بڑی ہی مین کربت
زخم اسکا ہنوز باقی تھا شہر بسطام کو مین جا پہنچا
اور پوچھا کہ پیر پر تیرے رنج یک جو سفر مین کھینچے تھے
کہ یقین مین نے اختیار اپنا اسکے ہی اختیار مین سونپا
تو بھی کیا اختیار رکھتا ہی کیا اسے شرک نہین سمجھتا ہی
ڈہونڈتا گھر مین بہت نہ کچھ پایا پس وہ مایوس ہو کے جاتا تھا
کر وضو ہو نماز مین شاغل ہو دعا و نیاز مین شاغل
تا ہمارے مکان سے خالی ہات تو نجاوے ملول آجکی رات
صبح کو ایک شخص آیا یار کیا احمد کے نذر سو دینار
چور بالفور ہو گیا لرزان اور کہنے لگا ہی ہو گریان
گر عبادت سدا بجا لاؤن کیسے عقبے مین نعمتین پاؤن
اور لایا رجوع سوئے خدا اور احمد کا وہ مرید ہوا
کہ وہ بیٹھا ہی ایک گوشہ مین زر کے اسکو لگے ہین بحر مین

اور ملایک اسے اٹھاتے ہین | اور ہوا مین اسے لیجاتے ہین
کہا ایک دوست کی زیارت کو | مین لئے جاتا ہون اب سمجھ لے تو
پھر کسی پاس جاکے ملنے کی | کب تجھے احتیاج ہووے کبھی

نقل ہی ایک وقت اسکے گھر | ایک درویش نے ہوا مہمان
اور محفل مین تب وہ شیخ زمن | شمع ہفتاد کردیا روشن
کہ تصوف کے ساتھ اب سن تو | نہین نسبت ہی کچھ تکلف کو
کہا احمد جو شمع بہر خدا | مین نے روشن نہین کیا ہونگا
آب اور خاک و آل اپر سب | وہ بجھاتا رہا ہی ساری شب
دوسرا روز جبکہ آیا ہی | احمد اسطرح اس سے بولا ہی
پس وے پھر دو وہان سے اٹھکے چلے | اور کلیسے یہ ایک جا پہنچے
جاکے اُس سے ملا عقیدت سے | اور بٹھایا ہی اسکو عزت سے
اور احمد سے یون کہا ہی تب | کہ تناول طعام کیجے اب
تب وہ کہنے لگا ای ذوالاکرام | مجھ یہ اب عرض کیجئے اسلام
اور ہفتاد شخص ساتھ اسکے | پھر وہ ہو گئے ہین ایمان سے
کہ ای احمد ہمارے پھر رضا | شمع ہفتاد تو نے سلگایا

نقل ہی اسطرح وہ کہتا تھا | مین یقین سارے خلق کو دیکھا
پوچھا تب ایک شخص نے اسکو | بول ای شیخ پھر کہان تھا تو
کہ وے کہاں تھے اور سے تھے | جست کرتے تھے نین سمجھے تھے
اور یون بولتا تھا وہ ذیشان | جو ہی خدمت گذار درویشان
یک تواضع ہی اور حسن ادب | اور سخاوت کا پاویگا منصب
تو ہمیشہ اُسے یہہ لازم ہو | کرو وہ بس صدق کا ملازم ہو

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰدِقِیْنَ

یعنے صابر رہے بسر وجہار | نہ شکایت کرے کبھی زنہار
اور بولا ہی وہ گرامی شان | معرفت کی ہی یہ حقیقت جان
اور غیر خدا سے قطع کرے | حرص سے مال و زر نہ جمع کرے
جب محبت سے حق کے پھر جاوے | نور اعضا پہ اسکے تب آوے
اور پوچھے ہین اسکو ای پھر | بولے کیا عمل ہی فاضلتر

شیخ کو دیکھ مین نے پوچھا ہی | بولے اب کہان تو جاتا ہی
مین کہا الیسار تبہ کامل | فضل حق سے ہی جب تجھے حاصل
کہا اگر مین نہ جاؤن وہ آوے | اجر تب زایرونکا وہ پاوے
اُسکے آنے سے وہ مشرکی | بس تکلف سے ہی ضیافت کی
کہا درویش نے اسے ای ہمام | کہ نہ آتا ہی خوش مجھے یہہ کام
بس تکلف سے صوفیان ہو دور | بے تکلف سدا ہین بضرور
اُٹھ کے بیشک اسے بجھادے اب | وہین اسنے بجھانے لاگا تب
نہ بجھا ایک شمع بھی زنہار | تب وہ حیران ہوگیا بسیار
کہا تو اس سے ہی کرتا ہی عجب | اور عجائب ہین چل کے دیکھ تو اب
قوم ترسا کا جو کہ تھا مہتر | جبکہ احمد اپر کیا ہی نظر
اور یارون کو اپنے یون بولا | جلد سفرہ یہان بچھاؤ لا
کہا احمد کہ دشمنوں کے سات | کھاؤ مین کسطرح دوستا ہیہات
عرض اسلام وہ کیا ہی تبھی | پھر وہ ایمان سے وہ لیا ہی تبھی
دیکھا احمد نے خواب مین اُس شب | اسکو فرمایا اسطرح سے رب
ہم بھی ہفتاد دل بہر سے لئے | کئے پر نور نور ایمان سے
کہ وے سب مل کے مثل بیلون کے | ایک آخر سے گھانس کھاتے تھے
کہا مین بھی تھا ساتھ انکے ہی | پر تھا مین مرے مین فرق ہی
مین نے کھاتا تھا اور روتا تھا | سر بڑا ہو تھا اور سمجھا تھا
تین چیزون سے وہ مکرم ہو | تین صفتین بہر دیتی حق اسکو
اور کہا جسنے بات یہہ جانا ہے | کہ خدا دایم اسکے ساتھ رہے
حق نے قرآن مین ہی فرمایا | ہی یقین ساتھ صادقون کے خدا
اور کہا صبر جو کرے آخر | صبر پر اپنے وہ رہے صابر
صبر تو مضطر ہووینگا ہی تشنہ | اور رضا عارفونکا ہی درجہ
حق تعالیٰ کو دل سے دوست رکھے | اور اسکو زبان سے یاد کرے
اور بولا وہ عارف کامل | کہ یقین جا نگاہ ہینگے دل
اور باطل سے دل پھریگا جب | ظلمت اعضا پہ اسکے آوے تب
وہ کہا دل کو اپنے رکھے نگاہ | تا ہو ملتفت بہ غیر اللہ

اور کسینے وصیت یک جا کہا — اس سے اسطرح شیخ فرمایا
کہتے ہین اسنے وام لیتا تھا — اور مساکین کو وہ دیتا تھا
قرض اتنا وہ مانگنے کے لئے — لوگ سب اسکے پاس جمع ہوے
کیا تو کرتا ہی قبض جان میری — جان میری ہی آہ اب گروی
میرے قالب سے جان تب لیجے — فارغ البال مجھکو کردیجے
قرض خواہون کو سب ہی بلوایا — وام انکا تمام پہنچایا
پس یہہ دنیا سے نقل کی احمد — قدس اللہ سرہ الامجد
قدوۂ زمرۂ اولو الالباب — شیخ دین بو تراب قلب نصاب
وقت مین اپنے تھا وہ قطب شہیر — تھا خراسان کے ارشیوخ کبیر
اور اشارات ہین شریف اسکے — اور مقالات ہین لطیف اسکے
مگر یکبار وہ بہ بیت حرم — بسر سجدہ ہو سو گیا یکدم
شیخ بولا بہ حضرت خلاق — اتنا حاصل ہی مجھکو استغراق
پر جو ہمسر یقین ہمارے ہین — وہ شماتت ہماری کرتے ہین
انکو رضوان نے تب جواب دیا — کہ نہ ہرگز یہہ تمسکو دیکھیگا
تھہرے ہی قریب نز جزا — جب ہو داخل بجنت ماوا
تب ملو اُنسے انکو خوشتر — کہا رضوان سے مین نے یہہ سنکر

نقل ہی دیکھتا اگر کا ہے — کوئی مکروہ اپنے یارون سے
کہتا شومی سے ہی مرا اب آہ — اس بلا مین پڑا ہی یہہ ناگاہ
ہاتھ ہوگر سوے حرام دراز — تو مرے ہاتھ کو وہ رکھے باز
مگر یکبار تھا مین در صحرا — آرزو یہہ ہوئی مجھے پیدا
یہہ گذرتے ہی میرے دل مین آہ — ناگہان گم کیا ہون اپنی راہ
اور وے جبکہ مجھکو دیکھے ہین — سبنے سب جلد مجھکو پکڑے ہین
وہ کوئی چور نے چرایا تھا — پس وے لوگون نے مجھکو ہی سمجھا
ایک بوڑھے نے بعد ازان آیا — اور پہچان مجھکو رونے لگا
مین کہا بھائیو کہ وقت گر — اس سے بہتر نہ آیا میرے پر
پس وہ بوڑھے نے اپنے گھر کی طرف — مجھکو لایا بجاہ و عز و شرف
بیضۂ مرغ و گرم روٹی بھی — لادہی پیر مرد نے رکھی

کہ ترے نفس کو تو اول بار — تا وہ بندہ ہو جلد تر ای یار
اسکی رحلت کے وقت پر بشمار — قرض ستر ہزار تھے دینار
تب وہ اپنے اٹھاکے دست دعا — حق تعالیٰ سے عرض کرنے لگا
یا الٰہی کسیکو قائم کر — قرض وہ تا ادا کرے یکسر
وہ ابھی تو اسی دعا مین تھا — کہ کوئی در پہ اسکے آ مارا
سب کا سب جب ادا وام ہوا — اسنے مسرور و شاد کام ہوا

ذکر شیخ ابو تراب نخشبی رحمۃ اللہ علیہ

پیشوا تھا رہ طریقت کا — اور سیاح دشت فقر کا تھا
مشتہر ہی مجاہدہ اسکا — اور اسکی ریاضت و تقوی
اور کئی سال تک وہ لیل و نہار — سر نہ تکیہ اپر رکھا زنہار
کئی جنت کی حور تب جا ہین — آپ کو اُسنے جلوہ گر کردین
مجھکو پروا نہین ہی حورونکی — کہے حورون نے ہان ہی ایسا ہی
کہ ترے پاس ہمکو قدر نہین — نہین تو دیکھتا ہی ہمکو یقین
کہ نہ اسکو تمہاری پروا ہی — غرق بحر مشاہدۂ مولا ہی
مومنان تخت سلطنت پاوین — شان و عزت سے اُسنے آپہنچین
ہان اگر مین نے آؤن در جنت — تب بجا لائے مری خدمت
آپ ہی جلد توبہ کرتا تھا — اور رہتا تھا مجاہد اپنا

نقل ہی اسطرح کیا وہ بیان — عہد ہی حق کے اور مرے میان
اور بولا ہی میرے دل نے کبھی — ہوئی غالب یہ آرزو کوئی
کہ تناول کرون مین اب خوشدلا — بیضۂ مرغ نان گرم کے سات
ایک قبیلے طرف ہی جا پہنچا — رو رہے تھے وہ لوگ کو دیکھا
کہ ہماری جو تھی فلانی شئ — تو چرایا ہی تو چرایا ہی
متفق ہوکے سب صغار و کبار — مارے لکڑی سے مجھکو دو سو بار
اور انکو دیا مرے سے خبر — رو بیٹھے اور عذر چاہے ویسے یکسر
ایک مدت سے مین نے چاہتا تھا — آج پہنچی ہی نفس کو وہ سزا
اور سفرہ وہ لا بچھایا ہی — اور خوان طعام لایا ہی
چاہتا تھا کرون نہین ہاتھہ دراز — غیب سے ایک آئی تب آواز

مار دو سو تو جبکہ کھایا ہے
مدعا اپنی بعد پایا ہے

نوش کیجے اسے بہ حسب مراد
لیک یہ بات خوب رکھیے یاد

یونہی ہر آرزو پہ دو سو مار
کھاوے پھر پاوے مدعا ناچار

نقل ہی ایکبار جاتا تھا
وہ مریدون کے ساتھ در صحرا

اسکے یارون نے سب پیاسے تھے
اور وضو بھی وے سب کے سب چاہتے

شیخ نے ایک لکیر تب کھینچا
سو وہین آب جوش کرنے لگا

آب شیرین تھا وے پیئے ہین سب
اور اسی سے وضو کئے ہین سب

ابو العباس نے کہا یہ بات
مین تھا صحرا مین بوتراب کے سات

اسکے یارون سے ایک شخص کہا
کہ پیاسا ہون مین نے آج بڑا

شیخ مارا ہی تب مین قدم
چشمہ ظاہر ہوا ہی ایک بہم

تب وہ کہنے لگا کہ چاہتا ہون
کہ یہ پانی مین قدح سے پیوون

ہاتھ مارا ہی شیخ نے بزمین
جلد نکلا ہی ایک قدح وہین

قدح تھا وہ سفید شیشہ کا
اس سے بہتر کبھی نہ مین دیکھا

پس قدح سے پیا وہ آب
اور آگے چلے مین ہم نے شتاب

اور سکے تلک بھی ای آگاہ
وہ پیالہ ہمارے تھا ہمراہ

شیخ کہتا تھا جسکے دل اندر
گر یہ دنیا ہو ایک در سے بھر

وہ رضائے خدا نہ پاویگا
قرب اُسکا نہ ہاتھ آویگا

اور کہا جو کہ باصداقت ہی
اسکو اعمال مین حلاوت ہی

بلکہ اُسکے عمل گئے ہی آگے
وہ حلاوت خلوص سے پاوے

اور بولا کہ تین چیزون کو
بسر تم نے دوست رکھتے ہو

تین چیزین بھی وے تمہارے نہین
تین چیزین وے ہین خدا کے یقین

نفس کو تم نے دوست رکھتے ہو
نفس ہی بندۂ خدا اسے سمجھو

دوست رکھتے ہو روح کو اپنے
روح ہی جان تو ملک سے حق کے

دوست رکھتے ہو مالکو بھی سدا
مال بھی ہی یقین ملک خدا

اور دو چیز چاہتے ہو تم
نہین پاؤگے اسکو جان تو تم

ایک شادی ہی دوسری راحت
یہ تو ہر دو ملینگے در جنت

اور توکل کا یون کیا ہی بیان
کہ توکل وہی ہی سر و عیان

اور تو حق کے ساتھ باندھے دل
آپ کو ڈال دیوے تو یکبار

صبر اور شکر مین سے شاغل
کہ بجز عبودیت ناچار

گر وہ دیوے تو اسپہ شاکر ہو
پھیر لیوے تو اسپہ صابر ہو

اور کہا کوئی چیز ای آگاہ
نہین عارف کو کر سکے تیرہ

بلکہ ہر تیرگی ہو اس سے دور
ہووے ہر تیرگی اسی سے نور

اور عبادت سے کوئی نافع تر
کوئی طاعت نے اس سے ہی بہتر

کہ تو خطرات کو درست کرے
خطرہ ہر ایک بھی نگاہ رکھے

کیونکہ بے شبہ سارے چیزونکا
یہی جان تو مقدمہ ہی بڑا

جسکے پہلے درست ہون خطرے
اسکے سدھرے معاملے دوسرے

اس سے پاوین صدور جو افعال
اور گذرینگے اسپہ جو احوال

سب کے سب ہووینگے درست بجا
پس نگاہ انکو رکھہ صباح و مسا

اور بولا کہ ہر زمانے مین
کام جو جو رواج پائے ہین

اس زمانے کے عالمون کو خدا
پس اسی باب مین کرے گویا

کرین ایسا کلام وے اعلام
کہ یقین نفع دیوا انکو تمام

اور ایسا کہا وہ عالیشان
ہے غنا کی یہی حقیقت جان

کہ رہیگا جو شخص تیرے سا
اس سے ہر دم رہے تو بے پروا

اور حقیقت یہ فقر کی ہی جان
کہ ترے سا جو ہوویگا انسان

بس تو محتاج اسکا ہووے کبھی
بس حقیقت یہ فقر کی ہی وہی

نقل ہی اس سے کوئی پوچھا
کہ تو رکھتا ہی کوئی حاجت کیا

کہا حاجت مجھے ترے سے نہین
اور نہین تیرے مثل سے بھی یقین

اور حق بھی کچھ نہ چاہتا ہون
جسطرح وہ رکھے مین تنہا ہون

یعنے رکھتا ہون مین رضا کا مقام
مین فنا ہون رضائے حق مین مدام

اور پھر کے ایک وقت مین جا
کہتے ہین بوتراب نقل کیا

اور کئی سال آہ گذرے پر
یک جماعت وہان کئی ہی گذر

دیکھتے کیا ہین وہ کیا ہی قیام
رو بہ قبلہ کھڑا ہی با اکرام

اور دست شریف مین تھی عصا
اور بدنامی اسکے آگے دھرا

اور لب اسکے خشک ہین اس آن
وہ اسی حال مین دیا ہی جان

اور وحشی کوئی درندہ بھی ۔ پاس اسکے نہ آسکا ہی کبھی

ذکر شیخ یحیی معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ یحیی معاذ رازی ہی ۔ اسکو عرفان مین سرفرازی ہی
وعظ اسنا صفا کا شافی تھا ۔ سب کو کافی تھا اور وافی تھا
اور علم و عمل مین اسکا قدم ۔ بسکہ سر و علن مین تھا محکم
متصف تھا مجاہدے سے او ۔ مشتہر تھا مشاہدے سے او
کہہ گئے یون مشایخ والا ۔ کہ ہین خاصان حق سے وہ یحیی
انبیا مین ہوا ہی جو یحیی ۔ اسقدر خوف حق کا رکھتا تھا
کہ دے اپنے فلاح کی امید ۔ چھوڑ کر خوف مین ہی مین جاوید
لیے طریق رجا صباح و مسا ۔ اسقدر اسمین ہی سلوک کیا
جاہلیت کبھی نہ وہ پایا ۔ اور نہ اس سے کبھی کبیرہ ہوا
رکھتا تھا جد و جہد بے غایت ۔ کہ نہ ویسی کسیکو تھی طاقت
خایفون کا معاملہ کیسا ۔ شیخ اسطرح اسنے کہنے لگا
جانیو بھائیو کہ خوف و رجا ۔ قصر ایمان کے دو ستون ہین بجا
کہتے ہین از مشایخ والا ۔ بعد خلفاء راشدین کے بجا
نقل ہی ایک روز وہ اگر ۔ زیب افزا ہوا ہی پر منبر
کہا مین جسکے واسطے ہی آ ۔ آہ منبر پہ اب سوار ہوا
نقل ہی ایک اسکا بھائی تھا ۔ جا کے مکے مین وہ قیام کیا
آرزو تین شئی کی تھی جو قدیم ۔ دیا دو چیز مجھ کو رب کریم
تھی یہی آرزو مری پہلی ۔ کہ مری عمر جو کہ ہو باقی
حق نے پہنچا دیا مجھے بحرم ۔ کہ جو سب مین ہی افضل و اعظم
میری خدمت کرے وہ لیل و نہار ۔ کرے آب وضو مرا تیار
تیسری آرزو یہہ رکھتا ہون ۔ آگے مرنے کے بس تجھے دیکھون
شیخ یحیی نے یہہ جواب لکھا ۔ آہ کیا خوب با صواب لکھا
بھائی ہو پہلے خلق مین بہتر ۔ بس جہان چاہتا ہی رہ جا کر
اگرچہ کعبے کی جا مکرم ہی ۔ اور بالذات وہ معظم ہی
اور تو لکھا ہی آرزو دوسری ۔ ہی مکرم ولیکن ایک دم کی

خرق عادات اسکے ہین اکثر ۔ قدس اللہ سرہ الانور
چشمہ روضہ رضائے کریم ۔ نقطہ کعبہ رجائے صمیم
وہ بڑا ناطق حقایق تھا ۔ ناصح و واعظ خلایق تھا
اسکو وعظ ہی کو بیتے تھے جان ۔ وعظ مین تھا بڑا جلیل الشان
اور حقایق مین اور لطایف مین ۔ اسنے مخصوص تھا معارف مین
اور تھا اسنے صاحب تصنیف ۔ تھا موثر کلام اسکا لطیف
ایک یحیی نبی انبیائے کرام ۔ دوسرا یحیی اولیائے عظام
دیکھ کر اسکا خوف صدیقین ۔ اسقدر خوف مین ہوے ہین ہین
اور یحیی معاذ بحر ہدا ۔ جو ہوا ہی با ولیائے خدا
کہ رجا کا جنھونکو تھا دعوا ۔ ہاتھ کو انکے خاک مین ہی ملا
اور وہ در معاملہ ای یار ۔ اور روزش مین اسکے لیل و نہار
پوچھے یارون نے تب ای شیخ انام ۔ تو تو رکھتا ہی اب رجا کا مقام
چھوڑ دینا عبودیت کا یہان ۔ ہی بلا شبہ گمرہی کی نشان
تہو جب تک عبادت مولا ۔ نہ تو حاصل ہو خوف اور نہ رجا
جو ہوا ہی سوار منبر پر ۔ سو ہی یحیی معاذ نیک سیر
شخص حاضر تھے تب چہار ہزار ۔ دیکھ انکو اتر گیا ناچار
وہ تو مجلس مین اب نہین حاضر ۔ پھر کہون کسکے واسطے آخر
اور یحیی کو ایک نامہ لکھا ۔ یہی مضمون اسمین لکھا تھا
ایک باقی جو رہ گئی ان سے ۔ باب مین انکے تو دعا کیجے
کوئی افضل جگہ مین جاکے رہون ۔ عمر باقی وہین مین صرف کرون
دوسری آرزو تھی یہہ اہم ۔ کہ خدا مجھ کو دیوے یک خادم
سو یہان ایک کنیز لایق تر ۔ مجھ کو بخشا ہی لطف سے داور
سو ملاقات اب تری یکبار ۔ کرے روزی وہ قادر دادار
پہلی تو آرزو جو رکھتا تھا ۔ کہ رہون جاکے ایک بہتر جا
آدمی سے ہی جگہ کو عزت ۔ آدمی کو نہ چاہیے حرمت
پر تو بہتر نہ جب تلک ہو وے ۔ نفع وہ جاکے تجھ کو کیا دیوے
ایک لایق کنیز نیک صفات ۔ بس یہان آئی ہیگی مری تمات

بھائی رکھتا تو گر جوانمردی
اور مروت تجھ مین گر ہوتی
پھیر اسکو نہ خدمت مولا
اپنی خدمت مین نا لگا دیتا
اور مخدومی وصفِ حق ہی جان
وصف بندے کی خادمی ہی بجان
بندہ اللہ کی صفت چہنی
ہی بلاشک و شبہ فرعونی
بھائی گر حق سے تو خبردہ ہوتا
تو مجھے آہ یاد نا کرتا
جہان فرزند کو کرین قربان
تو برادر کا کیا ہی کرو ہان
حق تعالی کو گر نیا پا ہو
تجھ کو میرے سے فائدہ کیا ہو
کہ سمجھ خواب سی ہی یہہ دنیا
اور بیداری ہیگی جون عقبی
کہ ہے ہنسیگا بجان بیداری
اور خوشی اسکو دیویگا باری
نقل ہی شیخ کی تھی یک دختر
مانگی ہی ایک چیز از مادر
کہ ای مادر مین شرم رکھتی ہون
خواہش نفس حق سے اچھا ہون
نقل ہی ایکبار اسکا گذر
ہوا ناگاہ ایک قریے پر
کہا یحیی نے بات یہہ سنکر
کہ یہہ قریہ سے خوب اور خوشتر

اکتفی بالملک عن الملک

شیخ یحیی بہت ہی تھا کم خوار
لوگ اس سے بجد ہوے بسیار
نا زیبا نہ جو ہی ریاضت کا
ہم نہ رکھتے ہین ہاتھ سے اصلا
اور قابو مین اپنے بیٹھی ہی
ہم کو دنیا دغا وہ چیتی ہی
نقل ہی ایک رات بر دستور
شمع روشن کیئے تھے اسکے حضور
شیخ رقت سے رونے لاگا ہی
کہے لوگون نے کیون تو روتا ہی
بلکہ روتا ہون اس لئے ناشاد
کہ مجھے بات اب یہہ آئی یاد
کہین اسکی ہی بے نیازی سے
گر ہوا آہ ایک ایسی بہے
نقل ہی ایک روز وہ ذیشان
کہا پڑھکر یہہ آیۂ قرآن
ایک ساعت کا جانیو ایمان
رکھے بے شک و شبہ ایسی شان
جو ہو ہفتاد سال کا ایمان
کسقدر اسکی ہووے قوت و شان
اور بولا کہ مجھ کو حشر مین اب
پوچھے گر کیا تو چاہتا ہی اب
قعر دوزخ مین اب مجھے بھیجے
اور اسطرح حکم فرما وے
اور دو پردون کے درمیان یا
آتشین تخت ایک بچھا دین اب

جو کہ خادم ہی حقتعالی کا
اپنا خادم اُسسے نہ ہوتا تا
خادمی چاہئے یقین تجھ کو
لیک مخدومی چاہتا ہی تو
کیا ہو بندے کو بندۂ دیگر
آہ یہہ بات ہو دیگی کیونکر
تیسری بات جو لکھا ہی تو
آگے مرنیکے دیکھ لون تجھکو
صحبت اللہ سے تو رکھے ایسی
کہ نہ بھائی بھی یاد آوے کبھی
گر تو پایا ہی حقتعالی کو
بھائیجان کیا کریگا مجھ کو تو
نقل ہی شیخ باصفا یحیی
اپنے یک دوست کو رقیمہ لکھا
جسنے ہو ویگا خواب مین گریان
اسکی تعبیر بس یہی ہی جان
خواب دنیا مین بس تو کیجے غم
تا ہنسے آخرت مین ہو خرم
کہی مادر کہ کر خدا سے طلب
اپنی مادر سے یون کہی وہ تب
تو ہی دے مجھ کو تو جو دیویگی
وہ بھی بے شبہ ملک ہی حقکی
یک برادر جو اُسکے تھا ہمراہ
کہا کیا خوب خوش ہی یہہ قریہ
دل ہی اس شخص کا سمجھ لیجو
جو یہہ قریہ سے دل نہ باندھا ہو
نقل ہی کوئی اسکی گر دعوت
لیگیا تھا بغایتِ الفت
کہ کئی لقمے اور تنادل کر
یون لگا کہنے اسنے وہ رہبر
کہ ہماری ہواے نفس تو جان
ہی کمین گاہ فکر مین پنہان
چھوڑین گر اسکی یک لگام کی باگ
ہم کو کر دیویگی وہ پل مین ہلاک
چلی شدت سے جب ہوا بالکل
ناگہان شمع ہو گیا ہی گل
شمع پھر ہم کرینگے روشن اب
کہا روتا نہین ہون اسلیے سبب
کہ ہمارے دلون مین وہ مولا
شمع ایمان ہے جو سلگھایا
شمع ایمان ہے بجھیگے تب
مین نہ روتا ہون آہ ہی خوف سے اب

آمنا برب العلمین

کفر دو سو برس کا گر ہووے
اسکو یک پل مین محو کر دیوے
اس سے ستر برس کے جرم و گناہ
کیون نہو وینگے محو اور تباہ
مین کہونگا ای قادر بیچون
کہ یہی مین ترے سے چہتا ہون
کہ یقین آگ کے سرا پردیے
مرے خاطر وہان کھڑا کر دیے
قعر دوزخ مین جا کے ہم پہنچیر
محلت وہ تخت پر بیٹھین

اور باطن مین جو ہمارے نہان تو نے رکھا ہی آتش سوزان
ہووے اس آگ سے ہمارے زود دوزخ اور اسکے خانمان نابود
یہہ حدیث صحیح ہی بے قیل اس حکایت پہ جان قوی ہی دلیل
بولتا تھا وہ قدوۂ افراد خدمت حق سے جسنے ہووے شاد
اور بولا کہ کھانے پینے سے نعمتیں جو بہشت مین ہونگے
پاک ہی اس سے حضرت عزت کہ کرے انکو اس طرف دعوت
اور بولا کہ حقتعالیٰ کو جسقدر دوست اب رکھیگا تو
اور تو جسقدر خدا سے ڈرے اسقدر خلق بھی ڈرینگی تجھ سے
خلق بھی اسقدر رہی تست بھول کام مین تیرا ہوینگے مشغول
حق بھی اس سے حیا کرے دریاب کہ گناہوں پہ اسکو دیوے عذاب
اور بولا وہ معرفت معمور صحبت تین قوم سے رہ دور
اور مداہن جو قاریان ہو دین بس یہہ تینوں سے احتراز کرین
اور لینا یہہ خلق سے انست جانیو اُنکے حق مین ہی وحشت
اولاً یہہ کہ سارے چیزون مین حق تعالیٰ پہ اعتماد کرین
تیسرا یہہ کہ سارے چیزون مین حق طرف ہی رجوع بس لاوین
تو جو ہین اہل آخرت ای سعید موت کو ہی یقین کرینگے خرید
مرد ہرگز حکیم نا ہوگا ہوشیار و فہیم نا ہوگا
تو نصیحت کی چشم سے دیکھے نہ حسد بلکہ خیر خواہی سے
اور تواضع کی چشم سے ہی جان کرے دایم نظر بدرویشان
اور بولا کہ جو بہ تنہائی کرے حق کی خیانت ای بھائی
کہا لوگون سے کم کرو گفتار باتین اللہ سے کرو بسیار
تو نہ پہنچا سکیگا نفع اگر اسکو پہنچا نہ زینہار ضرر
اگر شاد کر سکے نہ مومن کی بھائی مومن کا تو نہو شاکی
تخم ریزی یہان سفر مین کرے طمع دار بہشت کی رکھے
تو ہی مستر گناہ سے بدتر لگے توبہ کرے جو کیا اشہر
اور وہ خوف سے عذاب کے آہ پر نہیں چھوڑتا ہی جرم گناہ
اسکے دکان سے کوئی شی چرا کہ ترے پیچھے دوڑ آویگا

حکم فرماوے ہمکو تب بہم کر وہ آتش سے تھوڑی سی بجھنے ہم
شیخ عطار بولتا ہی یہان نص سے گر اسے جانے تو زبان

جز یا مؤمن فان نورک اطفا لہبی

شاد ہوونگے اس سے سب شیدا لاوینگے ساری خدمت انکی بجا
عارفون کو وے نعمتونکی طرف کب بلاوے وے لذتونکی طرف
انکی ہی ایک ہمت اشرف کہ نہ دیکھین وے غیر حقکی طرف
اسقدر بندگان حق ہی سبھے دوست رکھینگے دوست رکھینگے
اور تو جسقدر رکھو اشتغال کام مین حق کے ہوویگا شاغل
اور بولا بطاعت مولا جسنے اللہ سے کریگا حیا
خلق کی ہی حیا حسب ندم اور ہی حق کی حیا حیاے کرم
ایک تو عالمان جو غافل ہین اور متصوفہ جو جاہل ہین
اور بولا ہین جو کہ صدیقین وہ تو تنہائی چاہتے ہین یقین
اور بولا کہ تین ہین خصلت ہین وے تینو بھی اولیا کی صفت
دوسرا یہہ کہ سارے چیزون سے ستر و ظاہر مین بے نیاز رہے
اور کہا موت بر سر بازار بیچین لکھ کر طبق مین گر ای یار
اور کہا تین خصلتین ہینگے جب تلک وے نہ جمع آوینگے
اولاً یہہ کہ جب کرے تو نظر مالدارون تونگرون کے اوپر
اور عورات کو شفقت سے دیکھے ہرگز نہ چشم شہوت سے
انکو ہرگز نہ کبر سے دیکھے کبر سے جان و دل کو دور رکھے
تو خدا اسکے عیب کا پردا جانیو آشکار پھاڑیگا
اور کہا تجھ کو مومنون کے سات تین چیزین ضرور ہین دن رات
گر اسے خوش نکر سکے تو یقین کبھی اسکو نہ کیجئے غمگین
اور بولا کہ احمق کوئی نہین اس احمق سے ہیگی بڑی
اور بولا گنہ سے کر توبہ آہ گر ہووے پھر ترے سے گنہ
کہا مجھکو عجب اسی سے مدام مرض کے خوف سے جو چھوڑے طعام
اور ایسا کہا وہ ذیشان ہی کہ یہہ دنیا دکان شیطان ہی
اور اسکے عوض مین وہ لعین تجھ سے چھینیگا آہ تیرا دین

ذکر یحیی معاذ رازی

اور شیطان کی ہی خمر دنیا
حشر مین سارے خلق کے درمیان
کہا دنیا کی آرزو ہی جب
کہا عاقل ہین تین شخص بجا
اور راضی جو اپنے رب کو کرے
کوئی ویسی نہین مصیبت ہی
پہلا جو مال اُسنے جمع کیا
اور بولا کہ مال ہی کژدم
کرے تمکو ہلاک زہر اُسکا
کہا دنیا طلب ہو گر عاقل
اور کہا زہد کے حروف ہین تین
دال دنیا کے ترک پر ہی دال
اور لا ہی کمی آب و طعام
پوچھے کسطرح ہم پچہانین یقین
بس یہی ہی رضاے حق کی نشان
کہا تو کہتا ہی اسکے حق مین اب
اسکے تقدیر کا ہو جبکہ ظہور
اور اسی سے کسینے آ پوچھا
کہا جب نفس کو ریاضتین
گر یہہ درجہ نہین تو پایا ہی
اور تفضیح سے ترے ای یار
نقل ہی شیخ با صفا یحیی
قرض کر بار ہا جو بخشتا تھا
جمعہ کی شب مین وہ بہ عالم خواب
تیری آزردگی دل کے سبب
مومنہ ایک تین لاکھ درم
کون وہ مومنہ ہی اور کہان

آہ جو یہہ شراب پیویگا
وہ اٹھاویگا ندامت و خسران
آہ پھیرے تجھے ز طاعت رب
پہلا تارک جو ہووے دنیا کا
آگے نزدیک اُسکے جانیکے
سخت آفت ہی سخت آفت ہی
چھین لیتے ہین اس سے مال اسکا
پہلے افسون اسکا جانو تم
پوچھے افسون کیا ہی فرمایا
اور کرے ترک اسکو گر جاہل
زا و ہا و دال ای نکو آئین
زہد کی ہی یہی حقیقت حال
اور دوم صیام با اکرام
کہ خدا اسے راضی ہی کہ نہین
رکھہ تو محفوظ اسکو در دل و جان
شیخ اسطرح کہنے لاگا تب
تب وہ ہووے ملول اور رنجور
یا دین کب درجہ ہم توکل کا
ڈالیگا سخت تر مشقت مین
تو یہہ دولت نہ ہاتھہ لایا ہی
آہ ایمن نہین ہجرن مین زنہار
لاکھہ درہم کا قرضدار ہوا
لوگ کرنے لگے تقاضا آ
دیکھا سالار انبیا کا جناب
مین بھی بیخود اور حزین ہو اب
وہان رکھی ہی تجھکو دینی ہم
ملے کسطرح مجھکو اسکی نشان

وہ رہے اس جہان مین شرار
کہا دنیا ہی یک عروس بجا
کہا یہہ شومی بتری نہین بدتر
اور کرے قبر کی جو تیاری
اور بولا کہ مالدار کتین
پوچھے وہ کیا ہین آفتین فرما
دوسرا اُسنے جو کمایا مال
گر لگا دینگے ہاتھہ اسکو بجان
کہا گر از حلال سے پیدا
وہ بھی بہتر ہی حق مین عاقل کے
زا اشارہ ہی ترک زینت کا
اور کہا توبہ نصوحہ کے
اور کم سونا از براے نماز
کہا راضی اگر تو حق سے رہے
پوچھے حاصل نکرکے اسکی رضا
کہ وہ انعام حق سے غافل ہی
خواہ نعمت ہو یا مصیبت ہو
چادر زہد بر مین کب ڈالین
حق اگر تین دن ندے تجھکو
بیٹھنا زاہدون کے مسند پر
اور پوچھے بعرصۂ محشر
غازیون حاجیون کو فقرا کو
دل کو اسکے گئے تھے وے مشغول
کہے حضرت نے اسکو ای یحیی
اٹھہ یہان سے تو اب خراسان جا
وہ کیا عرض یا رسول خدا
کئے ارشاد اسکو ای یحیی

آخرت کے سوا ہو بیدار
اسکا طالب ہی اسکا ماشاطہ
اسکے پانیکے آفتین ہین دگر
قبر مین پہنچنے کے آگے ہی
سخت تر آہ و مصیبت ہین
شیخ اسطرح انکو فرمایا
ڈرتے ڈرتے سے ہووے اسکا سوال
زہر سے اسکے تم کو ہووے زیان
خرچنا نیک کام مین اسکا
ترک کرنے سے اسکو جاہل کے
اور ہا سے ہی جان ترک ہوا
تین چیزین علامتین ہینگے
وزبی طاعت و دعا و نیاز
حق بھی راضی رہیگا تیرے سے
معرفت کا اگر کرے دعوا
اور غنی ہی سفیہ و جاہل ہی
ہو دونو سے راض وہ بدخو
مجلس زاہدون کب بیٹھین
تنگ اور ناتوان ہووے تو
یہہ علامت ہی جہل کی اشہر
کون بندہ رہیگا ایمن تر
زمرۂ صوفیہ و علما کو
تھا وہ از بسکہ اسلئے ہی ملول
کہ تو یون تنگ دل نہ ہو اصلا
قرض تیرا ادا کریگا خدا
میرے مانباپ آپ پر ہو فدا
کہ تو ہر شہر مین اترتا جا

اور کہا کر تو وعظ ہر ہر جا / وعظ تیرا شفائے دل ہے بجا

اور بولونگا خواب مین ہی آئے / کہ وہ پیسا تجھی کو پہنچا دیے

رکھے اسکے لئے وہان منبر / وہ لگا کہنے بیٹھ کر اسپر

مجھکو فرمائے ہین رسول خدا / کرے یک شخص قرض تیرا ادا

اور ہر وقت مین ہمارا قال / تازہ رکھتا تھا ایک حسن و جمال

نصف دیتا ہون اسکا مین اے ام / یعنے پنجاہ ہزار دیون درم

لیک اسطرح تب کہا یحیی / کہ نہ مین نے بہا ر لیونگا

بعد ازان وعظ کہنے لاگا ہی / پہلے دن جبکہ وعظ بولا ہی

قرض اسکا وہان ہوا نہ ادا / پس وہان سے وہ قصد بلخ کیا

ایک مدت تلک وہین وہ رہا / اور وہ پند وعظ کرتا تھا

وہان اسکو دیئے ہین لاکھ درم / لیکے نکلا ہی اسکو جبکہ بہم

کہ فضیلت غنا کو فقر پہ دی / کہا نا ہو برکت اسکو بھی

تب وہ اقرار یون کیا ہی مگر / یہہ ہی اس شیخ کی دعا کا اثر

اور اسنے جو خواب دیکھا تھا / ذکر اسکا ہی جب ہرات مین گیا

سو کہی ای امام نیک سیر / وام کی فکر اب نہ ہرگز کر

اسی ہی شب مرے خواب مین آئے / قرض ادائی کا حکم فرمائے

کیا یہہ زر مین لجاکے پہنچاؤن / ہاتھ سے پاک کے بھجواؤن

مین ترا انتظار کرتی تھی / راہ پر تیرے چشم ہرتی تھی

دوسرے لڑکیون کو جو مان باپ / تانبے پیتل کا دیوین جو اسباب

سب وہ ایثار کردی تجھ پر / کر کرم سے قبول ای رہبر

روز اول کے وعظ مین ای فہیم / ہوئے دس شخص جان بحق تسلیم

دوسرے دن کے وعظ مین بھی عیان / شخص بیس تک دئیے ہین جان

وعظ مین چوتھے روز کے رکھ یاد / مرگئے شخص بالیقین ہفتاد

راہ مین اسکی موت جب آئی / اسنے اسطرح تب وصیت کی

پس اسی روز انتقال کیا / ساغر شربت وصال پیا

اور لائے اسے بہ نیشاپور / ہے وہی اسکا مدفن پر نور

ذکر شاہ شجاع کرمانی رحمۃ اللہ علیہ

جون مین آیا ہون خواب مین تیرے / یونہی جاؤنگا خواب مین اسکے

شیخ یحیی نے جب ہوا مامور / جلد پہنچا ہی جا کے نیشاپور

کہ بحکم رسول ای لوگو / مین دینے آیا ہون اب یہان تجھو

نقد دی لاکھ درہم ای مردم / قرض لکھتا ہون مین نے جانو تم

اور یہہ قرض اب ہوا ہی حجاب / تب کہا ایک شخص اٹھکے شتاب

دوسرے نے چہل ہزار کہا / تب کہا دس ہزار ہی تیرا

کیونکہ فرمائے ہین حبیب خدا / کرے یک شخص وام تیرا ادا

مرگئے آہ ساتھ شخص وہین / اور جنازے اٹھائے ساتھ یقین

جب وہ پہنچا ہی بلخ کو جاکے / لوگ اسکو وہان کے ٹھہرا لیئے

ناگہان ایک دن بدر روشی / وہ فضیلت تونگری کو دی

اور یک شیخ اس نواح مین تھا / یہہ خبر سنکے وہ ہوا ہی خفا

الغرض جب وہ بلخ سے نکلا / مال وہ رہزنون نے لوٹ لیا

بعد ازان وہ طرف ہرات کے گیا / کہتے ہین پھر مرو طرف آیا

تب ہرات کی امیر کی بیٹی / جا تو محفل مین اسکے حاضر تھی

مصطفی بادشاہ موجودات / خواب مین تیرے آئے ہین جس رات

مین کئی عرض یا رسول اللہ / مین ہون قربان کیجئے آگاہ

کئے ارشاد تب یہہ سید ناس / کہ وہ آتا ہی خود ہی تیرے پاس

جب مرے باپ نے مجھے بہ فلاح / ساتھ شوہر کے کر دیا ہی نکاح

سیم و زر کا دیا ہی پدر مرا / سیم ہی تین لاکھ درہم کا

عرض یہہ میری کر قبول اس آن / چار دن اور وعظ کیجے بیان

جبکہ فارغ ہوا وہ صاحب دل / دس جنازے اٹھائے از محفل

تیسرے روز مین بلا وسواس / جان بحق ہوگئے ہین شخص پچاس

پانچوین روز جبکہ وہ نکلا / ساتھ اونٹون پہ تھا لدا دنیا

کہ حفاظت سے زر یہہ لیجاؤ / قرض دارون کو جلد پہنچاؤ

تب طریقت کے جو اکابر تھے / اپنے کندھون پہ سب اٹھائے اسے

اور ہے مشہور تربت یحیی / قدس اللہ سرہ الاصفی

زبدۂ عارفان ربانی / شیخ شاہ شجاع کرمانی

تھا ارکین سے طریقت کے
اور سلاطین سے حقیقت کے

تھا اگرچہ وہ بادشہ زادہ
لیک تھا دو جہان سے آزادہ

اسکی تصنیف مرأة الحکما
متداول ہی دیکھ در فضلا

اسنے ہی بوتراب و یحیی
اور کئی اولیا ہین انکے سوا

جبکہ آیا ہی وہ بہ نیشاپور
شہر وہ اس سے ہوگیا پرنور

باوجود اسکے وہ فضیلت کے
باوجود اپنی وہ مہابت کے

اور کہا جو عبا مین ہین ڈھونڈا
آج اسکو قبا مین مین پایا

نمک آنکھون مین ڈالتا تھا وہ
طاعت حق مین جاگتا تھا وہ

تب کیا عرض ای خداوندا
ای مرے خالق ای مرے مولا

آج مین تجھکو خواب مین پایا
حق تعالی نے اسکو فرمایا

خواب ایسا نہ دیکھتا زنہار
ہان اسیکا ہی یہہ نتیجہ کار

ایک تکیہ وہ ساتھ لیجاتا
سر کو رکھ اسپہ خواب فرماتا

پس ہوا تھا وہ عاشق صادق
دایا اپنے خواب کا عاشق

لفظ اللہ اسکے سینہ پر
تھا لکھا خط سبز سے بہتر

اور تھا وہ بہت ہی خوش آواز
ہوگیا روز و شب رباب نواز

پس وہ گاتا ہوا بجاتا ہوا
ایک محلے مین ایک شب گذرا

اور در پردہ اپنے آئی ہی
اسکا نظارہ کرنے لاگی ہی

در پہ دیکھا تو آکھڑی ہی وہ
اسکو بیخود ہو دیکھتی ہی وہ

بات یہہ اسکے دل مین کی ہی اثر
وہین کہنے لگا ہی ہو مضطر

جلد کپڑون کو اپنے پھاڑ لیا
اور چنگ و رباب توڑ دیا

لفظ اللہ جو تھا سینہ پر
سینہ اندر ہوا ہی اسکا اثر

پدر نے اسکا تب کہا ہی ہم
کہ چہل سال مین جو پایا ہم

نقل ہی اسکو ایک لڑکی تھی
شاہ کرمان خواستگاری کی

وہ مساجد مین تین روز پھرا
ایک درویش آخر اسکو ملا

پوچھا عورت تو چاہتا ہی کیا
وہ کہا کون مجھکو دیویگا

کہا دختر مین ایک رکھتا ہون
کہ ترے لیے نکاح دیتا ہون

ایک درہم کی لیجیے روٹی
ایک درہم کی لیجیے خوشبوئی

تھی فراست بھی تیز تر اسکی
کہ کبھی اسمین نہین خطا ہی تری

اور تھا اسنے صاحب تصنیف
جانتا تھا عجب فنون لطیف

وہ ملا تھا بہت مشایخ سے
اور بہت عارفان راسخ سے

اور قبا پہنتا تھا بوسواس
نہین پہنا تھا صوفیہ کا لباس

تھا وہان شیخ بوحفص حداد
منبع فیض و مجمع ارشاد

دیکھتے ہی اُسے اٹھا فی الحال
اور آیا ہی اسکے استقبال

نقل ہی وہ بزرگ بحر صفا
نہین چالیس سال تک سویا

بعد چالیس سال کے سویا
حق تعالی کو خواب مین دیکھا

کہا یارب مین شکوہ بیدار
تجھکو ڈھونڈا بکوشش بسیار

کہ بپایے وہ شب کی بیداری
تو نہ رکھتا اگر سدا جاری

کہتے ہین وہ رئیس اہل وفا
بعد اسکے اگر کہین جاتا

کہتا مین پھر بھی ہو سعادت یاب
دیکھون یکبار کاش وہ ایسا خواب

نقل ہی شاہ کو تھا ایک لڑکا
کہتے ہین جبکہ وہ ہوا پیدا

جبکہ حد شباب پایا ہی
دل پہ چنگ و رباب لایا ہی

اور وہ روتا تھا جب بجاتا تھا
درد کرتا تھا پیچ کھاتا تھا

کہتے ہین یک عروس جب وہ سنی
مضطر و بیقرار ہوکے اٹھی

ناگہان مرد اسکا جاگھر اُٹھا
فرش پر نہین عروس کو دیکھا

کہا ای مرد وقت توبہ کا
کیا ترے پر ابھی نہین آیا

وقت آیا ہی وقت آیا ہی
دل وہین فسق سے اٹھایا ہی

اور کر غسل گھر مین بیٹھا ہی
اور حق سے ہی دل لگایا ہی

اور چہل روز وہ نہ کچھ کھایا
پس یہہ دنیا سے انتقال کیا

اسے چالیس روز مین پایا
لطف اللہ نے یہہ فرمایا

کہا دے تین روز مجھکو امان
تین دن تک امان دیا سلطان

اسکو پوچھا ہی کیا عیال تجھے
اسنے بولا نہین عیال مجھے

کیونکہ حالانکہ مرے پاس یقین
تین درہم سے کچھ زیادہ نہین

تین درہم جو ہین گے پاس ترے
ایک درہم کی شیرینی لیجیے

پس وہ درویش سنکے وہین گیا
وہ اسی شب نکاح کرکے دیا

اور سنی بات اپنی دختر کو / بھیج ڈالا ہی مرد کے گھر کو
جب وہ لڑکی نے اسکے گھر آئی / دیکھی کوزے پہ خشک یک روٹی
پوچھی یہہ نان خشک ہی کیسی / کہا کل شب کی رہ گئی باقی
آج کے شب کے واسطے ہی نان / کر ذخیرہ رکھا تھا مین نے یہہ نان
بس یہہ سنتے ہی چلی وہ دختر / کہ چلی جاوے اپنے باپ کے گھر
وہ کہا مین نے بینوا ہون جب / وہ نہین تو نے دی ہی مجھکو اب
وہ کہی تیری بینوائی سے / جانے نے ناخوشی نہین ہی مجھے
بلکہ یہہ تیرے ضعف ایمان سے / اور ضعف یقین سے تیرے
رہنا گھر مین ترے نہ چہتی ہون / جانا اپنے مکان کو چہتی ہون
آج کے واسطے یہہ کل کی نان / کر ذخیرہ رکھا تو لے اپنے مکان
پر مرے باپ سے عجب ہی برا / کہ مجھے بیت مال اپنے رکھا
کہا دیتا ہون آج تیرے تین / ایک پرہیزگار مرد کو مین
آہ آخر وہ ساتھہ ایسے کے / بسر کر دیا نکاح مجھے
اپنی روزی کے باب مین ہی یقین / اب جسے اعتماد حق پہ نہین
سن وہ درویش ہوگیا حیران / اور پشیمان ہوا بسر و عیان
کہا کیا عذر اس گناہ کا اب / آہ کفارہ ہوویگا یارب
پھر وہ لڑکی کہی کہ گھر مین ترے / مین ہون لوٹا یا یہہ نان ترے
یعنے رہنا مرا اگر چاہے / نان یہہ اب لیجا کسیکو دے
نان کھنا ہی گر یہہ جاے تو / دیجے رخصت یقین ابھی مجھکو
سنکے درویش جلد وہ روٹی / وہین لیجا کسی فقیر کو دی
نقل ہی اُسکو ساتھہ یحیی کے / دوستی تھی جو ایک مدت سے
اتفاقاً وے ہر دو شیخ زمان / جمع آئے ہین ایک شہر مین جان
لیک گاہے مجلس یحیی / نہین شاہ شجاع جاتا تھا
پوچھے لوگون نے کیون نہین آیا / تو وہ ہر بار عذر ہی لاتا
کئے الحاح لوگ جب بسیار / ہوا رونق فروزہ یکبار
اور کونے مین جا کے بیٹھا / تب جو یحیی کلام کرتا تھا
ناگہان بند ہوگیا ہی کلام / ہوے حیران حاضرین تمام
کہا یحیی نے کوئی شخص دگر / ہی تکلم مین مجھسے اولی تر
شاہ لوگون کو تب کیا ہی خطاب / کہا نہ آنا مرا تھا محض صواب
اور شاہ شجاع کہتا تھا / کہ فضیلت دیا ہو جسکو خدا
فضل تب لگ ہی حق بحال رہے / کہ نہ افضل وہ انکو دیکھے
جب کرے اپنے فضل سے وہ نظر / فضل جاتا رہیگا وہ یکسر
اور اہل ولایت اپنی لسان / جو مین انکا بھی حال یہہ ہی جان
کہ نہ دیکھین ولایت اپنی کبھی / دیکھین وہ رات حق کی عظمت ہی
اور کہا نزد بندۂ مولا / فقر عمدہ ہی ایک سر خدا
فقر کو پس رکھیگا جو پنہان / وہی بندہ امین ہیگا جان
اور اسکو کریگا ظاہر جب / اس سے اٹھہ جاوے اسم فقر کا تب
اور بولا وہ صدق کے ہی نشان / تین ہین یاد رکھہ تو دل و جان
پہلے دنیا کی عز و قدر ضرور / ہووے بے شبہ تیرے دل سے دور
تا بحدیکہ تجھکو نقرہ و زر / مثل مٹی کے تجھکو آوے نظر
گر زر و سیم آوے تیرے ہاتھہ / تب تو اسطرح جھٹکے اس سے ہاتھہ
جب لگے مٹی ہاتھہ کو تیرے / ہاتھہ سے خاک جسطرح جھٹکے
۲ دوسری مدح و ذم بھی خلق کی یار / ایک ہی پاس تیرے ہو ہر آن
کہ نہو نفع انکی مدحت سے / اور نہ نقصان ہو مذمت سے
۳ تیسری شہوتین ترے دل سے / دور ہو جاوے دور ہو جاوے
شہوتین اپنے جون چلانے سے / اور سیری کے ساتھہ کھانے سے
اہل دنیا ہون جسطرح شادان / اور جسطرح آپہ ہون نازان
ترک شہوات اور بھوکین بھی / تجھکو حاصل ہو اسطرح کی خوشی
جب یہہ باتین تجھے ہون حاصل / تب تو اہل راہ مین ہو کامل
تب جو مردان ہین اپنی انکھہ / رات دن انکا تو ملازم رہ
گر نہ ایسا تو ہوے ستر و جہار / تو یہہ باتون سے کہا تجھے سرکار
ترسنگاری کا یون کیا ہی بیان / کہ وہ اندوہ دائمی ہی جان
اور بولا نشان صبر ہین تین / ہی شکایت کا ترک پہلے فقیر
دوسری ہی نشان صدق رضا / تیسری ہی نشان قبول قضا

اور بولا علامت تقوی کی　　ورع ہی ورع ہی صباح و مسا
اور بولا حرام سے جو بچنے　　اپنے آنکھوں کو ستین نگاہ رکھے
اور باطن کو اپنے ای ارشاد　　تو رکھے از مراقبہ آباد
اور ہمیشہ حلال ہی کھاوے　　تب فراست مین نا خطا آوے
کہ خیانت سے اور غیبت سے　　اور رہو دور کذب و تہمت سے
اور ہو جب تو نفس کی چھوڑے　　تب یقین تو مراد کو پہنچے
تربت شاہ پاس صبح و مسا　　اسنے لوگو نکو نان دیتا تھا
اور کہتا تھا اسطرح یارب　　ایک مہمان کو بھیج دے تب اب
اور ناگاہ ایک تب کتے　　در مسجد سے اسطرف آیا
گور سے شاہ کے ای نیک انداز　　جلد ہاتف نے یہہ کیا آواز
جب وہ مہمان تیرے طرف آیا　　تو نے اسکو در سے ہانک دیا
ہر محلے مین جا بہت ڈھونڈھا　　پر وہ سگ کو کہین نہین پایا
جلد وہ نان اسکے آگے رکھا　　پر وہ کتا نہ التفات کیا
سر سے دستار تب اتار لیا　　اور کہنے لگا مین توبہ کیا
جب تو مہمان کو بدل چاہے　　چاہینگی دل سے یک جہان تجھے
یمن سے اسکے حق تجھے بخشا　　قدس اللہ سرہ الاعلا
شاہ باز ہوا قرب خدا　　بحر فیضان دلیل راہ ہدا
تھا یقین مشایخ اعظم　　اور از اولیاے متقدم
اسکو بخشا تھا نیک نام جبار　　در بیان معارف و اسرار
تھا بہت سے شیوخ کو دیکھا　　اور مصاحب وہ بوتراب کا تھا
شیخ ذوالنون کا مرید تھا وہ　　سب کمالات مین رشید تھا وہ
اور ہمت بلند رکھتا تھا　　نیت حق پسند رکھتا تھا
تھا ہی ابتداے حال اسکا　　تھا بڑا حسن و جمال اسکا
یک قبیلہ جو تھا عرب کا بڑا　　اس قبیلے مین وہ نزول کیا
ہو گئی اسکی عاشق ہیجان　　اور آئی ہی اسکے پاس دوان
چھوڑ اسکو وہ ملنے سے بھاگا ہی　　اور اس شب مین وہ نہ سویا ہی
خواب مین ایک ایسی جا دیکھا　　کہ کبھی ویسی جا نہ دیکھا تھا

اور علامت یہہ ورع کی ہی جان　　کہ تو شبہات سے بچے ہر آن
اور سب شبہوں سے سر و علن　　تو بچاوے مدام اپنا تن
اور سنت کی تابعداری سے　　اپنے ظاہر کو تو سنوار رکھے
نقل ہی ایک روز وہ فاخر　　اپنے یارو سے یون کیا ظاہر
اور بولا کہ چھوڑ دے دنیا　　تا کہ تیرا قبول ہو توبہ
نقل ہی خواجہ علی ذیشان　　کہتے ہین سیرجانی جسکو ایجان
نان و سالن وہ ایکدن بہتر　　اپنے آگے دہرا تھا سفرے پر
تا کہ اب ہم طعام ہو وین ہم　　ایک سفرے پہ مل کے کھاوین ہم
دیکھ کتے کو اسنے ہانک دیا　　ہانکتے ہی وہ سگ چلا ہی گیا
کہ تو مہمان طلب کیا ہے ستم　　ہم نے مہمان ایک اب بھیجے
بس یہہ سنتے ہی بیقرار ہوا　　چو طرف اٹھ کے دوڑنے لاگا
بعد صحرا مین جا کے ڈھونڈتا ہی　　دیکھا کونے مین ایک سوتا ہی
خواجہ شرمندہ ہو گیا بسیار　　تب وہ کرنے لگا ہی استغفار
سگ کہا مرحبا ای نیک شعار　　اب تو خوش رہا سدا بستر و جا
شاہ کرمان کا گر ہو تا سبب　　دیکھتا جو کہ تو نے دیکھا اب

ذکر شیخ یوسف بن الحسین رحمۃ اللہ علیہ

قدوہ واصلین قطب زمان　　یوسف ابن حسین عالی شان
تھا علوم نفیس سے ماہر　　عالم علم باطن و ظاہر
اہل ری اور اہل کوہستان　　سب کے سب اسکے معتقد تھے جان
اور جو تھا ابوسعید صاحب راز　　یہہ تھا اسکا رفیق او ہمراز
اور عمر دراز پایا تھا　　ہر کمال اپنے ہاتھ لایا تھا
اور ہین نادر ریاضتین اسکے　　اور ہین وافر کرامتین اسکے
یک جماعت کے ساتھ وہ نکلا　　اور نواح عرب مین آپہنچا
تھی امیر عرب کی یک دختر　　جبکہ یوسف پہ وہ کئی ہی نظر
دیکھ یوسف اسے ہوا لرزان　　خوف سے حق کے ہو گیا ترسان
اپنے زانو پہ وہ رکھا تھا سر　　خواب غلبہ کیا ہی تب اسپر
سبز پوشو نکی یک جماعت بھی　　آگے ہی اس مقام مین بیٹھی

اور ایک تخت اسکے ہی درمیان
کہ یہہ اختیار کون ہین ہائین
وے بزرگون نے اسکو راہ دیئے
اور یہہ تخت پر جو ہی بیٹھا
یوسف ابن حسین کہتا ہی
مین اسی بحر فکر مین تھا غریق
بعد ازان اپنے تخت پر آیا
کہا میر عرب کی وہ دختر
اُنکو تو خدا پہ ہی سونپا
آج کی رات مین ہی جلوہ دیا
اور وہ جبکہ قصد کی تیرا
دیکھ اس یوسف حسین کو آپ
یس مجھے اور فرشتگونکو خدا
بعد فرمایا یوسف صدیق
اسم اعظم کا علم ہی اُسکو
اسم اعظم کا ہو بہت خواہان
جا ادب سے اسے سلام کیا
کہ نتھا اُسکو پوچھنے کا مجال
وہ کیا عرض ہی سُننے آیا ہون
وہ بھی طاقت نہ باتکی پایا
ایجوان کس لئے ہی آیا تو
پھر بھی یک سال جب گیا ہی گذر
کہ مین اسواسطے ہی آیا ہون
بعد ازان ایک کاسہ چوبین
یہہ لیجا رود نیل سے ہو پار
اُسنے جو کچھ کہیگا سُن اُس سے
راہ تھوڑی سی وہ جب قطع کیا

اسمین بیٹھا ہی کوئی جون سلطان
اُنکا نام و نشان پہچانین
اور تعظیم اُسکی ساری کئے
ہی وہ یوسف پیمبر والا
سکے یہہ مجھکو گریہ آیا ہی
دیکھا ایسے مین یوسف صدیق
مجھکو پہلو سے اپنے بٹھلایا
جبکہ مفتون ہوگئی تجھہ پہ
اور اُس سے بحق پناہ لیا
اور اس طرح مجھکو فرمایا
تو بھی اسدم کیا تھا قصد اُسکا
چاہی جب دختر امیر عرب
اب زیارت بدل تجھے بھیجا
کہ ہر یک عصر مین سے تجھکو تحقیق
جلد تر اُسکے پاس اب جا تو
مصر جانب مین ہوا ہی روان
شیخ نے اسکو تب جواب دیا
یونہی آخر گذر گیا یک سال
پھر بھی خاموش ہوگیا ذوالنون
بس وہ کونے مین ہی خموش رہا
وہ کہا تیری ہی زیارت کو
شیخ پوچھا ہی اُسپہ کرکے نظر
اسم اعظم تو ہی سے تا سیکھون
ایک سرپوش و قاب بیچ اسکے
اور فلان جا پر تو پہنچ بلغار
بعضور اسکو یاد کر لیجے
وسوسہ اسمین یہہ ہوا پیدا

یوسف ابن حسین جب دیکھا
اس ارادے سے اُنکے پاس گیا
پوچھا تم کون ہو کہو اسدم
یوسف ابن حسین سے ملنے
مین ہون کیا چیز اور کون بشر
تخت سے اپنے نیچے آیا ہی
مین کیا عرض یا نبی اللہ
اپنے وہ حسن و جمال کے ساتھ
حق تعالی نے تجھکو میرے پر
کہ ای یوسف ہی ہی یوسف تو
پر نگہبان ہماری تھی عصمت
وہ نہ زنہار اُسکا قصد کیا
اور بشارت یہہ دی کہ تو نے بجا
ہو وے بے شبہ ایک شخص نشان
کہتے ہین جبکہ وہ ہوا بیدار
شیخ ذوالنون پاس جا پہنچا
کنج مسجد مین جا کے بیٹھا ہی
شیخ ذوالنون اس سے پوچھا ہی
پھر بھی یونہی گذر گیا یک سال
دوسرا سال جبکہ گذرا ہی
شیخ یہہ سنکے بس خموش رہا
ایجوان کیا رکھے تو کچھ حاجت
شیخ نے پھر نہ کچھ جواب دیا
لا کے ذوالنون اُسکے ہاتھ دیا
اور اسمین جا مین ایک شخص سے
یوسف ابن حسین کاسہ لیا
کہ یہہ کاسہ کے درمیان کیا ہی

آرزو اسکو یہہ ہوئی پیدا
جبکہ نزدیک اُنکے آ پہنچا
وے کہے سب فرشتگان ہین ہم
یہان آیا ہی جانئے اُسنے
کہ ملے مجھ سے آ کے پیغمبر
اور مجھکو گلے لگایا ہی
کون ہو تم جو دی ہی عزت و جاہ
آئی ہی تیرے پاس جس اس رات
اور فرشتون پہ اپنے وہ بیکس
جب زلیخا نے تنگ کی تجھکو
کہ وہ تجھکو بچائی با عصمت
اور ازان تو جلد تر ہیگا
ہیگا از برگزیدگان خدا
شیخ ذوالنون اب نشان ہی جان
ہو گیا بیقرار وہ بسیار
شیخ مسجد مین اپنے بیٹھا تھا
اور کچھ شیخ سے نہ پوچھا ہی
ایجوان تو کہان سے آیا ہی
شیخ اس سے کیا نہ قال و مقال
شیخ ذوالنون اس سے پوچھا ہی
اور کچھ بات پھر نہ اس سے کیا
یون کیا عرض تب وہ در خدمت
اور بھی ایک سال ہی گذرا
اور اس طرح اسکو حکم کیا
یہہ پیالہ تو اُسکو پہنچا دے
اور اُسوقت ہی روانہ ہوا
اسمین جو بار بار ہلتا ہی

کھولا سرپوش اسمین تھا چوہا
آہ مین کاش اسکو لیجاتا
کہا مین جاؤن بخدمت ذوالنون
خالی کاسہ ہی لیکے وہ بہر اُس
اسم اعظم خدا کا ای ہشیار
موش اک اوسکے ترے دیا تھا ہات
سنکے یوسف یہہ بات شرم لیا
اذن یہہ ساتھہ بار جاتا مین
بعد اسکے ہوا ہی حکم مجھے
ابتو جا اپنے ملک کو واپس
کہا کرتا ہون سو وصیت اب
جو کہ تونے لکھا پڑہا ہووے
اور وصیت یہی میانہ ہی
تو کسی سے نہ بول یون اصلا
بعد بولا وصیت آخر
کہا ہان ہو سکے یہہ میرے
درمیان تو نہ دیکھے آپ کتین
لوگ آتے ہین اسکے استقبال
اہل ظاہر اُٹھے خصومت پر
سب کے سب آہ اہل ظاہر تھے
آیا مسجد کو ایک دن بہر نماز
ایک بوڑہی نے یون کہی بکا
پھر تو کسو لیے چلا ہی اب
بعد یوہی بیان کرنے لگا
یمن صحبت سے اسکے ابراہیم
دشت و صحرا وہ قطع کرتا تھا
کہ تو یوسف بن حسین کے پاس

کود کر جلد تر وہ بھاگ گیا
اور اُس شخص کو وہ پہنچاتا
یا کہ اُس شخص پاس ہی جاؤن
جا کے پہنچا ہی اُسنے رکھے یار
کیا ذوالنون سے تو استفسار
تو نہ اسکو جتن کیا ہیہات
اور ذوالنون پاس لوٹ آیا
اسم اعظم مین دیون تیرے تئین
موش سے اُس سے امتحان تجھے
صبر کر وقت آئے تک ہی بس
جسمین سر فلاح کا ہی سبب
اسکو دیتا ہو تو کیوں بھول ہی جاوے
کرا د اگر تو مرد دانہ ہی
کہ مرا شیخ اسطرح بولا
سب مین چھوٹی یہی ہی ای ماہر
حق تعالی اگر مرا چاہے
کہا ایسا ہی ہان کرونگا میز
شہر مین لائے اسکو با اجلال
آہ باندھے کمر عداوت پر
علم باطن سے وہ نہ ماہر تھے
کرکے محفل مین تا بیان آغاز
کیا نہ ذوالنون لیا رستے قرار
سنکے یہہ بات وہ کیا ہی عجب
کوئی حاضر ہو یا نہوا اصلا
پایا پائی برکتین بہت ای فہیم
کچھ نہین فکر و خوف دہرتا تھا
جا کے یون بولے بلا وسواس

دیکھہ یوسف نے ہو گیا حیران
آہ میرے سے کیا ہوئی تقصیر
یہی تدبیر ٹھہری آخر تب
دیکھہ یوسف کو مسکرایا وہ
وہ کہا ہان تو ہی اسکو فرمایا
موش یک جبکہ تو بچا نہ سکا
شیخ ذوالنون اسکو یون بولا
حق تعالی نے مجھکو اذن دیا
اس لئے تجھکو آزمایا مین
کہا یوسف نے اسکو ای رہبر
یک ترے ہی یک میانہ یک چھوٹی
تا کہ یہہ تیری نظر سے اٹھے
کہ مجھے اور میرے نام کو بھی
خود پسندی ہی خود ثنائی ہی
کہ تو لوگون کیتئین وصیت کر
کہا رکھہ یاد ایک شرط بھی اب
پس وہان سے وہ ری طرف ہی گیا
سخن آغاز جب کہ اسنے کیا
کیونکہ تب علم کا جو تھا چرچا
پہنچی نوبت یہان تلک آخر
نہین یک شخص کو بھی پایا تب
کہ نصیحت تو بہر حق ہی کرتے
اور حیرت سے ہو گیا دمساز
پس ہمیشہ یہی تھا اسکا حال
اور پایا یہہ درجۂ فاخر
اور براہیم اسطرح بولا
کہ تو راندہ گیا ہی ای یوسف

بیچ اشارہ تھا آہ اسمین نہان
آہ آگے مین کیا کرون تدبیر
کہ اسی شخص پاس جائیو اب
بعد اسطرح اس سے بولا وہ
کہ وہ بے صبری جب تو نے دیکھا
اسم اعظم تو کیون بچاویگا
کل کی شب مین بدرگہ مولا
یعنے وقت اسکا نہین ابھی آیا
اور اسطرح تجھکو پایا مین
کہ مجھے ایک اب وصیت کر
وہ وصیت بڑی ہی جو کہ ہی
وہ کہا یہہ نہو سکے مجھ سے
تو فراموش کردے ای بھائی
کہا مجھ سے نہو سکے یہہ بھی
حق کے جانب تو انکو دعوت کر
کہ نصیحت کرے تو خلق کو جب
رہی کل جب وہ بزرگزادہ تھا
کرنے لاگا بیان حقایق کا
صورت محض تھا نہ معنا تھا
ہوتے کوئی نہ وعظ مین حاضر
لوٹ جانا وہان سے جاتا تب
درمیان آپکو نہ تو دیکھے
اور کیا ہی وہین بیان آغاز
وہ گذارا ہی یونہی پنجاہ سال
کہ بلا زاد و راحلہ آخر
ایک شب مین یہہ سنا یون ندا
تو چلایا گیا ہی ای یوسف

اسطرح بولتا ہی براہیم   یہہ ندا جب سنا ان ہو مین پر بیم
سر پہ رکھتے مرے پہار بھی لا   مجھہ پہ یہ شبہہ سہل و آسان تھا
دوسری رات مین بھی مین بے ریب   پھر سنا ہون وہی ندا از غیب
اور ایسا ہوا مین متحیر   بیٹھا وہ شب تمام متفکر
کہ تو یوسف کو بولدے اب جا   آج گر اس سے جا نہ بولیگا
بس یہہ سنتے ہی مین اٹھا ہون ہم   آیا مسجد کے درمیان پر غم
کہا کوئی بیت یاد ہی تجھ کو   مین کہا ہان کہ یاد ہی مجھ کو
ہوا آنکھونسے اُسکے آب روان   خون آمیز تھا وہ آہ مین جان
نہین مجھ کو ہوئی ہی کچھ رقت   نہین کچھ رودئی مجھے حالت
کہ مرے چشم ہو گئے بحرین   اُسنے طوفان آگیا ہے مین
راست آئی ہی او وہ ندا غیب   کہ چلایا گیا ہی وہ بے ریب
شخص ولیا نہ راندہ کیون ہو   راہ مین ہی نہ ماندہ کیون ہو
اور مرا اعتقاد سست ہوا   اٹھہ وہان سے گیا سو صحرا
ای براہیم یوسف ابن حسین   زخم کھایا خدا کا ہی مین
ای براہیم سن رہ حق مین   چاہئے اسقدر قدم رین
کیونکہ اس راہ مین سمجھ لیجے   جو کہ گرتا ہی بادشاہت سے
اور ہی منقول عبد واحد سے   مادر و پدر اُسکے ناخوش تھے
ہوا ایک روز اس پسر کا گذر   ناگہان بزم شیخ یوسف پر

دعا ہم بلطفہ کانہ محتاج الیہ

گویا وہ اس سے احتیاج رکھے   کیا بیان ہووے اسکی رحمت سے
بدن سے اپنے قبا نکالا ہی   اور کلاہ سر سے نیچے ڈالا ہی
اور تھا تین روز تک بیہوش   بحر دل اسکی کر رہی تھی جوش

ادرک الشاب التائب

شیخ یوسف سے بہت وہ ندیا   آخر اسپاس جا کے جب پہنچا
کہا بیچے مین تین دن آگے   اور پہنچا ہی آج تو اسکے
الف دینار مول سے ای رشید   ایک تاجر کیا ہی اسکو خرید
پر کسی پر نہ اعتماد کیا   ابو عثمان کے پاس تب آیا

آہ ایسا ہوا ہی حال مرا   دل مرا آہ پارہ پارہ ہوا
بولنا اس سے بات یہہ جا کر   تھا گران اس سے اور مشکل تر
مین کیا جلد غسل ہو ہشیار   اور کیا جان و دل سے استغفار
تیسری رات ہولناک تری   پھر بھی مجھ کو وہی ندا پہنچی
زخم ایسا تو ایک کھاویگا   کہ نہین اٹھہ سکیگا تو چلا
دیکھا محراب مین ہی وہ بیٹھا   دیکھتے ہی وہ مجھ کو یون پوچھا
عربی ایک بیت مین نے پڑہا   پڑہنا اسکو بہت ہی خوش آیا
پس کہا صبح سے لے اب تک بھی   پڑہتے تھے میرے پاس قرآن ہم
ایک ہی بیت جبکہ مین نے سنا   رو دیا مجھہ پہ حال ایک ایسا
لوگ کہتے ہین جو مجھے زندیق   انکا کہنا یہہ راست ہی تحقیق
جسنے یک بیت سنکے ہو گریان   اور تغیر نہ پاوے از قرآن
اسطرح بولتا ہی ابراہیم   مین حیرت سے وہ ہوا پر بیم
اتفاقاً مین خضر کو پایا   خضر اسطرح مجھ کو فرمایا
لیک ہی اسکی جا علیین   مرتبہ اسکا ہی بلند یقین
ہاتھہ رد کا بھی گر رکھے بجبین   تو بھی جا تری ہووے علیین
وہ نگرتا ہی ملون ارت سے   وہ نہوتا ہی دور رحمت سے
کیونکہ فرزند ناخلف کتین   نہین ماں باپ دوست رکھتے ہین
یوسف ابن حسین ای آگہہ   منہہ سے تب بولتا تھا یہہ کلمہ
یعنی بے شبہہ عاصیون کو سب   لطف سے یون بلاوے اپنے رب
عبد واحد نے جب سنا یہہ قال   ہو گیا اور ہی کچھ اسکا حال
مار کر ایک نعرہ وہ از جان   چلدیا ہی کسو گورستان
دیکھا یوسف نے اس جوان کو بخواب   اور ایسا سنا ہی ایک خطاب
یعنی توبہ کیا ہی وہ جو جوان   جلد جا اسکے پاس اب جولان
گود مین لیکے اسکا سر بیٹھا   کھولکر اپنے چشم وہ دیکھا
نقل ہی یک کنیزک ترکی   جو نہایت وہ خوبصورت تھی
ناگہان اسکو یک سفر آیا   کہین رکھنا کنیز کو چاہا
اور بہت عجز وہ کیا اس سے   کہ لے شیخ اپنے گھر مین رکھے

وہ نہ ہرگز قبول کرتا تھا
پر نہیں چھوٹتا تھا وہ اصلا

وہ کنیزک بڑی جمیلہ تھی
خوبرو اور بہت شکیلہ تھی

ہاتھ سے اسکے تب گیا ہی دل
آئی ہی اسپہ سخت تر مشکل

شیخ بوحفص جو ہی پیر مرا
اس سے یہہ بات بولنا اب جا

یوسف بن حسین پاس اب جا
اسنے یہہ سنکے اسکے پاس چلا

کہ تو صوفی ہی اُنکو محضر
اور اہل صلاح سے اسشہر

پس تو ویسے کے پاس اب جانا
حیف ہی اور عجب ہی ای انا

جبکہ پہنچا اب شہر نیشاپور
آیا ہی شیخ بوحفص کے حضور

وہ کہانین کہا کہ کیا ہی سبب
ماجرا وہ بیان کیا ہی سب

ابوعثمان پھر چلا ہی تبھی
ہین ہرگز کیا ہی کچھ دیری

اور لگا پوچھنے کو اسکا نشان
کھولے شکوہ مین لوگ اسکے زبان

ابوعثمان نے یون کہا اُنسے
یک ضرورت بڑی ہی اس سے مجھے

جبکہ جا گھر کے در پہ پہنچا ہی
دیکھا یک پیر مرد بیٹھا ہی

یک صراحی بھی یک پیالہ ہی
شیخ کے آگے وہ بھی رکھا ہی

ابوعثمان اُسے سلام کیا
شیخ یوسف اُسے جواب دیا

ایسے اسرار وہ کیا ہی بیان
ہوا بیہوش سنکے بوعثمان

کہ ای خواجہ یہہ تیرے پاک سخن
ہین عجائب فیوض کے معدن

کہا اس کا یہہ ہی مرا ہی پسر
بیخبر اس سے لوگ ہین اکثر

اور صراحی جو یہہ دھری ہی یہان
وہ اسی گھر مین پڑی تھی جان

حاجت آب گر کسے ہووے
تو یہہ کوزے سے آب وہ پیوے

بدگمان تجھ سے لوگ رہتے ہین
اور رکھتے ہین جو کہ کہتے ہین

تا امانت کنیز نیک خو شتر
کوئی ہرگز نہ بھیجے مرے گھر

اور سمجھا جو آپ کو ایسا
ہی طریق صلاح مین رکھا

نقل ہی اسکے چشم مین آئی کی
ہو گئی تھی نمود یک سرخی

اسکے خواہر سے یون کئے ہین سوال
کیا تھا طاعت کا اسکے تو احوال

نہین کرتا تھا وہ سجود و رکوع
یونہی رہتا تھا باخضوع و خشوع

کہا جو ہی نماز فرض عیان
اسکو پڑھتا ہون جانتو آسان

الغرض تنگ ہو قبول کیا
اور زنانہ مین اسکو بھیج دیا

ابوعثمان کی ایک روز نظر
پڑی بے اختیار ہی اُسپر

کچھ نہ اسکا علاج ہو جا ہی
آخر یہہ بات دلمین سوجھا ہی

پس وہ جلدی سے اسکے پاس گیا
شیخ نے دیکھتے ہی اسکو کہا

جاکے جب اسکو ڈھونڈنے لاگا
اس سے بعضون نے کہہ دئے ایسا

وہ تو ہی ایک ملحد و زندیق
اور لوطی اباحتی تحقیق

اسکی صحبت سے پاویگا نقصان
اب تو پھر جا پھر اہی بوعثمان

شیخ نے دیکھ کر اسے پوچھا
گیا تو یوسف کے پاس جا کے ملا

کہا بوحفص پھر تو جانا ہی
اس سے یکبار مل کے آنا ہی

منزلین سخت سارے کرکے طی
جبکہ جا کر ہوا ہی داخل ری

جو شکایت کئے تھے پہلے بار
اس سے بدتر کئے ہین وہ سو بار

تم نے دکھلاؤ مجھکو اسکا نشان
تب وہ دکھلانے جا کے اسکا مکان

ایک امرد ہی خوبرو لڑکا
کہ وہ آگے ہی شیخ کے بیٹھا

اسکے چہرے سے نور ہی تابان
اور بزرگی ہی اس سے یک رخشان

بعدازان وہ سخن کیا آغاز
ہر سخن مین تھا اسکے راز و نیاز

بعدازان جبکہ ہوش پایا ہی
اس سے اسطرح کہنے لاگا ہی

آہ کیسا ہی پھر یہہ حال ترا
کیا یہہ شیوہ تو اختیار کیا

پاس پسر کے اُسے بٹھاتا ہون
اور قرآن اُسے پڑھاتا ہون

جبکہ کوزہ ہمارے پاس نہ تھا
خوب دہو دہا کے مین اسکو رکھا

ابوعثمان کہا ای با اکرام
کیون تو کرتا ہی آہ ایسے کام

تب کہا یون وہ صاحب اجلال
اسلئے مین کیا ہون ایسا حال

ابوعثمان جب یہہ بات سنا
دست اور پاکو اسکے بوسہ دیا

وہی اسکو رکھا ملامت مین
خلق کی اسطرح شکایت مین

یہہ بہت جاگنے سے بغیر قصور
آیا تھا اسکے چشم مین یہہ فتور

کبھی پڑھتا تھا جب نماز عشا
پاؤن پر اپنے تب کھڑا رہتا

پوچھے اس سے یہہ کیا عبادت ہے
نہ رکوع و سجود و قرأت ہی

اور ہمیشہ مین چاہتا ہون جب
کر ادا مین کرون نماز شب

حق تعالیٰ کی عزت و عظمت
آہ کرتی ہے مجھ کو بیطاقت
نہیں تکبیر کا بھی ہو یارا
صبح تک بھی یہی ہو حال مرا
نقل ہے وہ جنید کو لکھا
نامہ اسطرح سے لکھا ای یار
لذت نفس جب تو چاکھیگا
کوئی لذت نہ پھر تو پاویگا
حق تعالیٰ کی ایک صفوت ہے
حقتعالیٰ کی وہ ودیعت ہے
اور امت مین وہ جو ہیں لوگ بجا
صوفیان ہینگے خاصگان خدا
حق مین ان صوفیون کے آفتین ہیں
بالیقین موجب کدورت ہے
اور فراموش جسنے کردیوے
ذکر اور اسکا ذکر مین حق کے
اور بندے کو جو محبت ہو
حق تعالیٰ کے ساتھ ای لوگو
اور بولا علامت صادق
ہینگے دو چیز ہی بہت لایق
اور اسطرح سے وہ کہتا تھا
بحر توحید مین جو ڈوبیگا
تشنگی اسکی ظاہر و باطن
نہ سوا حق کے ہوویگی ساکن
گرچہ کرتا ہون مین نے جہد فور
کہ رہا میرے دل سے ہو وہ دور
اور کہا زہد کی نشانی یہ ہے
کرے مفقود کو طلب نہ کبھی
اور کہا غایت عبودیت
ہے یہی یاد رکھو ای باعزت
جو تفکر سے اسکو پہچانا
وہ عبادت کریگا دلسے ادا
جو نکہ سب مین شریف اور فاخر
ہیگا درویش صادق و صابر
قول سے خلق کو نصیحت کی
فعل سے نفس کو نصیحت بھی
جبکہ رحلت کیا وہ دنیا سے
اسکو لوگون نے خواب مین دیکھے
پوچھے کیا تھا سبب تو وہ بولا
مین کسی سے کبھی نہ ہزل کیا

ذکر شیخ ابو حفص حداد رحمۃ اللہ علیہ

فخر عباد عابد صادق
شیخ زہاد زاہد عاشق
تھا یقین بادشاہ مشایخ کا
اور پشت و پناہ مشایخ کا
وقت مین اپنے بے نظیر تھا وہ
اور فضایل مین سب شہیر تھا وہ
ایک اعجوبہ زمانہ تھا
کشف و عرفان مین یگانہ تھا
ابو عثمان مرید تھا اسکا
معتقد مستفید تھا اسکا
اور بہ بغداد ساتھ اسکے ہی
جا نہ یارت کیا مشایخ کی

باندھ رکعت کرون مین جبکہ قیام
بس گذرتی ہے شب اسی مین تمام
صبح ہوتی ہے جبکہ آخر کار
فرض پڑھتا ہون جانتا ناچار
ذایقہ تیرے نفس کا اصلا
نہ چکاوے کبھی تجھے مولا
اور بولا کہ امتین ہوویں
جانیو تم ہر ایک امت مین
انکو دیتا ہے ایک عزت و شان
انکو رکھتا ہے خلق سے پنہان
انکو لڑکون کی جبکہ صحبت ہو
عورتون کی بھی جب رفاقت ہو
اور کہا جو کریگا ذکر خدا
غیر کا ذکر بھول جاویگا
تب عوض ہووے سارے چیزونکا
حق تعالیٰ کرم سے اپنے سدا
نہ کوئی حال اس سے ہے بہتر
حقتعالیٰ کے پاس شام و سحر
ایک تنہائی خلق سے و ذات
اور چھپانا بھی خلق سے طاعات
تو زیادہ ہو تشنگی اسکی
اور ابتر وہ ہووے کبھی
اور بولا بہت ہی بہتر چیز
ہیگی اخلاص بس جہانمین عزیز
جبکہ تک وجہ سے نکالون یقین
آگئی ہے دوسری جہ سے وہ وہین
جب تلک جو کہ چیز ہے موجود
کرے اس چیز کو یقین مفقود
کہ تو ہر حال مین دل و جان سے
بس خوشی سے اسیکا بندہ ہے
اور کہا لوگ مین برا ہے ذلیل
صاحب طمع ہے سو ہے قتیل
نقل ہے وقت نقل جب پہنچا
کہا یا رب کہ مین صباح و مسا
یعنی سے خلق کی نصیحت کے
بخشدے جرم نفس کو میرے
پوچھے تیرے سے کیا کیا مولا
کہا مولا نے مجھ کو بخش دیا
اسلئے فضل کر مجھے بخشا
قدس اللہ سرہ الاعلا
قدوۂ اولیا نے صاحب حال
پیشوائے رجال بحر کمال
مقتدائے اکابر اوتاد
قطب عالم ابو حفص حداد
زمرۂ صوفیہ کا تھا سردار
معتقد اسکے تھے شیوخ کبار
کیا ریاضت مین اور کرامتین
کیا مروت مین اور فتوت مین
صاحب کشف و صاحب الہام
تھا بلاشبہ وہ بلند مقام
اور شاہ شجاع از کرمان
آئے یارت کیا ہے اسکی جان
تھا یہی ابتدائے حال اسکا
اسکے توبے کا جو سبب ٹھہرا

کہ وہ عاشق ہوا کنیز کا ایک
ای فلان ور نواح نیشاپور
شیخ ابو حفص اُسکے پاس گیا
نکرے کوئی نیک نیت بھی
سنکے بوحفص آہ یونہی کیا
کہا چالیس روز کے اندر
کہ یہ چالیس روز مین تو کبھی
تب کیا دور اُسکو مین نے سے
کہ چہل روز تک بسر و عیان
پس ہوا اس خدا کا یے فرمان
وہین توبہ کیا بخوف و خشوع
او ر و دینار ایک کر پیدا
پیسے باہر ڈال دیتا تھا
اور جو بھاجی حوض مین ڈبوتے
ایک مدت تلک وہ نیک سیر
بعد خلوت نشین ہوا ہی جا
اور ہمسایگی مین ہی اسکے
اُسنے بولا زعرصہ تین سال
پوچھے وہ کونسی حدیث ہیگی
یعنے اسلام مرد کی خوبی
نقل ہی ایکدن معہ یاران
اور نزدیک شیخ کے اکر
یس وہ آہو گئی ہی وا پس تب
کہ ہوا وقت خوش ہمارا جب
تا کہ یاران نے جو ہین حاضر اب
کہی ای شیخ جسکو با مولا
کہا آہو وہ کوہ سے آ کر

اور نہ ہوتا تھا دست یاب ولیک
ایک ساحر جہود ہی مشہور
اور سب حال اپنا اس سے کہا
نکرے اور کوی عبادت بھی
اور پاس اس جہود کے آیا
کوئی نیکی ہوئی نہ پیسے مگر
نہین میرے سے کچھ ہوی نیکی
تا کسیکے وہ پیر کو نہ لگے
جس خدا کا ہوا تو یے فرمان
اسکا محکوم رہ تو از دل و جان
اور لایا طرف خدا کے رجوع
صدقہ ہر روز کرتا بہر خدا
بعد ازان کر ادا نماز عشا
تو کرے اُسکے جو پڑے رہتے
کیا گذران یونہی شام و سحر
دل لگا یا مراقبے مین سدا
استماع حدیث کرتے تھے
آہ مین چاہتا ہون پر حال
انکو بولا وہ ہی حدیث یہی
ای مسلمانو جانیو یہی ہی
وہ بیابان طرف ہوا ہی روان
گود مین اسکے راکھی اپنا سر
شیخ آیا ہی اپنے حال مین جب
بات خاطر مین میرے آئی یہ تب
منتشر وہ نہو وین آج کی شب
رہے حاصل معاملہ ایسا
گود مین میرے رکھی اپنا سر

او ر صبر و قرار اس سے گیا
جاوے گر اسکے پاس تو ای خبیر
یون کہا وہ جہود نے سنکر
تو سمجھ مین کرونگا یک جادو
تب وہ ساحر نے وہ طلسم کیا
خوب اب یاد کر کے کہہ دیجے
مگر یک روز نہ وہ سے آتا تھا
سنکے حیران ہو گیا ہی وہ
اس قدر نیک کام تیرا اب
آہ بوحفص نے یہ یا سنتا ہی
وہی آہنگری وہ کرتا تھا
او ر بیوہ جو عورتین رہتے
حسب حاجت گدائی کرتا جا
چونکر انکو آب دہو تا تھا
بعد یک روز وہ دکان اپنا
سخت تر کھینچتا ریاضت وہ
اُسکو بولے کہ تو بھی آیا کر
تا عمل یک حدیث پر مین کرون

بعضے لوگون نے دیکھ اسکو کہا
وہ کرے بہتر کام کی تدبیر
کہ چہل روز تک بشام و سحر
جس سے مقصد کو اپنے پہنچے تو
لیک زنہار کچھ اثر نہوا
شیخ بوحفص یون کہا اس سے
سنگ یک راہ مین پڑا دیکھا
اس سے یون تو نے لگا ہی وہ
آہ ضایع نہین کیا وہ رب
دلین آتش ہی اسکے یک سلگھی
اور رکھتا تھا حال اپنا چھپا
انکے گھر پر ہمیشہ وہ جا کے
اسپہ کرتا تھا دیا افطار
اسکا سالن کبھو وہ ہوتا تا
بس لٹا ہی دیا ہی بہر خدا
اور لاتا بجا عبادت وہ
اور سنا کر یہان حدیث و اثر
آہ امکان یہ بنیا تا ہون

مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُہٗ مَا لَا یَعْنِیْہِ

کہ کرے ترک اسنے ایسا کا
خوش ہوا وقت انکا ای بھائی
منہ پہ اپنے طمانچے وہ مارا
پوچھے یارون نے سبب اسکا
کاش یک گوسفند او یہان آوے
بات یہ میرے دلمین آتے ہی
پھر وہ کسو واسطے کرے فریاد
ڈر مجھے آہ یہ ہوا ہی تبھی

کہ نہ نفع اسکو سر و جہار
یک ہرن کوہ سے ہی تب آئی
اور ہو بیخود پکارنے لاگا
شیخ اسطرح انکو فرمایا
اور کرین آج ہم اسے بریان
یہ ہرن کوہ سے وہین آئی
اور آہو کو ہانک دیے تا شاد
دیوین جب ہر مراد بندے کی

حق مین اسکے ہین وہ بہتر / بلکہ وہ مانگتا ہی اسکو زر
جو کہ فرعون مانگ لیتا تھا / حق تعالی اسکو دیتا تھا
چاہتا خیر حق مین گر اسکے / نیل کرتا روان کہ اسکے لئے
نقل ہی جبکہ حج کا قصد کیا / تا بہ بغداد آکر پہنچیا
شیخ بو عاقی تھا اور عجمی / سب مریدونکو تب یہہ فکر ہوئی
کہ خراسان کے جو شیوخ کبار / جو کہ سینگے یہہ انکا ہی سردار
عربی جانتا نہین وہ جب / چاہیئے ترجمان وہ سر اب
اور شیخ جنید پاک سیر / اسکے آنے کی جب سنا ہی خبر
تب مریدونکو اپنے ہو خوشحال / جلد بھیجا ہی اسکے استقبال
جاکے وے اسکو جب بلا لائے / اور آ خانقاہ مین پہنچے
شیخ بو حفص نے بفضل ربی / کی ہی آغاز تب زبان عربی
دیکھ اسکی فصاحت ای ذیشان / اہل بغداد ہوگئے حیران
آکے بعضے اکابر بغداد / کئے اس سے سوال ای استاد
کہ کسے کہتے ہین فتوت اب / بولے شیخ یون کہا ہی تب
تم عبارت زبان کی کہتے ہو / یس بلا شک و شبہ تم ہی کہو
تب کہا ہی جنید رمز شناس / کہ فتوت وہی ہی میرے پاس
جو فتوت کہ تو کیا ہو وے / اسکو ہرگز نہ آپسے دیکھے
اور جو تیرے لیے ہو وے امر مہام / نہ کبھی مین کیا ہون ایسا کام
سکے بو حفص نے کہا شاد ان / کہ بہت خوب یہہ کیا تو بیان
پر مرے پاس پوچھ ای دانا / بس فتوت کا ہی یہی معنا
آپ انصاف سے ہی کام کرے / خود نہ انصاف چاہے دوسرے
خوش ہو بولا جنید صاحب دل / اپنے یارونکو اسپہ ہو عامل
شیخ بو حفص با وجاہت تھا / اور ترا صحاب جہانت تھا
نہ مریدون کچھ اسکے تھا امکان / آگے اسکے سخن مین کھولے زبان
اور نہین اسکو دیکھ سکتے تھے / خوف اسکا بہت وہ رکھتے تھے
دست بستہ ہو سب کھڑے رہتے / اسکے بحکم بیٹھتے ہی تھے
حکم کرتا تھا بیٹھنے کا جب / وے مودب ہو بیٹھتے تھے تب
اور بو حفص مثل یک سلطان / بیٹھا با وقار و عزت و شان
جب یہہ حالت جنید نے دیکھا / شیخ بو حفص سے ہی کہنے لگا
کہ مریدونکو خوب اپنے سب / تو نے شاہی کے ہین سکھایا ادب
نقل ہی ایک مرید تھا اسکا / وہ بہت شیخ سے مودب تھا
جب نظر اسپہ ہی جنید کیا / ہی ادب اسکا اسکو خوش آیا
پوچھا بو حفص سے بلا وسواس / یہہ جوان کب سے ہی تمہارے پاس
کہا دس سال سے ہی پاس مرے / تب کہا ہی جنید یون اس سے
کہ جوان یہہ بہت مودب ہی / خوب لائق ہی اور مہذب ہے
شیخ بو حفص نے کہا ہی ہان / کہ مقرر یہہ نیک بخت جوان
اپنے سترہ ہزار دینارین / خرچ ڈالا ہمارے رہ مین
اور سترہ ہزار کرکے وام / بھی وہ خرچ ہمارے رہ مین تمام
ابھی امکان یہہ نہین ہی اسے / کہ کوئی بات ہم سے وہ پوچھے
نقل ہی شیخ شبلی والا / اسکو مہمان چار ماہ کیا
اور ہر دن طعام اور حلوا / پاس اسکے جدا ہی لاتا تھا
شیخ بو حفص وقت رخصت کے / بولا اسطرح شیخ شبلی سے
گر تو کیا را دے نیشاپور / تو سکھاؤنگا مین نے تجھکو ضرور
میزبانی بھی اور جوانمردی / بات یہہ سن کے تب کہا شبلی
ای ابو حفص کیا کیا ہو نہین / کہا بو حفص نے تب اسکتین
کہ تکلف بہت کیا ہی تو / یہہ تکلف نہ چاہیئے ہم کو
جو تکلف کریگا ای ہشیار / سو جوانمرد وہ ہنوز نہار
چاہیئے اسطرح کی مہمانی / کہ ہو سب وقت اسکو آسانی
یعنے جب آوے اپنے گھر مہمان / تو نہ زنہار اسپہ ہووے گران
نہو رہنے سے اسکے رنج کبھی / اور جانے سے اسکے نا ہو خوشی
جب تکلف کریگا یا مہمان / اسکا آنا یقین ہی تجھے یہہ گران
اسکے رہتے بھی ترش ہوگا / اور جانے سے اسکے خوش ہوگا
رہے مہمان کے ساتھ جو لبیا / وہ جوانمرد ہو دیگا گیا
بعد شبلی کرامت گنجور / جبکہ پہنچا ہی جانب نیشاپور

اور تھے چالیس شخص ساتھ اسکے
کہا شبلی نے یون کہا تھا تو
شیخ بوحفص نے کہا ہی تب
پوچھا شبلی نے کیا ہی اسکا سبب
تم یہہ چالیس تن جو آئے ہین
محض اللہ کی رضا کے لئے
وہ جو چالیس تھے برائے خدا
اور بغداد مین جو تو نے کیا
اور کہتا ہی بوعلی ثقفی
جو ہی میزان کتاب و سنت کا
اسکو پوچھے ولی حق اندر
گر سخن تم گو نے اسکو جانیگا
اور پوچھے اُسے ای شیخ زمن
اُس سے پوچھے عبودیت کیا ہی
حکم جس چیز کا کئے ہین تجھے
پیش درگاہ پاک رب غنی
کہا قوت کرامتو نکادے
پوچھے کسکو بخیل کہتے ہین
حالت احتیاج مین ای یار
آپ پر سب امور دنیا مین
جو کہ محتاج ہووے دنیا کا
اور بولا وسیلہ بہتر
پیروی بھی سنن کی روز و شب
جانیو وہ فریب کھایا ہی
دلین جو خیر و شر رہے پنہان
اور جو دیتا ہی اور لیتا ہی
اور بولا وصول و قرب مقام

گھر مین بوحفص کے ہی جا اترے
کہ تکلف نہ چاہئے ہمکو
کہ تو اُٹھ کر یہہ سب بجھاو اب
کہ نہین بجھتے ہین چراغ یہہ سب
سب یہہ بھیجے ہو خدا کے ہین
ہر فرستادہ خدا کے لئے
انکو زنہار تو بجھا نہ سکا
وہ مقرر مرے ہی خاطر تھا
کہ ابوحفص یون کہا ای تقی
اُسمین تحقیق سے نہ تو لیگا
کہا خموشی ہی یا سخن بہتر
تو دل و جان سے وہ چاہیگا
کیون تو دنیا کو اب رکھے دشمن
تب وہ ایسا زبان پہ لایا ہی
پس ملازم سدا اُسیکا رہے
کرے ظاہر شکستگی اپنی
پھر کے غایب اسے کرین اُس سے
کہا اسطرح سے تب اُنکے تئین
پس نکر ترک تو کبھی ایثار
بلکہ یونہی امور عقبی مین
اور تو متوجہ ہووے سوے خدا
از پئے قرب خالق اکبر
اور قوت حلال کی بھی طلب
دام مین نفس کے وہ آیا ہی
دیکھ سکتے ہین اس چراغ سے جان
جانیو اُسکو مرد آدہا ہی
ذکر کرتے ہین آہ خلق تمام

شیخ بوحفص منبع تقدیس
پھر تکلف تو کس لئے یہہ کیا
شیخ شبلی بہت ہی جہد کیا
انمین سے ایک ہی چراغ بجھا
یعنے مہمان گھر جو آتا ہی
مین نے اتنے چراغ سلگایا
جو میرے واسطے لگایا تھا
پس ہی وہ سب تکلفات سے جان
جسنے احوال اپنے اور افعال
اُسکو مردون سے مت شمار کرو
کہا جو کچھ سخن کی آفت ہی
کہ وہ دو عمر نوح کے مقدار
کہا ہر دم ہر یک گناہ مین یار
کہ ترے واسطے رہے جو چیز
اور پوچھے ہین کیا ہی درویشی
اور پوچھے ہین لوگ اسکے تئیں
جان ایسے کو بولتے ہین ولی
حالت احتیاج مین بقبیل
کہا ایثار ہی وہی ای فہیم
اور بولا کرم وہی ہی بجا
کہ تجھے احتیاج حق کے ساتھ
حق مین بندے کے فقر دائم ہی
کہا ہر حال و ہر زمانے مین بھی
اور کہا خوف ہی چراغ دل
کہا جو دیوے اور نہ لیوے یقین
جو کہ لیوے ولے نہ دیوے بغیر
پر مری از یہ وہی ہی بجا

کیا روشن چراغ یکتا لیس
کہ یہین اتنے چراغ سلگایا
نہ بجھا اُنمین یک چراغ سوا
شیخ بوحفص نے تب اس سے کہا
سو وہ بھیجا ہوا خدا کا ہی
مرے خاطر بھی روشن ایک کیا
وہی یک تیرے ہاتھ ہی بجھا
یہہ تکلف نہین ہی تو پہچان
ہر زمان ہر مکان و ہر حال
اور اُسکا نہ اعتبار کرو
اور خموشی مین جو کہ لذت ہی
جیوے دنیا کے درمیان تا چار
قد اسے دنیا ہی بندگونکو چار
ترک کر دیوے اسکو تو ای عزیز
انکو اسطرح سے کہا ہی تبھی
کہ ولی کسکو بولتے ہین بقین
رکھے معظم اُسے بسر و جلی
ترک ایثار جو کرے ہی بخیل
کہ تو بھایونکو اپنے و تقدیم
پھینک دین آگے اُسکے لیتہ دنیا
ہی بہر حال ہر زمان و ہر آن
اس سے بہتر نہین ہی کوئی شی
نکرے جو مخالفت اپنی
روشنی اس سے دلکو ہو کامل
مرد پورا ہی جانو اسکو تئین
آہ اس شخص مین نہین کچھ خیر
ظاہرا باطنا صباح و مسا

کہ مجھے راہ ایسی بتلاوے — کہ وہ درگہ مین مجھکو پہنچاوے
اور اس سے حساب لیوینگے — اسکا بدلہ شتاب دیوینگے
تو بلاشبہ اسنے شام و سحر — حال سے اپنے دے رہا ہی خبر
اور کہا چاہتا ہی جو عاقل — کہ تواضع کی وصف آوے بدل
اور بولا کہ روشنی تن کی — ہو عبادت سے ہی سمجھ انکی
کہا تقوی حلال محض مین ہو — یہی تقوی ہی نیک تر سمجھو
کہا شایستہ نیک عمل جو کرے — تو بھلا ہین وہ عمل اس سے
حق سے اشیا کو وہ نہین دیکھا — شخص ایسا ہوویگا بینا
کوی اس سے وصیت اک چاہا — تو وہ اسطرح اسکو فرمایا
ایک سردار کا ہو تابعدار — تا ہون تیرے مطیع سب سردار
شیخ بوحفص کے تھا صحبت مین — رہا خوش حال اسکی خدمت مین
بلکہ کرتا وہ یاد حق کو جب — حال تغیر اسکا پاتا تب
ایسی آئی تھی اسمین تب تغیر — ہوتی اورون مین اسکی تب تاثیر
چاہیئے اب ہے شکستہ دل — رکھے امید عفو بھی کامل
وہ کہا جانب غنی قدیر — منہہ اگر لاوے یک فقیر حقیر
پس اسی حال مین وہ نقل کیا — قدس اللہ سرہ الاوفی
پیر ارباب ذوق و صاحب حال — شیخ اصحاب شوق بحر کمال
تھا وہ اس قوم کے اکابر سے — عمدۂ صوفیان فاخر سے
تھا بغایت مجاہدہ اسکا — اور معظم معاملہ اسکا
اور مذہب تھا اسکا ثوری کا — اور مرید اسنے بوتراب کا تھا
اور ملامت مین خلق کے ظاہر — مبتلا تھا مدام وہ فاخر
مجتہد تھا بڑا طریقت مین — معتمد تھا بڑا شریعت مین
بعضے اسکے جو تابعونسے ہین — سو قصاری انہونکو کہتے ہین
گیا یک دوست کے یہان نگہ شب — نزع مین تھا وہ دوست اسکا جب
پوچھے کس واسطے بجھایا تو — شیخ اسطرح سے کہا انکو
اب ہوا اسکے وارثونکا بجا — مال موروث ہی یتیمون کا
نقل ہی جبکہ کاروبار اسکا — فضل سے حق کے ہی بلند ہوا

اور کہا جسنے جانتا ہوگا — کہ اٹھاوینگے اسکو روز جزا
پھر وہ بااین گناہ نا چھوڑے — شیشۂ حفظ نفس نا پھوڑے
کہ بہ بعث و حساب سر عیان — مین بلایا ہون جائیو ایمان
تو رہے صالحون کی صحبت مین — رہے پیوستہ انکی خدمت مین
روشنی جان کی استقامت سے — استقامت بہ از کرامت سے
اور اسنے کہا ہی وہ بصواب — کہ تصوف تمام ہی آداب
اور بولا وہی ہی نابینا — کہ جو اشیا سے حق کو پہچانا
بلکہ بینا وہی ہی جسکی نظر — حقتعالی سے ہووے اکوان پر
وہ ملازم تو ایک ہی در پر — تا کہ کھل جاوین تجھ پہ سارے در
اور محمد شنے یون دیا ہی خبر — کہ مین بائیس سال شام و سحر
مین نہ دیکھا کبھی وہ نیک نہاد — کہ بہ غفلت کیا ہو حق کو یاد
کیونکہ کرتا تھا یاد حق وہ فہیم — بسبیل حضور اور تعظیم
نزع کے وقت مین وہ کہتا تھا — یاد کر آہ اپنے جرم و خطا
پوچھے کس چیز سے ای بیچارہ — منہہ تو لایا ہی اب بسوے خدا
آہ عجز و نیاز و فقر سوا — کیا وہ لاویگا کیا وہ لاویگا

ذکر شیخ حمدون قصار رحمۃ اللہ علیہ

شیخ حمدون قصار جسکا نام — وقت مین اپنے تھا شہیر انام
ورع و تقوی کے ساتھ تھا موصوف — علم فقہ و حدیث مین معروف
اور اسکا یقین کلام ہمام — تھا موثر سدا دلونمین تمام
پیر تھا وہ بن المبارک کا — جو کہا محدثین سے تھا
اور مذہب ملامتی مشہور — اس سے پھیلا بشہر نیشاپور
اور تھا اسنے صاحب مذہب — مقتدا اسکو جانتے تھے سب
کیا لکھون آہ اسکا مین تقوی — کہ وہ تھا اپنے وقت مین یکتا
جبکہ اسنے وفات پایا ہی — شمع وہ جلد تر بجھایا ہی
کہ پہر روغن چراغ کا تا حال — تھا بلاشک یہ میرے دوست کا مال
اب نہین پہنچتا ہی جانو ہمین — مال سے انکے فائدہ لیوین
اور ہوا منتشر کلام اسکا — اور شہرت لیا ہی نام اسکا

تب اکابر تھے جو نیشاپور — اور تھے جتنے ائمہ مشہور
کہ ہی تیرے سخن مین نفع کثیر — اور اسکے ولو مین ہی تاثیر
کیونکہ افسوس اب یہہ میرا دل — جاہ دنیا کے ساتھ ہی مائل
جو سخن فائدہ نہ بخشیگا — بولنا علم کا ہی استہزا
ہو خموشی سے اسکے دین باطل — اسکے کہنے سے ہو خلل زایل
پوچھے کیا ہی صلاحیت کی نشان — یون کیا تب صلاحیت کا بیان
اور اسے فکر یہہ بھی ہو تب — کہ مین کیا اسکے بعد بولون اب
درمیان انکو نہ دیکھے وہ — دور اپنی خودی سے ہووے وہ
کہا انکا کلام قدس انجام — تھا یقین پھر عزت اسلام
اور ہمارے کلام کا مطلب — اب ہی دنیائے بیوفا کی طلب
اور کہا جسمین نیک ہو خصلت — اس سے ہرگز نہ لیو تم فرقت
اور کہا ایک دن کہ تم کو سب — مین نے کرتا ہون وصیت اب
اور بولا کہ صوفیون کے سات — تم نے صحبت رکھو سدا دن رات
اور بولا سلف کی سیرت پر — جو ہمیشہ یقین کریگا نظر
اور بولا کہ بس وہی ہی تجھے — جو بلا رنج آوے ہاتھ تیرے
اور کہا اپنے نفس کو جسنے — نفس فرعون سے بھلا جانے
اور بولا فقیر کو ہی ضرور — کہ تواضع کے مہر سے بے نور
وہ تواضع کو چھوڑ دیوے جب — گویا چھوڑا وہ نیکیونکو سب
اسلئے ہی سمجھ شیخ کبار — اور بزرگان واقف اسرار
اور کہا اصل سارے دردونکا — جانتے ہی یقین بہت کھانا
کہا خواہش کسیکو دنیا کی — آہ گر آخرت سے پھیریگی
اور کہا رکھ حقیر دنیا کو — اور منہ اس سے پھیر اپنا تو
یون کہا ہی بن المبارک بھی — کہ مجھے شیخ یہہ وصیت کی
اس سے لوگون نے یون سوال کیا — بندہ کہتے ہین کسکو اب فرما
اور پھر ہرگز نہ آپ کو بوجھے — اور اسباب کو نہ دوست رکھے
پوچھے کہتے ہین زہد کسکو عزیز — شیخ بولا وہی ہی ہو یقین
رہے جو چیز ہاتھ مین تیرے — اسقدر اسپہ معتمد رہے

کہے تو وعظ بول ای رہبر — حق کے بندونکو اب نصیحت کر
شیخ اسطرح اسسے کہنے لگا — وعظ کہنا نہین ہی مجھکو روا
تم کو میرا کلام نفع نہ دے — اور دلو نہین تمہین اثر نکرے
ہان سزاوار ہی اسیکو کلام — فائدہ پاوین جس سے لوگ تمام
نہو حاصل صلاحیت جب تک — نہین جایز کلام ہی تب تک
کہ کیا ہووے جو سخن یکبار — بار دیگر نہ پھر کہے زنہار
کہ سخن اسکا چاہئے از غیب — آوے جو غیب سے کہے لاریب
اس سے پوچھے جو ہی سلف کا کلام — اسمین پاتے ہین ہم نے نفع تمام
اور پھر نجات نفسانی — اور پھر رضائے ربانی
اور چھپتے ہین نفس کی عزت — اور سب خلق مین قبولیت
کیونکہ جو اسکے برکتین ہونگے — کچھ انہون سے تمہین بھی پہنچینگے
یعنے صحبت مین عالمون کے رہو — اور برداشت جاہلون سے کرو
کہ ہر یک کام کو انہون کے پاس — عذر و تاویل ہی بلا وسواس
جانے مردان حق کا وہ درجہ — اور ہو اپنے قصور سے آگہ
ہان زیادہ ہی چاہئے مین رنج — ہی قناعت مین عافیت کا گنج
جانیو کبر آشکار ہی یہہ — نہین سالک کو سازوار ہی یہہ
ہو تواضع فقیر مین جتنا — مرتبہ اسکا ہو بلند اتنا
کہا میراث زہد کی ای یار — ہی بلاشبہ عجب و پندار
بیشتر دیکھ زہد کون کہتین — آہ اس سے دور رکھتے ہیز
اور اسی مین ہی آہ آفت دین — اس سے لازم ہی احتراز یقین
دنیا یا آخرت مین رب جلیل — جانو کر دیگا اسکو خوار و ذلیل
تب نظر آوے تو بزرگی یار — پیش دنیا طلب و دنیادار
تا بمقدور اپنے تو کوئی دم — مت ہو دنیا کے واسطے برہم
کہا بندہ وہی ہی ای لوگو — کہ وہ بوجھے یقین خدا ہی کو
کہ اسے لوگ دوسرے بوجھین — بیکسی اپنی بندگی سوچین
کہ ضمان خدا مین جو کہ رہے — اسپہ زاہد تو اعتماد رکھے
اور توکل سے جب کئے ہین سوال — یون کہا ہی بیان وہ اہل کمال

کہ اگر دس ہزار درہم کا　　وام ذمے پہ تیرے ہووے گا
فضل سے اپنے جبکہ چاہے خدا　　وام تیرا وہ سب کریگا ادا
کہا ابلیس اور اسکے یار　　تین چیزوں پہ شاد ہیں بسیار
دوسرا کفر پر مریگا جو　　تیسرا فقر سے ڈریگا جو
عرض اس سے کئے ہیں لوگ اگر　　اپنے لڑکوں کو کچھہ وصیت کر
اور شیخ بن المبارک سے　　یوں کہا ہی وہ نزع میں اپنے
سن تھا دو سو پہ جبکہ نو دو ایک　　جام رحلت پیا ہی تب وہ نیک

ذکر شیخ منصور عمار رحمۃ اللہ علیہ

گنج اسرار شیخ دین منصور　　ابن عمار مکرمت معمور
تھا ز سادات صوفیان کرام　　اور زحکمائے ان شیوخ عظام
کہتے ہیں وعظ میں کوئی دیگر　　نہیں اس سے سخن کیا بہتر
معرفت اور معاملہ میں بجا　　حظ وافر اسے دیا تھا خدا
اور شہر مرو تھا وہ فہیم　　بعد بصرہ میں آ ہوا ہی مقیم
اور لکھا تھا اسمیں بسم اللہ　　وہ اٹھایا اسے بعزت و جاہ
اس لئے اسکو کھا لیا ہی شتاب　　پس اسی شب میں یہہ دیکھا خواب
لایا وہ حق طرف رجوع بہم　　اور رکھا ہی سلوک میں وہ قدم
پس کیا ہی وہ موعظت آغاز　　بسکہ اس فن میں ہو گیا ممتاز
وے بدست غلام چار درم　　کہا لا نقل اب خرید بہم
پوچھا مجمع بیان یہہ کیسا ہی　　کہے منصور وعظ کہتا ہی
کیونکہ اس مجلس فسادے اب　　تنگ آیا ہی دل مرا یارب
ایک سایل نے آ وہاں وہ حال　　اہل مجلس سے تب کیا ہی سوال
اب یہہ سایل کو جلد دیوے لا　　میں کروں اسکے حق میں چار دعا
شیخ منصور نے اسے پوچھا　　بولے کیا تو چاہتا ہی دعا
دوسری خواجہ کو میرے لطف سے　　کرے توبہ نصیب جلدی اب
چوتھی مجھہ پر بھی میرے خواجہ پر　　اور یہہ حاضرین پر یکسر
کر یقیں وہ غلام بے وسواس　　گیا واپس ہی اپنے خواجہ پاس
خبر اس حال سے دیا ہی غلام　　ماجرا اپنا سب کہا ہی غلام

نہ کسی پر نظر رکھے ای سعید　　اور رہو خدا سے نا امید
کام اپنا تو سونپنا حق پر　　ہی تدابیر سے یہہ بہتر
پہلے مومن کو آہ مومن ہی　　جب کرے قتل اسکو ہووے خوشی
کہا ابن المبارک ای ہشیار　　شیخ حمدون جب ہوئے بیمار
کہا امیر تونگری کا قدر　　ہی نہ مجھے فقر سے زیادہ تر
کہ میں دنیا سے جب کرونگا وفات　　مجھکو ہرگز نہ چھو تو در عورات
حق رکھے اسکو خلد میں خرم　　قدس اللہ سرہ الاکرم
قدوہ اتقیائے عالیجاہ　　زبدہ عارفان حق آگاہ
تھا نگین خاتم ہدایت کا　　اور امین عالم ولایت کا
وعظ و تذکیر میں تھا فرد شہیر　　موعظت میں نہیں تھا اسکا نظیر
اور تھا سب علوم میں فاضل　　اور حل رموز میں کامل
کہا خراسان اور عراق میں سب　　مستند تھا وہ صاحب منصب
اور سبب تھا یہہ اسکے توبہ کا　　ایک کاغذ وہ راہ میں پایا
پاک جگہہ نظر نہ آئی اسے　　تا یہہ کاغذ وہ جا میں رکھے
کی تو حرمت ہمارے نام کی جب　　کھولے ہم تجھہ پہ باب حکمت اب
ایک مدت ریاضتیں کھینچا　　ایک رتبہ بلند تر پایا
نقل ہی ایک رات ایکجوان　　کرکے مجلس فدوی الیجان
تب وہ غلام در بازار گیا　　لوگ دیکھا کہ جمع ہیں بسیار
دل میں بولا کہ میں بھی جاؤں اب　　اور یہہ مجلس سے فیض پاؤں اب
آہ اسطرح بولکر وہ دل　　مجلس وعظ میں ہوا داخل
شیخ حضار سے کہا اسدم　　کون ہی تم سے اب چار درم
لایا تھا جو غلام چار درم　　اٹھہ کے اسکو وہیں دیا ہی بہم
وہ کہا ہیں مرے چار مراد　　پہلی یہہ ہی کہ ہوؤں میں آزاد
تیسری یہہ کہ یہہ چار درم　　پھر عوض دیوے مجھکو حق بکرم
کرے رحمت کرم سے اپنے خدا　　شیخ یہہ سنکے تب کیا ہی دعا
پوچھا وہ کیوں تو دیر سے آیا　　اور بازار سے تو کیا لایا
چار درہم میں راہ حق میں دیا　　شیخ والا کیا چار دعا

پوچھا کیا ہی دعا کہا وہ تب
پہلے آزادی دیوے مجھ کو رب

مجھہ سے اور تجھہ سے حاضرون سے تمام
کرے رحمت کرم سے رب انام

کہ گواہ حق کو اب کیا ہون مین
تجھ کو آزاد کر دیا ہون مین

تو جو چاہا عوض چہار درم
مین دیا تجھکو چار سو درہم

اور جو طاقت سے ہی مرا باہر
اسمین قاصر ہون باطن و ظاہر

اس لئیمی کے ساتھ تو ای جان
کام اپنا کیا ہی تا امکان

ہم کریمی کے ساتھ اپنے اب
کئے رحمت نزول تم پر سب

ایک رقعہ کسینے لاکے دیا
اور یہہ شعر اسمین لکھا تھا

یعنے وہ متقی نہین اصلا
کرے لوگون کو حکم تقوی کا

آپ کھاتا نہین دوا زنہار
آپ سب سے زیادہ ہی بیمار

کہ مرا علم اور قول مرا
تجھ کو بے شبہ فایدہ دیگا

شیخ نے یون کہا ہی ای ہمہ
نکلا مین گھر سے ایکشب باہر

جو مرے سے گناہ ہوا یا رب
نہین تری مخالفت کا سبب

لاجرم ہو گیا مرے سے گناہ
مین نے اب چاہتا ہون تیری پناہ

گر مجھے تو کرم سے نا بخشے
کون دوسرا ہی بخشنے کو مجھے

شیخ بولا کہ مین سنا یہہ جب
مجھ کو رقت بڑی ہوی ہی تب

اور توبہ ترے نصیب کرے
چار درہم عوض مجھے بخشے

سنکے یہہ خواجہ بات آہ کیا
اور اس طرح اس سے آکے لگا

اور توبہ کیا ہون دل سے ابھی
کہ گنہ پھر نہین کرونگا کبھی

مین نے امکان جو کہ رکھتا تھا
ای فلان اس قدر بجا لایا

اور سنی وہ خواب دیکھا ہی
ہاتف غیب اسکو کہتا ہی

ہم ہین قادر ہماری قدرت مین
ہی ہر یک چیز جو کہ چاہے کرین

نقل ہی ایکدن وہ بحر ہدا
بیٹھہ مجلس مین وعظ کہتا تھا

وغیر تقی یامر الناس بالتقی
طبیب یداوی الناس وهو مریض

حال ہو اس طبیب کا کیسا
کہ وہ دیتا ہی دوسرونکو دوا

شیخ اسکو کہا ہی یہہ سنکر
کہ عمل کر تو میرے قول اوپر

اور نکرنے سے مین عمل افلان
نہین ہنہار کچھہ ترا نقصان

گھر یہ مین ایک شخص کے گذرا
اسمین کوئی دعا یہہ کرتا تھا

یہہ مرے نفس نے کی ہی تلبیس
اور اسپر مدد کیا ابلیس

گر نہ تو دستگیر ہو میرا
کون پھر دستگیر ہووے مرا

یہہ گنہ کس کے پاس لیجاؤن
اور مین کس سے مغفرت چاہون

اور اس حال مین بسوز و گداز
مین نے تیرا سنا کیا ہون آغاز

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ۝ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝ یا ایہا الذین امنوا قوا انفسکم و اہلیکم نارا وقودہا الناس والحجارۃ الآیہ

یعنے ای مومنو بچاؤ اب
آپ کو اور اپنے لوگ کو سب

شیخ کہتا ہی جبکہ صبح ہوئی
مین نے گذرا ہون پھر مکان وہی

وجہ رونیکا اس سے مین پوچھا
مجھ سے وہ پیرمرد یون بولا

ایک آیت کسینے رہ مین پڑھا
مارا نعرہ پھر جان اپنی دیا

نقل ہی جو خلیفہ تھا ہارون
کہا مین یک سوال کرتا ہون

شیخ منصور نے کہا اس سے
کہا ہی تیرا سوال کہہ دیجے

شیخ یہہ سنکے چپ ہو رہ گیا
اور اثنائے رہ سے لوٹ آیا

کہ اطاعت بہت جو کرتا ہی
پھر وہ حق سے بہت ہی ڈرتا ہی

وہی سب خلق مین ہی جاہل تر
کہ جو عاصی ہی خوف حق سے نڈر

نار دوزخ سے جسکے کولتیان
ہین بلاشبہ سنگ و انسان

لوگ کرتے تھے اسمین آہ و فغان
اور رو دونے یک گھڑی وہان

کہ مرا آہ ایک لڑکا تھا
غایت خوف حق سے شب کو موا

کہا منصور آہ مین مارا
بخشے اسکو کرم سے اپنے خدا

اور مہلت مجھے تین دن بصواب
دیجئے تین دن مین اسکا جواب

پوچھا عالم ترین خلق ہی کون
اور جاہل ترین خلق ہی کون

اور ہارون کو کیا ہی خطاب
کہ یہہ تیرے سوال کا ہی جواب

وہی عالم ترین خلق ہی جان
کثرت علم کی یہی ہی نشان

اور اسطرح سے وہ کہتا تھا
پاک ہی وہ خدا بے ہمتا

کہ یقین عارفون کے دلکو بجا
اور متوکلون کے دل کو بجا
اور جو دل ہی اہل دنیا کا
ایک عارف بخود ہی جا بو تم
شغل اسکا مجاہدہ ہی بجا
طاعت حق ہی اسکی حرفت ہو
فقر و مسکینی اور درویشی
اور بولا کہ بندگون کے دل
اور بولا اسے بلا و سوا
اور کہا ذکر حق گیا وہ بھول
اور بلا شک متابعت اسکی
سو ہی نزدیک تر وہ شخص یقین
اور کہا کر جتن نہ بانکو ضرور
پوچھا کیا تیرے ساتھ حق نے کیا
کہا لوگون کو زہد سکھلاتا
لیک مین جبکہ وعظ کرتا تھا
بعد لوگون پہ وعظ کرتا تھا
اور کیا حکم مجھکو یون اور
کیا وہ پایا یہہ رتبۂ برتر
شیخ والا امام صاحب صدر
اولیاے کبار سے تھا وہ
اور علوم بواطن و ظاہر
اور وہ عمر دراز پایا تھا
اور تھا وہ محاسبی کا مرید
ان بزرگون سے سب ملا تھا وہ
دیکھ احمد کی بس کاوت کو
اور بشارت اسکے نادر ہین

وہ مقدس محقق ذکر کیا
وہ کیا منبع رضا ہی سدا
اسکو ٹھہرا دیا ہی طمع کی جا
اور عارف بحق بھی ہی دوم
شغل اسکا طلب رضا کی سدا
اور اسکا مقام عزلت ہو
ہو وبے لئے آرزو اسکی
وصف روح ہی یقین کھے کامل
حق مین بندے کے بہترین لباس
جو ہوا ذکر خلق مین مشغول
حق مین تیرے بر بلا ہبیگی
مبتلا ہو وے در مصیبت دین
عذر کرنے سے تا رہے تو دور
کہا مولا نے مجھکو فرمایا
پر نہین آپ زہد کرتا تھا
پہلے کرتا تھا تیری حمد و ثنا
حق نے فرمایا ہان تو راست کہا
کہ تو اب بیٹھ کے وہ کرسی
قدس اللہ سرہ الانور
پیشواے انام صاحب قدر
اور شیوخ خیار سے تھا وہ
بس وہ رکھتا تھا رتبۂ فاخر
مخزن از ہا تھہ لایا تھا
عصر کا اپنے تھا وہ فرد جنید
فیض اسنے بہت لیا تھا وہ
سر بسر تیزی فراست کو
کلمات لطیف و فاخر ہین

اور دل زاہدون کو وہ مولا
اور فقرا کے دل کو صبح و مسا
اور اس طرح وہ کیا ہی بیان
شغل اسکا یقین با صفت ہے
اور کہا ہی خنک وہ شخص ترا
آخرت جا تو اسکی ہمت ہو
اور تایب ہو جرم سے جاوید
آہ دنیا ہو دلین جسکے پاب
ہی تواضع شکستگی ہی بجا
اور کہا نفس کی سلامت مال
اور کہا سمجھیو اسنے دنیا کے
ترک دنیا کی آرزو کر دے
شیخ منصور جب وفات کیا
بولے کیا تو ہی ہی اب منصور
مین کیا عرض ہان خداوندا
بعد تیرے حبیب پر ہی درود
تب کیا حکم یون فرشتون نے
کہ فرشتون مین بیری حمد و ثنا

کر دیا ہی محل توکل کا
ہی قناعت کی جا ٹھہرایا
کہ ہین عارف دو قسم پہچان
شغل اسکا بجا عبادت ہی
کہ بفضل خدا جو صبح اٹھا
موت مین پوچھو اسکی فکرت ہو
رحمت حق کی وہ رکھے امید
روح کی وصف ہو وے در دو جہان
اور عارف کے حق مین ہی توبہ
ہی اسکی مخالفت مین جان
جسنے گھبرا کے جزع و فزع کر
تا غم عمر سے رہائی ملے
بو الحسین شعرانی اسکو خواب مین دیکھا
مین کیا عرض ہان ہی رب غفور
سچ ہی یہہ بات تو جو فرمایا
بھیجا کرتا تھا مین سلام و درود
کہ وے کرسی کہتی ہین ہان لا کر
خلق دنیا مین جمع نکہ کرتا تھا

ذکر شیخ احمد بن عاصم الانطاکی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ احمد جو ابن عاصم ہی
دین احمد کا جو کہ ناظم ہی
حق نے بخشا تھا اسکو عالیشان
اور انواع کے علوم مین ان
اور ریاضات مین ہی فرد شہیر
اور ہین اسکے مجاہدات کثیر
بعضے اتباع تابعین کو یقین
اور پایا تھا وہ محقق دین
اور فضیل عیاض شیخ جہان
بشر حافی و سری ذیشان
جسکو ہی عارفون مین سرنانی
اور سلیمان جو تھا دارانی
اور مداح اسکا رہتا تھا
اسکو جاسوس قلب کہتا تھا
کہا تو مشتاق خدا کا ہی
جیسا اس سے کسی نے پوچھا ہی

کہا احمد نہیں تجھ وہ پوچھا
جو کہ غایب ہے جبکہ حاضر ہو
پہلے حق کی یگانگی ای یار
تیسرا ہو اسیکی طاعت مین
کہا وہ فکر مین مدام رہے
اسکو دیکھین تو وہ نہ دیکھے کہین
اور برآوے جبکہ اسکی مراد
اس سے پوچھے کہ کیا ہے خوف رجا
اور علامت رجا کی ہے گی طلب
خوف رکھتا ہووے جو انسان
اور بولا نجات ہو اسکو
اور بیزار خلق سے ہووے
اور بولا جو ہووے عارف تر
اور کہا فقر وہ ہے نافع تر
تا جو نعمت خدا نے دی ہے تجھے
کہا اخلاص ہے وہ نافع تر
اور تواضع بزرگتر وہ رہے
اور زیان کار وہ گنہ ہے برا
اور بولا امام کل علوم
اور بولا یقین ہے یک نور
کہ جہان تک ہین آخرت کے امور
پس وہ پردے سبھی نکلجاوین
بات یہہ تو کبھی نہ دوست رکھے
اور ثواب عمل نہ غیر خدا
کہا باقی رہے جو گنتے دن
اور بولا ہے وہ دوائے دل
تیسرے چیز شکم خالی ہو

کیونکہ مشتاق اپنے ہے رب کا
بول پھر شوق کسکے خاطر ہو
کرے ثابت یقین پس تو چہار
فقر و وسعت مین رنج و راحت اینہ
پس مراقب وہ صبح و شام رہے
اور بیکار تو تانے وہ یقین
تو اسی پر ہووے پس دلشاد
کہا ہین اسکے علامتین فرما
پس یہہ ہر دو بلند ہین منصب
پر نہیں خوف حق سے وہ گریان
جو ہمیشہ مریسے ڈرتا ہو
اور اخلاص ہے خدا کے لئے
اسکو ہووے بہت خدا کا ڈر
کہ تو حامل ہو خوش رہے تا سیر
ہو مددگار شکر مین اسکے
کہ کرے دور تجھ سے شام و سحر
کہ کرے دور کبر تیرے سے
جو عبادت کہ جہل سے ہو ادا
ہے عمل بالیقین تو کر معلوم
دل مین بندے کے جسکا ہووے ظہور
دیکھے اس نور سے ہے سبکو ضرور
بلکہ اس نور سے وہ جل جاوین
کہ کرین یاد اس عمل سے تجھے
نہ کسی سے طلب کرے حاشا
پس وے روز و ثواب غنیمت گن
بالیقین پانچ چیز ہین کامل
کہ تری جس سے قدر عالی ہو

دیا اسکو جواب وہ سنکر
معرفت کیا ہے اسکو پوچھے ہین
دوسرا انقطاع ہے کامل
اور کئے اس سے عرض خدمت سے
اور خلوت بھی اسکی ہو بسیار
یک مصیبت اگر اسے پہنچے
اور ہرگز نہ وہ کسی سے ڈرے
وہ کہا خوف کی یہی ہے نشان
پس جو ہے صاحب رجا بہ ادب
ہے سنگے ہر دو دروغ گو کذاب
اور کہا چار زہد کے ہین نشان
اور ہو احتمال ظلم یقین
کہا اصلاح دل تو کر کیا ہے
اور نافع وہی ہے عقل سلیم
اور تیرے نفس کی مخالف ہو
ہر تصنع کو اور زینت کو
اور غصہ جو ہووے تیرے مین نمود
کہ جہالت سے ہووے جو عصیان
اور علمون کے سب امام ای یار
اور اس نور پاک کو مولا
درمیان اسکے اور عقبے کے
اور اخلاص ہے وہی اکمل
اور دنیا مین اس عمل کے سبب
ہے یہہ اعمال مین ترا اخلاص
عمر باقی کو نیکیو نہین گذار
پہلی نیکو کی ہمنشینی جان
اور چوتھی ہے جان شب کی نماز

ہوتا ہے اشتیاق غایب پر
وہ کہا اسکے تین درجے ہین
ماسوا اللہ سے ہو خالی دل
کہ محبت کی کیا علامت ہے
اور خموشی ہو اسکو لیل و نہار
تو وہ غمگین اسپہ نہ ہووے
اور نہ امید وہ کسی سے رکھے
کہ رہے خوف حق سے وہ گریان
لیک اس شخص مین نہین ہے طلب
حق دکھاوے انھونکو راہ صواب
پہلے ہے اعتماد حق پر جان
محض وہ ازلی کرامت دین
تو زبان کو بہت نگاہ رکھے
کہ ثنا سا کرے تجھے ای فہیم
اسکی خواہش نہ دے کبھی اسکو
اور ہر یک ریا کی نیت کو
پس وہ غصے کو مار دیوے زود
ہے ضرر اسکا اس سے بڑھکر جان
ہے عنایت خدا کی سو چہار
کرے اسواسطے یقین پیدا
جتنے حایل ہوے ہین آ پردے
کہ بجالاوے تو جو نیک عمل
لوگ تجھکو بزرگ جانین سب
کہ یقین جس سے متصف ہین خواص
بخشے تا جرم ماضیہ غفار
دوسری ہے تلاوت قرآن
یعنی ہے وہ تہجد ای مسان

پانچوین وقت سحر رونا ہی ظلمت جرم اسی دہونا ہی
تیرے اور خلق کے جو ہی میان بس وہی عدل ظاہری ہی جان
اُسکے یارون سے ایک شب سنئے تیس سے چند شخص جمع ہوئے
شیخ نے اُنکو پارہ پارہ کیا ایک ٹکڑا ہر ایک کے آگے رکھا
تھا دہرا وہی وہ ہر ایک ٹکڑا کوئی ایک شخص بھی نہ کھایا تھا
سب مریدون کو اپنے وہ دلستان تربیت اسطرح کیا تھا جان

ذکر شیخ عبداللہ خفیق رحمۃ اللہ علیہ

قطب ملک سیر اہل عرفا رکن سنت امام اہل ہدا
صوفیہ کے وہ زاہدون سے تھا اور مشایخ کے عابدون سے تھا
اور اکل حلال مین مدام بسکہ رکھتا تھا احتیاط تمام
پایا تھا صحبت اُسکی عبداللہ فیض پایا تھا اُس سے شام و پگاہ
اور رکھتا تھا فقہ کے درمیان وہ بلاشبہ مذہب سفیان
اسطرح فتح موصلی نے کہا یاراون جو اُسکو مین دیکھا
یعنی چشم و زبان و دل بھی جان جو بھی خواہش ہی نفس کی پہچان
اور زبان سے نہ ایسی بات کہے کہ خلاف اسکا تیرے دل مین رہے
خواہش نفس کو تو اپنے بچا جو وہ چاہا سو تو نہ دیتا جا
بس اسی مین تری سعادت ہی ورنہ تیری سمجھ شقاوت ہی
نفس کی ساتھ جب بھی صحبت ہوگئی تب وہ موضع شہوت
کہ ضرر دیوے تجھکو وہ فردا کرے تجھکو تباہ روز جزا
کہ وہ فردا تجھے کرے خوشحال حشر کے آفتون سے لیو سنبھال
کہ تجھے معصیت سے باز رکھے طاعت حق مین سرفراز رکھے
اور کہا جو بہت سے باطل ہی ذوق طاعت سے ہو وہ بدل
حزن اس چیز پر جو فوت ہوئی اور غفلت مین عمر جو گذری
اور بولا رجا کے قسم ہین تین قسم اول یہی ہی دانسے یقین
شخص وہ مراد وہی کرے جو گناہ اور کرے اُس گناہ سے توبہ
اور یہی ہی جا کہ کاذب جان کہ پڑا ہی کہ سینے در عصیان
سخن ایسے ہی اسکے ہین نادر قدس اللہ سرہ الفاخر
اور کہا عدل ہی دو قسم ای ر ظاہری باطنی ای نیک سیر
تیرے اور حق کے درمیان جو ہی ہی وہی عدل باطنی سے سمجھے
لاکے سفرہ بچھاتے ہین آدم لیک اُسوقت وشتیان تھین کم
اور نہین تھا چراغ روشن تب بعد اسکے چراغ لائے جب
کیونکہ از راہ نیت ایثار نہین کھایا تھا کوئی بھی زنہار
ایسے ہی ہین مناقب احمد قدس اللہ سرہ الامجد
دُر یکتائے بحر دین متین آفتاب سمائے صدق و یقین
نام نامی ہی جسکا عبداللہ جسکو کہتے خفیق ای آگاہ
اور متورعون مین تھا فایق اور متوکلون مین تھا سابق
جو کہ تھا شیخ یوسف اسباط ذات والا تھی جسکی فیض مناط
اور سمجھ اصل مین وہ کوفی تھا بعد انطاکیہ مین آ کے رہا
کلمات لطیف ہین اُسکے اور رموز شریف ہین اُسکے
مجھکو بولا کہ ای خراسانی چار چیزون کی کر نگہبانی
اپنے آنکھون سے منکرات ایر نہ کسی وقت پر کرے تو نظر
اور سدا کبر او خیانت سے پاک اور صاف رکھ تو دلکو تیرے
گر نہ تیرے مین ہو یہ وصف چہار خاک سر پر ترے ہو سر چہار
اور کہتا تھا وہ دلون کو خدا موضع ذکر اپنی ٹھہرایا
اور بولا تو غم نہ کھا زنہار مگر اُس چیز کے لئے ناچار
اور کسی چیز پر نہو مسرور مگر اس چیز پر بھی خوش ہو ضرور
اور بولا کہ خوف نافع تر ہی وہی حق مین تیرے شام و سحر
اور نافع بہت ہی ہی جا کرے آسان جو کام تجھپہ سدا
اور نافع ترین خوف ہی او کہ وہ دایم حزین رکھے تجھکو
عمر باقی رہی ہی جو تیری فکر لازم کرے وہ اسمین بھی
کہ کوئی ایک عمل خیر کرے اور توقع قبولیت کی نہ کرے
اور وہ درگہ الٰہی سے بسکہ امید مغفرت کی رکھے
اور نہ تو نہ گذشتے کرتا ہی آرزو مغفرت کی رکھتا ہی

ذکر سید الطایفہ شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

مقتدائے محققین کبار
رہنمائے مدققین خیار

قدوۂ عارفان صاحبدل
شیخ اشیاخ واصل بوصل

رازدان علوم سر و جہار
زبدۂ واصلین قطب مدار

سید الطایفہ ابوالقاسم
ملک کشف رموز کا حاکم

وقت مین اپنے خلق کا ہادی
شیخ والا جنید بغدادی

اور برہان تھا حقیقت کا
اور سلطان تھا طریقت کا

تھا وہ شیخ الشیوخ عالیشان
اور امام ایمۂ دوران

سب علوم و فنون مین کامل
سر و ظاہر مین تھا بڑا فاضل

اور تھا مفتیٔ فروع و اصول
سخن اسکا جہان مین تھا مقبول

معتقد اسکے تھے تمام فریق
سب ثنا مین تھے اسکے بالتحقیق

اور امامت پہ اسکے با اکرام
بدل و جان متفق تھے تمام

سخن پاک اسکا ہی اکرم
تھا طریقت مین حجت محکم

اور انگشت اعتراض اصلا
کوئی اسکے سخن پہ رکھ سکا

کوئی بولا خلاف سنت کی
لیک جو کور فی الحقیقت ہے

مستند اہل شرع کا تھا تمام
اور تھا سارے صوفیہ کا امام

اسکے القاب ہین بزرگ تمام
جن سے کرتے تھے یاد با اکرام

تھا محقق بڑا شریعت مین
اور تھا مجتہد طریقت مین

اور اکثر شیوخ پاک سیر
جانتے تھے اسیکے مذہب پر

اور اسکی طریق بالتحقیق
صحو کی تھی یقین طریق انیق

اور طریقت مین اسی کو عنوان
مستند ہی اسیکا مذہب جان

وقت مین اپنے وہ سر عرفا
مرجع جملہ مشایخ تھا

اور تصانیف اسکے ہین بسیار
در بیان حقایق و اسرار

جو اشارات کا ہی علم بڑا
وہی اول جہان مین نشر کیا

بار ہا حاسدان بد اندیش
دشمنی سے ہین آئے اسکے بیش

کفر و الحاد و زندقے کے سات
اسکو منسوب کر دئے تہمات

تھا وہ حالانکہ تابع سنت
رائج شرع و حامیٔ ملت

وہ مصاحب محاسبی کا تھا
صحبت پاک اسکی پایا تھا

شیخ سری کا بھانجا تھا وہ
اور مرید رشید اسکا وہ

شیخ سری سے یون کئے ہین سوال
کہ ای شیخ جلیل صاحب حال

کیا ہی پایا کوئی مرید بھلا
پیر سے بڑکے درجۂ والا

وہ کہا ہان یہہ بات ظاہر ہی
کہ مرید سے جنید فاخر ہی

جانتے اسکا درجۂ والا
میرے درجے سے ہی یقین بالا

اور شیخ جنید بحر صفا
دائما درد و شوق و عشق مین تھا

کشف توحید و معرفت مین بجا
بس وہ شان بلند رکھتا تھا

فقر مین اور مجاہدے مین بھی
ذوق مین اور مشاہدے مین بھی

تھا بلا شبہ آیت کبری
اور نہ کوئی عدیل تھا اسکا

جب یہہ کودکی کی حالت تھی
اسمین ظاہر بڑی فراست تھی

زیرک و تیز فہم اور ہشیار
اور تھا با ادب وہ نیک شعار

ایک دن مدرسے سے وہ اشرف
جبکہ آیا ہی اپنے گھر کی طرف

دیکھا والد کو اپنے روتا ہی
اشک سے منہ کو اپنے دھوتا ہی

پدر کے پاس جاکے یون پوچھا
کہا یہہ رونیکا ہی سبب فرما

پدر نے اسکا یون کہا ای پسر
آج مال زکوۃ سے کچھ زر

تیرے ماموکے پاس مین بھیجا
آہ ہرگز نہ وہ قبول کیا

اسلئے آہ رو رہا ہون مین
تخم حسرت کے بو رہا ہون مین

اپنی عمر عزیز کا مایہ
آہ اسمین ہی مین نے صرف کیا

وائے آخر مرا وہ مال تمام
دوست حق کے نہ کچھ آیا کام

کہا ای باپ میرے ہاتھ مین دے
کہ مین دیتا ہون اب تجکو اسے

ہاتھ مین تب جنید کے وہ دیا
اپنے ماموکے گھر وہ لیکے گیا

اسکے تب گھر کے در پہ پکارا
اسنے اندر سے کون ہی پوچھا

کہا مین ہون جنید آیا ہون
اور یہہ مال زکوۃ لایا ہون

لیجئے کھول اپنے در کو شتاب
شیخ سری نے یون دیا ہی جواب

کہ نہین چاہئے مجھے ہمدم
شیخ بولا کہ اس خدا کی قسم

کہ جو تیرے اپر ہی فضل کیا
اور میرے باپ پہ ہی عدل کیا

کہا اسطرح سے جنید نے جب
شیخ سری نے اسکو پوچھا تب

کہا کیا حق نے فضل میرے ساتھ   اور کیا عدل تیرے پدر کے ساتھ
اور میرے پدر پر یہ عدل کیا   کیا مشغول اسکو در دنیا
میرے والد نے چاہتا ہی یہ بات   کہ یہ پہنچاوے مستحق کو زکوٰت
ای پسر اس کو تو کیے آگے   میں کیا ہوں سمجھ قبول کیجے
اور اسے اپنے دل میں جا دیا   نظر الطاف کی ہی اسپہ کیا
دیکھے ہیں مسجد حرام اندر   چار سو شیخ بیٹھے ہیں اس شہر
شیخ سری نے یوں کہا ہی اسے   تو بھی کچھ بول ہمیں ای لڑکے
بعد بولا وہی ہی شکر بجا   کہ جو نعمت دیا ہی تجھکو خدا
چار سو پیر بھی ہوئے خرم   آفریں اسپہ سب کئے اسدم
اور کہے ای پسر قریب ہے تو جان   کہ ترا حصہ تجھکو ہے رحمان
باادب اس سے تب جنید کہا   کہ ہی یہ فیض تیری صحبت کا
اور پھر دکان میں جب آتا   چھوڑ دیتا دکان کا پردا
اور بعد از دکان چھوڑ دیا   سب علاقوں سے دلکو توڑ دیا
آکے خلوت میں وہ اسمیں بیٹھ گیا   پاسبانی ہی دل کی کرنے لگا
تا سوا حق کے کوئی چیز دگر   کبھی گذرے نہ اسکے خاطر پر
عرصہ تیس سال تک وہ سدا   جب عشا کی نماز پڑھتا تھا
اور عشا کے وضو سے ہی نماز   پڑھتا ہر روز صبح کی وہ نماز
کہ میں مقصود سے ہوا ہمراز   وہیں ہاتف سے آئی یہ آواز
میں نے یہ سنکے ہو گیا لرزان   اور کہنے لگا کہ ای حنان
اپنی ہستی پہ جو رکھا ہی نظر   اور کیا چاہیئے گناہ دگر

من لم یکن للوصال اهلا فکل احسانہ ذنوب

جو مخالف تھے اسکے زشت سیر   باندھتے ہیں اسکی دشمنی میں کمر
تب وہ بولا کہ ہے سند لوگو   کس طرح منع کر سکیں بولو
ایک کنیز کہ تھی اس خلیفے کی   خوبرو اور بہت جمیلہ تھی
دیکے دینار اس نے تین ہزار   تھا خرید انکو خواہش بسیار
خوب اسکو سنوار دو سوار   بھیجے ہیں اسکو پس جنید پاس
اپنے چہرے سے تب نقاب اٹھا   اسکو بتلا تو اپنا ناز و ادا

کہا تجھ پر یہی ہی فضل خدا   کہ ہی درویشی حق نے تجھکو دیا
خواہ اسکو قبول کر لیجے   اور بچا ہے تو اسکو دیجے
یہ سخن جبکہ اسکو خوش آیا   اپنے یوں بھانجے کو فرمایا
یوں اسطرح جلد کھولا در   اور لیا اس سے وہ زکوٰۃ کا زر
ہفت سال عمر تھی جنید کی جب   لیگیا حج کو اپنے ہمراہ تب
بحث یک مسئلے تھا اس آن   چار سو قول وہ کئے ہیں بیان
حکم اسکا جنید یہ سنکر   ایک ساعت وہ ختم کیا ہی سر
ہمیں عاصی تو اسکا ہو وے   اسکو وجہ گنہ نہ ٹھہراوے
اور اسطرح سے کہے ہیں سب   اس سے بہتر نہ کہہ سکینگے سب
شیخ سری نے تب کہا اسکو   ای پسر یہ کہاں سے پایا تو
بعد بغداد کو وہ جب آیا   آبگینہ فروشی کرنے لگا
اور پڑھتا وہ چار سو رکعت   بس گذارا ہی یونہی یک مدت
شیخ سری کے آستانے پر   بے تکلف بناکے اپنا گھر
اپنے عین مراقبے میں بجا   کھینچ سجادہ اپنا پھینکدیا
گذرے چالیس سال یونہی یقین   وہ مراقبہ تھا وہیں گوشہ نشین
صبح تک پاؤں پیکر رہتا   اللہ اللہ بولتا رہتا
کہا چالیس سال جب گذرے   آہ تب یہ گمان ہوا ہی مجھے
اب وہ پہنچا ہی وقت ہوشیار   کہ دکھا دیں ترا تجھے زنار
کیا گناہ ہے جنید کا فرما   کہا چھپتا ہی کیا گناہ دوسرا
اس نے یہ سنکے آہ یک کھینچا   اور بے اختیار کہنے لگا
بس اسی گھر میں بیٹھ عمر گذاشت   کہتا تھا اللہ اللہ ساری رات
قصہ اسکا بڑی عداوت سے   ہیں خلیفے تلک بھی پہنچائے
کہے لوگوں نے اسکے سن باتیں   پڑ رہے ہیں بس فساد و فتنہ میں
نہیں معصر اس سے کوئی فائق   پس خلیفے نے اسکا تھا عاشق
بس خلیفے کے حکم دور آ ایر   اسکو پہنا جواہر و زیور
اور سکھلائے ہیں یہ کہ اسے   جاکے جب اسکے پاس تو پہنچے
اور اسطرح اس سے کر اظہار   کہ مرے پاس مال ہے بسیار

مجھ کو لوگوں نے آئی ہی نفرت
ایک خادم کو اسکے ساتھ دے
پڑی بے اختیار اسپہ نظر
اور وہ روتی تھی مگر کرتی تھی
پھوکتے ہی وہ ہین گری ہی وہ
وہین یک دل مین اسکے سلگی نار
وہ بھی بیشک بنی ہی دیکھیگا
بولا ای شیخ آج دل تیرا
شیخ بولا کہ مومنون سے بھی
انکو یکایک آگ مین کرے برباد
کار و بار جنید با عزت
اور جو کرتے تھے امتحان اس سے
ہم سخن مین زبان ہین کھولے
اور بولا یہہ قیل وقال ہم
اور کرنے سے ترک یہہ دنیا
اور بولا کہ یہہ رہ والا
اور بائین طرف بھی ای آگاہ
تاگرتے مین وہ شبہ کے نہ گرے
پہلی تکبیر کوئی وقت کبھی
مین قضا وہ نماز کرتا تھا
مین وہ خطرے سے جلد باز آتا
بیٹھنے سے تمہارے ساتھ اگر
اور منقول ہی وہ شیخ ہمام
بھائیوں کی مساعدت کا ثواب
سے لے ایکہزار ای اکرم
کہ مرے ساتھ وہ مسائل پاک
کہ مسائل ہو وین وے مشہور

چاہتی ہو نہیں اب تری صحبت
دیکھ تا حال اسکا آکے کہے
شیخ گھبر او ہین جھکایا سر
درد و حسرت سے آہ بھرتی تھی
اور اسیوقت مرگئی ہی وہ
او پشیمان ہو گیا بسیار
دیکھیگا اپنے وہ کئے کی سزا
آہ یہہ بات کسطرح جانا
کیا ہی تیری شفقت ایسی ہی
کرے ہم بیکسون سے یہہ بیداد
بعد اسکے لیا تری رفعت
تو وہ پائے ہزار جند اس سے
تیس ابدال جب تلک کہے
جنگ سے جنگ مین نہ لائے ہم
اور کرنے سے ترک ما فیہا
بس اسکو ہی سازوار بجا
ہو یقین سنت رسول اللہ
اور اندھیرے مین کوئی بدعت کے
نہین ہرگز مرے تیئے فوت ہوئی
جلد اسکو دہرا کے پڑھتا تھا
سجدۂ سہو تب بجا لاتا
نفل ہوتی نماز فاضلتر
رکھتا تھا نافلہ مدام صیام
کم نہین اجر صوم سے دریاب
جو کیا تھا جنید اسکو رقم
تم نے مدفون کیجئے در خاک
خلق کے ہاتھ نا لگین بضرور

تا عبادت مین لگے میرا دل
پس وہ آئی جنید پاس شتاب
پس کنیزک زبان کھولی ہی
سر اٹھا شیخ آہ آہ کہا
وہین خادم نے جلد تر جا کر
کہا ایسون کے ساتھ جو بد کیش
پس اٹھا اور جنید پاس آیا
مار دے ایسی مہ لقا کو اب
کہ ہماری ریاضتین ایسے
ہم ہین کیا چیز بلکہ یہہ ہی جواز
اور یک اسکا شہرۂ اعظم
بعد راہ کلام پر آیا
خلق کو حق طرف بلانے پر
بلکہ ہم چھوڑنے سے اب طعام
ہم کو یہہ کام ہاتھ آیا ہی
داہنے ہاتھ جسکے شام و نگاہ
روشنی مین یہہ دونون شمع کے ہاتھ
نقل ہی یون کہا وہ شیخ کرام
مجھکو کوئی خیال دنیا کا
جنت و آخرت کا گر خطرا
کہا یک روز اپنے یارونسے
مین نہ آ بیٹھتا تمہارے ساتھ
اسکے یارونسے گر کوئی آتا
جو تھا شیخ کسائی پاک صفات
تھے کسائی کے پاس وہ حاضر
اور بولا جنید قدس سمات
نقل ہے وہ سر آمد عرفا

ذوق طاعت مین ہو مجھے حاصل
اور منہ سے اٹھائی اپنے نقاب
اور وے باتین تمام بولی ہی
اور اسکے طرف وہ چھوڑ دیا
اس خلیفے کو یہہ ہوئی ہی خبر
آہ ایسا بدی نہ آوے پیش
اور اس طرح اس سے کہنے لگا
آگ دی ین ایسی دلربا کو اب
ہمنے چالیس سال جو کھینچے
بفعل للہ ما یشاء کی نشان
منتشر ہو گیا ہی در عالم
اور اسطرح سے وہ فرمایا
ہی بلاشبہ اب تو لایق تر
اور کرنے سے ترک خواب و منام
ہمنے اسیر مجال پایا ہے
ہو بلاشبہ بس کتاب اللہ
ہو وے وہ رہروان بسر عیان
عرصۂ بیست سال تک بدوام
گر کسی یک نماز مین آتا
دلمین میرے خطور گر کرتا
سب مریدونکے دستار و
نہین مجلس یہہ خالی از حسنات
کرتا افطار اور فرماتا
رابطہ تھا اسے جنید کے سات
اپنے رحلت کے وقت وہ فاخر
کہ مین رکھتا ہون وہ ستر یہہ بات
پہنا کرتا تھا جامۂ علما

لوگ اس سے کہے ہین با توقیر
ای طریقت کے پیشوا کبیر

انکو بولا ہی تب مرقع سے
گر کوئی کام آہ بر آوے

میرے باطن مین عیب سے یہہ بدا
آہ ہر آن آرہی ہی صدا

جب ہوا ہی جنید کا چرچا
اور اسکا سخن عظیم ہوا

تب تردد مین وہ پڑا ہی بہت
فکر اسبا تین کیا ہی بہت

آخر یکرات وہ بعالم خواب
فضل حق سے ہوا سعادت یاب

کہ تو لوگون سے وعظ بولا کر
خلق کو حق طرف بلایا کر

دیکھا سری ہی اپنے در پہ کھڑا
دیکھتے ہی جنید کو بولا

فضل حق سے ترا کلام انجان
خلق کی ہو نجات کا سامان

بعد اسکے مشایخ بغداد
ہین سفارش کئے ای نیک نہاد

حکم حضرت کا بھی ہوا ہی جب
وعظ کہنا ہی تجھ کو لازم اب

کہا مین حق کو خواب مین دیکھا
حق تعالی نے تجھ کو فرمایا

سر منبر پہ باخلوص و نیاز
تا کرے وعظ بولنا آغاز

لیک یہہ شرط ہی ای پاک نہاد
کہ نہ چالیس شخص سے ہون زیاد

تب تھا را جو شخص تھے ذیشان
وہین فی الحال مر گئے ہین جان

لوگ انکو اٹھا کے کاندھے پر
آہ پہنچا دئے ہین انکے گھر

قوم ترسا سے ایک تب لڑکا
مومنون کے لباس مین آیا

اتقوا فراسۃ المومن فانہ ینظر بنور اللہ

کیونکہ بے شبہ صاحب ایمان
نور حق سے ہی دیکھتا ہی عیان

ہان یہہ ہی قول سید ابرار
اب مسلمان ہو تو ترد ے زنار

سنکے حیران ہوا ہی وہ لڑکا
وہین ایمان صدق سے لایا

چند وعظ ایسے ہی کیا ہی وہ
بعد موقوف کر دیا ہی وہ

کہا میرا کلام ای لوگو
تم کو آتا ہی خوش نہین مجھ کو

یونہی گذرے ہین مدت دو سال
بعد دو سال کے وہ صاحب حال

ہو گیا ہی کلام سے دمساز
وعظ و ارشاد ہی کیا آغاز

ایک سائل یہان تو رہ حاضر
کرون باتین تجھ سے کچھ ظاہر

مین نے پہنتا ہون ایک مدت سے
غایت اشتیاق و رغبت سے

کہ مرقع ہی سازوار تجھے
سب کی ہی آرزو کہ تو پہنے

تو مرقع بناکے لوہے کا
پہنتا اسکو نا جدا کرتا

لیس الاعتبار بالخرقۃ انما الاعتبار بالحرقۃ

شیخ سری نے اسکو بولا تب
وعظ آغاز کیجئے تو اب

کہ مین کس طرح اب بان کھولون
شیخ کے باوجود وعظ کہون

پایا حضرت کی دولت رو بیت
اسکو ارشاد یون کئے حضرت

جب اتھا اپنے خواب سے خوش تر
چاہا سری کو جا کے دیوے خبر

کہا تجھے انتظار تھا اسکا
حکم ہووے بہ عالم رویا

ہی مریدون نے پہلے تجھ سے کہا
پر نہین وعظ تو شروع کیا

انکا کہنا بھی تو عدول کیا
مین کہا تو نہین قبول کیا

پوچھا سری سے اس نے ای فاخر
خواب یہہ تجھ کو کیون ہی ظاہر

ہم نے بھیجے رسول کو بصرور
تا کرے اب جنید کو مامور

کرکے اسدم جنید استغفار
کہا کہتا ہون وعظ اب ناچار

ہوئے چالیس شخص حاضر تب
وعظ بولا وہ روز اول جب

اور بائیس شخص نے پر جوش
پاکے تاثیر ہو گئے بیہوش

اور یکدن بہ مسجد جامع
وعظ کہنے لگا وہ ای سامع

اور یہ کہنے لگا ہی ای رہبر
کہ ہی بیشک یہہ قول پیغمبر

یعنے حضرت نے ہین یہہ فرمائے
در و مومن کی تم فراست سے

ہو کے آگاہ حال سے اسکے
اسکو بولا جنید ای لڑکے

آیا ہی وقت تیرے ایمانکا
یہہ ہی بے شبہ فضل رحمانکا

حال مجلس مین یک ہوا ہی عیان
اور برپا ہوا ہی شور و فغان

چاہے ہر چند لوگ آپسیار
پر نہ بولا ہی وعظ وہ زنہار

کر نہ سکتا ہون اب تمہین لے چار
کر نہ سکتا ہون آپکو مین بالک

غیر خواہش کسیکے خود ہی آ
سر منبر پہ ہی سوار ہوا

نقل ہی ایکدن کسینے آ
یونہی خواجہ جنید سے بولا

اسکو ایسا جنید بولا ہی
ای جوانمرد کیا تو کہتا ہی

ایک ساعت ہی حق تعالی یار
ہوون حاضر یقین بلا وسواس

آہ طاقت نہ اسکی رکھتا ہون
نقل ہے ایک رنگرو بکھا عواب
لایا ایسے مین کوئی استفتا
کہ اسے دیوے مسئلے کا جواب
کئے ارشاد وہ رسول انام
سو مجھے ایک جنید سے تنہا
نقل ہی درد اسکے پیرین تھا
کہ ہمارا کلام صرف کرے
آیا ہی ایک طبیب نصرانی
کہا آنکھین ہین گر تجھے درکار
کر وضو وہ کیا نماز ادا
کہ ہماری رضا تو کر طلب
دوسرے دن جب طبیب آیا ہی
تب مسلمان ہو گیا وہ طبیب
اور حقیقت مین تھا مرض مجھکو
نظر آیا ہی راہ مین ابلیس
کہا ای شیخ مین سنا ہون جان
کہ مین شیطان کو راہ مین پایا
یون کہا تب جنید اسکے ساتھ
بلکہ بر اذن قادر متعال
دوسرے اپنے حظ نفس لیئے
یعنے شیطان سے نہ بخدا
ہم نے پرتہسے مین حکم سے ہی جان
دیکھون ابلیس ہو فنا کتین
مین نے اسپر کیا ہون جبکہ نظر
ارزو تونے جسکی رکھتا تھا
کرسے آدم صفی کو تا سجدہ

آہ یہہ کام کر نہ سکتا ہون
کہ رسول خدا رفیع جناب
اور فتوی رسول سے چاہا
کیا وہ شخص نے یہہ عرض جناب
جیسے بے شبہ انبیا کو تمام
وہ مباہات ہی صباح و مسا
فاتحہ پڑھکے اپنے مروہ گیا
اسطرح باب نفس مین تیرے
بولا آنکھو کو مت لگا پانی
تو نہ پانی انھین لگا زنہار
اور یہ شب سو گیا صباح اٹھا
نہین پروا کیا ہی خشم کی جب
اسکے آنکھین درست پایا ہی
کیا اسکے خدا بلند نصیب
مین نہین واقعی طبیب ہی تو
بھاگتا تھا وہ معدن تلبیس
جبکہ آتا ہی خشم مین انسان
بھاگتا بیقرار جاتا تھا
کیا نہین جانتا ہی تو یہہ بات
ہم پہ ہو وے نمود خشم کا حال
آہ آتے ہین خشم مین کسنے
مانگنے کا جو حکم ہی آیا
ورنہ ہی دور ہم سے یون شیطان
ور یہ مسجد کے جا کھڑا تھا مین
ایک وحشت ہوئی مرے دلپر
مین بھی آرزو تراہون بجا
تب کہا یون مرے سے وہ گمراہ

ایک ساعت مین کسطرح حاضر
بیٹھے ہین ایک جا ای ماہر
تب رسول خدا بعز و شرف
یا رسول اللہ آپ و نہین ہان
ہی مباہات ساری امت سے
دیکھئے اب جنید کا رتبہ
ایک آواز غیب آئی تب
نقل ہی ہر دو شیخ کے آنکھین
یون کہا ہی جنید نے اسکو
بول کر اسطرح گیا وہ طبیب
آنکھین اچھے ہی ہو گئین لا ریب
اہل دوزخ کی سب نجات اسم
پوچھا تو اسکا کیا علاج کیا
کہا یہہ ہی علاج ربانی
نقل ہی ایک بزرگ قدس شناس
پاس وہ جب جنید کے آیا
اسپہ غالب ہو تب یقین شیطان
تو تو حالانکہ خشم مین ہی اب
ہم نے غصے مین گر کبھی آویز
بھاگے شیطان اسلئے ایسا
گر تعوذ کا حکم نا آتا

رہون تجھ پاس غور کر وافر
اور وہان ہی جنید بھی حاضر
ہین اشارہ کئے جنید طرف
فتوی کیون دے وے پوچھ جنید وہان
فخر ہی اپنی اہل ملت سے
کسن بلندی مین ہی بفضل الہ
کیا نہ رکھتا ہی شرم تونے اب
آہ یکبار درد کرتے تھین
پھر مین کسطرح سے کرو نگا وضو
ہوا وقت نماز جبکہ قریب
اور یہہ آواز آئی ہی ز غیب
گر تو کرتا طلب تو دیتے ہم
قصہ گذرا ہوا وہ اپنا کہا
نہین ہی یہہ علاج انسانی
ایک دن جلد یا جنید کے پاس
حالت خشم مین اسے پایا
پر ہوا اسکا اب خلاف عیان
کہا ہی کہ اسکے بھاگنے کا سبب
نہین اپنے سے آپ ہی اویز
ہم سے بھاگے نہ وہ کبھی ویسا
مین نہ ہان پر اعوذ نا لاتا

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

نقل ہی یون کہا جنید ای ہی
دوسرے ایک بدنما نظر آیا
مین نے پوچھا اسے کہ کون ہے تو
مین کہا اسکو ای شقی لعین
کہ تو کسطرح جسے روا رکھے

کہ مجھے آرزو تھی یہہ بسیار
اور وہ رخ مری طرف لایا
اسنے اسطرح تب کہا مجھکو
کی کہا جیسے تجھکو منع یقین
مین کرون سجدہ غیر کو سکے

مین یہہ سنتے ہی ہو گیا حیران اور تردد مین پڑ گیا ہون نہان
جھو مقصد کہتا ہی ای عدو اللہ تو کیا ہی خلاف حکم اللہ
جبکہ پیر نے وہ سنا یہہ جواب کیا آوازا یک ہو بیتاب
نقل ہی پاس اسکے کوئی آ تنگ ہو اسطرح سے کہنے لگا
شیخ ایسا دیا جواب اسے گر تو ایسے برادران چاہیے
اور اگر تو اٹھاوے انکا بار تو ہین ویسے برادران بسیار
کہا یک اژدہا اگر ہو بلا لقمہ پہلا مین ہونگا اسکا
مجھکو اسطرح تو لیتے ہین نہان بندگی تیری اسقدر ہی کہان
شیخ ابن شریح نے یکروز گذرا مجلس پہ اسکے ای فیروز
کہا اسکے سخن مین باعزت مین نے پاتا ہون یک بڑی صولت
کہا وہ کچھ نہ جانتا ہون نین لیک اتنا پچھانتا ہون نین
اور اسکی زبان پہ وہ کلام بس چلاتا ہی قادر علام
تو بہر بار وہ بلاغت سے بولتا دوسری عبارت سے
نقل ہی ایک شخص نے ای یار اسکی مجلس مین نعرہ کرا کیا
اسکو بولا جنید ای سایل جب وہ دلمین ہو شاد تب ہو دل
دیکھ اسکو جنید نے پوچھا کیا تو رکھتا ہی اور اسکے سوا
وہ کہا ہان کہا لیا یہہ بھی کہ سزا وار اسکے ہی تو ہی
نقل ہی ایک روز کوئی آ جبکہ مسجد مین ہی سوال کیا
اور رکھتا ہی کسب کی طاقت پھر اٹھاتا ہی کس لئے ذلت
اور اسی شب یہہ خواب مین دیکھا یک طبق اپنے پاس رکھے لا
اسکا سرپوش جب اٹھایا مین سربسر اس طبق مین دیکھا مین
دیکھکر اسکو مین نے کہنے لگا گوشت مردے کا کھاؤ نین کیسا
اس طرح تو لیتے ہی مین سمجھا اسکی غیبت جو مین نے دلمین کیا
خوف اسکا مجھے ہوا بسیار اسی ہیبت سے ہو گیا بیدار
پھر وہ سائل کو ڈھونڈھتا نکلا اور روجلے پہ اسکو مین پایا
چن کے پانی سے وہ اٹھاتا تھا آہ لذت سے اسکو کھاتا تھا
خطرہ جو دل مین کل مرے گذرا آج کیا اس سے تو نے توبہ کیا

تب ندا غیب سے یہہ آئی مجھے بول اسطرح ای جنید اُسسے
بندہ سچا اسیکا گر ہوتا تو نہ کرتا خلاف حکم اُسکا
اور کہا مجھکو تو جلادالا ابن یہہ بولا سو نایدید ہوا
آہ دینی برادران بصواب اس زمانے مین ہو گئے نایاب
بار بردار ہو وین وے تیرے سچ ہی نایاب ہو گئے ایسے
نقل ہی ایک روز رونے لگا پوچھے کیا ہی سبب رونیکا
آہ یہہ عمر اسقدر میری چاہنے مین بلا کے ہی گذری
کہ ہماری بلا کا ہو شایق ابھی اس امر کے نہین لایق
اس سے پوچھے جنید کا یہہ کلام کیون تو پاتا ہی کہہ ای شیخ ہمام
پوچھے کہتا ہی جو جنید یقین کیا وہ کہتا ہی علم سے کہ نہین
کہ جو اسکا کلام والا ہی دیدبہ یک بڑا ہی رکھتا ہی
اور منقول ہی کہ در توحید جبکہ کرتا سخن وہ فرد وحید
کہ کسیکا بھی فہم تا ای یار خوب اسکو نہ پہنچتا زنہار
اور بولا کہ کیجئے ارشاد کون سے وقت ہیج ہو دلشاد
نقل ہی ایک شخص نے ای یار لایا پاس اسکے پانسو دینار
وہ کہا ہان تو اور پوچھا ہی کہا زیادہ اور بھی تو چاہتا ہی
مین نے پایا کہ کچھ نہ رکھتا ہون کچھ نہ چاہتا ہون کچھ نہ چاہتا ہون
دل مین گذرا جنید کے ہی مین کہ ہی یہہ شخص تندرست یقین
ایسی خواری کا آہ لیکر حال کیون یہہ لوگون سے کر رہا ہی سوال
اور سرپوش اسپہ ڈھانپا تھا کہے مجھکو جو اس طبق مین ہی کیا
آہ سائل نے مر گیا ہی وہی نعش اسکی ہی اس طبق مین پڑی
تب کہے ای جنید پھر اسکو کیون وہ مسجد مین کل ہی کھایا تو
خطرۂ بد وہ جبکہ لایا مین مجھکو ماخوذ اسپہ کرتے ہین
اور اٹھا مین وضو بھی جلد کیا اور دو رکعتین نماز پڑھا
لوگ بھاجی جو لاکے دہوتے تھے اور اسکے پتے تھے جو ریزے
مین نے نزدیک جبکہ اسکے گیا سر اٹھا دیکھ مجھکو یون بولا
مین کہا ہان کہا وہ باعزت اب تو جا اور پڑھا ہی یہہ آیت

وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ

اور منقول ہی کہا وہ حجام ۔۔ سیکھا اخلاص مین نیک حجام
موتراشی مین تھا وہ خواجہ کے ۔۔ مین نے اسطرح جا کہا ہون اسے
وہ کہا ہان کرونگا مین اول ۔۔ لایا آنکھون مین اب وہ اکمل
حقتعالی کا جبکہ آیا نام ۔۔ سارے موقوف مین رکھونگا کام
پس باکرام مجھہ کو بٹھلایا ۔۔ اور وہ سر پہ میرے بوسہ دیا
دیکھا اسمین کئی قراضہ تھے ۔۔ مجھہ کو بولا خوشی سے یہہ لیجے
مین نے نیت کیا یہہ دلمین تب ۔۔ دیوے پہلی فتوح مجھہ کو جو رب
تھوڑے ایام بس نہین گذرے ۔۔ ہدیہ آیا ہی مجھہ کو بصرے سے
اُسنے پوچھا مجھسے یہہ کیا ہی خبر ۔۔ مین نے اسکو کہا ہون تب العزیز
وہ اسیدم تجھی کو دیونگا ۔۔ تب وہ حجام یون مرے سے کہا
کہ مری موتراشی کر للہ ۔۔ مین نے للہ ہی کر دیا دلخواہ
کیا تو ایسے کو ہی کہین دیکھا ۔۔ کہ وہ کر ایک کام بہر خدا
نقل ہی ایک چور سے یک شب ۔۔ آیا چوری کو گھر جنید کے جب
اتفاقا وہ شیخ دوسرے روز ۔۔ ہوا بازار مین ہی جلوہ فروز
مشتری بولتا تھا اسکتین ۔۔ آشنا ایک چاہتا ہو نہین
شیخ بولا مین آشنا ہون بجا ۔۔ تب خریدار نے خرید کیا
اہل دنیا سے ایک شخص نے آ ۔۔ ایک درویش کو ہی بلوایا
کہ وہ درویش لوٹ آیا ہی ۔۔ سر پہ زنبیل یک اٹھایا ہی
شیخ نے دیکھتے ہی یہہ حالت ۔۔ آہ آئی بڑی اُسے غیرت
کہ یہہ درویش کو بلا فی الحال ۔۔ اسکو اپنا بنا دیا حمال
نہین فقرا کو نعمت دینا ۔۔ پر ہی انکو تو نعمت عقبیٰ
ایک حالت ہوی ہے آ پیدا ۔۔ جلد تر وہ جوان توبہ کیا
اور دوسے چلے یہہ بیٹھہ کر ای یار ۔۔ ایک یک پھینکنے لگا دینار
بعد ازان خانقاہ مین آیا ۔۔ دیکھہ اسکو جنید فرمایا
نہین چاہا ہی دل ترا زنہار ۔۔ کہ وہ پانی مین ڈال دین یکبار
تو کسی جا پہ نہ پہنچیگا ۔۔ اور مقصود کو نہ پاویگا

اور کہا اے جنید آیندہ ۔۔ ایسے خطرون سے دل کو رکھئے نگاہ
یعنے مکے کو مین گیا تھا جب ۔۔ ایک حجام کو مین دیکھا تب
کہ ای حجام تو ز بہر خدا ۔۔ موتراشی مری کریگا کیا
اور خواجہ کو یون کہا ہی تب ۔۔ وقت تھوڑا تو ٹھہر جائیے اب
کام تیرا ابھی ناتمام رہا ۔۔ بعد تیرا بھی کام کرونگا
موتراشی مری خوشی سے کیا ۔۔ بعد کاغذ وہ ایک مجھہ کو دیا
اور حوائج مین اپنے خاطر خواہ ۔۔ صرف کیجے اسے تو شام و پگاہ
اس سے زنہار کچھہ نہ لیون مین ۔۔ سب یہہ حجام کو ہی دونگا مین
ایک تھیلی بھری ہوئی تھی زر ۔۔ لیگیا اسکے پاس مین خوشتر
ایسی نیت کیا تھا مین سنئے ۔۔ ہووے پہلی فتوح جو کہ مجھے
کیا نہین شرم ہی خدا سے تجھے ۔۔ تو تو اس روز یون کہا تھا مجھے
پھر مجھے کوئی چیز اب دیکے ۔۔ کیا عوض اسکا چاہتا ہے کرے
پھر کے وہ مزد اسکی لیتا ہی ۔۔ اجر اسکا برباد دیتا ہی
گرچہ وہ چوطرف بہت ڈھونڈا ۔۔ پر اُسے ایک پیرہن ہی ملا
پیرہن ہاتھہ مین لے یک دلال ۔۔ تھا کھڑا بیچتا ہوا فی الحال
وہ کہے ہی یہہ ملک سے اسکے ۔۔ تو بلاشبہ لیونگا مین اُسے
نقل ہی ایکدن وہ پاک انصاب ۔۔ بیٹھا تھا ایک جامعۂ احباب
اپنے ہمراہ لیگیا ہی اُسے ۔۔ دیکھے پھر بعد ایک ساعت کے
اُسمین انواع کے ہین مطعومات ۔۔ اور وہ خواجہ ہی پیچھے اسکے ساتھ
کہا زنبیل اسکے سر سے اُتار ۔۔ پھینک دیئے پر وہ دنیادار
گرچہ درویش کو نہ نعمت سے ۔۔ لیک دی حق نے انکو ہمت سے
اور منقول ہی کہ ایک جوان ۔۔ آیا تھا مجلس جنید مین جوان
اور رجوع رکھتا تھا سب ترک کیا ۔۔ الف دینار بھی وہ لے آیا
الف دینار الف یا رب آب ۔۔ ڈال فارغ ہوا زر و حساب
ایک قدم مین چلے جو راہ ہم ۔۔ تو وہ چلتا ہی دہ ہزار قدم
پس تو اس راہ مین بھی ہر یک بار ۔۔ کرے ایسا ہی گذر رو شمار
پس تو بازار کو ہی جا بشتاب ۔۔ اور وہان خوب دیکھہ حج و جناب

نقل ہی یک مرید تھا اسکا / اسنے اسطرح آہ سوچ کیا / کہ مین درجہ کمال کا پایا / چاہیے اب کہ مین ہون تنہا
پس وہ صحبت سے ہی کنارا لیا / اور گوشہ مین جاکے بیٹھ گیا / آخر ایسا ہوا ہی حال اسکا / حال اسکا ہی یون تباہ ہوا
کہ ہر یک شب مین یک شتر لاتے / اسکو اسوار اسپہ کرواتے / کہتے اب تجھ کو ہم لیجاتے ہین / باغ جنت تجھے دکھاتے ہین
پس وہ ہوتا خوشی سے اسپہ سوار / وہ لیجاتے پکڑ کے اسکی جہار / اور ایسے مکان مین پہنچاتے / کہ یہہ چیزین اُسے نظر آتے
نظر آتے تھین صورتین بہتر / اور پاکیزہ نعمتین بہتر / آب شیرین کہ کیا صفا ہین / ہر طرف اسکو تب نظر آتین
صبح تک اسکو ہی سیر مین رہتا / اس سے لذت بہت ہی پاتا تھا / بعد ہوتا تھا اسکو غلبۂ خواب / سوتا اس باغ مین ہی اسنے شتاب
پھر وہ بیدار جبکہ ہو جاتا / صومعے مین ہی اپکو پاتا / یک عونت اُسے ہوی پیدا / کہ وہ اسطرح سب سے کہنے لگا
بات یہہ پہنچی ہی جنید کو جب / اٹھ وہین اسکے پاس آیا تب / اور دیکھا ہی خوب اسکا حال / کبر و پندار سے ہی مالامال
اور کہا حال ہی ترا پوچھا / اسنے احوال سب بیان کیا / شیخ فرمایا اسکو آج کی شب / جاکے پہنچیگا اس مقام مین جب
پڑھ تو لاحول اس جگہہ تنہار / دیکھ یہہ بات بھول مت زنہار / حسب عادت وہ اونٹ لے آئے / اسکو اسوار کرکے لیکے چلے
وہ چلا باتکبر و پندار / دل مین رکھتا تھا شیخ سے انکار / جاکے جب اس مقام مین پہنچا / اور لاحول تین بار کہا
اور لاحول جو پڑھا تنہا بار / ازرہ امتحان پڑھا ای یار / پس وہان یک جو لیگئے تھے اُسے / جبکہ لاحول تین بار سنے
اسکو تنہا وہین وہ چھوڑ دئیے / شور کرنے لگے فرار ہوئے / اپکو مزبلہ مین پایا وہ / اور خواری بڑی اٹھایا وہ
استخوان پلید مردے کے / اپنے دیکھا دہرے ہوے آگے / ہوکے اپنی خطا پہ وہ آگہہ / پس وہین صدق سے کیا توبہ
اور وہ اپنی چھوڑ دی خلوت / کیا لازم ہی شیخ کی صحبت / اسکی خدمت مین وہ کیے لیل و نہار / پانے لاگا فیوض ستر و جہار
سمجھا حق مین مرید کے یہ عیب / ایسی تنہائی زہر ہی بے ریب / نقل ہی ایکدن وہ شیخ ہمام / اپنی مجلس مین کر رہا تھا کلام
نعرہ مارا ہی یک مرید اسکا / شیخ سختی سے اسکو منع کیا / اور اسطرح اسکو فرمایا / نعرہ گر دوسرے بار مارے گا
دور میرے سے تجھ کو کردونگا / شیخ نے پھر کلام کرنے لگا / وہ جوان اپکو بچاتا تھا / نہین نعرہ زبان پہ لاتا تھا
نہین طاقت لسے رہی اصلا / اسیہی مجلس مین وہ ہلاک ہوا / دلق مین اسکے جب کئے ہین نظر / راکھ سب ہوگیا تھا وہ جلکر
نقل ہی یک مرید یکبار / یک ادب ترک کچھہ ہوا ناچار / شرم سے وہ نکل گیا سنلیز / پہنچا شونیزیہ کی مسجد مین
شیخ کا بھی وہان ہوا جو گذر / ناگہان یک نظر کیا اسپر / ہیبت شیخ سے گرا ہی وہین / اور سر اسکا پھٹ گیا ہی وہین
اور تب اس سے خون کے قطرے / جو زمین پر ٹپکتے تھے / اللہ اللہ نقش ای فاخر / انسے ہونے لگا ہی تب ظاہر
شیخ اس سے کہا تب ای بھائی / کیا تو کرتا ہی جلوہ آرائی / یعنے مین اس مقام کو پہنچا / لوگ یہہ بات جانیون بجا
کودکان بھی تمام ای نادان / ذکر مین ہین ترے برابر جان / مرد کو چاہیے یہہ بات ضرور / کہ وہ پہنچے نہ ذکر تا بہ گور
یہہ سخن اسکے دل مین جا پہنچا / اسکو سب وقتین وہ جان دیا / نقل ہی یک مرید تھا اسکا / کہ وہ بصرہ مین گوشہ بیٹھا تھا
ناگہان یک گناہ کا خطرا / آہ خاطر مین اسکے ہی گذرا / آئینہ مین گیا وہ جبکہ نگاہ / آہ منہہ اسکا ہوگیا تھا سیاہ
بسکہ حیران ہوگیا ہی وہ / اور حیلے بہت کیا ہی وہ / کوئی حیلہ بھی فائدہ نہ دیا / اسکا چہرہ نہین سفید ہوا

وہ ندامت بہت ہی پاتا تھا / منھ کسیکو نہین دکھاتا تھا
بعد مدت رونکے ہی منہ اسکا / تھوڑا تھوڑا سفید ہونے لگا
یونہی سب چہرہ جب سفید ہوا / دل سے خوشحال وہ مرید ہوا
شخص ایسے مین ایک آیا ہی / حلقۂ در پہ اُسکے مارا ہی
پوچھا تو کون ہی وہ بولا ہی / مین نے خط جنید لایا ہی
جلد تو اُٹھکے در کو کھولا وہ / اور وہ مکتوب پڑھکے دیکھا وہ
اسمین لکھا تھا بس یہی مطلب / کہ تو عزت کی بارگاہ مین اب
در مقام عبودیت و نزات / کیون نہ رہتا ہی تو اوسکے ساتھ
تین دن سے بھی صبح تا شام / مجھ کو وہ ہونیکا ہی لگا تھا کام
تا سیاہی تری سپیدی سے / فضل سے حق کے سب اُجل جاوے

نقل ہی ایک مرید تھا اسکا / سب سے بڑھکر اسیکو چہتا تھا شاہ
اور بعضو نکو رشک اسکا تھا / شیخ اسطرح انکو فرماتا
کہ زیادہ وہ ہی اسمین فہم و ادب / ہم اُسے چاہتے ہین اسی سبب
امتحان اسکا یک کرونگا اب / حال تا جان لیوین اسکا سب
ہاتھ ہر یک مرید کے بھی بجا / ایک جا کو بھی ایک مرغ دیا
اور کہا ذبح ایسی جا پہ کرے / کہ یقین کوئی اسکو نا دیکھے
سب مریدون نے وہ جا نیاز / اور وہ ذبح کرکے لائے ہین
پر وہی یک مرید جب آیا / ذبح نا کر وہ مرغ ہی لایا
شیخ نے اس مرید سے پوچھا / کہا سبب ہی کہ تو نہ ذبح کیا
کہا مین جس جگہ کہ جاتا ہون / حاضر و ناظر اسکو پاتا ہون
تب کہا شیخ سب کو ای قوم / فہم کیسا ہی اسکا دیکھو تم
سب کے سب تب کئے ہین استغفار / اور کئے اُسکے فضل کا اقرار

نقل ہی شیخ کے تھے آٹھ مرید / تھے وے آٹھون بھی صاحب غزا و شہید
سو وے آٹھون مرید نیک نہاد / کئے ہین ایکبار عزم جہاد
کہا خادم کو اپنے شیخ ای یار / کیجیے سامان سفر کا اب تیار
اور مہیا ہوا ہی ساماں جب / شیخ ہمراہ انکو لیکر تب
جانب روم ہی روانہ ہوا / جلد کر قطع منزلین پہنچا
صف سیدامین جب کھڑے ہوا / جنگ طرفین سے شروع ہوا
ہاتھ سے ایک گبر کے ای رشید / ہوئے آٹھون مرید بھی تو شہید
شیخ اسطرح سے دیا ہی خبر / کہ ہوا مین کیا ہون مین نظر
نظر آئین مجھے بلندی پر / خوشنما نو عماریان بہتر
روح ہر یک مرید کا لیکے / یک عماری مین لاکے رکھتے
یک عماری جو رہ گئی باقی / کہا شاید ہماری ہی ہو گی
مین نے پھر جنگ کرنے لاگا ہی / پھر وہی گبر پیش آیا ہے
اور کہا گبر سے یون کیا ہی بیان / وہ عماری یقین مری ہی جان
اب تو واپس ہو جانب بغداد / دیجیے زینت بمسند ارشاد
عرض ایمان کیجیے مجھ پر / مجھ کو اسلام سے مشرف کر
مین نے خوش ہو اُسے کیا تلقین / وہ مسلمان ہوا بصدق و یقین
قوم سے اپنے آٹھ کافر کو / مار ڈالا ہی آٹھ فاجر کو
بعد ازان آپ ہی شہید ہوا / دو جہان مین بھی وہ سعید ہوا
جان لیجے اسکی اس عماری مین / نون عماری بھی نا پدید ہوئین

نقل ہی یک بزرگ سید تھا / ناصری اسکو بولتے تھے بجا
عزم کر حج کا جب وہ نیک نہاد / جبکہ پہنچا ہی آکے تا بغداد
وہ زیارت کیا جنید کی جا / اس سے اُس دم جنید نے پوچھا
کہ تو آیا کہان سے فرمادے / کہا آیا ہون مین گیلان سے
بعد پوچھا جنید نے اس سے / کسکی اولاد سے ہی کہہ دیجے
تب کہا ہی وہ سید ذیشان / کہ ہون اولاد مرتضیٰ سے جان
اسکو بولا جنید ای سید / کہ یقین تیرا والد امجد
راہ حق مین سدا بسر و چہار / جا سنے مارتا تھا دو تروار
قتل ہوتے تھے ایک سے کفار / اور دوسرے سے نفس بد کردار
تو جو اس باصفا کا ہی فرزند / وہی شیر خدا کا ہی دلبند
مارتا ہی تو کونسی شمشیر / اس سخن کی عجب ہوئی تاثیر
کہ یہ سنتے ہی گر پڑا بزمین / اور غلطان ہوگیا بزمین
اور بے اختیار روتا تھا / اشک سے اپنے منہ کو دھوتا تھا

اور اسطرح سے وہ کہتا تھا — کہ یہان تھا ای شیخ حج میرا
شیخ بولا ہی اسکو ای اکرم — تیرا سینہ ہی خاص حقکا حرم
اسنے بولا کہ بس تمام ہوا — اسمین ہی حاصل مرام ہوا
ہی ازانجملہ بولتا تھا وہ — اب یہہ معنے مین کھولتا تھا وہ
ایک علم عبودیت کی شناخت — دوسری علم ربوبیت کی شناخت
اور بولا کہ خلق پر یکسر — بند ہین سارے راستے اشہر
جو چلے آپ کی مبارک راہ — وہی پہنچے بہ بارگاہ اللہ
نہ پڑا ہووے جو کتاب اللہ — اسکے احکام سے نہین آگاہ
اقتدا اسکا نا کرین زنہار — کہ نہین ہی وہ لایق اینکار
کہا دریا چہار ہی ہینگے — درمیان حق کے اور بندے کے
جان دنیا ہی بحر ہی پہلی — بالیقین زہد اسکی ہی کشتی
اور ہی ابلیس تیسری دریا — اسکی کشتی ہی بغض اس سے سدا
بس انہین کشتیون پہ ہوکے سوار — چار دریا سے جلد ہووے پار
فرق بین ہی ہی سن العزیز — نفس چاہے ترے سے کوئی چیز
گرچہ بعد از ہوا ایک مدت کے — نفس اپنی مراد کو پہنچے
اسکی دعوت کو تو نہ مانے جب — باز آتا ہی وہ ترے سے تب
دشمنو نکی ترے اعانت کر — وہ ہلاکت پہ تیری باندہے کمر
اور کہا دوستان حق کا دل — جان سر خدا کی ہی منزل
جو چھپانیگا اپنے نفس کو ہان — اسپہ ہووے عبودیت آسان
اور راستو وہ تن ہو اسکا مدام — اور مدام اسکے دلکو ہو آرام
ہی یقین یہہ زمانہ وحشت — وہی عاقل ہی کیو جو عزلت
اور یقین سے نہ خوف حاصل ہو — خوف سے جب تلک نہ عامل ہو
جسکو حاصل ہووے سر و عیان — شخص ویسا ہی لوگونسے جاہان
اور گئے ہین جو تشنگی سے مر — مرد ایسے ہین انسے فاضلتر
اسکو نقصان وہ نہ پہنچاوے — جب تلک حرص سے وہ دور رہے
خواہ نخواہ اسکو دیویگی نقصان — پس ہو دور حرص سے ہر آن
اور کہا نفس سے ہی جسکی حیات — جاویگی وہ حیات ہی ممات

اب مرا رہنما ہو حق کی طرف — کرم ہی رہنمائی ای اشرف
غیر محرم سے اس حرم کو بچا — اسمین آنے نہ دے اسے اصلا
کلمات جنید عالی ہے — لفظ کوئی مرے سے نہ خالی ہی
اپنے بندون سے خالق متعال — چاہتا ہی دو علم در ہر حال
اور جو کچھہ ہی وہ دو قسم سوا — جانو وہ سب ہی حظ نفس بجا
مگر یک راہ احمد مرسل — خلق پر سب کھلی ہی ای اکمل
راہ حضرت کی جسنے چھوڑیگا — کبھی منزل کو وہ نہ پہنچیگا
نہ لکھا ہو حدیث پیغمبر — نہ رکھے سیرت نبی سے خبر
کیونکہ بیشک حدیث اور قرآن — ہینگے اصل اصول علم جان
اسنے جب تک نہ یاد ہو ویگا — درگہہ حق تلک نہ پہنچیگا
اور سمجھہ خلق بحر ہی دوسری — اسکی کشتی ہی خلق سے دوری
خواہش نفس بحر ہی چوتھی — اسکی کشتی مخالفت اسکی
اور کہا نفس کے ہوا جس چیز — اور شیطان کے وساوس مین
اور کرے منع اسکو تو ای یار — اور کرے وہ معادات ہر بار
اور دعوت کرے تجھے شیطان — اور کرے تو خلاف اسکا عیان
پر نہین نفس باز آتا ہے — ہاتھہ تجھہ سے نہین اٹھاتا ہی
اور کہا مرد نا ہو صورت سے — بلکہ ہوتا ہی مرد سیرت سے
ہووے جس دل مین الفت دنیا — اسمین ہرگز نہ آوے سر خدا
اور کہا جسنے چاہتا ہی یقین — کہ سلامت سدا ہو اسکا دین
چاہئے ویسے شخص کو یہہ سدا — کہ رہے سارے خلق سے وہ جدا
اور بولا کہ آہ علم سب جسے — تا بہ حد یقین نا پہنچے
عمل سے ورع ورع سے اخلاص — اور اخلاص سے شہود خاص
کہا مردان وے ہو گئے دریاب — کہ یقین سے چلے ہین سر آب
اور بولا تمام یہہ دنیا — ایک ہی شخص نے اگر پایا
حسب مقدار دانہ خرما — حرص کو اسکے دل مین جب جا ہو
کہا اگر ہو سکے تو اپنے گھر — رکھہ سفالین ظروف ہی یکسر
اور جسکی حیات ہو حق سے — زندگی راکھے رتبہ مطلق سے

تو ہو ناقص حیات طبعی سے
آہ عبرت کی جسکو نا ہو نظر
حق نیوشی نہ چاہیے جسکے کان
اور کہا حق مین جسم کے جان
اور بولا مرید کو پہلے
اہلیہ جو مرید رکھیگا
اور مریدون کے دلمین پھر دنیا
کہا رخشان ہی بدون سے زمین
ایک خطرہ ہی حق کے جانب سے
دوسرا خطرہ ہی فرشتے سے
زہد و زینت طرف بلاوے وہ
ہر گنہ اور ہر رذالت پر
اور جو شہر مین نعمتین آخر
کہ نہی جسمین الفت دنیا
اور رہو اندوہ اسکا ہی مسعود
اور رہو اسکے صبر کا اسلوب
اور مناجات مین خلوص اسکا
پھر بھی معنا کہا تصوف کا
اور تصوف کہا ہی سن ای نیک
اور بولا ہزار سال بجا
ایک لحظہ مین جو کہ فوت ہوا
یعنے جو الف سال مین پایا
ایک لحظہ حضور ان درگاہ
اور بولا کہ اولیا پہ یقین
اور بولا یقین عبودیت
دوسری اقتدائے پیغمبر
نفس کو اپنے اہل نعمت سے

طرف اپنے حیات اصلی کے
کو روپے سے ہی یقین بہتر
کر ہی بے شبہ اس سے بہتر جان
خیر چاہیگا خالق اکوان
کچھ زیادہ نہ علم سکھلاوے
یا جو کاغذ مین علم لکھیگا
تلخ یلو سے ہی زیادہ بجا
جون ستارون سے آسمان ہے یقین
مالک خلق ذوالمواہب سے
وہ بلاوے طرف عبادت کے
ناز و نعمت طرف بلاوے وہ
حسد و حقد اور عداوت پہ
ہین اسی سے نکالتے باہر
اور تھا وہ مطیع حکم خدا
مثل اندوہ حضرت داؤد
امثل صبر حضرت ایوب
ہو خلوص محمدی سے بجا
کہ تصوف سنو وہی ہی بجا
پہلے یک ذکر بعد وجد ہی ایک
حق طرف تو توجہ لاویگا
جانئے وہ زیادہ اس سے تھا
ایک لحظہ مین اسقدر پایا
جو کہ ضایع ہوا ہے سے آہ
سخت تر اس سے کوئی امر نہیں
ہی مقرر میان دو خصلت
در جمیع امور شام و سحر
تو یقین نا کبھی شمار کرے

فی الحقیقت یہی حیات ہی جان
ذکر حق مین جو نین زبان گویا
بندگی مین ہو جسکا بدن
صوفیان پاس بھیجے اسکو ضرور
ہان جو حاجت پڑے نماز کو خاص
کام ویسے سے کچھ نہ ہین آوے
معرفت حق کی آوے دل مین جب
اور بولا ہی وہ گرامی ذات
سو وہ بندے کو انتباہ طرف
خطرہ نفس جان تیسرا ہی
اور چوتھا ہی خطرہ شیطان
کہا صوفی ہی جا تو مثل زمین
کہا صوفی وہی ہی دل جسکا
اور تسلیم اسکی ہووے قبیل
اور ہو فقر اسکا صبح و مسا
شوق اسکا بھی ایسا سمجھو
اور تصوف یہی ہی تو در ذات
کہ خودی تیرے تجھے مارے
بعد اسکے نہ پھر نہ وہ ہی جان
کبھی یک لحظہ اس سے بعد اسکے
کہ ہوا تھا جو وہ تجھے حاصل
اور دوسرا یہہ قول کا معنا
طاعت آن ہزار سال ای جان
کہ سب اوقات مین گرو ہیگا
ایک تو صدق اختیار ہی جان
اور یون شکر کا کیا ہی بیان
اور بولا ہی حد زہد ہی

جو نہ ایسی ہی وہ ممات ہی جان
ہی بلا شبہ اس سے گنگ بھلا
مرد وہ بہتر ہی اس سے سر و علن
خود نما قاریون سے رکھے دور
فاتحہ اور سورۂ اخلاص
چاہیے اسکو شغل اور رہے
ہو و شیرین زیادہ شہد سے تب
کہ ہین سب چار قسم کے خطرات
کرے دعوت مدام ای اشرف
کہ وہ دنیا طرف بلاتا ہی
کہ بلاتا ہی وہ تجھے ہر آن
سب بجا ساتا ہی سید الیقین
ہو براہیم کے یقین دل سا
مثل تسلیم پاک اسمعیل
اشبہ فقر حضرت عیسی
سر بسر مثل شوق موسی ہو
بے علایق رہے خدا کے سات
اور وہ اپنے سات زندہ رکھے
جیسا پہلے تھا نہین ہی ہان
گر تو غفلت سے آہ منھ پھیرے
مدت الف سال مین کامل
پھر بھی ہی یاد رکھ تو ای دانا
ہو نہ سکتا ہی جبر ان نقصان
اپنے اوقات کو رکھے نگاہ
ساتھ حق کے بہ اشکار و نہان
کہ وہی شکر ہی بغیر گمان
کہ مقرر تو ہووے دست تہی

مشغلہ سے بھی اسکے خالی ہو — زہد مین تب تیرا عالی ہو
کہ کہے اس جگہہ تو سچی بات — سانچ کہنے مین پاوے تو آفات
اس جگہہ کہ نہ جان کی پروا — راستی مین جو لب کریگا وا
کہا یکدن مین حال صادق کا — جانو چالیس بار بدلیگا
کہا فقرا صادق ای نیشان — جو ہین انکی ہی نشان ہی جان
کوی انسے معارضہ بھی کرین — تو کرین صبر اور خموش ہین

قال اللہ تعالیٰ الذین صبروا وعلیٰ ربہم یتوکلون

جیسے ہونگے آگے تو موجود — تھا تو بے شبہ پاوے خدا ودود
بلکہ تیرا سکون دل ہی بجا — وعدۂ حق یہ ہی صباح و مسا
اور کسی حال مین نہ وہ بدلے — اور ترا دل نہ اس سے خالی رہے
نہ کبھی عزم رزق لاوے تو — اور نہ اندوہ رزق کھاوے تو
اور جو کچھ پاس اپنے رکھتا ہو — بدل کر دیوے بالضرور اسکو
حق پہ کر اعتماد ای دانا — دوسرون سے رہے تو مستغنا
کہ سخاوت ہی اور الفت ہی — اور نصیحت ہے اور شفقت ہی
عابد زشت خو کی صحبت سے — اسکی قربت سے اسکی الفت سے
اور بولا رضا بسر وعیان — بالیقین رفع اختیار ہی جان
فقر بحر بلا ہی ای عاقل — اور اشکال سے ہو خالی دل
کہا توبہ کے ہین معانی تین — ہی ندامت سمجھ تو پہلی یقین
اور یون ذکر کا کیا ہی بیان — کہ حقیقت یہی ہی ذکر کی جان
اور مذکور کے شہود اندر — ہو وے فانی تو ذکر بھی یکسر
کہ چلے آب پر ہوا مین اڑے — معتقد اسمین لوگ ہون اسکے
اور کہا اپنی مرید کو ہان — ہی کبیرہ بلکہ کفر ہی جان
اور سنتا ہی وہ سماع کو جب — آوے یک اضطراب اسمین تب
عزق نب ہو گئین ہین سب روحین — اس خطاب خدا کے لذت مین
یاد آوے وہی خطاب انہین — اسلئے ہووے اضطراب انہین
وہ کہا خلق اپنے کرنا صاف — سیکھنا پاک نیکیر اوصاف
اور حصول صفات روحانی — اور رہ سلک علوم حقانی

اور حقیقت یہہ صدق کی بولا — عقدۂ رمز صدق یون کھولا
جھوٹھ کہنے مین ہی بوجہ شدید — ہووے تیرے نجات کی امید
صدق مین وہ کمال پایا ہی — اسمین اسکا بلند پایہ ہی
اور ریاکار کا نہ بدلے حال — رہے چالیس سال ایک منوال
نہ زبان وہ سوال مین کھولین — اور کسی سے معارضہ نکرین
اور توکل ہی صبر کا غایت — جیسے حق نے کہا درین آیت
اور توکل وہی ہی سن یہہ بات — کہ تو ایسا رہے خدا کے سات
اور توکل یہ کسب ہے ایجان — اور نہ وہ ترک کسب ہے پہچان
اور کہا ہی یقین وہی ای یار — علم یک تیرے دلمین ہووے قرار
اور وہ یہہ کیا یقین کا بیان — کہ یہی ہی یقین بغیر گمان
اور کہا ہی وہی جوانمردی — دیوے بار اپنا غیر پر نہ کبھی
اور تواضع سمجھ کہا ہی وہی — نہ تکبر کرے کسی پر بھی
اور اسطرح وہ کہا ایعزیز — خلق بے شبہ ہین چار ہی چیز
کہا فاسق جو نیک خصلت ہے — جانئے بہتر اسکی صحبت ہے
اور بولا سمجھ وہی ہی حال — آوے دلمین ترے رہے نہ بحال
اور بولا رضا وہی ہی یقین — کہ تو نعمت گنے بلا کتنین
اور در باب صوم فرمایا — صوم یک نصف ہی طریقت کا
عزم ترک گناہ ہی دودم — اور مظالم سے پاک ہو سیوم
کہ یہان تک ہو ذکر ای فاخر — بسکہ فانی ہو ذکر مین ذاکر
اور بیان مکر کا کیا یہہ جان — کہ مقرر وہ مکر ہی پہچان
مکر کہتے ہین اسکو وقف کار — یہہ نہین ہین کمال کے آثار
اور پوچھے کہ آدمی در ذات — رہے آرام اور سکون کے سات
کہا میثاق مین تہین معلوم — جب خطاب الست فرمایا
جبکہ سنتے ہین سب سماع یہان — وہی لذت ہو یاد انکو بجان
اور لوگون نے اسکو پوچھے ہین — کہ تصوف ہی کسکو کہتے ہین
بشریت کے صفات کو مارین — اور دواعی نفس کو چھوڑین
اور رہین جو امور اولیٰ تر — کام مین کھینا انکو شام و سحر

اور امت کی خیر خواہی سب — اور وفائی بھی انسے روز و شب
رہین قایم سدا شریعت پر — اور کرین اتباع پیغمبر
بس تصوف اسکو کہتے ہین — یاد رکھ یہہ جو کچھ کہا ہو نہین
اور شیخ رویم نے پوچھا — کہا تصوف کی ذات ہی فرما
کہا یہہ بات پوچھہ مت زنہار — دور رہ اس سخن سے تو بسیار
بلکہ رہ ظاہر تصوف پر — ذات سے اسکے تو سوال نکر
پھر کیا ہی رویم نے الحاح — تب کہا ہی وہ شیخ اہل فلاح
صوفیان ہین وہ قوم پاک صفات — کہ وے قایم ہین بس خدا کے ساتھ
حق سوا کوئی انکو نا جانے — انکو غیر خدا نہ پہچانے
پوچھے سارے برائیون سے بھی — کونسی چیز ہی بہت ہی بری
کہا صوفی کے حق مین ای ارشد — بخل ہی ہی سمجھہ نہایت بد
اور پوچھے ہین لوگ اس سے آ — کہا ہی توحید اب ہمین فرما
کہا بندے کے سب صفات عیان — ذلت و ضعف عجز کے ہین جان
او صفات خدا مین عزت کے — اور قدر و جلال و عظمت کے
جسنے وے وصف کر گیا جدا — باوجودیکہ گم ہوا ہی سدا
وہ موحد ہی وہ موحد ہی — وہ موید ہی وہ موید ہی
پھر بھی سایل ہوئے ہین ای سعید — کہا انکو یقین یہی توحید
کہے کچھ شرح اسکی اب فرما — تب وہ اس طرح انسے کہنے لگا
اپنے حرکات اور سب سکنات — فعل حق سے ہی جانئے اوقات
کہ نہین کوئی ہمین اسکا شریک — جب تو جانیگا اسطرح ٹھیک
شرط توحید تب بجا لایا — رمز توحید کا تبھی پایا
اور پوچھے جب از فنا و بقا — انکو اسطرح تب وہ فرمایا
کہ ہی اللہ پاک کو ہی بقا — اور ہی اسکے ماسوا کو فنا
کہا محبوب کے جو ہین صفتین — وے محب کے صفات ہو جاوین
اس سخن کی دلیل بھی لایا — یعنے تب یہہ حدیث فرمایا

فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ کُنْتُ لَهٗ سَمْعًا وَبَصَرًا

اور پوچھے ہین جب تفکر سے — وہ کہا چند وجہ ہین اسکے
کہ وہ تفکر ہی یک وہی سمجھو — کہ وہ آیات مین خدا کے ہو
بس علامت ہی ہی اکی بجا — معرفت اس سے ہووے گی پیدا
اور تفکر ہی ایک یہہ بوجھو — ہووے مولا کے نعمتون مین جو
جانیو زین تفکر و آلا — ہووے پیدا محبت مولا
حق کے وعدے مین ہی تفکر جو — اس سے ہیبت خدا کے پیدا ہو
یک تفکر صفات نفس مین جان — اور رہو اسیر خدا کا ہی احسان
اس تفکر سے ہو یقین پیدا — دائما رکھے وہ خدا سے حیا
اور یہان گر کوئی سوال کرے — حق کے وعدے مین فکر کرنے سے
حق سے ہیبت ہو کس لئے پیدا — دیوینگے ہم جواب یہہ اسکا
کرم حق پہ اعتماد ہو جب — ہووے ہیبت اسے یہہ پیدا تب
کہ ہمیشہ خدا سے خوف رکھے — اور بچاوے طرف گناہون کے
پوچھے بندہ عبودیت مین کب — پاوے تحقیق کار و منصب
کہا بندے نے جبکہ جانیگا — کہ یہی ہر چیز بھی زملک خدا
اور ہی انکا ظہور حق سے تمام — اور ہی حق کے ساتھ انکا قیام
اور انکا یقین رجوع سبھی — ہی مقرر طرف خدا کے ہی
کرکے ایسا عبودیت کا بیان — کی تلاوت یہہ آیت قرآن

فَسُبْحَانَ الَّذِیْ بِیَدِهٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ

جبکہ بندے نے از رہ تصدیق — خوب باتین یہہ سب کیا تحقیق
تب صفوت عبودیت کی بجا — وہ خدا کے کرم سے پاویگا
اور پوچھے مراقبہ ہی کیا — وہ کہا انتظار ہی اسکا
کہ ہی جس چیز کے وقوع کا ڈر — اسکے آنیکے ڈر سے ہی مضطر
جیسے ڈرتا ہو کوئی شبخون سے — کبھی آرام سے نہ وہ سووے
فارتقب حق کہا ہی قرآن — اسکا معنا ہی فانتظر ای جان
اور کہے خوف کیا ہی ای اکرم — کہا ڈرنا عذاب سے ہر دم
اور لوگون نے اس سے یون پوچھا — کہا شفقت ہی خلق پر فرما
کہا مانگین جو خلق تیر سے — وہ خوشی سے تو اپنے انکو دے
اور انپر نہ ڈالے ایسا بار — انکو طاقت نہ جسکی ہووے یار

اور لوگ اُنسے کہین وے باتین
کہ تو ہر وقت اور ہر ساعت
کہا درویش جو رہے راضی
کہا نیکی جو تیرے ساتھ کیا
جانو بندہ وہی ہی نیک نہاد
کہا دنیا دون کو جب چھوڑے
اُس سے پوچھے کہ ہی تواضع کیا
کہا حق مین عوام کے دریاب
اور حق مین بھی خاص بندون تھے
اور کرامت پہ اپنے کرنا نظر
کہ وہ ہووے حلال سے مایل
اور ذلت یہی ہی عارف کی
دل مین مومن کے اور منافق کے
دل منافق کا بدلے نازنہار
کہ قیامت مین ای مر مولا

ذکر رحلت شیخ جنید بغدادی رح

کہتے ہین وقت اسکی رحلت کا
انگلیونکا خلال بھول گئے
کہے ای پیشوا طریقت کے
پھر یہہ کیا وقت ہی سجود کا اب
اور سُبدم تلاوت قرآن
کہا یہہ وقت میرے حق مین گر
اپنی ہفتاد سال کی طاعت
پر نجاون ہوا وہ کیسی ہی
آگے میرے رکھے ہین لایکے اہ
بعد ازان ختم کر دیا قرآن
تنگ اسے ہین ہو گیا ناگاہ
بعد تسبیح وہ شروع کیا

کہ جو باتو نکو وے نرجان کین
لیو تجب اپنے نفس سے عزلت
خلق مین سب عزیزتر ہی وہی
اور بے شبہ اسکو بھول گیا
غیر کی بندگی سے ہو آزاد
اور رعایت یہہ نفس کی توڑے
تب وہ اسطرح انکو فرمایا
بس یہی ہین گے سخت تین حجاب
تین ہین نیکیون کے ہی پردے
ہین یہہ تینو حجاب خاصون پہ
آہ سوے حرام ای عاقل
صاحب قرب ذو المعارف کی
فرق کیا ہی سو اس سے جب پوچھے
آہ ہفتاد سال مین یکبار
کیجے محشور مجھ کو نابینا
آہ جسدم قریب آ پہنچا
جب وہ بولا تو پھر کے کرد آئے
ای مددگار شرع و ملت کے
سنکے یہہ بات انکو بولا تب
اُسنے آغاز کر دیا ہی جان
کونسا اس سے ہووے اولیٰ تر
نظر آتی ہی یون وہ رہین ساعت
قطع کی آہ یا کہ وصل کی ہی
پر نہین جانتا ہون مین نے آہ
اسکے برکات سے لیا فیضان
سب لگے کہنے بولئے اللہ
انگلیون سے بھی عقدہ کرنے لگا

پوچھے تنہائی رات آوے کب
اور پوچھے عزیزتر انسان
اور گذارش کئے ای باعزت
پوچھے بندہ ہی کون فرما اب
اور پوچھے خدا کو پا نیکا
بندہ اسوقت حق کو یاد کیگا
عجز سے اپنا سر جھکاتا ہی
نفس ہی اور خلق و دنیا ہی
دیکھنا ایک اپنی طاعت کا
اور ایسا کہا وہ باعفت
یہی ذلت ہی نہ اہد و نکی بجا
کہ اٹھا کر کریم سے وہ نظر
کہا مومن کا دل ہی نیک شعار
اور مشغول ہی وہ مرد خدا
تا نہ دیکھا ہوا آہ جسنے تجھے
کہا مجھ سے وضو کراؤ اب
پس وہ سجدے مین رکھکے سر ای یار
وہ عبادات اور وہ طاعات
اس سے محتاج تر بھی وقت دگر
اُس سے بولا ہی یک مرید نے تب
کہ اسیوقت مین بہ حکم خدا
مثل یک تار کے وہ لٹکی ہی
ایک جانب صراط آوے نظر
کہ ملک حکم حق سے میرے تین
سورۂ بقر پھر کیا آغاز
کہا بھولا نہین ہون مین نے تقصیر
اور کیا عقدہ انگلیان وہ چہار

یون وہ پایا ہی جواب اسکا تب
کون ہی سارے خلق کے درمیان
کہ رکھین کسکے ساتھ ہم صحبت
اُنسے اسطرح وہ کہا ہی تب
کونسا رستہ ہی اب فرما
تب یہہ دولت وہ ہاتھ لاویگا
اور اپنی خودی کھپاتا ہی
مانع بارگاہ مولا ہی
دوسرا اجر آن عبادت کا
یہی عالم کی ہی سمجھ ذلت
کہ ہون اغلب لقا سے سو فنا
آہ دیکھے کبھی کرامت پر
ایک ساعت مین بدلے ستر بار
یون مناجات بیچ کہتا تھا
مین بھی دیکھون نہ شخص کو ویسے
حاضرون نے وضو کرائے تب
رونے لاگا ہی آہ زار و نزار
آگے بھیجا تو اپنے سب اوقات
نہین آیا کبھی جنید اپر
پڑھے ہے ای شیخ کیا تو قرآن اب
ہین صحیفہ پیٹتے میرا
اور ہوا بھی اسے ہلاتی ہی
ملک الموت دوسرے جانب پر
کونسی راہ سے لیجاتے ہین
پڑھا ہفتاد آیتین بہ نیاز
کہ دلاتے ہین یاد میرے تین
اور سبحہ پکڑی کیا ای یار یہ

شہادت کی انگلی ۱۲

اور پورا پڑھا ہی بسم اللہ
جان دیا باندھہ چشم وہ آگاہ
ہاتف غیب سے یہہ آئی ندا
ہان خبردار ہاتھہ رکھہ اپنا
سو ہمارے لقائے پاک سوا
چشم ہرگز نہ وے کھلین اصلا
کیا قوت بہت نہ کھول سکا
غیب سے تب بھی ایک آئی ندا
اور جنازہ اٹھائے جب اسکا
ایک کبوتر سفید تب آیا
دیکھہ لوگون نے گرچہ جہد کیا
کہ اُڑا دین اُسے وے نہ اُڑا
چنگ میرا تو عشق سے اسکے
اب جنازے سے اسکے ہین نالے
اور تمہارا یہہ زحمت و غوغا
گر جنازے پہ اسکے نا ہوتا
خواب مین کوئی اسکو دیکھا ہی
اور اس طرح اس سے پوچھا ہی
کہا اسطرح وہ خدا آگاہ
کہ وے ہر دو مقرب درگاہ
پوچھے مجھہ سے ہی کون تیرا رب
کر نظر اپنے مین ہنسا ہون تب
جانیو مین بلا کہا تھا تب
یعنے ہان تو ہی ہی ہمارا رب
جسنے سلطانکو دیا ہو جواب
کب ڈرے وہ غلام سے بصواب

الَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَهُوَ یَهْدِیْنِ

اور کہے وہ ابھی بستر وبہار
ہی محبت کی شکر مین سرشار
کہ ترے ساتھہ کیا کیا مولا
کہا رحمت کیا ہی مجھہ پہ خدا
گئے برباد کام نہین آئے
ہم نہ کچھہ اس سے فائدہ پائے
اور حریری نے یون کہا بصواب
کہ مین دیکھا جنید کو در خواب
کہا رحمت خدا نے مجھہ پہ کیا
اور مجھکو کرم سے بخشدیا
جو گذارے تھے ہم یہہ نیمہ شب
وہ ہی بخشتے ہین نفع ہمکو اب
اس سے یک مسئلہ کوئی پوچھا
شیخ شبلی نے تب یہہ نظم کہا
یعنے رکھتا ہون مین شرم وحجاب
دیوٗن تا اسکی قبر پاس جواب
حال موت وحیات کا ایجان
ہی بزرگون کے پاس یکسان
پہر ایجاز اب رکھا ہون قلم
قدس اللہ سرہ الاعظم
شمع بزم ہدایت عالم
زبدۂ مجمع شیوخ حرم
تھا وہ سادات قوم سے ای یار
محتشم تھا ز صوفیان کبار
اور اسکا کلام یون سو اس
بسکہ مقبول تھا سبون کے پاس

چاہا غسال غسل مین اُسکے
پانی انگلیون مین اُسکے پہنچاوے
کہ ہمارا جو لے مبارک نام
جسنے باندھا ہو اپنے چشم تمام
انگلیون سے جو عقد باندھا تھا
وہ بھی غسال کھولنا چاہا
نام پر جو ہمارے عقد کیا
نہ کھلین وہ ہمارے حکم سوا
اور جنازے پہ اسکے اترا ہی
ایک کوئے پہ اسکے بیٹھا ہی
یہہ ندا غیب سے ہی آئی تب
اُسکو رنج مین نہ ڈالو اب
آج قالب جنید کا لو گو
ہاتھہ کرو یون کہ ہی پوچھو
قالب پاک اسکا مثل باز
کرتا بیشک ہوا مین اب پرواز
آئے ہون منکر و نکیر شتاب
کہا دیا انکا تو ای شیخ جواب
جب وہ ہیبت سے اور وہ صولت
قبر مین جلد آئے پاس مرے
کہا جس وقت حق ہی پوچھا تھا
کیا تمہارا مین رب ہون یا انکا
آج پہر تم نے پوچھتے ہو آ
کہ تو کہہ کون ہی خدا تیرا
ای طلا ایک مقرب بیچون
اب ایسکی زبان سے کہتا ہون
پس مرے پاس سے وہ باحرمت
گئے درگاہ پاک مین حجت
اور کوئی اسکو خواب مین دیکھا
اور اسطرح اُسسے پوچھا
وے اشارات بس ہمارے سب
وے عبارات بھی ہمارے سب
ہم نے خاموش ہوگئے ناچار
دیکھین کیا ہو نتیجہ آخر کار
اور پوچھا خدا موجودات
بولے کیا کیا ہی تیرے ساتھ
کوئی شی کی ہی نفع کی صورت
دی ہی ہمکو مگر وہ دو رکعت
نقل ہی شیخ شبلی فیروز
اسکی مرقد کے پاس بیٹھا کر روز
انی لا استحییت فی التراب
کما کنت استحییت فی حیوت
شرم بھی اسسے جو بجین حیات
ہی وہی شرم اب بھی بعد ممات
ہین مناقب جنید کے بسیار
اس سے زاید لکھون تو ہو طومار

ذکر شیخ عمرو بن عثمان مکی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ والا عمرو بن عثمان
جو ہی مکی سے مشتہر بجہان
اسکے تھے سب مطیع اور منقاد
اس سے پاتے تھے فیض و ارشاد
اور بہ ورع و ریاضت و اخلاص
حقتعالی کیا تھا اسکو خاص

اور حقایق کے ساتھہ تھا موصوف ۔ اور لطایف کے ساتھہ تھا معروف
سکر ہرگز کبھی نہ وہ پایا ۔ حالت صحو مین ہی تھا وہ سدا

اور تھے اسکے مصنفات لطیف ۔ اسکی تھی بس مفید ہر تصنیف
اور ارادت مین وہ گرامی ذات ۔ مستند ہی یقین جنید کے سات

اور آگے جنید کے ای جان ۔ دیکھا تھا بوسعید کو بھی ہان
اور تھا پیر حرم وہ عالیشان ۔ سال ہا اسمین معتکف تھا جان

نقل ہی وہ حسین بن منصور ۔ یعنے حلاج سے جو ہی مشہور
اسنے کچھ ایک روز لکھتا تھا ۔ شیخ نے اسکو دیکھ کر پوچھا

کہ تو لکھتا ہی وہ کہا ہی تب ۔ کہ مین وہ چیز لکھ رہا ہون اب
جس سے قرآن کے ساتھہ اپنے یقین ۔ کرون اکثر مقابلہ ای امین

بات یہہ جب سنا ہی اس سے عمر ۔ ہو خفا بد دعا کیا اُس پر
اور اسے اپنے پاس سے اسدم ۔ بس چلا ہی دیا ہی ہو برہم

کہتے ہین وے مصیبتین اکثر ۔ پایا حلاج نے جو شام و سحر
تھا اسیکے دعائے بد کا سبب ۔ کہ کیا تھا قبول اسکو رب

نقل ہی گنج نامہ وہ آگا ۔ رکھہ کے یک روز زیر سجادہ
جب طہارت کے واسطے ہی گیا ۔ دل مین خطرہ یہہ اسکے تب گذرا

کہا افسوس لیگئے ہین ابھی ۔ اگے دیکھا وہ لیگئے تھے تبھی
کہا وہ گنج نامہ جسنے لیا ۔ اسکے کٹ جاوین ہر دو دست و پا

اور سر دار پر اسے کھینچین ۔ اور اُسے آگ مین جلا دیوین
اور اتار دیوین اسکو دار پر ۔ سخت پہنچاوے اسکو رنج و ضرر

اور جو تھا گنج نامہ مذکور ۔ تھا یہی اسمین جانئے مسطور
جبکہ اس کالبد مین آدم کے ۔ حکم سے حق کے نفخ روح کئے

سب ملایک گئے ہین اسکو سجود ۔ مگر ابلیس نین کیا مردود
کہ یقین جان دیوین یکبار ۔ لیک سر نا جھکاؤنگا زنہار

جبکہ سجدے مین مین رکھون سر ۔ مجھہ پہ لعنت کرینگے اس سے مگر
اور ریاکار و فاسق و طاغی ۔ اور بولینگے مجھکو سب باغی

سر آدم اگرچہ وہ دیکھا ۔ لیک آخر نہین وہ سجدہ کیا
سر ابلیس کو بھی ای اکرم ۔ خوب دیکھے ہین حضرت آدم

نہین ابلیس جو کیا سجدہ ۔ دیکھا انکو بشر ہی ہی گمراہ
لیک ہرگز کمال آدم پر ۔ نہین اسکی پڑی ہی آہ نظر

حکم پر جب نہین کیا ہی سجود ۔ ہوا درگہ سے اسلئے مطرود
کہے ہم گنج یک کہے ہین بیباک ۔ شرط یہہ اسکی ہی ای ادراک

کر نہ دیکھے وہ ایک شخص سوا ۔ شرط ہی کاٹ دیوین سر اسکا
تا نہ غمازی وہ کرے اصلا ۔ شور و فریاد تب وہ کرنے لگا

کہ مجھے قتل سے بچا لیجے ۔ ایک مہلت مجھے عطا کیجے
گنج آنکھون سے میرے جو ہین چھپے ۔ نہ سلامت رہینگے چشم مرے

إِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ

درگہ حق سے تب بوجہ عتاب ۔ ہوا اسطرح اس لعین کو خطاب
کہ ہی کذاب بالیقین یہہ لعین ۔ کوئی سچا بجانے تجھکو کہین

یعنے تجھکو دیتے ہین ہم مہلت ۔ لیک دیوینگے خلق مین شہرت
گنج نامہ ہی عمرو کا تھا ۔ جو وہ شیخ جلیل لکھا تھا

اور درگاہ سے ہی وہ مطرود ۔ اور ہی مخذول و لعنتی مردود
آگے جانون کے برس ساٹھہ ہزار ۔ کیا پیدا دلونکو حق ای یار

درکتاب محبت ای اکرم ۔ سب وہ مضمون یون کیا ہی رقم
آگے جانون کے الف سال بجا ۔ کیا مولانے خلقت سرہا

اور انکو کرم سے اپنے خدا ۔ روضۂ انس مین ہی لیکے رکھا
اور ہر روز مین کیا داور ۔ تین سو ساٹھہ بار اپنی نظر

اور تب اپنے لطف سے مولا ۔ درجۂ وصل مین ہی انکو رکھا
انس کے بھی لطیفۂ والا ۔ تین سو ساٹھہ تک یقین مولا

کلمۂ باصفا محبت کا ۔ انکو سب چند بار سنوایا
تین سو ساٹھہ بار کشف جمال ۔ کیا سر پر تجلی با اجلال

ہی دلون کے اوپر کیا ظاہر ۔ انکو سب انس سے کیا ماہر
اور کسیکے تئین نہین پاسئے ۔ شکر مولا کا سب بجا لائے

تب وے اکوان مین جتنے ہین نظر ۔ آپ سے بالیقین گرامی تر

پس خدا انسے امتحان کیا / سرکو انکے اسیر جان کیا
جان کو انکے دل مین قید کیا / اور دل کو اُنھون نے تن مین رکھا
بعد اُنکے طرف کرم سے خدا / انبیائے کرام کو بھیجا
پس ہر یک فرد انسے صلح و صفا / ہوا اپنے مقام کا جو یا
آیا دل منزل محبت مین / جان قربت مین سر بھی وصلت مین
کعبة اللہ مین وہ لکھا ہی / اور سوے عراق بھیجا ہے
کہ زبعد سلام با اکرام / جانیو ای برادران کرام
جو زمین حجاز جا ہیگا / اور شہود جمال کعبہ کا

لم تكونوا بالغيه الا بشق الانفس

اسکو اسبا کی خبر دیتو / یہہ خبر اسکو جلد تر دیتو
اور اس خط محترم کے اخیر / باشرف اسطرح کیا تحریر
کہ وہ باخود ہین او رو بیخود ہین / اور بے شبہ سب وہ برتر ہین
جاہیئے وہ یہہ راہ مین آوے / فیض اس راہ پاک مین پاوے
جانیو ہین یہہ راہ مین دایم / یار ہو نا وہ سب سے ہی لازم
گر نہ طاقت ہو منکر و دعوا / نہین دعوے سے نفع کچھہ اصلا
اور وہ پڑھہ کے سب کو سنوایا / اور اسطرح انکو فرمایا
سب کہے ہی اس نیستی ہی مراد / نیستی سے ہی یاد وراہ رشاد
اور نہ پہنچے بدرگہہ عزت / اور حاصل نہ اسکو ہو قربت
مین نے یکبار ہی بغیر خطر / عمر بھر مین نہ لیگیا ہون سر
یہہ بھی ہی ایک دولت حق داد / نہ چلا مین تو سو قدم سے زیاد
ہو خوشی تجھہ کو ای سر اخیار / کہ تو یک کوہ سے ہوا ہی پار
مین تو افسوس اسلک اصلا / گرد اس راہ کی بھی نہین دیکھا
یک جوان اسکے ساتھہ تھا ای یار / ناگہان ہوگیا ہی وہ بیمار
وہ جوان شیخ کو اشارہ کیا / تا وہ قوال سے کہے ایسا
کہ وہ اس بیت کو پڑھے یکبار / اُسنے یہہ بیت تب پڑھا ناچار
وہ جوان مرد جبکہ اسکو سنا / تبھی صحت اُسے دیا ہی خدا

یعنے سرکو مدام انکے خدا / انکے زندان جان مین رکھا
اور عقل لطیف کو رحمان / بھی مرکب کیا ہی اُنمین جان
اور وساطت سے انکے رب انام / اپنے پہنچادیا اُنہین احکام
جب کیا انپہ حق نے حکم نماز / ہوئے تن سے نماز مین ممتاز
نقل ہی ایک نامۂ نامی / یک مبارک صحیفۂ سامی
نام سے وہ جنید و شبلی کے / اور لکھا نام سے حریری کے
تم ہین ملک عراق کے پیران / رہنما خلق کے ہین سروعیان
اسکو تم اسپہ مطلع کیجے / اسکو اسبا کی خبر دیجے
اور قرب بساط درگہہ رب / شوق سے جسنے چاہتا ہی

لم تكونوا بالغيه الا بشق الارواح

ہی یہہ خط از عمرو بن عثمان / جو شیوخ حجاز ہی عیان
تم سے گرامی حجاز کے لوگو / کوئی ہمت بلند رکھتا ہو
آتشین کوہ دو ہزار ہر یہ / بحر مہلک بھی دو ہزار ایسے
گر یہہ درجہ بلند رکھتے ہو / تو مقرر یہہ راہ مین آوو
جب یہہ نامہ جنید کو پہنچا / سب مشایخ کو اسنے جمع کیا
آتشین کوہ سے مراد ہی کیا / کیا سمجھتے ہو کچھہ تو ایما
ایک ان دو ہزار بار کجا / جو ہو نیست ہست نا ہوگا
تب کہا ہی جنید عالیشان / آہ وہ دو ہزار بار کہان
اور حریری کہا ای حق آگاہ / ہوی تیرے سے قطع تھوڑی راہ
اور شبلی نے آہ آہ کیا / اور رو رو کے بولنے لاگا
ہی حریری کا حال بھی خرم / کہ چلا ہی یہہ راہ تین قدم
نقل ہی جب عمرو بن عثمان / وارد اصفہان ہوا ایجان
ہوئی بیماری طول اسکی جب / آئے پرسش کو لوگ اسکے تب
تا کہے ایک بیت وہ قوال / شیخ قوال سے کہا درحال
مالی مرضت فلم یعدنی عاید / منکم و یمرض عبدکم فاعود
بدتر اسکا بہت ہی شاد ہوا / شیخ کے ہی اسے سپرد کیا
اور لوگ اپنے شیخ سے پوچھا / یہہ آیت کا ... معنا

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ

علم وحدانیت کی عظمت پر | جب پڑے بندۂ خدا کی نظر
دل وہ بندیکا تب کشادہ ہو | اور یقین اسکا تب زیادہ ہو
اور یون بولتا تھا وہ رہبر | عظمت حق مین بت تفکر کر
فکر کرنا خدا مین ہی عصیان | بلکہ بیشک وشبہ کفر ہی جان
کہ جو میثاق مین ہوا ہی خطاب | بندگونکو وہ جمع ہی دریاب
اور کہا وجد کے مطابق بھی | نہ عبارات بن سکینگے کبھی
اور تصوف کا یون کیا ہی بیان | کہ تصوف یقین وہی ہی جان
اور کہا صبر ہی اسیکا نام | کہ ہو بندیکو حق کے ساتھ قیام
کلمات اسکے ایسے ہین انور | قدس اللہ سرہ الازہر
زبدۂ عارفان پاک انداز | شیخ دین بوسعید ہی خراز
تھا وہ ازجملۂ شیوخ کبار | اور زقدمائے کمل ابرار
اور حقایق مین تھا بڑا کامل | اور دقایق مین تھا بڑا فاضل
اور لسان تصوف ای لدار | اسکو کہتے تھے سب اولی الابصار
اور اس علم مین بطرز لطیف | وہ کیا ہی چار سو تصنیف
اصل بغداد سے ہی جان اسکا | شیخ ذوالنون کو وہ دیکھا تھا
اور طریقت مین مجتہد تھا وہ | سب مشایخ کا معتمد تھا وہ
علما بعض ظاہری ای یار | ہوگئے اسکے دین انکار
خاص اسکی کتاب یک فاخر | جو مسمی ہی با کتاب السر
عربی ہیہ عبارت پر نور | ایک جگہ اسی مین ہی مذکور

وہ کہا اسکی مختصر معنی | ہی یہی جانیو باسانی
اور جلال ربوبیت پر بھی | جب پڑیگی یقین نظر اسکی
بعد ازان وہ نظر کرے جسپر | وہ نہ دیکھے ہو بندہ اسکی نظر
اور یونہی صفات حق مین بھی | ای برادر نہ فکر کر تو کبھی
اور وہ جمع و تفرقہ کا بیان | کیا اسطرح ای گرامی شان
اور وہی تفرقہ ہی سن لیجے | کہ عبارت بیان کرے اسے
کیونکہ وہ سر حق ہی ہو سو اس | بالیقین بندگان ہو من یاس
کہ ہر یک وقت شغل ہو اسکا | کہ وہ اسوقت مین رہے اولی
اور سارے و خوشی کے ساتھ | وہ قبولے بلا کو سب اوقات

ذکر شیخ ابوسعید خراز رحمۃ اللہ علیہ

قدوۂ طارم طریقت ہی | غرقۂ قلزم حقیقت ہی
ورع و تقوی مین اور ریاضتین | اور مخصوص تھا کرامت مین
اور تھا سارے فنون مین یکتا | اور بڑا ہی مسیر پدید تھا
اسکو اس فن مین تھا بڑا منصب | ہوا اسواسطے یہہ اسکا لقب
اور در انقطاع و در تجرید | تھا زمانے مین اپنے فرد وحید
بشر حافی وشیخ سری سے | کئی دن تک مصاحبت تھی اسے
اور از حالت فنا و بقا | بس عبارت وہی کیا ہی بنا
اسکے اسرار نا سمجھ کر خوب | کر دئے اسکو کفر سے منسوب
نہین اسکو سمجھ سکے زنہار | باندہے انکار مین کمر ناچار

ان عبدا رجع الی اللہ و تعلق باللہ
وسکن فی قرب اللہ قد نسی نفسہ وما سوی اللہ فلو قلت
لہ من این انت وایش ترید لم یکن لہ جواب غیر اللہ

یعنے جب ایک بندۂ والا | طرف اللہ کے رجوع کیا
بالیقین اسنے آپکو بھولا | ماسوی اللہ کو بھی بھول گیا
اسنے اللہ بولنے کے سوا | کچھ نہ اسکو جواب سوجھیگا
اللہ اللہ ہی سارے بولینگے | نہ نہ اسکے سوا کہو لینگے
کبھو جسکے مین ابتدا ای رفقا | نہیں ہرگز مخالفت آئی

اور ہوا اسکے قرب مین ساکن | لیا آرام اسمین رات اور دن
اور اگر کوئی اسکو پوچھیگا | تو کہاں ہی ہی چاہتا ہی کیا
بلکہ اسکے بدن کے سب اعضا | ہو وین اس حال مین اگر گویا
اور بولا کہ مین نے یک مدت | صوفیون سے رکھا بدل صحبت
کہ نہ رہتا تھا مین بہر اوقات | ساتھ انکے بہم اور اپنے ساتھ

جو نکہ لقمان سے بھی ای مقبول | قول ایسا ہی ایک ہی منقول
جب نبوت کے بار کی تھی نہار | مجھ کو طاقت نہین تھی سر وہار
اور منقول ہی کہا ایسا | ایک شب مین نے خواب مین دیکھا
مین دیا انکو یہہ جواب تمام | الوفا بالعہود یا لاکرام
اور ایسا کہا وہ پاک نصاب | دیکھا ابلیس کو بھی مین نے خواب
ہاتف غیب سے یہہ آئی ندا | کہ عصا سے نہ وہ ڈرے حاشا
مین نے اسکو کہا کہ آ ای لعین | تب وہ میرے سے یون کہا ہی حزین
جس سے دیوے فریب خلق کو نیز | پھینک ڈالا ہی تم نے اسکو نیز
دیکھہ پھر مجھ کو اسنے یون بولا | ہی تمہارے مین یک لطیفہ مرا
کہا وہ کودکونکی ہی صحبت | بس یہہ کہہ کر گیا وہ باعزت
اور دیکھا ہون مین بعالم خواب | ایک شب شاہ انبیا کا جناب
مار انگشت اپنے سینہ پر | مین نے پڑھتا تھا بیت یک خوشتر
یعنی بچ تو سماع سے ہر آن | نفع کم اسمین ہی بڑا نقصان
ایک شب اسکو خواب مین دیکھا | اور اسطرح اس سے وہ پوچھا
حق نے اپنے جوار رحمت مین | جا دیا اور رکھا ہی فرحت مین
کہا ای پدر گر کہونگا مین | اسکی طاقت ہووے نہ تیرے تئین
کہ نرکھہ ایک پیرہن سے زیاد | اسطرح حق کے ساتھہ رہ دلشاد
پیرہن دوسرا لیل و نہار | نہین پہنا ہی وہ کبھی زنہار
ہاتف غیب سے ہوئی یہہ ندا | چاہے کیا حق سے اب تو حق کے سوا
اور بولا مین شرم رکھتا ہون | کہ کسی چیز کو مین جمع کرون
کہا مین دشت مین چلا یکبار | بھوک غالب ہوئی ہی تب بسیار
مین کہا نفس کو ای بدانجام | کہ نہ متوکلونکا ہی یہہ کام
کہ اگر تو طعام ناچاہے | صبر مین چاہ تو مدد اس سے
عصمت حق وہین مجھے پائی | کہ یہہ آواز غیب سے آئی
اسکو ضایع نہ ہم نے کر دینگے | تا مدد ہم سے صبر مین چاہے
ہم سے گر وہ طعام اب چہتا | تو وہ محجوب ہم سے ہوجاتا
یعنی اگر صبر ہم سے چہتا وہ | تو ورا حجاب رہتا وہ

کہ کہا مجھ کو اختیار دیئے | درمیان حکمت و نبوت کے
تب کیا اختیار مین حکمت | پایا اسمین فلاح بے نہایت
دو ملک آسمان سے اترے ہین | صدق کہا ہی وہ مجھ کو پوچھے ہین
وے فرشتے کہے تو سچ بولا | بول اسطرح پھر گئے بسما
جلد تر مین عصا اٹھایا ہون | تا وہ ملعون کو اس سے اب ڈراون
بلکہ وہ نور دل سے ڈرتا ہی | خوف اس سے بہت وہ کرتا ہی
اسنے بولا کہ کس لئے آؤن | آہ مقصد مین اپنا کیون پاؤن
مین نے پوچھا ہون اسکو وہ کیا ہی | وہ کہا تم مین یک لطیفہ ہی
اس سے پاتا ہون مین نے اپنی مراد | مین کہا کیا ہی وہ انکی شت نہاد
نقل ہی یون کہا وہ نیک شعار | کہ تھا مین نے دمشق مین یکبار
اور شیخین مین ہمین ولی یار | تکیہ کر انیہ آئے ہین سالار
مجھ کو حضرت نے یون کئے ارشاد | اسکا شر اسکے خیر سے ہی زیاد
نقل ہی دو پسر تھے اسکے نیک | نقل آگے کیا ہی اسکے ایک
کہ ترے ساتھہ کیا کیا مولا | تب وہ لڑکے نے شیخ سے بولا
مین یہہ سنکر اسے کہا ای پسر | کہ مجھے ایک اب وصیت کر
مین کیا حق سے چاہونگا تائید | تب کہا ہی مرے پسر یون وہ سعید
کہتے ہین بوسعید فرخ فال | بعد اسکے جیا ہی تا تیس سال
اور کہا ایک وقت نفس مرا | حق سے یک چیز مانگنا چاہا
بس خدا سے کبھی خدا کے سوا | پھر کوئی چیز مین نہین مانگا
تا کسی روز مجھ کو آوے کام | جسکا ضامن ہی خالق علام
نفس میرا لگا ہی کہنے تب | کہ کوئی چیز کر خدا سے طلب
جبکہ مایوس ہو گیا وہ یقین | مکر دوسرا کیا شروع وہین
مین نے تب قصد دلمین لایا ہون | کہ مدد حق سے صبر پر چاہون
بندہ یہہ دوست ہی ہمارا ہان | ہم ہین نزدیک اسکے شرعیان
عجز اپنا کہے بھی یہہ سمجھے | کہ نہ وہ دیکھا ہم کو ہم نہ اسے
کہ ہمارا تو عجز ہی وہ طعام | صبر بھی عجز ہی بغیر کلام
اور کہا ایک ... | ... جنگل ... سے ... جاتا

فاقہ اسوقت سخت تھا مجھپر
مین نے سوگند جلد کھایا تب
کاروان ایک تب وہان آیا
پوچھا معلوم کیون ہوا یہہ تمھین
کہ ولی یک زاویئے خدا
ہم نے یہہ سنکے جلد آئے ہین
اور بیابان قطع کرتا تھا
اور جب درچار روان آیا
یہہ ندا آئی ہی ہاتف غیب
یا تجھے ہی طعام ہی درکار
ایک قوت وہین بفضل خدا
اور بولا کہ مین نے جاناتھا
اور مجرہ تھا ایک لٹکایا
ہووے معلوم دیکھنے سے یہی
پس مین نے دیک اسکے جا پوچھا
ایک راہ خواص ہا اکرام
تو جو چلتا سو ہی یہ راہ عوام
اور مجرہ کو جانتا ہی حجاب
جو بھے حیرت انکے دس کے
ایک کتا سفید انہین تھا
دور تک وہ رہا رے ہمراہ
اسپہ دروازہ ذکر کا کھولے
پس وہ بندہ کی جب ترے کی نظر
اور کہا ذکر کے ہین قسمین تین
دوسرا ذکر یہہ ہی آئی ماہر
تیسرا ذکر یہ ہی ہی کامل
اور اگر نے اسسے ... مجھے

تیری منزل یہ جبکہ میری نظر
کہ یہہ منزل ہین مین اتروں اب
اُسیہی منزل مین وہ نزول کیا
کہ مین پوشیدہ ہون فلان جا مین
ایک بالو کے غار مین ہی ترا
اور یہہ جنگل مین تجھکو پایئے مین
تھا یہہ معمول چند روز مرا
ضعف میرے مین یک ہوا پیدا
کیا تو چہتا ہی بولے میرے
اختیار ایک کیجئے ناچار
ذات مین میرے ہو گیا پیدا
ایک دن بر کنارہ دریا
دیکھکر اسکو مین نے دلمین کہا
یہہ جوان ہی رسیدگون سے ہی
ایجوان بول کیا ہی راہ خدا
اور سمجھ دوسری ہی راہ عوام
اور تو سمجھا ہی از یقین تمام
غور کر اسمین از طریق صواب
دیکھ میری طرف ہین رخ لائے
دوسرے کو تو نہ ہت وہ حملہ کیا
بعد دیکھا تو گم ہوا ناگاہ
اور فردانیت مین لاوے اسے
اسکی عزو جلال و عظمت پر
ایک ذکر زبان ہی انسے یقین
کہ زبان کے ہو ساتھہ دل حاضر
ہو زبان گنگ اور ذاکر دل
کیا جو عارف ہو وہ کہہ روے

نظر آیا ہی ایک نخلستان
قبر بالو مین ایک تب کھودا
پاس کیپر دوسرے لوگ آئے ہین
کہے آتے تھے ہم نے در صحرا
جلد لوگو یہان سے جاؤ تم
اور کہا ایک روز مین یکبار
اتفاقاً اسی سفر مین یقین
اور طبیعت کی طعام طلب
کیا ہی مطلوب یک سبب ایسا
مین کیا عرض دیجئے یا رب
بی طعام و شراب صبح و سا
اور مین دیکھا وہان ہی جو ہو
ہی عیان اس جوان کا سیما
اور نظر جب کرو نہین مجرہ پہ
کہا دو راہ ہین کسو خدا
ایک از راہ خاصگان لبیب
کہ یہہ ترا معاملہ الحق
اور اس طرح سے وہ فرمایا
جبکہ نزدیک میرے پہنچے آ
دور میرے سے انکو کر ڈالا
اور بولا کہ اپنے لطف سے رب
اور محل جلال و عظمت بھی
تب نہ باقی رہیگی اسکی خودی
اسطرح سے کہ دل مین غفلت ہی
بالیقین ایسے ذکر مین در یاب
قدر اس فکر کی بغیر خدا
کیا دو راہ ... تک

نفس وہ دیکھکر ہوا شادان
اور اسمین اترکے بیٹھہ گیا
پر بجد ہو مجھے لجاسئے ہین
ایک آواز تب سنے ایسا
اس ولی خدا کو یاد تم
کھاتا تھا مین طعام کم مقدار
تین دن قوت کچھہ ملا ہی نہیں
مین نے بیٹھا ہون ایک جگہ پہ
جس سے اب دفع ہو وے ضعف ترا
وہ سبب جس سے ضعف دفع ہو اب
پھر چلا مین نے منزلین بارا
کہ جوان ایک ہی مرقع پوش
نہین ہی اسکا معاملہ ایسا
طالب علم سا یہہ آوے نظر
لوگ چلتے ہین جو صباح و مسا
جانئے کچھہ تجھے نہین ہی نصیب
ہی یہی علت وصول بحق
ایکدن مین گیا تھا در صحرا
مین مراقب ہو جلد بیٹھہ گیا
اور میرے سے وہ جدا نہ ہوا
کسی بندے کو دوست رکھے جب
کرے مکشوف اسپہ جا تو تبھی
اور حفظ خدا مین آوے تبھی
جانئے یہہ تو ذکر عادت ہی
ہووے حاصل کمال اجر و ثواب
نہ کوئی جانتا ہی حق کے سوا
روے عارف ... تک

جب حقایق مین قرب کے پہنچے / اور طمع وصال جب چاکے
گریہ و درد اسکا زایل ہو / اسکو چین و سکون حاصل ہو

ذکر شیخ ابوالحسین النوری رحمۃ اللہ علیہ

کلمات اسکے ایسے مین اعلا / قدس اللہ سرہ الوالا
بحر اجلال قبلۂ انوار / صاحب حال نقطۂ اسرار
لذت جذب جسکو نوری ہی / شیخ دین ابوالحسین نوری ہی
وقت مین اپنے وہ یگانہ تھا / باشرف قدوۂ زمانہ تھا
اور تھے نادر ریاضتین اسکے / اور گرامی تھین حالتین اسکے
اور تھے عالی معاملات اسکے / اور بلند تھے بہت نکات اسکے
اور عجب اسکے رمز تھے اکثر / اور رکھتا تھا ایک صحیح نظر
اور کیا تھا عطا اسے خالق / لطف سے یک فراست صادق
عشق یک باکمال تھا اسکا / شوق و ذوق بھی تھا اسمین بڑا
اسکی تقدیم پر بسر و عیان / متفق تھے سبھی شیوخ زمان
اور اسے کہتے تھے امیر قلوب / قمر الصوفیہ بھی کہتے خوب
اور تھا وہ مرید سری کا / ہمنشین احمد حواری کا
اور اقران سے جنید کے تھا / اور طریقت مین مجتہد تھا بڑا
اور تھا از اکابر علما / از خیار مشایخ عظما
اور طریقت مین حجت قاطع / رکھتا تھا وہ دلایل ساطع
اسکے مذہب کے درمیان بتفصیل / ہی تصوف کو فقر پر تفضیل
اور اسکے معاملات عظام / ہی موافق جنید کے ای ہمام
اور طریقت سے اسکے ای فاخر / یہہ بھی ہی ایک نکتۂ نادر
کہ جو صحبت رہے بلا ایثار / ویسی صحبت حرام ہی ای یار
کہا درویش لوگ کی صحبت / فرض ہی ناپسند ہی عزلت
اور نوری ہوا جو اسکا لقب / جان لیجے یہی ہی اسکا سبب
بات کرتا اندھیری شب جس جب / نور اسکے زبان سے یک تب
ہوتا تھا جلوہ گر بغیر قصور / جس سے ہوتا تمام گھر پر نور
اور فراست کے نور سے اکثر / دیتا اسرار باطنی سے خبر
اور ہی یہہ بھی وجہ در صحرا / صومعہ ایک اسنے باندھا تھا
اور پڑھتا نماز ساری شب / خلق آتے تھے دیکھنے کو تب
نور یک دیکھتے تھے وے ایسا / کہ وہ بالائے صومعہ جاتا
ابو احمد کہا عبادت مین / رات اور دن خدا کی طاعت مین
فرد ایسا نہین نظر آیا / مین کسی شخص کو نہین دیکھا
کہتے ہین ابتدا مین وہ فاخر / گھر سے آتا تھا صبحدم باہر
کہتا جاتا ہون مین سوے دکان / اور لیجاتا تھا اپنے ساتھ یک نان
نان محتاج کو وہ دیتا تا / آپ مسجد کے درمیان آتا
ظہر تک وہ نماز پڑھتا تھا / بعد اسکے دکان طرف جاتا
ہوتا سب گھر کے لوگ کو یہ گمان / اسکے کھانے مین آئی ہی وہ نان
کہتے ہین بیس سال زین منوال / کوئی جانا نہین ہی اسکا حال
نقل ہی اسطرح سے کہتا تھا / سالہا مین مجاہدات کیا
جانب خلق پشت اپنی کیا / اور بہت سے ریاضتین کھینچا
راہ مجھ پر نہین کھلی زنہار / مین نے کہنے لگا ہون تب ناچار
وہ کرون کام جس سے بر آوے / یا مراد اسی مین گھٹ جاوے
تن سے اسطرح لیتے کہنے لگا / تو جو چاہا سو سالہا کھایا
اور دیکھا سنا گیا آیا / اور رسوا یا تھا ہی عیش کیا
اور چلایا ہی اپنی تو شہوت / سب یہہ تاوان تھا رایگان ہیہات
اب تو کوئے مین تجھے ڈالونگا / تا ادا تو کرے حقوق خدا
گر ادا وہ کرے تو با فرحت / تو ہوا ایک صاحب دولت
ورنہ ایسا ہی آہ حق مین ملا / پس مین چالیس سال یونہی کیا
اور بلا شبہ یہہ سنا تھا مین / دل تو اس طایفہ کے نازک ہین
کہ جو دیکھین سنین و تنگ شعار / جا مین انکے رموز اور ہین اسرار
مین نے اپنے مین یہہ دیا جب / اسطرح دلین اپنے بولا تب
انبیا اولیا کے قول جلیس / سارے سچے ہین راست ہین بے قیل
پر جو مین آپ مین نہین پایا / ہی مقرر یہی سبب اسکا
کہ جو مین نے مجاہدہ یہہ کیا / مگر اسمین ریا کو دخل ہوا

پس یہی وجہ خلل مرے یقین
اور وہ اقوال مین خلاف نہین

اور تا مدت بہت کیا مین جب
خوب ظاہر ہوا یہ سکا سبب

کہ مرا نفس بسر دل کے ساتھ
ایک ہی ہو گیا ہی بس ہیہات

نفس جب دل کے ساتھ ہو وا یک
یہی اٹھتی ہی اس سے آفت دیک

کہ جو کچھ آہ دل مین آتا ہی
لذت یک اس سے نفس پاتا ہی

مین نے دیکھا ز بارگاہ خدا
دل مرا ایک حظ جو پاتا تھا

نفس بھی اس سے حصہ اپنا
پرورش ہو رہا ہی صبح و مسا

جب ہوئی مجھکو آگہی اسپر
باندھا اسکے خلاف پر مین کمر

نفس جس چیز سے وہ لیتا تھا
اس سے مین اسکو پھیر دیتا تھا

جب کئی روز یونہی گذرے ہین
مجھ پہ اسرار کھلنے لاگے ہین

نقل ہی آہ جب غلام خلیل
دشمن صوفیہ ہوا بے قیل

ساتھ ہر یک بزرگ کے آخر
یک خصوصیت کیا ہی وہ ظاہر

اور خلیفہ کے پاس جاکے کہا
یک جماعت ہوی ہی اب پیدا

رقص کرتے سرود گاتے ہین
کفر باتین زبان پر لاتے ہین

بات کرتے ہین وہ نہان تحقیق
لوگ کہینگے یہ ملحد و زندیق

قتل کا حکم انکے دیجے اب
منتشر انکا تا ہو مذہب

خاص ہین چند شخص بے تکرار
جو کہ ہین اس گروہ کے سردار

جبکہ اسطرح سے وہ عرض کیا
تب خلیفہ نے انکو بلوایا

ابوحمزہ رقام اور شبلی
اور نوری جنید بغدادی

یک جماعت ہی انکے یار وہی
ان بزرگون کے آہ ہمراہ تھی

جب خلیفے نے انکو سب دیکھا
قتل کا انکے جلد حکم کیا

آہ جلاد کھینچ کر صمصام
کیا پہلے ہی قصد قتل تمام

شیخ نوری نے ایک جست کیا
آپکو اسکے روبرو ڈالا

اور بجای رقام آ بیٹھا
بسکہ خوش وقت اور خندان تھا

دیکھ ارکان دولت اسکو تب
حال سے اسکے کرنے لاگے عجب

اور پوچھے تو کیون کیا عجلت
ابھی پہنچی نہین تری نوبت

شیخ نوری کیا ہی یون اظہار
کہ طریقت مین ہی مرا ایثار

ہووے دنیا مین دوست تر جو شی
سو وہ دنیا کی زندگانی ہی

چند انفاس میری عمر سب
جانیو جو رہے ہین باقی اب

چاہتا ہون بشوق سر تو جہان
کہ کرون بھائیون پہ وہ ایثار

ایک دم یہ حیات دنیا کی
آخرت کے ہزار سال سے بھی

ہی بلاشبہ دوست تر مجھ پاس
کیونکہ دنیا جو ہی بلا و سواس

جانیو تم سراسر خدمت ہی
اور عقبی سراسر قربت ہی

بندہ خدمت سے پاویگا قربت
اس ذریعہ سے پاو وہ دولت

دیکھا انصاف و صدق اسکا جب
وہ خلیفہ بہت کیا ہی عجب

کہا تاخیر قتل مین کیجو
اور قاضی طرف رجوع کرو

اور قاضی سے یون کہا ہی تب
کام مین انکے فکر کیجے اب

اسکو قاضی کہا بغیر دلیل
منع انکو کر سکین بے قیل

اور قاضی یہ جانتا تھا بات
کہ بقر جنید پاک صفات

ہی تمامی علوم مین کامل
عصر مین اپنے ہی تر فاضل

اور سنا تھا کلام نوری کا
روبرو حاضرون کے کہنے لگا

کہ یہ شبلی تو ہی یقین مجنون
کوئی بات اس سے فقر کی پوچھون

نہین ہرگز وہ دے سکیگا جواب
پس کیا ہی سوال اس سے شتاب

بیست دینار جسنے رکھیگا
بولئے دیوین کیا زکات اسکا

کہا دیوین وہ بیس دینارین
نصف دینار بھی زیادہ مین

پوچھا قاضی نے کیا ہی اسکی سند
کون ایسا دیا ہی ای امجد

اس سے شبلی نے یون کہا تحقیق
کہ بلاشبہ حضرت صدیق

نقد چالیس الف وہ دینار
پاس اپنے رکھا تھا جو ای یار

سب جو تھی سب رہ خدا مین دیا
اس سے واپس کوئی نہ چیز لیا

پوچھا قاضی نے اسکو ای امجد
نصف دینار دیوین کیون زاید

کہا شبلی یہ اسکا ہی بدلا
بیس دینار کیون نگاہ رکھا

بعد نوری سے یک سوال کیا
شیخ نوری تبھی جواب دیا

جبکہ قاضی نے وہ سنا ہی جواب
منفعل اور خجل ہوا ہی شتاب

بعد نوری نے اسکو یون بولا
کہ ای قاضی یہ تب توقف پوچھا

پر نہ پوچھا ہی کچھ خدا کا ذکر
ایک خاصان باصفا کا ذکر

ویسے مردان حق مین نیک انجام
کہ اسیکے ہی ساتھہ انکا قیام

اور انکا سکون اور حرکات
ہی شب و روز بس اسیکے سات

اور اسیکے ہی ساتھ انکی حیات
ہین اسیکے شہود مین ذرات

ایک لمحہ بھی گر نہو وے شہود
تو اسی دم وے ہو وینگے نابود

انکی دید و شنید و خور و خواب
لینا دینا اسی سے ہی دریاب

بس یہی علم علم والا ہی
وہ نہین علم تو جو پوچھا ہی

جبکہ قاضی نے یہہ سنا باتین
ہوگیا غرق بحر حیرت مین

اور خلیفہ سے یون کہا تحقیق
کہ اگر یہہ ہین ملحد و زندیق

یہی کرتا ہون مین نے حکم یقین
کہ موحد کوئی نہین بزمین

بس خلیفے نے انکو بلوا یا
اور تلطف سے انکو یون بولا

کیا ہی حاجت کہو تمہاری اب
اُس سے اسطرح کہنے لاگے تب

یہی حاجت ہماری ہی تجھہ سے
تو فراموش ہمکو کر دیوے

کرنہ اپنی قبولیت سے شاد
اور نہ رد سے بھی ہمکو کیجے یاد

کرے اپنے سے گر تو ہمکو جدا
وہی شکل قبولیت ہی بجا

اور مانند رد یہی تیرا قبول
اس سے خاطر ہماری ہو وے ملول

سنکے رویا بہت وہ بار قت
اور عزت سے دی انہین رخصت

اور کہتا ہی جعفر خلدی
کہ تھا خلوت مین ایکدن نوری

در گہہ حق مین کر رہا تھا دعا
مین نے سننے لگا ہون کان لگا

اسطرح بولتا تھا عجز کے سات
ای خداوند کل موجودات

عاصیونکو اگر بروز حساب
گر تو چاہے کہ دے سقر مین عذاب

ہی یہہ قدرت بغیر شبہہ تجھے
کہ تو دوزخ کو خلق سے بھر دے

اور یہی قادر یقین تو اسپر بھی
کہ بھرے تو سقر پر ایسے ہی

اور سب خلق کو بلطف و عطا
کرے داخل بہ جنت ماوا

کہا جعفر یہہ جب سنا ہون مین
متحیر بہت ہوا ہون مین

اور شبلی کو خواب مین دیکھا
کہ کوئی میرے پاس ہی آیا

اور بولا کہ یون کہا ہی خدا
بولے بو الحسین کو تو جا

کہ شفقت جو خلق پر ہی تجھے
اسلئے ہم نے تجھہ کو بخش دئے

نقل ہی لوگ قادسیہ کے
ایسی آواز ایک رات سنے

کہ ولی یک ز اولیای خدا
آج بیٹھا ہی جا درین صحرا

اس جگہہ ہین رندگان کثیر
پاؤ تم اسکو جاکے بے تاخیر

لوگ یہہ سنکے جلد دوڑے ہین
اور جنگل مین جاکے دیکھے ہین

غار مین کوہ کے وہ بیٹھا ہی
وہ نہایت خطر کی جگہہ ہی

عجز والحاح وے بہت ہی کئے
اور اسے شہر مین بلالائے

اس سے پوچھے یہہ حال کیسا تھا
شیخ نوری نے اُسے کہنے لگا

تھا کئی روز مین نے در صحرا
اور نہین کچھہ طعام مین پایا

جبکہ نزدیک شہر کے پہنچا
باغ خرمے کا ایک مین دیکھا

نفس پر الگا ہی کہنے طرب
اور چینے لگا مرے رطب

مین نے اسطرح تب کہا اسکو
کہ ابھی آرزو رکھا ہی تو

تجھہ کو تا لاؤنگا مین یہہ جنگل مین
تا درندے ہی تجھکو کھا جاوین

نقل ہی ایکدن وہ بحر صفا
ایک چشمہ مین غسل کرتا تھا

ناگہان نزدیک مان آیا
اور جامہ ہی لیگیا اسکا

ابھی نکلا نہین تھا وہ از آب
لوٹ آیا وہ چور نے بشتاب

ہاتھہ اسکا ہوا تھا خشک تبھی
دیکھہ اسکو دعا کیا نوری

کہ مرا لا دیا ہی وہ کپڑا
یا الہی تو ہاتھہ دے اسکا

حق تبھی یہہ دعا قبول کیا
ہاتھہ اسکا وہین درست ہوا

اور نوری کہا رہ اسلام
باندھے ہین خلق پر خدا تمام

نہو جب تک مطیع پیغمبر
نہ کشادہ وہ راہ کا ہو در

کہا صوفی وہی ہی جان آگہی
پاک ہو از کدورت بشری

آفت نفس سے مصفا ہو
اور ہوا سے خلاص مین پایا ہو

صف اول مین تا وہ بیٹھے جا
اور پایا ہو درجہ اعلا

اور آرام اسکو ہو باحق
اور رکھو تا ہو غیر سے مطلق

کہا صوفی وہی ہی سن ای عزیز
بند مین اسکے نا ہو کوئی چیز

اور بلا شبہہ بند مین اسکے
جانئے کوئی چیز نا ہووے

اور تصوف کیا رسوم ہین نہین
نہ رسوم اور وہ علوم ہین نہین

رسم ہوتا اگر ای پاک صفات
تو وہ آتا مجاہدے سے ہاتھ

علم ہوتا اگر وہ ای عاقل
ہوتا تعلیم سے یقین حاصل

ہی تصوف سمجھ پاک اخلاق
حق کے اخلاق سیکھنے مین طاق

وہ نہ حاصل رسوم سے ہووے
اور نہ کامل علوم سے ہووے

اور تصوف کہا ہی آزادی
اور یہی جانیو جوانمردی

اور بولا وہی تصوف ہی
کہ کرے ترک بس تکلف ہی

اور وہ دشمنی ہی دنیا کی
اور یقین دوستی ہی مولا کی

نقل ہی ایک شخص نابینا
اللہ اللہ زبان سے کہتا تھا

دیکھ اسکو کہا ہی نوری نے
کیا تو اللہ پاک کو جانے

جانتا تو اگر خدا کو تئین
کب تو رہتا جہان مین بے یقین

بول بیہوش یون گرا ہی وہ
ہوش پایا بعد ازان تھا ہی وہ

چل دیا ایک وہ بیابان مین
جا کے پہنچا ہی یک نیستان مین

اور پھرتا تھا اسمین چھوڑ قرار
پیر و پہلو مین اسکے جو چبے خار

اور جاری ہوا تھا خون اسکا
اور جو سے پہ خون ٹپکتا تھا

نقش اللہ اسپہ ای فاخر
صاف ہوتا تھا جلد تر ظاہر

کہا بونصر اسکو جنگل سے
جبکہ اُسکے مکان مین لائے

کہے اسکو کہ بول ای آگاہ
کلمہ لا الہ الا اللہ

کہا جاتا ہون مین اسی جاگا
بس اُسی جا پر وفات کیا

اور شیخ جنید فرمایا
جبکہ نوری جہان سے نقل کیا

پھر حقیقت مین صدق کے ای یار
نہین ہرگز کوئی کیا گفتار

کہ وہ صدیق تھا زمانے کا
قدس اللہ سرہ الوالا

ذکر شیخ عثمان حیری رحمۃ اللہ علیہ

مہر اوج حقایق و عرفان
بحر اسرار شیخ دین عثمان

قطب دوران محقق اشہر
حیری سے جو ہی جہان مین شہر

تھا خراسان کے مشایخ سے
معتبر صوفیان راسخ سے

اور عالی ہمم رفیع مکان
اور مقبول کل اہل زمان

تھے بہت سے کرامتین اسکے
اور تھے نادر ریاضتین اسکے

وعظ مین ایک شان رکھتا تھا
اور تھے اسکے اشارتین والا

اور طریقت کے علم مین تھا شہیر
اور شریعت مین تھا عدیم نظیر

باتین اسکے تھی بڑی تاثیر
اسکے قائل تھے سب فقیر و امیر

اور طریقت مین جنکو تھا منصب
عہد مین اسکے یون تھے ہین تین سب

کہ جہان مین ہین تین مرد خدا
اب نہین انکا مثل ہی جو تھا

یعنے عثمان ہی بہ نیشاپور
ابو عبد اللہ شام مین مشہور

سید الطایفہ سر امجاد
شیخ والا جنید در بغداد

اور خراسان مین یقین عثمان
بس تصوف کیا ہی ظاہر جان

جو ہی یہ شیخ صاحب دل
صحبت ان سب کی اسکو تھی حاصل

وے جنید و رویم ہین بے مین
تیسرا شیخ یوسف ابن حسین

اور محمد ہی جانیو چارم
مین تھے پیر اسکے جانو تم

یحی ابن معاذ ہی اول
کہ بڑا تھا محقق اکمل

اور شاہ شجاع کرمانی
ہی یقین اسکا مرشد ثانی

شیخ بو حفص جو کہ تھا حداد
تیسرا پیر اسکا ہی کہہ یاد

اسکا منبر بشہر نیشاپور
رکھتے تھے وعظ کے لئے مشہور

پس وہ منبر پہ اسنے ہوکے سوار
بس تصوف سے بولتا اسرار

ابتدا اپنے حال کا ای جان
شیخ عثمان یون کیا ہی بیان

طفلگی مین بھی جانیو مرا دل
تھا حقیقت کے ہی طرف مایل

اہل ظاہر سے ایک نفرت تھی
دل مین اس بات کی ہی رغبت تھی

کہ ہین جیسے عوام خلق سبھی
چیز اسکے سوا کچھ ہو گی

ہین شریعت کے او جو بھی اسرار
پاؤ انکو تلاش کر بسیار

نقل کرتے ہین ایکدن عثمان
جا رہا تھا سوے دبستان

اور تھے ساتھ اسکے چار غلام
ایک وہی تھا ای نکو انجام

دو تھے ترکی تیسرا حبشی
اور چوتھا غلام کشمیری

ایک ترکین دوات تھی ای یار
اور زربفت ایک تھی دستار

خز کا ایک جبہ گران قیمت
اسنے پہنا ہوا تھا با عزت

گیا ناگاہ کاروان مین نظر   پشت زخمی تھا ایک باندہ خر
بیٹھہ پر اسکے بیٹھہ یک کوا   چونچ سے توڑتا تھا گوشت اسکا
خر نہ رکھتا تھا اسقدر قوت   کہ کرے دفع اسکو بسرعت
اسکے مجروح پشت تک اصلا   اسکا ہرگز نہ منہہ پہنچتا تھا
شیخ عثمان کو اسپہ رحم آیا   اسلئے تب غلام سے پوچھا
کس لئے ہی تو تیرے ساتھہ بھلا   اس سے تب وہ غلام یون بولا
خطرہ دل مین نہ کرے جو خطو   کرون تائید اسمین تیری ضرور
خز کا جبہ جو مین نکالا ہی   پشت پر خر کے وہ اڑایا ہی
کھول زربفت اپنی وہ دستار   باندہا ہی اسکو تنگ سا ای یار
اور وہ خر زبان حال سے تب   حق مین اسکے دعا کیا از رب
ابھی عثمان نہ گھر کو پہنچا تھا   حق تعالی سے اسکو جذب ہوا
یحیی ابن معاذ رازی پاس   گیا شوریدہ حال بوسواس
جب سنا ہی کلام یحیی کا   جلد تر اسپہ فتح باب ہوا
اپنے مان باپ سے ہوا ہی جدا   اسکی خدمت مین ہی وہ رہنے لگا
اور بہت سے ریاضتین کھینچا   اسکی صحبت سے فیض یک پایا
جو تھا شاہ شجاع با اخلاص   پاس سے آئے اسکے چند اشخاص
گئے اس سے حکایتین وے جب   مایل اسکی طرف ہوا وہ تب
شیخ یحیی سے تب وہ اذن لیا   شہر کرمان کی طرف آیا
پر نہ شاہ شجاع بار دیا   اور اسطرح اسکو فرمایا
کہا یحیی ہی در مقام رجا   خو لیا ہی جا سے تو بھی بجا
جسنے پروردہ رجا ہووے   اس سے ہرگز سلوک نا ہووے
کہ رجا مین کریگا جو تقلید   کاہلی اسمین آویگی ای سعید
لیک اسکی رجا ہی تحقیقی   اور تیری رجا ہی تقلیدی
شیخ عثمان سنکے یہہ گفتار   ہی تضرع بہت کیا ناچار
بیس دن تک وہ شاہ کے در پر   معتکف وہ رہا ہی شام و سحر
جہد یہہ اسکا دیکھہ کر بسیار   بار اسکو دیا وہ آخرکار
ایک مدت وہ اسکے پاس رہا   فایدے اس سے وہ بہت پایا
شیخ بوحفص کی زیارت کا   جبکہ شاہ شجاع عزم کیا
شہر کرمان سے نکل بضرور   جب روانہ ہوا بہ نیشاپور
شیخ عثمان بھی اسکے ساتھہ ہوا   اور بوحفص پاس جا پہنچا
کہتے ہین شاہ پہنتا تھا قبا   گیا بوحفص اسکی بہت ثنا
شیخ بوحفص کے طرف ہی دل   ابوعثمان تھا بہت مایل
لیک شاہ شجاع کی حشمت   اسکو ڈالی تھی آہ در ہیبت
ابوعثمان نے یہہ چہتا تھا   کہ ہو درپیش یک سبب ایسا
شیخ بوحفص پاس آپ رہے   رنج کچھہ شاہ کو بھی نا ہووے
کیونکہ وہ دیکھتا تھا شام و سحر   کام بوحفص کا ہی بالاتر
اور شاہ شجاع آخرکار   قصد رجعت کا جب کیا ای یار
ابوعثمان لاعلاج ہوا   آپ بھی اسکے ساتھہ عزم کیا
شیخ بوحفص اس سے ہو ماہر   کہا شاہ شجاع سے آخر
چند روز اس جوانکو بوسواس   تو اگر چھوڑ دیوے میرے پاس
اسمین میری خوشی ہی ای دانا   بات شاہ شجاع جب یہہ سنا
ابوعثمان طرف کیا ہی نظر   اور بولا اسے اجابت کر
بعد ازان شاہ نے روانہ ہوا   ابوعثمان اسکے پاس رہا
پس جو تھا دیکھنا وہ دیکھا ہی   اور جو پانا تھا اسنے پایا ہی
نقل ہی یون کہا ہی بوعثمان   کہ جوانی مین میرا ای ذیشان
شیخ بوحفص مجھہ پہ غصہ ہوا   آہ اپنے سے مجھکو دور کیا
اور اسطرح مجھکو فرمایا   بار دیگر تو میرے پاس نہ آ
دل نہ چاہا مرا برائی شرف   کہ کرون اپنی پیٹھہ اسکی طرف
مین اسیکی طرف منہہ اپنا کیا   ہوگیا لاعلاج تب پس پا
اور غایب نظر سے اسکے ہوا   مین نے تب زار زار روتا تھا
روبرو اسکے ایک جا بنا   رات اور دن اسی مین ہی رہتا
ڈال سوراخ ایک دیوار   اسکو مین اس سے دیکھتا ناچار
جبتک وہ اسطرح مجھکو دیکھاتی   پاس اپنے مجھے بلایا ہی
اپنی دختر مجھے دیا بفلاح   کیا پیر نے اسکا عقد نکاح

نقل ہی اسمین حلم تھا اکثر
ابو عثمان اسکے گھر کو گیا
پھر بھی اسکو وہ بلایا ہی
پھر بلایا تو پھر بھی آیا ہی
تلخ باتین زبان سے وہ لایا
دست و پا اسکے ہوگئے لرزان
آہ تجھکو بہت ستایا مین
کہ سگون سے بھی ہووے ایسا کام
ہم تو اس کام مین بغیر گمان
اپنی جرأت سے جلد توبہ کیا
تب جباری سے ایسے کوئی اٹھا
وہ مریدونکو یون کہا ہی تب
یہہ ہنر اوار تھا بستر عیان
نقل ہی یک جوان جاتا تھا
بال طوطی مین کردیا پنہان
تب شفقت سے پاس اسکے جا
حق نے توفیق اس جوان کو دیا
اور خرقہ بھی اسکو پہنایا
حال مردان حق کا اکسیر
ابو عثمان مغربی ای شریف
آہ سب عمر مین نہ جو چاہا
کام ہوتا ہی نہ بفیض ازل
کہ انھین لوگ واسطے اسکے
سکے یہہ بات وہ سکوت کیا
مجھسے وہ مسئلہ جو پوچھتے
نہ انھین تو اُسے ملالت ہو
کہتا تھا اسطرح بروز و شب

تھا تحمل مین وہ بلا ہمسر
آہ وہ دیکھ اسکو کہنے لگا
ابو عثمان لوٹ آیا ہی
کہا بہتر ہی کہا تو کھاتا ہی
پر تغیر نہ اسمین کچھ آیا
ہوا بے اختیار تب گریان
پر تغیر نہ تجھمین پایا مین
کچھ تعجب کا یہہ نہین ہی مقام
آہ کتون کے ہین برابر جان
اور اسکا دین مرید ہوا
طشت یک گرم راکھ کا ڈالا
اسسے کچھ مت کرو تعرض اب
ڈالو مین مجھپہ آتش سوزان
ہاتھ مین یک رباب رکھا تھا
آستین مین کیا رباب نہان
شیخ اسطرح بولنے لاگا
شیخ کے ہاتھ پر ہی توبہ کیا
اور کیا بارگاہ حق مین دعا
کیا وارد ہی اپنے فضل سے رب
لایا ایسے مین ہی وہان تشریف
ایک ساعت مین یہہ جوان پاک
کام آتا نہین فقط ہی عمل
تو اسے بات یہہ پسند آوے
اور اسکا نہ کچھ جواب دیا
یہی اسکا جواب ہی سنئے
ویسے نادان کو یہہ کہہ مجھو
صحبت حق سے رکھے بحسن ادب

کہتے ہین ایک شخص نے ای یار
ای شکم خوار کچھ نہین حاضر
کہا حد اسمین ہی تجھے اکثر
پھر چلا جا تو شیخ پھر کے چلا
یونہی بار ہوئے ہین جب بسیار
اور اسکے وہین قدم پہ گرا
تب کہا اس سے شیخ بوعثمان
کہ بلاوے تو وہ بھی آتے ہین
میزبان جبکہ یہہ سنا ہی کلام
نقل ہی ایک روز بوعثمان
وہ پڑا سر پہ شیخ کے یکدم
بلکہ یہہ چاہئے بلاوسواس
راکھ ڈالے سو یہہ عنایت ہی
اور اسوقت تھا بہت سرشار
اور اب ہوا خیال اسے
ای برادر تو خوف مت کر اب
شیخ نے اسکو غسل دلوایا
یا الہی یہہ کچھ کیا ہون مین
دیکھ وہ حال شیخ بوعثمان
شیخ اسسے کہا ہی ای پشیمان
ابھی مقصد سے جسکے بوے خمر
نقل ہی یک مرید پوچھا ہی
نہ انھین تو اسے نہ آوے خوشتر
یک جماعت کے ساتھ بیٹھا تھا
گر انھین لوگ واسطے اسکے
کہ مرے وہ جو ہو دیا ترسا
او صحبت رکھے سدا وہ ذات

اسکی دعوت کیا ہی اکبار
اب تو پھر جا پھر آئی وہ فاخر
اب تو پھر جا انعام ہی کمتر
آہ ایسا ہی تیس بار آئیا
اسنے حیران ہوگیا بسیار
اور اسطرح سے ہی کہنے لگا
کہ ہی یہہ کام سہل اور آسان
ہانک دیوے تو پھر کے جاتے ہین
معتقد اسکا ہوگیا ای ہمام
معہ یاران تھا راستے سے روان
سب مریدون نے ہوگئے برہم
کہ کرین ہم ہزار شکر و سپاس
ایک دولت ہی ایک دولت ہے
دیکھا ناگاہ شیخ کو ای یار
آپ پر شیخ احتساب کرے
بھائیان ایک ہین سمجھ لے سب
اور اسے خانقاہ مین لایا
اب تو کر سرفراز اسکے تئین
متعجب ہوا ہی اور حیران
آتش رشک مین ہوئین سوزان
نہین نہ ایل ہوی ہی ای بہتر
حق مین ایسے کے کیا تو کہتا ہی
بلکہ اسباب سے وہ ہووے ترش
ایک دن اسطرح سے فرمایا
بات اسکو اگر یہہ خوش آوے
ہم کو اس سے پناہ دیو خدا
یقین پیغمبر خدا کے سات

بس دل وجان کی محبت سے
اولیاے کرام کی صحبت
اور صحبت برادرون سے یقین
اور جہال سے رکھین صحبت
قوم کے علم سے سنے یک بات
آخر عمر مین سنو اسکے
جو سنے نا عمل کرے اسپر
کہا تب تک نہ مرد ہو کامل
اور بولا سنو بروے زمین
دوسرا وہ مرید ہی سمجھو
اور بولا ہماری اصل اصیل
اور کہا جو خلاف سنت ہی
فقر مولا کے ساتھ ادعا
اور بولا خدا کا شکر وسپاس
اور تواضع کی اصل سن العزیز
اور ساتھ حق کے احتیاج اپنا
اور ہی وہ حلال مین قربت
کہ رہے تو مطیع اور ڈرے
اور رکھے قبول کی امید
اور فقرا کے ساتھ سر وعیان
اور جو شخص غیر حق سے ڈرے
نہ رکھے غیر حق سے بھی امید
نقل ہی ایک شخص اعرابی انہ
اور ادب سے اُسے سلام کیا
شوق سے آکے جب سلام کیا
اپنے مادر کو چھوڑ دین بہ نجور
اور پہنچا ہی آبفرغانہ

بالضرور اتباع سنت سے
رکھے از رو حرمت وخدمت
رکھے البتہ باکشادہ جبین
بہ دعا وشفقت ورحمت
کرے اسپر عمل وہ پاک صفات
نفع اسکا اسے یقین پہنچے
تو حکایت کیا وہ یک ازبر
کہ برابر ہو چار چیز بدل
تین چیزین عزیز ترین یقین
کہ یقین جسکے دل مین طمع نہو
ہی یہی اس طریق مین مقبل
وہ ریا کی یقین علامت ہی
دوسرا غیر حق سے استغنا
عامیون سے ہو بر طعام ولباس
ہین حقیقت مین بس یہی سہ چیز
یاد رکھے مدام صبح ومسا
زہد سے دو جہان مین ہی عزت
کہین مردود آہ ہو جاوے
پاوے وہ حشر مین عذاب شدید
ہان تذلل کے ساتھ ہر آن
خوف حق کا نہ اسکے دلمین رہے
رکھے امید حق سے ہی جاوید
عزم حج کا کیا زفرغانہ
ابو عثمان ہین جواب دیا
ہی عجب وہ نہین جواب دیا
کرین کعبے کے حج کا قصد ضرور
ملا مادر سے جا وہ فرزانہ

ظاہری علم کے لزوم کے ساتھ
صحبت اپنے عیال واہل سے بھی
گر گناہون سے احتراز رکھین
اور ایسا کہا وہ فرد وحید
تو وہ علم شریف کا یک نور
اور سنے گر مرید سے دوسرا
اور اسکو وہ بھول جاویگا
سو یہی ہین وے چار چیز بجا
اوّلا ہی وہ عالم ہشیار
تیسرا ہی وہ عارف آگاہ
کہ خموشی کی وصف لیوے سدا
اور ایسا کہا وہ اہل فلاح
حق تعالی کا خوف ہی سیوم
اور معانی جو دلین آوین خاص
کہ کرے بندہ اپنے جہل کو یاد
اور کہا زہد فرض ہی بحرام
اور بولا نشان سعادت کی
اور شقاوت کی بس یہی ہی نشان
اور بولا کہ اغنیا کے ساتھ
کہا دنیا سے جو رہیگا شاد
ہی موافق وہی سمجھ لیجے
اور اپنے ہواے نفس اپر
جبکہ پہنچا ہی آ بہ نیشاپور
اسکو گذرا یہ خطرہ باطن
ابو عثمان یون کہا ہی آہ
حج تو ایسا کبھی نہین بہتر
اور رہتی جب تلک بقید حیات

قرب نبوی کے پاوے تب برکات
رکھے صبح ومسا بہ خوشخوئی
رہین اسطرح انکی صحبت مین
کہ کبھی گر کوی مرید سعید
کرے البتہ اسکے دلمین ظہور
نفع اس سے بھی اسکو پہنچیگا
اور نہ کچھ نفع اس سے پاویگا
عزت وذلت اور منع وعطا
کہ کرے اپنے علم سے گفتار
کرے بے کیفیت جو وصف اللہ
اور کفایت کرے بعلم خدا
چار چیزون سے دل کی ہو اصلاح
اور تواضع ہی جانو چارم
کرین شکر وسپاس سے بخواص
اور کرے یاد اپنے جرم زیاد
اور سنت مباح مین ہی تمام
ای برادر تو یاد رکھ یہی
کہ خدا کا تو ہووے نافرمان
بس تو عزت کے ساتھ رہ دن رات
حق تعالی سے ہوویگا ناشاد
کہ کبھی وہ نہ غیر حق سے ڈرے
لیوے حق کی رضا بشام وسحر
ابو عثمان کہے ہی آیا حضور
ایک مومن کو دوسرا مومن
کرین اس طرح حج بیت اللہ
پھر گیا ہی وہ مرد یہ سنکر
اسکا خدمت گذار رہا دن رات

سنت کا خلاف نفاق کی علامت ہی

جسکو علت کئی ہی اسکی ہان ۔ پھر وہ آیا ہی نزد بو عثمان
اسکو تعظیم سے لے آیا ہی ۔ اور تکریم سے بٹھایا ہی
اسکے لڑکے نے بیقرار ہوا ۔ اور پوشاک اپنا پھاڑ لیا
آہ سنت کا جو خلاف ہی جان ۔ وہ علامت نفاق کی ہی پہچان

کُلُّ اِنَاءٍ یَتَرَشَّحُ بِمَا فِیْهِ

ذکر شیخ ابو عبد اللہ جلا رحمۃ اللہ علیہ

تھا وہ از عمدۂ مشایخ شام ۔ اور مقبول صوفیان کرام
وہ حقایق مین اور معارف مین ۔ اور بے مثل تھا لطایف مین
فضل سے حق کے اسنے پایا تھا ۔ فیض اُنسے بہت اٹھایا تھا
تھا یہی ابتدائے حال مرا ۔ پدر و مادر سے اپنے مین نے کہا
لیکے رخصت اُنھوں سے مین گیا ۔ ایک مدت کے بعد پھر آیا
پوچھے ماں باپ کون ہی بر در ۔ مین نے بولا کہ ہی تمہارا پسر
راہ حق مین جو چیز دیوین ہم ۔ اسکو زنہار پھر نلیوین ہم
اور کہا ایک وزمین دیکھا ۔ کہ جوان یک جمیل تھا ترسا
آیا ہی تب جنید نیک نہاد ۔ مین نے اسکو کہا کہ ای استاد
کہا یہہ ہی فریب نفسانی ۔ اور یہہ ہی ایک دام شیطانی
اور نظر یہہ نہین ہی عبرت کی ۔ یہہ نظر ہی تری مصرت [?] کی
اسپہ کرنے سے اسطرح تو نظر ۔ آویگا یک عذاب تیرے پر
سالہا مین نے آہ روتا تھا ۔ دمبدم غم کے تخم بوتا تھا
پھر کیا فضل قادر منان ۔ یاد آیا ہی پھر مجھے قرآن
وقت ضایع نہ اپنا کرتا ہون ۔ اسمین بس احتیاط دھرتا ہون
بات یہہ سنکے وہ سکوت کیا ۔ جلد باہر گیا ہی پھر آیا
جا نو چار دانگ پیسے کے ۔ آہ موجود پاس تھے میرے
اسلئے اسکو مین نے صدقہ دیا ۔ اسسے خالی ہو جلد تر آیا
نقل ہی اسطرح وہ کہتا تھا ۔ جب مدینہ کا قصد مین نے کیا
اور مدینہ مین جاکے جب پہنچا ۔ اور از بسکہ ناتوان ہوا
اور کیا عرض ای شہ کونین [?] ۔ مین نے آیا ہون آپکا مہمان

ابو عثمان جب اُسے دیکھا ۔ جلد تر اُٹھ کے اُسکے آگے گیا
نقل ہی وقت نقل بو عثمان ۔ لوٹ کے جب گئے ظہور نشان
ابو عثمان کیا نصیحت ہی ۔ ای پسر یہہ خلاف سنت ہی
جو کہ فرماتے ہین رسول خدا ۔ پس حدیث شریف ہی پڑھا
پس اسی وقت مین وہ جان دیا ۔ قدس اللہ سرہ الاصفا
بحر فیضان مقرب درگاہ ۔ ابو عبد اللہ عارف باللہ
کلمات رفیع تھے اُسکے ۔ اور اشارے بدیع تھے اسکے
اور ذوالنون شیخ مصری کو ۔ بو تراب و جنید نوری کو
نقل ہی بو عمر دمشقی سے ۔ کہ کہا وہ سنا ہون مین اس سے
کام مین حق کے چھوڑ دیو مجھے ۔ وے کہے ہم نے تجھکو چھوڑ دئے
پاس اپنے مکان کے آیا مین ۔ در پہ تب اپنے گھر کے مارا مین
وے کہے ہم کو ایک تھا لڑکا ۔ ہم نے چھوڑا اُسے براہ خدا
بول اسطرح پدر او رمادر ۔ نہین کھولے ہین مجھ پہ ہرگز در
دیکھ حیران ہو گیا تھا مین ۔ اسکے آگے کھڑا رہا تھا مین
مجھکو افسوس ہی کہ نہ ایسا ۔ جلے نار سقر مین روز جزا
کہ تجھے اسطرح کھپایا ہی ۔ تجھکو اسبات پر لے آیا ہی
دیکھ سجدہ ہزار عالم مین ۔ کیا عجیب و غریب کچھ کم ہین
بول اسطرح جب وہ شیخ گیا ۔ آہ قرآن مین نے بھول گیا
اور اللہ سے مدد چاہا ۔ اور اپنے گنہ سے توبہ کیا
کوئی دم تب سے مین کسی شی پہ ۔ کر نہ سکتا ہون زینہار نظر
نقل ہی ایکبار لوگ اس سے ۔ حالت فقر سے سوال کئے
پوچھے جا نیکا وجواب کیا تھا ۔ شیخ اسطرح انکو فرمایا
شرم آئی مجھے کہ وہ رکھ کر ۔ فقر کی بات لاؤن پھر لب پر
اپنے لب تا جواب مین کھولون ۔ نکتۂ فقر صاف تر بولون
راہ کا رنج و درد دیکھا مین ۔ اور فاقے بہت ہی کھینچا مین
روضۂ باصفا کے پاس گیا ۔ مرقد مصطفی کے پاس گیا
پس وہین نیند مجھکو آئی شتاب ۔ دیکھا حضرت کو مین بعالم خواب

قرص یک نان کا رسول خدا ۔ خواب مین ہی گئے ہین مجھ کو عطا
ہوا ایسے مین خواب سے بیدار ۔ تھا یہہ اعجاز سید ابرار
کہا اس سے نہ کچھ رہے باقی ۔ کہ وہ بالکل خدا مین ہو فانی
ابو عبد اللہ یون جواب دیا ۔ کہ ملک جو ہی بائین جانب کا
کہا زاہد وہی ہی جسکے پاس ۔ ایک ہو مدح اور مذمت ناس
اور موحد وہی ہی سب افعال ۔ دیکھے اللہ سے ہی وہ ہر حال
تا حقیر اسکو وہ نظر آوے ۔ دل پہ آسانی اس سے اُٹھ جاوے
کہا جو فقر ہو وے بے اسباب ۔ ہی تصوف وہی بوجہ صواب
اور تواضع ہی شکر عزت کا ۔ صبر تو شکر ہی مصیبت کا
اور محتاج خلق کا بھی کرے ۔ اس سے ہم کو خدا بہ نہ دیوے
موت کے بعد بھی وہ خندان تھا ۔ چہرۂ پاک اسکا شادان تھا
بعد از ان اسکے نبض دیکھا جب ۔ کہا بے شبہ یہہ ہے مردہ اب

ذکر شیخ ابو محمد رویم رحمۃ اللہ علیہ

تھا وہ از جملۂ شیوخ کبار ۔ اور ممدوح سب کا تھا ای یار
سب گواہ اسکے تھے فضیلت پر ۔ متفق اسکے تھے امامت پر
اور مقرر بہ مذہب داؤد ۔ تھا بڑا وہ فقیہ فیض آمود
سب فنون و علوم مین یکتا ۔ اور مشار الیہ قوم کا تھا
اور پسندیدہ اسکے تھے احوال ۔ اور رہا کھینچی ریاضتین بکمال
اور طریقت مین ای نکو اطوار ۔ بس تصانیف اسکے ہین بسیار
ذکر کوئی طعام کا اصلا ۔ نہین دل کے اپر مر گذرا
اور کہا ایک روز در بغداد ۔ مین نے گذرا ہون ایک جا دلشاد
ایک لڑکے نے کھول در کو شتاب ۔ لا دیا مجھ کو ایک کوزہ آب
آہ پیتا ہی کیا وہ دیکھ آب ۔ مین نے سنتے ہی یہہ بوجہ صواب
نقل ہی کوئی آ گیا ہی سوال ۔ بولا ای شیخ کیا ہی تیرا حال
کہ رہے دین اسکا اسکی ہوا ۔ آہ ہمت بھی اسکی ہو دنیا
نہ تو عارف بھی ناتقی ہی وہ ۔ ناتقی اور نا نقی ہی وہ
شیخ بولا کہ معرفت اپنی ۔ فرض سب پر کیا ہی رب غنی

آدمی وہ تی کیا مین خوش تھی ۔ اور باقی بھی ہاتھہ مین آدمی
نقل ہی لوگ اس سے پوچھے سب ۔ مرد پر اسم فقر آوے کب
اور لوگون نے اس سے یون پوچھا ۔ مرد کس وقت تائب ہو ویگا
بیس دن تک کبھی شام و سحر ۔ نہ لکھے کچھ گناہ بھی اُس پر
کہا عابد وہی ہی سن لیجے ۔ اول وقت پر جو فرض پڑہتے
اور زاہد وہی ہی نیک خصال ۔ دیکھے دنیا کو جو بچشم زوال
کہا تقوی ہی نہ جسکو ہووے مدام ۔ اسکی درویشی تھا وہ محض حرام
اور جو شکر معرفت کا ہی ۔ وہی بے شبہ جان تقوی ہی
قصد کرنا بھی رزق پر تیرا ۔ تجھے مولا سے دور کر دیگا
نقل ہی اسنے جب وفات کیا ۔ غایت فرح سے وہ ہنستا تھا
دیکھ اسکو طبیب بولا ہی ۔ کہ بلا شبہ یہہ تو زندہ ہی
لکھے ہینگے فضیلتین اکثر ۔ قدس اللہ سرہ الانور
قدوۂ اتقیا ولی اللہ ۔ بو محمد رُویم حق آگاہ
وقت کا اپنے تھا امام شہیر ۔ معتقد اسکے تھے صغیر و کبیر
اور تھا وہ جنید کا ہمراز ۔ اور فضل و کمال مین ممتاز
علم تفسیر مین وہ ذوالاکرام ۔ بسکہ رکھتا تھا ایک حظ تمام
اور یقین وہ بلند ہمت تھا ۔ اور بڑا صاحب فراست تھا
اور اکثر کیا تھا سیر و سفر ۔ وہ بلا نقد و زر توکل پر
نقل ہی یون کہا وہ صاحب دل ۔ عرصۂ بیس سال سے کامل
مگر حاضر ہوا ہی وہ در حال ۔ کہ تھا یہہ فضل قادر متعال
تشنگی مجھ پہ کیئی ہی غلبہ تب ۔ مین کیا آب ایک گھر سے طلب
اور عجب سے کہا وہ فرخ پی ۔ کہ بلا شبہ جو کہ صوفی ہی
دنکو [illegible] کیا ہون ترک وہ بین ۔ کبھی شب ہا رہبر پیا ہی نہین
کہا کسطرح حال ہوا اسکا ۔ اور کیسا ملال ہوا اسکا
اور ہرگز نہین وہ نیکو کار ۔ اور ہوتے ہین خلق اس سے فرار
اس سے پوچھے کہ او لا داور ۔ کہا کیا چیز فرض ہے بندے پر
جو نکہ قرآن مین ہی فرمایا ۔ وہین یہہ آیت شریف پڑہا

حکایت شیخ ابو محمد رویم

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ

ہر دو جب موجب شریعت ہو تو یقین باعث سعادت ہو
جانیے یہہ تو ایک نعمت ہی حق کے جانب سے ایک رحمت ہے
بالیقین یہہ تری مصیبت ہے ہر دو لیوین تو ایک آفت ہی
انکی صحبت مین ہی سلامتی باعث خیر اور برکت ہی
اور انکی طلب ہی صدق دوام معرفت حق کی ہی انکا مرام
اور کبھی گر کرے خلاف انکا نور ایمان اس سے لیوے خدا
اور لا فقر و افتقار کے ساتھ ہو علاقہ یقین اُسے دن رات
اور خصلت یہہ تیسری سمجھو اعتراض اور اختیار نہو
اور ایسا کہا وہ فرد وحید کہ حقیقی وہی ہی جان توحید
اور اپنے جفا سے ای گیانی بس فنا مین ہے سیکھے ہو فانی
اور بولا وہی ہی انس بجا کہ ہو وحشت تیرے مین یک پیدا
اور کہا انس کی وہی ہی صفت کہ تو غیر خدا سے لے خلوت
بھید اپنا بجاوے وہ اشرف اور رکھے گوش اپنے نفس طرف
اور کہا زہد ہی وہی ای خبیر کہ یہہ دنیا ہو تیرے پاس حقیر
کہا خایف وہی ہی سن لیجے کہ کبھی غیر حق سے وہ نہ ڈرے
نقل ہی وہ معین شرع متین آخر عمر بیچ اپنے یقین
اور کیا ہی قبول امر قضا اس سے مقصود تھا یہی اسکا
یون کیا ہی جنید صاف دل جا نیو ہم ہین فارغ شامل
اسکا ایسا تھا رتبہ برتر قدس اللہ سرہ الانور
قطب عالم سر آمد عرفا گوہر بحر علم و صدق و صفا
تھا وہ سلطان عارفان جلیل اور برہان سالکان سبیل
اور بعض سرایر تنزیل اور بعلم معانی تاویل
اور لطافت بیانین جیسی تھی اُسے نہین کسیکو بھی ویسی
کہتے ہین وہ جنید کا تھا مرید اور مرید وہین تھا سعید و رشید
دیکھے آ اسکے صومعہ مین جب صومعہ کی زمین بھگی ہی تب
بولا ایک بات یاد آئی مجھے وہی اس درد و غم مین لائی مجھے

کہا جب ہوئے خالق و اور تجھے گفتار ایک اور کردار
جبکہ تیرے سے پھیر لین گفتار رکھین باقی تیرے ہین کردار
اور کردار تجھ سے گر لیوین اور گفتار چھوڑین تیرے مین
اور بولا کہ خلق سے یکسر صحبت صوفیان ہی ہی بہتر
کیونکہ سب کی طلب ہی ظاہر شرع انکی مطلوب ہی حقیقت و ورع
اور جو چیز و نکی انکو ہی تحقیق نکرے انہین انکی جو تصدیق
اور بولا تصوف ای دلبر جان دینی ہی تین خصلت پر
اور یہہ خصلت ہی دوسری ای یار ہو محقق ببذل اور ایثار
اور تصوف وہی کہا سنئے نیک افعال پر قیام کرے
کہ تو اپنے ہوا سے باز آوے اور فانی و لا مین ہو اسکے
کہا توحید ہی وہی ای یار بشریت کے محو ہو آثار
ماسوی اللہ سے ای نیک عنوان بلکہ تیرے بھی نفس سے ہر آن
پوچھے کہتے ہین کسکو بول فقیر تب وہ اسطرح نے کیا تقریر
اور فرایض خدا کے لاوے بجا نا ہو اسمین قصور کچھ اصلا
اور آثار بھی جو ہین اسکے سب وہ مٹ جاوین بیچ تیرے دل
اور کہا وہ رضا ہی جمع خوشحال کرے احکام حق کا استقبال
اہل دنیا مین ہو گیا پنہان اور خلیفہ کا معتمد ای جان
وہان یک انکو بنا و خوب اس وسیلے سبب سے ہو محبوب
اور اگرچہ رویم ہی مشغول لیک فارغ ہی جانو وہ مقبول

ذکر شیخ ابن عطا رحمۃ اللہ علیہ

پیشوائے مشایخ ذیشان شیخ ابن عطا فخار زمان
اور یگانہ علوم شرع مین تھا اور مفتی اصول و فرع مین تھا
کوئی بھی آگے از شیوخ کرام اسکے مانند نہین کیا ہی کلام
رکھتے تھے اسکو محترم اقران معتقد اسکے تھے بشر و عیان
نقل ہی یک جماعت ہی آئی اس سے ملنے کے واسطے آئی
اور وہ رو رہا ہی زار و نزار پوچھے روتا ہی کیون ای نیک شعار
گرد اس صومعے کے پھرنے لگا اور مین آہ و زاری کرنے لگا

پوچھے کیا بولئے ہی اسکا سبب
بعد ازاں مین نے یک ہزار درم
تب بھی دلکو نہین قرار ہوا
سو اسیواسطے مین روتا ہون
کہا آگے جو مین نے پڑھتا تھا
بیچ غفلت سے پڑھتا تھا تب
یک سفر مین تھے پدر کے ہمراہ
کچھ نہین بولتا تھا ابن عطا
جانب پدر کر کے منہہ اپنا
تو نہین کھولتا ہی اپنی زبان
جب اسیکی یقین مشیت ہی
جب سنا ہی وہ جو رہیہ بات
آگے ہی کہتا یون ای شیخ اگر
کس لئے صوفیون نے ای فاخر
شیخ نے یون دیا ہی اسکا جواب
اسلئے لفظ خاص لاتے ہین
کہا ہر علم کو ہی ایک بیان
ہر طریقت کے ساتھہ با اخلاص
کہا آداب سے سنن کے یقین
ساری طاعات مین وہ ہی بدتر
پوچھے طاعات مین ای نیک سیر
کہا لغزش ہوی جب آدم سے
کہتے ہین وحی انپہ بھیجا رب
حقتعالی کہا ہی انکو ہم
بنی آدم کو بھی جہا نہین تمام
بولا جب خلق سے کنارا لے
بس تو ظاہر مین خلق ساتھہ دوم

اسطرح اُنسے کہنے لاگا تب
کیا بلله صدق ای اکرم
یاد آتے ہی زار زار ہوا
عقل اور ہوش اپنی کھوتا ہون
ختم یک رات دن مین کرتا تھا
اور تدبر سے پڑھ رہا ہون اب
گرے جو رونے انپہ ناگاہ
کر نظر آسمان پہ ہنستا تھا
رونے لاگا ہی اور کہنے لگا
جائی ہی درد کی تو ہی خندان
لب کشائی کی کسکو طاقت ہے
قتل سے اسکے ہی اٹھایا ہاتھ
مارا جاتا نہ کوئی تیرا پسر
ایسے لاتے ہین لفظ بس نادر
کہ یہی چاہتے ہین وہ بصواب
نہین لاتے ہین لفظ عام کتین
اور ہی ہر بیان کو ایک زبان
ہی بلا شبہ یک جماعت خاص
کرے آراستہ جو اپنے تئین
کہ تجھے عجب کا جو دیوے ثمر
بول طاعت ہی کونسی بہتر
اسپہ اشیا تمام ہین روتے
کہ نہین روتے کس لئے تم اب
عز و اجلال کی ہی میری قسم
مین تمہارے بناؤنگا خدام
بولئے پھر تو کس کے ساتھہ رہے
اور بہ باطن خدا کے ساتھہ مدام

کہ تھی لڑکائی جبکہ پیر بیتین
تا وہ اجر و ثواب حد ہوگا
آہ کیا حشر مین ہو حال مرا
پوچھے ہر روز کس قدر قرآن
اب تو پڑھتا ہون مین جو دو سیپال
نقل ہی اسکے سارے دس تھے پسر
باندھ دیکے وے چشم یک یک کے
نون پسر قتل ہو گئے ہین تب
ای پدر رحم کیا نہین ہی تجھے
شیخ بولا اسے ای جان پدر
وہی جانے یقین وہی دیکھے
ایک حالت ہوی ہی اسپہ نمود
نقل ہی ایک روز اس سے
سننے والونکو جس سے وحشت ہو
کہ کوئی بھی یہ طائفہ کے سوا
اور کلام اسکا ہی بہت عالی
ہر بیان کو بھی یک عبارت ہی
فرق جو کر سکیگا انہین بجا
جان اور دل کو اسکے رب غفور
اور بہتر سمجھہ وہی ہی گناہ
شیخ بولا مراقبہ بدوام
پر نہ روتے ہین اسپہ سیم و زر
کہے عاصی ہوا وہ جب تیرا
اول اور اعتبار جبر و نکا
نقل ہی اس سے کوئی یون پوچھا
پوچھا پھر کیا کرون مین اب فرما
نقل ہی ایکبار ابن عطا

یک کبوتر لیا کسیکا مین
اسکے مالک کو بخشدے تو خدا
کیا خدا کو جواب دیونگا
بول پڑہتا ہی تو ای عالیشان
پہنچا ہون تا بسورہ انفال
سب تھے سب صاحب جمال و ہنر
قتل ہر ہر کو وہ کرتے تھے
پہنچی دسوین کی آکے نوبت جب
جان دیئے آہ نون پسر تیرے
ہوا یہہ کام کسکی خواہش پر
گر وہ چاہے وہی بچالیوے
یون لگا کہنے ہوکے مضطر زود
کئی متکلمین نے یون پوچھے
وحشت و فکر اور کدورت ہو
راز انکا نہ جان لین اصلا
لطف سے کوئی بات نہین خالی
ہر عبارت کو یک طریقت سے
ہی اسیکو کلام کرنا روا
دیویگا نور معرفت سے نور
کہ کرے جسکے بعد ازان توبہ
بسکہ بہتر ہی طاعتون مین تمام
رحم لاتے نہین ہین کچھ اسپر
ہم نہین روتے اسپہ ای بولا
مین تمہارے لیے ہی تر باؤنگا
کہ مین خلوتمین بیٹھ جاؤن جا
شیخ بولا کہ رہ صباح و مسا
اپنے یارون سے اسطرح پوچھا

کس عمل کے سبب سے نزد خدا / ہوے سالک کا مرتبہ والا
کہے بعضون نے ای رفیع مقام / یا وہ از کثرت صلواۃ و صیام
کوئی بولا مجاہدے کے سبب / کوئی بولا مجاہدے کے سبب
کوئی بولا کہ بذل مال کرے / مال و زر صرف بے ملال کرے
شیخ ابن عطا نے فرمایا / کہ بلندی ہی نہین کوئی پایا
مگر از خوی خوش بلندی لی / نیک خلقی سے ارجمندی لی
نقل ہی جبکہ شیخ کو بہات / کئے منسوب زندقیکے سات
جابجا بات اسکی پھیلائیے / اور خلیفے تلک بھی پہنچائیے
ابن عیسی جو تھا وزیر اسکا / متغیر ہوا با ابن عطا
آہ اسپر کیا ہی ظلم و جفا / ناسزا باتین اسکے حق مین کیا
شیخ ابن عطا بھی سختی سے / بات اس سے کیا کرختی سے
شیخ پر وہ وزیر غصہ ہوا / آہ ظالم نے ایسا حکم کیا
موزہ اب اسکے پاؤن سے کھینچ / اور سر روے شیخ کے مارین
آہ مارے ہین ایسا اسکتین / کہ وہ بیہوش ہو گیا ہی وہین
تب وہ ظالم کے حق مین ابن عطا / بد دعا درگہ خدا مین کیا
اور بولا کہ دست و پا تیرے / اس جہان مین ہی حق نے کٹوادے
یہہ دعا کی کہ وہ گرامی شان / دی رضائے خدا پہ اپنی جان
ایک مدت کے بعد ای اکرم / وہ خلیفہ نے اسپہ ہو برہم
ہاتھ اور پیر اسکے کٹوایا / پس وہ خوار و ذلیل ہوکے موا
لیک بعضے مشایخ والا / حرف رکھتے ہین یہہ با ابن عطا
کس لئے بد دعا وہ اسپہ کیا / بلکہ اچھی دعا وہ کرنا تھا
عذر اسکا بھی یون کئے تحریر / کہ ستمگر برا ہی تھا وہ وزیر
اسلئے اسپہ بد دعا وہ کیا / تا بچین اس سے بندگان خدا
اور فراست سے جان لی یہہ بات / کیا کرین ظالمون نے اسکے سات
پس قضائے خدا پہ ہو راضی / لی ہی اسکی خوشی سے ہمرازی
حق ہی اسکی زبان کیا گویا / اور تھا درمیان وہ حاشا
لیک عطار نے کہا ایسا / کہ وہ بے شبہ نیک ہی جانا
کہ یہہ دنیا کی اس خرابی سے / بس تھا وہ تکا درجہ اسکو ملے
کیونکہ جو رنج اس جہان کا ہی / رنج عقبی کے آگے آسان ہی
پس وہ بے شبہ خیر ہی جانا / قدس اللہ سرہ الاذکا

ذکر شیخ ابراہیم ابن داؤد الرقی رحمۃ اللہ علیہ

قبلۂ اتقیائے پر تکریم / گنج عرفان شیخ ابراہیم
کہ ہی داؤد اسکے پدر کا نام / بھی رقی سے ہی مشہور وہ تمام
تھا یقین ز اکابر علما / مقتدائے مشایخ والا
ذی کرامات تھا وہ عالیشان / ذی ریاضات تھا وہ نیک عنوان
ہی نہایت بلند اسکا کلام / تھا وہ از کمل مشایخ شام
تھا جو شیخ جنید پر تکریم / اسکے اقران سے تھا یہہ ابراہیم
تھا ز یاران شیخ عبداللہ / جسکو کہتے جلا ای حق آگاہ
اور پایا تھا اسنے عمر دراز / اہل تقوے مین تھا بہت ممتاز
نقل ہی ایک روز ایک دلیر / ایک صحرا مین تھا ای نیک اندیش
دیکھ یک شیر قصد اسکا کیا / اور نزدیک اسکے آ پہنچا
دیکھکر اسکو منہہ زمین پہ رکھا / جلد وا پس بھی وہ چلا ہی گیا
کہ براہیم کا جو تھا خرقہ / سو وہ خرقے سے لیکے لگ گیا
اپنے حجتے پہ وہ سجادہ تمند / تب لگا یا تھا جان یک پیوند
سمجھا حرمت اسکے ہی وہ شیر / یون گیا ہی چلا کہ گئے دیر
اور اسطرح شیخ کہتا تھا / حق کی قدرت ہی آشکار سدا
اور کشادہ وہ ہین چشم بھی ای لطیف / لیک دیدار ہی نہ جانو ضعیف
اور کہا دوستی حق کی نشان / بندگی اسکی ہی بسر و عیان
اور یوہی نشان محبت رسول / ہی اسکی متابعت مقبول
خلق مین سب ضعیف تر ہی او / ترک شہوات سے جو عاجز ہو
اور قوی تر ہی سب مین وہ فاخر / ترک شہوات پر جو ہی قادر
کہہ کے انسان کی جتنی ہمت ہی / اتنی مقدار اسکی ہی قیمت
گر یہہ دنیا ہی اسکی ہمت ہی / جانو اسکی کچھ نہ قیمت ہی
گر رضائے خدا ہی ہمت ہو / اسکی قیمت کو تب نہ غایت ہو

اور توکل وہی ہی لیکن اہم / اسپہ ضامن ہی جسکا رب انام
اور زیادت کی جگہ ہووے طلب / رنج اور شغل کا وہی ہو سبب
ایک فقرا کی ہی سمجھ صحبت / دوسری اولیا کی ہی حرمت

ذکر شیخ یوسف اسباط رحمۃ اللہ علیہ

تھا مقرر زہد اسکا شرف یاد / صوفیہ مین اکرم عباد
اور اسے تھا مراقبے مین کمال / اور نہایت محاسبے مین کمال
انقطاع اسکو خلق سے تھا تمام / اور رہا تھا وہ از شیوخ کرام
لیک اس سے وہ کچھ نہ کھاتا تھا / اور کچھ خرچ مین نہ لاتا تھا
حال سے اپنے یون دیا ہی خبر / کہ چہل سال گذرے ہین مجھ پر
خرقہ کہنہ ہی میرا رہتا تھا / دایما اسپہ اکتفا کرتا
کہ مین سنتا ہون آہ دین اپنا / دو ہی جبے سے تو بیچ دیا
اسکی قیمت وہ سہ درم ہی کہا / دو درم سے وہ چیز تو مانگا
دوسرے بار نامہ یک بھرا / نام سے اسکے اسطرح لکھا
بس وہ نادان کیا ہی استہزا / کچھ وہ قرآن کی نہ قدر کیا
وے اگر ہووین آشکار و عیان / ہم کو زاید گنہ سے دین نقصان
تو بھلائی سے اسکے ہنسنے سے / حق سے امید کسطرح رکھے
تو مین کرنے سے اچھے جہاد / دوست رکھتا ہون اس عمل کو زیاد
کیجے لازم تو آپ پر تقوی / رکھ سدا اپنے دلمین خوف خدا
رہ مراقب تو اسطرح دل سے / غیر حق کوئی نا تجھے دیکھے
بولی غایت ہی کیا تواضع کا / شیخ یوسف نے انکو فرمایا
اور کہا ورع جسکا ہو تھوڑا / اسکو زاید عمل کی دیوین جزا
اور نشان ہی یہی تواضع کی / مان لے حق سخن کسی سے بھی
اور جو رتبہ مین ہو تیرے سے بڑا / عزت و حرمت اسکی لاوے بجا
اور نعمت جو ہووے تجھ کو عطا / شکر اسکا مدام لاوے بجا
اور سیارے تونگر دیکھے اگر / بس تکبر کرے تو شام و سحر
ایک تو چھوڑ دین جو ہی موجود / اور کرین ترک خواہش مفقود
اور ہووے صفائی معنا / اور معز زعزیز سے ہونا

اور بولا کہ جو کفایت ہی / تجھ کو پہنچے بغیر زحمت ہی
بولا دنیا مین ہی دو چیزین بس / تیسری چیز کی نہ کیجے ہوس
ہین کلام اسکے ایسے ہی نادر / قدس اللہ سرہ الفاخر
متقی اور مخلص محتاط / شیخ عارف ہی یوسف اسباط
زمرۂ تابعین ہین سے قبیل / فرد کوئی نہین تھا اسکا مثیل
اور اسکے ریاضتین ہین عجب / ہین مقالات اسکے عالی سب
پایا میراث گرچہ وہ اکرم / جانو ستر ہزار نقد درم
بن کے خرمے کے پتے صبح و مسا / اسکی مزدوری لیکے کھاتا تھا
مین بنا پیرہن پنیا یا کبھی / عاریت کا نہ اپنے ملک سے بھی
تھا حذیفہ جو مرعشی ای یار / اسکو یوسف نے یون لکھا یکبار
بیچنے بازار مین تو جا العزیز / ہی خریدا کسی سے کوئی چیز
تجھ کو پہچانتا تھا جسنے / دو درم سے ہی وہ دیا ہی تب
کہ جو بندے نے ہی پڑھا قرآن / پھر یہہ دنیا کے دکھا ہی جہان
اور کہا خوف ہی مجھے ہر حال / ہم جو کرتے ہین روز و شب اعمال
اور بولا کسیکے دلمین ای یار / محترم ہووین درہم و دینار
اور بولا مرے سے گر یک بات / کام یک بہر حق ہو صدق کے ساتھ
اور لکھا تھا اسیکو یہہ مضمون / کہ وصیت تجھے مین کرتا ہون
اور جو سکھلا ہین تجھے ایمان / کر عمل اسپہ تو بستر و عیان
اور شبلی نے یون دیا ہی خبر / پوچھے یوسف سے لوگ یون اگر
کہ پڑے پہلے جسپہ اپنی نظر / آپ سے اسکو جان لین بہتر
اور تواضع اگرچہ تھوڑی ہو / پاوے اجر کثیر اسپہ سنو
اور جو درجہ مین ہو تیرے سے کم / کرے نرمی تو اسکے ساتھ بہم
اور اس سے اگر کبھی ہو قصور / احتمال اسکا تو کرے بہ ضرور
اور غصہ کو اپنے کھاوے تو / حق کے جانب رجوع لاوے تو
اور ایسا کہا وہ نیک آئین / زہد کے دس علامتین ہین یقین
اور بجا لاوین خدمت معبود / اور ایثار بہر رب ودود
اور کرے احترام مشفق کا / اور مباح جو نہین نہ بدلاوے بجا

نفع عقبیٰ کی ہو بری خواہش / اور بہت تھوڑی ہی ہو آسایش
ایک مشتبہات ہی ہو رنگ / بچے شبہات سے ای نیک ننگ
اور تفتیش سے بھی دور رہے / اور تشویش سے نفور رہے
اور یقین زیادہ و نقصان / رات اور دن نظر رکھے ہر آن
اور طلب ہو رضائے رحمان کی / اور کرنا ادا امانت بھی
پھیرنا نہ ہو موضع آفات / اور رہنا بھی دور از عادات
اور مباہات و فخر سے بھی تمام / ہووے دوری بغیر شبہ مدام
اور مراقب جو ہووے ای لبیب / یہہ ہین اسکے سمجھ علامت چند
چیز ایسی کو وہ پسند کرے / حق تعالی کے وہ پسند رہے
اور کرنا وہ عزم نیک سدا / بالیقین ہی رضائے خدا
کم و زاید بھی ہو جو آئین / جانے وہ حق کے ہی طرف تمیز
حق تعالی کے ساتھ ہو مدام / دلکو اسکے سکون اور آرام
خلق سے انقطاع کر دیوے / دل لگا وہ بس خدا ہی سے
کہا صادق کے ہین یہ چند نشان / کہ برابر رکھے وہ دل ہی ہان
قول اور فعل کا ہو ایک ہی ڈھب / اور اپنی ثنا کرے نہ طلب
اور ریاست بھی چھوڑ دین ہو ملول / کرین دنیا پہ آخرت کو قبول
قہر کرنا بھی اپنے نفس پر / یہہ علامات صدق مین کبیر
اور توکل کے ہینگے یہہ آثار / اسپہ رکھے عمل بسر و جہار
کہ جو چیزوں کی حق لیا ہی ضمان / دل سے اسپہ سدا رہے شادان
اور جو اسکو غیب سے پہنچے / اسپہ راضی وہ جان و دل سے رہے
انکو سونپے اسیپر سر و عیان / دل رکھے کاف و نون کے درمیان
یعنی کافی اسکا اسے آئین / جان لین حق سے ملا ہی نہین
اور قدم رکھنا در عبودیت / باہر آنا بھی از ربوبیت
یعنی ہرگز نہ لیوین فرعونی / چھوڑ دیوین خودی کبر منی
اور یقین اختیار بھی چھوڑین / اور علاقونکا سلسلہ توڑین
نہ رکھین خلق سے کبھی امید / بلکہ حق سے رکھین قوی امید
اور حقایق کے درمیان ہو وصول / اور دقایق کی معرفت کا حصول
اور بولا عمل تو کر ایسا / کہ کوئی جانتا ہی یون گویا
اس عمل کے سوا نہین جھگڑا / اور کہا انس کے ہین یہ آثار
پہلے دن رات اسکو خلوت ہو / خلق سے اسکے دل مین وحشت ہو
اسکو لذت ہو ذکر مین حق کے / اور ہو رحمت عجائب بین اسے
مارنا چنگ حق کی طاعت مین / رات اور دن سدا عبادت مین
اور بولا ہری حیا کی نشان / بالیقین انقباض دل ہی جان
اور جو دیدار حق کی عظمت ہے / بھی حیا کی سمجھ علامت ہی
بات کرنیکے آگے غیر قصور / وزن کر دیکھنا سخن کو ضرور
عذر کرنا ہے جو کام اپر / دور رہنا وہ کام سے اشہر
اور فرح و شکم بھی گوش و زبان / اپنے رکھنا نگہ بسر و عیان
اور جو ہی حیا ہین ڈھب / ترک آرایش اسکی کر دینا
نہ ہو دنیا پہ اعتماد کرین / گور اور مردگون کو یاد کرین
شوق کے بھی علامت و آثار / یون کیا ہی بیان وہ نیک شعار
کہ بلا شبہ وقت رحمت مین / موت کو اپنے آپ دوست رکھین
اور صحبت مین اپنے سر و علن / رکھین اپنی حیات کو دشمن
اور فکر خدا سے لین نسبت / اور تفکر کے وقت لین قربت
اور بولا تلاش قوت حلال / ہی یقین فرض تجھ پہ در حال

ذکر شیخ ابو یعقوب بن اسحق النہرجوری رحمۃ اللہ علیہ

بین کلام اسکے ایسے فیض شمیم / قدس اللہ سرہ الاکرم
ابو یعقوب یہی بن الاسحاق / پیشوا سے مشایخ آفاق
قدوہ صاحبان جذب و کمال / زبدہ عارفان صاحب حال
اور اسکے نفیس بین کلمات / ہی بھرے فاید ہے ہر یک بات
سخت تر تھے مجاہد اسکے / اور مکمل مراقبات اسکے
فیض صحبت مین وہ رہا اسکے / تھا مجاور حرم مین سو برس سے
اور عمر جو کہ تھا ابن العثمان / جو ہی نیکی سے مشتہر بجہان
ایک ساعت بھی وہ کبھی صلا / نہ جدا تھا ز طاعت مولا
وہ مین دنیا سے کیا رحلت / حق تعالی کی اسپہ ہو رحمت

اور سدا سوز اسمین تھا کامل
بسکہ یکدن بارگاہ خدا
نقل ہی اس سے پوچھا کوئی
کہا یک نے کہ ہو تو اب صایم
شیخ بولا کئے و ہے پر دو خطا
بس تضرع سے اور زاری سے
اسنے بولا کیا مین ایسا ہی
کشتی اس بحر کی ہی جان تو ہی
اور تونگر جو مال و زر سے ہوا
حق سے یاری بچا ہے جو سر ان
اور تو نعمت کا جب کرے کفران
کہ تو کم خواب ہووے اور کم خوار
بندگی مین ہی حق کے صبح و مسا
سو وہ کذاب مدعی ہی یقین
ایک شادی ہی حق کی طاعت مین
تیسری یاد ہاے مولا جب
پہلی طاعت مین خلل اسکے رہی ہے
تیسری کوئی شی کا نا ہو یاد
اس سے پوچھے کہ جو ہی عارف تر
جب ہو غیر حق یہ اسکی نظر
ڈالا آتش مین اسکو جب نمرود
نفس سے اپنے تب وہ غایب تھا
جب توکل مین وہ ہی غلبات
اور آتش نہ دیوے اسکو ضرر
پوچھے لوگ اس سے ای خدا آگاہ
اور کرین علم کا ہی استعمال
جب سنا یہ سوال وہ ذیشان

نہین سنتا تھا ایک دم خوشدل
اسکی باطن مین پہنچی ہی یہ ندا
دل مین پاتا ہون تیرے یک سختی
کہا و سفر تو کر لازم
بلکہ کیجے علاج یہ اسکا
درگہہ حق مین یہ دعا کیجے
سختی وہ دل سے تیرے دور ہوی
اور مسافر ہین سارے خلق خدا
سو وہ درویش ہی ہمیشہ کا
تو ہمیشہ کا ہی اسے خذلان
تب باقی رہے وہ نعمت جان
اور ہمیشہ کرے تو کم گفتار
جو خدا کی رضا نہ ڈہونڈیگا
اسکے دعوے اپر گواہ نہین
دل لگے اسکی جب عبادت مین
بالیقین خلق کو بھولجاوین سب
نہ عبادت مین کچھہ قصور کرے
مگر اللہ جس سے ہووے شاد
کیا تاسف کرے کسی شی پر
کیون تاسف کرے کسی شی پہ
پوچھا جبرئیل اس سے زود
نظر اسکو نتھی بہ غیر خدا
تب چلین آگ پر خوشی سے سات
تیر بھی نا کریگی اسپہ اثر
پائین کسطرح ہم خدا کی راہ
اور رہین ذکر حق مین ہر حال
تب پڑہا ہی یہ آیت قرآن

اکثر اوقات مین وہ روتا تھا
ای فلان جب یقین ہی تجہہ
دو بزرگون سے جا کے مین تجہہ ملا
یہہ دونو کام مین کیا بضرور
شب کو جب خلق سارے سوجاوین
مین ہون حیران تیرے کام اندر
کہتا تھا ایک بحر ہی یہہ جہان
کہا سیری طعام سے جو لیا
حاجتین اپنے خلق سے جو کہے
کہا نعمت کو وہ نہین ہی روا
کہا اصل سیات ای دل شاد
اور شہوات اپنے چہوڑے تو
اور فنا و بقا مین ہر ساعت
اور بولا ہی یون وہ شیخ زمان
دوسری جبکہ حق سے قربت ہو
اور بندہ جو حق سے ہووے شاد
دوسری دنیا و اہل دنیا سے
کہا عارف تر او ہی ہی جان
کہا عارف ہی جو کہ اہل یقین
اور توکل وہ ہی کہا ای فہیم
کہا ہی حاجت تری تو بول یقین
کہا اہل توکل ایسے ہین
ڈالین آتش بھی لاکے انپہ اگر
بعضے اوقات ایسے آتے ہیں
وہ کہا جاہون رہنا دور
پوچھے لوگون نے صوفیین کون

خاص وہ وقت التجا و دعا
کام رحمت سے کیا ہی بندے کو
مشورت اسمین النفس سے مین نے کیا
پر وہ سختی ہوی نہ دل سے دور
تب اکیلا ہی جا تو مسجد مین
ای خدا میری دستگیری کر
آخرت اسکا ہی کنارا جان
ہی ہمیشہ کا وہ سمجھو کا
وہ ہمیشہ کا بے نصیب رہے
تو کرے جبکہ شکر حق ہر حال
ہی یہی خوب اسکو رکھیے یاد
سلسلہ شہوتو نکا توڑے تو
ساتھ جسکے ہو عبودیت
تین خصلت مین ہی خوشی سبھی جان
اور سب بندگون سے فرقت ہو
یہہ نشان اسکے تین ہین کہہ یاد
دایما صبح و شام دور رہے
حق تعالی مین جو رہے حیران
غیر حق کو وہ دیکھتا ہی نہین
جو کیا ہی جناب ابراہیم
کہا حاجت مجھے ترے سے نہین
جب توکل خدا پہ کرتے ہین
تو نہ زنہار ہووے انکو خبر
کاٹے تجہہ کو تو رنج پاتے ہین
رہین وہ ذات عالمون کے حضور
کہا تصوف ہی بول ای ماہ رو

تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ

یعنے انکی جو یک جماعت تھی / دار فانی سے وہ گذر ہی گئی
اور یہان جو کہ تم کماؤ گے / تم جزا اُس عمل کی پاؤ گے

ذکر شیخ سمنون محب رحمۃ اللہ علیہ

عصر مین اپنے وہ یگانہ تھا / قدوۂ کمل زمانہ تھا
تھے اشارے لطیف تر اسکے / اور لطایف شریف تر اسکے
تھا محبت مین بے نظیر وہ جب / نام سمنون محب ہے اسکا لقب
اور وہ اقران سے تھا تقدیم جان / فیض پایا تھا انسے سر عیان
کہ محبت کو وہ دیا تقدیم / معرفت کی اپر سمجھی سلیم
قاعدہ اور اصل راہ خدا / ہی محبت ہی اسکے پاس بجا
ہو محبت مین جب تلک کامل / نہ وے حال و مقام ہون نازل
ہوا ایک شہر پر جب اسکا گذر / لوگ اس شہر کے ملے اکثر
وعظ کہنے لگا ہی بیوسواس / پر نتھے سامعین دقیقہ شناس
کہی تاثیر اسکی جب باتین / آئین جنبش مین سارے قندیلین
نقل ہی ایکدن وہ شیخ زمن / جب محبت مین لاگا کہنے سخن
پھر اتر سر سے ہاتھ پر آیا / گود مین اسکے بعد آ بیٹھا
چونچ سے اسکے خون ہوا تھا روان / بس وہین گر پڑا دیا ہی جان
کرنے سنت کی پیروی بفلاح / آخر عمر مین کیا ہی نکاح
اس سے سمنون کو بڑی الفت / ہوئی پیدا بوجہ بشریت
واسطے ایک قوم کے آجان / ایک جھنڈا لگے ہین لا رہا
اور وہ جھنڈے کے نور سے ایجان / بس منور ہی حشر کا میدان
کہیے جھنڈا یہہ انکا ہی ریاب / جو محبان حق کے ہین احباب

یحبهم و یحبونه

شیخ یہہ بات سنکے ہو خوشدل / آپ بھی آئین جا ہو داخل
شیخ سمنون ہونے لاگا تب / کس لئے مجھکو ہانکتا ہی اب
کہا سمنون اسکو ای صاحب / کہ مجھے لوگ بولتے تھے محب
آئی تب یہہ ندا کہ ہاتف غیب / کہ محبون سے ہی تو تھا بیریب
تھی فرشتے سے جان محبون کے / نام کو تیرے محو کر ڈالے

جو بجالائے ہین وہ نیک عمل / بس جزا اسکی پاوینگے وہ کل
اسکے ایسے نکات ہین اکثر / قدس اللہ سرہ الانور
رہنمائے مسالک عرفان / شیخ سمنون محب گرامی شان
بالیقین ذات باصفا اسکی / بس محبت ہی یک آیت تھی
عصر کے سب مشایخ کامل / تھے بیقین اسکے فضل کے قائل
صحبت شیخ سری سقطی / شیخ سمنون محب کو حاصل تھی
اور محبت مین ایک مذہب خاص / جان وہ رکھتا تھا صاحب اخلاص
جو ہین جو سر شیوخ عالیشان / انکا مذہب ہی اسکے عکس مین جان
کیا مقامات اور کیا حالات / کرین اس سے نزول وہ درجات
نقل ہی کر کے حج بیت اللہ / جبکہ رجعت کیا وہ حق آگاہ
ہوئے مشتاق سارے وعظ کے جب / چڑھا منبر پہ لا علاج ہو تب
تب قنادیل کی طرف رخ لا / چند باتین کیا وہ بحر ہدا
مارکر ایک دوسری کو وہین / پارہ پارہ ہو سب گرے زمین
ایک پرندے نے تب ہوا اتر / سر پہ بیٹھا ہی شیخ کے اکثر
پس مین ہے اپر وہ بیچارہ / اسقدر اپنی چونچ سے مارا
نقل ہی جب شباب گذر گیا تھا / اسنے اپنا نہین نکاح کیا
اسکی بی بی سے یک لڑکی / عمر جب تین سال اسکی ہوی
سو اسی شب وہ خواب دیکھا ہے / کہ قیامت کا روز آیا ہی
اور وہ جھنڈے کے نیچے با اکرام / لوگ اس قوم کے کھڑے ہین تمام
شیخ سمنون دیکھ کے پوچھا / کہ یہہ جھنڈا ہی کون لوگون کا
وے محبان خدا کے ہین ایسے / شانہین جن کے یہہ ہین فرمانے
دوست جو حق کے دوست ہین لبریز / وہی سب اس علم کے نیچے ہین
اُنسے یک شخص آکے ای باہر / چاہا سمنون کو کرے باہر
بولا سمنون کو وہ صاحب دل / تو نہین ہی یہہ قوم مین داخل
پر ہر دل سے ہی خدا آگاہ / میری نیت سے ہی سدا آگاہ
لیک جس وقت ہو گیا مایل / تیری دختر طرف ہی تیرا دل
آہ سمنون جب یہہ بات سنا / حالت خواب مین ہی رونے لگا

اور اٹھا ہاتھ التجا کے تب / آہ کہنے لگا اے میرے رب
بس اسیکو یہہ راہ ہے تو اٹھا / تبھی مقبول ہوگئی وہ دعا
اہل خانہ کہے ہماری پر / جانئے اب چڑی تھی یہہ دختر
نقل ہے جو کہ تھا غلام خلیل / بدگہر بد صفات تھا بے قیل
بیچا دنیا سے آہ اپنا دین / پایا دنیا کی عزت و تمکین
تا مشائخ کی شان و عز و وقار / تا خلیفے کے پاس ہو زنہار
شیخ سمنون کی وے عزت / جبکہ بغداد مین لئی رفعت
تب غلام خلیل ہو مضطر / باندھا ہے اسکی دشمنی پہ کمر
قابو یہہ وہ ڈھونڈھتا تھا پر وسو / کرے رسوا آسے خلیفے پاس
بھیجا سمنون پاس اسکو وہین / دیوے تا وہ فریب اسکے تئین
بعد ازان وہ جنید پاس گئی / مدعا اپنا ہے بیان کئی
پھر غلام خلیل سے ملکر / باندھی ہے بہتان آہ سمنون پر
سن خلیفے نے اسکو غصہ ہوا / قتل سمنون کا ارادہ کیا
گرچہ وہ چاہتا تھا یہہ دل سے / قتل کا اسکے حکم کر دیوے
ہوگیا لا علاج و عاجز جب / سوگیا بیقرار ہو اس شب
ہاتھ سے ملک تیرا جاویگا / دیکھا اپنا کہ تو پاویگا
شیخ سمنون کو بلایا ہے / عز و حرمت سے پیش آیا ہے
جب غلام خلیل یہہ دیکھا / اور اسکا حسد زیادہ ہوا
آخر عمر مین خدا اسے انام / مبتلا کر دیا اسے بہ جذام
ایک تھا شیخ باصفا دستار / یہہ حکایت کسی نے اس سے کیا
شیخ سمنون پہ اتہام کیا / اسنے اچھا نہین یہہ کام کیا
اسکے اعمال سے بھی یک حصہ / پہنچتا تھا انہونکو صبح و پگاہ
بات یہہ جب سنا غلام خلیل / بس پشیمان ہوا غلام خلیل
اور جو مال و منال رکھتا تھا / صوفیہ کے ہی پاس بھیج دیا
شیخ عطار بولتا ہے بیان / دیکھئے صوفیہ کی عزت و شان
انکی جو فضل کا کرے اقرار / رتبہ کیا اسکو دیویگا دادار
کہا ذکر خدا مین ہووے مدام / جو نکہ کہتا ہے قادر علام

کہ حقیقت مین وہ مری دختر / مانع راہ ہووے میری اگر
گھر مین یک شور و غل پڑا ہے جب / ہو کے بیدار کہا ہے پوچھا تب
ناگہاں اس سے گر پڑی ہے وہ / اور اسیوقت مر گئی ہے وہ
دے تصوف سے اپنی وہ شہرت / جا خلیفے کی پائی ہے قربت
معتمد اسکے پاس ہو کر خوب / کہتا اس سے شیوخ کے وہ عیوب
کوئی راغب نہ ہووے انکی طرف / رہے پس انکا ہے عز و شرف
اور اقطار (کنارہا) مین ہوا مشہور / جا بجا اسکا ذکر تھا مذکور
رنج بیحد ہے اسکو پہنچایا / اور بہت اسپہ افترا باندھا
ایک زن کو ترا تھا حسن و جمال / اور وہ رکھتی تھی زیور و زر و مال
چاہی سمنون سے جا وہ اپنا نکاح / پر قبولا نہین وہ اہل فلاح
وہ بھی نہین التفات فرمایا / بلکہ ہے دور اسکو کروایا
اسنے یہہ سنکے ہوگیا مسرور / جا خلیفے سے تب کہا ہے ضرور
شیخ سمنون کو کیا ہے طلب / اور جلاد کو بلایا تب
بند لیکن ہوئی ہے اسکی زبان / نہین پایا کلام کا امکان
خواب مین کوئی آکہا اس سے / قتل سمنون کو اگر تو کرے
صبح دم جبکہ ہوگیا بیدار / وہ پشیمان ہوگیا بسیار
اور بہت اس سے معذرت چاہا / عز و اکرام سے روانہ کیا
باندھا پھر اسکی دشمنی مین کمر / اسکی بدخواہی مین تھا شام و سحر
رنج سمنون کو جو دیتا تھا / انتقام اسکا یہہ خدا نے لیا
سنکے اسطرح اسنے کہنے لگا / یک طریقت مین ناپسند تھا
اسکو اشیاخ باصفا کے سات / اسطرح جب نزاع تھا دن رات
حقتعالی اسے شفا دیوے / اسکے اعمال تا انہین پہنچے
اور علانیہ جلد توبہ کیا / اور ندامت کی جلد راہ لیا
پر قبولے نہین ہین وے زنہار / اسکو واپس کئے ہین کر انکار
انکے انکار سے جو باز آوے / یون خدا اسکو سرفراز کرے
کہتے ہین رتبہ محبت سے / شیخ سمنون سے سوال کرے

اذکروا اللہ ذکرا کثیرا

کہا جو حق کے دوست تھے بے مین   بالیقین تھے وے اشرف ارین

المرءُ معَ مَنْ احبَّہٗ

اور محبت کہا بہت ہی شریف   اور نہین کوئی چیز اس سے لطیف
کہا دعوا یقین محبت کا   کہین ہر سفلہ نا کرے اصلا
اور جب فقر سے کئے ہین سوال   کہا اسطرح تب وہ بحر کمال
نقد سے جون ہو انس جاہل کو   انس جون مال سے ہو غافل کو
اور تصوف ہی کہا العزیز   نہ تیری ملک سے ہو کوئی چیز
ہین کلام اسکے ایسے ہی انور   قدس اللہ سرہ الازہر
صاحب زہد و صاحب تقوی   ذو الکمال و مدارج علیا
سب مشائخ مین فرد الوقت تھا وہ   صوفیین بیچ معتبر تھا وہ
اور بڑے خدمتون سے تھا مشہور   اصل مین تھا ز شہر نیشاپور
ابو عثمان او جنید کے سات   فیض صحبت کی تھی اسکو ثبات
نقل ہی اسنے بولا تیس سال   مین توکل بیچ حج کیا خوشحال
پوچھے کسطرح وجہ یہہ جانا   تب دیا یون جواب وہ دانا
بات یہہ مجھ پہ تب ہی آئی گران   کہ بجا لاؤن مان کا یہہ فرمان
آہ تھی وہ ہوائے نفسانی   نہ برائے رضائے ربانی
مان کی خدمت مین بھی سعادت تھی   نفس پر کس لئے گران آئی
بالیقین مکر نفس کا ہی سبب   سحر سے اسکے پیادہ دیو رب
ہوئی اسیر پیاس غالب تر   پہنچا پس یک مکان کے در پر
ہاتھ مین لیکے ایک کوزۂ آب   ایک لڑکی نے جلد آئی شتاب
کوزۂ آب لیکے اس سے پیا   اور در پر اسیکے بیٹھ گیا
بو محمد نے اس سے بولا تب   مین کیا تیرے گھر سے آب طلب
صاحب خانہ جبکہ تھا عاقل   اسکو سمجھا یہ شیخ ہی کامل
تجھکو دیتا ہون کر نکاح اسے   تا ہو دارین مین فلاح اسے
پدر دختر کا ہو بہت خوشدل   کر کے بالفور یک بڑی محفل
اور بہ حمام جلد بھجوا کر   بو محمد کو غسل دلوا کر
شیخ حجرہ مین جب ہوا داخل   نہین عورت طرف ہوا مایل

دوستان حق کے ہین سنگ حق کے سات   جو نکہ فرمائے شاہ موجودات
پس محبان خدا کے سر دو جہان   حق کے ہی ساتھ مین ہر دو جہان
اور پوچھے محب یہ دنیا مین   کس لئے بول آفتین لا دین
جب بلا دیکھے بھاگ جاو تمام   اور جو صادق ہی دل سے لاو قیام
شیخ سمنون کہا وہی ہی فقیر   کہ جیسے فقر سے ہو انس کثیر
نقد سے ہو فقیر کو وحشت   جیسے جاہل کو فقر سے وحشت
اور نہو ملک تو کسی ہی کا   تو خدا کا ہو او رخدا تیرا

ذکر شیخ ابو محمد مرتعش رحمۃ اللہ علیہ

زبدۂ سالکان پاک سیر   بو محمد ہی مرتعش اشہر
او رتجرید مین بشام و سحر   کئی ملکون کا وہ کیا تھا سفر
شیخ بو حفص کو وہ دیکھا تھا   پایا تھا مین اسکی رویت کا
بعد شونیزیہ مین آکے رہا   وہین دنیا سے انتقال کیا
بعد ازان جبکہ مین نگاہ کیا   وجہ اسکا ہوا نفس سے تھا
کہی یک روز یون مری مادر   پانی اب یک گھڑا تو لا ای پسر
مین نے سمجھا کہ سیزدہ سالہ   جو کیا حج کعبہ والا
گر کیا ہوتا وہ برائے خدا   ہوتی مطلوب گر رضائے خدا
اس مشقت کو جانتا آسان   حکم مادر کو جانتا یہہ گران
نقل ہی ایکدن وہ نیک نہاد   گذرا اندر یک محلہ بغداد
وہ کھڑا رہکے اس جگہہ بیتاب   اہل خانہ سے تب ہی جا یا آب
دیکھ کر آہ اسکا حسن و جمال   اسکا مفتون ہو گیا در حال
بعد آیا ہی صاحب خانہ   تھا وہ ہشیار اور فرزانہ
ایک لڑکی نے لا کہ آب دئی   اور مرے دل کو اپنا صید کی
پس کہا وہ تو ہی مری دختر   تیری خواہش اگر ہے اسپر
بو محمد یہہ سنکے شاد ہوا   اور یہہ بات کو قبول کیا
وہین عقد نکاح اسکا کیا   اور ضیافت کیا خوشی کی ادا
خرقہ اس سے وہین نکلوایا   جامۂ فاخرہ پہنوایا
ہو گیا ہی نماز مین مشغول   اور دعا و نیاز مین مشغول

اور ایسے مین ہو وہ ناشاد
کرنے لگا ہی نالہ و فریاد

که وہی خرقہ لا مرا دیئو
اور یہہ پوشاک فاخرہ لیئو

پھینک ڈالا انکا لکر وہ لباس
پہنا خرقہ وہی بلا وسواس

اپنی زن کو وہین دیا ہی طلاق
باہر آیا لیا ہی اس سے فراق

پوچھے کیا حال ہی تو فرمایا
تیرے باطن مین یہہ ہوی ہی ندا

یک نظر تو کیا جو غیر طرف
ہاتھ سے اپنے کھویا یہہ شرف

تو جو پہنا تھا صالحونکا لباس
تجھ سے کھینچا گیا بلا وسواس

اور وہی شوق گر دہریگا تو
اور نظر دوسری کریگا تو

آشنائی کا بھی لباس یقین
تیرے باطن سے ہم نے لیونہی چھین

نقل ہی اس سے یون کہ یکبار
کہ فلان شخص ای نکو اطوار

دیکھے پانی پہ ہم نے چلتا ہی
اور دیکھے ہوا مین اڑتا ہی

کہا یہہ بات سنکے وہ تحقیق
کہ خدا اسکو دیوے یہہ توفیق

کہ خلاف اپنی وہ ہوا کا کرے
اپنے شہوات نفس کو چھوڑے

ہی یہہ بہتر ہوا مین اڑنے سے
اور پانی اوپر بھی چلنے سے

نقل ہی یون کہا وہ قدوۂ دین
کہ مقرر مرے عمل سے یقین

تا رسے مین نجات پاؤنگا
یا بہشت برین مین جاؤنگا

تو وہ بیشک فریب پایا ہی
نفس اپنا خطر مین ڈالا ہی

فضل حق پر جو اعتماد کرے
حق اسے تب بہشت مین بھیجے

جو نکہ فرمایا قادر یزدان
کی تلاوت یہہ آیت قرآن

قُل بِفَضلِ اللهِ وَبِرَحمَتِهِ فَبِذٰلِكَ فَليَفرَحُوا

پوچھے مولا کی دوستی کامل
بندہ کس چیز سے کرے حاصل

کہا مولا جسے رکھے دشمن
بس لگے آپ بھی اسے دشمن

ہیگی دنیا وہ چیز نامرغوب
بالیقین وہ خدا کی ہی مغضوب

اور تصوف کی یون کیا تعریف
کہ یقین وہ ہی ایک حال لطیف

اپنے صاحب کو گفتگو سے تمام
کرے غایب وہ ای نکو انجام

اور بلا شبہ ایکدم مین آئے
بارگاہ خدا مین پہنچاوے

پھر وہان سے اسے وہ لیجاوے
تا رہے حق ہی اور وہ نہ رہے

نقل ہی اسکے معتقد با دب
ایک وصیت کیے ہین اس سے طلب

کیا ارشاد انکو بیوسواس
جاؤ تم صدق دل سے اسکے پاس

جسکی صحبت تمہارے حق مین بجا
ہووے بہتر مرے سے صبح و مسا

اور مجھے چھوڑ دیجیو اسیر
کہ تمہارے سے وہ رہے بہتر

اسکے ایسے کلام ہین الطف
قدس اللہ سرہ الاشرف

صاحب وجد و عشق و قربت و وصل
ابو عبد اللہ بن محمد فضل

ذکر شیخ ابو عبد اللہ محمد بن محمد فضل رحمۃ اللہ علیہ

تھا خراسان کے مشایخ سے
کمّل عارفانِ راسخ سے

بس ریاضت مین بیعدیل تھا وہ
اور فتوت مین بیمثیل تھا وہ

تھا مرید اسنے خضرویہ کا
اور وہ ترمذی کو دیکھا تھا

ابو عثمان کو اسکے ساتھ مدام
تھا رسوخ اور اعتقاد تمام

جو نکہ نامہ اسے لکھا یکبار
کہ شقاوت کے کیا ہین کہہ آثار

شیخ ایسا لکھا جواب اسے
تین آثار ہین شقاوت کے

پہلی اسکو خدا نے علم دیا
اور محروم وہ عمل سے رہا

دوسری ہو عمل کی بھی توفیق
پر نہ اخلاص اسمین ہو تحقیق

تیسری صالحونکی صحبت سے
پر نکرتا وہ انکی حرمت

ابو عثمان سنکے یہہ کہتا تھا
مین یہہ قوت اگر رکھا ہوتا

ابو عبد اللہ کی ہی خدمتمین
رہتا سب عمر فیض صحبت مین

تا مرا ستر باطنی ہی جو
اسکے دیدار سے منور ہو

ابو عبد اللہ بلخ مین ای ...
پایا لوگون سے ہی جفا بسیار

اور زبان طعن کی دراز کئے
لوگ اسکو بہت ہی رنج دئے

جد وجہد سے وہ گیا ہی تب
کہ گیا ہی وہ عرض لیکن یارب

صدق اسنے اٹھا نویے تاخیر
کی اجابت دعا یہہ رب قدیر

بلخ مین بعد اسکے بالتحقیق
پھر نہ کوئی ہوا یقین صدیق

نقل ہی اس سے یون ہو سایل
کہ سلامت صدور کی حاصل

ہووے کس چیز سے تو فرمایا
انکو ارشاد یون کیا ہی تب

کہ بہ حق الیقین قیام کرے
اور برا اسکا اہتمام کرے

کہ حقیقت مین یک حیا ہی وہ　با یقین ہو صحیح ثبت ہی وہ
بعد علم الیقین اسے دیوین　اس سے عین الیقین کو تا دیکھین

جب تک عین الیقین ہو اول　بعد علم الیقین ہی اکمل
کعبۃ اللہ جو نہین دیکھا　ہو علم الیقین اسے اسکا

ہوا معلوم بس کہ علم یقین　بعد عین الیقین ہوا ہی یقین
اور عین الیقین کے آگے　جاننے علم ایک جو آوے

ہمت و اجتہاد سے ہوگا　متردد ہو در صواب و خطا
آوے علم الیقین جب ای یار　اس سے عین الیقین کے اسرار

وہ بلا شبہ و ریب دیکھیگا　اس سے یک اطمینان ہویگا
جون کوئی چاہ مین پڑا ہووے　اور اسی چاہ مین پڑا ہووے

بعد باہر اسے جو لے آوین　اور یہہ آفتاب و کھلاوین
دیکھے وہ آفتاب بے حیرت　جب وہ دیکھا کریگا بکثرت

ملکہ اسکا ہوویگا کامل　علم اسکا اسے ہو تب حاصل
پس اسی علم سے وہ نیک شعار　دیکھیگا آفتاب کے اسرار

اور بولا بگوشۂ خاطر　ہو بدینا مرید جب ناظر
تو طرف اس مرید کے مت دیکھ　کہ یقین وہ نہین مرید ہی نیک

اور کہا چار چیز ای ہمام　جان لوگون سے ہو جدا اسلام
اولا جو کہ جانتا ہووے　جبکہ اس پر کوئی عمل نہ کرے

دوسری جو پہچانتا ہووے　کرے ایسے عمل جہالت سے
تیسری جو پہچانتا ہی یقین　شوق دل سے نہ ہووے نہ تسکین

چیز چوتھی یہی ہی سن لیجے　علم پڑہنے سے لوگ کو روکے
کہا سہ حرف علم ہین ای فہیم　یعنے ہی عین اور لام اور میم

عین سے علم لام سے ہی عمل　کہ عمل ہی ضرور ای اکمل
میم سے ہووے مخلص ای ذیشان　اپنے علم و عمل مین سر و عیان

اور بولا بزرگ تر مردم　اہل عرفان مین ہین وے جانو تم
جو ہو ثابت بہت شریعت مین　اور حضرت کی حفظ سنت مین

اور بولا محبت ای ہشیار　ہی بلا شبہ جاننے ایثار
اور اسکے چہار معنے ہین　خوب تر یاد رکھ تو انکے تئین

اور لاوے دل سے ہووے ذکر دوام　اور خوش حال ہووے اسے مدام
دوسری ذکر حق سے با تکریم　اسکو حاصل ہوا یک انس عظیم

تیسری چھوڑ دیوین سب اشغال　محو الفت مین حق کے ہو ہر حال
چوتھی حق کو ہی اختیار کرین　اسکی الفت مین جان نثار کرین

جونکہ قرآن مین کہا ہی رب　آیت پاک یہہ پڑہا ہی تب

قل ان کان اباءکم وابناءکم واخوانکم
وازواجکم وعشیرتکم واموال ن اقترفتموھا وتجارۃ تخشون کسادھا و
مساکن ترضونھا احب الیکم من اللہ ورسولہ وجہاد فی سبیلہ فتربصوا
حتی یاتی اللہ بامرہ واللہ لا یہدی القوم الفاسقین ۝

پس محب حق کے جو ہین نیک نہاد　دوست رکھتے ہین حق کو سب زہاد
اسکے باتین لطیف ہین انور　قدس اللہ سرہ الازہر

ذکر شیخ ابوالحسن بوشنجی رحمۃ اللہ علیہ

جسکو تھی راہ حق مین یکرنگی　شیخ دین بو الحسن ہے بوشنگی
صادق کار دیدہ صاحب دل　زاہد عصر عارف و واصل

تھا مشائخ مین وہ بڑا عالم　تھا طریقت کے ملک کا ناظم
تھا خراسان کے اکابر سے　پیشوایان ذو المفاخر سے

بو عثمان اور ابن عطا　اور جریری کو اسنے دیکھا تھا
تھا ہمیشہ بعالم تجرید　بسکہ ثابت قدم وہ فرد وحید

اسنے بوشنج سے عراق کو جا　شا کہا ہے دراز انہین ہا
اور دیکھا تھا بو عمر کو وہ　اور کئی شیخ معتبر کو وہ

پھر وہان سے گیا بہ نیشاپور　اور گذارا وہین وہ عمر ضرور
بعد بوشنج کو وہ آیا جب　اسکو زندیق کہنے لاگے تب
وہان موسوم زہد سے وہ ہوا　ہوا اسکا وہان بڑا چرچا

نقل ہی گم کیا تھا اپنا خر ایک بقال شہر کا اس شہر
شیخ کہنے لگا ہی اسکتین کہ ترا خر بجانتا ہون مین
پر نہین پاتا تھا وہ بقال شیخ نے تب بدرگہہ متعال
عذر بقال کرنے لاگا وہین مین نے یہہ بات جانتا تھا یقین
لیک مجھکو بدرگہہ مولا بالیقین آبرو نہین اصلا
نقل ہی ایکدن وہ جاتا تھا ایک ترکی نے آ اُسے مارا
آہ یہہ تونے کیا حرکت کی اُسنے سنتے ہی بہت ندامت لی
شیخ اسکو کہا کہ فارغ رہ کہ نہین ہمکو ہی ترے سے گلہ
وہ حرکت یقین جہان سے ہوی وہان ہرگز غلط نہووے کبھی
بات گذری یہہ اسکے خاطر مین پیرہن یہہ فلان فقیر کو دین
پیرہن اپنا اپنے تن سے نکال دیا خادم کے ہاتھ مین فی الحال
پائیخانے سے آئے تک باہر کیونکہ تاخیر کی تو آوے فاخر
کہین لیجاوے یہہ مری نیت اور آجاوے دوسری نیت
وہ کہا حق کے نعمتین کھاتے بالیقین گھٹ گئے یہہ انت مرے
اور پوچھے ہین لوگ اس سے کہ مروت ہی کیا بیان کیجے
کہ ملک جو ہین کاتب اعمال تا مروت ہو اُنسے خوش منوال
کہا نہین ہی حقیقت اب اسکی مگر اُسکا ہی نام ہی باقی
اور تصوف سے پوچھے وے سر بار کہا اسطرح تب وہ نیک شعار
اور بولا کہ ہی وہی توحید کہ تو جانے بصدق دل ای سعید
کہا اخلاص ہی وہی خوشحال نہ لکھین جسکو کاتب اعمال
اور ہرگز کوئی بنی آدم اس سے آگہہ ہوسکے کوئی دم
کہ تو آگے سے کھاوے اپنے نان لقمہ چھوتا لیا کرے بدہان
اور جانے جو حصہ ہو تیرا قوت تیرے سے وہ ہوویگا
آپ کو جو عزیز رکھیگا خوار اسکو خدا نے کردیگا
کہ خدا اپنے لطف و رحمت سے تیرے فتنے سے ہی بچاوے تجھے
آہ جاتا خدا سے ہی دنیا شیخ آ اسکے خواب مین بولا
جا تو دنیا ہی مان اگر جاہے قبر پہ خواجگان دنیا کے

پکڑا وہ بو الحسن کا دامن آ کہنے لاگا کہ دیجے خر میرا
تو نے غلطی سے مجھکو پکڑا ہی کیون تو ناحق مجھے ستاتا ہی
ہاتھ اپنے اٹھا کیا ہی دعا گم ہوا تھا سو خر وہین آیا
کہ نہین تو لیا ہی میرا خر نہین یہہ شان تیری ای رہبر
مین نے سمجھا کہ جب کرے تو دعا خر مرا تب مجھے خدا دیگا
لوگ اسکو کہے کہ ای نادان یہہ فلان شیخ ہی شہیر جہان
شیخ کے پاس دوڑ آیا ہی عذر خدمت مین اسکے لایا ہی
وہ حرکت ہوی جو تیرے سے ہم ترے سے نہ دیکھتے ہین آئے
نقل ہی ایک خزای دانا جاکے بیٹھا تھا وہ بر پاخانہ
وہین خادم کو اپنے بلوایا پائیخانے کے پاس وہ آیا
اور کہا یہہ فلان فقیر کو دے کیا خادم نے عرض یون اس سے
شیخ بولا مجھے یہہ خوف ہوا تا نہ شیطان ہو راہزن میرا
نقل ہی اس سے یون کئے ہین سوال بولی شیخ کیا ہی تیرا حال
اور شکایت مین حق کے پیری ہان تھک گئی ہی بغیر و شبہ و گمان
کہا جو کچھ کئے ہین تجھ پہ حرام دور رہنا مدام اُنسے تمام
اور اسطرح اس سے پوچھے ہین یہہ تصوف تو کسکو کہتے ہین
آگے اسکے نہین تھا اسکا نام پر حقیقت تھی اسکی با اکرام
کہا کرنا قصیر ہی امل اور ہر کرنا مداومت بہ عمل
نہین مانند اسکے کوئی ذات (المبدء) کرے اس اعتقاد پر تو ثبات
یعنے باطن مین وہ ہے پنہان نہ تباہ اسکو کرسکے شیطان
اور پوچھے کہ ہی توکل کیا انکو اسطرح تب وہ فرمایا
اور لقمے کو خوب ترجابے دیر اور اطمینان سے کھاوے
کہا جو آپ کو رکھیگا خوار کرے اسکو بلند حق ای یار
اور جا ہاں کسی نے اس سے دعا یہہ دعا اسنے تب ادا کیا
نقل ہی ایک رات ایک درویش آ گرا اسکی قبر پر دل ریش
قبر پر جب ہمارے آوے تو حق سے دنیا کبھی نہ چاہے تو
قبر پر جب ہمارے آویگا یہہ دعا کر بہ بارگاہ خدا

حقتعالی کرم سے از کونین / قطع ہمت تری کرے سے مین

ذکر شیخ محمد علی حکیم الترمذی رحمۃ اللہ علیہ

ہی محمد علی حکیم سلیم / ترمذی سے ہی مشتہر وہ فہیم
اور بشرح معانی ای اکرم / تھا یقین ایک آیت اعظم
اور بھی اسمین شفقت وافر / اور اخلاق و سیر فاخر
سب علوم و فنون مین فاضل / اور ظہور و بطون مین کامل
اہل ترمذ سے بس جماعت ایک / کرتے تھے اسکا اقتدا سے نیک
علم تھا اسکا علم ربانی / بہرہ ور تھا بفیض حقانی
سر و ظاہر مین مجتہد تھا وہ / اور مقلد نتھا کسیکا وہ
اسکو کہتے تھے اولیا کا حکیم / کہ تھی حکمت مین اسکو شان عظیم
صحبت اسکی یقین وہ پایا تھا / فیض انسے بہت اٹھایا تھا
کیا اس سے مناظرہ یکبار / متحیر ہوا ہی وہ بسیار
شہر ترمذ مین اسکے عصر مین ہان / شخص ایسا نہین تھا کوئی جان
اور تھا اہل شہر سے محجوب / ذکر مولا کا اسکو تھا مرغوب
یہہ بھی عازم ہوا ہی ساتھہ انکے / دوسرے شہر کی طرف جاوے
کہی مادر سے ای نور بصر / کہ ضعیفی تری ہی اب مجھپر
پس مجھے کسپہ چھوڑ کر جاوے / کون خدمت مری بجا لاوے
کیا ناچار تب وہ ترک سفر / اور گئے دو رفیق وہ ملکر
بیٹھہ کر زار زار روتا تھا / اور کہتا تھا درد سے ایسا
ہو سکے وے آوین عالم و فاضل / آہ رہ جاؤن مجہی مین جاہل
پوچھا روتا ہی کیون بدر ملال / تب وہ ظاہر کیا ہی اپنا حال
کہ اسی جا سبق مین یون تجھے / جلد تر تو انہون سے بڑھ جاوے
یونہی وہ تین سال درس دیا / علم مین اسکو بس کمال ہوا
شیخ بولا یہہ دولت والا / والدہ کی رضا سے مین پایا
کہا ابو بکر اس طرح سن تو / کہ مقرر ہر ایک شنبہ کو
اور ابوبکر نقل یہہ لایا / شیخ یک روز مجھکو فرمایا
پس چلا اسکے ساتھہ بتعجیل / نہین تھوڑی بھی کچھ ہوئی تو دلیل

ایسے اسکے کلام ہین اعلی / قدس اللہ سرہ الوالا
حامی دین معاون سنت / فخر دوران مزین ملت
تھا شیوخ کبار سے ای یار / اسکی شہرت تھی چو طرف بسیار
اور احادیث کی روایت مین / تھا یگانہ وہ حفظ سنت مین
اور تھین اسکی ریاضتین بسیار / اور فضل و کرامتین بسیار
بھی شریعت مین اور طریقت مین / مجتہد تھا خیار ملت مین
اور مدار اسکے جان مذہب کا / بیشک وہ سب علم پر ہی تھا
اور وہ رکن رکین ملت تھا / بالیقین وہ حکیم امت تھا
صاحب کشف و صاحب اسرار / اور حکمت کے اسمین تھے انوار
خضر دیکھی بوتراب جو تھا / اور ابن جلا جو تھا تسرا
ساتھہ یحیی معاذ کے بھی یقین / تھا کلام اسکو ای نکو آئین
اور تصانیف اسکے ہین اکثر / اور متداولہ ہین اور اشہر
کہ وہ سمجھے کلام کو اسکے / اور سر مرام کو اسکے
اسکی لڑکائی مین وہ شخص ای یار / طلب علم پر ہوئے تیار
اپنی مادر کے پاس جا کر تب / کی اجازت سفر کی اس سے طلب
اور کہی تو ہی ایک میرا پسر / ہین ترے سوا کوئی دیگر
اپنی مادر سے جب یہہ بات سنا / درد دل اسکو یک ہوا پیدا
گذرے جب پانچ ماہ بعد ایجان / وہ گیا ایک دن بگورستان
عمر ضایع مری ہی در تعطیل / ہین وے میرے رفیق در تحصیل
ایسے مین ایک پیر نورانی / ہوا ظاہر بحکم ربانی
تب کہا ہی وہ پیر پاک سیر / کہ ہمیشہ یہان تو آیا کر
شیخ اسبات کو قبول کیا / اور ہمیشہ وہین وہ جاتا تھا
ہوئی معلوم پس سے یہہ بات / کہ یقین خضر تھا وہ پاک صفات
بعد آتا تھا خضر ای اکرم / واقعے کہتے پوچھتے باہم
خضر آتا تھا جان پاس انکے / بیٹھہ کر ہر دو بحث کرتے تھے
کہ مجھے ایک جا لیجاؤن / مین گذارش کیا کہ حاضر ہون
یک بیابان مین جا پہنچے ہم / اور ناگاہ اسمین دیکھے ہم

سبز تھا ایک درخت اسمین ہرا
یہین یک شخص جائے زیبا
اسکو اکرام سے ہی بلوایا
تخت پر جو بزرگ بیٹھا تھا
شیخ تب اس سے یک سوال کیا
شیخ پھر اس سے ہی لیا رخصت
ایک ساعت ہی بعد گذرے جب
کیا ارشاد تب وہ شیخ جلیل
کہا مین یک گھری مین کیونکر بقلیل
اور حقیقت سے اسکے کیا سروکار
کہ مرے نفس کو مطیع کرون
کہا شاید یہہ نفس کو مولا
تھا مرا ایک دوست اسکو کہا
تاکہ جیحون مین اسکو ڈالون
اور ایسے مین موج یک آئی
ای مرے خالق ای مرے مولا
اور جب مین ہوا ہون ناامید
اسی ساعت کے پس برکت سے
اور ابوبکر یون دیا ہی خبر
اور بولا کہ جزو یہہ لیجا
دل نہ چاہا ہی آہ میرا تب
شیخ پوچھا کہ تونے دیکھا کیا
بات یہہ سنکے مین کیا ہون عجب
ایک صندوق سر کھلا آیا
قصہ یہہ شیخ سے مین آکے کہا
کہا مین صوفیہ کے علم مین ہان
ہان مرا بھائی خضر پاک نسب

تخت زر اسکے نیچے ایک ہرا
باشرف تخت پر وہ بیٹھا تھا
تخت پر اپنے اسکو بٹھلایا
جانب چرخ یک اشارہ کیا
وہ معظم اسے جواب دیا
تا کرے اپنے گھر طرف رجعت
ہم نے ترمذ مین آکے پہنچے تب
کہ تھا وہ دشت آل اسرائیل
پہنچے در دشت آل اسرائیل
ہوا خاموش مین نے تب ناچار
طاعت ایزدی مین اسکو کہون
کیا دوزخ کے واسطے پیدا
دست و پا باندھ میرے وہ باندھا
اور پانی مین غرق ہو جاؤن
اور کنارے پہ مجھکو پہنچائی
نفس ایسا کیا ہی یہہ پیدا
تب برکت سے اسکے رب وحید
اسی حالت مین وہ حرمت سے
کہ سنو ایک روز وہ رہبر
اور جیحون مین اسکو ڈالکے آ
کہ وہ پانی مین ڈالدون اب
مین نے بولا کہ کچھہ نہین دیکھا
اور وہ جزو لیگیا ہون تب
اور وہ جزو جلد اسمین پڑا
کہا ہان اب تو ڈالکر آیا
ایک تصنیف اب کیا تھا جان
وہ مرے سے یقین کیا تھا طلب

اور پانی کی ایک نہر روان
شیخ نے جا اسے کیا ہی سلام
لوگ پھر ہر طرف سے آنے لگے
تب ہوا ہی طعام یک نازل
کہا باتین جواب مین بسیار
بعد مجھکو کہا کہ اب تو جا
پوچھا ای شیخ کونسی تھی وہ جا
اور وہ مرد باصفا ای یار
کہا ہی تجھکو پہنچنے سے کام
نقل ہے شیخ نے یہہ فرمایا
بات یہہ ہو سکی نہین ای رشید
یا نون اس دوزخی کو مین کیونکر
اور وہ دوست جب وہانسے گیا
اور ناگاہ تب جو مارا آب
مین نے امید اپنی تب چھوڑا
نہ تو جنت کے سازوار ہی وہ
راز میرا ہی مجھہ پہ کھولدیا
غایب اپنے سے ہو گیا ہون مین
کہ تصانیف سے ہی وہ اپنے
مین نے دیکھا تو اسمین لکھا تھا
مین لیجا اسکو اپنے گھر مین رکھا
شیخ بولا کہ تو نہین ڈالا
اور جیحون مین اسکو ڈالا ہون
بعد سر اسکا بند ہوا ای یار
مین کہا ہی تجھے خدا کی قسم
کشف و تحقیق اسکی ای ہشیار
اسکے فرمان سے ہی یک ماہی

پاس تھی اس درخت کے ایجان
وہ اٹھا دے جواب با اکرام
شخص چالیس آکے جمع ہوئے
وہ تناول کئے ہین سارے مل
کچھہ نہ سمجھا ہون اس سے مین زنہار
فضل حق سے تو اب سعید ہوا
اور وہ مرد کون تھا فرما
ہی یقین اس زمانکا قطب مدار
اور نہین پہنچنے سے کیا ہی مرام
کہ مین ہر چند بات یہہ چاہا
آخر اس سے ہوا ہون ناامید
پس گیا مین کنار جیحون پر
مین نے پہلو پہ لوٹنے لاگا
دست و پا میرے کھل گئے ہین شتاب
اور تسبیح بول کہنے لگا
نہ سزاوار دار نار ہی وہ
مین جو چاہا تھا اسکو بتلایا
بالیقین جب تلک جیا ہون مین
دیا یک جزو ہاتھہ مین میرے
مغز بے شبہ سب حقایق کا
کہا پانی مین ڈالکر آیا
جلد جا اب تو ڈالدیکر آ
وہین جنبش مین آئی ہی جیحون
اور جیحون بھی ہی پائی قرار
کہا ہی یہہ بھید تو لئے اسدم
پر ہی سارے عقول پر دشوار
بس وہ صندوق جان لائی تھی

اور وہ پانی کو حکم حق کا ہوا
خضر آ جلد سب نکالا ہی
شیخ کہتا تھا مین کوئی تصنیف
تنگ جب ہو تا وقت مجھ پہ یقین
نقل ہی اُسکے وقت ہی جد
جھونپڑی شیخ ایک کہتا تھا
اور نہین تھا وہ جھونپڑی کو در
دیکھا اس روز آکے ستر بار
کہ ہین تشریف مصطفےٰ لائے
ایک کتے کے واسطے آخر
آہ اس شیخ کا جواب سلام
عمر باقی اسکی خدمت مین
لطف و مہر و شفقت وافر
یا الٰہی مخالفت تیری
یا الٰہی مین اس سے توبہ کیا
نقل ہے شیخ ایک مدت سے
کبر تھے بچے کے دہوئی اسکا آب
وہ جہاڑی سے ڈالدی ناگاہ
وہ کہا تو جو بار کھینچا ہے
ایکدن ایک سے وہ بچاتا تھا
دیکھ اسکو بلائی وہ بدکار
انگو خوب تر سواری وہ
کی کیون بھاگتا ہی یون تن سان
درد مین اسکے جان نکلی وہ
کیا اپنا مطالعہ حالات
اسکی حاجت مین گر دیا ہوتا
کہا ای نفس بے حیا بدکار

جلد پہنچا وسے خضر کو وہ لجا
اور نزدیک اسکے لایا ہی
نہین اسواسطے کیا ای شریف
اس سے دیتا تھا انکو تسکین
شہر مین اسکے ایک تھا زاہد
کچھ نہ رکھتا تھا اور اسکے سوا
شیخ نے آکے جب کیا ہی نظر
کہ گئی ہو وہ خود ہی ای ہشیار
اور اسطرح اسکو فرمائے
کرے ایسی مساحت ظاہر
نہین دیتا تھا وہ ای نیک انجام
وہ گذارا ہی فیض صحبت مین
کرتا اس روش ہم یہ وہ ظاہر
ہی کسی امر مین تیرے سے ہوی
اب تو انکو صلاح ہے لے آ
چاہتا تھا کہ خضر کو دیکھے
طشت مین تھا بھرا معہ شتاب
وہ نجاست بڑی ہی شیخ آئے
یمن سے اُسکے مجھ کو دیکھا ہے
شیخ تھا خوبرو جمیل جزا
ملتفت وہ نہین ہوا زنہار
طرف اس باغ کے نہ گذری وہ
دیکھ کھو دیوے گی مین اپنی جان
عشق مین اسکے ہی موئی ہی وہ
آہ تب اسکو یاد آئی وہ بات
بعد تو بیہی کر لیا ہوتا
کیا ترے آہ زشت ہین کاتا س

نقل ہی ایکبار تصنیفین
اور بولا اسے بنو تو طول
کہ کہین یہہ فلان بنایا ہی
نقل ہی یک ہزار پر یکبار
شیخ پر اعتراض کرتا تھا
جبکہ واپس ہوا ہی وہ حج سے
نہین جاتا کہ اسکو جا ملئے
پس وہ زاہد جو اسکا منکر تھا
ای فلان کیا تو اسکا ہی ہمسر
وائی چاہے گر سعادت تو
دیکھ یہہ خواب ہو گیا مضطر
اور کرتے ہین نقل اسکے عیال
کچھ نہ کھاتا تھا اور روتا تھا
سو اسیواسطے یقین انکو
ہم بھی تب جلد توبہ کرتے تھے
نہ ملاقات اسکی ہوتی تھی
شیخ جمعے کے دن لباس اجلا
وہ کیا صبر اور کچھ نہ کہا
نقل ہے اپنے وہ جوانی مین
ایک عورت ملی اُسے در حال
یہہ خبر اُسنے ہی سنی یک روز
بھاگنے لاگا شیخ دیکھ اُسے
تب بھی ہرگز نہ التفات کیا
بعد ازان شیخ جب ہوا بوڑھا
کہ وہ عورت جو میری ہو مفتون
جب یہہ خطرہ اُسے خطور کیا
نہ جوانی مین یہہ گناہ ہوا

اپنے ڈالا ہی سارے پانی مین
آپکو رکھ یہہ شغل مین مشغول
ایسا خطرہ نہ مجھ کو آیا ہی
دیکھا خالق کو خواب مین یار
اس سے نین اعتقاد دہرتا تھا
کتی یک اسمین قوالی بھی بجے
سمجھا شاید کہ خود بخود جاوے
ہی اسی رات خواب یہہ دیکھا
اور کرے اعتراض تو اسپر
کر ادا اسکی جا اطاعت تو
اور آیا ہی دوست شیخ کے گھر
آیا غصہ مین جب وہ با اجلال
اور کرتا تھا یون جنسے ادعا
لایا میری مخالفت پر تو
یا زنا اسکے خلاف سے آتے
کہتے ہین یک کنیز تھی اسکی
پہن مسجد طرف ہی جب نکلا
وہین فی الحال خضر کو دیکھا
اسکے ہنگام کامرانی مین
صاحب عز و مال و حسن و جمال
شیخ یک باغ مین ہی جلوہ فرما
بیٹھا لاگی ہی وہ بھی تب اسکے
ایک دیوار کود پار ہوا
کیا یک دن محاسبہ اپنا
آخر اپنا جو کر لئی ہی جی ن
وہین پر خوف و بیقرار ہوا
اب ترا حال یہہ تباہ ہوا

اس بدبلا سے مین تو ای بد انجام
بعد ایسے ریاضتون کے تمام

نفس پر زجر کرنے لاگا ہی
درد سے آہ بھرنے لاگا ہی

بعد سہ دن بعالم رویا
پایا ہی رویت رسول خدا

غم نکر اسکا جمع خاطر رہ
کام مین اپنے تو نہ قاصر رہ

نقل ہی یون کہا وہ پاک شعار
کہ مین بیمار ہو گیا یکبار

کہا نے تو تھے مجھہ سے جو خیرات
اب وہ موقوف ہو گئے ہیہات

کام جو ہو ویگا تر سے یقین
کام سا وہ کبھی ہمارے نہین

کہا یہہ سنکے مین نے شرم کیا
اور وہین دل سے اپنے توبہ کیا

اور آداب ظاہری اکثر
وہ بجا لایا ہو کے شام و سحر

اور انوار بخشش رحمان
پاوے بس اپنے دلمین وہ رخشان

اور منشرح اسکا ہو سینہ
ہووے یک فیض حق کا گنجینہ

جبکہ یہہ باتین اسکو حاصل ہو
تب وہ کامل ہو اور مکمل ہو

جو فتوحات و حکمتین فاخر
اسکو اس راہ مین ہوئین ظاہر

جب سنین خلق اسکا حسن کلام
اور کرین اسکا عزت و اکرام

نفس پھر اسکا ہو ویگا مغرور
آہ پھر آویگا بدی پہ ضرور

ابتدا مجاہدے مین بجا
لذت اپنے مین وہ جو پایا تھا

جونکہ یک ماہی دام سے کودے
جا کے دریا مین جلد تر وہ گرے

نفس توحید کی فضا تک جا
جبکہ پہنچا ہو ایکبار بجا

اور ہو ویگا وہ بڑا مکار
صید کرنا ہی پھر اسے دشوار

نفس ہی ایک دشمن مکار
اس سے بیفکر تو نہ رہ زنہار

اور شیطان نہان ہو بیٹھا ہی
دشمنی وہ بھی تیری چہتا ہی

حکایت

اور وے اس زمین پر آئے
اور ہوئے دور ایک دوسرے سے

ایک مدت نہین ملے ہر دو
وا ایما در وہین رہے ہر دو

کہین یکدن گئے تھے آدم جب
وہین ابلیس جلد آیا تب

اور کہا اسکو رکھہ تو یکساعت
کہ مین آتا ہون جا کے باسرعت

پوچھے یہہ کون ہی کہین حوا
کہ ہی ابلیس کا ہی یہہ بیٹا

ترک عصیان پہ یہہ پشیمانی
کھینچتا ہی یہ محض نادانی

بیٹھا ہی تین دن اسی غم مین
اور اسی درد و رنج و ماتم مین

دیئے تسکین اسکو سرور دین
کہ ترا ای فلان قصور نہین

اسکے تب دل کو اطمینان ہوا
فارغ البال شادمان ہوا

میرے اوراد اور وظایف سب
اس سے موقوف ہو گئے ہین سب

تب یہہ آواز غیب سے آئی
ای محمد یہہ کیا ہی بات تری

سہو و غفلت سے ہووے تیرا کام
اور ہی صدق سے ہمارا کام

اور اسطرح سے وہ کہتا تھا
جبکہ سالک ریاضتین کھینچا

اور اخلاق پاک کی تہذیب
فضل حق سے ہوئی ہوا اسکو نصیب

اور اسکے سبب سے اسکا دل
پاوے پھر ایک وسعت کامل

اور توحید کی فضا مین یقین
آوے اس باصفا کا نفس وہین

چھوڑے خلوت کو تب وہ پاک نہاد
لیوے راہ ہدایت و ارشاد

کرے اسکا بیان لوگون سے
خلق کے ساتھ اختلاط کرے

اور اسکو بزرگتر جانین
قدر و عزت کو اسکے پہچانین

شیر سا ایک جست لاویگا
اور گردن پہ اسکے بیٹھیگا

وہی لذت ہو پھر زیادہ تر
اسکا میدان ہو کشادہ تر

غوطے ایسے وہ بحر مین مارے
کہ اسے پھر کوئی پکڑ نہ سکے

پھر بدی پر اگر وہ باندھے کمر
تو وہ اول سے ہو ویگا بدتر

اولا تو کیا اسے مغلوب
اب وہ کر دیوگا تجھے مغلوب

اور یہہ آفت جو ہم کئے ہین بیان
یاد رکھہ اس سے کر حذر ہر آن

یہہ حکایت تو یاد رکھہ مت بھول
ہی محمد حکیم سے منقول

جبکہ جنت سے آدم و حوا
ہین نکالے گئے بحکم خدا

کیونکہ آدم نے ہند مین اترا
اور جدے مین حضرت حوا

بعد ہر دو ملے بفضل خدا
اور توبہ ہوا قبول انکا

نام اسکے پسر کا تھا خناس
اسکو لایا جناب حوا پاس

کہکے اسطرح وہ گیا اسدم
بعد تشریف لائے ہین آدم

چھوڑ مجھہ پاس وہ گیا ہی کہین
آویگا کوئی دم مین پھر وہ لعین

سکے آدم نے یہہ ہو ہی حصول / پوچھے تو کیوں کئی ہی اسکو قبول
تہ کرتے تو کرتے بھی سکے کئی / ایک یک جھاڑ سے وہ لٹکے تھے
اپنے بچے کو وہ کیا ہی طلب / اس سے حوا نے یوں کہیں ہیں تب
پھر سخن جب سنا ہی وہ مردود / اپنے بچے کو وہ پکار زود
وہ گیا اور یونہی دوسرے بار / لاکے بچے کو اپنے وہ بدکار
کہے اسکو نہ چھوڑ پھر آدم / کر خفا مجھ پہ ہووینگے آدم
پھر کے آدم نے آکے جب دیکھے / اور حوا را پر ہیں غصہ سے کئے
پھر کے بچے کو اسکے مار دئے / اور اسکو جلاکے راکھ کئے
ڈال یوں راکھ وہ گئے ہیں جب / وہ شقی لعین نے آیا تب
پھر پکارا ہی وہ شقی نے اسے / اسکے ذرات سارے جمع ہوئے
بار سیوم بھی آہ وہ ملعون / کہا حوا سے چھوڑ جاتا ہوں
سخت تر اسکو وہ دیا ہی قسم / ہوئیں راضی وہ لا علاج آدم
جانے اللہ ہی بھید ابلیس کا / ضمن میں اسکے کیا نہاں ہوگا
ہووے دلگیر پیچ کھائے ہیں / اور جوش غضب میں آئے ہیں
جلد آدم نے اسکو ذبح کئے / اور تب اسکا قلیہ بنوائے
بعد ابلیس پھر کے آیا ہی / اور بچے کو اپنے مانگا ہی
کہا مقصد مرا ہوا حاصل / اب ہوا مطمئن میرا دل
اپنا مقصود میں نے پایا اب / وہی قرآن میں کہا ہی رب
یعنی تم جانو ہی وہی خناس / ڈالے سینہ میں خلق کے وسواس
کہا جو ہیں صفات نفسانی / چاہیئے انکو سب کرے فانی
جوں نکات پہ ایک درہم بھی / گر ہو باقی نہووے آزادی
جسکو بالکل کئے رہیں آزاد / اسکو مجذوب کہتے ہیں کہ یاد
جب تک کچھ کہ نفس باقی ہی / وہی آزادی حقیقی ہے

یَجْتَبِیْ اِلَیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَیَهْدِیْ اِلَیْهِ مَنْ یُّنِیْبُ

وے ہیں اہل ہدایت ای آگاہ / جو انابت سے ڈھونڈیں اسکی راہ
شعبۂ ثالثہ نبوت سے / کرکے اُن کسب کو دیوینگے
نصف سے تک کے پاوے جو اکمل / سب مجاذیب میں ہے وہ افضل

اور بہت خشم میں وہ آتے ہیں / پس وہ بچے کو مار ڈالے ہیں
پھر کے آدم چلا گئے ہیں کہیں / بعد آیا ہی وہ شقی لعین
دیکھ آدم نے اسکو غصہ ہوئے / اور بچے کو تیر قتل کئے
ہو گئے جمع اسکے سب اعضا / اور بے شبہ جلد زندہ ہوا
کہا حوا سے چھوڑ جاتا ہوں / رکھ اسے پھر میں جلد آتا ہوں
وہ بہت عجز وانکسار کیا / الغرض چھوڑ دیکے اسکو گیا
کہے ابلیس سے وہ زشت صفات / آہ سنتی ہی کیوں تو اسکی بات
ڈالے ہیں آدمی اک دریا میں / اور ڈالے ہیں آدمی صحرا میں
اور بچے کو اپنے ہی مانگا / اسکا احوال سب کہیں حوا
مثل اول کے جلد زندہ ہوا / پاس ابلیس کے ہی آبیٹھا
نہیں راضی ہوئیں ہیں وہ زنہار / کئیں اسبات سے بہت انکار
پھر کے آدم نے آکے جب دیکھے / اور حوا سے اسطرح بولے
کر تو یوں دشمن خدا کی بات / سنتی ہی اور نہ سنتی میری بات
اپنے بچے کو اسنے تیسرے بار / لایا ہی صورت غنم یہ ای یار
آدھا قلیہ تو آپ کھائے ہیں / آدھا حوا کو بھی کھلائے ہیں
کہیں حوا سے اسکا سب احوال / سنکے یہہ بات ہو گیا خوشحال
کر تھا مقصود بس یہی میرا / کروں سینہ میں آدمی کے جا

الْخَنَّاسِ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ

ہووے وہ نوع جن و انسان سے / تم پناہ مانگو ویسے شیطان سے
ایک بھی باقی گر رہے ای یار / نہیں آزاد ہووےگا زنہار
آہ بندہ وہ یک درم کا ہے / بس وہ پابند اس الم کا ہے
نفس کی بندگی سے چھوٹے جب / ہووےگا جذب اسکو حاصل تب
جونکہ قرآن میں وہ رب عباد / جاتے ہیں اس طرح کیا ارشاد
ہیں وہی اہل اجتبا سمجھو / پاتے ہیں جذبۂ الٰہی جو
اور مجذوب جو کہ کامل ہیں / جان انکو کئی منازل ہیں
اور کریں نصف سے کسے امداد / اور کسے نصف سے بھی یوں یاد
خاتم الاولیا وہ ہووےگا / بہتر اولیا وہی ہو جب

جونکہ حضرت محمدؐ عربی / ہینگے سردار انبیا کے سبھی
اور خاتم ہین انبیا کے سب / ختم کی آپ پر نبوت رب
یوہی مجذوبؒ ولی اللہ / خاتم اولیا ہی ای آگاہ
ویسا مجذوب اہل کشف و شہود / جانو ہوویگا مہدی موعود
گر کہے کوئی اولیا کتین / کیون نبوت سے حصہ ہووے یقین
شیخ عطار بولتا ہی یہان / ہم جواب اسکا دیوینگے یہہ جان
کہ یہہ فرمائے ہین رسول خدا / خواب یک جزو ہی نبوت کا
اور فرمائے یک ورع زحرام / خصم کو پھیر دیویگا جو مدام
ایک درجہ یقین نبوت سے / پاویگا وہ خدا کی رحمت سے
پس یہہ اوصاف جو کہ ہین فاضل / رہے مجذوب کتین حاصل
بھی جوانمردی اور تقوے سے / کہتے ہین اس سے جب سوال کئے
کہا تقوی وہی ہی و زجرا / کوئی دامن ترا نہ پکڑے آہ
اور یہی ہی یقین جوانمردی / پکڑے دامن تو کسیکا بھی
اور کہا وہ عزیز ہی ای یار / نہ جسے معصیت کئی ہی خوار
اور آزاد ہی وہ باکرام / طمع جسکو نہ کردی ہو غلام
اور خواجہ وہی ہی باتوقیر / کہ نہ شیطان کیا ہو جسکو اسیر
اور عاقل یقینؒ ہی ہی بجا / کہ ہو پرہیزگار بھر خدا
اور وہ اپنے نفس کا بھی حساب / رات اور دن لیا کرے بجواب
اور ایسا کہا وہ باعزت / دین ہی جسکی ہووگی ہمت
اسکے دنیاوی جتنے ہوین کام / یمن سے اسکے دین ہووین تمام
اور دنیا ہو جسکی ہمت آہ / دین بھی اسکا جلد ہووے تباہ
شومیت سے اسکی ہمت کے / شومیت سے اسکی نیت کے
اور کہا زہد یہ ہی جو نادان / کرے بے علم اکتفا ایمان
وہ بلاشبہ بدقمین پڑے / علم بے زہد کام نا آوے
اور بولا عبودیت کے یقین / جو کہ اوصاف ہین آگہی نیک آئین
جو پچھانت سے اسکے جاہل ہی / علم سے اسکے جسنے غافل ہی
وہ صفات ربوبیت اندر / ہووے نادان اور جاہل تر
باوجود بقاے نفس کے تو / چاہتا ہی پچھانے مولا کو
نفس جب انکو نہ پہچانے / پھر وہ مولا کو کس طرح جانے
کہا سو لابد کے بھی بکروینن / اسقدر ناستا ہی قوال سکین
ایک ساعت مین ایک شیطان سے / جو کرے آہ تیرے ساتھ بدی
اور نا کرسکینگے سو شیطان / جو کرے نفس تیرے ساتھ بیان
اور بولا خدا ہی ضامن جب / بالیقین رزق بندگو نکا سب
پس یہہ لازم ہی بندگو نکو بھی / کہ ضمانت وے لین توکل کی
اور اکثر مراقبے کی بات / اسطرح بولتا تھا وہ دن رات
رہ مراقب تو اسکا شام و سحر / کہ نہ غائب ہے جسکی تجھسے نظر
شکر اسکا نعمتین جسکے / نہ کبھی منقطع ہین تیرے سے
اور خاضع اسیکا رہ ہر دم / مملکت سے تو جسکے ایک قدم
کہین ہرگز نہ جاسکے باہر / ہی وہ مولائے باطن و ظاہر
اور ایسا کہا ہی وہ ای زکی / ہی حقیقت یہی محبت کی
کہ ہو ذکر خدا سے انس مدام / بس یہ ہے اسکے ذکر مین ہی دوام
اور کہا اسطرح وہ اکرم ہی / کہ خدا کا جو اسم اعظم ہی
متجلی کبھی ہوا نہ مگر / در زمان شریف پیغمبرؐ
خاتم الانبیا شفیع انام / آپ پر حق سے ہو صلوٰۃ و سلام
قول ایسے ہی اسکے ہین خوشتر / قدس اللہ سرہ الازہر

ذکر شیخ ابوبکر وراق رحمۃ اللہ علیہ

شیخ عباد گنج علم و حکم / فخر زہاد عارف اکرم
بحر فیضان مجرد آفاق / شیخ والا ابوبکر وراق
تھا بڑا اسکا ورع اور تقوی / اور یقین تھا وہ زہد مین یکتا
اور بہ تجرید و عالم تفرید / تھا زمانے مین اپنے فرد وحید
اور ادب اور معاملہ مین بجا / نہین کوئی نظیر تھا اسکا
کشتۂ نفس تھا وہ صاحب دل / سب کمالات مین وہ تھا کامل
اور محمد حکیم کی صحبت / پایا تھا بلخ مین وہ باعزت
خضرو یہہ کے تھا وہ یارون سے / اسکے یارون سے دوست تھا وہ

دریا ضمانت اور دراو آب
کئین تصنیف وہ بہت کتاب
اور ہر روز سو گورستان
جا یا کرتا تھا وہ گرامی شان
ایک دن اپنے در سے وہ فاخر
تیر اپنا رکھا ہی جب باہر
پوچھا جیتا ہی کیا میری صحبت
کہا ہان یہہ ہی شوق یکیت
بعد اسطرح اُس سے فرمایا
ایک مدت سے تو نے جیتا تھا
دیکھئے ایک جزو قرآن کا
تو ہمیشہ جورہ مین پڑھتا تھا
صحبت خضر ہی جب ایسی ہو
صحبت اور دوسرونکی کیسی ہو
ہی یقین سب امور سے اشرف
رکھتی ہی سارے کام پردہ تحف
دیکھا یک روز اسنے روتا ہے
اور تب رنگ اسکا پیلا ہی
آج کے دن یقین مرا اُستاد
ایک آیت مجھے دلایا یاد

یَوْمًا یَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِیْبًا

پس یہہ آیت کے خوف سے ای یار
وہین لڑکا وہ ہوگیا بیمار
قبر پر بیٹھ پدر تب اسکا
آہ روتا تھا اور کہتا تھا
کئی قرآن تو نے ختم کیا
اور میرے مین کچھ اثر نہوا
وہ کہا خیر دنیا و عقبی
مین نے تھوڑے ہی ال مین پایا
اور وہ بولا کہ رہ مین مجھے کے
ایک عورت ملی ہی میرے سے
کبھی غربت سے پاکے وحشت آپ
اسکی کرتا ہی تو شکایت آپ
آہ مین اُس سے جب سنا یہہ بات
ایسی بیطاقتی دی ہی ہات
اور ایسے مین گم ہوئی وہ ذات
پھر مجھے وہ نظر آئی کہین
ایک امر ہین دو سر علما
اور ہین تیسرے یقین فقرا
گر تباہ اہل علم ہو دین کہین
ہوویگا تب تباہ خلق کا دین
اور بولا کہ نفس کا غلبہ
ہووے شہوات سے ہی آگہ
اور تاریک جبکہ ہووے دل
دشمنی تب ہو خلق سے حاصل
اور وہ چھوڑ دیکے راہ وفا
کرے آغاز خلق پر بھی جفا
کوئی فتنہ نہین ہوا ہی کبھی
پر ہوا اختلاط خلق سے ہی
ہان مگر خلق کے ملاپ سے جو
رات اور دن لیا کنارا ہو
کہا اب ایک سنگ لیکے بخیر
تو زرد اس سے اپنے ہر دو پیر

نقل ہے ایک عمر صبح و شب
خضر کی آرزو مین رہتا تھا
جانے آنے مین اسنے پڑھتا تھا
دایا ایک جزو قرآن کا
ایک نور انی پیر کو دیکھا
پیر اسکتین سلام کیا
پیر اُسکے ہوا ہی ساتھ روان
باتین کرتا تھا راہ کے درمیان
کہ کسی وقت مین مجھے دیکھے
اور صحبت تو میرے ساتھ رکھے
آج صحبت جو یہہ میری پایا
اسکے پڑھنے سے بے نصیب ہا
پس سمجھ کہ غزلت ای بھائی
اور تجرید اور تنہائی
نقل ہی اسکو ایک لڑکا تھا
اسکو وہ مدرسہ مین ہی بھیجا
پوچھا اسکو یہہ کیا ہی حال ترا
تب وہ لڑکے نے اس سے کہنے لگا
اس سے پایا ہون یک تیری ہیبت
ہی وہ قرآن کی ہی آیت
یعنے محشر کے دن کی ہیبت سے
جو ہین اطفال پیر ہووینگے
کیا رحلت یہہ دار فانی سے
اُنس لی دار جاودانی سے
ای ابو بکر یہہ ترا لڑکا
ایک آیت یہہ سنکے جان دیا
نقل ہے کوئی اسکے پاس آیا
اور اس سے وصیت یک چاہا
خلق کا اختلاط و کثرت مال
دیکھو ہر دو جہان مین رنج و وبال
پوچھی مجھ کو تو کون ہی مین کہا
ایک مرد غریب ہون تنہا
اُنس کیا حق سے نین لیا ہی تو
تنگ غربت سے جو ہوا ہی تو
کہ قدم اپنا یک اُٹھاؤ نین
اور پیچھے وہ زن کے جاؤ نین
اور کہتا تھا یون وہ قدوہ دین
کہ مین لوگون کے سب گروہ تین
جا نو اُمرا تباہ ہووین جب
ہو تباہ خلق کی معاش بھی تب
گر ہون فقرا تباہ ای عاقل
ہووینگے تب تباہ خلق کے دل
جب ہوا تیری غالب ہوویگی
ہوویگی اس سے دل کی تاریکی
اور ہو خلق بھی عدو اسکے
دشمنی کرتے جاینگے اس سے
اور کہا از زمانہ آدم
جا نو بے شبہ و ریب تا این دم
اور آدم کے وقت سے تا حال
کوئی سالم نہین ہا خوشحال
اور کوئی اُسکے پاس آیا ہی
یک وصیت بھی اس سے چاہا ہی
اور جا کو بھی ایک لے ایجان
کاٹ دے جلد اس سے اپنی زبان

اسنے یہہ سنکے ہوگیا حیران
اور ہمت کے کان اسکے مدام
پاؤن کو اور زبان کو ای شاد
ذکر اور فکر مین رہے شاغل
کہ نبوت کے بعد حکمت سے ہے
بات کرنا بقدر حاجت ہی
اور بولا کہ آٹھ چیز مدام
ایک فرمان حق کی ہی تعظیم
اور ہی رفق خلق سے ای عزیز
اور دو چیز خلق سے چاہیے
اور بولا جو مرد نالایق
کہا گر پوچھین طمع سے ایسا
پوچھین گر کہا ہی کہ ترا غایت
کہ یقین بولتا ہی یون شیطان
بلکہ ہینگی حلال جو شہوت
اور معاصی پہ خوب ہووے دلیر
گر تو صحبت انہون کی جانیگا
حق تعالی ہی پہلے تیرے سات
رہ موافق خدا کے سامنے نور
اور دنیا سے کر مدام حذر
کہا چھوڑے نہ خلق کو جب تک
جب ریاست کا چاہیگا تو کلام
ہو شاہی خراج جیسے بیان
جو اٹھے صبح نا بچاوے زبان
اور جو ہووے صبح کو بیدار
کہا رکھ صدق اسپہ تو ہر آن
اور بولا یقین ہی یک نور

اور بولا یہہ کسکو ہو امکان
بھی سنے غیب سے خدا کے کلام
تو نہ تھکا سننے سے یہہ ہی مراد
ذکر ہووے زبان سے فکر بدل
جان اسکی بڑی فضیلت ہے
یہی حکمت یہی سعادت ہے
خلق سے چاہتا ہی رب انام
اور شفقت ہی خلق پر ای فہیم
اور چاہے بدن سے بھی دو چیز
ہین وے چیزین ہی سمجھ لیجے
نفس پر اپنے ہوویگا عاشق
بولتے کون بد ہی تیرا
کہے حیران ہی مرا غایت
مین شہ ایسا ہون احمق و نادان
پہلے دیتا ہون اسکی ہی رغبت
ڈالون وسواس کافری دیر
اور دانستین بچھانیگا
دوسرا نفس ہے ترا بدذات
جو کرے وہ قبول کر بسرور
اور سب خلق پر شفقت کر
انس حق کی نہ طمع کہہ تب تک
تو نہ رکھ طمع حکمت و الہام
اور رہتا اس سے حق کیونکہ نہان
غیبت و لغو و فحش سے ہر آن
ہووے شاغل بذکر و استغفار
جو ترے اور حق کے ہی درمیان
ہووے بندہ منور اس سے ضرور

کہا جسکی زبان سر ای یار
اسکے جو ظاہری ہین گوش و زبان
بیٹھے خلوت مین نا کہین جاویے
اور کہا انبیا کے بعد بجا
اور یہی نشان حکمت کی
عارفون کا سکوت نافع تر
چاہتا ہی وہ دل سے دو ہی چیز
اور دو چیزین زبان سے ای یار
اولا اس سے حق کی طاعت ہو
ایک ہی صبر حکم حق کے سات
ہووین عاشق بھی اسکے یکبارگی
دیویگی وہ جواب بے تاخیر
اور اسطرح وہ دیا ہی خبر
دل مین مومن کے در شروع چال
جبکہ ہووے حریص وہ اسیر
اور کہا پانچ چیز سب آفات
رستگاری کی تجھہ دولت ہے
تیسرا شیطان نفس ہے چوتھا
نفس سے کر خلاف سر و علن
گر کرے ایسا پاویگا تو نجات
دل ہو شغل کا جب تلک جامع
اور اسی طرح وہ کہا رکھہ یاد
اور کہا دیکھتا ہون مین مدام
اس نشان سے مین جانتا ہون وہین
تب سمجھتا ہون مین بہ فرخ حال
تیرے اور تیرے نفس کے درمیان
متقی لوگ کے مدارج پر

کرے تعلیم غیب سے گفتار
گنگ اور گر یقین کہ ہے ہر آن
بات کوئی زبان پہ نالاوے
بلکہ فاضل ہی درجۂ حکما
ہی خموشی یقین سمجھ ای گی
بات خوشتر ہی انکی ای دلبر
سو وے دو چیز ہین یہی ای عزیز
ایک توحید حق کا ہی اقرار
مومنون کی دوم اعانت ہو
دوسرا علم ہووے خلق کے سات
جلد کبر و حسد بھی اور خواری
کہ مرا پدر شک ہی در تقدیر
کہ کہا ایک بزرگ پاک سیر
وسوسہ کافری کا دیون ڈال
اور ہوا اسپہ ہووے غالب تر
ہین مقرر مدام تیرے سات
ورنہ تجھہ کو یقین ہلاکت ہی
پانچوین ہینگے سارے خلق خدا
اور شیطان کا تو رہ دشمن
دو جہان مین تو پاویگا آفات
عبرت و فکر کا ہو طالع
وہی درویش دو جہان مین ہو شاد
کون کھاوے حلال کون حرام
قوت کھایا ہی یہہ حرام یقین
ہی تناول کیا طعام حلال
جو ہی کر صبر اسپہ تو علیان
وہی پہنچاوے اسکو آسمان تر

پوچھے اس سے کہ زہد کیا ہی یقین
وہ کہا زہد کے جو حرف ہین تین
زا سے ہی پہلے ترک زینت کا
دوسرا ہا سے ہووے ترک ہوا
ترک دنیا سے دال ہی پہچان
زہد کی ہی یہی حقیقت جان
کہا حقکی جسے پچھانت ہو
اسکو حق کی بڑی خشیت ہو
اور توکل کا یون کیا ہی بیان
کہ مکدر نہووے کوئی آن
کہ جو چیزین گئے ہین اس سے گذر
نہ تاسف کرے کبھی اُن پر
اور جو چیزین ہین ہونیوالے بھی
نکرے انتظار انکا کبھی
اور کہا جسنے اپنے سارے کام
دیکھے بے شک یہ سمان سے مدام
صبر اُسنے کریگا سر و عیان
جسنے دیکھے زمین سے ہو حیران
نقل ہے اُسنے جب وفات کیا
اُسکو لوگون نے خواب مین دیکھا
زار اور ناتوان ہی روتا ہی
پوچھے رونیکا یہ سبب کیا ہی
کہا کیر تکین یہ گورستان
جا نیو دفن آپکے ہین جہان
دس جنازے جو اسمین لائے ہین
اور مدفون کرکے جاتے ہین
ایک کو بھی اُنھون سے ایمان پہ
نہین پایا تامرا ہوا اس شہر
اور کوئی اسکو خواب مین دیکھا
پوچھا تیرے سے کہا کیا مولا
کہا درگہہ مین مجھ کو بلوایا
ایک نامہ وہ میرے ہاتھ دیا
مین نے وہ نامہ لیکے پڑھنے لگا
آگے جب ایک گناہ پر پہنچا
ہوگیا ہی سیہ وہ نامہ سب
کچھ نہین آگے پڑھ سکا ہون تب
اور ایسے مین آئی ہی یہ ندا
ہم نے ڈھانپے ہین یہ گناہ ترا
کہ ہمارا کرم نہین چھپتا
اس جہان مین کرین تجھے رسوا
فضل سے اپنے مجھ کو بخشے ہم
قدس اللہ سرہ الاکرم

ذکر شیخ عبداللہ منازل رحمۃ اللہ علیہ

میزبانِ منازلِ عرفان
رازدان سرائرِ وجدان
عارفِ واصل خدا آگاہ
ذوالکرامات شیخ عبداللہ
وہ ملامت کی تیر کا تھا ہدف
اور کرامت کے دُر کا تھا وہ صدف
تھے جو اہل ملامت ای ذیشان
وہ یقین انکا پیشوا تھا جان
تھا توکل و ورع مین یکتا
اور یقین تھا وہ تارک الدنیا
اور خلایق سے منہ پھرایا تھا
حق کے جانب رجوع لایا تھا
شیخ حمدون جو تھا فرد وحید
تھا یہ اسکا سمجھ مرید رشید
تھا زمانے مین اپنے وہ فاخر
عالم علم باطن و ظاہر
اور حدیثین بہت لکھا تھا وہ
راویون سے بہت سنا تھا وہ
وقت مین اسکے اور کوئی گر
بوجھ اس سے نتھا مجرد تر
جو نکہ یک روز بوعلی ثقفی
بات یک کرتا تھا جب آئی تقی
اس سے عبداللہ یون کہا ای یار
کہ تو رہ توشے کے لئے تیار
بوعلی نے کہا ای عبداللہ
تو بھی اسکے لئے مہیا رہ
سنکے یہ اپنا ہاتھ تکیہ کر
اس پہ عبداللہ اپنا رکھا سر
اور بولا کہ مرگیا مین اب
وہین بے شبہ مرگیا وہ تب
منقطع ہو گیا وہ جب دیکھا
کر سکا نہین مقابلہ اسکا
بوعلی صاحب علایق تھا
اور مجرد تھا شیخ عبداللہ
شیخ عبداللہ یون کہا آ تقی
کہ یقین شیخ بوعلی ثقفی
جبکہ کرتا کلام ای ماہر
سو وہ کرتا تھا اپنے ہی خاطر
واسطے خلق کے نکرتا تھا
فکر اپنی ہی آپ دھرتا تھا
اور وہ بولا زبان سے اپنے یقین
جو عبادت کریگا تو ای امین
چاہیے وہ تیری ہی حالت ہو
اپنی حالت سے ہی حکایت ہو
نقل ہی کوئی مسئلہ پوچھا
شیخ نے اسکا تب جواب دیا
اسنے بولا کہ بول ای سربار
یون کہا اسکو تب وہ نیک شعار
مین پشیمان اس سے ہون سنئیے
کیون کہا اسکا رہی مجھ سے
اور کہتا تھا وہ نئے ہین جسے
حصہ یک فقر اور محبت سے
پر خشیت سے کچھ بنایا ہے
تو وہ جانو فریب کھایا ہی
جو لیا فقر بر ضرورت ہی
کچھ نہ اس فقر کو فضیلت ہے
ہان حقیقت ہی فقر کی یہ بجا
کہ کرے انقطاع از دنیا
اور کہا جو جھکا ہو با رغبت
بالیقین لذت عبودیت
نہ رہیگا وہ عیش و عشرت مین
روز و شب وہ رہے عبادت مین
اپنے ہر کام مین بوجہ خضوع
لانا اللہ کی طرف ہی رجوع

یہہ علامت عبودیت کی ہی
یہہ بناء اصل معرفت کی ہے
جبکہ خادم کی وہ تلاش کیا
جانو وہ حد بندگی سے گرا
صابرین اور صادقین کہا
قانتین اور منفقین کہا
سب مقامات کا یہہ ختم ای یار
حقتعالی کیا بہ استغفار
تا وے سب سے سدا بسر و جہار
کرے درگاہ حق مین استغفار
خلوت غیر کسب سے بہتر
ہی یقین یاد رکھ ای نیک سیر
تو اسے دم کے مین اور برکات
آخر عمر تک رہین و زات
کہ جو رکھتا ہی حق سے تو امید
دیوے تیرے تئین وہ رب وحید
آہ مجھ کو وہ معرفت ہے کہان
کہ مین امید کا ہون پھر خواہان
خواب مین تو کئے مجھے آگاہ
کہ تو یون مجھ لدے بہ عبد اللہ
خواب یہہ مین کہا بہ عبد اللہ
کہا یہہ سنکے وہ خدا آگاہ
منتظر یک برس سے ہے سر آن
ہی مطول یہہ مدت ہجران
اور شہید مین اسکا دفن ہوا
قدس اللہ سرہ الاصفی
صاحب قال خواجہ درویش
وارث حال حاضر بے خویش
وقت مین اپنے مشتہر تہا وہ
اہل عرفان مین معتبر تہا وہ
تہا وہ یاروں سے بو تراب کے ہان
اور اقران سے تہا جنید کے جان
اور ریاضات اسکے کامل تہے
اور تہے فاضل معاملات اسکے
شیخ والا عمرو بن عثمان
ہو زیارت کا اسکے بس خواہان
اور رکہتا تہا تیس ہزار درم
دیا راہ خدا مین وہ اکرم
اور مین جبکہ فخر ڈہونڈہا ہون
مین اسے فقر مین ہی پایا ہون
اور قلت حساب کی چاہا
سو خموشی مین اسکو مین پایا
نقل ہی یون کہا ہی وہ جو شیخ
تمنے کیا جانتے ہو ای لوگو
جو کہ بیماری تم نے پائے ہین
اور عیادت کو لوگ آتے ہین
کہا لبیک ایک دن ناگاہ
اور رو مین سر کہا وہ حق آگاہ
کر تبسم کہا وہ حق آگاہ ٥
اب تو بولا مجھے کہ پڑھ کلمہ
کہ سوائے حجاب عزت کے
درمیان اسکے اور بہی ہے سر
بو الحسن زار زار روتا تہا
قدس اللہ سرہ الازکی

کہا بندہ وہی ہی ای سالم
ڈہونڈہے اپنے لئے نہ کہ خادم
کہا انواع کی عبادت کا
ذکر قرآن مین کیا مولا
اور مستغفرین بالاسحار
بعد فرمایا خالق جبار
دیکھے تا بندہ اپنے تقصیرات
اپنے سب قول و فعل مین اوقات
کہا تفویض ای گرامی ذات
دایما کسب اور ہنر کے سات
کہا یک دم ہی بسکہ عمر مین سب
بیشک وہ بی ریا درست ہو جب
نقل ہے ایک مرد نے یکبار
حق مین اسکے دعا کیا ای یار
تب وہ بولا ہی معرفت اول
اور ہی امید بعد ای اکمل
نقل کرتا ہی اسطرح احمد
شیخ اشہر جو تہا ابن الاسود
کام کا اپنے کر تہیا تو
بعد یک سال کے مرگیا تو
کہ بڑی ہی دراز یہہ مدت
آہ اتنی کسے ہو اب طاقت
غرض یکسان جب کیا ہی مرور
اسکی رحلت ہوئی بہ نیشاپور

ذکر شیخ علی سہل اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ

جسکو عرفان مین نکتہ دانی ہی
وہ علی سہل اصفہانی ہے
ساتھ خواجہ جنید کے ای شریف
اسکے ہین مکاتبات لطیف
اور حقایق مین ہر سخن اسکا
ہی بلند اور ارجمند اسکا
اور طریقت مین بہی نشان علا
جانو اسکا بیان شافی تہا
جانب اصفہان آیا ہے
اور ملاقات اسکی پایا ہی
وہ کہا مین تونگری چاہا
وہ بلاشبہ علم مین پایا
اور ہوا عافیت کا مین خواہان
اسکو پایا مین زہد کے درمیان
اور راحت کو جبکہ ڈہونڈہا مین
نا امیدی مین اسکو پایا مین
کہ یہہ دنیا سے جب اٹھونگا مین
تم تو ئے سابقین مرونگا مین
بلکہ تب دم مجھے کرینگے طلب
مین اجابت وہین کرونگا تب
تہا وہان بو الحسن مزین جب
کیا تلقین اسے شہادت تب
اب قسم ہی خدا کے عزت کی
اور اسکے جلال و عظمت کی
بالیقین اور کچھ نہین جاہل
وہ مین دنیا سے بس ہوا ناقل

ذکر شیخ خیر النساج رحمۃ اللہ علیہ

حارس عقل و شرع با اجلال | عارف اصل و فرع بحر کمال
تھا بہت سے شیوخ کا استاد | کہ وہ پائے تھے اس سے راہ رشاد
اس مین تھا خلق و حلم بغایت | تھا مہذب وہ صاحب عزت
شیخ شبلی و شیخ ابراہیم | یعنے ابن خواص با تکریم
بھیجا شبلی کو وہ لکو انفاس | سید الطایفہ جنید کے پاس
اور ابو حمزہ ساکن بغداد | اسکا کرتا تھا احترام زیاد
کہ کیا ہی وہ جبکہ حج کا سفر | گذر اسکا ہوا ہی کوفے پر
دربہ کوفے کے جب وہ آ پہنچا | اسکو تب ایک شخص نے دیکھا
پوچھا کیا تو غلام ہی انجان | کہا ہان مین غلام ہون انجان
بول کیا تجھ کو مین نگاہ رکھون | تیرے خواجہ کے پاس پہنچاؤن
کہا تو آج سے مرا ہی غلام | خیر ہی آج سے ہی تیرا نام
اسکے ہمراہ اسکے گھر کو گیا | اور نساجی اسکو سکھلایا
نام وہ خیر سے پکارتا جب | اسنے لبیک بولتا تھا تب
معذرت اس سے کرنے لاگا ہی | اور بہت عفو اس سے چاہا ہی
پایا ایسا وہ درجہ والا | کہ جنید اسکی قدر کرتا تھا
اور جاتا تھا گاہے دجلے پر | ماہیان اسکے ہوتے فرمانبر
کھا دی یک پیر زن کی ریسمان | بن رہا تھا وہ صاحب باطن
تب یہان گر تجھے نہ مین پاؤن | بول ای شیخ کسکو پہنچاؤن
شیخ حاضر و تان نہین تھا جب | اسنے دجلے مین ڈالدی ہی تب
جب سنے یہہ مشایخ اخیار | نہین اسکو پسند کیئے زنہار
شیخ عطار نے کہا بصواب | ہو سکے دوسرا تکو یہہ جواب
نقل ہی اسطرح دیا وہ خبر | کہ تھا ایک رات مین نے اپنے گھر
مین وہ خطرے کی کی نفی ای یار | گذرا خاطر مین یو نہی سہ بار
پوچھا خطرہ جو پہلے تو پایا | گھر سے باہر نکلنے آیا
ایک درویش مجھ کو پکڑا ہی | اور اسطرح کہنے لاگا ہے
کہ بڑی مجھ پہ آئی محنت ہی | آہ یہہ سخت تر مصیبت ہی
مین کیا اسکا حال استفسار | پایا یا تھا وہ فتح یک دینار

رہنمائے زمان گرامی شان | خیر نساج معدن عرفان
وعظ مین اور معاملے مین بجا | بسکہ اسکا بیان شافی تھا
اسمین ورع و مجاہدہ تھا کثیر | اور بڑا تھا وہ صاحب تاثیر
ہر دو مجلس مین اسکے توبہ کیئے | معتقد اسکے جان و دل سے ہوئے
سو برس واسطے جنید مدام | اسکا کرتا تھا عزت و اکرام
اور رہوا ہی جو خیر اسکا لقب | جانئے اب یہی ہی اسکا سبب
وہ جو پہنا تھا یک مرقع تب | پارہ پارہ وہ ہو گیا تھا جب
کہ سیاہ فر سیاہ فام ہی وہ | سمجھا بھاگا ہوا غلام ہی وہ
پوچھا خواجہ سے کیا تو بھاگ آیا | کہا ہان تب وہ شخص اس سے کہا
کہا جیتا ہون ایک مدت سے | میرے خواجہ سے کوئی ملا دے مجھے
جبکہ مومن کہے نہ جھوٹھ بجا | بات کا اپنے نہین خلاف کیا
سالہا اسکا کام کرتا تھا | پاس اسکا مدام دہرتا تھا
وہ فراست بھی اور صدق اپنا | اور عبادات اسکے دیکھا جب
پس وہ کوفے کے شہر سے نکلا | اور رکے کو جلد جا پہنچا
اور وہ مقبول بارگاہ خدا | کبھی جولاہگی بھی کرتا تھا
اور تقرب وائے اس سے دھندتے تھے | لاتے چیزین بھی واسطے اسکے
کہی یہ بسا کہ اسکی مزدوری | جب یہان گھر سے مین لاؤنگی
کہا دجلے مین ڈال ای مائی | وہ گئی اور مزد جب لائی
شیخ آیا ہی پاس دجلے کے | ماہی وہ لا دئی ہی جلد اسے
کہا بازی مین وہ پڑا ہی عیان | جانئے یہہ حجاب کی ہی نشان
پرنہ اسکو حجاب تھا اصلا | جون سلیمان کو حجاب تھا
میری خاطر مین تب کیا ہی گذر | کہ ہی خواجہ جنید اب در پر
بعد ازان مین نے آیا ہون باہر | در پہ خواجہ جنید تھا حاضر
نقل ہی یون کہا ہی وہ فیروز | ایک مسجد کو مین گیا یک روز
کہ میرے حق مین کر دعا ای شیخ | کہ خدا پاس التجا ای شیخ
کہ بلا آوے مجھ سے پھیرے مین | عافیت ایک مجھ کو بخشے مین
اور کہا ہی دعا وہی عمل مبرور | دیکھے تو جسمین بنا عجز و قصور

نقل ہی اسکی عمر تھی ایک سو بیس سال کی بشمار
سایہ ڈالا ہی اسپہ عزرائیل سر اٹھایون کہا وہ شیخ جلیل
تو بھی مین ہونگے بندۂ مامور حکم جو ہی بجا لے آوین ضرور
اور مجھہ کو بھی ہی حکم ہوا کہ کرون وقت پر نماز ادا
اور مجھہ کو ہوا جو حکم خدا آہ اسدم وہ فوت ہوویگا
پس وضو اور نماز پرای فہیم ہوا بالفور جان بحق تسلیم
کہا مت پوچھو امن مولا سے ایک چھوٹا پلید دنیا سے

ذکر شیخ ابو حمزہ خراسانی رحمۃ اللہ علیہ

تھا خراسان کے مشایخ سے تھا کبار شیوخ راسخ سے
اور وہ در توکل و تجرید تھا زمانے مین اپنے فرد و حید
ہینگے اسکے فضیلتین بسیار اور بیٹھا تھا خلوتین بسیار
نقل ہی ایکبار وہ رہبر چلا صحرا مین یک توکل پر
اور کسی پر نہ التفات کرے نہ رفاقت کسی کی سات کرے
رو پا کچھہ دی تھی اسکی خواہر نے سو وہ ڈالا تھا جیب مین اپنے
شیخ وہ یاد کرکے شرم کیا اور اپنے سے آپ کہنے لگا
کیا نہ قادر ہی پھر وہ رب کریم تیرا معدہ نگاہ رکھنے بے سیم
رہ مین یک چاہ تھی وہ اسمین گرا پر اسے کچھہ خلل نہین پہنچا
شیخ خاموش اسمین بیٹھا تھا شخص ایسے مین یک وہان آیا
اجنبی کوئی نا گرے اسمین پس ہی لازم کہ اسکو بند کرین
تفس کرنے لگا ہی دو رفغان بولا حق نے کہا ہی در قرآن
بو حمزہ کہا ہی تب ای یار عجز و سالوس نفس سے زنہار
ہو نگہبان رہے درون چاہ ہو نگہبان وہی درون چاہ
ایسے مین ایک شیر آیا ہی اور سر چاہ جلد کھولا ہی
ابو حمزہ کو تب ز رب انام جلد تر اسطرح ہوا الہام
اسنے پکڑا وہ شیر جست کیا پس وہ سالم وہ چاہ سے نکلا

یا ابا حمزہ الیس ہذا احسن نجیناک من التلف بالتلف

کہ ہلاکت تری تھی جسکے ہاتھ ہاتھ سے اسکے ہم نے دی ہین نجات

جبکہ وقت وفات آ پہنچا وقت تھا وہ نماز مغرب کا
کہ تجھے بخشے خالق داور وقت تھوڑا ہی اب توقف کر
کہ ہوا ہی یہی تجھے فرمان کرے بے شبہ قبض میری جان
حکم جو کچھہ ہوا ہی تیرے پر فوت ہونیکا وہ نہین ہی خطر
پس تو کر صبر ای نکو انداز تا ادا مین کرون وضو و نماز
خواب مین اسکو دیکھہ کر پوچھے کہ خدا کیا کیا ہی تیرے سے
شکر کرتا ہون اسکا مین ہر دم قدس اللہ سرہ الاکرم
قدوۂ عارفان ربانی شیخ بو حمزۂ خراسانی
اور یقین وہ بلند ہمت تھا اور بڑا صاحب فراست تھا
اور ریاضات اسکے تھے اکثر اور کرامات اسکے تھے اشہر
بو تراب و جنید سے تھا ملا اور صحبت مین اسکے بیٹھا تھا
اور کیا تھا وہ نذر یہہ حق سے کہ کوئی شی کسی سے نہ مانگے
اور اسباب کچھہ نہ ساتھہ رکھا دلو رستی بھی وہ نہ رکھتا تھا
تب توکل وہ شیخ کا ای شاد اس سے پہنچنے لگا ہی اپنی داد
کہ رکھا ہی نگاہ جو قادر آسمان بے ستون ہی ظاہر
پس وہ رو پا نکال پھینکدیا اور آگے وہ راہ چلنے لگا
ایک ساعت گذر گئی ہی جب نفس فریاد کرنے لاگا تب
دیکھہ اس چاہ کو کہا وہ آہ ہی گذرنے کی راہ مین یہہ چاہ
کئی کا سنتے وہ جلد تر لایا اور سر چاہ اس سے ڈہانپ دیا

وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ

پھر توکل کبھی نہو باطل کر توکل خدا پہ رہ خوشدل
پس طرف قبلۂ توکل کے متوجہ ہوا ہی وہ دل سے
اور سر چاہ ہاتھہ سے پکڑا چاہ مین اپنے پیر لٹکا یا
کہ یہہ عادت کا ہی خلاف بجا تو پکڑ استوار اسکے پا
ابو حمزہ سنا ہی تب بے ریب یہہ ندا صاف تر ز ہاتف غیب
جب توکل کیا ہی ہم پر تو چاہ مین ہم نگہ رکھے تجھہ کو
بعد ازینہ خاک پر ملا وہ شیر اور گیا ہی چلا نہ کرکے دیر

اور یکدن جنید شیخ زمن / دیکھا ابلیس کو برہنہ تن
شیخ کہنے لگا اسے ای لعین / کیا تجھے لوگ سے یہہ شرم نہین
کہہ ہی شونیزیہ کی جو مسجد / اُسمین بیٹھے ہین سارے وے امجد
جب وہ مسجد کو جاکے پہنچا نیز / ابوحمزہ کو اسمین دیکھا مین
کہ وہ ملعون رہے سے جھوٹھ کہا / ہی حقیقت مین وہ برا جھوٹا
نقل ہی باندہتا تھا وہ احرام / رہتا تھا ایک گلیم مین ہی مدام
پھیرکے احرام باندہتا فی الحال / اور یونہی گذارتا یکسال
خلق کے ساتھ اپنے جیتے سے / وہ بلاشبہ تنگدل ہووے
اسکے دشمن ہون فانیات تمام / دوست ہون اسکے باقیات تمام
کر اٹھے جیسے صبح کو دلشاد / شام سے کچھ اُسے نہ آوے یاد
اسے کوئی وصیت ایک چاہا / شیخ اسطرح اسکو فرمایا
اُسنے رحلت کیا بہ نیشاپور / قبر بوحفص پاس ہے مقبور

ذکر شیخ احمد مسروق رحمۃ اللہ علیہ

صاحب قرب و عاشق و معشوق / ذوالکمال احمد مسروق
تھا مشایخ سے وہ خراسان کے / تھا کبار شیوخ دوران سے
سب کے وہ اتفاق سے ای یار / تھا بلاشک اولیائے کبار
بلکہ تھا آپ ہی وہ قطب زمان / قطبیت مین تھا وہ جلیل الشان
بات یہہ سنکے کچھ نہ فرمایا / ہان اشارے سے بلکہ بتلایا
اور چالیس تن انکو اطوار / اہل تمکین سے جو تھے ای یار
ظاہری باطنی علوم مین سب / بس وہ رکھتا تھا ایک برا منصب
صحبت پاک شیخ سری کی / پایا تھا وہ محاسبی کی بھی
تھا وہ شیرین کلام خوش گفتار / اسطرح بولنے لگا ہی پکار
آیا دلین مرکہ ہی وہ جہود / تب حریری سے مین کہا یہہ زود
مین نے کہنے لگا اسے ای خبر / کہ نہین ہی کچھ سوائے گزیر
گذرے خاطر مین اب تمہارے جو / وہ بلاشبہ اب مجھ سے کہو
بات سنکے اسنے یہہ سنکر / ایک ساعت وہین جھکایا سر
اور پڑہا کلمہ شہادت وہ / لایا ایمان با صداقت وہ

لوگ کے دوش اور گردن پہ / جست کرتا ہی خلق کے تن پہ
کہا ای شیخ یہہ نہین انسان / بلکہ انسان ہین وے نیک عنوان
وے جگر کو میرے جلائے ہین / مجھ پہ تلوار وے چلائے ہین
سر کو زانو پہ رکھکے بیٹھا تھا / سر اٹھاکر مریسے کہنے لگا
اپنے ولیون سے خالق داور / کبھی ابلیس کو نہ دیوے خبر
سال مین ایک بار ہی آخر / آتا احرام سے یقین باہر
لوگ اس سے ہوئے ہین سایل جب / انس کہتے ہین کسکو بولا تب
اور بولا کہ جسکے دلین خدا / دوستی اسکے موت کی بخشا
اور توکل کا یون کیا ہی بیان / کر توکل یقین وہ ہی جان
اور ایسا ہی جسکہ شب آوے / صبح کی فکر وہ نہ کچھ لاوے
یہہ سفر ہی ترا برا ای یار / کیجے تیار توشہ بسیار
ہین مناقب وہ شیخ کے اکثر / قدس اللہ سرہ الاطہر
قطب ابرار قدوہ اخیار / بحر اجلال مخزن اسرار
اہل عرفان فرید دہر تھا وہ / اور محقق وحید عصر تھا وہ
طوس کے شہر سے تھا وہ کہہ یاد / بعد رہتا تھا آکے در بغداد
اور قطب مدار کی صحبت / بھی وہ پایا تھا صاحب دولت
لوگ اس سے ہوئے ہین یون سایل / قطب کہتے ہین کسکو ای کامل
کر وہی قطب ہی بغیر گمان / بس یہہ کہکر رہا خموش الجان
خدمتین انکے سب کیا تھا وہ / فایدے انسے بس لیا تھا وہ
اور تقوی مجاہدے مین عجب / بھی وہ رکھتا تھا رتبۂ اعلیٰ
نقل ہی اسطرح وہ فرمایا / ایک یہودی ہمارے پاس آیا
یارو دل مین تمہارے خطرہ جو / اب کریگا گذر وہ مجھ سے کہو
بات اُسپر گران یہہ آئی تب / کہا مجھکو نہ بول اس سے تو اب
مین نے اس مرد کو کہا ناچار / کہ تو اسطرح سے کہا ای یار
یہی خاطر مین تیرے گذرا زود / کہ بلاشک و ریب تو ہی جہود
بعد ازان سر اٹھاکے کہنے لگا / کہ بلاشبہ تو یہہ راست کہا
بعد بولا پھر امین دنیا سب / اور بہت دیکھا ملت و مذہب

بعد سمجھا ہون مین نے کوئی شی
گر ہی البتہ اسی قوم مین ہی

اور کرتا تھا شیخ یون ارشاد
گر سوا حق کے کوئی ہووے شاد

اور نہ جسکو خدا سے نسبت ہو
اسکی نسبت تمام وحشت ہو

حق ہی محفوظ انکو رکھیگا
زشت افعال سے بچا ویگا

اور کہا ہی یہی بڑا تقوی
کہ نہ دیکھے کبھی سوئے دنیا

اور دل مین نہ اسکی فکر کرے
اور زبان سے نہ اسکا ذکر کرے

ہو مودت خدا کی جسکو یار
اُسپہ غالب کوئی ہو زنہار

انس جسکو نکوتا ہو مولا سے
نہو نسبت یہہ زشت دنیا سے

کہ بنایا بہشت پہلے خدا
بعد دوزخ کو وہ کیا پیدا

اور کہا جو ہی معرفت کا شجر
اسکو فکرت کا آب ہی خوشتر

جو محبت کا ہی شجر دریاب
اسکو دیوین موافقت کا آب

تب تلک چاہئے جو کرامت ہی
وہ ابھی بر سر جہالت ہی

گر ارادت وہ تب تلک چاہئے
ابھی مسند امین ہی غفلت کے

ہین کلام اسکے ایسے ہی اشرف
قدس اللہ سرہ الاشرف

شیخ ملت و قطب دولت و دین
شیخ عبداللہ رکن شرع مبین

ذو الکرامات شیخ عبداللہ
تھا سر اتقیائے عالیجاہ

اور مریدون کی تربیت مین بجا
عصر مین اپنے وہ یگانہ تھا

اور وہ در توکل و تجرید
تھا زمانے مین اپنے فرد وحید

دو براہیم وہ گرامی شان
جو ہین شاخین سبکے اصل کے جان

ایک خواص بحر عرفانی
ہی براہیم جو ہی شیبانی

تھا یہہ دونو کا پیر وہ اکرم
اس سے پاتے تھے بس وہ فیض اتم

ایک سو بیس سال با اجلال
عمر دی اسکو قادر متعال

پہنچا جسکو آدمی کا ہات
نہین کھاتا تھا وہ گرامی ذات

جہان اسکے مرید وہ پاتے
شیخ کے واسطے وہ لے آتے

رہتا احرام باندھا ہی سدا
کپڑا میلا نہ اسکا ہوتا تھا

نقل ہی وہ کہا مجھے یک گھر
جب ملا ہی نہ ترکۂ مادر

وہ دراہم کمر سے باندھا تھا
ایک صحرا مین آکے جب پہنچا

بس تمہارے سے امتحان کیا
امتحان کو تمہارے حق پایا

اسکی شادی تمام غم ہووے
اسکی ساری خوشی الم ہووے

اور رکھیگا جو دل خدا کے سات
تو جو اعضا کے اسکے ہین حرکات

اور تقوے مین جو ہی عالیشان
اسکو تقوی بہت ہی ہووے آسان

گوشۂ چشم سے بھی اپنے گر
لذتون پر کرے نہ اسکے نظر

اور کہا دیکھنے سے باطل کے
معرفت جاویگی ترے دل سے

اور بولا کہ داغ وحشت کا
دے چکے ہین یہ چہرۂ دنیا

اور بولا کہ خوف رب عباد
چاہئے بالیقین رجا سے زیاد

نار پر جب تلک نہ گذریگا
نہ بہشت برین مین پہنچیگا

اور جو ہی درجۂ توبہ کا
آب دیوین اُسے ندامت کا

اور کہا درجۂ انابت مین
پیر ثابت نہ جب تلک ہووین

اور جب تک مقام توبہ کا
استوار و درست نا ہوگا

اور کہا زہد ہی وہی العزیز
پادشاہ نا ہوا سپہ کوئی چیز

ذکر شیخ عبداللہ بن احمد مغربی رحمۃ اللہ علیہ

احمد مغربی ہی نیک سیر
جانتے ہی وہ باصفا کا بدر

اور وہ استاد اولیا کا تھا
معتمد سارے اصفیا کا تھا

لوگ کرتے تھے اسکا بس اکرام
اور پاتے تھے اس سے حظ تمام

ظاہر و باطن اندر اہل عقل
فرد ویسا کوئی نتھا کامل

اسکے فضل و کمال سے اشہر
یہہ دونو فرد دو رہے ہین خبر

دوسرا شمع محفل اخلاص
ہی براہیم یعنے ابن خواص

ہین کلام اسکے برتر و اشہر
ہین براہین اسکے واضح تر

کار و بار اسکے ہین عجیب و کثیر
نہ سماوین بہ حیطۂ تقریر

گھانس کے بیخ ہی وہ کھاتا تھا
عمر اسپر بسر لیجاتا تھا

رہتا دایم سفر مین وہ آگاہ
اسکے یاران بھی ہستے تھے ہمراہ

ناخن و بال اسکے اتی بسیار
نہین ترشتے تھے اور نہ ہوتے دو بار

اسکو پہنچا وہ درہم سے مین بیچا
اور حج کا ارادہ کرکے چلا

ایک اعرابی آ ملا یا سے
اور اس طرح مجھکو پوچھا ہے

کہ ترے پاس کیا ہی کہہ ہمدم / کہا مجھہ پاس ہین پچاس درم
اونٹ کو اپنے جلد ٹھہلایا / مجھہ کو اسپر سوار کروایا
اسنے بولا کہ راستے ہی پر ترے / تجھہ پہ آتا ہی رحم ولیکن مرے
ہوا آخر ز اولیاے کرام / اسپہ رحمت خدا کی ہووے مدام
کہا یک شخص نے ای ذوالاکرام / نہین لایق ہین انکو ایسے کام
تا مرے بعد سارے لوگو نین / شان بتلاکے یہہ نہ فخر کرین
اور ایسا کہا ہی وہ رہبر / سارے اعمال مین ہی فاضل تر
اور اسطرح سے وہ فرمایا / کہ کرے بندگی کا جو دعوا
نان پسند تب ہو بندگی اسکی / کہ مرادات سے وہ اپنے سبھی
کہا لوگون مین سب زیادہ خوار / وہی درویش ہی بسر وجہا
کہا درویش جو ہین اصل یقین / وہ خدا کے امین ہین بزمین
کہ برکت سے انکے ہی مولا / ٹالتا ہی جہانیون سے بلا
گرچہ اسنے فضایل اعمال / نہ ادا ہو وین مطلقا مہ و سال
اور بولا کہ مین نہین دیکھا / کوئی منصف زیادہ از دنیا
اور جب اسکو چھوڑ دیوے تو / چھوڑ دیتی ہی وہ بھی تب تجھہ کو
کہ وہ سب اپکو جلاتے ہین / اور حیات ابد وے پاتے ہین
اور مدفون ہوا ہی اسہی جا / قدس اللہ سرہ الاعلی
عمدۂ اولیاے عالیشان / زبدۂ اصفیائے قدس نشان
تھے خراسان کے جو شیوخ کبار / امین ذو القدر تھا وہ پاک شعار
مشتہر ہین مصنفات اسکے / معتبر ہین معاملات اسکے
اور وہ تھا شیخ ترمذی کا مرید / عارف پر کمال و فرد و رشید
ایک ہی خوف دوسری ہی رجا / تیسری ہی محبت والا
اور وعدے کے دیکھنے سے یجان / ہووے اعمال نیک پر مسلان
سنت حق جو آپ پر دیکھے / تو زیادہ اسیکا ذکر کرے
ہی رجا نور نیک منور جان / نور انوار ہی محبت ہان
اور سنت کی پیروی ای یار / اسکے افعال مین نہو دشوار
مال دیوے خدا کی رہ مین مدام / کرے کا مومنین لوگون کے قیام

کہا دے مجھہ کو مین دیا ہون اسے / اسنے دیکھا تو وہ پچاس ہی تھے
زر بھی واپس مراد پایا ہی سب / مین نے پوچھا کہ کیا ہی اسکا سبب
پس مرے ساتھہ حج کو آیا ہی / میری صحبت دراز پایا ہی
نقل ہی اسکو تھے چہار پسر / وہ سکھاتا تھا سبکو کسب و ہنر
کہا وہ سیکھنا یہہ کسب و ہنر / جانیو انکے حق مین ہی بہتر
نہ کہین ہم فلان ہین ابن فلان / اور نہ کھاوین وے جگر صید بقان
رکھنا معمور اپنے سب اوقات / ہی یقین جو مراقبہ ذات
ابھی باقی ہی اسکی کوئی مراد / تو وہ جھوٹا ہی خوب رکھو یاد
بالیقین ایکبار فانی ہو / اور مراد خدا سے باقی ہو
کہ کرے وہ مداہنت و برات (خوشامد) / اہل زر اور تونگرون کے سات
اور بندون پہ حق کے حجت ہین / اور وہ صاحب نکت ہین
اور جو درویش جان اور دل کے / حب دنیا سے احتراز کرے
ہی وہ متعبد ونسے فاضل تر / باندھا ہو جو مجاہدے مین کمر
کہ کرے خدمت اسکی تو تب تک / وہ بھی خدمت تری کرے تب تک
اور بولا نہین کوئی زیرک / مگر یہہ طایفہ ہی بیشک
ایسے اسکے کثیر ہین کلمات / طور سینا پہ وہ کیا ہی وفات

ذکر شیخ ابو علی جرجانی رحمۃ اللہ علیہ

فاتح باب رمز پنہانی / شیخ دین بو علی جرجانی
اور تھا اسکو مجاہدے مین کمال / نہ ریاضات مین تھا اسکو مثال
اور ملفوظ اسکے ہین منقول / ہین لطیف و مفید اور مقبول
بولتا تھا وہ صاحب تمیز / عمدہ توحید مین ہے سب سے چیز
خوف پیدا ہو دیکھنے سے وعید / اس سے ترک گناہ ہو جاوید
اور اس سے رجا بھی پیدا ہو / وہ رجا دن بدن زیادہ ہو
ہین جو خوف خدا دا وہی / وہ یقین نار یک منور ہی
اور سعادت کی یہہ جو ہی نشان / کہ ہو بندے پہ بندگی آسان
اور محبت صالحون کا ہو بذات / نیک خصلت برادرون کے سات
کہا بدبختی ہی وہی آخر / کہ کرے اپنے معصیت ظاہر

حق تعالی کیا ہو جسکو نہان
کرے بیخوف ہو اسکو عیان

اور حق کے مشاہدے مین بقا
اسکو حاصل ہے صباح و مسا

اور اُسے کچھ نہ اختیار رہے
یہی حال اسکا برقرار رہے

اور اپنے بدن کو وہ خوش خو
خدمت خلق مین ہی سونپا ہو

بدگمان ہنا نفس سے ہر آن
بس یہی اصل معرفت ہی جان

کرے حق پر جو صبر در حال
اسکو حاصل خدا کا ہووے وصال

کہ کرامت ہی چاہے نفس ترا
استقامت طلب کرے مولا

اور تفویض اسکا نان گھر ہی
اور سمجھ مرگ اسکے در پے ہی

اور کہا بخل کے حروف ہین تین
پہلے بے سے سمجھ بلا ہی یقین

بخل ہے نفس پر بلا آخر
اپنے انفاق مین بھی ہی خاسر

ایسے اسکے کلام ہین الطف
قدس اللہ سرہ الاشرف

شمع افروز عالم توفیق
جلوہ آرائے کعبۂ تحقیق

تھا وہ از کمل شیوخ حجاز
شیخ مکے کا تھا وہ معدن راز

تھا ولایت مین صاحب تمکین
اور تھا صاحب مقام یقین

اور ہین اسکے مجاہدات کثیر
اور ریاضات مین ہے فرد شہیر

نوری و بوسعید کی صحبت
اور جنید سعید کی صحبت

بولتے تھے اُسے چراغ حرم
تھا وہ گل چین فیض باغ حرم

اول شب سے تا باخر شب
پڑہتا تھا وہ نماز ہی بادب

اور بارہ ہزار ختم الحان
وہ کیا تھا طواف کے درمیان

اور یہہ مدت مین وہ وضو یکبار
کرتا تھا رات دن مین بس ای یار

ابتدا مین وہ اون سفر حجاز
چاہا ماں سے دئی وہ پاک انداز

کہ اسے غسل کا ہوا ہی سبب
دل مین اسطرح اپنے سمجھا تب

پس گردیدہ وہین سے پھرا
در پہ جب اپنے گھر کے آپہنچا

اسنے پوچھا ہی اپنے مادر سے
کیا اجازت نہ تو دئی تھی مجھے

پس وہ ہین در کے پیچھے مین بیٹھی
اور نیت ہین ماینے دل مین کئی

پس کئی انتقال ما و جب
فارغ البال ہو گیا ہی تب

بولتا ہی کہ مین نے در صحرا
ایک درویش کشتہ دیکھا

اور کہا ہی ولی وہی گیانی
کہ وہ ہوا اپنے حال سے فانی

اور علون کا اسکے متولی
حقتعالی رہے بستر و جلی

اور کہا ہی وہ عارف کامل
کہ دیا ہو خدا کو اپنا دل

اور بولا کہ معرفت کا کمال
حسن ظن ہی بقا و رمتعال

جو ملازم ہو حق کی درگہ پر
کھولیگا اسپہ حقتعالی در

اور بولا تو استقامت کر
اور نہ تو خواہش کرامت کر

اور سر عبودیت ہی رضا
اور کرنا ہی صبر در اسکا

اور سرا مین یقین فراغت ہی
اور گھر مین سمجھ تو راحت ہی

اور رخے سے سمجھ تو خسران ہی
لام سے لوم جان ہر آن ہی (ملامت)

اور ملامت کیا گیا ہی سدا
بخل مین اپنے وہ صباح و مسا

ذکر شیخ ابوبکر کتانی رحمتہ اللہ علیہ

شیخ بوبکر جو تھا کتانی
ناودان فیوض ربانی

تھا وہ یکتا شہود وجد امین
ورع و تقوی مین زہد و عرفا مین

ذوالتصانیف تھا طریقت مین
مشتہر تھا بہت فراست مین

خاص علم حقایق و عرفان
تھا وہ سارے علوم مین فیض نشان

فیض لینے بہت اٹھایا تھا
ایک مدت تلک وہ پایا تھا

رہا ایسا ہی لینے تا بہ وفات
تھا مجاور حرم کا وہ دن رات

اسکا ہی اہتمام دہرتا تھا
اور قرآن ختم کرتا تھا

بیٹھا تھا زیر ناودان ہر حال
اور مکے مین ہی وہ تا تیس سال

کبھی ہرگز نہین کیا تھا خواب
اور یہہ تیسی سال مین وہ نیک نصاب

ہوئی اسپر یہ یک حالت
پہنچا صحرا مین جب با فرحت

پس یہی لازم ہے یہان پھر جاؤن
کہ مگر شرط سے نہ آیا ہون

بیٹھی تھی اپنے گھر مین وہ مضطر
کی نظر جبکہ اپنی مادر پر

پر سوا اسکے گھر نہ دیکھ سکی
کہی ہان مین تجھے اجازت دی

نہین زنہار اس جگہ سے اٹھون
کہ نہ مین جب تلک تجھے دیکھون

اور جنگل مین ہی مقیم ہوا
پس گیا ہی وہین سوئے صحرا

دیکھ مین وہ عجب مین پڑا
کہ ہوا تھا وہ اور ہنستا تھا

مین نے اسطرح اسکو پوچھا ہی کہا تو مردہ ہی اور ہنستا ہی
بوالحسین مزین آئی وہ لبر دیکھنے اسطرح دیا ہی خبر
جب لب حوض کے اوپر پہنچا اسطرح دلین اپنے کہنے لگا
تب کنارے سے حوض کے ای ہمام آئی آواز مجھ کو ای حجام
جلد تر سر اٹھا کے مین دیکھا شیخ بوبکر تب نظر آیا
کہا بوبکر سرے دلین غبار تھا نہان کچھ زحیدر کرار

لافتی الا علی ولا سیف الا ذوالفقار

پر فتوت کا مقتضا تھا یہی کہ وہ حق اپنا دیوا اسکو ہی
خلش اسبات کی تھی دل پر مرے کئی ایام اس مین ہی گذرے
ایک شب اسمین مین نے خواب کیا اور مبارک یہہ خواب مین دیکھا
سونے بوبکر تب اشارہ کئے او رحضرت یہہ کون ہی پوچھے
پھر اشارہ کئے بسوئے عمر مین کہا یہہ عمر ہی ای سرور
پھر اشارہ کئے ہین وہ اشرف حضرت مرتضی علی کی طرف
پھر کرم سے بہ حیدر کرار بخشنے مجھ کو برادری سالار
پس روانہ ہوئے شہ کونین معہ شیخین اور ذوالنورین
مین وہین ہمرہ رکاب ہوا پہنچے ہین کوہ بوقبیس پہ جا
میری خاطر مین جو کہ تھا وہ غبار کچھ نہ باقی رہا ہی تب زنہار
ہوا ایک وقت میرے دل پہ گران دیا ایک چیز مین اسے اس آن
وہ گرانی ہوئی نہ دل سے دور اپنے گھر اسکو لیگیا بضرور
کہا یہہ کام نا کرون زنہار مین نے الحاح تب کیا بسیار
اسکو پھر ادیا ہون ویسا ہی تا گرانی مرے سے دور ہوئی
اور دو سود رمز وجہ حلال پاس مرے فتوح تھے فی الحال
اور کہا اسکو ای کرم گستر صرف کر اپنے کام مین یا زر
دیکھے ستر ہزار مین دینار یہہ خریدار ہون وقت ای شیار
بول اسطرح مجھ سے جلد اٹھا اور مصلا جھٹک کے اپنا چلا
نظر آتی ہی مجھ کو تب جیسی نہین دیکھا ہون کبھی ویسی
نقل ہی ایک مرید تھا اسکا اسنے جسوقت حال بنسوع مین تھا

سنکے یہہ بات وہ کہا ہی تبھی ہی محبت خدا کی ایسی ہی
مین توکل پہ قطع دشت کیا کچھ نہین زاد و راحلہ بھی تھا
کہ یقین زاد و راحلہ کے بغیر قطع صحرا کیا ہون مین بالخیر

لا تحدث نفسك بالاباطيل

وہین توبہ کیا ہون بخشوع اور لایا طرف خدا کے رجوع
کیونکہ فرمائے ہین یہ پیغمبر شا نہین انکے یہہ صحیح خبر
تھا معاویہ گرچہ باطل پر اور حق پر تھا بالیقین حیدر
اس جدال و قتال کے درمیان کسقدر لوگ دبے جھکے ہین جان
دو جبل جو کہ ہین صفا مروا درمیان انکے تھا مکان میرا
کہ ہین رونق فزا رسول اللہ اور ہین چار یار بھی ہمراہ
مین کیا عرض از رہ تحقیق یا رسول خدا یہہ ہی صدیق
پھر اشارہ کئے ہین سوئے عثمان مین کہا یہہ ہی جامع القرآن
میری خاطر مین تھا جو وہ خدشہ اسلئے تھا علی سے شرمندہ
تا جناب امیر اور یہہ فقیر کئے ہر دو معانقہ ای خبیر
بعد مجھ کو علی نے فرمایا جائین تا کوہ بوقبیس آ
کوہ پر بوقبیس کے چڑ کر کعبۃ اللہ پر کئے ہین نظر
اور اسطرح وہ خبر ہی دیا میری صحبت مین ایک شخص تھا
تا گرانی وہ دور ہو جاوے اور بیک تر وہ ہو دل کے حرم
اور اسکو کہا کہ لو اسدم رکھ مرے چشم و سر پر اپنا قدم
بعد وہ شخص لاعلاج ہوا چشم و سر پر مرے وہ پیر رکھا
اور بے شبہ دوستی اسکی تب مرے دلمین خوب جا لگی
لیگیا اسکے پاس مین نے اٹھا اور مصلے کے پاس اسکے رکھا
گوشہ چشم سے مجھے دیکھا اور اسطرح مجھ سے کہنے لگا
کیا تو چہتا ہی اسقدر زر سے آہ مغرور مجھ کو کر دیوے سے
اسکی بے شبہ عزت و حرمت اور میری اہانت و ذلت
پسینے چہتا تھا اپنے جب درہم ذلت اپنی جو دیکھا ہون اسدم
چشم کو پہنے تب وہ کولا ہی اور کبھی طرف شاہ دیکھا ہی

لات مارا ہی ایک دن تا سے
کہ حقیقی مکاشفات عجب
کہ حضوری وہ رب بیت کی غیب

نقل ہی ایک پیر فرخ پی
شیخ بوبکر پاس آیا ہے
ہو وہان جمع لوگ بیٹھے ہین
تب ابوبکر اس سے پوچھا ہی
اور زہری سے بو ہریرہ سے
وہان سنتے ہین وے جو با اسناد
شیخ بولا یہہ فقرہ عربی
اسکو پوچھا ہی تب وہ پیر جلیل
خضر کہنے لگا تب اسکے سات
اور ابوبکر مجھکو پہچانا
پر نہ اسکو پچھانتا ہون مین
آہ کھینچا ہی اسکے تن سے ردا
ہو پشیمان دوڑتا آیا
شیخ فارغ ہوا نماز سے جب
شیخ بولا کہ ہی خدا کی قسم
کہا یارب لیا تھا وہ جو ردا
وہین فی الحال فضل سے حق کے
مین نے اسکو تو کون ہی پوچھا
وہین ظاہر ہوئی ہی یک عورت
یعنے خندہ ہون مین نے پھر پوچھا
بعد مین جبکہ خواب سے جاگا
اور بولا بعالم رویا
اور یک رات بھی ہوئی رویت
سکے حضرت سے یہہ دعا ہر دن

وہین انکھین نکل گئے اسکے
اسپہ مشہود ہوگئے تھے اب
کسی بندے کو ہو برحمت رب
بنی شیبہ کے در سے آیا ہی
اور اس طرح اسکو بولا ہی
اور حدیث رسول سنتے ہین
کہ روایت وہ کس سے کرتا ہی
وہ سنا حضرت علی سے
یہان سنتے ہین ہم بلا اسناد
یعنے حَدَّثَنِی قَلْبِی عَنْ رَبِّی
بول رکھتا ہی کیا تو اسپہ دلیل
ابتلک مین نے جانتا تھا یہہ بات
لیک اسکتین نہ مین جانا
حال انکا نجانتا ہون مین
اور بازار مین اسے لایا
شیخ کو تب نماز مین پایا
ہی وہ طرار رونے لاگا تب
خالق ارض و سما کی قسم
اب وہ واپس لے آکے مجھکو دیا
اسکے دو ہاتھ مین درست ہوے
اسنے بولا کہ مین نے ہون تقوی
زشت تھی اور سیاہ و بدصورت
کیجے ظاہر کہان ہی تیری جا
دلمین نیت یہہ استوار کیا
ایک شب شاہ انبیا کا لقا
تب کیا عرض مین نے درخدمت
بس چہل بار تو یہ تا کر گن

باطن شیخ مین وہین لاریب
اسنے کعبے طرف کیا ہی نظر
دیکھنا بیت کا تب ای دمساز
بڑی شان و شکوہ رکھتا تھا
کیون نہ جاتا ہی تو ای شیخ فہیم
آیا ہی یک بزرگ پاک شعار
وہ کہا راویان اشہر سے
کہا بوبکر نے ای پاک نہاد
اسنے پوچھا تو کس سے سنتا ہی
یعنے سنتا ہی دل مرا ای ہمام
کہا اسکی ہی دلیل ہی جان
کہ نہین ہے کوئی ولی خدا
اب مین سمجھا کہ اولیا حق کے

نقل ہی ایکدن نماز مین تھا
تا کہ بازار مین اسے بیچے
ڈالا چادر کو اسکے کھاندے پر
شیخ رونیکا وجہ پوچھا ہی
نہ خبر ہی مجھے لیجانے سے
تو بھی یارب لیا ہی جو اس سے
اور کہا مین بعالم رویا
پوچھا رہتا ہی تو کہان ای فہیم
پوچھا مین کون ہی تو اسکی تمیز
کہی رہتی ہون مین نے صبح و مسا
کہ نہ مین نے کبھی ہنسون زنہار
پایا مین نے پچاس پر یکبار
یا نبی کہا دعا کرون مین اب

یہہ ندا آئی ہی ز پردۂ غیب
سو یہہ تادیب ہوگئی اسپر
جانئے بالیقین نہین جواز
اور ڈالا تھا اپنے بر مین ردا
اب یہ سوے مقام ابراہیم
کرتا ہی روایت اخبار
عبد رحمان سے اور معمر سے
یہہ تو لایا ہی تو برے اسناد
کس چمن سے یہہ پھول چنتا ہی
بے وساطت مرہی رب سے کلام
کہ ہی بیشک تو خضر عالیشان
پر مین اسکو پچھانتا ہون بجا
ہین بہت اور وے جانتے ہین مجھے
ایک طرار اسکے پاس آیا
تب دونو ہاتھ اسکے خشک ہوے
اور بیٹھا وہین جھکا کر سر
اسنے سب سرگذشت بولا ہے
اور نہ آگاہ ہون اسکے لانے سے
اسکو یارب کرم سے واپس دے
یک جوان جمیل کو دیکھا
کہا غمگین تو ہین مین ہون مقیم
اسنے بولی کہ معصیت ہو نہ تیر
دل مین اہل نشاط کے ہی سدا
لیک غالب ہو جب ہنسی لبپہ
پوچھا حضرت سے مسئلہ ای یار
تا مرے دلکو یاد ہو رب

یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ یَا لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْئَلُکَ اَنْ تُحْیِیَ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِکَ اَبَدًا

اور کہا ایک روز یک درویش
بعضے یاروں کے لینے ملا آہ
اور اسپر یہہ صاف لکھا تھا
اسکا یہہ قول با کرامت ہی
اور کہا زہد ہی وہی رکھیو یاد
اور صبر و رضا مین کامل ہو
خلق جسکے زیادہ ہووے بجا
اور بولا وہی ہی صوفی جان
اور توبہ ہی جان استغفار
دوسری دل سے یہہ کرے نیت
اور چہارم ادا کرے ناچار
وہ گلا دیوے سب ریاضتمین
جون بچایا تھا لذت عصیان
اور آخر مین سقم ہی بھاری
اور حقیقت مین بوجھ ای عاقل
اسمین سترہ ایک باب ایجان
اور کہا ذکر حق کے لقمے کو
عذر چینے مین اور دعا مین تب
اور ایسا کہا ہی نیک اعمال
آج عامل نہین ہی وہ غافل
سووے تب خواب کا ہو جب غلبہ
اور کہا تن سے رہ تو دنیا مین
اور بولا کہ دین حق کی بنا
حق ہی اعضا پہ عدل ہی القلوب
جونکہ بے شبہ سیر و رفتار
اور یہ ہو صدق عقل سے ہی بجا
اور بولا بدون حق بے تقیل

آیا ہی مجر پاس بس دل ریش
مین کیا اپنے بھوک سے شکوہ
کہا بجا نفے ہی بھوک تیری خدا
انس مخلوق کی عقوبت ہی
کہ نہ کچھ پاوے اور رہے دلشاد
گرچہ ذلت کا اسمین حاصل ہو
پس تصوف زیادہ ہی اسکا
جانے طاعت کو اپنے جو عصیان
شرط توبہ کے چھے ہین ای شیدا
کرے عصیان طرف نہ پھر رجعت
جو مظالم ہین خلق کے ای یار
حق کی طاعات کی مشقت ہو
بس یہہ چھے چیز بھی ضرور ہین جان
یعنے آخر مین ہینگی بیماری
خوب اسکا یقین ہو کامل
ہی حیا کے ہی درمیان پہچان
بس وہان یقین سے کہاوے تو
جانیو اسکے کھولتا ہی لب
بندگی کا لباس ہی خوشحال
جو تھا نزدیک آج ہی عامل
کہاوے جب سخت اسیہ ہو فاقہ
اور رہ اپنے دل سے عقبی مین
پاسئے ہم تین چیز بس ہی بجا
صدق ہی عقل پر ہی نیک اسکا
نحن نحکم کہے ہین بالظاہر
صدق ہرگز نہ ہووے عقل سوا
ہین حق پر نہی کوئی چیز دلیل

اور رو رو کے اسطرح بولا
پھر مین بازار کی طرف جو چلا
کہ شکایت تو اسکی کرتا ہی
اہل دنیا کا قرب ہی عصیان
اور کرے جد و جہد کو لازم
اور تصوف کا یون کیا ہی بیان
اور بولا محبت ہی ایثار
کہ گنہ ہی سمجھ اسے ناچار
اول اس سے ہو ہو جو عصیان
تیسری فرض جو کہ چھوڑا ہو
پنجم اسکا ہی گوشت اور چربی
اور ششم الم دہ طاعت کا
کہا اول تو وجد ہی شیرین
اور توکل ہی اصل مین پہچان
اور عبادت کے ہی یقین ثواب
کہ خدا سے حیا کرے بدوام
اور بولا کہ مغفرت کا در
کہا جو عجز لاوے نزد خدا
جسکو مولا نے وقت قسمت کے
اور بولا مرید کو ای عزیز
جب ضرورت ہو تب کلام کرے
اور کہا چاہے حق سے جب توفیق
ایک تو حق ہی عدل ہی دوم
جونکہ حق ہی بغیر ظاہر کے
اور یہی عدل ان ہوا ای کامل
صدق حشر مین جو ہووے سوال
کہا بارہا ہی ایک حق کا یقین

کہ مین دس روز سے نہ کچھ کھایا
ایک درہم پڑا ہوا دیکھا
شرم مولا سے کچھ نہ دہر تا ہی
میل انکی طرف ہی ذلت جان
اور رہے درہجا ہدہ دایم
کہ تصوف تمام خلق ہی جان
اپنے محبوب کے لئے ای یار
کرے اس سے مدام استغفار
ہون پشیمان اسپہ جو عصیان
بضرورت ادا کرے اسکو
کہ جو مال حرام سے ہو آگی
اپنے تن کو پکاوے بہر خدا
اور ہی درمیان تلخ یقین
علم کی ہی متابعت ایجان
سارے اعتقاد پر ہین دو در باب
بندگی مین ہے اسیکے مدام
جب خدا کھولے اپنے بندوں پر
ہو عنایت ہی حق کی اسپہ بجا
کر دیا دور اپنی رحمت سے
ہینگے لازم مدام یہہ سہ چیز
بس یہہ سہ چیز پر قیام کرے
ابتدا کر عمل سے ہی تحقیق
اور بلا شبہ صدق ہی سیوم
نہ ادا ہو سکیگا تیرے سے
قسمت عدل کر سکے ہی ل
عاقلوں سے ہی ہووےگا دجال
کہتے ہین با وضع اسکتین

اور وہ محزون ہی عرش کے نیچے   صبح کے وقت مین یقین وہ ہے

وہین گھر مین حقتعالی کے   وہی بار الہ کے پہنچاویے

شکر کی جا مین بھی استغفار   ہی گنہ یوہی جان بے تکرار

کہ تو ای شیخ کیا عمل ہی کیا   جس سے ایسے مقام کو پہنچا

تو نہ کہتا تھا یہ سخن زنہار   خیر کہتا ہوا ب سنو ناچار

دل سے مین غیر حق کو دور کیا   غیر حق کو رہی نہ دلمین جا

ذکر شیخ عبداللہ خفیف رحمۃ اللہ علیہ

نام نامی ہی جسکا عبداللہ   بن محمد خفیف حق آگاہ

ظاہری باطنی علوم مین سب   پیشوائی کا تھا اسے منصب

ایک شان عظیم رکھتا تھا   اور وقار فخیم رکھتا تھا

اور طریقت مین مجتہد تھا بڑا   مذہب خاص اپنا رکھتا تھا

ہر چہل روز مین بوجہ لطیف   کرتا تھا ایک مستقل تصنیف

سب وے مقبول اور ہین مشہور   اور ہین فیض کثیر سے معمور

ہین وے باہر بشر کی امکان سے   اور زیادہ ہین شرح و تبیان سے

کوئی اسکا نظیر اور ہمسر   نہین تھا اسکے عصر مین دیگر

اور وہ سلطان زادگون سے تھا   اور شاہیر عہد گون سے تھا

اور جنید و جریری ابن عطا   اور وہ شیخ رویم کو دیکھا

ابتدا مین جو دین کا ورد کثیر   جبکہ اسکا ہوا ہی دامن گیر

پڑھتا تھا دس ہزار بار ای یار   یہی معمول اسکا تھا بسیار

مدت بیس سال وہ فاخر   پہنا تھا ایک پلاس سے ظاہر

اور ہر سال مین وہ قدوہ دین   بیٹھتا تھا چار اربعین بیقین

آخر اربعین مین ہی آخر   کیا دنیا سے نقل وہ فاخر

پر طریقت کے عالمون سے تھا   لیک تھا وہ بھی یک بزرگ بڑا

وہ مرقع نہ پہنتا تھا کبھی   اہل ظاہر کے تھا لباس مین ہی

اور بلا شبہ پہننا اسکا   ہی سزاوار کہ اب فرما

لاتا ہی جلے پیرہن مین بجا   شرطین ہوتے ہین اسکے اس ادا

اور جو ہی خفیف اسکا لقب   اس لقب کا سمجھہ یہی ہی سبب

سحر کے وقت عابدان خیار   جو کرین گریہ اور استغفار

اور بولا بجاے استغفار   شکر کرتا گناہ ہی ای یار

نقل ہے اسکی موت آئی جب   لوگ اسطرح اس سے پوچھے تب

شیخ کہنے لگا کہ موت مری   جانو گر قریب تا ہو لی

کہ چہل سال مین نے پنہانی   اپنے دل کی کیا ہی نگہبانی

پس کیا ہی وفات وہ اکرم   قدس اللہ سرہ الافخم

شیخ دین برگزیدہ درگاہ   خاص و مقبول بارگاہ اللہ

تھا وہ شیخ المشایخ اعظم   قطب دوران یگانہ عالم

جو تھے اہل طریقت ای اشرف   تھا وے سب کا رجوع اسکی طرف

اور اسکے فضیلتین ہین کثیر   جسمین قاصر ہی خامہ تحریر

اور حقایق کے علم مین ای یار   ہر چہل روز مین وہ پاک شعار

اور یوہی علوم ظاہر مین   وہ کیا ہی بہت سے تصنیفین

اور وہ جو مجاہدات کیا   اور جو جو ریاضتین کھینچا

اور بعض حقایق و اسرار   بخشتا تھا جو نظر اسے دادار

اور فارس مین اسکے بعد ازبھی   نہین اسکا خلف رہا کوئی

اور اکثر سفر وہ فرد وحید   کرچکا تھا بعالم تجرید

اور حلاج کو بھی دیکھا تھا   فیض اس سے بہت وہ پایا تھا

قل ہو اللہ کا سورہ باانداز   ایک رکعت کے درمیان نماز

اکثر اوقات صبح سے تا شام   پڑھتا یک الف رکعتین وہ تمام

اور کبھی وہ پلاس فایض نور   نہین کرتا تھا اپنے تن سے دور

اپنے رحلت تلک وہ باتقدیر   کیا تھا پورے اربعین چالیس

کہتے ہین اسکے وقت تھا یک پیر   از گروہ محققین کبیر

رہتا پارس کے ملک مین وہ بھی   کہتے اسکو محمد ذکری

لوگ پوچھے زشیخ عبداللہ   کیا ہی شرط مرقع آگہ

کہا جو شرط ہی مرقع کی   اسکو بیشک محمد ذکری

اور ہمیشہ پلاس مین ادم   وے ادا ہووین یا بجانے ہم

کہ منقہ کے سات دانہ ای یار   لیکے کرتا تھا وہ یا افطار

بس سبک روح سبک حساب تھا وہ
وہ منقہ وہین لے آیا ہی
نہین اس شب مین وہ حلاوت تھی
کتنے دانہ توکل منقے کے
کہا دیکھا ترے مین ضعف کثیر
دوست ہوتا مرا اگر تو نے
کہا چالیس سال کے ایام
اور یہہ عرصہ مین نعمت دنیا
باوجود اسکے مین جبا ایسا
چلد یا ہون بفضل رب عباد
اور بغداد سے مین جب نکلا
چشمہ تب یک نظر پڑا مجھ کو
عرض مین نے کیا ہون حق آہ
اور تو رکھتا ہی جبکہ مین یہہ سنا
اور آواز ایک آئی تب
چاہ پر جلد مین نے لوٹ آیا
تب تلک مجھ کو احتیاج وضو
دیکھتے ہی جنید مجھ کو کہا
اور اسطرح وہ کہا ای یار
مصر کو جاکے انکو دیکھا مین
مین کہا تم کو ہی قسم بخدا
آہ دنیا یقین یہہ تھوڑی ہی
ہی فراغت اگر تجھے حاصل
مین جو بھوکا تھا اور پیاسا تھا
ظہر کی اور عصر کی بھی نماز
لب پہ یہہ آتش جو انکی بات آئی
ہان مصیبت جو پایا ہین ای یار

اور سبکبار باصواب تھا وہ
شیخ نے اسکو لیکے کھایا ہی
نہ عبادات مین وہ لذت تھی
پھر افطار لادیا ہی سبھے
اسلئے یک کیا زیادہ ای پیر
مجھ کو دیتا تو لاکے چھے دانے
ہوی شہرت مری جو خاص و عام
مجھ کو بخشا ہی اسقدر مولا
کہ نہین صاحب نصاب ہوا
جبکہ پہنچا ہون آکے در بغداد
ایک صحرا مین آکر پہنچا
پانی پیتی تھی اسمین یک آہو
اس ہرن سے بھی کم ہی عبداللہ
بالیقین وقت خوش ہوا میرا
ہم نے کئے امتحان ترے سے اب
اسکا پانی بھی اوپر آیا تھا
نہین نہ ہنار پھر ہوئی ہی کہو
کہ اگر صبر تو کیا ہوتا
کہ مجھے یون نشان دیتے کیا
وے دو نور و قبلہ بیٹھے ہین
ای بزرگو جواب دو میرا
اور تھوڑی ہی اس سے باقی ہے
کہ ہی میرے سلام مین شاغل
بھوک اور پیاس اپنی بھولگیا
ساتھ انکے ہی مین تڑا نہار
ہم ہین اہل مصیبت ای بھائی
چاہئے اتنے کچھ کرین گفتار

اپنے خادم کو ایک شب وہ کہا
یک حلاوت جو اسنے در طاعات
اپنے خادم کو تب بلایا ہی
کہا خادم سے اٹھ وانے سب
شیخ بولا نہین تو دوست مرا
پس اسے آپ سے کیا ہی جدا
میرا اکرام لوگ کرتے ہین
جسکا حد و حساب ہی دشوار
اور کہا ابتدا مین پہر خدا
اس قدر رغبت میرے سر مین تھا
رسن اور دلو تھے مرے ہمراہ
مین نے میں چاہ پر گیا بشتاب
تب یہہ آواز آئی ہی کہ ہرن
رسن و دلو پھینک ال وہان
جب کیا صبر لوٹ جا تو شتاب
مین نے پانی پیا وضو بھی کیا
اور مکے سے لوٹ کر ای شاد
تیرے زیر قدم سے ہی بشتاب
مصر مین ایک پیر و ایک جوان
تین بار انکو مین سلام کہا
سر اٹھا اپنا وہ جوان شریف
لے یہہ تھوڑی سی حصہ بسیار
بس یہہ بولا سو وہ جھکایا سر
ہوئی مجھ کو ربودگی یک تب
بعد اسکے کہا ہون مین انسے
آہ ہم کو زبان پند کہان
مین تا تین روز پاس انکے

پھر افطار اب منقہ لا
پاتا تھا فضل حق سے ہر رات
اور اسطرح اسکو پوچھا ہی
شیخ پوچھا کہ کیا تھا اسکا سبب
بلکہ بے شبہ میرا دشمن تھا
دوسرے خادم کو یک کیا پیدا
سب مرا پاس دلسے وہ ہر ہین
کہہ نہ سکتا ہون اسکا مین مقدار
قصد کر حج کا جبکہ مین نکلا
کہ نہین مین ملا جنید سے جا
تشنگی مجھ پہ تب کئی غلبہ
اسکا نیچے اتر گیا ہی آب
دیکھ رکھتی نہین ہی دول و رسن
اور آگے ہوا ہون جبکہ روان
اور اب نوش کر وہ چاہ سے آب
اور مدینہ تلک وہان سے گیا
جبکہ پہنچا بہ مسجد بغداد
اس بیابان سے نکلتا اب
بیٹھے ہین اب مراقبے مین جا بن
پر انھون نے نہین جواب دیا
تب کہا ہی مجھے ای ابن خفیف
جان فرصت غنیمت ای ہشیار
پھر مراقب ہوا وہ نیک سیر
مجھ جو میرا تھا وسوسے لئے ہین سب
کر مجھے پند ایک اب دیجے
کہ ہماری زبان ہے گنگ یہان
ہم نہ کچھ کھانے او نہین سونے

عزم رجعت کیا ہو مین نے جب
صحبت ایسے کی کر تلاش اب جا
پند تو اسکے حال سے پاوے
دشت مین ایک دن گیا تھا مین
چشم کو روزن اک اسکی لا
مین گیا ہون عجب یہہ کرکے نظر
کہ ہین تشریف لائے شاہِ ہدا
کہ ترے واسطے ہی مین آیا
کہ یہہ باطل ہے یا صفتین جو کثیر
کیسے ہونگے اسمین تاثیرات
پائے اشرف سے اپنے انبیا ہار
کہ یقین جسنے راہ یک جانے
کہ کسیکو نہ دے عذاب ایسا
اپنے انگشت پا پہ کرکے قیام
پس یہہ سنت کی پیروی چاہا
پھر کہے حضرت نے خواب مین آئیے
نقل ہی نیم شب مین وہ یکبار
کہا خادم نہین ہی کوئی زن
ہفت رہ سیر جب گئے ہین گذر
کہ وہ دختر سے چاہتا ہون فراق
جب تلک مین جیا نہین جیو نکاح
اس سے اب جو فراق لیتا ہی
اور سب خلق تب ہراسان ہین
مثل پارے کے پل سے گذرا
سیر مقصود جبکہ ہاتھ آیا
چھوڑ دینا وہ جبکہ توبہ کیا
اور چہل سال کی تھی یک زن بھی

پھر کیا ایک پند اسنے طلب
دیدے جسکے یاد آوے خدا
نہ کہ پند اسکے قال سے پاوے
اور یہہ حالت عجیب دیکھا مین
کہ لگا وین تو ہوسے تھے بینا
کہ ہین بے شبہ یہہ تو باطل بر
مین کیا عرض یا رسول خدا
مین نے اپنا وہ شبہ عرض کیا
کھینچتے ہین یہہ اسکی ہی تاثیر
اور کیسے وہ دیوینگے ثمرات
کئے حضرت نے ہی مجھے بیدار
اور اس راہ کا سلوک کرے
سخت تر اسکو ہو عقاب ایسا
ہین گذارے نماز با اکرام
کہ کرے آپ یہہ نماز ادا
اور اس طرح اسکو فرمائے
اپنے خادم سے یون کہا ای یار
لیک دختر ہی ایک نیک چلن
اس سے پیدا ہوا ہی ایک پسر
بھیج دیتون مین اسکو دیکے طلاق
نان و نفقہ مین اسکو دیونگا
اور اسکو طلاق دیتا ہی
عرق مین غرق اور ترسان ہین
خواب سے جبکہ مین نے جاگ اٹھا
پس اسے مین اب طلاق دیا
حال اسکا کمال کو پہنچا
وہ بھی اس شیخ کے نکاح مین تھی

وہ جوان اپنا سر اٹھایا ہی
ہیبت اسکی تھی تیر دلمین پر
نقل ہی اسطرح خبر وہ دیا
ایک راہب کو لوگ لائے مین
گر وہ بیمار لوگ کو دیتے
پھر یہہ کیا ہی معاملہ یارب
یہان تشریف کس لئے لائیے
کہے تاثیر تو جو وہ دیکھا
راہ حق مین ریاضتین ایسے
اور بولا کہ سید الابرار
مین ادب سے نبی طرف دیکھا
پھر اگر وہ سلوک چھوڑیگا
اور کہا مین نے خواب مین دیکھا
شیخ در فنِ اتباعِ سنن
ایک رکعت تو وہ کیا ہی ادا
کہ ہی مخصوص وہ نماز مجھے
جا ہو تدبیر ایک زن کو لا بفلاح
کہا اسے لاؤن بولا جا لے آ
اور وہ طفل انتقال کیا
یا مرے سے طلاق وہ کیونکے
پوچھا خادم نے اس مین رمز ہی کیا
کہا اس شب مین خواب مین دیکھا
ناگہان ایک طفل نے آیا
چاہا مجھ کو بھی ہووے ایک پسر
نقل ہی تھا وہ شاہزادہ جب
اعتقاد اس سے خلق دہر کے تھے
وہ تو تھی ایک وزیر کی دختر

اور زبان پر سخن یہہ لایا ہی
پند تجھ کو زبان فعل سے دے
روم کو ایک سال مین نے گیا
وہ موا تھا اسے جلاتے ہین
تو مرض سے شفا وے پاتے تھے
خواب دیکھا ہون مین نے ایک شب
مجھ کو حضرت نے تب یہہ فرمائے
ہی نشان صدق اور ریاضت کا
غایت صدق سے جو کھینچینگے
خواب مین آئے مین دوسری بار
کئے ارشاد تب رسول خدا
حق اسے وہ عذاب دیویگا
کہ شہ انبیا حبیب خدا
جب یگانہ تھا اور شہ زمن
دوسری رکعت نہ کر سکا ہی ادا
تو بھی ویسی نماز مت پڑھئے
تا کرون اسکے ساتھ اپنا نکاح
وہ لے آیا نکاح اس سے کیا
شیخ خادم کو اپنے فرمایا
گر وہ چاہے مری ہی گھر مین سے
نیمہ شب مین تو جو زن چاہا
کہ قیامت یقین ہوئی برپا
اور ہاتھ اپنے باپ کا پکڑا
تا مجھے کام آوے در محشر
چار سو عورتین تھین اسکے سب
اور تقرب وے اس سے کرتے تھے
سب مین تھا اسکو رتبہ برتر

ایک دن اسکے عورتین سارے
سب کے سب یون کہے ہمین یکسر
عورتین اس سے ملکے پوچھین سب
ایک دن مجھکو یون دی ہین خبر
لایا تشریف جبکہ وہ فاخر
اور وہ آستین مین اپنے لیا
کیون نہین پوچھتی ہی تو اسدم
شدت صبر سے ہی بس میرے
دل سے نفرت مین اپنے دہرتا ہون
مین نے کچھ کر سکی نہین جرأت
اسکے سر پر سیاہ تھی دستار
اسکے باطن کے درمیان غیرت
کہا باطل جو تھے عذر میرے

ایک دو سرے سے پوچھنے لاگے
اسکی صحبت سے کچھ نہین ہی خبر
انسے اسطرح اسنے بولی تب
شیخ آتا ہی آج تیرے گھر
مین نے کھانا کئی ہون لا حاضر
اپنے سینہ پہ اور شکم پہ ملا
کیا سبب یہہ کرے ہے تیرے شکم
یہہ شکم پر رکھے ہے سینگے
اور بدل اسکے صبر کرتا ہون
تھین یا صنا اسکے بغایت
خرقہ و پیرہن بھی اور ازار
وہین پیدا ہوئی ہی باعشرت
یعنی یہہ نفس اور ہوا میرے

أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلٰهَهُ هَوَاهُ

پھر کے مجلس مین اسکو بلوایا
شیخ اٹھ سر پہ اسکے بوسہ دیا
کئے ہفتاد بار یون باہر
اسکو ہونے لگے بہت اسہال
آخر شب مین لیک آئی بھانی
تجھ پہ لعنت ہو اب گیا ہی کہان
دوسرے دن کہے ہین اسکے مرید
شیخ بولا سنا مین آئی ہی رو
کرتے تھے مسخری و شیطانی
کہا صوفی وہی ہی اہل وفا
اور تصوف کہا وہی ہی نہ بول
اور کرے قطع وحشت کوہستان
اور تقوے کا یون کیا مذکور

پھر بھی باہر ہی اسکو کروایا
اور یون عذر کرکے کہنے لگا
کچھ تغیر نہین ہوا ظاہر
ہو گیا ہی فریش وہ درحال
شیخ کو تھوڑی نیند کچھ آ لی
شیخ نے جاگ کر ہوا ہی وہ ان
کہ وہ ایسا کہا ہی لفظ شدید
کہ وہ بولا کہ تجھ رحمت ہو
اور بلا شبہ یہہ سبھی تھے
صوف پہنا کرے یقین بصفا
کہ مقدر کا جبکہ ہووے نزول
اور سفر مین رکھے تنہا دان
کہ وے چیزون سے پس ہے تو دور

شیخ خلوت مین آٹھ بار سات
وہ جو ہینگی وزیر کی بیٹی
آوے جس در شیخ میر مکان
مین نے کھانا پکائی با فرحت
ایک ساعت وہ مجھکو دیکھا ہی
تھے اتھار اگر ہے شکم پہ پڑے
وجہ اسکا مین اس سے پوچھی تب
ایسے کھائیگی بوجہ لذت سے
یون اسطرح اٹھتا ہی وہ
نقل ہے ایکبار اسکے مکان
سب یہہ کپڑے سیاہ تھے اسکے
کر تعجب وہ اس سے پوچھا ہی
مر گئے اسلئے یہہ پہن لیا
شیخ بولا کر دے اسے باہر
یونہی اسکو کئے ہین ستر بار
کہ لباس سیاہ یہہ آئی یار
نقل ہی یک مسافر آیا ہی
طاس بول و براز کا ناچار
صبح شیخ سویا تھا وہ پکارا ہی
طاس اسکا وہ جا اٹھایا ہی
صبر و آرام ہم مین کچھ نہ تھا
نقل ہی اسطرح وہ فرمایا
آج ایسے ہین صوفیان شیطان
اور ہوا کو جکائے طمع جفا
جان اور دل سے اسپہ صبر کرے
کہا زبان و دل کی ہی تصدیق
حق جو چیزون سے دور رکھا ہی

بولو کیسا گذرتا ہی رات
اسکو البتہ آگہی ہو گی
مجھ سے بولو وہ بولتی ہی جان
اور دہی خوب آیکو زینت
بعد ازان ہاتھ میرا پکڑا ہی
بعد کہنے لگا ہی یون مجھ سے
مجھکو اسطرح سے کہا وہ جب
ایسے چہرے سے ایسی زینت سے
اور گھر سے نکل گیا ہی وہ
آیا ہی یکس فرزیشان
بسکہ دیکھا ہی جبکہ شیخ آئے
کیون تو کپڑے سیاہ پہنا ہی
اور یہہ آیت شریف پڑہا
جلد تر اسکو کر دے باہر
متغیر نہ کچھ ہوا زنہار
ہی سزاوار تجھکو ستر و چہار
اور اسکے نکا نہین اترا ہی
شیخ اسکا اٹھایا بیچارہ بار
غصہ ہوکر یہہ ہانک مارا ہی
لاکے باہر وہ پھینک ڈالا ہی
اسپہ آئی شیخ تو نے صبر کیا
صوفیون کتنین جو مین دیکھا
اسلئے کرتا ہی مسخری شیطان
اور پس پشت ڈالکے دنیا
اور خوشی سے وہین اکیلے ہوئے
جو ہو مکشوف غیب سے تحقیق
بس یہی جان لیو تقوی ہی

ختم ذکر شیخ عبداللہ خفیف

اور قناعت وہی کہا سمجھو / کہ ترے ہاتھ مین نہین ہی جو
اور جو چیز ہو ہاتھ مین ترے / دریا اس سے بے نیاز رہے
تجھ کو اس سے حصول راحت ہو / دلکو حاصل تری فراغت ہو
وہ کہا کاروبار اپنے سب / اپنے مولا پہ سونپ دیوے جب
اور اس سے کہے کہ یک درویش / رہا بھوکا جو تین دن از پیش
کہ اسے جسقدر ضرورت ہو / بس سے اسکی قضائے حاجت ہو
نقل ہی جبکہ اسنے رحلت کی / اپنے خادم کو یہہ وصیت کی
میری گردن مین پاؤن مین ای خبیر / ڈال دے جلد طوق اور زنجیر
مگر اللہ نے قبول کرے / اور مجھے اپنے لطف سے بخشے
کہ وصیت کو اسکے لاوے بجا / ہاتف غیب سے ہوئی یہہ ندا
کیا تو چہتا ہی اب ای بے تمیز / کہ یقین جو کہ ہی ہمارا عزیز
دفن اسکو کئے بعز و شرف / قدس اللہ سرہ الاشرف
شیخ عارف محقق کامل / ذوالکرامات واصل موصل
وقت مین اپنے وہ یگانہ تھا / اشہر و اکمل زمانہ تھا
فقہ مین مفتی و امام تھا وہ / صاحب عز و احترام تھا وہ
تا بحدیکہ یون جنید کہا / کہ وہی ہی ولی عہد میرا
کہا لکھون غایت ادب اسکا / روز اور شب ادب کا ڈہب اسکا
کہ بخلوت ادب یہہ شام و سحر / حقتعالی کے ساتھ ہی بہتر
اور یہہ مدت مین وہ نہین سویا / اور ہرگز کبھی نہ بات کیا
شیخ کتانی یون کہا کہ جب / کس بشر سے یہہ ہوسکیگا کب
جب سدہارا جنید دنیا سے / اسکو جگہہ پہ اسکے بٹھلائے
کہا چالیس سال صیادی / پھر نہ پایا ہون مینے اسکو کبھی
عمر کے بعد یک جوان ایک روز / تھا مسافر ہوا ہی جلوہ فروز
بال بکھرے ہوئے سر برہنہ تھا / رنگ تھا زرد اسکے چہرے کا
سر گریبان ہوا وہ نیک انجام / یونہی بیٹھا ہی تا نماز شام
جو خلیفہ تھا اسکے گھر اس شب / صوفیونکو ہوی تھی دعوت سب
کہ خلیفہ ہمین بلایا ہے / کہا ضیافت کو تو بھی آتا ہی

تو نہ ہرگز کرے طلب اسکی / نہ رکھے فکر روز و شب اسکی
اور کہا زہد ہی وہی ای عزیز / ملک سے جاوے جب ترے یک چیز
اس سے سایل ہو تو عبودیت / کب ہو کامل ای معدن حکمت
اور بلیا کی ہو جب تنزیل / کرے بے شبہ اسمین صبر جمیل
گھر سے باہر وہ اپنے پس نکلے / اور لوگون سے اسقدر مانگے
اسکو کہا لیتے ہین بحل شتاب / کہا ویسا تو شخص ہے کذاب
کہ گنہگار لاکلام ہون مین / آہ بھاگا ہوا غلام ہون مین
اور مرے ہاتھ باندھ پشت اوپر / اور بٹھا مجھکو رو بقبلہ کر
نقل دنیا سے وہ گیا ہی جب / اسکا خادم کیا ہی عزم یہہ تب
دیکھ ای بیخبر تو ہو ہشیار / کام ایسا کبھی نکر زنہار
ویسے بندے کو اب ذلیل کرے / باز آیا وہ اس ارادے سے

ذکر شیخ ابو محمد جریری رحمۃ اللہ علیہ

تو کاشف حقایق و عرفان / بو محمد جریری ذیشان
تھا یقین سب علوم مین کامل / خاص علم اصول مین فاضل
پیشوا تھا رہ شریعت مین / اور استاد تھا طریقت مین
صحبت تستری وہ پایا تھا / فیض اس سے بہت اٹھایا تھا
مدت بیست سال وہ بے نیاز / نہین خلوت مین پا کیا ہی دراز
نقل ہے اسنے مدت یکسال / رہا مکے کے درمیان خوشحال
نہ لگایا ہی بیٹھ پر دیوار / پیر لمبے کیا نہین زنہار
وہ کہا صدق باطنی میرا / مجھکو اس کام پر ہی لے آیا
کہا ایک روز ایک باز سفید / نظر آیا مین چاہا کرنا صید
پوچھے قصہ ہی کہا تو کہہ اسکا / تب وہ اس طرح انکو فرمایا
آیا ہی خانقاہ کے در سے / اجنبی تھا وہ ہم اسے دیکھے
تب وضو وہ کیا ہی تحتین چاہ / اور دو رکعتین گذار پڑہا
بعد ازان جب نماز شام پڑہا / پھر وہ یونہی مراقبہ بیٹھا
مین نے تب اس جوان کے پاس گیا / بعد اسطرح اس سے کہنے لگا
کہا آتا نہین مین اسکے یہان / چاہئے مجھکو ایک پارہ نان

مین نے سمجھا یون اپنے دل اندر
پھر وہان سے مین آگے جب دیکھا
لائے تشریف ہین بعزت و جاہ
ایک خلیل خدا ہین ابراہیم
پاس حضرت کے مین نے جلد گیا
مین کیا عرض یا رسول اللہ
یارہ نان تجھسے یک چاہا
اور درِ خانقاہ کی آواز
مین کہا العزیز تھوڑا ٹھہر
آہ جسوقت کوئی یک درویش
اسکی تب آرزو تو پہنچا دے
نقل ہی یک فقیر تھا آزاد
کہ زمستان ہو یا ہو تابستان
اُسکے آگے مدام شام و سحر
یک جماعت بھی مجھکو آئی نظر
یک فرشتے نے میرے پاس آیا
انکو دنیا کے درمیان بالخیر
آہ مین جبکہ خواب سے جاگا
نقل ہی ایکدن وہ صاحب دل
گم ہوا ہی ای شیخ دلپذیر
اور بولا معاملہ دن رات
دوسرے قرن مین صباح و مسا
تیسری قرن مین معاملہ جان
اور اسمین معاملہ ای امین
دیکھئے اب معاملہ ای ہمام
جوکہ ہی اپنے نفس کا آرام
ایکا ثمرہ یقین کا ہی اخلاص

تو مسلمان ہی یہ شخص مگر
وہ مراقب ہی یونہی بیٹھا تھا
سرور انبیا رسول خدا
دوسرے موسی بھی ہین خدا کلیم
اور آداب سے سلام کیا
آہ میرے سے کیا ہوا ہی گناہ
نہ دیا اس سے تو نے بخل کیا
آئی ہی میرے کان مین یہ آواز
کہ تو چاہا سولاؤن مین بالخیر
چاہئے میرے تئین یک درویش
نہین تب تک خیال مین لاوے
رہتا تھا وہ بہ مسجد بغداد
کرتا تھا اکتفا اسی پہ جان
پہنتا تھا لباس مین بہتر
کہ وہ بیٹھی ہی ایک سفر پہ
ہاتھ میرا پکڑ کے کہنے لگا
نہین تھا ایک پیرہن کے بغیر
ہو پشیمان وہین یہ نذر کیا
وعظ کی منعقد کیا محفل
کر دعا تا وہ پھیر دیوے خدا
قرن اول مین وہ جو تھا سات
تھا بلاشک معاملہ بوفا
تھا مروت کے ساتھہ ہی یکجان
تھا مقرر حیا کے ساتھہ یقین
ساتھہ ہیبت کے کر رہے ہین تمام
تا کرے فرق بس تو اسمین امام
شک کا ثمرہ ریا ہی اُسکی خلاص

نہین کرتا موافقت ہم سے
مین نے جا اپنے فرش پر سویا
اور حضرت کے ساتھہ مین دیکھا
اور صد و بیست و چند ہزار
نہین حضرت نے التفات کئے
کئے ارشاد دوسرا کوان
خواب سے مین ہوشیار ہوا
مین نے دیکھا یون تب وہی جوان
وہ جوان تب مری طرف دیکھا
اور صد و بیست و چند ہزار رسول
ہیگا دشوار یہ تو کام بڑا
کہتے ہین ایک پیرہن کے سوا
لوگ پوچھے ہین اس سے اسکا سبب
ایک شب اپنے خواب مین دیکھا
بیٹھنا انمین جاکے چاہا مین
تو نہین ہی یہ قوم مین داخل
حال تیرا نہین ہی جب ویسا
جب تلک مین جا نہین چھوڑنگا
تب وہ مجلس مین یک جوان اٹھا
کہا ای یار آہ ہم بھی سب
بعد باقی نہین ہا وہ حال
بعد وہ بھی یقین اٹھا بجہان
بعد وہ بھی یقین جہان سے اٹھا
بعد وہ بھی اٹھا ہی دنیا سے
اور کہا صبر ہی وہین یقین
ہر دو حالت مین ہو وے صبر و سکون
شکر کا یہ کمال ہے سمجھے

پس گیا مین نے گھر خلیفے کے
اور دیکھا بعالم رویا
حق نے بخشا ہی جنکو شان کبیر
آئے ہین انبیا قدس شعار
رونے اشرف مرے سے پھیر لئے
دوستون سے ہمارے ایک جوان
او بہت غم سے زار زار ہوا
خانقاہ سے نکل ہوا ہی دوان
اور اسطرح مجھکو فرمایا
اسکی سفارش کرین تو ہووے قبول
بس یہ بولا سو وہ چلا ہی گیا
نہین تھا اسکو پیرہن دوسرا
اُنسے اسطرح کہنے لاگا تب
کہ ہون میں اہل محنت ہا وا
شوق سے جاکے انمین بیٹھا مین
پھر تو ہوتا ہی انمین کیون شاغل
انمین شامل تو ہو سکے کیسا
نہ رکھون ایک پیرہن کے سوا
اور اسطرح سے ہی کہنے لگا
اس مصیبت مین مبتلا مین اب
آیا اس حال مین قصور و زوال
نہین باقی رہی وفا کی نشان
اور آیا ہی قرن جب چوتھا
آہ اب لوگ ہوگئے ایسے
حال نعمت مین او محنت مین
نہ مشقت مین نفس مع محزون
شکر سے اپنے عجز کو دیکھے

کہا خطرات نفس سے ہی عوام   کرین لازم مجاہدہ بدوام

اور فکرت کے ساتھ جو ہر حال   کرین دائم مجاہدہ ابدال

اور زہاد جو ہین با شہوات   کرین جنگ و مجاہدہ بذات

اور جو ہین تابعان نیک صفات   کرین حرب و جدال با نزلات

اور مریدان مجاہدہ و نزات   کرین لذات و منی کے سات

اور جو بندہ کو حق نے ای آگہ   اپنے انوار سے کرے زندہ

پھر وہ بندہ ابد تلک ای یار   لطف سے حق کے نام سے زنہار

جسکو ماریگا اپنے خذلان سے   پھر ابد تک اسے نہ زندہ کرے

کہا حضرت نظر کئے ہین بحق   حقتعالی کو دیکھے ای اصدق

ہوئے باقی اسکے ساتھ وہ جان   بے جہت اور بلا زمان و مکان

ہوا حاصل حضور انکو جان   نہین باقی رہا حضور و مکان

اپنے اوصاف سے مجرد ہو   ہوئے باقی خدا کے ساتھ وہ

ایسے اسکے مقال ہین نادر   قدس اللہ سره الفاخر

ذکر شیخ ابو العباس قصاب رحمۃ اللہ علیہ

قدوهٔ عارفان پاک انفاس   قطب اصحاب شیخ ابو العباس

تھا یقین اپنے وقت کا صدیق   اسکو عرفان مین تھی بڑی تحقیق

جو کہ ہین سب عیوب نفسانی   اور آفات اسکے پنہانی

جاننے مین کما ہی اسکے بجا   تھا وہ بے شبہ ایک اعجوبہ

اور انواع کے ریاضت مین   بھی کرامت مین اور فراستمین

حق دیا تھا بلند شان اسے   عامل مملکت اُسے کہتے

تھا ابو الخیر بوسعید کا پیر   اہل دل پائے اس سے فیض کثیر

نقل ہی یون کیا تھا وہ آزاد   شیخ دین بوسعید کو کرکے یاد

کہ اگر لوگ یون کہین تجھ کو   کیا خدا کو پہچانتا ہی تو

تو نہ کہہ مین پہچانتا ہون ہان   بولنا اسطرح سے شرک ہی جان

اور نہ کہہ مین پہچانتا بھی نہین   اسطرح بولنا ہی کفر یقین

یہہ دو باتون سے تو نہ کھولے لب   بلکہ اسطرح سے تو بولے تب

عرفنا اللہ تعالی ذاته بفضله

معرفت اپنی ذات کی مولا   فضل سے اپنے ہی ہمین بخشا

اور بولا کہ تیرے حق مین جدا   گر یقین ایک خیر چاہیگا

تیرے اعضا مین ایک علم رکھے   تیرے اعضا تیرے سے لیلیوے

تا کہ تیرے سے نیست تجھکو کرے   نیستی تیری تجھکو بتلاوے

اور ہستی مین اپنے ای ماہر   نیستی تیری تجھہ پہ ہو ظاہر

پس مقرر صفات سے اپنے   تو بلا شبہ خلق مین دیکھے

اور میدان مین حقکی قدرت کے   خلق کو ایک گوئے سا دیکھے

اور تو سمجھے کہ گوئے پلتا نا   صاحب گوئے کو ہی ای دانا

اور بولا کہ ہر کسی نے بھی   چاہتا ہی خد سے آزادی

مین نہ آزادی چاہتا ہون سنو   بندگی چاہتا ہون ای لوگو

کیونکہ بندے نے بند مین اسکے   جانیو تم سلامتی پاوے

اور نہ آزاد کو سلامت ہی   بلکہ در معرض ہلاکت ہی

اور کہا مرشدون نے ای دانا   ہر ترے حق مین ہین ترے آئینہ

ہی ہدایت کا تیر جلتا نور   اسقدر اسمین دیکھے تو ضرور

اور بولا مرید نیک انجام   کرے خدمت مین پیر کے جو قیام

بات یہ اسکے حق مین ہی بہتر   نفل سو رکعتون سے افضل تر

اور سالک نے جسکو ای اکرم   ایک لقمہ طعام کھاوے کم

نفل پڑہنے سے وہ تمامی رات   جا تو افضل ہی اسکے حق مین بات

اور کہا دو ہی چیز کے درمیان   طاعت و معصیت ہین سے پنہان

یعنی جسوقت مین نے کھاتا ہون   سب معاصی اسمین پاتا ہون

اور نہ کھاؤن تو دیکھتا ہون تبھی   اصل سب طاعتونکا آپ مین ہی

اور کہا مصطفی رسول امین   فی الحقیقت نہین ہو مین یقین

بلکہ تیری نظر کا حصہ ہان   بس حقیقت مین اب ہوا ہی جان

اور بولا کہ حقتعالی کے   ہین سمجھ بعضے بندگان ایسے

کہ یہہ دنیا نے پر مذمت کو   اور اسکی تمام زینت کو

خلق و دنیا کے ساتھ چھوڑے ہین   اسکی الفت کا رشتہ توڑے ہین

آخرت و بہشت کو اسکے   سب مطیعون کے ساتھ چھوڑ دئے

چھوڑ دونو کو وے انکو اطوار　　ساتھ بولا کے بس لئے ہین قرار
جانیو بندگان حق کو ٹھیک　　درگہہ حق سے کرتے ہین نزدیک
کہ یقین تیرا باطن و ظاہر　　روشنی اس سے پاوای ماہر
کہ بلاشبہ آہ جسکا دل　　عشق دنیا طرف رہے مایل
جاوین اہل بہشت بہشت اندر　　اور جاوین سقر مین اہل سقر
کہا انکو نہ جاہی دنیا مین　　اور نہ جگہہ ہی انکو عقبیٰ مین
شیخ کی جست و جو مین تھے بسیار　　وہ نہ عرصات مین ملا زنہار
شیخ بولا ہین جبکہ ہم نابود　　پاوین کسطرح ہمکو پھر موجود
نقل ہی ایک روز تنہا تھا　　جبکہ خلوت مین اپنے بیٹھا تھا
شیخ نے جب سنا ہی لفظ صلا　　کہا مجھہ پر ہی سخت تر یہہ بلا
بول اسطرح سے اٹھا بہ نیاز　　آکے باہر ادا کیا ہے نماز

اور بولا کہ صحبت نیکان　　اور جتنے کہ ہین بزرگ مکان
اور کہا رہ تو اسکی صحبت مین　　جان و دل سے اسکے خدمت مین
کہا دنیا پلید ہی ای سعید　　اور راس سے بہت ہی ہی بعید
نقل ہی لوگ اس سے یون پوچھے　　کہ قیامت کا روز جب ہووے
اور جوانمرد لوگ ای ذیشان　　ہمکو فرماے رہینگے کہان
نقل ہی کوئی خواب مین دیکھا　　کہ قیامت کا روز ہی آیا
خواب سے جبکہ اسنے جاگ اٹھا　　شیخ سے جا خواب عرض کیا
اس سے حق کی پناہ مین ہم آوین　　کہ ہمین کوئی حشر مین پاوین
تب موذن نے ای نکو اطوار　　کہا قد قامت الصلوۃ پکار
کہ یقین صدر پیشگاہ سے آہ　　جاؤن اسوقت پھر نہ سوے درگاہ
ہینگے اسکی فضیلتین وافر　　قدس اللہ سرہ الفاخر

ذکر شیخ ابو اسحق ابراہیم بن احمد الصوفی الخواص رحمۃ اللہ علیہ

شیخ دین سالک رہ تجرید　　رہ نورد منازل تفرید
تھا زمانہ مین اپنے وہ یکتا　　اولیا مین وہ برگزیدہ تھا
اور کہتے تھے اسکو سب ای انیس　　کہ یہہ متکلمین کا ہے رئیس
اور شیخ جنید و نوری کے　　تھا وہ بیشک اخص اقران سے
اور علم معاملات مین وہ　　اور حقایق مین اور نکات مین وہ
جب وہ زنبیل بوتا تھا یقین　　بولتے تھے خواص اسکتین
سن ہجری تھا دو صد نود　　رے سے مین رحلت کیا ہی وہ امجد
بات اسکی نہ مین قبول کیا　　کیونکہ مجھہ کو بڑا ہی خوف ہوا
اور دل مین نہ کر کبھی جاتا　　غیر حق کو نہووے ہرگز جا
اور یون بولتا تھا ای لوگو　　یہہ نہ دیوین زبان توکل کو
غلبہ وجد مین تھی وہ بی بی　　اور بیخود تھی سر برہنہ تھی
ناگہان جب مجھے وہ آئی نظر　　مین کہا اسکو ڈھانپ اپنا سر
مین نے بولا کہ عشق ہی مجھہ مین　　جو ہی عاشق نہ بند کرے آنکھین
اسنے بولی کہ مین ہون مست یقین　　مست ڈھانپے نہ اپنے سر کتین
یون کہا مین نے جبکہ ای بھائی　　اسنے فقرہ زبان پہ یہہ لائی

صاحب قرب بارگاہ کریم　　قطب آفاق شیخ ابراہیم
تھا طریقت مین صاحب اجلال　　اور حقیقت مین تھا وہ اہل کمال
تھی توکل مین اسکو شان علا　　وہ توکل پہ دشت پھرتا تھا
اور وہ پایا تھا جانثے بسیار　　صحبت و خدمت شیوخ کبار
تھا بلاشبہ صاحب تصنیف　　اور لکھا بہت رموز لطیف
راہ تجرید اور توکل پر　　قطع صحرا کیا تھا وہ اکثر
بولتا ہی کہ خضر عالیشان　　میری صحبت کا جب تھا خواہان
تا توکل کے درمیان میرے　　کہین ہرگز خلل نہ کچھہ آوے
اور وہ پاس ہمیشہ رکھتا تھا　　ڈلو و مقراض و سوئی اور تاگا
اور بولا کہ مین نے در صحرا　　ایک عورت کو ایکدن دیکھا
اور یک درد شور ای ماہر　　تھا وہ عورت کے حال سے ظاہر
وہ کہی ای خواص صبح و مسا　　رکھہ نگاہ اپنی چشم کو تو سدا
لیک ناگاہ اب یہہ میری نظر　　پڑی بے اختیار ہی تجھہ پر
مین کہا کس شراب خانے سے　　بول مستی یقین ہے آئی تجھے

ھل فی الدار غیر اللہ

مین نے پوچھا اُسسے کہ ای عورت
نقل ہی پوچھا ایک نے ای جان
کیونکہ اب جو جواب تون تجھے
مین سنے رکھتا ہون قصد مکے کا
پس وہ سائل نے بولا ہی یقین
مجھکو یک قرص نان دیتا تھا
شیخ کو جبکہ اسنے دیکھا ہے
اسپ پر اپنے پھر چڑھا ہی وہ
شیخ اسطرح مجھکو فرمایا
میری صحبت مرے سے وہ جانا
اور ہرگز کبھی بہ غیر خدا
یک پرندے کی شکل پردہ بجا
وہین نزدیک میرے وہ آیا
مین نہ اُسپر کیا سلام اول
ناتوانی سے مین مین پیر گر
خوب رو ایک مرد تھا ای یار
تھوڑے عرصے مین دیکھتا کیا ہون
مجھکو اسطرح تب کہا وہ سوار
اور کہا دشت مین مین جاتا تھا
لنگ تھا ایک پیر مین اُسکے
زخم یک اسکے ہاتھ پر تھا برا
بعد ازان اُٹھکے وہ وہان سے گئی
اور کہا ایک دشت مین یکبار
دیکھا مین جوان ترسا تھا
کہا آتا ہون مین بھی تیرے ساتھ
مین ہون بھوکا تو اپنے مولا سے
بس یہ ترسا کے آگے ای اور

کہا تو چہتی ہی اب مری صحبت
بول کیا ہی حقیقت ایمان
وہ کہونگا یقین عبارت سے
ای فلان تو بھی ساتھ میرے آ
ہوا ہمراہ اسکے مین نے وہین
اور یک نان آپ لیتا تھا
اپنے گھوڑے سے جلد اُترا ہی
راہ اپنی وہین لیا ہی وہ
کہ ہی تیرا جواب اب پہنچا
پر نہ یہ بات مین قبول کیا
نہ مرا اعتماد ہوا اصلا
مین نے دیکھا ہوا مین اُترتا تھا
اور اس طرح مجھسے کہنے لگا
تا توکل مین ناہو تیرے خلل
ناگہان ایک شخص کو دیکھا
اور تھا ایک اسپ پر وہ سوار
کہ مین مکے مین جاکے پہنچا ہون
کہ تو گھوڑے سے اب اُتر ای یار
پاس جا ایک درخت کے پہنچا
پس وہ آئی ہی جلد پاس مرے
اور وہ ہاتھ اسکا سوجھا تھا
ایک ساعت کے بعد پھر آئی
کر توکل چلا تھا مین ای یار
اور رفاقت ہی وہ مری چاہا
نہین خالی ہو فائدے سے یہ بات
مانگئے کوئی چیز تا دیوے
مجھکو زنہار شرمسار مگر

وہ کہی مین نہ مرد چہتی ہون
شیخ کہنے لگا کہ اسکا جواب
مین سے چہتا ہون جانئے بصواب
تا جواب اس سوال کا تیرے
آب و دو قرص نان ای فاخر
ناگہان ایک روز در صحرا
ایک دوسرے کو وے سلام کئے
شیخ سے مین نے تب سوال کیا
مین تجھے پوچھا وہ کسطرح ای خبیر
تا توکل مین اب مرے ای یار
اور کہا ایک بار در صحرا
مین نہ اسکے طرف ہوا مایل
ملتفت ہو تا گر تو میری طرف
اور کہا مین سفر مین تھا یکبار
میرے چہرے پہ مارتا تھا آب
اور آب خنک وہ مجھکو دیا
بعد ازان اور تھوڑے عرصے مین
جاکے بر روضۂ رسول انام
تھا وہان ایک چشمہ پانی کا
اور میرے سامنے وہ سوئی ہی
کھول کر ہاتھ اسکا دیکھا مین
اور تھے اسکے ساتھ دو بچے
اور وہ جنگل مین ناگہان دیکھا
مین کہا اب جہان مین جاتا ہون
پس یقین ساتھ رو نہ ہم نے چلا
مین کیا عرض تب ای رب کبیر
حق اجابت کیا ہی میری دعا

ہان بلکہ مین نے فرد چہتی ہون
نہین رکھتا ہون مین اب در یاب
دیون تجھکو معاملہ سے جواب
راہ مین باصواب تو پاوے
ہوتے ہر روز غیب سے ظاہر
دیکھا یک پیر مرد نے پہنچا
ایک ساعت دونو کلام کئے
کون یہ پیر مرد تھا فرما
وہ کہا خضر تھا یقین یہ پیر
آہ آوے خلل نہ کچھ زنہار
مین نے جاتا تھا خضر کو دیکھا
تا توکل نہو مرا باطل
مین نہ آتا اُترکے تیرے طرف
تب ہوی مجھکو تشنگی بسیار
دیکھا مین چشم کھول اپنے شتاب
اپنے پیچھے وہ مجھکو بٹھلایا
جاکے پہنچا ہون مین مدینے مین
عرض کیجے مرے طرف سے سلام
مادۂ شیر ایک تھی اس جا
اور آواز کرکے روئی ہی
اور یک خرقہ اسے پایندا مین
وے مرے گرد آکے پھرنے لگے
یک جوان آ مجھے سلام کیا
راہ تجھکو وہان بتاتا ہون
آٹھوین روز وہ مرے سے کہا
حرمت و جاہ سے محمد کے
یک طبق غیب سے وہین اُترا

اُسمین تھے نانِ ماہی بریان
بعد ازان ہم وہان سے آگے چلے
دیکھے اپنے عصا پہ ٹیکا تب
مین نے حیران ہو گیا ہون تب
پھر وہ بولا کہ کر تناول تو
وہین نہ مارا اپنا توڑ دیا
یا الٰہی بحق پیغمبر
کیا نازل یہہ نعمتین ہین سب
حج بیت اللہ جب کیا ہی ادا
نظر آیا ہی ایک ویرانہ
ہاتف غیب سے ہوئی یہہ ندا
ایک درویش اسطرح سے کہا
مین کہا تو امیر ہی میرا
پہلی منزل گئے ہین جب یکجان
آپ ہی جاکے لکڑیان لایا
چھوڑتا ہی تہانہ مجھے اصلا
راہ مین ایک روز ای بھائی
اور وہ سر پہ ہی مرے پکڑا
جبکہ لازم ہی شرط لاؤن بجا
اُسنے یہہ بات بھی قبول کیا
کیون نہ تابع ہی تو امیر کا اب
غرض ایسا ہی آہ ہم ہر دو
یون مجھے بولنے لگا ای پسر
نقل ہی یون کہا خواص ای یار
نفس میرا بہت ہی وہ چاہا
دیکھا ایک شخص کو نزار نحیف
اور اُسے کاٹتے ہین مچھے بسیار

کوزۂ آب اور کچھ رغیان
اور ایسا ہی سات دن گذرے
وہ جوان اپنے ہی ہلایا لب
وہ کہا آیہہ نوش فرما اب
دیؤن اب دو بشارتین تجھ کو
صدق دل سے شہادتین پڑھا
اسکے آگے مجھے خجل مت کر
آئیے کیجئے تناول اب
وہ مجاور ہوا ہی مکے کا
شب گذارا وہان مین ای دانا
کہ ای سید نہ خوف کر اصلا
کہ مین صحبت خواص کی چاہا
اور رہونگا مطیع مین تیرا
وہ کہا مجھ کو بیٹھ جا تو یہان
آپ ہی بیٹھ آگ سلگایا
جلد وہ کام آپ کرتا تھا
ایک بارش ہی سخت تر آئی
شام سے صبح تک ہی یونہی کھڑا
اسلئے کچھ نہ بول سکتا تھا
ہم نے منزل مین جاکے جب پہنچا
یون مرے سے وہ کہنے لاگا تب
جبکہ پہنچے ہین جاکے مکے کو
کہ ہی یہہ بات تجھ پہ لازم تر
تھا مین جنگل مین شام کے یکبار
لیک جب ترش تھے نہین کھایا
دست و پا اسکے ہوگئے ہین ضعیف
اُنسے پاتا ہی وہ بہت آزار

ہم دو تو مل کے اسکو کھاتے ہین
ساتوین روز مین نے اس سے کہا
غیب سے دو طبق ہین آئے شتاب
مین خجالت سے وہ نہین کھایا
یہی ہیگی بشارت اول
اور بشارت یہہ دوسری ہی بجا
اس دعا کے ہی ہین برکت سے
ہم دو تو مل کے پیش نوش کئیے
اور بولا کہ مین چلا یکبار
ایک بڑا شیر ہی وہان آیا
کہ مین آئے فرشتے ستر ہزار
وہ کہا ہم دو تو سے ایک ہو امیر
وہ قبولا یہہ بات میرے سے
سخت تر تھا وہ موسم سرما
یونہی جو کام رہ مین پیش آتا
بولتا شرط ہی ہوئین امیر
ایک مرقع جو بر مین تھا اسکے
مین بہت اس سے شرمسار ہوا
دوسرا روز آیا جب ای خبیر
وہی خدمت نئی پھر وہ کرنے لگا
اپنی خدمت امیر سے جب یون
شرم کر اس سے مین نے بھاگا ہی
ایسی صحبت تو دوستون سے رکھے
اسمین دیکھا انار کے تھے شجر
اس سے جب آگے چلنے لاگا ہون
اور یہان کیڑے بھون مین اسکے پڑے
رحم اسپر بہت مجھے آیا

شکر حق کا بجا لے آئے ہین
تو بھی اپنا کرشمہ کچھ بتلا
نان و ماہی طلب دو کوزۂ آب
تب وہ راہب نے مجھ کو کہنے لگا
مجھ کو تر ہوا شہادات ای اکمل
درگہ حق مین جب کیا تو دعا
حق تعالیٰ نے اپنی رحمت سے
بعد مکے کو جاکے پہنچ گئے
ایک جنگل کے درمیان ای یار
خوف یک اس سے دلین مین پایا
کہ نگہبان ہو تیرے لیل و نہار
تا چلین اسکے موجب تدبیر
پس وہان سے چلے ہین ہم آگے
پالی سیند ہا ہی آپ ہی تنہا
اور وہ کرینگا قصد مین لاتا
رہے فرمان پذیر تو ای خبیر
وہ نکالا ہی جلد تر تن سے
مضطرب اور بیقرار ہوا
مین کہا آج مین ہونگا امیر
دیکھ اسطرح اس سے مین نے کہا
تب مخالف امیر کا ہوون
پھر سنا مین مجھے وہ پایا ہی
جیسی مین نے رکھا ہون شیر سے
اور لگے تھے انار ترش اُنپر
ایک وادی مین جاکے پہنچا ہون تو
شہد کے مکھیان مین گھر تھے اُنسے
اسکے نزدیک جاکے مین نے کہا

کہ کرون اب دعا مین حق سے کیے　　اس سے تا حق سبھے رہائی دیے
وہ کہا مین نہ چاہتے ہون اب　　مین کہا کس لیئے وہ بولا تب

لانّ العافیة اختیاری والبلاء اختیاره وانا اختار اختیاره علی اختیاری

یعنے آرام اختیار مرا　　اور بلا اختیار رہی حق کا
میری خواہش ہے حق کی خواہش　　مین قبولا ہون جان لے اب تو
مین کہا یہہ جو گہرے ہین زنبور　　کیا تیرے سے کرون مین انکو دور
کہا خواہش انار شیرین کی　　جو کہی ہی ای خواص تجھ کو بڑی
آپ سے اسکو دور کردے اب　　تندرستی مری تو چاہے تب
حق سے ایسا تو ایک اچھا ہے　　کہ وہ کچھ آرزو کبھی کرے
مین نے بولا یہہ آرزو ہے انار　　اور میرا یہہ نام بھی ای یار
بول معلوم کیون ہوا ہی تجھے　　تب وہ کہنے لگا ہی کیڑے سے
حقتعالی کو جو بچھانیگا　　اسے یہہ نہان نہ کچھ رہے اصلا
مین نے پوچھا کہ تجھ کو یہہ زنبور　　اور یہہ کیڑے جو کاٹتے ہین وو خود
بولئے حال ہی تیرا کیسا　　سنکے یہہ بات وہ مریے کہا
کہ یہہ زنبورا اور یہہ کیڑے　　مارتے نیش کاٹتے ہین تجھے
لیک جب چاہے قادر متعال　　مین دل و جان سے اسیہ ہون خوشحال
اور کہتا تھا یون خواص ای یار　　کہ مین لیل و نہار ستر و جہار
چاہتا ہون زیارگاہ صمد　　بس یہہ دنیا مین ایک عمر ابد
بندگی مین خدا کے ای عاقل　　جان اور تن سے تا رہون شاغل
جنتی سارے جاوے جنت مین　　اور رہون مشغول اسکی نعمت مین
اور فراموش وے کرین حق کو　　بھول جاوین وہ رب مطلق کو
اور مین اس بلا ہے دنیا مین　　ذکر مولا مین یاد مولا مین
جو ہین آداب شرع رکھکے نگاہ　　رہون طاعت مین حق کے شام و پگاہ
کہا عالم نہین ہی وہ ہیہات　　کہ بہت جسکو ہووین معلومات
بلکہ عالم وہی ہی ای سامع　　کہ رہے علم دین کا تابع
اور کرے اقتدا وہ سنت کا　　علم اسکا اگرچہ ہو تھورا
اور بولا تمام علم یقین　　جمع دو بات مین ہی ہی لی مین
ایک تکلیف جسکی وہ مولا　　نہین آتجھکو دیا رہے اصلا
تو تکلف کرے نہ اسمین کبھی　　اور وہ بات دوسری ہے یہی
فرض تجھ پر کیا ہی وہ جسکو　　کبھی ضایع کرے نہ اسکو تو
نہ کرے اسمین تو کبھی تقصیر　　بس یہی علم کی ہی شان کبیر
اور بولا یقین خدا کی طرف　　جو اشارہ کریگا ای اشرف
اور با غیر قادر بیچون　　پھر اگر لیویگا وہ چین و سکون
تو بلیات اسپہ حق لاوے　　مبتلا اسمین وہ کریگا اسے
جلد توبہ اگر کرے اس سے　　وہ بلیات اس سے دور کرے
اور وہ غیر حق کے ساتھ دوام　　لیویگا گر سکون اور آرام
حقتعالی نے خلق کے دل سے　　اپنی رحمت یقین ہی دور کرے
آہ اسوقت کردگار اسے　　طمع کا یک لباس پہناوے
خلق سے طمع تب کریگا وہ　　انسے امید بس دہریگا وہ
نہ شفقت کرینگے خلق اسپر　　مضطرب وہ رہیگا شام و سحر
جب تلک وہ جہان مین جیویگا　　آہ سختی سے ہی گذاریگا
موت بھی اسکی ہو بدشواری　　اور دیکھیگا وہ بہت خواری
آخرت مین اسے ندامت ہو　　بس تاسف ہو اور حسرت ہو
کہا دنیا مین جیسے ہون گریان　　آخرت مین رہیگا وہ خندان
اور کہا صبر کیا ہی سب اوقات　　ہووے تجھ کو عبودیت مین ثبات
لیک حسب کتاب و سنت ہو　　بسر موجب معیشت ہو
اور بولا دوا دل العزیز　　ہین بلا شک و شبہہ پنج چیز
اولاہی تلاوت قرآن　　اور تدبر ہو اسمین از دل و جان
دوسری اپنے شکم کو بدوام　　بس تو خالی رکھے ز آب و طعام
تیسری رات مین نماز پڑھے　　طاعت حق مین تو قیام کرے
اور چوتھی بوقت سحر سدا　　ور دو زاری سے بس کرے تو دعا
پانچوین صالحون کی صحبت ہو　　اور نیکون کے ساتھ قربت ہو
نقل ہے آہ اپنے سینہ پر　　مارتا بولتا تھا یون مضطر

آه دایم وه دیکھتا ہی مجھے — اور نہیں دیکھتا ہون مین انکے
کہا مادر کی شکم مین بجا — اور وحوش وطیور در صحرا
دیکھ قرآن مین کہا ہی رب — بس تلاوت کیا یہہ آیت تب

نقل ہی بچ شکم سے ای یار — آخر عمر مین ہوا بیمار
رات اور دن کے درمیان وه مدام — غسل کرتا تھا ساتھ پانی مدام
پھر اُسے آه جب حدث ہوتا — جا تبھی جلد غسل کرتا تھا
وه کہا پارهٔ جگر بریان — تبھی حاضر کئے ہین لاجولان
لوک جب اسکو مرده پائے ہین — نعش اُسکی اٹھا لے آئے ہین
زیر بالین اسکے پارهٔ نان — تھی دہری اور ایک جگر بریان
وه توکل پہ نا ہوا ہوتا — ہین نماز اسپہ نا پڑا ہوتا
شیخ بولا کہ طاعتین بسیار — گرچہ مین نے کیا تھا لیل ونہار
پر طہارت کے اور وضو کے سات — کہ عبادت کے واسطے خوش ذات
اسلئے ایک درجهٔ بہتر — جو ہی درجات خلد مین برتر
ای براہیم یہہ بلند مقام — ہم جو تجھکو دئے ہین با اکرام
درگہہ پاک مین ہمارے اب — آج حاضر ہوا ہی تو با ادب
مین سنے یہہ سنکے خواب سے جاگا — قدس اللہ سره الاصفیٰ
قدوهٔ عارفین صاحب حال — سرو سر حلقهٔ گروه رجال
عہد مین اپنے بے نظیر تھا وه — اور ریاضات مین شہیر تھا وه
اور مقبول سب کا تھا وه تمام — اور کرتے تھے اسکا سب اکرام
دار فانی سے تب کیا رحلت — حق تعالی سے اسپہ ہو رحمت
اور مسافر اگر کوئی آتا — اسکو اسطرح وه فرماتا
اور مسافر ہی تو رہیگا اگر — تو نہ آ خانقاه کے اندر
تو بلاشبہ تب جدائی تری — بس ہمین بیقرار کردیگی
حقتعالی سے دل لگا تو اب — ہو میری دعا سے حاجت تب
وه گیا خلق سے کنارا لیا — بیٹھا عزلت مین دل خدا لگا
لیا مولا کے ساتھ ہی آرام — اور مدت بعد کو پہنچا اسکا کام
شیخ کے صومعے طرف اکثر — تب وے آنے لگے ہین ہو منتظر

نقل ہی کوئی اُس سے پوچھا ہی — بولنے تو کہان سے کھاتا ہی
ای برادر جہان سے کھاتے ہین — بوجھ کھاتا ہون بس وہین سے مین

وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

مسجد شہر ری مین تھا وه تب — بج پاتا تھا وه بروز وشب
بعد ہر غسل کے زبہر خدا — وه دو رکعت نماز پڑھتا تھا
اُس سے لوگون نے یون سوال کئے — بول کس شے کی آرزو ہی تجھے
آه وه جبکہ غسل کرتا تھا — غسل مین ہی یقین وفات کیا
اور مکان مین کہے ہین اسکے لا — آکے تب ایک بزرگ نے دیکھا
کہنے لاگا یہہ نان کا ٹکڑا — نہ یہان یونہی گرد ہر رہتا
ایک بزرگ اُسکو خواب مین دیکھا — پوچھا کیا حق نے تیرے ساتھ کیا
اور توکل کی ره لیا تھا مین — موت تک ہم مین ہی نا تھا مین
دار دنیا مین جو کیا تھا مین — اس طہارت سے ہی سدا رہا مین
حقتعالی مجھے کیا ہی عطا — اور ایسی کئے ہین ایک ندا
یہہ سبب ہے کہ پاک حالت سے — پاک حالت سے پاک نیت سے
یہان پاکون کو رتبہ والا — کرتے ہین ہم کرم سے اپنے عطا

ذکر شیخ ممشاد دینوری رحمتہ اللہ علیہ

تھی طریقت مین جسکو ناموری — شیخ ممشاد جو تھا دینوری
اور صحبت بہت مشائخ کی — فضل سے حق کے اسکو حاصل تھی
جبکہ ہجرت سے دو صد ونود ٢٩٩ — اور نوان تھا سال ای مجید

نقل ہی اپنے خانقاه کا وه — بند رکھتا مدام شام وسحر
کہ اگر تو رہے مقیم یہان — آ ادھر سے خانقاه کے درمیان
کیونکہ تو چند روز ره اس جا — پھر کرے جبکہ قصد جانیکا

نقل ہی اس سے کوئی جایا وه — شیخ ممشاد اسکو یون بولا
اُسنے پوچھا کہ یہہ خدا ہی کہان — شیخ بولا کہ نا رہے تو جہان
مدعا اپنا پس وه پایا ہے — تو مقصود ہاتھ لایا ہی
سخت ترا ایک وقت آپہنچا — دیکھ لوگون نے اسکو گھبرایا
اپنا سجاده ڈال کر برآب — دیکھے وه شخص آرہا ہی شتاب

اس سے ممشاد یون کیا ہی سوال
پہنچی اس حد کو اب مری حالت
اسلئے مین ہوا حزین و ملول
اب ترا قرض ہم کرینگے ادا
اور اسکے بلند ہین کلمات
جانیو بعض ایسے ہین مردم
اور بعضون کے حق مین شام و سحر
ایک ایک بت سے ہین لگائے دل
اور نہ اپنے عمل طرف دیکھین
اور بولا مرید کے آداب
نفس کی خواہشون سے مشام و نگاہ
حال اور علم سے مگر اپنے
جانیو اس سے فائدے کامل
اسکی ہستی بھی اور اسکی خودی
کہا صحبت مین صالحون کے ای یار
اور بولا تجھے فراغت دل
ہاتھ اس سے یقین اٹھاوے تو
جمع بے شبہ گر کریگا تو
درجۂ عارفین کو ای یار
اور ضمانت پہ حقتعالی کے
کہا ارواح انبیاے کرام
اور تصوف کا یون کیا ہی بیان
اور صحبت رکھے تو خلق سے جب
اور مجہول ایسی تو لیوے
اور کہا ہی وہی توکل جان
اور کہا شرط فقر یہہ ہی جان
کیونکہ سب چیز سے یقین یک چیز

کیا ہی یہہ اب تو بول اپنا حال
اب مجھے غیر سے نہین حاجت
اور ہوا اس سے دل مرا مشغول
تب مرے دل کو یک سکون ہوا
فائدہ مند ہیگی ہر یک بات
نفس انکا ہی بت ہی جانو تم
بت ہی انکی تجارت اور ہنر
پوجنے مین اسیکے ہین مشاغل
نہ کبھی انپہ اعتماد کرین
ہی یہی یاد تم رکھو مطلوب
بالضرور اسکو وہ رکھے نگاہ
وہین بے شبہ خالی ہوین نے
مجھکو ہوتے تجھے بالیقین حاصل
ایک ذرہ بھی گر رہے باقی
ہووے پیدا اصلاح دل ناچار
بالیقین اس مین ہووےگی حاصل
اسپہ میلان دل نہ لاوے تو
اور یہہ دعوا ابھی گر رکھیگا تو
نہین پہنچیگا تو کبھی زنہار
دل ترا استوار نا ہووے
حال کشف و شہود مین ہین تمام
ہی وہ اسرار کی صفائی جان
رکھے بے اختیار ہی سن تب
کہ کوئی خلق تسے بچانے تجھے
جس طرف دل کا ہووے ترے میلان
جبکہ بھوکا تو ہووےگا المیان
دیوے درویش کو خداے عزیز

کہا جس طرح تو نے حکم کیا
نقل ہی شیخ یون کہا ای یار
خواب مین اسطرح کہے اسکو
پس کسیکا نہ مین حساب کیا
کہا اصنام خلق کے یکسر
اور بعضونکو مال اور اولاد
اور صلوات و زکات اور صیام
چاہئے ان بتون سے ہو بیزار
آوے جو چیز نفس کو خوشتر
کہ بجا لاوے پیر کی حرمت
اور کہا مین نے کوئی پیر کے پاس
گوش کرتا تھا اسکے مین کلمات
اور کہا جسنے ایک پیر کے پاس
دور ہو اسکی فیض صحبت سے
صحبت مفسدین مین کچھ یاد
اہل دنیا فضول دنیا پر
اور بولا کہ حکمت و اعمال
اولیاے کرام کے حالات
جب تلک دل ترا ہو ساکن
درجۂ عارفین صاحب دل
اور ارواح پاک صدیقین
برضاے خداے عز و جل
اور کہا ہی تصوف ای ماہر
اور جو چیزین تجھے نہ آوے کام
اور کبھی نفس جو ترا چاہے
تب کہہ ارہ کہ تو نا زترا ہے
قوت وہ دیوے یا غذا دیوے

دل لگا حق کے ساتھ مین بیٹھا
قرض میرا بہت ہوا یکبار
کہ ای ممشاد خوف مت کر تو
جو کہ چاہتے تھے مین نے دیتا تھا
جانیو ہینگے چند قسم اوپر
ہین صنم انکے حق مین اکھ یا دید
بعض لوگون کے حق مین ہین اصنام
نکرین غرہ انپہ وے زنہار
تو ملامت وہین کرین اوپر
بھائیون کی نگاہ رکھے عزت
نہ گیا ہون کبھی بلا وسواس
اور لیتا تھا اس سے مین برکات
جائیگا بہر نفع بے وسواس
اسکے اقوال کی برکت سے
ہووے پیدا یقین دل کا فساد
ہاتھ مارے ہین جو کہ شام و سحر
اولین آخرین کے با اجلال
بالیقین آئے ہینگے میرے بات
ساتھ حق کے بظاہر و باطن
نہ تجھے ہووے تب تلک حاصل
حقتعالی کے قرب مین ہین یقین
ہووے ستر و چار تیرا عمل
کرنا اپنی تونگری ظاہر
ہاتھ رکھے یقین تو اس سے تمام
سب وے چیزین کو چھوڑ ہی دیوے
گر نہ قوت ملے تو سو جاوے
یا اجل لاوے تب وہ مرجاوے

نقل ہی وقت تو وہ ای یار
اسطرح بولنے لگا ہی پکار

عرصہ تین سال بھی یقین
عرض کرتے ہین مجھہ نہ خلد برین

مین نے اسکے طرف نظر نہ کیا
گو شر چشم سے بھی نہین دیکھا

اور تیس سال سے بھی ہی مردم
دل کو اپنے کیا ہون مین نے گم

اور ہرگز کبھی نہ چاہا ہون
کہ وہ دل گم کیا ہوا پاؤن

چاہیتے ہین تمام صدیقین
کہ کرین دل کو گم خدا مین یقین

ذکر شیخ ابو اسحاق ابراہیم الشیبانی رحمۃ اللہ علیہ

کلمات اسکے ایسے ہین اعلا
قدس اللہ سرہ لوالا

بحر عرفان و قدوۂ آفاق
قطب کون شیخ ابو اسحاق

بلبل روضۂ خدا دانی
ہی براہیم شیخ شیبانی

وقت مین اپنے شیخ مطلق تھا
صوفیہ کا امام برحق تھا

تھی ریاضت مین اسکو شان کبیر
اور ہین اسکے مجاہدات کثیر

تھا برا اسکا ورع اور تقوی
نہین کوئی نظیر تھا اسکا

اسطرح بولتا تھا عبد اللہ
جو تھا ابن مبارک ای آگاہ

اہل آداب و فقر پر الحق
ہی براہیم ایک حجت حق

وجد کامل مراقبہ بدوام
جا تو حاصل تھا اسکو باکرام

حال سے اپنے یون دیا ہی خبر
کہ چہل سال تک بشام و سحر

ابو عبد اللہ مغربی کی بجا
مین نے خدمت یقین بجا لایا

اور جو خلق کے ہین ماکولات
یعنے کھاتے ہین لوگ جو درات

اس چہل سال مین کبھی ای عزیز
مین نہ کھایا ہون اسسے کوئی چیز

اور نہ ہرگز برسے ہین بال مرے
اور ناخن نہین دراز ہوے

اور نہ خرقہ مرا پرانا ہوا
اور نہ میلا ہوا ہی اور نہ پھٹا

سقف بیت الحرام کے مین سوا
کسی سائے کے نیچے نین آیا

اور ہشتاد سال تک حاشا
اپنی شہوت کی چیز نین کھایا

اور وہ یون خبر دیا ای یار
مین نے تھا شہر شام مین یکبار

آرزو عدس کی ہوی پیدا
اسکی خواہش کیا ہے نفس مرا

کاسہ عدس تب لے آئے مین
اور اسیدم مجھے کھلائے ہین

بعد بازار کی طرف مین گیا
ظرف کتنے دہرے ہوے دیکھا

مین نے انپر کیا ہون جبکہ نظر
دے مجھ کو خبر ہی اسمین خمر

مین نے بولا ہون اپنے دل مین تب
مجھہ پہ ہی احتساب لازم اب

پس وہ ہر یکے وے جتنے خم شراب
مین نے اوندہے کیا ہون انکو شتاب

اسکا مالک نے یون گمان کیا
کہ مقرب ہون مین نے سلطان کا

پہلے اسواسطے رہا خاموش
بعد پہچان کر ہوا پر جوش

پاس حاکم کے لیگیا ہی مجھے
اور احوال سب کہا اس سے

مار دو سو وہ مجھہ کو مروا یا
بعد زندان مین مجھکو بھجوایا

رہا زندان مین مین نے یک مدت
اور کھینچا ہون مین بہت زحمت

ابو عبد اللہ مغربی یک روز
وہان ناگاہ ہوا ہی جلوہ فروز

پاس حاکم کے وہ گیا ہی تبھی
اور اس نے مری سفارش کی

تب رہائی ہوی ہی میری یقین
خدمت شیخ مین گیا ہون مین

شیخ پوچھا کہ کیا ہوا تھا تجھے
قید خانے مین جو تجھے ڈالے

کہا مین عدس کھایا تھا بسیار
اسلئے مارے مجھکو دو سو مار

نقل ہی جبکہ وہ خدا آگاہ
کرتا تھا قصد حج بیت اللہ

پہلے جا بر مزار پیغمبر
کرتا تھا وہ زیارت اطہر

بعد مکے طرف وہ جاتا تھا
حج کعبہ بجا لے آتا تھا

پھر مدینے طرف وہ لوٹ آتا
اور زیارت نبی کی کرکے ادا

پس وہ کرتا سلام عرض جناب
قبر اشرف سے آتا اسکو جواب

کہا یک شخص روز جاکے در حمام
غسل کرتا تھا مین ای نیک انجام

ماہ رو یک جوان نظر آیا
اور ایسا مجھے خطاب کیا

غسل ظاہر مین کیا تلک تو رہا ہے
اپنے باطن کو غسل اب دیجے

ماسوائے اللہ سے تو اپنا دل
پاک کرنے مین ہو جسے شاغل

مین کہا تو ہی کون کہا ای جوان
کیا ہی جن یا ملک ہی یا انسان

کہا تیسون سے مین نہین ہون بجا
بلکہ ہون مین وہ نقطۂ والا

جو کہ ہی زیر بابے بسم اللہ
مین کیا اسکو تب ای صاحب جاہ

کہ ہی تجھکو بری مملکت یہ تمام
تب کہا ہی وہ لیکے میرا نام

کہ تو اپنے پند سے باہر آ | تب یہ سب مملکت تو دیکھیگا
حقتعالی کی تو عبادت خاص | بس ادا کر یہ غایت اخلاص
اور اسطرح سے وہ فرمایا | جسنے اخلاص کا کرے دعوا
مبتلا اسکو تب کریگا حق | اسکے پردے کو پھاڑ دیگا حق
اور کہا خدمت شیوخ کرام | ترک کردیویگا جو بدانجام
بس وہ دعوی سے اسکے ای بھائی | ہووے تفضیح اور رسوائی
اور بولا کہ ہی وہی سفلہ | جسنے ہوویگا عاصی مولا
گر کسیکو عطا کریگا وہ | اسپہ سنت یقین رکھیگا وہ
اور ہی تقوی مین عزت ای بھائی | اور قناعت مین ہیگی آزادی
اسکی جن جاۓ موضع شہوت | اسکی دنیا مین نا رہے رغبت
اور اس از پر خدا کے سوا | کوئی آگاہ یقین نہین ہوتا
اور مشغول ہووے در طاعت | دیوے اسکے عوض مین حق جنت
در عوض اسکے اسکو دیو خدا | اپنا دیدار بیچگون فردا

تخالف الوقت من سوء الادب

آہ کس طرح پس کرون مین دعا | کرون کیونکر خلاف وقت بھلا
حقتعالی کو یاد رکھہ بدوام | اسکو ہرگز نہ بھول جای تمام
باتین ایسے ہین اسکے نافعہ | قدس اللہ سرہ الازہر
شاہباز ہوا سے قرب خدا | بحر اجلال جوہر اوج رضا
تھا وہ از جملہ شیوخ کبار | پیشواۓ طوایف اخیار
تھا یگانہ معاملات مین وہ | اور یکتا مشاہدات مین وہ
اہل فارس سے اسکا تھا مشہور | اور وہ رحلت کیا نیشاپور
سال ہجرت سے تین سو چالیس | منقضی ہو گئے تھے جب ای انیس
نقل ہی اسطرح وہ کہتا تھا | ایک حکمت ہی جا تو سب دنیا
اور کہا حق سے تم رکھو صحبت | اور اگر تم کو یہ نہو طاقت
اسکی صحبت کے رکھین کامل | تم کو مولا سے تا کرین واصل
خلق کے ساتھ کم رہا کیجو | انکی انست مین دل کو مت دیجو
نیکی و خیر غیر مین دیکھے | اور بدتر وہ آپکو سمجھے

کرتا تھا شیخ اسطرح ارشاد | چاہیے گر ہووے کون سے آزاد
ہو محقق عبودیت مین جب | ہووے آزاد ما سوا سے تب
اور اگر نا عمل کریگا وہ | نفس کو بے عمل رکھیگا وہ
ہووے رسوا وہ پاس اقران کے | پاس قران کے اور وہ خوان کے
جھوٹے دعوے مین جا بنو بولا | مبتلا آہ اسکو کرویگا
کہا رخصت مین ہو جو مایل | تو رہیگا وہ عاطل و باطل
دل مین اسکے رہے نہ خوف خدا | اسلئے اس سے ہو گناہ سدا
اور بولا شرف بڑا میان | ہی تواضع کے درمیان ہی جان
اور بولا کہ خوف حق ای یار | لیویگا جب کسیکے دل مین قرار
اور بولا توکل ای دمساز | درمیان عبد و رب کے ہی یک راز
اور کہا کوئی بندہ داور | رہے مسجد کے درمیان اکثر
اور مسلمان بھائیون کا لقا | دیکھے جو بندہ از برای خدا
نقل ہی اس سے کوئی چاہا دعا | اسکو اسطرح تب وہ فرمایا
یعنے کرنا خلاف وقت کا اب | ہی بلا شبہ جان سوء ادب
اور وصیت کیا ہی کوئی طلب | اسکو اسطرح وہ کہا ہی تب
اور یہ طاقت اگر نہو تجھے | نہ فراموش موت کو کیجے

ذکر شیخ ابوبکر صیدلانی رحمۃ اللہ علیہ

بلبل باغ نکتہ دانی ہی | شیخ ابوبکر صیدلانی ہی
اور تھا وہ بڑا حسین و جمیل | وقت مین اسکا کوی نہین تھا مثل
ورع و تقوی مین تھا بہت ہی شہیر | نہین رکھتا تھا کوئی اپنا نظیر
شیخ شبلی تھا معتقد اسکا | محترم اسکو جانتا تھا سدا
دار دنیا سے تب وفات کیا | ہو سدا اسپہ رحمت مولا
حصہ ہر ایک شخص اس سے ہی یار | پاویگا اپنے کشف کے مقدار
رکھو صحبت وہ با صفا سات | جسکو صحبت رہے خدا کے سات
اور کہا بھائیو خدا کے سات | تم زیادہ رہا کرو دن رات
اور بولا کہ خلق مین یکسر | جانیو شخص ہے وہی بہتر
اور سمجھے وہ اپنے یون دل مین | حق کو پانے کے ہین بہت لائق

حق کو پانے مین ہی جو راہ مری
راہ یہہ شخص یک رکھے دوسری
اور جہان قادر متعال
کرے بندہ مشاہدہ جمال
ہووے سر و جہار رہبر خدا
کرے اُس سے طلب خدا کی رضا
بولا عاقل وہی ہی نیک شعار
قدر حاجت پہ جو کرے گفتار
اور کہا یہہ ہے بد کی ہی نشان
دور ہو غیر جنس سے ہر آن
کہا ممکن نہین ہی یہہ تجھکو
نفس سے اپنے باہر آوے تو
ماسوی اللہ سے منہہ تو پھیرے جب
حق طرف ہی توجہ لاوے جب
اور کہا نعمت عظیم و جلیل
باہر آنا ہی نفس سے بے قیل
پس حقیقت کبھی ہو ظاہر
پر مرے نفس جبکہ ای ماہر
بندہ درگاہ حق مین نا پہنچے
کبھی ہرگز مگر اسی در سے
شاید اس کام مین بکر ہی
پس تو دوری غرور سے لیجے
کہتے ہین اسکا جب وفات ہوا
اسکے یار و ان نے اسکو دفن کیا
دوسرے روز ہو گیا وہ گم
دوسرا لوح پھر رکھے مردم
دیکھ حیران ہو گئے ہین سب
پوچھے ہین بوعلی سے اسکا سبب
تم نے جانا ہے کہ نام اسکا اب
کرین مشہور راہ خلق مین سب
اور سب حال مین کہا وہ پیر
دیکھے بس اپنے نفس کی تقصیر
اور بولا کہ چاہیے دن رات
تیرے حرکات اور سب سکنات
گر نہ ایسا تو احتیاط کرے
تم نہ جانا ہی تیری سن لیجے
اور جو حاجت ہو یادہ بات
وہ اٹھاوے ضرور اس سے بات
اور ہم جنس اسکا جو ہووے
روز و شب اسکی ہی طلب مین رہے
ہان مگر جبکہ ہووے فضل خدا
نفس سے اپنے باہر آویگا
ہووے آسان تب تجھے یہہ کام
نفس سے تیرے ہو تجھے چھٹکا
کیونکہ خالق ہی خلق کے درمیان
نفس ہی یہہ بڑا حجاب جان
کہا عقبے کے جو ہین دروازے
ہر گ دروازہ ایک ہی اُسنے
اور بولا کہ تجھکو ہی یہہ ضرور
کر کسی کام پر نہو مغرور
کہا ہمت نگاہ رکھ ای یار
سارے چیز و نگاہی اسی پہ مدار
سر مرقد پہ ایک لوح رکھے
اور اسپر وے نام اسکا لکھے
گم ہوا یونہی وہ بھی سرے بار
پھر رکھے پھر گیا ہی اسر بار
کہا دنیا مین وہ گرامی شان
بسکہ رکھتا تھا آپ کو پنہان
کیا مخفی اسے خدا آخر
قدس اللہ سرہ الفاخر

ذکر شیخ ابوحمزہ محمد بن ابراہیم البغدادی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ دین کان خطیرہ قدس
ذو الکرم خازن حیرہ انس
تھا یقین و جہان سے وہ آزاد
وطن اسکا تھا جانیو بغداد
تھا وہ شیخ محاسبی کا مرید
پایا تھا اس سے تربیت وہ رشید
اور صحبت بہت مشایخ کی
فضل سے حق کے اسکو حاصل تھی
شہر بغداد مین ای فرخ پی
جو کہ یک مسجد رصافہ ہی
اور اُس عصر مین امام اجل
تھا یہ بغداد احمد حنبل
تب وہ اشکال وہ امام ہدا
طرف اسکے رجوع لاتا تھا
دو سو اسی پہ جب نوان سال (٢٨٩)
تب کیا ہی وہ نوش جام وصال
اور دیکھا رکھا ہی وہ تشریف
اور پہنا ہی جامہ نا لطیف
ایک آوازہ کیا نگاہ
وہین نعرہ کیا ابوحمزہ
وہین شیخ محاسبی نے اُٹھا
ایک چاکو ہی جلد تر لایا
کنیت اسکی ہی ابوحمزہ
اور محمد ہی نام ای آگہہ
اور تھا محتمل مشایخ سے
حفظ وافر کلام مین تھا اُسے
اور صحبت اُسے میسر تھی
خیر نساج و شیخ نوری کی
در علوم حدیث اور تفسیر
اسکو بولا دیا تھا شان کبیر
اُسمین اکثر وہ وعظ فرماتا
ایک عالم کو فیض پہنچاتا
کوئی اشکال گر ای نیک اندیش
اُسکو یک مسئلے مین آتا پیش
حقیقتا لی بیان شافی ایک
اسکو بخشتا تھا اور کلام نیک
نقل ہی ایکدن وہ رہ نشان
آیا شیخ محاسبی کے پاس
یک پرندہ سیاہ وہ دیکھا
ایک پنجرے مین تب مقید تھا
اور کہنے لگا ہی وہ لبیک
اور یا سیدی کہا وہ نیک
اور جانا وہ اپنی چاکو سے
ابوحمزہ کو جان مارے سے

سب مریدون نے بیقرار ہو　　اور سب شیخ کے قدم پہ گرے
کرکے الحاح ہاتھ سے اسکے　　جلد جا کو ہین وہ نکال لئے
ابوحمزہ کو یون کہا وہ ہمام　　کہا ای مردود جلد لا اسلام
سب مریدون نے جب سنی یہہ بات　　اس سے کہنے لگے ہین عجز کے سات
کہ اسے جانتے ہین ای اکرم　　اولیائے موحدین سے ہم
شیخ کہنے لگا ہی ای لوگو　　نیک ہی جانتا ہون مین اسکو
اسکے باطن کو دیکھا ہون بحق　　حق کی توحید مین ہی مستغرق
پر کوئی قول و فعل اہل حلول　　کس لئے اس سے ہووے نامقبول
ایک آواز پر پرندے کے　　کس لئے بولو وجد آیا اسے
متجزی ہی نہین ہی حق تو تمیز　　اتحاد و حلول اسکو نہین
اور بغیر کلام رب انام　　دوستون کو نہ اسکے ہی آرام
اسکے اسلام و انقیاد سوا　　انکو ہین وقت و حال ہی اصلا
ابوحمزہ نے سنکے کہنے لگا　　اصل مین مین یقین رست ہی تھا
لیک یک فعل مردم گمراہ　　جبکہ صادر ہوا ہی مجھہ سے آہ
مین بلاشبہ اس سے باز آیا　　اور اس فعل سے مین توبہ کیا
نقل ہی یون کہا ابوحمزا　　حقتعالی کو مین یقین دیکھا
مجھہ کو ارشاد یون کیا سمجھو　　کہ نہ وسواس کا تو تابع ہو
جو بلا آوے خلق سے تجھہ پر　　اسکا حامل تو ہووے شام و سحر
ابوحمزہ جب اس سے لب کھولا　　اور یہہ بات خلق سے بولا
جب سنے ہین عوام وہ یکبار　　آہ اسکو بہت دیوے آزار
نقل ہی یون کہا وہ صاحب دل　　کہ ہی فقرا کی دوستی مشکل
دوستی پر انھون کے بالتحقیق　　صبر نا کرسکے بجز صدیق
اور بولا کرم سے اپنے اله　　جسپہ ظاہر کریگا اپنی راہ
اسپہ اس راہ کا سلوک الحان　　حقتعالی کرے یقین آسان
اور بولا کرم سے اپنے خدا　　تین چیزین یہہ جسکو دیویگا
دور اس سے رہین بہت آفات　　وہ بہت آفتون سے پاوے نجات
شکم خالی ہوا ایک ای سامع　　دوسرا اسکا دل ہے قانع
تیسرا فقر اسپہ دایم ہو　　یہی چیزون مین بس وہ قایم ہو
اور بولا کہ نفس جب تیرا　　جب بری سے سلامتی پایا
تو بلاشبہ جان حق اسکا　　تب ہوا ہی یقین ترے سے ادا
جب ہون سالم ترے سے خلق خدا　　حق انہون کا ترے سے ہووے ادا
اور کہا جو ہی صوفی صادق　　یہہ ہی اسکی علامت لائق
پہلے عزت بڑی وہ پاویگا　　بعد اسکے وہ خوار ہوویگا
اور تونگر رہیگا وہ پہلے　　اور درویش ہووے بعد اسکے
اور اول وہ ہوویگا ظاہر　　بعد پوشیدہ ہووے وہ فاخر
اور رہووے جو صوفی کاذب　　ہووے بالعکس اسکے ای صاحب
اور خبر اپنے حال سے وہ دیا　　مجھہ پہ جسوقت فاقہ آتا تھا
مین نے یون اپنے دل مین کہتا تھا　　کہ یہہ آیا ہی آج ہدیہ ترا
اور جب سوجھتا تھا مین اکثر　　وہین آتا تھا خوب مجھہ کو نظر
کہ یہہ فاقے کے واسطے اصلا　　کوئی میرے سوا نہین اولی
بس مین لیتا خوشی سے اسکو خرد　　اور رہتا تھا اس سے مین مسرور
نقل ہے وہ محقق اشہر　　بسکہ کرتا کلام ہی بہتر
آئی ہاتف سے ایک دن یہہ ندا　　کہ بہت خوب ہی کلام ترا
اور خاموش تو رہیگا اگر　　ہی وہ بہتر کلام سے بہتر
بس یہہ سنتے ہی وہ سکوت لیا　　اسی ہفتے مین وہ وفات کیا
نقل ہی تھا وہ روز جمعہ کا　　تب وہ مسجد مین وعظ کہتا تھا
ایک وارد ہوا ہی اسپہ ورود　　وہین کرسی سے وہ گرا ہی فرود
اور اسی حال مین وفات کیا　　قدس الله سره الاصفی

ذکر شیخ ابو علی دقاق رحمة الله علیه

شیخ دوران سرآمد عشاق　　قطب آفاق بوعلی دقاق
کہ وہ سلطان تھا طریقت کا　　اور برہان تھا حقیقت کا
اور بشرح حدیث اور تفسیر　　اور بتقریر وعظ اور تذکیر
ایک شان بلند رکھتا تھا　　رتبہ ارجمند رکھتا تھا
اور رکھے اسکے ریاضتین بسیار　　اور اسکے کرامتین بسیار

کیا لطائف مین او رحقایق مین   تھا یگانہ فن دقایق مین
یہہ مرید رشید تھا اسکا   اور محب سعید تھا اسکا
جبکہ تھا اسمین درد و شوق ترا   اور سوز و گداز و ذوق ترا
کہتے ہین اپنی عمر مین وہ سبھی   نہ لگایا زمین پہ پیٹھ کبھی
کہ کہا ایک از شیوخ کبار   کہ مین شہر مرو مین تھا یکبار
مین کہا ای لعین ای مردود   کیا ہوا تجھکو بول بولا زود
آرزو مین اسیکے جلتا تھا   آہ جلتا تھا اور گلتا تھا
اور شیخ علی فارمدی   جو تھا خلق کثیر کا ہادی
مگر اتنی ہی بات بولونگا   لب اسی عرض مین مین کھولونگا
معتقد اور محب مین اسکا ہون   کچھ نہ اسکے سوا رکھتا ہون
دشت مین جو درخت ہی خودرو   کہ کسینے نہ اسکو پالا ہو
اور وہ گرچہ بار بھی لاوے   لیک اُس پھل مین پھر مزہ
تربیت سے جو اسکی صبح و مسا   آہ گر خوب پرورش ہوا
پس کہا مین لیا یہہ راہ رشاد   از ابوالقاسم نصیر آباد
اور لیا ہی وہ شیخ سری سے   اور لیا ہی وہ شیخ کرخی سے
اور کہا جب تلک نہ غسل کیا   پاس مین اپنے شیخ کے نہ گیا
بعد اسکے سفر کیا بسیار   خاص حرمین کا سفر ای یار
نقل ہی ایکدن برہنہ تھا   نہ میسر اُسے ہوا کپڑا
اسکو بھیجا تا ایک شخص آکر   جمع آئے ہین خلق تب اکثر
لیک ہرگز نہین قبول کیا   اور اس طرح انکو فرمایا
پھر وے بولے کہ وعظ اب فرما   شیخ اس باتکو قبول کیا
جانب راست وہ اشارہ کیا   اور تکبیر ایک بار کہا

وَاللہُ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰی -

رِضْوَانٌ مِّنَ اللہِ اَکْبَر

شخص کتنے وہین وفات کئے   پس جنازے اٹھائے ہین اسکے
وہین منبر سے شیخ نے اُترا   اور وہان سے نکل چلا ہی گیا
گیا شہر مرو طرف وہ مرو   بعد آیا ہی سوے نیشاپور

شیخ ابوالقاسم نصیر آباد   جو شیوخ زمان کا تھا استاد
اور بہت اولیا کو دیکھا تھا   انکی خدمت بجا لے آیا تھا
نوجہ گر قوم کا اسے ای یار   بولتے تھے یقین شیوخ کبار
پہلے شہر مرو مین رہتا تھا   اسپہ تب ایک واقعہ ہی کھلا
دیکھا ابلیس کو کہ وہ ناپاک   ڈال لیتا تھا اپنے سر پہ خاک
سات لک سال بھی مین نے سدا   منتظر تھا جو ایک خلعت کا
ایک آتا وہ شخص کو امروز   آہ بخشے وہ خلعت فیروز
کہتا تھا حشر مین مجھے ہیہات   کچھ نہ حجت ہی از برائے نجات
کہ جو تھا شیخ بوعلی دقاق   جسکو تھا قرب درگہ خلاق
نقل ہی وہ محقق آفاق   کہتا تھا شیخ بوعلی دقاق
برگ لاتا ہی گرچہ وہ بسیار   پر نہ لاتا ہی بار وہ زنہار
یونہی صحبت مین پیر کے جو مرید   نہ ہوا اسکے تربیت سے رشید
جانو ویسے مرید سے زنہار   کچھ نہ بن آوے کار سر و چیار
اور لیا وہ ز شبلی ہادی   وہ لیا از جنید بغدادی
اور داؤد سے لیا وہ ہمام   وہ لیا ہی ز تابعین کرام
نقل ہے پہلے وہ سر عرفا   وعظ شہر مرو مین کہتا تھا
اور زیارت بہت مشائخ کی   اکثر اولیاے راسخ کی
آیا در خانقاہ عبداللہ   نام جسکا عمر ہی ای آگاہ
کہے اکثر بزرگ صاحب دل   تا ہو درس علوم مین شاغل
جانو درس مناظرے کا بار   اب عمر سے نہ ہو سکے زنہار
لا رکھے اسکے واسطے منبر   اسنے بیٹھا ہی اسکے منبر پر
جانب جیب ہی پھر اشارہ کیا   اور پڑھا ہی یہہ فقرہ والا
پھر وہ قبلہ طرف توجہ لا   ہی یہہ فقرہ زبان پہ لایا
ایک حالت عجب ہوی پیدا   خلق سے آہ ایک شور اٹھا
ایک جانب تھے خلق زار ہمین   اور اٹھاتے تھے یک طرف نعشین
گرچہ ڈھونڈتے وہان اسے بسیار   لیک پائے نہین کہین زنہار
ایک درویش یون کہا ای یار   اسکی مجلس مین مین گیا یکبار

دیکھا دستار مین نے یک طرح
بعد مین شیخ سے سوال کیا
سر سے دستار پس نکالا ہی
تب مجھے آرزو ہوی یہہ فور
ایک جنات کی گروہ یہان
نقل ہے ایک شخص نے آیا
وہ کہا گر تو دور سے آوے
تب تو منزل مین ہو ویگا داخل
اُسنے بیمار ہو گیا ہی جب
وہ کہا نیم شب مین مین نے اٹھا
پشت کو میرے ایک تاب ہوا
شیخ یہہ سنکے یون کہا ہی کلام
بلکہ اول تجھے ہی ہی ضرور
تو تہجد مین ہووے شاغل جب
ورد سر اُسکا اس سے نا جاوے
ہاتھ اُسکا نہ پاک ہو ویگا
اور کہنے لگا ہی وہ دانا
کرکے خالی اُسے دئے یک گھر
مین نے تب اس سے ہو گیا ہے یہان
مین پھر اور وہی وہ کہتا تھا
جاکے دیکھے نہ نقش تھی اُسکی
ایک ندا غیب سے ہی آئی تب
اور حور و قصور بھی ڈہونڈے
جنکو اسطرح مین کیا ہون عا
نقل ہی یون کہا وہ پاک شعار
ایک مدت کے بعد ای بھائی

خوش نما شیخ کے ہی سر پہ دہری
کہ توکل ہی کیا تو اب فرما
اور میرے طرف وہ ڈالا ہی
کہ مین جاؤن بشہر نیشاپور
ہین بہت تیرے وعظ کے خواہان
اور یون شیخ سے ہی کہنے لگا
راہ یہہ تیرے ہاتھ نا آوے
تیرا مقصود ہو ویگا حاصل
وہ عیادت لئے گیا ہی تب
اور اسوقت پر وضو مین کیا
سخت تر درد یک ہوا پیدا
اس فضولی سے اب تجھے کیا کام
کرے دنیا سے دون کو دل دور
ہو گا بیمار درد پشت سے تب
صحت اس سے کبھی وہ نا پاوے
جب تلک ہاتھ ہی تر و ہو ویگا
دو مجھے ایک گوشہ خانہ
اس مین داخل ہوا وہ نیک سیر
اور لگا یا طرف اسیکے کان
اور اُسی مین وہ جان اپنا دیا
ہم کو حیرت بڑی ہی ہاتھ دئی
کہا تو ایسیکو ڈہونڈہتا ہی اب
لیک ہر گز اُسے نہین پائے
ہاتف غیب سے یہہ آئی ندا
کہ مجھے درد چشم تھا یکبار
ناگہان مجھ کو نیند بھی آئی

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

ہوا بے اختیار میرا دل
کہا دستار سے تو لوگون کے
نقل ہی شیخ یون کہا یکبار
آئی ہاتف سے یہہ ندا ہی تب
کر انھون کے لئے توقف اب
کہ بہت دور سے مین آیا ہون
نفس سے بلکہ اپنے ایکقدم
نقل ہی یک مرید تھا اُسکا
شیخ اس سے کیا ہی استفسار
تا تہجد وہین کرون مین ادا
اور عارض ہوا ہی مجھکو بکا
کہ اٹھے نیم شب مین کرکے وضو
کہ یہہ دنیا پلید سے مردار
جانئے جسکو درد سر ہو گا
ہاتھ جسکا نجس ہے ای یار
نقل ہی ایک روز یک درویش
تا وہ گوشہ مین چین مین پاؤن
دور لوگون سے ہو گیا وہ جب
وہ کہا ای ابو علی تو جا
ہم نے غسال کو بلائے ہین
مین کیا عرض ای خدائے جہان
ملک الموت جسکو ڈہونڈتا ہی
پھر کیا عرض مین خداوندا

تب وہ دستار کی طرف مائل
رشتہ طمع اپنی قطع کرے
ہوا شہر مرو مین مین بیمار
تو یہان نہ جا سکیگا اب
تا وے تیرے سے فیض لیوین سب
تا زیارت تری بجا لاؤن
ای برادر اٹھا تو جسدم
وہ تونگر تھا اور تاجر تھا
کس سبب سے ہوا ہی تو بیمار
ہوؤن شاغل بطاعت مولا
اسلئے ہو گیا ہون مین بیمار
اور تہجد بھی تب گذارے تو
دل مین جگہہ نہ اسکو ہو زنہار
پیر میرا اسکے گر کرینگے طلا
دہووے گر اسکی آستین بسیار
آیا ہی خانقاہ مین درویش
اور اُسی مین ابھی مین مر جاؤن
اللہ اللہ کہنے لاگا تب
مجھکو مشغول اب نکر اصلا
اور کفن جلد تر منگائے ہین
یہہ ترا دوست اب گیا ہی کہان
لیک اُسکا نشان نپایا ہی
کیجے ارشاد وہ کہان ہی گیا

فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْکٍ مُّقْتَدِرٍ

ایک مدت مین رنج پاتا تھا
ہوا ایک لحظہ خواب سے وسنان
بس یہہ سنتے ہی مین نے جاگ اُٹھا

خواب ہرگز نہ مجھکو آتا تھا
وہین یہہ آئی غیب سے آواز
وہین جاتا رہا وہ درد مرا

حالات شیخ ابو علی دقاق رح

[illegible] مین [illegible] وہان بازدہ روز تک [illegible] گردان

پھر کبھی درد چشم کا زنہار
اور بعد اسکے راہ پایا مین
ایک ظلمت وہین بڑی ناگاہ
نقل ہے شیخ کے تھے بیٹھے مرید
اور تھے جن کے مزاج نازک تر
نقل ہی اسطرح وہ فرمایا
اور خلوت مین بیٹھیگا جو عزیز
تو نمایش کے واسطے ای یار
علم تھوڑا بھی اسکو ہی کافی
اور مقصود علم سے ہی عمل
شیخ جب رستے سے جاتا تھا
اور اسنے دیا مجھے اطفال
جو کہ داعی تھا اُسکو فرمایا
اصل مین شیخ کو تو گھر ہی تھا
اور اس پیرزن کے گھر آیا
شیخ کے ہین بلند تر کلمات
اور کہا تو مدام رہ ایسا
اور بولا کہ غیر حق کے ساتھ
اور کہا جسکو اپنے پیر کے ساتھ
شیخ کے ساتھ جو علاقہ رہے
کہا جسکو شروع مین رکھا دو
پس سوا شیخ کے گزیر نہین
اور بولا ہی وہ قیامت مین
کیونکہ بے شک و شبہ روز حساب
کیسے ہین یہ مصیبتین ہر دو
اور جو شخص ترک شبہ کرے
اور بولا مخالفت حق کی

فضل حق سے نہین ہوا ای یار
اور یک لشکری کو دیکھا مین
دل پہ پیدا ہوی ہی میرے آہ
کہ قوا اُنکے تھے قوی شدید
کرتا رفق و ملائمت اُنپر
فن بقالی جسنے چاہا ہیگا
جانیو اسکو بس ہے تھوڑی چیز
علم تب اسکو چاہیے بسیار
جس سے حاصل ہو قلب کی صافی
اور تواضع ہی چاہیے اصل
رہ مین یک پیرزن کو وہ دیکھا
آہ آخر ہو کہا ہمارا حال
خوان تیار کرکے یک لے آ
اور نہ اہل و عیال ہی اصلا
اور اُسکو کیا کرم سے عطا
اُسکی ہیگی مفید ہر یک بات
مردہ ہو اپنی قبر مین جیسا
انس حاصل جسے رہے و نزہت
گر کبھی یک خلاف دیکھے بات
وہ علاقہ تب اُس سے کٹ جاوے
گر نہ ہوویگا پیر اور استاد
نہ چلے راہ جسکو پیر نہین
اہل دوزخ ہون جمع مصیبت مین
اہل دوزخ کا فوت ہووے ثواب
فرق دونون مین کرکے تو دیکھو
بالیقین وہ بہشت مین پہنچے
ایک دم بھی جو عمر بھر مین کبھی

اور کہا ایک وقت پر تنہا
آہ تھوڑا مجھے وہ آب دیا
اُس سے گذرے ہین مدتین سی سال
وہ زمستان مین بولتا اُنکو
بولتا ہے کسی سے اس رہ مین
اُسکو اسباب چاہئے بسیار
لیتے بہر ریا و عزت و جاہ
اور عمل کے لئے پڑھیگا جو
بندگی کے شرائط کامل
نقل ہے ایک روز با حرمت
عرض کرتی تھی حق سے وہ یارب
شیخ یہہ بات سنکے گذرا ہے
سنکے داعی بہت ہوا شادان
خوان یک لاکے تب کئے حاضر
دیکھنے با وجود آن عزت
نقل ہی یون کہا ہی وہ رہبر
اور گذرے ہون اسپہ چون [illegible]
انس ویسے کو ساتھ مولا کے
تو طریقت مین وہ نہ کامل ہو
گرچہ ہو ایک جا مین ہی ہر دو
اسکا انجام کار نا ہو بھلا
گرچہ رتبہ ملے نہایت کا
آج دنیا مین خوب رکھو یاد
اور ہم سے شہو خدمت خلق
اور کہا جو حرام چھوڑیگا
اور جسنے کریگا ترک فضول
دیوے بندے کو بہشت برین

یک بیابان مین مین جاتا تھا پیاسا
مین نے وہ آب لیکے اُس سے پیا
اب تلک ہی وہ میرے دل پہ بحال
غسل تم آب سرد سے کیجو
حسب طاقت مجاہدہ لیونا
ایک خرد ار کے رہے مقدار
علم پڑھتا ہو جسنے خاطر خواہ
توشہ تا آخرت کا حاصل ہو
جان کے اسپہ ہووے تا عامل
اسکو شہر مرو مین تھی دعوت
گرسنہ مجھ کو تو رکھا ہی اب
گھر مین جا میزبان کے پہنچا ہی
کہ لیجاتا ہی اپنے گھر یہہ خوان
اپنے سر پر لیا ہی وہ فاخر
تھی تواضع کی اُنمین ایسی صفت
کسی بندے سے مت خصومت کر
یون تو ہووے ہستی فیض اندوز
جانیو بالیقین ضعیف رہے
اور طریقت اُسے نہ حاصل ہو
قطع نسبت ہو پیر سے اسکو
رشد اسکو نہ ہوویگا اصلا
چاہئے تب بھی شیخ راہ نما
ہی مصیبت ہماری اس سے زیادہ
فوت ہوتا ہی آج ہی مطلق
وہ سقر سے نجات لیویگا
درگہ حق مین ہووے اسکا وصول
فضل حق سے اگر لیجاوین یقین

حسرت اسدم کی ہو وجب اسیر
وہی جنت ہو اسکے حق مین سقر

گر وہ بندے کو ڈالین دوزخ بیچ
اور یکدم وہ اسپہ کشف کرین

اور کہا گر عذاب دیوے خدا
ہی وہ اظہار اسکی قدرت کا

کہا بدبخت ہی وہی سمجھو
بیچے دنیا سے آخرت کو جو

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الخ

اور ایاک نستعین اندر
جانئے امر ہی حقیقت پر

ہی سوال اسکو چاہیے جو دنیا
اور دعا اسکو چاہیے جو عقبی

اور بولا سخاوت ای ذیشان
بالیقین تین قسم پر ہی جان

حقتعالی کو نفس پر اپنے
جو خوشی سے یقین قبول کرے

اپنے دل پر قبولے حق کو جو
صاحب جود ہی اسے سمجھو

کہا حق بات جو نہ بولیگا
حق سخن سے خموشی لیویگا

اور کہا دایما حذر کیجے
آفت صحبت سلاطین سے

اور یکبار وہ گرامی شان
کی تلاوت یہہ آیت قرآن

اور یہہ آیت کا یون کہا معنا
کہ تو دہوندہے پناہ ای دانا

اور بولا کہ جو تونگر ہین
صاحب حال و صاحب زر ہین

وہ دیانت ہی وہ دیانت ہے
اسکا بالعکس بس خیانت ہے

خواہش نفس کی کرے نہ طلب
طالب حق رہے بروز و بشب

کیونکہ حضرت نے دل بوجھے تمام
دل تو بیدار ہی رہے بدوام

کہ مین دیکھا ہون خواب کے درمیان
کہ ای لڑکے تجھے کیا قربان

خواب ایسا نہ دیکھے دیشب
کیجے قربان مین ہون حاضر اب

نقل ہی دراخیر عمر بجا
درد اتنا اسے ہوا پیدا

وہ چہارتی جواب بھی اشتہر ہی
اسکی تربت کے جو برابر ہی

کرکے منہ اپنا آفتاب طرف
اسطرح بولتا تھا وہ اشرف

ملک و ملکوت مین گذر تیرا
آج کسطرح پر ہوا ہر جا

درد انگیز ایسے ہی گفتار
کرتا تھا آہ صبح تک بسیار

نقل ہے دراخیر عمر ہمام
ہوا ایسا بلند اسکا کلام

مجلس وعظ بیچ ای اکرم
لوگ تھمنے لگے ہین اسکے کم

اور سب عمر مین بصدق و صفا
ایکدم بندگی کیا ہو ادا

اسقدر اسکو اسکی فرحت ہو
حق مین اسکے وہ عار جنت ہو

اور کسی کو اگر وہ بخشیگا
ہی وہ اظہار اسکی رحمت کا

کہا آیت یہہ آہ جسنے سنے
جان دینے سے کیون وہ بخل کرے

کہا ایاک نعبد ای یار
ہی شریعت کا حفظ سر وجہار

اور کہا رتبے تین ہینگے بجا
ایک سوال اور ہی دعا و ثنا

اور اس شخص کو ہی جانو ثنا
جو ہی بے شبہ طالب المولی

ایک سخاوت ہی جود ہی دوسرا
اور ایثار ہی سمجھ تیسرا

جانیو صاحب سخا ہی وہی
رتبہ پہلا ہی بس سخا کا ہی

جان پہ حق کو قبولے جو ای یار
ہی بلاشک وہ صاحب ایثار

بس وہ شیطان گنگ ہی ای یار
نہین کرتا ہی حق کو وہ اظہار

رائے ہی انکی رائے لڑکونکی
انمین صولت بھی شیر کی ہنگی

وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا

دائما از فراق و قطعیت
چاہیے درگاہ حق سے یہہ حاجت

لوگ ایسے بہ نسبت درویش
گر تواضع کے ساتھ آوین پیش

اور بولا کہ ہی مرید وہی
رہے بیدار اور نہ سوئے کبھی

بعد معراج سید الابرار
ہی روایت نہ سوئے مین زنہار

اور منقول ہی کہ براہیم
کہے اپنے پسر سے جب ای فہیم

کیا لڑکے نے تب یہہ عرض جناب
ای پدر آپ گر کرتے خواب

کہا اسرار یہان دیدار
ہی یقین آخرت مین با ابصار

کہ بہر شب وہ عارف رہبر
لاتا تشریف اس چہارتی پر

کہ ہی بیت الفتوح اسکا نام
اس چہارتی پہ آوہ نیک انجام

کہ تو ای مملکت کے سرگردان
آج کسطرح تھا بستر و عیان

کہین مشتاق اس حدیث کا تو
کیا کسی جا پہ ہی پایا تو

پہر پس جب طلوع کرتا تھا
تب چہارتی سے وہ اترتا تھا

خلق کو اسکے فہم کا ای یار
نہین امکان تھا یقین زنہار

کبھی ستر کبھی اٹھارا کسے
شخص زاید یقین نہ آتے تھے

جوتھا شیخ شہیر عبد اللہ / جسکو انصاری کہتے ای آگاہ
اندرین باب یک لطیفہ عجب / وہ کہا یعنی یون کہا ہی کہ جب

سخن بو علی ہوا عالی / اسکی مجلس ہوی خلق سے خالی
نقل ہی جبکہ وہ خجستہ خصال / پہلے رکھتا تھا ایک غلبۂ حال

تب وہ کہتا تھا یون خداوندا / حشر کے دن مجھے کرے رسوا
کہ مین تیرے سے بر سر منبر / آہ مارا ہون لاف نا اکثر

یا الٰہی اگر تو چاہیگا / کہ کرے خواہ نخواہ مجھے رسوا
بیٹھ این اہل بزم ہی اور / مجھ کو بارے نہ تو فضیحت کر

آہ ہم سے ہو ہین اتنے گناہ / ہووے فرہمارا جس سے سیاہ
تو کیا فضل ہم پہ ای بولا / تو ہمارے ہی تو سفید کیا

پس تو ای خالق سفید و سیاہ / فضل و رحمت سے کیجیے ہم پہ نگاہ
اور کہتا تھا وہ خداوندا / جسنے تحقیق تجھ کو جانیگا

وہ نہ تیری طلب سے آوے باز / گرچہ جانے یقین وہ صاحب راز
گرچہ ہرگز تجھے نہ پاویگا / پر طلب سے نہ دل اٹھاویگا

اور کہتا تھا وہ ای [illegible] / فضل سے گر مجھ کو تو بخشے
اور مجھ کو یہ جنت الماوی / گرے یک درجۂ بلند عطا

تب بھی حسرت ہو مجھ کو اسکی وفور / جو کیا تیری بندگی مین قصور
اس سے ہوتا بلند مرا پایہ / آہ پایہ وہ مین نہین پایا

نقل ہے شیخ دین ابو القاسم / جسکو کہتے قشیری ای سالم
بو علی جب جہان سے نقل کیا / خواب مین دیکھ کر اسے پوچھا

کہ ترے ساتھ کیا کیا مولا / تب قشیری سے بو علی بولا
مین کیا جس گناہ کا اقرار / وہ گناہ بخش ہی وہ غفار

ایک مین یک گنہ سے شرم کیا / اسلئے مجھ کو عرق مین رکھا
گوشت چہرے کا سب سے گرا / تب تلک عرق مین ہی مجھکو رکھا

آہ تھا وہ ہی گناہ برا / کہ مین لڑکائی جبکہ رکھتا تھا
ایک امرد پہ مین کیا تھا نظر / نظر آیا تھا وہ مجھے بہتر

اور کوئی اسکو خواب مین دیکھا / کہ وہ مضطر تھا اور روتا تھا
پوچھا دنیا مین کیا ہوا ہی تجھے / کیا تو دنیا مین آنا پھر چاہے

کہا ہان چاہتا ہون ای باہر / پر نہ اپنی صلاح کے خاطر
بلکہ اسواسطے مین چاہتا ہون / کہ بلا شبہ مین کمر باندھون

اور عصا اپنا ہاتھ مین لیکر / مارون لوگون کے جاکے گھر گھر
اور لوگون سے یون کہون مین پکار / خواب غفلت سے ہو وا بیدار

تم نہین جانتے ہوا ای مردم / کون ہے جسسے ہین قاصر تم
حب دنیا سے جلد باز آؤ / حشر مین تا ابد نہ پچتاؤ

اور کوئی خواب مین اسے دیکھا / اور پوچھا کہ کیا ہی حال ترا
کہا اعمال میرے نیک اور بد / کہ ہوئے تھے مرے سے جو تردد

ذرہ ذرہ وہ مجھ کو بتلائے / کر حساب اسکا عفو فرمائے
سب معاصی مرے کئے مغفور / کئے مجھ کو کرم سے بس مسرور

ایسے اسکے ہین نام مین اکثر / قدس اللہ سرہ الانور

ذکر شیخ ابو علی محمد بن عبد الوہاب الثقفی رحمۃ اللہ علیہ

قدوۂ واصلین ولی صفی / شیخ اخیار بو علی ثقفی
ظاہری باطنی علوم مین سب / بس جو پایا تھا کمال اسکو رب

خاص علم حدیث مین یکجان / عالمون مین تھا وہ گرامی شان
تھا بڑا اسکا زہد اور تقوی / اور مقبول اسکا تھا فتوی

سارے فضل و کمال مین یکجان / تھا بلا شبہ وہ امام زمان
جب تصوف طرف ہوا مائل / تب وہ ہر بات سے اٹھایا دل

مجمع صوفیہ مین ایک ہے / ایک رتبہ بلند پایا ہی
کلمات شریف رکھتا تھا / اور اشارے لطیف کہتا تھا

شیخ بو حفص اور حمدون کی / صحبت پاک اسکو حاصل تھی
جانیو تم کہ شہر نیشا پور / وہ بڑا شیخ وقت تھا مشہور

تین سو بیس مین تھا آوان سن / وہین رحلت کیا وہ فرد زمن
نقل ہی ایک تھا کبوتر باز / اسکا ہمسایہ تھا ای پاک طراز

ایکدن اسنے ایک لیکے پتھر / جبکہ پھینکا ہی یک کبوتر پر
ناگہان آہ وہ پتھر اسکا / آ پیشانی پہ شیخ کے ہی لگا

پھوٹ پیشانی خون ہوا ہی روان
لوگ یہہ دیکھ ہو گئے لرزان
جاہے حاکم کے پاس لیجاوین
اور سزا اسکی اسکو دلواوین

شیخ نے انکو منع فرمایا
ایک لنبی ہی چوب منگوایا
بھیجا ہی اسکے پاس وہ لکڑی
اور بھیجا اسے پیام یہی

کہ پتھر پھینک مت کبوتر پر
اس چھڑی سے تو انکو ہانکا کر
نقل ہی شیخ نے یہہ فرمایا
ایک دن یک جنازہ مین دیکھا

تین مرد اور ایک زن ملکے
وہ جنازہ اٹھائے جاتے تھے
جسطرف وہ اٹھائی تھی عورت
مین اٹھایا ہون جا بسرعت

جاکے جب مقبرے کو ہم پہنچے
اور موتی کو ہم نے دفن کئے
اور پوچھا ہون مین نے تب انسے
کیا نہ ہمسایگون سے تھے اسکے

کہ جنازے کے ساتھ ہو وین
اور جنازے کو اسکے کھاندا دین
کہے ہمسایگان ہین اسکے کثیر
پر یہہ میت کو جانتے ہین حقیر

کیونکہ بے شبہ یہہ مخنث تھا
کوئی اسواسطے نہین آیا
آہ یہہ بات مین سنا ہون جب
رحم اسپر ہی مجھکو آیا تب

ایک ٹکڑا مین نان گندم کا
چند درہم بھی مین نے انکو دیا
اور اسی شب کو خواب مین دیکھا
خوب صورت ہی ایک شخص آیا

اسکا چہرہ ہی بدر سا انور
اور پہنا لباس ہے بہتر
اور تبسم کیا ہی ہو شادان
کہا مین ہون وہی مخنث جان

تعلق مجھہ کو رکھے ہین جبکہ حقیر
مجھہ پہ رحمت کیا ہی رب قدیر
نقل ہے یون کہا وہ شیخ جلیل
گر کرے سب علوم کی تحصیل

اور صحبت رکھے صباح و مسا
باگروہ مشایخ و صلحا
جو ہی مردون کا رتبہ والا
وہ نہ پاویگا وہ نہ پاویگا

جب تلک آتش ریاضت مین
نفس کو اپنے ڈالے محنت مین
ہو ریاضت بھی اسکی ای عاقل
حسب فرمان مرشد کامل

یا کوئی ہو امام تقوی کیش
یا کوئی صالح نکو اندیش
ہووے ایسے کا تابع کامل
اور نصیحت پہ اسکے ہو عامل

سالک راہ حق جو ہووے کبیر
پیشوا ایک چاہیئے رہبر
تا کہ آداب جو ہین صحبت کے
اسکو بتلاوے اور سکھلاوے

اور کرے منع اس سے منہیات
اور ترغیب دین بہ مامورات
جو ہین آفت عمل کے اور عیوب
کرے آگاہ اسکو انسے خوب

نفس کے مکر اور رعونت سے
دے خبر اسکو اسکی آفت سے
جب تلک ایسا نہ ہووے راہ نما
نہ درست ہو معاملہ اسکا

اور بے شبہ اقتدا اسکا
کبھی ہرگز یقین نہین ہے روا
کہا جسکے صحیح ہو افعال
متبع ہو سنن کا ہر حال

بالیقین اسکو چاہیئے اول
صدق و اخلاص سے ہو اکمل
کیونکہ اخلاص سے ہی باطن کے
ہووے اعمال ظاہری اچھے

اور بولا کوئی عمل نہ کرو
کہ نہ جب تک خلوص نیت ہو
عمل خالص بھی حسب سنت ہو
اس عمل مین بڑی برکت ہو

اور یہ بولا کہ مرد کو ہی ضرور
چار خصلت سے وہ نہ ہووے دور
ایک تو صدق ہووے در اقوال
دوسرا صدق ہووے در اعمال

تیسرا صدق ہو مودت مین
جو تھا ہو صدق بھی امانت مین
اور کہا علم ہی حیات دل
اس سے ہی نور چشم کا حاصل

ایسے اقوال اسکے ہین وافر
قدس اللہ سرہ الفاخر

ذکر شیخ ابو علی احمد بن محمد الرودباری رحمۃ اللہ علیہ

معدن علم و حلم شیخ کبیر
صاحب حال و قال فرد شہیر
شیخ دین بو علی گرامی شان
کہتے ہین رودباری جسکو جہان

کاملوں سے وہ تھا طریقت کے
شہسواروں سے تھا فتوت کے
تھا کرامت مین اور فراست مین
مشتہر علم اور ریاضت مین

اصل بغداد سے ہی تھا اسکا
بعد ساکن ہوا ہی مصر مین آ
تھا مشایخ مین وہ بہت ہی ظریف
اسکے اقوال ہین شریف و لطیف

پایا تھا وہ جنید کی صحبت
شیخ نوری کی صحبت و غربت
اور بہت اولیا کو دیکھا تھا
فیض انسے بہت اٹھایا تھا

سنہ صد و بیست و ہشت تھا بس
مصر مین وہ گیا ہی رحلت تب
نقل ہی اسطرح وہ فرمایا
ایک درویش نے وفات کیا

ہم نے جب اُسکو دفن کرتے تھے — اُسکے چہرے کو خاک پر رکھے
تا بلطف و کرم غفور رحیم — اسپہ رحمت کرے بفضل عمیم
دیکھے ہم چشم کھولتا ہی وہ — اور اسطرح بولتا ہی وہ
جسنے عزت دیا مجھے بے قیل — کہا لجاتا ہی اسکے پاس ذلیل
مین کہا اُسکو ای جلیل الذات — کیا یہہ مرنیکے بعد بھی ہی حیات
کہا ان جمع ہین دوستان خدا — ہین وے زندہ بغیر شبہ سدا
اور کہا ای ابو علی سن تو — حشر مین گر ہو آبرو مجھہ کو
تو بافضال حضرت باری — دیوینگا مین یقین تجھے یاری
نقل ہے شیخ بو علی ای سر — ہی تصوف کی یون کیا تعریف
کہ تصوف وہی ہی ہو سو اس — پہنے صوفی صوف کا ہی لباس
نفس کو اپنے ہی وہ بحر صفا — دیوے طعم بلا و طعم جفا
دلکو اپنے اٹھاوے دنیا سے — ڈالدے اسکو پیٹھ کے پیچھے
اور کرے وہ سلوک شام و سحر — سرور انبیا کی سنت پر
کہا اگر یک مرید ہو لیا — کہ رہے پانچ روز تک بھوکا
پھر وہ شاکی ہو بھوک سے ای یار — تو اسے ہیچ دین سوے بازار
تا وہ بازار مین گدائی کرے — گر گدائی شکم کو اپنے بھرے
اور تصوف سے یون وہ پایا ہی خبر — معتکف ہووے دوست کے در پر
آستانے پہ اسکے رکھے سر — نہ وہان سے کبھی اٹھاوے سر
کہ رہے تجھکو چلاوے وہ سو بار — تب بھی نا جاوے تو کبھی زنہار
اور کہا خوف اور رجا ہر دو — جون پرندے کے پر ہین دو سمجھو
سو پرندہ گھر ا رہیگا جب — پر بھی اُسکے گھر سے رہینگے تب
ایک باز و جب اسکا ٹوٹیگا — دوسرا باز و نہ کام آویگا
جبکہ بندہ کرے یہہ دونون سے — آہ تب شرک مین وہ جاتے گر
او حقیقت یہہ خوف کی ہی کہا — کہ کبھی نا ڈرے ز غیر خدا
اور محبت کا ہی وہی منصب — دیوے محبوب کو تو اپنا سب
نہ ترے پاس کچھ رہے اصلا — جو ترا ہی اُسی پہ ہووے فدا
اور وہی ہی یقین نافعتر — جس سے عظمت ہو حق کی پیش نظر
اور جو کچھ سوا ہی حق کے — وہ تجھے خورد تر نظر آوے
اور خوف و رجا دونو باہم — مستقر تیرے دل مین ہوں ہر دم
کہا دیدار حق اگر کا ہے — ہووے زایل یقین ہمارے لیے
سر بسر تب عبودیت کا نام — ہم سے ساقط ہو بالیقین تمام
یعنے زائل ہو جبکہ رویت رب — آہ زندہ نہ ہم رہینگے تب
کہا اظہار معجزات خدا — انبیا پر ہی جو نکہ فرض کیا
فرض یونہی کیا ہی با نام — بالیقین اپنے اولیا پہ تمام
کہ مقامات اپنے اور حالات — کرین پوشیدہ احتیاط کے سات
چشم اغیار تا نہ اپنے پر سے — کوئی زنہار انکو نا دیکھے
کہا دل جسکا خالی ہو جاوے — حب دنیا سے اور ریاست سے
اُسکے دل مین پدید ہو حکمت — اور ہو اسکے نفس سے خدمت
روح سے اُسکے ای نکو انجام — ہووین ظاہر مکاشفات عظام
اور بولا سماع مین ای یار — ہین بلاشبہ آفتین بسیار
اور بولا کہ تین چیز کے ساتھ — اُٹھتے ہین جا بنوبت آفات
ایک بیماری طبیعت ہی — اور دوسری لزوم عادت سے
اور تیسری فساد صحبت ہے — بس یہہ ہر ایک سخت آفت ہے
مال شبہ و حرام کھاوے جب — اُس سے بیمار ہو طبیعت تب
کرے غیبت بھی پاسیگا جو — اور دیکھے حرام و باطل کو
مرض اُسکو لزوم عادت کا — ہووے بیشک وہ شبہ تب پیدا
اور تابع جو نفس کا ہوگا — اس سے ہووے فساد صحبت کا
اور بولا کہ چار نفس سے ہان — بندہ خالی نہ ہووے کوئی آن
ایک نعمت کہ جسکا شاکر ہو — یا ہو منت کہ جسکا ذاکر ہو
ایک محنت کہ جسپہ ہو صابر — یا ہو ذلت کہ ہووے مستغفر
کہا ہر شی کو ایک واعظ ہی — بس حیا دل کی نیک واعظ ہی
اور کہا ہی وہی مرید ای یار — اپنے خاطر نہ چاہے کچھ زنہار
اُسکے خاطر جو چاہتا رب انام — بس وہ ہی چاہتا وہ بھی اس سے مدام
اور جوان مرد تو وہی ہی بجا — کہ نہ کچھ چاہے وہ خدا کے سوا

کہا نیکون کی ابتلا ہیہات | ہمنشینی ہی ناکسون کے سات
بیٹھی تھی خواہر اسکی بالین پر | گود مین اُسکے اپنا رکھا سر
کہ ای خواہر خدا کے فرمان سے | کھولے ہین آسمان کے دروازے
اور جو ہین فرشتگان سما | مجھ کو اس طرح کرتے ہین ندا
اور حورین بہت کھڑے ہین سنوار | ہم یہ کرتے ہین جنتون کو نثار

بحقک لا انظر الی غیرک

ایک عمر دراز بس ہر دم | منتظر ایک امر کے تھے ہم
ویسا امر عظیم ہے ہیہات | دیوین کس طرح ایک ثبوت ثبات

ذکر شیخ ابو الحسن علی بن ابراہیم الحصری رحمۃ اللہ علیہ

تھی مشایخ مین جسکو ناموری | شیخ والا ابو الحسن حصری
اور یہ تحقیق و طاعت و احوال | اور اشارات مین تھا اسکو کمال
تین سو ایک سال نو دیر | جب روان تھا ز ہجرت سرور
نقل ہی یون کہا وہ صاحب دل | کہ وہی ہیگا صوفی کامل
اور لیسے امور بھی یکسر | سونپ دیوے یقین خدا ہی پر
ایک رفع حدث ہی ای محرم | اور ثبات قدم ہی جانو تم
اور جو جانا بھی تو بجانا ہی | پانچوان اسکو بھول جانا ہی
اور بجانے جو بات ای عاقل | ہو اسکے طلب مین تو شاغل
کہا بندے کو رب موجود ہے | چھوڑ دیوے اگر اسی کے سات
اور توفیق حق کی جب ہو رفیق | اس سے ظاہر ہون طاعتین تحقیق
جو ہین حکمت کے چشمہ فاخر | تیرے دل سے ہوینگے ظاہر
الغرض جسے بھی ہووے فاضل | اور کرنے سے ہی سفر بہتر
اور اسکے صفات اسکے جا ہے | بس یہہ فقرہ وہین ہی تا شتاب
اور زبو لا تصوف ای عاقل | ہی بلا شبہ و شک صفائی دل
کہا موجود کون ہو جب تک | بالیقین تفرقہ رہے تب تک
او رحقیقت تو جمع کی یہی ہی | کہ نہ دیکھے سوا حق کے کبھی
کلمات اسکے ایسے ہین جو شتر | قدس اللہ سرہ الانور

نقل ہی موت اُس معظم کی | آہ جس دم بہت قریب ہوی
اور آنکھین وہ اپنے کھولا ہی | اپنی خواہر سے یون وہ بولا ہی
اور ستوارے ہین جنتین یکسر | اُنکو کرتے ہین جلوہ گر مجھ پر
ایسی جا ہم لیجا ینگے تجھ کو | کہ نہ خاطر مین تیرے گذرا ہو
ہین ہمارے طرف بہت مایل | لیک کہتا ہی یون ہمارا دل
یعنے تیری قسم ہے ای داور | نہ کرون تیرے غیر پر مین نظر
آہ وہ امر ہم نہ کھوینگے | کبھی رشوت کو ہم نہ دیوینگے
بس اسی حال مین وفات کیا | قدس اللہ سرہ الاصفی
رازدان علوم ربانی | دُرِّ کان فیوض حقانی
وقت مین اپنے تھا وہ شیخ عراق | تھا بلا شبہ قدوۂ آفاق
اصل بصرے سے اسکا تھا لاکن | بعد بغداد مین ہوا ساکن
شہر بغداد مین کیا رحلت | حقتعالی کی اُسپے ہو رحمت
کہ سوا حق کے چین اور آرام | نہ اُسے کائنات سے ہو تمام
کہا توحید مین ہمارا حال | پانچ چیزین ہین ای کو خوش خصال
اور وطنون کا چھوڑنا بسرا | جو تھا احوال سے ہی ہونا جدا
یعنے جو جانتا ہی تو ای ہمام | او لا اُسکو بھول جاوے تمام
ماسوی اللہ کو تو جاوے بھول | رہے مطلق خدا سے ہی مشغول
اُس سے حق کی مخالفت بجد | اور عصیان بہت ہوے سرزد
جب تلک اس ستم کے سر کو | تیغ انکار سے نہ کاٹے تو
اور بولا بہ فکر و اندیشہ | یک گھڑی کا تماشا ہی تیرا
کہا صوفی یقین وہی ہی بجا | وجد اسکا جو ہوا اسکا

مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ

کہ مصفا ہو ہر کدورت سے | بالیقین غیر حق کی الفت سے
جبکہ غایب ہو کون ای ماہر | حقتعالی ہو تب یقین ظاہر
اور اسکے سوا کرے نہ کلام | اور اسکے سوا نہ لے آرام

ذکر شیخ ابو عثمان بن سلام المغربی رحمۃ اللہ علیہ

فرد یکتا شیوخ زمان | ابو عثمان مغربی ذیشان
تھا رفیع المکان طریقت مین | اور یگانہ ریاضت مین

ذکر اور فکر مین تھا فرد کبیر   اور انواع علم مین تھا شہیر
اور بہت سے مشایخ والا   جو تھے اسوقت انکو دیکھا تھا
اور بلندی حال مین ای خبیر   کوئی ہرگز نہین تھا اسکا نظیر
سن ہجری تھا تین سو ستر   اور زیادہ تھے تین سال اُسپر
نقل ہی بیس سال با اجلال   اُسنے عزلت کیا با قول حال
اور بہت محنت و مشقت سے   کثرت طاعت و ریاضت سے
کہ بلا شبہ شکل انسان سے   نہین اسکو پہچان سکتے تھے
بس کیا ہی وہ قصد کعبے کا   اور نزدیک جا کے جب پہنچا
بس وے نکلے ہین اسکے استقبال   اسکا کرا احترام اور اجلال
بس لگے کہنے ای ابوعثمان   یون کیا بیست سال تک گذران
کس لئے تو گیا ہی کیا دیکھا   اور کیا پایا کس لئے آیا
اور نومیدی مین نے پایا ہون   عجز کے ساتھ پھر کے آیا ہون
ہاتھ میرا نہ شاخ تک پہنچا   غیب سے مجھکو ایسی آئی ندا
رہ ہمیشہ خیال مستی مین   اسہی مستی مین اسہی ہستی مین
مین نے یہ سنکے نا امید ہوا   اور وہان سے ہوا علاج پھرا
تھا بلا شبہ ایسا میرا حال   ایسا آتا تھا باربار خیال
بات یہ دوست تھی پاس مرے   مجھکو آب و طعام دینے سے
کہ کرامات جانتے دوسرے   مین سمجھتا برے گناہ اُسے
مجھ پہ ہوتا تھا جبکہ غلبۂ خواب   چڑھتا تھا ایک پہاڑ پر مین شتاب
بیٹھتا اس پتھر پہ جا کر ضرور   خواب تا میرے چشم سے ہو دور
وہان گرنے کے خوف سے ای یار   خواب آتا تھا نہ مجھے زنہار
کہ معلق ہوا مین ہون ناگاہ   حقتعالی رکھا ہی مجھکو نگاہ
پوچھے گر کوئی تجھ سے ای مسعود   کہ ہی کس حال ترا ای معبود
کہ اسی حال پر ہی رب میرا   کہ وہ جس حال پر ازل مین تھا
کہا خادم کہونگا میرا رب   تھا اسی حال پر ہی جیسا اب
مو شگاف غوامض علمی   عبد رحمان جو کہ تھا سلمی
اسکے نزدیک ایک کنوا تھا   کوئی آب اس سے کھینچنے نا لگا

تھا تصوف مین صاحب تصنیف   جانتا تھا بہت رموز لطیف
اور حرم مین بھی وہ مجاور تھا   ایک مدت تلک صباح و مسا
نقل ہی عمر یک صد و سی سال ۱۳۰   اسکو بخشا تھا قادر متعال
تب وہ رحلت کیا بہ نیشاپور   ہی وہین اسکی مرقد پر نور
اور اکثر پھرا ہی وہ صحرا   نہ کہین جس آدمی وہ سنا
بدن اسکا گلا تھا اور آنکھین   آہ ایسے مغاک مین تھین گئین
پھر اشارہ ہوا ہی یون اسکو   خلق سے اب مصاحبت کر تو
جو مشایخ حرم مین حاضر تھے   کئے معلوم جو فراست سے
دیکھے صورت گئی ہی اسکی بدل   ہی نہایت حقیر وہ اکمل
جسمین عاجز ہین خلق یہ سارے   اب خبر ہمکو دیجئے بارے
کہا مین نے گیا تھا تنگ کے سات   اور دیکھا ہون تمکو کے آفات
اسہی خاطر گیا تھا مین سن لو   تاکرون قطع اصل ای لوگو
سن یہ فرمان ای ابوعثمان   پھرے اطراف شاخ کے ہی بیان
قطع کر دینا اصل کا اصلا   جانئے یہ نہین ہی کام ترا
نقل ہی یون کہا وہ صاحب راز   جب کیا مین مجاہدہ آغاز
کہ مجھے آسمان سے بر زمین   گر گرا دیوین ایکبار یقین
جب مین کرتا تھا ذکر رب ودود   حالتین ایسے ہوتے مجھپہ نمود
اور نہ چہتا کہ خواب آوے مجھے   تا نہ غفلت ہو ذکر مولا سے
یک قدم کے برابر ایک پتھر   جو کہ تھا اُس پہاڑ کے سر پر
مین اگر اُس پہاڑ سے گرتا   ٹکڑے ٹکڑے مین ہو جاتا
کبھی اُسپر بھی خواب آتا جب   ہو کے بیدار دیکھتا مین تب
نقل ہی ایک دن وہ بحر صفا   اپنے خادم سے اسطرح پوچھا
کیا تو دیگا جواب اسکا بھلا   کہا خادم جواب یہ دونگا
شیخ بولا کہ گر وہ پوچھیگا   کہ وہ کس حال پر ازل مین تھا
شیخ یہ سنکے ہو گیا شادان   کہا اچھا کیا ہی تو یہ بیان
بولتا ہی کہ مین نے ای فرزند   ابوعثمان کے پاس تھا یک روز
ہونے لاگی ہی چرخ سے آواز   پوچھا پیر سے تب وہ صاحب راز

چرخ کہا بولتا ہی ہائی یار
اور اسطرح سے وہ فرمایا
اسکا دعوا دروغ ہی سمجھو
ہی وہ یک بحر سا بحکم خدا
ایک ذرہ بھی جو جہان مین ملا
ذکر مین ذوق اسقدر ہوا ہے
اور کہا جسکو انس ہو دن رات
کیونکہ شوریدہ جو کہ ہی اسباب
کہا جنت کے ہین دو چیز دلیل
خاتم الانبیا رسول خدا
شکر حق اب ہی وہ ہمارے ساتھ
اور کہا جس نے چھوڑ صحبت کو
مگر اللہ کا ہی یاد رہے
گر نہ حاصل ہو اسکو ایسی صفت
کیونکہ دعوا ہی اسکو سر و جہار
حق کرے اسکے دلکو نابینا
اغنیا کے طعام پر ای یار
اور بولا جو جاہل و غافل
اور کیا یون مجاہدہ کا بیان
وہ کہے مین تو ضعف رکھتا ہون
ناتوانی کا عذر یون لاکر
اور بولا کر نگا جس نے سفر
اور بولا کہ جا نیو حاشا
اور کہا حق صحبت مومن
اور جو چیز اسکے پاس رہے
عذر یک لاوے گر وہ پاس نہ ہے
اور رہے تو مطیع اسکا سدا

مین کہا کچھ نہ جانون مین زنہار
کرے جس نے سماع کا دعوا
سربسر ہے فروغ ہی سمجھو
اس سے بہتر ہین وان ہزار ہزار
اسکو وہ جان لیوے اور دیکھے
غیبت ہووے وہ مرگ بھی جاے ہے
ذکر حق اور معرفت کے ساتھ
سب وے اٹھ جاوے درمیان سے شتاب
وہ حقیقت مین ہین دو چیز جلیل
جبکہ رحلت کرئے سوے عقبیٰ
فیض پاتے ہین اس سے ہم دن رات
جب کرے اختیار خلوت کو
یاد سے حق کے ہی وہ شاد رہے
حق مین اسکے بلا ہی وہ خلوت
کرے اپنے گنہ کا وہ اقرار
بلکہ اس دلکو مار دیویگا
تو نہ پاوے فلاح وہ زنہار
ہووے احوال خلق مین شاغل
پاک کرنے مین دل کے ای انسان
نہین اسکو نکال سکتا ہون
کرے تاخیر جسقدر وہ بشر
جا نو واجب یہہ بات ہی اسیر
کسی مومن کو یہہ نہین ہی روا
ہی یہہ لازم بظاہر و باطن
کبھی ہرگز نہ اسکی طمع کرے
اسکو البتہ تو قبول کرے
نہ بناوے مطیع اسے اپنا

کہا وہ ذکر حق مین ہی پہچان
اور بصورت درخت و باد و طیور
اور کہا ایک بندۂ فاخر
اس سے یک نور جو دیا ہی رب
پس جو ہیگی حقیقت توحید
اس حلاوت کا وہ نہ حاصل ہو
موت سے اسکے انس ہووے نہ کم
صرف باقی رہے محبت ہی
کہ نبوت ہی ایک جانو تم
مرتفع ہو گئی نبوت جان
ذکر سے اور مجاہدے سے ہی بس
چاہئے یاد کوئی شی کا بھی
سب ارادت بھی ہو دل سے جدا
اور کہا مدعی سے ای دلبر
کہا فقرا کی چھوڑ کر صحبت
شہوت نفس اور حرص کے ساتھ
عذر اسکا قبولے نا داور
اسنے ضایع کریگا اپنا حال
گر کسی شخص کو یہہ حکم کرے
اسکا قوت ہو مجھکو حاصل جب
اس قدر یہہ ضعیف تر ہووے
سفر اپنی ہوا و شہوت سے
کسی مخلوق کے کبھی آگے
جو فراخی تو چاہے اپنے لئے
اور کرے گر وہ تجھ پہ جور و جفا
اور انصاف اسکا دیوے تو
اس سے پہنچیگا جو تجھے ای یار

اللہ اللہ بولتا ہی جان
گر نہ حاصل ہو اسکو حظ و فور
جب حقیقت مین ہوویگا ذاکر
اس سے اکوان وہ دیکھتا ہی سب
یہان کامل ہوی بوجہ سدید
اسکی طاقت نہ اسکو حاصل ہو
بلکہ صد چند ہو زیادہ بہم
تا ابد ہووے انس و راحت ہی
اور نبوت کی ہی حدیث دوم
اب نبوت کی ہی حدیث نہان
اسکی ہم کو ملے رہ اقدس
آوے ہرگز نہ اسکے دلمین کبھی
چاہے دل سے مگر رضائے خدا
بوجھ عاصی ہی بالیقین بہتر
اغنیا کی جو لیویگا قربت
کرے جس نے دراز اپنا ہات
مگر وہ شخص جو کہ ہی مضطر
اور حسرت کا پاویگا وہ ملال
اس شجر کو نکال دے جڑ سے
اسکو جڑ سے نکال دیون تب
دن بدن سخت وہ شجر ہووے
کرے اول تری ضرورت کے
آپکو خوار اور ذلیل کرے
دہی مومن کے واسطے چاہیے
تو تحمل کرے بصدق و صفا
نہین انصاف اس سے چاہے تو
اسکو جانے بزرگ و بسیار

اور جو دیویگا اسکو تو ای خبیر — اسکو جانے تو اندک اور حقیر
شکر کرنے مین اسکے ای ماہر — آپ کو جانے عاجز و قاصر
کہ علایق کو توڑ دیوے تو — اور خلایق کو چھوڑ دیوے تو
کہا یہہ شوق کی علامت ہے — جب سے دوست تجھکو راحت ہی
کلمات اسکے ایسے ہین برتر — قدس اللہ سرہ الازہر
مقتدائے محققین زمان — پیشوائے شیوخ عالیشان
عہد مین اپنے نامور تھا وہ — سب مشایخ مین معتبر تھا وہ
ورع اور معرفت مین بھی ای سلیم — ایک حاصل تھی اسکو شان عظیم
رہتا تھا سر بجیب وے ہر حال — یوہی گذرے ہین مجھپہ بارہ سال
نقل ہی یون کہا کہ خلق تمام — یہی رکھتے ہین آرزو بدوام
ایک ساعت خدا کو جو دات — بس مجھے چھوڑ دیوے غیرت سات
آہ یہہ میری آرزو تا حال — بر نہ آئی ہی ہی اسکا ملال
اور تصوف کا یون کیا ہی بیان — کہ رکھے اپنا حال تو پنہان
نقل ہی اس سے کوئی چاہا دعا — کہا خوش موت تجھکو دیوے خدا
نہین لیتا تھا وہ درم زیاد — اور رہوتا تھا اسپہ دل شاد
ایک درم کی نان سے آتا — ایک درویش ساتھ مل کھاتا
نقل ہی ایک مرید تھا اسکا — جبکہ اسپر زکوٰۃ واجب تھا
کہا جس سے قرار دل کو ترے — ہو وے بے شبہ اسکو ہی دیجے
تن برہنہ تھا اور تھا مضطر — وہ اسیکو دیا زکوٰۃ کا زر
اسی اندھے کو راہ مین دیکھا — دوسرے اندھے کے ساتھ کہتا تھا
گانے والی فلانی جو زن ہے — مین دیا اسکے ساتھ مل کچھ ہی
یہہ سخن وہ مرید جبکہ سنا — مضطرب اور بیقرار ہوا
وہ ابھی کچھ نہین کلام کیا — ایک درم شیخ اسکے ہاتھ دیا
شیخ سیتا تھا جو کلاہ سدا — یہہ درم بھی اسیکے کسب تھا
وہ درم لیں اسکے ہاتھ دیا — اور وہ علوی اسکے پیچھے گیا
ایک بطیخ وہ موٹی جو رکھا تھا — اسکو وہ تب زمین پہ ڈالدیا
بول کیا حال ہی ترا نہ چھپا — تب وہ علوی اس سے کہنے لگا

اور بولا وہی ہی شکر بجا — کہ جو نعمت کہ تجھکو دیوے خدا
اور تصوف کا یون کیا ہی بیان — کہ تصوف یہی ہی تو پہچان
اور حقایق کا اتصال تجھے — ہو بلا شبہ بر کمال تجھے
موت کو دوست رکھے از تہ دل — تا ہو دیدار حق تجھے حاصل

ذکر شیخ ابو العباس نہاوندی رحمۃ اللہ علیہ

گوہر مخزن خرد مندی — ابو العباس ہی نہاوندی
اور تمکین مین بفضل خدا — ایک قدم استوار تھا اسکا
نقل ہی یون کہا وہ بحر صفا — کہ ریاضت مین جب شروع کیا
جب رہا اس مین سعد شاغل — تب کھلا مجھپہ ایک گوشۂ دل
ایک ساعت بھی اسکا ہووے خلا — ہو رہا مجھکو یہہ آرزو ہی سدا
آپ کو آپ ہی مین تا دیکھون — کہ کہان ہون مین اور کیا ہیچی ہون
کہا ساتھ حق کے تم رہو ہشیار — گم رہو ساتھ خلق کے ناچار
بھائیون پر بھی اپنے شام و پگاہ — بذل کردیو اپنی عزت و جاہ
نقل ہی وہ کلاہ سیتا تھا — بیچتا دو درم اسکو لیجا
پہلے ملتا جو اس سے ای اکرم — اسکو دیتا تھا جلد ایک درم
بعد از ان دوسری کلاہ کا کام — کرتا آغاز وہ نکو انجام
ایک دن شیخ سے کیا یہہ سوال — کہ کسے دیوین مین زکوٰۃ کا مال
سنکے یہہ بات وہ مرید چلا — ایک اندھے نے اسکو راہ مین ملا
دوسرے دن بھی ناگہان وہ مرید — جب اسی راہ سے چلا ای سعید
کل کسینے مجھے دیا تھا زر — مین نے اس سے خرید کرکے خمر
کل کی شب ہم دونو بھی تھے بیدار — اور نشہ مین اسکے تھے سرشار
اور گیا جلد تر وہ شیخ کے گھر — تا یہہ پہنچاوے جاکے اسکو خبر
کہا جا اور جو پہلے تجھکو ملے — یہہ درم تو اسیکو اب دیجے
گھر سے باہر وہ جبکہ آیا ہی — ایک علوی کو رہ مین پایا ہی
تھا پرانہ جو ایک ویرانہ — اسپہ جاکر کھڑا ہی دیوانہ
کہا دیکھ اسکو وہ مرید بہم — تجھکو دیتا ہون مین خدا کی قسم
مین بھی اہل و عیال سب بیخبر — جانئے سات دن ہین بھوکے

اور ذلت سوال کی ہرگز
ہم ترک کہتے ہین آپ پر جایز
ہم پہ جب حال مخمصے کا تھا
اس پرندے کو مین اٹھایا تھا
مجھکو حاصل ہوا یہہ درہم جب
مین یہان لاکے اسکو ڈالا اب
شیخ فرمایا دیکھتے ہی اُسے
نہین حاجت ہی تو لینے کی ترے
اصل مین مال و زر ترا ہی خراب
اس لئے وہ پیا ہی اسنے شراب
ایک علوی مستحق کو خدا
اپنے فضل و کرم سے پہنچایا
نقل ہی روم مین تھا ایک ترسا
وہ فراست کا جبکہ ذکر سنا
ایک مرقع ہی جلد پہن لیا
ہاتھہ مین اپنے ایک لیا ہی عصا
جب رکھا خانقاہ مین اپنا پا
شیخ نے دیکھہ اُسکو کہنے لگا
تب وہ ترسا وہان سے نکلا ہی
اور تھا وندی پاس آیا ہی
مدت چار ماہ تک ای ہمام
خانقاہ مین کیا اسکے مقام
بعد جانیکا جبکہ قصد کیا
شیخ اسطرح اُسکو فرمایا
کہ تو ہم پاس آوے بیگانہ
اور جاوے یہان سے بیگانہ
اور رہا شیخ کی ہی خدمت مین
اور رہا بندہا کمر ریاضتین
شیخ دنیا سے جب وفات کیا
وہی قایم مقام اسکے ہوا

ذکر شیخ ابو عمرو ابراہیم الزجاجی رحمۃ اللہ علیہ

جو زجاجی سے ہی جہان مین شہیر
صوفیہ مین تھی جسکو شان کبیر
قوم مین جو شیخ تھے کامل
انکا مقبول تھا وہ صاحب دل
دیکھا تھا وہ جنید کو ایجان
اور تھا شاگرد شیخ بوعثمان
اور مجاور رہا وہ مکے مین
اور رحلت کیا وہ مکے مین
نقل ہی بوعمرو نکو عنوان
اور ابوالقاسم گرامی شان
راگ سنتا ہی کس لئے فرما
تب وہ اسطرح اس سے کہنے لگا
جان اس سے سماع ہی بہتر
غیبت اس سے بھی ہی یقین بدتر
کہ جو حرکت روا نہین ہر حال
اس سے بہتر ہی غیبت صد سال

ذکر شیخ ابوالحسن صایغ رحمۃ اللہ علیہ

وہ جو تھا ہر دو کون سے فارغ
شیخ دین شیخ بوالحسن صایغ
ابو عثمان مغربی ای یار
بار ہا بولتا تھا لیل و نہار

اور یہہ ویرانے پر جو مین گذرا
یہہ پرندہ ہوا ہوا دیکھا
تا دے سے اپنے گھر لیجاؤن مین
اور دے بھوکون کو سب کھلاؤن مین
سن مرید آہ یہہ عجب مین بڑا
اور خدمت مین شیخ کے آیا
جبکہ تیرا معاملہ دن رات
ظالمون اور فاسقون کے ہی سات
اور مین نے یقین کسب حلال
جو کمایا تھا پاک تھا وہ مال
اور مردار کے بھی کھانے سے
مخمصے مین یقین بچایا اُسے
اور چاہا کہ امتحان کرے
اور کسی شیخ سے اُسے دیکھے
جو کہ تھا خانقاہ بوالعباس
اسمین آیا ہی وہ بلا وسواس
کہ ای بیگانے کیا ہی کام تجھے
آشنایون کے ساتھ کوچے سے
خانقاہ مین اُسکے آ اترا
شیخ نے دیکھہ اُسکو کچھہ نہ کہا
ساتھہ سب کے وضو وہ کرتا تھا
اور بظاہر نماز پڑہتا تھا
حق نان و نمک برا ہی جان
اور مروی کی یہہ نہین ہی نشان
جب وہ ترسا نے یہہ سنا ہی کلام
لایا تصدیق سے وہ دین اسلام
اور کیا ہے مجاہدہ بسیار
ہو گیا ہی ز اولیاے کبار
قدس اللہ سرہ الاعظم
روح اللہ روحہ الاکرم
زبدۂ عارفین پر تکریم
شیخ دین بوعمرو ہی ابراہیم
ورع اور معرفت ریاضت مین
محترم تھا بہت کرامت مین
تھا تصوف مین صاحب تحقیق
اور اسکو تھی اسمین بطرز دقیق
اُسکے شاگردون سے وہی فاخر
ہی مرو کو گیا ہی جو آخر
اور اسوقت تھا سن ہجری
تین سو کے اُپر یکے اتسی
ایک دن مجلس سماع مین تھے
بوعمرو یون کہا ہی تب اس سے
ایک جگہہ پہ آہ بیٹھے کے ہم
کرین غیبت بھلی ور سنینگے ہم
بوعمرو نے کہا سماع مین بھی
جو کہ حرکت ہو ہم سے ایک ایسی
احتیاط اسمین ایسا تھا و فخر
قدس اللہ سرہ الفاخر
معدن فضل و کوہ صدق و صفا
مخزن عشق و بحر علم و وفا
عصر مین اُسکے نہین تھا اسکا نظیر
اور تھا مصر مین وہ فرد کبیر
ابو یعقوب نہرجوری سے
مین نے نورانی تذکرے لکھے

اور بہت بلند شخص دگر / بوالحسن کے سوا نہ آیا نظر
شہر دینوریج مین دیکھا / کہ کسینے نماز پر ہمت تھا
جب تامل سے مین کیا یون نظر / شیخ دین بوالحسن تھا وہ ہر
کہ سب احوال ہین ان و جان کے / حقتعالیٰ کا تو گواہ رہے
اور کسی چیز سے پناہ نہ لے / او نہ قوت طلب کی شے رہے
کہا کہتا ہی یون خدا جہان / لیس یہ ہی ہدایت قرآن
یعنے انپر ہی تنگ تر یہ زمین / باوجود اس کشادگی کے یقین
ہر دو عالم سوا بستر و عیان / چاہیتے ہین و ایک او رجہان
شوق محبوب کے ہی آگ مین سب / لذت ان ہی و لیوین روز و شب
اور بولا تو دوست رکھنا ترا / ہی وہ موجب تری ہلاکت کا

ذکر شیخ ابوالقاسم نصرآبادی رحمۃ اللہ علیہ

جسکو بھی وہ جہان سے آزادی / جسکو کہتے ہین نصر آبادی
اور سارے علوم کے درمیان / تھا سزا رالیہ وہ یکہ جہان
اور طریقت مین رتبہ کامل / فضل سے حق کے تھا اسے حاصل
بعد شبلی کے وہ ذوی الارشاد / تھا خراسان کے لوگ کا اُستاد
رودباری و مرتعش کو بجا / اور بہت اولیا کو دیکھا تھا
اور مکے مین وہ مجاور تھا / ذو الکرامات ذو المفاخر تھا
دیکھا یک شخص تب زمین کے اوپر / پس تڑپتا ہی اور ہی مضطر
جب گیا اسکے پاس آئی سان / آئی اسکے شکم سے یک آواز
اور عالی ہین اسکے بس کلمات / ہی ہنایت مفید ہر ایک بات
طرف آدم کے پہلی نسبت ہے / حق کے جانب ہین دوسری نسبت ہے
تب مقرر پڑے تو در شبہات / مبتلا ہوویگا تو در آفات
اور مقامات کشف پاوے تو / دولت قرب ہاتھ لاوے تو
اور جو ہیگی دوسری نسبت / اس سے تحقیق ہو عبودیت
اور نسبت عبودیت کی اگر / رہے یکسان مدام شام و سحر
جبکہ بندے کی نسبت آئی ادھر / کرین لطف و کرم ابھی ادھر

یا عبادی لا خوف علیکم الیوم ولا انتم تحزنون

نقل ہی اسطرح کہا نشاد / ذو الکمال وہدایت وارشاد
ایک گرکس بھی تب نظر آیا / سایہ انداز اسکے سر پر تھا
آیا مولا کی معرفت کی نشان / ہی ہی جانتے بستر و عیان
شکر نعمت مین حقتعالیٰ کے / عجز اپنا بھی دایا دیکھے
اور لوگون نے اس سے یون پوچھا / کہا صفت ہی مرید کی فرما

ضاقت علیہم الارض بما رحبت وضاقت علیہم انفسہم

نفس بھی اُنکے تنگ ہین انپر / یہ صفت ہی مرید کی خوشتر
کہا اہل محبت ای لوگو / ایسے ہوتے ہین تم یقین سمجھو
لذت اہل بہشت لین جیسی / بلکہ لذت زیادہ اُنسے بھی
کلمات اسکے ایسے ہین خوشتر / قدس اللہ سرہ الانور
ذو الکمالات عارف عالم / شیخ والا گہر ابوالقاسم
سب مشائخ مین وہ معظم تھا / وقت کا اپنے قطب اکرم تھا
خاص علم حدیث مین ای نیک اختر / معتبر تر کتب ہین اسکے لطیف
او ریک سوز ودرد وشوق ترا / حقتعالیٰ نے اسکو بخشا تھا
اور تھا وہ مرید شبلی کا / اس سے فیض کثیر پایا تھا
ورع وتقوی مجاہدے مین وہ / تھا یگانہ مشاہدے مین وہ
نقل ہی یون کہا وہ بحر صفا / مین مکے مین ایکدن گذرا
مین نے جاتا یہ دیکھ کر ہر دم / کرون الحمد پڑھکے اسیر قدم
ای فلان چھوڑ دے یہ کہنے کو / کیونکہ یہ اہل بیت کا ہی عدو
کہا وہ ایک باسعادت سے / کہ تو ہی درمیان دو نسبت کے
ای برادر یقین سمجھ ہر دم / تیری نسبت ہو جانب آدم
جب ہو حق کے طرف تری نسبت / تب تو پاوے ولایت وعصمت
ہوی مذکور پہلی نسبت جو / بشریت کا اس سے پانا ہو
آویگی جب قیامت ای اکرم / منقطع ہوگی نسبت آدم
وہ تغیر پذیر نا ہوگی / کچھ تبدل نہین آسے کبھی
ہی وہ بندیگا یہ محل سمجھین / اپنی رحمت سے اسکو فرماوین
یعنے فرماوے ای مرے بندو / آج کے دن نہ خوف ہی تم کو

اور ہمارے کرم سے جانو یقین
تم نہ زنہار ہوؤگے غمگین

اسمین شیطان کا وسوسہ ای یار
اور طبعی منازعت زنہار

کہا اصحاب کہف کو ایجان
کیے اسواسطے جو امر دان

اور کہا اتباع سنت سے
حقتعالی کی معرفت پاوے

اور موظب ہو جب نوافل کے
تب محبت کا ہاتھ آوے ثمر

یوسے دوری ہوا و بدعت سے
خواہش نفس کی کدورت سے

اور دہونڈہے مین خصلتین بعقیل
اور زنہار نا کرے تاویل

اور بولا کہ شکر نعمت پر
جو بجا لاویگا بشام و سحر

شکر منعم کا ہان کریگا جو
معرفت اور محبت افزون ہو

اور بولا وہ مخزن عرفان
تیرا زندان ترا ہی تن ہی جان

اور تو جاسکے جہان چاہے
ہو مانع بھی کوئی چیز تجھے

کہ ہو جب کام مین خدا کی رضا
ہاتھ لاوے وہی صباح و مسا

یک معظم سے مقبرہ ایسا
کہ جب آویگا دن قیامت کا

سب وے اہل قبور باعزت
جاوینگے بے حساب در بہشت

ابو عثمان مغربی ای یار
جب سنا یہہ حدیث شاہ خیار

جو کہ تہا شیخ دین ابو القاسم
کہا یک روز اسکو ای اسلم

کہ جنازے یہان لے آتے ہین
اور یہان سے اٹھا لیجاتے ہین

کہ نہ لایق جو اس جگہ کے رہین
یہان ولیسون کو لاکے دفن کرین

اور کرین دفن جنکو دوسری جا
اور وے لایق ہون اس جگہہ کے بجا

آتے جاتے ہین یہہ جنازے جو
وہی بے شبہ ہین سمجھ لیجو

پس کہا اسکو ای ابو عثمان
تو جو کھودا ہی ایک قبر یہان

آہ جب وہ سنا ہی یہہ گفتار
بیٹھی خاطر پہ اسکے ایک غبار

شہر بغداد مین وہ آیا ہے
پھر وہان سے گیا ہی جانب ری

اور ابو القاسم گرامی ذات
دار دنیا سے جب کیا ہی وفات

نقل ہی اسکو خواب مین دیکھے
پوچھے حق کیا کیا ہی ساتھ ترے

بلکہ مجھکو ندا کئے ای
وصل کے بعد اور فضل ہی کیا

لحد مین مجھکو جب کھے مین لا
بارگاہ احد مین مین پہنچا

اور بولا کہ ساتھ بولا کے
اپنی نسبت کو جو درست کرے

جانو ہرگز کبھی اثر نہ کرے
اسکے حق مین وے شور و شر نکرے

کہ بلا واسطہ بغیر گمان
حقتعالی پہ لائے ہین ایمان

اور فرایض کریگا جبکہ ادا
پاوے قربت کا رتبۂ والا

اور بولا کتاب و سنت پر
کرے سالک قیام شام و سحر

کرے پیرون کی حرمت تو فور
رکھے معذور خلق کو بضرور

پوچھے تقوی ہی کیا وہ فرمایا
کرے پرہیز ماسوا سے سدا

اپنے فضل و کرم سے رب عباد
اسکی نعمت یقین کریگا زیاد

کہا رحمت ہی ایک ظرف ترا
لیک ہی وہ عتاب سے ہی بھرا

تو وہ زندان سے باہر آوے جب
تجھکو رحمت بری لیگی تب

کہا جا ہیگا جو رضائے خدا
سوا سے چاہئے یہہ بات سدا

نقل ہی یک صحیح آئی خبر
کہ کہے ہین خدا کے پیغمبر

چار گوشون کو اسکے پر سینگے
اور جنت مین بھیک دے ہوینگے

جانیو تم وہ مقبرہ ہی بقیع
اسکو حق سے عطا ہی شان رفیع

قبر ہی یک بقیع مین کھودا
تا کرے دفن اسمین اسکو لیجا

یہان کھودا ہی کوی قبر گر
کہ مین دیکھا ہون اپنے خواب اندر

مین نے پوچھا ہون کیا ہی یہہ احوال
وہین مجھکو خبر دیئے فی الحال

نعش ولیسون کے سب اٹھاتے ہین
دوسری جا مین لیجاتے ہین

ویسے نعشون کو اس مین سے اٹھا
دفن کرتے ہین اس مکان مین لا

بیگمان کل کی شب بصدق و صواب
مین نے دیکھا ہون جان ایسا خواب

دفن اس مین کرینگے مجھکو ضرور
دفن ہوویگا تو بنیشاپور

پس ہوا ایسا اتفاق یقین
کہ نکالے وہان سے اسکتین

ری سے آیا بشہر نیشاپور
کرکے رحلت وہین ہوا مقبور

قبر کھودا تھا جو ابو عثمان
دفن اسکو کئے اسی مین جان

کہا مجھ پر نہین عتاب کیا
کرین حکام ظالمین جیسا

مین نے بولا ای قادر متعال
کہ نہین انفصال بعد وصال

ہینگے اسکے فضیلتین اکثر
قدس اللہ سرہ الانور

ذکر شیخ ابو الفضل حسن سرخی رحمۃ اللہ علیہ

ہی ابوالفضل کنیت اسکی
اور حسن اسکا نام ہی تو کی

ورع و تقوی مین اور محبت مین
منفرد تھا وہ فتوت مین

اور بڑا عارف معارف تھا
اور کاشف بڑا حقایق کا

تھا ابوالفضل اسکا پہلا پیر
اس سے پایا تھا وہ فیوض کثیر

باشہ ہو گھوڑے پہ آپ ہمارے زین
لاتے گھوڑے کو باندھ زین وہین

اور کرتا زیارت اسکی ادا
دور ہوتا تھا قبض تب اسکا

حکم کرتا تھا اسکو وہ رہبر
تھا ابوالفضل کی زیارت کر

نقل ہی بوسعید سے پوچھے
کہ یہہ دولت ملی کہان سے تجھے

مین سنے تھا دوسرے کنارے پر
پڑی ناگاہ اسکی مجھہ پہ نظر

اور امام حرامی نقل کیا
مجھہ پہ جب حال کودکی کا تھا

توت سے کہ ایک وقت رہین تھا
و اسنے اسیلے مین آبنے لاگا

مین نے سمجھا کہ اسمین شبہ نہین
بسکہ غایب ہی آپ سے وہ یقین

پس کیا ہی بلند اپنا سر
از رہ انبساط وہ رہبر

نہ دیا مجھہ کو ایک دانگ زر
اس سے تا اپنا مین منداون سر

برگ اور شاخ ہر شجر کے دہین
حکم سے حق کے ہوگئے زرین

اور نکرتا تھا وہ نماز ادا
پوچھے تو کیون نماز نہین پڑہتا

ہاتھہ اسکا وہین پکڑ لیکے
ایک کوئین کے پاس لیگئے اسے

آہ وہ ڈول لیکے اپنے ہاتھہ
یونہی بیٹھا ہی سیر وہ اترا

شیخ بوالفضل نے کہا اسکو
اب یہان سے لیجاکے گھر مین رکھو

نقل ہی پاس شیخ کے آئی پیر
آیا لقمان سرخسی یکبار

کہا ڈھونڈے جو اسکے ترک مین تو
جانئے ڈھونڈہتا ہون مین اسکو

کہ یہہ پیر سے پوچھتا ہی تو
اسمین کیا چیز ڈھونڈہتا ہی تو

تو بلا شبہ تب نظر سے پڑے
جانئے یہہ خلاف [illegible] جاوے

نقل ہی ایک شخص نے آیا
شیخ بوالفضل سے یہہ کہنے لگا

نعش تیری رکھے جنازے پر
شیخ کہنے لگا ہی یہہ سنکر

الا من عاش باللہ لا یموت ابدا

معدن فیض مخزن عرفان
مجمع فیض منبع احسان

وقت مین اپنے وہ یگانہ تھا
مرجع کمل زمانہ تھا

اور ہین اکثر کرامتین اسکے
اور بہت ہین فراستین اسکے

شیخ دین بوسعید با حرمت
جسکی بوالخیر بھی ہی کنیت

نقل ہی شیخ بوسعید کو جب
قبض ہوتا تو حکم کرتا تب

تب وہ گھوڑے پہ اپنے ہوکے سوار
آتا نزد مزار شیخ اپنی یار

اور مریدون سے بوسعید کے بھی
کرتا جب عزم حج نقل کوئی

تا ترے دل کا جو کہ ہی مقصود
یمن سے اسکے ہووے حاصل زود

کہا بوالفضل با صفا یک روز
جبکہ یک شہر پر تھا جلوہ فروز

یمن و برکات سے اسیکے ہی
مین نے پایا ہون نعمتین سبہی

یک محلے مین مین نے گذرا تب
مجھہ کو شوکت کی تھی الین طلب

شیخ بوالفضل تب وہان گذرا
اس شجر پہ مجھے بیٹھے دیکھا

اور اس وقت پر بجان و بدل
حقتعالی کے ساتھہ ہی مایل

عرض کرنے لگا اہی با نام
گذرے یک سال سے زیادہ ایام

ایسا کرتا ہی دوستون کے ساتھہ
شیخ بوالفضل جب کیا یہہ بات

نقل ہی ایک شخص وا دہوا
شہر سرخس مین ہی رہتا تھا

کہا پانی کہان ہی ای مسلمان
تا وضو کرکے اب پڑہون مین نماز

اور وہ کوئین کے پاس بیٹھلائے
ڈول پانی کا اسکو بتلائے

اور ہرگز نہین ہلا ہی وہ
مست و مدہوش ہی ہاہا ہی وہ

کہ شریعت سے وہ ہوا ہی دور
پس اسے گھر مین کیجیو مستور

جزو یکیا سکے ہاتھہ مین دیکھا
پوچھا تو ڈھونڈہتا ہی اسمین کیا

کہا پھر یہہ خلاف ہی کیونکر
کہا تجھکو خلاف آوے نظر

ابھی مستی سے اب تو ہوشیار
ہوشیاری سے جلد ہو بیدار

اور معلوم تجھہ کو ہوگا تب
کہ ہی کیا میری اور تیری طلب

دیکھا یہہ خواب مین نے کل کی رات
کہ کیا ہی تو نوشتن جام حیات

حال اپنا تو خواب مین دیکھا
کہ نہ مرتے ہین ہم کبھی اصلا

نقل کرتا ہی بوسعید ای یار
شہر سرخس کو مین گیا یکبار

کہا بوالفضل رات آئی جب ۔ رات پردہ ہی پڑھو تو قرآن
مجھہ پہ جب شیخ کا ہوا فرمان ۔ مین پڑا ہون یہہ آیت قرآن

یُحِبُّهُمْ وَ یُحِبُّوْنَهٗ

جب یہہ آیت سنا وہ فرو خبیر ۔ ساتھہ سو وجہ سے کیا تفسیر
نہ مشابہ تھی ایک سری رات ۔ نہ مگر تھی اُنہیں کوئی بات
شب گئی صبح آئی ہے تا خیر ۔ اور آخر نہین ہوی تفسیر
شب رفت و حدیث ما بپایان نرسید ۔ شب را چہ گنہ حدیث ما بود دراز
نقل ہی اسطرح کیا ارشاد ۔ کبھی ماضی کو مت کرو تم یاد
مست کرو انتظار مستقبل ۔ تم رہو نقد وقت بس اکمل
نقل ہی یون کہا وہ با تمیز ۔ ہین حقیقت عبودیت کے دو چیز
ایک تو حسن افتقار ای یار ۔ حقتعالی کے ساتھہ سر و جہار
یہہ اصول عبودیت ہی جان ۔ اسمین ہی حسن عاقبت ہی جان
دوسری حسن اقتدا ہی سدا ۔ با رسول خدا صباح و مسا
نفس کو اسمین کچھہ راحت ہی ۔ اور اسی مین بڑی سعادت ہی
نقل ہی اسکی موت آئی بھائی ۔ بالیقین جب قریب تر آئی
اسکے یارون سے تب جو تھے حاضر ۔ یون کئے عرض اس سے ای فاخر
کہ فلان جا سے اولیا کرام ۔ جو ہین مدفون بہ عزت و اکرام
حکم گر ہو تو ہم اسی جا مین ۔ نعش تیری لیجا کے دفن کرین
کہا مین کون کس شمار مین ہون ۔ کہ بزرگون کے پاس ہون مدفون
بلکہ اکس تکیہ پہ لیجا کے مجھے ۔ کھود کر قبر دفن کر دیجے
کہ ہین مدفون اس جگہہ ہہ نقیل ۔ عاصیان اور کمینگان ذلیل
کہ وے رحمت سے ہین خدا کے قریب ۔ بخشش حق یقین ہوا انکے نصیب
جانو پانی سے جو پیاسے ہین ۔ پانی اکثر انہین کو دیتے ہین
اور جو ہووین صاحبان کرم ۔ دیوین محتاج کو ہی دام و درم
اپنے یارون کو یون وصیت کی ۔ پس یہہ دنیاء دون سے رحلت کی
مولد و مدفن اسکا ہی سرخس ۔ قدس اللہ سرہ الاقدس

ذکر شیخ ابو العباس سیاری رحمۃ اللہ علیہ

نادر ان حقایق و عرفان ۔ رازدان معارج وجدان
بحر فضل و کمال قدوہ ناس ۔ قدوہ ناس شیخ ابو العباس
کہ جسے بولتے ہین سیاری ۔ تھا وہ مقبول درگہ باری
تھا شریعت کے علم کا عالم ۔ اور طریقت کے ملک کا حاکم
اور بہت اولیا کو دیکھا تھا ۔ اور آداب انسے سیکھا تھا
اور وہ اپنے وقت کا تھا امام ۔ معتقد اسکے تھے خواص و عوام
فتح باب حقایق ای اکمل ۔ کیا شہر مرو مین وہ اول
وہ محدث تھا اور فقیہ وحید ۔ تھا ابو بکر واسطی کا مرید
اور تھا وہ امیر زادون سے ۔ عمدگون سے نکو نہادون سے
اور علم و ریاست و شاہی ۔ اس معظم کے خاندان مین تھی
اور مرو مین بہ عزت و تکریم ۔ نہ کسی کو بھی اسپہ تھی تقدیم
اور میراث پدر سے ای یار ۔ پایا تھا نقد و جنس بسیار
سب وہ راہ خدا مین صرف کیا ۔ ایک حبہ بھی کچھہ نہ اس رکھا
اور دو موی شریف شاہ انام ۔ جو تھے اسمین لیا بصدق تمام
یمن و برکات سے اسیکے خدا ۔ وہین توبہ اسے نصیب کیا
شیخ بو بکر واسطی کے سات ۔ پس وہ رہنے لگا سدا دن رات
حقتعالی کے فضل سے آخر ۔ پایا ایسا وہ رتبہ فاخر
کہ گروہ ایک صوفیہ کی ہی جان ۔ کہ جنہین بولتے ہین سیاران
اس جماعت کا وہ امام ہوا ۔ سب مشایخ مین ذوالکرام ہوا
تھا ریاضات مین وہ فرد شہیر ۔ تھا اسوقت کوئی اسکا نظیر
نقل ہی ایک دن وہ جو ہوا ۔ ایک بقال کے دکان پہ گیا
ہاتھہ بقال کے دیا پیسے ۔ جوز تا اس سے وہ خرید کرے
اپنے شاگرد سے کہا بقال ۔ جوز بہتر تو دے اسے فی الحال
شیخ اسطرح اسکو پوچھا ہی ۔ جوز جس کو تو نے دیتا ہی
کیا یہی احتیاط دہرتا ہی ۔ کیا یہی حکم اسکو کرتا ہی
کہا ہر ہر کے واسطے اصلا ۔ حکم کرتا نہین ہون مین ایسا
بلکہ کر تیرے علم پر مین نظر ۔ حکم ایسا کیا ہون اب آپ پر

کہا مین اپنے علم کو حاجت
کہا میری معاش آئی لوگو
اور ایسا ہی رزق کی وسعت
کہا بندے نے جو نکہ عزت پر
اسکا ایمان راست ہووےگا
حکمت و علم حضرت باری
ذکر ہی سارے عالمون کا تین
وہ جو نکر وہ ایک لکھتا ہو
آہ اسوقت جو کہ اسکا ہے
شیخ کہنے لگا معارف سے
اور بولا کہ کوئی غافل کو
اُس سے پوچھے مرید صبح و مسا
اور رمنا ہی بھی ہے بس دور
کر دو موشریف پیغمبر
حکم یارون نے جو نکہ پائے ہین
اور زیارت کے واسطے ای حضور
ہوتے ہین حاجتین روا انکے
تذکرہ اولیا کا ای اکرم
شیخ عطار کا بھی کچھ احوال
اپنی نفحات مین کیا جو بیان

کبھی دو جز پر نہ بیچونگا
اُسکی درگاہ سے ہی اب سمجھو
جیسے چاہے کرے بلا علت
جان اور دل سے اپنے ہو خوشتر
خوبی دو جہان وہ کھوویگا
کرے اُسکے زبان پر جاری
اور ہی عزم فاسقون کو یقین
اس سے غایب کرے وہ جلد کو
خواہ نخواہ اس سے وہ گریز کر
باہر آنا ہی معرفت سننے
ہین لذت مشاہدے مین ہو
کس ریاضت مین جا کے رہنا
رہے صحبت مین صالحون سے قریب
وہ جو برکات کے ہین دو گوہر
یہہ وصیت بجا و لائے ہین
جلتے ہین اُسکے پاس خلق کثیر
لوگ پاتے ہین تجربے ایسے
شیخ عطار جو کیا تھا رقم
یہان لکھتا ہون دیکھ با اجمال
نقل کرتا ہون مین اسی سے یہان

نقل ہی اُس سے لوگ یون بوجھے
جیسے چاہے معاش تنگ کرے
کہا ظلمت سے طمع کے بفزور
یون ہی ذلت پا اپنے ای ماہر
کہا دل اپنا جو نگاہ رکھے
کہا خطرہ ہی اغنیا کو جان
اور بولا کہ ایک بندے پر
اور غضب سے کریگا جبکہ نظر
اور اس سے کسی نے پوچھا ہے
کہا توحید تو یہی ہی بجا
کہ ہی حق کے مشاہدے مین فنا
وہ کہا شرع کے اوامر ہین
نقل ہی جب جہان سے چلا کوئی
اس گنہ گار کے دہانے رکھو
آج بھی اُسکی مرقد فاخر
اور اسکا سدا وسیلہ لا
بس مجرب تر اسکی ہی مرقد
تھا یہین تک سو ترجمہ اسکا
شیخ عارف محقق جامی

کہی تیری معاش کس جا ہے
بے سبب اور بغیر علت کے
جاوے یکسر مشاہدے کا نور
ہووے بندہ نہ جب تلک صابر
صدق سے ساتھ حق تعالی کے
اولیا کو ہی وسوسہ ہی جان
حق کرے جبکہ نیکوئی سے نظر
ایسی حالت نمود ہووے اسیر
وے خبر ہمکو معرفت کیا ہی
گذرے دل پر ترے نہ غیر خدا
اسمین لذت وہ پائیگا کیسا
رہے صابر مدام شام و سحر
اپنے یارون کو یہہ وصیت کی
کفن پہنا کے بعد دفن کرو
دیکھو شہر مرو مین ہی ظاہر
حق تعالی سے مانگتے ہین دعا
قدس اللہ سرہ الامجد
حق کی تائید سے تمام ہوا
قدس اللہ سرہ السامی

ذکر شیخ فرید الدین عطار نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ

رہ نورد منازل عرفان
بحر اسرار شیخ دین عطار
شیخ عارف جو تھا مجد الدین
شیخ عطار تھا اسیکا مرید
عارف روم کے جو ہین کلمات
روح عطار پر تجلی کر
تھا لگایا دکان عطاری

شہسوار مراحل وجدان
فخر اخیار شیخ دین عطار
قدوۂ واصلین با تمکین
تھا زمانے مین اپنے فرد وحید
اسمین مذکور ہی سمجھ یہہ بات
ہوا اسکا مربی رہبر
تھی بڑی اسکو شان عطاری

فرد یکتا فرید ملت و دین
اصل اسکا ہی شہر نیشاپور
تھا وہ شیخ جلیل در بغداد
بعضے کہتے ہین وہ ویسی تھا
نور منصور کا گرامی شان
وجہ توبہ یہہ اسکا ہی ای یار
ایک درویش ایک دن آیا

سر اہل شہود و کشف و یقین
علم و عرفان مین تھا وہ مشہور
شمع بزم ہدایت و ارشاد
مستفیض فیوض قدسی تھا
بعد یک سو پچاس سال کے جان
کہا وایل مین شیخ دین عطار
اُس سے راہ خدا مین کچھ پاگا

گرچہ سایل ہوا ہی وہ کئی بار
جبکہ مایوس ہوگیا درویش
کہا عطار تو مرے جیسا
شیخ عطار نے کہا ہی ہان
جلد اسکو زمین پر رکھا
دیکھا عطار جبکہ یہہ حالت
اور رکھتا تھا جسقدر زر و مال
ہوا یکبار تارک الدنیا

نقل ہی با صفا جلال الدین
آکے پہنچا بشہر نیشاپور
اپنا اسرار نامہ منظوم
شیخ رومی وہ نسخہ والا
منطق الطیر اسکی ہی جیسی
گرد عطار گشت مولانا
جتنے ہین غزلیات مین لایا
سن پاک اسکی ہی نکو منوال
اس معظم کی مرقد پر نور
ذکر اسکی اگر شہادت کا
اسکا لشکر تو ظلم گستر تھا
لشکری اسکا ایک نا ہنجار
سر بجیب مراقبہ تھا وہ
پوچھا تو کون ہی کہا وہ خبیر
آہ لایا ہی جلد کھینچ اسے
غرض اس سے کیا بدرد و ملال
اپنے حجرے مین اک ساعت مین
دوست کے یاد سے جو غافل ہو
مین ہی لیتا ہون بیچ اسکو مجھے

عجز و الحاح بھی کیا بسیار
آخر الامر یون کہا درویش
مین بھی مر جاؤنگا سمجھ ویسا
کہ ترے سا ہی مین مرونگا جان
اور اسپیر رکھا ہی سر اپنا
ہاتھ اسکو دئی تری حیرت
راہ حق مین لٹا دیا فی الحال
اور ہوا اوس سے طالب المولیٰ
پیر رومی فخار اہل یقین
جاکے عطار سے ملا بضرور
رمز و اسرار کا ہی جسمین ہجوم
پاس اپنے ہمیشہ رکھتا تھا
مثنوی آپ بھی لکھا ویسی
شربت از دست شمس بو دنش نوش
مثنویات مین بھی فرمایا
ایک سو کے اوپر چھے جو دو سال
مشتہر ہی بشہر نیشاپور
اور بعضے کتب مین یون ہی لکھا
اسکا ہر لشکری ستم گر تھا
بد گہر بد سیر و بد اطوار
غرق بحر مشاہدہ تھا وہ
مین ہون یک بندۂ ذلیل و حقیر
سر بازار تا اسے بیچے
آہ اے شیخ کہا ہی تیرا حال
لیا ذکر خدا سے غفلت مین
اسکو بیشک سزا یہہ حاصل ہو
دیون دینار یک ہزار تجھے

پر نہ وہ ملتفت ہوا ہرگز
کہ ای خواجہ یہہ چھوڑ کر زر و مال
کہا درویش نے یہہ سن اسکو
کہتے ہین ایک کاسہ چوبین کا
اور اللہ بولکے لیٹا
حال اسکا بدل گیا ہی ہم
اور وہین توبۂ نصوح کیا
جلد تر صاحب کمال ہوا
بلخ سے قصد کرکے مکے کا
تب معمر تھا شیخ دین عطار
عارف روم کو عنایت کی
اور حقایق مین وہ گرامی تھا
وہ جو عطار سے ہی فیض لیا
اور رموز و حقایق و اسرار
دوسرون کے کلام بیچ کہین
سن ہجری تھا ششصد و چھبیس
اسپہ رحمت خدا کی ہو ذرات
جبکہ چنگیز خان بظلم و فور
حکم سے بادشاہ کے اکی ہام
حجرۂ شیخ کی طرف آیا
ہاتھ اسکا پکڑ کے وہ فاجر
جب وہ مردود نے سنا یہہ بات
ناگہان ایک معتقد اسکا
شیخ بولا یہہ دوست کی ہی رضا
پس یہہ ناگاہ لشکری آیا
کہا غصہ سے تب وہ نادان کو
ہی نہین راضی ہوا ہی وہ ظالم

اسکو صدقہ کچھ دیا ہرگز
کسطرح تو مریگا آخر حال
کہا مرے سا یقین مریگا تو
تب وہ درویش کہے جو ہاتھ مین تھا
اور اسیوقت اپنی جان دیا
کیا دوکان درہم و برہم
اور اس راہ مین قدم رکھا
قدوۂ اہل حال و قال ہوا
اپنی لڑکائی مین ہی جب نکلا
لطف رومی پہ تب کیا بسیار
اور اسپر بہت شفقت کی
کرتا تھا اقتدا اسیکا جان
ہی اشارہ یہہ شعر مین لایا
اور مواجید و ذوق کے گفتار
جانیو اتنے پائے جاتے ہین
تب شہادت وہ پایا با تقدیر
ہوی آخر عبارت نفحات
کیا تسخیر شہر نیشاپور
لوٹنے لاگے ہین وہ شہر تمام
اور اکیلا اسیکو ہی پایا
آہ حجرے سے لایا ہی باہر
وہین باندھا ہی شیخ کے دو ہات
شیخ کو دیکھ بیقرار ہوا
اور غفلت کی ہی مری یہہ سزا
اور مجھے بیچنے یہان لایا
بیچتا ہی اگر یہہ شیخ کو تو
نہین اسکو دیا ہی وہ ظالم

دوسرا دوست آگہا ای ملیا
اسکا ہر معتقد جو آتا تھا
تب وہ بدکار نے قبول کیا
بات یہہ سنکے اسنے طمع کیا
وہی قیمت یہ تونے فخر کیا
شیخ توبہ کیا وہین درحال
ہوی مضطر وہ اسکو دیکھی جب
جب سنی ہی وہ پیرزن یہہ بات
کیا غصہ ہوا اسکو ای بدسیا
شیخ کہنے لگا اسے ای عزیز
اور ایسے مین حکم حاکم سے
بس یہہ سنتے ہی وہ ہوا برہم
آہ جب سر تن ہوا ہی جدا
الغرض قتل کرکے وہ مردود
اور اس شیخ کے ہی چولہے پر
ہانڈی وہ ٹھہری تھی اسپر
نہین کھانے کی کوئی شی حاضر
ہانڈہ مین لیکے آہ اپنا سر
اسکی جگہہ پہ رکھا اپنا سر
قدرت حق سے جوش آیا ہی
خوف و وحشت سے ہوگیا ترسان
الغرض قتل شیخ کا مذکور
ایک باعی بھی اپنے سینے پر
جبکہ ایسی ہی تھی خدا کی رضا
اور جنازہ کی سب نماز پڑے
کہتے ہین اسکی صورت مشہور
الغرض شیخ باصفا عطار

مین نے دیتا ہون بیس سو دینار
قیمت اسکی بڑہاکے جاتا تھا
اور وہ قیمت کو بیچتا جاتا
اور وہ قیمت پہ وہ نہ اسکو دیا
اب نہ کوئی تجھے خریدیگا
عفو جاناز فادر متعال
پوچھی کیا حال ہی یہہ فرما اب
یون کہی ہی وہ لشکری کے ساتھ
کیا نہین عقل تجھہ مین ہی بیچا
کہہ ہون مین ایک بندۂ ناچیز
چو طرف یہہ منادی کرنے لگے
تیغ اپنی وہین کیا ہی علم
شیخ انگلی لہو مین اپنے دبا
حجرۂ شیخ مین گیا ہی زود
اپنی ہانڈی رکھا ہی وہ لاکر
ہوگئی روح شیخ کی مضطر
مین ضیافت سے اسکے ہون قاصر
شیخ کی نعش آئی اپنے گھر
تھی اس بیخبر کو اس سے خبر
قہر حق کا خروش آیا ہی
بید سا جلد ہوگیا لرزان
تھوڑے عرصہ مین جب ہوا مشہور
خون سے اپنے لکھا ہی وہ رہبر
سب ہو تابع رضا ہے خدا
اور بزرگون نے اسکو دفن کئے
یونہی تھی تا زمانۂ تیمور
عہد مین اپنے تھا سر اختیار

نہ دیا اسکو بھی وہ زشت نہاد
زر کے دینار سہ ہزار آخر
شیخ بولا کہ ٹھہر ایک گھڑی
ہاتف غیب سے وہین بشتاب
فخر سے اپنے جلد توبہ کر
ایسے مین ایک پیرزن آئی
کہا احسان ہی یہہ خدا کا بڑا
کہ ابھی شیخ کو مجھے دیجے
بڑی قیمت کا یہہ غلام ہی جان
پیری قیمت نہ اس سے ہو افزود
کہ کسیکو نہ کوئی قتل کرے
اور چلائی ہی شیخ پر شمشیر
فارسی ایک رباعی تب ہی بنا
جبکہ وہ زشت کیش بھوکا تھا
تین پائے جو ہو وہین چولہے کے
کہ وہ جہان گھر مین آیا ہی
آپ ہی جب پکانا وہ چاہا
وہ جو پایہ شکست تھا اسکا
ابھی آتش نہین تھا سلگتا
اسنے دیکھا ہی یہہ کرامت جب
چاہا حجرے سے نکلے جلد ابھی
دوڑ آئے ہین سب محب و مرید
دیکھ سب زار زار رونے لگے
پس جنازہ کئے ہین جب تیار
نقل ہی شکل اسکے قاتل کی
حکم تیمور سے ہی اسکو اٹھا
تھا بڑا اسکا علم و فضل و کمال

پس لگی ہونے قیمت اسکی زیاد
اسکی ٹھہری ہی قیمت ای بہر
اور قیمت زیادہ ہووے گی
شیخ پر آئی یہہ ندائے عتاب
ورنہ پاویگا تو اسکا رنج و ضرر
توبرا بھر کے گھانس وہ لائی
بیچیے یہہ شخص نے جو مجھکو لا
اسکی قیمت مین گھانس یہہ لیجیے
ملے اسطرح کیون تجھے ارزان
ابھی قیمت سے بیچ دیجے زود
اور کسیگا نہ ہان بھی کوئے
مار ڈالا ہی اسکو بے تقصیر
اپنے سینے پہ جلد تر لکھا
تب پکانا طعام ہی چاہا
ایک پایہ شکست تھا ان سبے
اور نہ اب وہ طعام پایا ہی
اسکو چولہا تپتا ہوا ہی ملا
ہاتھ سے اپنے [illegible] دو کر
بلکہ سلگتا نہ آگ چھپا تھا
قہر مولا کی یہہ علامت جب
گر پڑا اور مر گیا ہی تبھی
دیکھے وہ باصفا ہوا ہی شہید
اشک سے اپنے منہ کو دھونے لگے
خلق تب جمع آئے ہین بسیار
مشت کتنے کے ہوگئی ہی تبھی
پھینک ڈالے ہین وہ جلد بجا
ہین تصانیف اسکے اہل کمال

خاص اسکا یہ نسخہ پرنور — تذکرہ اولیا کا ہی مشہور
گذرے جو اولیائے متقدم — کیا احوال انکا اسمین رقم
لیک احوال غوث اعظم کا — جو نہین اس کتاب مین لایا
مگر اسکا سبب یہی جان — کہ تھا ساتھ اسکے وہ قریب زمان
یعنے جب چارسو اکہتر (۴۷۱) — سن تھا جاری ز ہجرت سرور
ہوا پیدا وہ غوث فرخ پی — سن میلاد اسکا عاشق ہی
اور سن جب تھا پانسو بارا (۵۱۲) — شیخ عطار نے ہوا پیدا
عمر جب غوث کی تھی اکتالیس (۴۱) — ہوا پیدا وہ معدن تقدیس
غوث اعظم کا جب ہوا ہی وصال — عمر عطار کی تھی پنجاہ (۵۰) سال
شیخ کو با جناب غوث ایجان — دیکھے اسقدر رہا قرب زمان
اور وہ اس کتاب کا بھی بنا — ذکر متقدمین پہ ہی کیا
غوث کے آگے تا بہ یکصد سال — جو ہوے اولیا فرخ فال
ذکر انکا لکھا ہی اسمین ای میر — تابعین تبع تابعین بن کثیر
اسلئے ذکر غوث اعظم کا — نہین ہی اس کتاب مین آیا
پر مین چاہا کہ ترجمہ میرا — ہو خالی ز ذکر غوث ورا
اسکے احوال پاک کے برکات — رہین وابستہ اس کتاب کے سات
اور رہو اس کتاب کو زینت — یمن سے اسکے ہو قبولیت
کیونکہ اللہ کا ہی وہ محبوب — اسکی حرمت سے پاون یہ مطلوب
اب بہ تائید قادر علام — کرون آغاز اسکا ذکر بہ نام
اور گر چاہے قادر بیچون — اسی پہ ہی ختم یہ کتاب کرون

ذکر سید الاولیا سلطان الاصفیا غوث الثقلین محبوب سبحانی قطب ربانی سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

سید الاولیا گرامی شان — سید الاصفیا بلند مکان
مقتدائے محب و محبوبین — پیشوائے خیار صدیقین
گل سر سبد گلشن حسنین — قرۃ العین سید الثقلین
باغ دایم بہار شرع رسول — نیر اوج مرتضی و بتول
شیخ اشیاخ سید السادات — قطب اقطاب منبع برکات
غوث ثقلین مہر اوج ہدا — محی دین نائب رسول خدا
گوہر بے بہائے بحر حسن — فخر اہل زمین فخار زمن
قطب ربانی غوث صمدانی — پیر بغداد شاہ جیلانی
بحر فیض علوم مصطفوی — گنج نقد رموز مرتضوی
شیخ جن و ملایک و انسان — مسند آرائے منصب فیضان
جسکا نام و لقب بشان جلی — ہر مکان مین ہی علوی و سفلی
شتہر مہر سے بھی ہی بدوام — رضی اللہ عنہ با لاکرام
اللہ اللہ مادر گیتی — ایک مدت سے جو عقیمہ تھی
جنی ایسے پسر کو با توقیر — اولیا مین نہین ہی جسکو نظیر
اور عرش برین صباح و مسا — قرن ہائے کثیرہ دور کیا
اور بہت مدتون تلک ایجان — رہا پیر فلک یہہ سرگردان
اور یہہ گردش مین ہی وہ پیر دوتا — پشت کو اپنی ہی خمیدہ کیا
اور مدت تلک یہہ شمس و قمر — کئے لاکھون سے دور شام و سحر
ابر نیسان بھی بار بار برسا — بار ہا بحر کو بھی جوش ہوا
تا کہ از قدرت خدائے کریم — ایک ایسا ہوا ہی در یتیم
اولیا مین نہین ہی جسکا مثیل — اصفیا مین نہین ہی جسکا عدیل
مجھسے حقیر کو کب ہی امکان — کہ مناقب کرون مین اسکے بیان
جو بزرگان دین ہوئے ہی مدار — علما اور محدثین کبار
اسکے احوال مین بوجہ صواب — معتبر مستقل لکھے ہین کتاب
عربی فارسی مین اکثر ہین — سارے عرب و عجم مین اشہر ہین
اور ہندی مین باقرار گناہ — ایک لکھا ہی مثنوی دلخواہ
مستند معتبر ہی وہ مرغوب — ہی وہ بیشک قلوب کی محبوب
دیوے مولا جزائے خیر اسے — وار جنت مین دیوے ایسے
اسکا احوال کرامت مشحون — مختصر کچھ بیان مین لکھتا ہون
ہی روایت ز ہجرت سرور — گذرے جب سال چار سو ستر

جناب غوث پاک اپنی طفلی مین رمضان مین دن کو دودھ نہین پیتے تھے اُنکے کرامات کا بیان

شہر جیلان مین تب ہوا پیدا
بو محمد ہی کنیت اسکی
با امام حسن نسب اسکا
تھا اسے عرصۂ شہود مین جو
نسب اُس سید کا بیشک وہ مین
جسکا دادا حسن امام زمان
جبکہ تھے اسکے دودھ کے ایام
نقل ہی شیر جب پرا ایکبار
بول کیا آج روزہ رکھین ہم
سو سمجھتی ہون مین نے ای لوگو
نقل ہی کہ غوث سے کوئی پوچھا
نظر آتے تھے تب فرشتے مجھے
کہ سرک جاؤ جلد ای لڑکو
سنکے حیران ہو گیا دجال
کہ یہ لڑکے کو بس خدا کے کریم
ہووے تمکین مین وہ عظم التسلیم
غوث اعظم نے یون دیا ہی خبر
کہ تھا ابدال وقت کا وہ ہمام
کہ مین لڑکون کے ساتھ ملکر جب
سن یہ گھر اسکے بھاگ جاتا تیز
نقل ہی اسکی عمر فرخ فال
تب جو عرفات پہ گئے تھے قیام
اپنے مادر کے پاس تب اگر
کہ اجازت دیجے ہو دلشاد
پوچھی مادر نے کیا ہی اسکا سبب
ہین تیری مفارقت کا تاب
اور خوشی سے دی مین اپنی رضا

دو جہان اسکے ہو گئے شیدا
لقب اسکا ہی محی دین ای کی
پہنچے دس واسطون کے ساتھ بجا
کنیت اُسکی ہی کی ام الخیر
منتہی ہووے با امام حسین
جسکا نانا حسین عالیشان
تب بھی رکھتا تھا فضل حق سے صیام
ماہ رمضان کے درمیان ای یار
اسنے بی بی سے یون کہی اسلم
ماہ رمضان کا ہی یہ دن ہو
کب تو سمجھا کہ ہون ولی خدا
مجھ کو گھیرے ہوے رہتے تھے
اس ولی خدا کو جگہ دو
اور کیا اسنے یک ملک سے سوال
دیویگا عنقریب شان عظیم
ہو محبوب حق سے کوئی آن
برس چالیس جب گئے ہین گذر
اسپہ رحمت کرے خدائے انام
قصد کرتا تھا کھیلنے کا تب
گود مین اپنی ماں کے آتا مین
جبکہ پہنچی ہی تا اٹھارہ سال
ہوئے مشہود لوگ اسکو تمام
یون کیا عرض اس نے ای مادر
جاؤن جیلان سے سو بغداد
وہ کہا سر گذشت اپنا سبب
گرچہ ہون مشل یا ہی اسے اب
طلب حق مین اب خوشی سے تو جا

عبد قادر ہی اسکا اصلی نام
اسکے والد کا نام موسی ہی
والدہ تھی جو غوث اعظم کی
فاطمہ اسکا نام ہی لایق
نسب ایسا کسے میسر ہی
اپنی وہ حالت رضاعت سے
ماہ رمضان مین دن کو وہ مسعود
اسکے سارے اکابر جیلان
آج کے دن مرا یہ طفل صغیر
پس خبر آئی ہی یہی فیروز
کہا جب مین نے دس برس کا ہوا
ہوتا داخل مین مدرسہ مین جب
ایک دن یک بزرگ وہان آیا
کہ معظم یہ کون ہی لڑکا
حقتعالی عطا کریگا اسے
اور اُسے حق سے قرب اعظم ہو
مجھ پہ اس مرد کا کھلا ہی حال
نقل ہی اپنے بچپنے کا حال
وہین آئی تھی یہ ندا غیب
مین ابھی وہ صدا یہ خلوت خیر
بام پر اپنے ایک روز چڑھا
پس وہین آرزو ہے حق طلبی
مجھ کو مولا یہ سونپ دے اسدم
تا وہان علم کی کرون تحصیل
سنکے خاتون کہی ہی ای فرزند
لیک تو جب لیا ہی نام خدا
دی بہر خدا اجازت مین

دو رہی جیلی سے منتسب ہمام
ابی صالح سے وہ متقی ہی
وہ بڑی عارفہ ولیہ تھی
تھی نژاد اولاد جعفر صادق
کون اسکا عدیل و ہمسر ہی
تھا مؤید یقین کرامت سے
نہین مادر سے اپنے پیتا دود
مادر غوث سے ہوئے پرسان
جانیو تم نہین پیا ہی شیر
کہ تھا رمضان کا وہ پہلا روز
وا ایا مدرسہ کو جاتا تھا
سارے لڑکون کو کہتے تھے تب
ناگہان یہ سنا ملک کی ندا
وہ فرشتے نے یہ جواب دیا
وہ عطا منع نا کرے گا یہ
وہ ترقی مین قرب ہر دم ہو
اس فرشتے سے جو کیا تھا السوال
غوث اعظم کہا برین منوال
کہ تو اب آ مرے طرف ہے بیب
سن ہا ہون یہ ایسا عتاب مین
اتفاقا وہ روز عرفہ تھا
دلین پیدا ہوئی ہی اسکے تبھی
اور اجازت سفر کی دیکر ماں
اور ملون صالحین سے بے قیل
کہ تو میرے جگر کا ہی پیوند
مین ہی جان دل سے اسپہ فدا
تجھ کو دیکھونگی ور قیامت مین

اور تھی یک جا کہ لوگ جیلان کے
عہد و پیمان بہت لئی اس سے
جب وہ بغداد مین ہوا داخل
خانقاہ و مدارس و مسجد
کہ تھی اس مدرسہ کو شان کبیر
صرف مال خطیر کر اپنا
لوگ دور و دراز ملکونسے
شیخ دین بو سعید علامہ
غوث اعظم اسی سے ای مسافر
سیکھا سارے قواعد تجوید
اور فقہ و اصول و فرع بجا
اور علم حدیث ای امجد
اور دوسرے محدثین کبار
علم مین فرد بے عدیل ہوا
مسند آرائے درس خود ہی ہوا
بیٹھ کر بر مسند تدریس
اختلاف مذاہب فقہا
درس ہیندرہ علوم کا وہ ہمام
جلد انکے جواب لکھتا تھا
درس و فتوے کا فتح باب کیا
بھی بڑی اسکے علم کی دریا
نقل ہے یون کہا ابو العباس
اسکا قاری جو تھا گرامی شان
پہلے یک وجہ جب بیان کیا
یوہی سنتا تھا مین بشوق تمام
اور وہ ہر بار مجھ سے کہتا تھا
کیا تو یہہ جانتا ہے وہ بولا

دوستونکو وداع کرتے تھے
کہ وہ ہر حال مین تھا سچ ہی کہے
نور اسکو ہوا بڑا حاصل
اس سے پائے ہین رونق زاید
مرجع سارا امیر و فقیر
مدرسہ وہ بڑا کیا تھا بنا
بہر تحصیل علم آتے تھے
مخزن علم حبر فہامہ
درس قرآن کا کیا آغاز
خوب تحقیق اسکی کی ای رشید
بعد قرآن کے اسی سے پڑھا
کیا حفاظ معتبر سے سند
اوستادون سے اسکے ہین ای یار
کوئی اسکا نہین مثیل ہوا
اسکا رونق عجب زیبا وہ کیا
درس دینے لگا وہ باتقدیس
کرتا ثابت صحیح سے اسکے بجا
دیتا تھا طالبون کے تین سو دوام
ہوتے حیران دوسرے علماء
ایک عالم کو فیضیاب کیا
جسکا ساحل نظر نہ آتا تھا
جو تھا فاضل بڑا وہ نکتہ شناس
تب پڑھا ایک آیت قرآن
ابن جوزی سے مین نے یون پوچھا
وجہ گیارہ بیان کیا وہ ہمام
کہ مین یہہ وجہ جانتا ہون بجا
یہہ نہین جانتا ہون مین اصلا

آئی ہے اس مقام تک خاتون
پس جو اے خدا کے کر دل شاد
اور اس شہر کے در و دیوار
مدرسہ ایک تھا نظامیہ
ایک سلطان تھا نظام الملک
اسکی شہرت بڑی تھی در اقطار
اور اکثر محققین نبیل
اسمین تب اوستاد اول تھا
کہ روایت سے اور درایت سے
ساتون قرات بھی جلد ضبط کیا
اور جو یحیی تھا پدر ذکریا
ابو الخطاب اور ابو یعلی
جب ہوا سب علوم و فضل مین طاق
پس بلاشک وہ مدرسہ ای خلیل
اور اسکی ہوی بڑی تشہیر
علم دین یعنے فقہ و فرع و اصول
ساتون قرات سے درس قرآن کا
اور اکثر سوال آتے تھے
تھوڑے عرصے مین وہ بفضل خدا
اسکا فتوی تھا جانتو اکثر
دیکھہ اسکو بڑے بڑے اعلام
ایکدن مین بھی ابن جوزی مل
اسکی تفسیر کے وجوہ کثیر
کہا تو یہہ جانتا ہے بولا ہان
ابن جوزی سے پوچھتا ہر بار
بار وان وجہ وہ کہا ہی جب
پس وہ گنج سرایہ قرآن

اور دو رقت سے تھی بہت محزون
اسکو رخصت کئی سوئے بغداد
دینے لاگے ہین جلوہ انوار
بہر درس علوم دینیہ
صاحب شان تھا نظام الملک
علم کا اسمین گرم تھا بازار
کئے اکس مدرسے مین ہی تحصیل
اوستادونمین سب وہ اکمل تھا
پڑھا قرآن فور رغبت سے
پوری اس علم مین وہ داد دیا
پڑھا اس سے علوم ادبیہ
اور ابو ذکریا یحیی اور قرا
اسکا شہرہ ہوا ہے در آفاق
کر دئے ہین اسیکے سب تحویل
دور سے آنے لاگے خلق کثیر
اور تفسیر اور حدیث رسول
ظہر کے بعد سب کو دیتا تھا
شرق اور غرب بحر اور بر سے
درجۂ اجتہاد کو پہنچا
مذہب شافعی و حنبل پر
بحر حیرت مین تھے غریق تمام
ہوئے محفل مین غوث کے داخل
غوث اعظم شروع کیا ای خبیر
پھر کیا وجہ دوسرا وہ بیان
کہا اسے جانتا ہے تو ای یار
ابن جوزی سے مین نے پوچھا تب
وجہ چالیس تک کیا ہی بیان

جناب غوث اعظم کی ریاضت کا بیان

ابن جوزی سے پوچھا مین ہر بار
گرچہ علامہ وہ بڑا تھا شہیر
کرتے ہین اب رجوع حال طرف
ابن جوزی بھی بیقرار ہوا
مخرمی سے جو ہی جہانین شہیر
فیض پایا ہی اپنے ہی جد سے
کہا مین ابتدا سے حال اندر
کچھ نہ پہچانتا تھا خلق کو مین
راہ حق انکو مین دکھاتا تھا
کہا ہوتا ہون مین رفیق ترا
پس وہ بٹھلایا یک جگہہ مجھکو
سال مین ایکبار وہ آتا
تب یہہ دنیا بھی شہوتین اسکے
اور شیاطین مہیب شکل سے آ
لیک اپنے کرم سے تب وہ اور
اسکو کرتا تھا مین تمام ای یار
انہین رہتا تھا مین لیل و نہار
اور یک سال کچھ نہ کھایا ہون
ناگہان مجھکو احتلام ہوا
شب مین چالیس بار یونہی ہوا
شب مین چڑتا تھا سینہ مین کے بار
کبھی غالب نہ نفس مجھپہ ہوا
لیک ہوتا تھا سینہ مین غالب
جو کہ بغداد کا تھا ویرانہ
ملک ششتر زجلہ بغداد
فضل سے حق کے از وضو عشا
صبح وہ وا ریک بر کرتا تھا

تو بھی کیا جانتا ہی یہہ اسرار
پر تھا حیران مثل یک تصویر
پس پڑہا ہی وہ کلمۂ اشرف
جلد جبہ کو اپنے چاک کیا
وقت مین اپنے تھا وہ قطب کبیر
سید الانبیا سے امجد سے
تا پچیس سال شام و سحر
وے نہ پہچانتے تھے میرے تئین
اور سبق عشق کا پڑہاتا تھا
لیک اس شرط سے کر تو چلا
اور بولا یہان سے مت اٹھ تو
اور اسطرح مجھکو فرماتا
شکل بے میرے پاس آگئے تھے
لڑنے مین انپر فتح پاتا تھا
اسپہ دیتا تھا مجھکو فتح و ظفر
نہ آدہورا مین چھوڑتا زنہار
کھینچتا تھا ریاضتین بسیار
کچھ نہ کھایا ہون اور نہ سویا ہون
غسل کر جلد مین نے پھر سویا
مین بھی چالیس بار غسل کیا
خواب تا آوے تا مجھے زنہار
جانکی دل مین لذت دنیا
اور ہوتا تھا اپنے سے غائب
مین تھا یکبار اس مین ویسے وہ
بارا دن کی نہی رہ پڑا ای شہا
صبح کی مین نماز پڑھتا تھا
اور قرآن شروع کرتا تھا

وہ کہا مین نجانتا ہون یقین
غوث اعظم سے کہنے لاگا تب
شور محشر کا ہوگیا برپا

نقل ہی خرقہ وہ طریقت کا
گرچہ ظاہر مین بھی ہی شیخ اسکا
کیا ریاضت کا اسکے ہووے بیان
وہ جو جنگل عراق کا ہی بڑا
جنیون کی جماعتین لاریب
اور تب خضر آ مرے سے ملا
نکرے کوئی دم خلاف مرا
بول اسطرح وہ گیا درحال
کر مین آنے تلک تو بیٹھ یہان
شہوتون پر نظر وہ کرتے سے
لے مرا نفس شکل یک آتا
حالت ابتدا مین شغل کوئی
بیشتر کرخ اور مداین مین
یک برس تک وہی غذا تھا مرا
اور ایوان جو تھا کسری کا
پھر ہوا احتلام دوسری بار
اور نوشیروان کی وہ ایوان
اور کسی وقت مین برہنہ پا
اور سیاحت مین مجھپہ آئی بہار
اور وہ حال جب نکلتا تا
اور وہ حال مجھپہ تب آیا
اور کہا ابتدا سے حال اندر
اور ایسا ہی تا بہ پندرہ سال
ختم کرتا تھا صبح تک دائم

اور نہ دیکھا کہین سنا بھی نہین
قال ہم چھوڑتے ہین جا بواب
اور ہر فرد بھی تڑپنے لگا
شیخ دین بوسعید سے پہنا
لیک باطن مین وہ بفضل خدا
یہان عاجز ہی خامۂ امکان
مین سیاحت اسی مین کرتا تھا
اور آتے تھے تب رجال الغیب
مین نہین آگے اسکو دیکھا تھا
مین نے اس شرط کو قبول کیا
وہین بیٹھا تھا مین نے تا سہ سال
مین رہا اسکا تابع فرمان
حقتعالی رکھا نگاہ مجھے
کبھی روتا کبھی تو لڑتا تھا
جبکہ کرتا تھا مین شروع کبھی
تب جو ویرانے اور کھنڈرین تغیر
کوئی شی جو پڑی ہوی پاتا
مین نے یک رات مین خواب کیا
پھر کیا غسل نہر مین ای یار
ان دنون مین جو تھی بہت بیابان
بر سر خار مین چلتا تھا
ہوتے حالات فاخرہ ظاہر
دوسری جا مین آپ کو پاتا
ملک ششتر مین آپ کو پایا
مین تھا چالیس سال تک ششتر
پڑھ عشا کی نماز ای خوشحال
رہتا یک پاؤن پر کبھی قائم

تا مجھے نیند کچھ نہ تب آوے
ختم اس حال مین کیا قرآن
اور نہ پاتا تھا تب کوئی شئی بھی
اُنہین رہنے سے ہی مگر ہر دم
کہ نہ جب تک مجھے کھلاوینگے
بعد ازان آب و نان کوئی لا
اور باطن سے تب مگر ناشاد
شیخ دین بوسعید تب آیا
کہا باب ازج کے پاس تو آ
خضر تب آ کے مجھ کو فرمایا
کیا بلا نا مرا نہین بس تھا
ہاتھ سے اپنے مجھ کو کھلوایا
حضرت غوث کی کیا خدمت
جاتا خلوت مین اپنے بعد عشا
اُس سے ملنے خلیفہ آ کئی بار
پادشاہ
رہتا دو ثلث شب تلک کامل
کبھی اتر تا ہوا مین یون لاریب
اور قرآن یہان تلک پڑھتا
پھر وہ ہوتا مراقبی اکرم
اسکو تب ایسے گھیرتے انوار
اور آواز السلام علیک
سنکر کرنے پس نماز ادا
وہ قوی جب وہ با جلال
بعد اسکے ہوئے سنی سال
بعد ازان بر ہدایت و ارشاد
نقل بیٹھ جنہ مین وہ بطرز
کہ وہ بے اختیار ہو جاتا

اور نہ پڑھنے مین کچھ خلل لاوے
آئی سستی نہ کچھ مگر دربیان
بھوک تا اُسنے ٹال دون اپنی
اُسکو کہتے تھے لوگ برج عجم
اور نہ جب تک تجھے پلا دینگے
رکھکر مگر پاس وہ گیا ہی چلا
آئی الجوع کی وہین فریاد
اور یہہ آواز کسکا ہی پوچھا
گیا تشریف لیکے گھر ایسا
کہ بلاتا ہی بوسعید تو جا
کہ تجھے خضر نے بھی آکے کہا
بعد خرقہ مجھے پہنوایا
اور دیکھا ہون مین وہین مدت
کوئی اُسپاس پھر نجاتا تھا
شب مین ہرگز نہین یہی پایا
حقتعالی کے ذکر مین شاغل
کہ وہ ہوتا نظر سے غیب
کہ گذر جاتا ثلث وہ دوسرا
دایما تا طلوع فجر بہم
دیکھ سکتے نہ تھے جسے ابصار
مین نے سنتا تھا بر طریقہ نیک
ہوتا باہر وہ بعد جلوہ فزا
عمر تب اسکی تھی اختار اسال
یا کہ یک دو زیاد خوش اقبال
ہوا مامور جب ز رب عباد
جبکہ ہوتا کلام پر مامور
اور نہ امکان سکوت کا پاتا

اور رہین یک خطر کی جا پہ جرا
اور کبھی تین دن سے مین بھوکا
برج یک کہنہ دور شہر سے تھا
اور اُس برج مین ہی مین یکبار
مین نہ کھاؤنگا اور نہ پیونگا
گرچہ شدت بہت تھی بھوک کی تب
لیک تھا جبکہ فضل حق مجھ پر
مین کہا نفس کی یہہ ہی فریاد
مین کہا دل مین اپنے نا جاؤن
مین گیا منتظر کھڑا تھا وہ
پس مجھے اپنے گھر مین لے گیا
شیخ بوالفتح یون کہا ای یار
کہ ہمیشہ وہ از وضوی عشا
پھر نماز صباح کے خاطر
اور دیکھا ہون مین ای اہل ادب
کبھی ہوتا تھا اُسکا تن لاغر
پھر وہین کرکے وہ قیام نماز
کرتا تطویل پھر سجود اندر
اور رہ شدم بہ بارگاہ خدا
ہوتے انوار بقدر غالب
اور علیک السلام بھی سے جواب
ایسے اسکے ریاضتین کثیر
پھر بتحصیل درس و تدریس
اور سن شریف تب اسکی
مجلس آرائے وعظ و پند ہوا
اور یہان تک کلام کا غلبہ
شخص وتین ہوتے تب حاضر

اور وہان ایک پاؤن پر ہی کھڑا
تا بہ چالیس روز رہتا تھا
مین نے گیارہ برس تک اسمین رہے
عہد حق سے کیا تھا یہہ ای یار
یونہی چالیس دن نہ کچھ کھایا
مین کہا عہد حق نہ توڑون اب
مین نے ہرگز نہین ہو مضطر
لیک ہی روح قرب حق سے شاد
حکم مولا نہ جب تلک پاؤن
دیکھتے ہی مرے سے بولاؤ
اور سفرہ وہان چھپا تھا
کہ مین چالیس سال لیل و نہار
کرتا تھا صبح کی نماز ادا
آتا خلوت سے اپنے وہ باہر
کہ وہ پڑھکر نماز اول شب
اور ہوتا بدن کبھی اکبر
پڑھتا قرآن با خشوع و نیاز
خوب رکھتا تھا زمین کے اوپر
کرتا الحاح و زاری اور دعا
کہ وہ ہوتا نظر سے تب غایب
انکو دیتا تھا وہ رفیع جناب
ہنین خامہ مین طاقت تحریر
اور ریاضات مین ای با تقدیس
فضل حق سے پچاس سال کی تھی
ایک عالم ہی بہرہ مند ہوا
عیب سے اسکے ولیہ ہوتا تھا
کرتا آغاز وعظ وہ فاخر

بعد ہوتا تھا اژدحام ایسا
کرسی وعظ اسکی پس آخر
اور وے لوگون کا تب حساب و شمار
وعظ آغاز جب وہ کرتا تھا
اور سکتہ کسیکو ہوتا چار
اور تجلی کے نور سے دمساز
اور کوئی چھوڑ دنیا و عقبیٰ
بسکہ ہر ایک وعظ مین اسکے
کہتا الحمد للہ بھی سہ بار
بعد کہتا حقایق و اسرار
ہوتی برپا وہین قیامت تب
اور سنتے تھے اسکا وعظ ایجان
اور آتے تھے جو رجال الغیب
جو ضا یہ ہین اہل محفل کے
پھر وہ کرتا نزول کرسی پہ
اور محفل مین چار سو علما
کہ نصارا یہود سے رکھہ یاد
اور منقول ہے کہ وہ رہبر
اور جہان مین نہین ہے کوئی ولی
اور تائید و تربیت کے لئے
دیکھا پیغمبر خدا کا جمال
اور دیکھا ملک بشان و شکوہ
اور دیکھا مین خضر تھا حاضر
الغرض اسکے وعظ کی محفل
وعظ آغاز جب کیا وہ رئیس
بیش چالیس سال کی مدت
نقل ہے وہ سرا اخیار

مجمع خلق خاص و عام ایسا
لانے لاگے ہین شہر کے باہر
پہنچا ستر ہزار تک ای یار
دہوم ہوتا تھا آہ محشر کا
اور ہوتا تھا ای نفس بیدار
ہوکے کرتا ہوا مین کوئی پرواز
وہین ہوتا تھا طالب المولیٰ
شخص دو تین جان دیتے تھے
وقعہ ہر بار کرتا تھا ای یار
کہ نہ گاہے کوئی سنا زنہار
کچھ نہ تھی کسی مین طاقت تب
دور و نزدیک خلق سب یکسان
اور ارواح اور ملک لاریب
کہتا اسرار انکے سب دلکے
ہوا ایسا علانیہ اکثر
بیٹھہ لکھتے تھے وعظ پاک اسکا
لائے ایمان پانسو سے زیادہ
ایک دن اسطرح دیا ہے خبر
کہ آیا ہے وہ بصدق ولی
مصطفیٰ ہین تجلی فرمائے
اور سب رسل و انبیا کا جمال
آتے ہین بیعد گروہ گروہ
مجھکو ایسا کہا ہے وہ فاخر
تھی یقین باعث حیات دل
سن ہجری تھا پنجصد و اکیس ۵۲۱
مسند وعظ کو دیا زینت
جب ہوا مرض موت سے بیمار

کوئی جا کوئی مسجد و مکان
خلق آنے لگے ہین تب ایسا
کیا لکھون اسکے وعظ کا مین بیان
کوئی غلطان مین ہو پر جوش
کوئی روتا تھا تلملاتا تھا
کوئی ہوتا تھا تارک الدنیا
اسکی تاثیر پاک ای ماہر
اور ہر وعظ وہ صفا پرواز
چڑہتا کرسی پہ جب وہ عالیشان
اور کہتا کہ چھوڑکر ہم قال
سب کے سب وجد و حال پاتے تھے
ہوتے ظاہر مین خلق جو حقا
سو ہی انکا شمار بس دشوار
اور کبھی وعظ مین وہ صاحب راز
علما اور مشایخ فاخر
یا عجب اسکے وعظ کی تاثیر
چور و رہزن بھی بدعتی فاسد
کہ نہین کوئی نبی خدا کا ہے
جو ہین نہ تن بجسد کے آئے یہان
قبلوی یون خبر دیا ای یار
اور ارواح انبیا ایجان
اور مردان غیب اور جنات
کہ جو چاہتے سعادت دایم
ہین کرشمات وعظ اسکے کثیر
آخر وعظ با صفا اسکا
عمر پاک اسکی تب تھی نود سال
عبدالوہاب جو تھا اسکا پسر

اور کافی تھا کوئی میدان
چوطرف سے پیادہ اور سوار
ہین یہان خامہ و زبان لرزان
کوئی مبہوت اور کوئی مدہوش
گویا دل آگ مین جلاتا تھا
اور ہوتا تھا طالب عقبیٰ
طاقت بشریہ سے تھی باہر
کرتا تھا حمد و نعت سے آغاز
کرتا اکثر علوم دین کا بیان
کرتے ہین اب رجوع جانب حال
اور خودی کا زوال پاتے تھے
سو تھا ستر ہزار انکا شمار
نہ حساب انکا ہو سکے زنہار
تن سے کرتا ہوا مین لیکن پرواز
رہتے تھے اسکے وعظ مین حاضر
پاتے ہین خلق اس سے نفع کثیر
کئے توبہ ہین لاکھہ سے زاید
پر وہ محفل مین سیر آیا ہے
آتے ہین مردگان روح وہان
وعظ مین غوث کے تھا مین کیا
کرتے تھے مثل باد کے جولان
آرہے ہین بہت [illegible]
کرے مجلس [illegible] مین آپ گویا
نہ سماوین بحیطہ [illegible]
پنجصد و شصت و ایک [illegible]
تھا وہی سال اسکا سال وصال
یون کیا عرض اس سے تب [illegible]

کیا کروں تیرے بعد اب فریاد
اور نہ کچھ اسکے غیر سے امید
رہ تو توحید حق پہ لیل و نہار
اُس سے خارج نہووے کوئی چیز
ہوق بہ باطن تمہارے غیر کے سات
اور جگہہ بھی ان پہ ای یارو
بخشے اب مجھکو اور تمھین رحمان
آہ آیا ہی جبکہ دوسرا روز
رو دی اُسپہ حالت سکرات
اور زندہ ہی وہ ہمیشہ کا
پس فصاحت سے کلمۂ طیب

غوث اعظم نے اسکو فرمایا
آپ کو اسپہ سونپ دے جاوید
کیا تکرار اِسکی وہ ۳ بار
مرتبہ اسکا ہو بلند و عزیز
اب وے ظاہر ہین مجھپہ پاک صفات
تم نے اسوقت پر نہ تنگ کرو
اور کرے ہم پہ فضل اور احسان
آہ وہ روز تھا الم اندوز
تب لگا کہنے وہ جلیل الذات
درہین اُسکو فوت کا اصلا
پڑہنے لاگا کمال صدق سے اب
دار جنت طرف گیا ہی ہم

کیجے لازم تو آپ پر تقوی
حاجتین اپنے کر طلب اس سے
اور کہا جسنے اپنے رب کے سات
بعد فرمایا حاضرون کو سب
اور جگہہ چھوڑ دو انکے واسطے اب
اور دیتا تھا وہ جواب سلام
اب وداع ہو تم بنام خدا
گیارہوین تھی ربیع آخر کی
چاہتا ہون مدد وہ رب سے اب
ہی وہ ایسا عزیز او رقادر
اللہ اللہ پھر کہا ۳ بار
قدس اللہ سرہ الاعظم

اور کسی سے نہ در خدا کے سوا
تکیہ اُسکے نہ غیر پر کیجے
دل لگا دیگا خوب تر دن رات
دور اِسوقت مجھسے ہوؤ اب
اور رہو انکے ساتھ تم باادب
اور یون بولتا تھا با اکرام
یکشب و روز یونہی کہتا تھا
پانصد و شصت و یک سن ہجری
کہ وہی سارے خلق کا ہی رب
کہ ہی بندون پہ موت سے قادر
پست آواز پس ہوا ای یار

اختتام این کتاب فیض نصاب و مناجات بدرگاہ رب وہاب جل عظمتہ

شکر للہ یہہ حدیقۂ خوش
شکر للہ یہہ فیض کا گلشن
شکر للہ یہہ گلبن فیروز
شکر للہ یہہ رسالۂ خوب
شکر للہ یہہ نامۂ فیضان
شکر للہ یہہ کتاب ہمام
شکر کہ یہہ حسن اتفاق ہوا
سن ہجری تھا یکہزار و دو صد
زینت اختتام پائی ہی
وہ قوی اس حقیر احقر سے
پہنا اسکے ہی فضل کا سامان
اولیائے کرام کے کلمات
صاحب حال ہی وہ جانیگا
جبکہ یہہ اصلونکا قصہ ہی
ترجمہ اسکا یہہ کیا ہون جان

جسکا ہر گل ہی خرم و دلکش
جس سے ہوتے ہین چشم دل روشن
لیا رنگ بہار آج کے روز
جس سے حق کی طرف ہو جذب قلوب
جس سے قرب خدا کا ہو سامان
مخزن ذکر اولیائے کرام
کام یہہ حسب اشتیاق ہوا
اور اُسکی پہ چار ای امجد
خلعت انصرام پائی ہی
بندۂ ناتوان کمتر سے
ورنہ اس خاک کو تھا کب امکان
انکے اقوال وافر البرکات
اسکی لذت وہی پہچانیگا
عارفون کاملون کا حصہ ہی
گنج مقصود سے دیا ہون نشان

شکر للہ یہہ روضۂ انور
شکر للہ یہہ قدس کا گلزار
شکر للہ یہہ صحیفۂ نورا
شکر للہ یہہ نسخۂ کامل
شکر للہ یہہ شاہد دلبر
حسن انجام کے جواہر سے
کہ وہ عرفہ تھا روز جمعہ کا
ایسی تاریخ و روز اقدس مین
ہووے کیونکر ادا ے شکر کریم
ایسے امر شریف کو مولا
مین کہان اور یہہ کتاب کہان
وہ تو انکا نہین ہی ثمرۂ قال
شیخ عطار بھی تھا صاحب حال
سالکان رہ خدا کے لئے
تازہ صدق سے وا اسمین

دیدے جسکے کشف ہون اسرار
جسپہ بلبل سے اہل دل ہین نثار
ظلمت نفس جس سے ہووے دور
جس سے ہو حق کی معرفت حاصل
دلربائی مین جو ہی بے ہمسر
ہوی رخشان در مفاخر سے
نوین ذوالحج کی حج اکبر تھا
اور ایسے مہ مقدس مین
کہ بلطف عمیم و فضل عظیم
جلد تر جلوۂ ظہور دیا
کہان ذرہ بھی آفتاب کہان
بلکہ انکا ہی وہ نتیجۂ حال
نقل اسکو کیا ہی خوش مقال
انکی ترغیب اقتدا کے لئے
اقتدا دوستان حق کا کرین

اور اپنے سلوک آسان ہو — نہ کبھی انکا دل ہراسان ہو
اور راہ کا ہو شوق انھین — اور یہہ باتون سے ہو ذوق انھین

جو تھا اصل کتاب کا مضمون — کچھ نہین اس سے مین نے چھوڑا ہون
ہان مگر در مواضع نادر — جو تھا فہم عوام سے باہر

یا مگر جو بات آئی تھی — مین نے چھوڑا ہون لا علاج وہی
اور خواص و عوام کو یکسان — فائدہ اس کتاب سے ہی جان

جو بزرگون کے اسمین ہین کلمات — اور ہین جو لطائف و نکات
اس سے لذت خواص لیوینگے — اس سے عشاق [illegible]

قصص انکے مفید اور پرنور — اور انکے عمل جو ہین مذکور
اس سے نفع کثیر لیوین عوام — بلکہ نافع [illegible] ہو تمام

سالکو تم پڑھو سنو یہہ کتاب — تم پہ ہو ویگا فتح باب شتاب
ہو و تم اس کتاب کے عامل — قرب حق تم کو ہو ویگا حاصل

جس ولی خدا کا ذکر سنین — گویا بیٹھے ہین اسکی صحبت مین
جبکہ مذکور انکے ہون کلمات — گویا سنتے ہین انکے ارشادات

معنوی صحبت ان بزرگون کی — اس ذریعہ سے ہاتھ آویگی
اللہ اللہ کیا یہہ نعمت ہی — اور [illegible] یہہ دولت ہی

بھائیو اسمین خوب غور کرو — کیسے برکات اسمین ہین سمجھو
مت پڑھو اسکو قصہ [illegible] — [illegible]

تم ادب سے پڑھو ادب سے سنو — فیض کے پھول اس چمن سے چنو
کہ یہہ ہی ذکر دوستان خدا — [illegible]

انکا ذکر شریف ہووے جہان — رحمت حق کا ہو نزول وہان
پس وہ مجلس ہے سراپا گوش — با ادب تم اسے سنو با ہوش

دیکھ اپنے گنہ خدا سے ڈرو — نیت پیروی تم انکی کرو
جو قدم انکی پیروی مین رکھا — دل پہ ہو اسکے [illegible]

آخرت کی طرف رہو راغب ہو — اور مولا کا دل سے طالب ہو
جب پڑھو گے سنو گے تم یہہ کتاب — تب وسیلہ انھون کا لا کے شتاب

تم کرو بارگاہ حق سے دعا — تا کرے اسکو مستجاب خدا
یا الٰہی یہہ بندۂ احقر — ہی تیرے بندون مین ادنیٰ تر

نہین میرے گنہ کو حد و شمار — غرق بحر گنہ ہون [illegible]
ہی غفور و رحیم تیرا نام — بخشدینا ہی خاص تیرا کام

بخشدے مجھکو اپنی رحمت سے — سید الانبیا کی حرمت سے
اور حرمین تک لیجا مجھکو — کعبہ پاک شریف دکھا مجھکو

پس نبی کے تری زیارت سے — دو جہان کی مجھے سعادت دے
اور مدینہ مین دے تو مجھکو ممات — کر مرا بعث مصطفےٰ کے سات

آہ یہہ عمر میری پنجاہ سال — خواب غفلت مین ہی گئی پامال
ہائے عمر آہ کھویا مین — خواب غفلت مین آہ سویا مین

باوجود اسکے تیرا لطف و کرم — ہی ترقی مین دن بدن ہر دم
کبھی اس عمر مین نہ رنج دیا — نقد راحت کا ہی تو گنج دیا

عز و حرمت سے ناز و نعمت سے — لطف و رحمت سے اور رافت سے
پرورش اب تلک کیا مجھکو — مین جو مانگا وہ سب دیا مجھکو

بلکہ یارب جو مین نہین مانگا — اپنے الطاف سے کیا ہی عطا
آہ میرے سے ای میرے مولا — لاکھ سے ایک کا نہ شکر ہوا

شکر نعمت مین تیرے حیران ہون — قاصر و نادم و پشیمان ہون
آہ با این معاصی و غفلت — تیری طاعت کیا مجھے نسبت

نہ ہوئی ہی کبھی ادا یہہ بات — ایک رکعت حضور دل کے سات
آہ کیونکر نجات پاؤن مین — آہ کیون منہ تجھے دکھاؤن مین

نہ ہوا مجھ سے ایک عمل بھی نیک — پر تجھے جانتا ہون دل سے ایک
اور محمد یقین ہین تیرے رسول — مین دل و جان سے کیا ہون قبول

بس یہہ توحید کی برکت سے — یعنی تصدیق اپنی حالت سے
بخش طاعت مین جو ہوئی تقصیر — بخش جرم کبیر و جرم صغیر

مجھکو بودہ نا کیا تو در اسلام — پس مجھے دے ثبات بر اسلام
اور اسلام پر دے موت مجھے — بخشدے مجھکو اپنی رحمت سے

اپنی طاعت کی دے مجھے توفیق — دے خلوص و حضور بالتحقیق
ہر گنہ سے ہی مجھکو نفرت دے — اپنا ہی خوف اور خشیت دے

دور کر سب کدورتین یا رب
سب رذایل سے مجھ کو رکھیو دور
کسی مخلوق کا نکر محتاج
زہد و صبر و تحمل و تسلیم
اور ز مکر و فریب نفسانی
تزکیہ نفس کا عطا کیجے
اور پلا مجھ کو اپنے عشق کا جام
ہوش بر دم سدا نظر بقدم
اور مرے چشم دل کو ای مولا
معرفت اپنی کیجے مجھ کو عطا
اور جس وقت اس جہان سے اٹھون
اللہ اللہ کون ہون کیا ہون
مین کہان یہ دعا کہان یا رب
فضل کو تیرے کچھ نہین علت
کام بندے کا مانگنا ہی سدا
گر مجھے اپنے در سے دیوے چلا
کیا ارشاد تو ہی ادعونی
مجھ کو امید ہی اجابت کی
اہل و اولاد کو مرے دایم
اور عطا کیجے انکو رزق حلال
غایت جود و لطف سے تیرے
دینی بھائی بہن کو میرے سب
دیجے پرہیز فسق و بدعت سے
کلمہ طیبہ سے تر ہو زبان
اور بزیر لواے مصطفوی
لطف سے نامۂ عمل میرا
گرچہ نیکی نہین ہو گیا موزون

دور کر سب مصیبتین یا رب
دل فضائل سے کر مرا پر نور
رکھ توکل کا میرے سر پر تاج
اور قناعت کی دیجے شان عظیم
اور ز صدمات شر شیطانی
تصفیہ قلب کا مجھے دیجے
دے مجھے اپنے انس مین آرام
لطف سے کر عطا مجھے ہر دم
کر عنایت وہ نور اور جلا
قرب بے کیف دیجئے اپنا
بس ترے ہی شہود مین جاؤن
اور کیا اپنے رب سے چہتا ہون
اس طلب کی کہان زبان یا رب
جسکو جو چاہئے دیوے از منت
اور دینا ہی کام مالک کا
پھر کہان جاؤن ای مرے مولا
اور کہا استجب لکم ای غنی
ہی رجا تیرے لطف و رحمت کی
دین اسلام پر تو رکھ قایم
عافیت انکو دیجئے ہر حال
پدر و مادر کو بخشدے مرے
شرع پر مستقیم رکھ یا رب
بہرہ دے انکو شرع و سنت سے
کرے پرواز تن سے طایر جان
جا دے حشر مین مجھے ای قوی
و اپنے ہاتھ مین مرے دوا
پر ترا فضل ہی مین چہتا ہون

عافیت جسم و جان کی کرکے عطا
رکھے دنیا مین جب تلک مجھ کو
اہل دنیا سے مجھ کو دوری دے
خلق سے دے نہ اختلاط مجھے
مجھ کو محفوظ رکھ تو شام و سحر
روح اور سر سے اپنے ذکر مین رکھ
و ارادات و مقام اور حالات
اور مجھ کو سفر وطن مین دے
کہ تری ذات پاک ہو مشہود
دے مجھے درجۂ فنا فی اللہ
قبر اور حشر مین ای رب ودود
کیا یہ باتون سے ہی مجھے نسبت
لیک بے شبہ جبکہ تو ہی کریم
جبکہ ایسا ترا اکرم دیکھا
یا الٰہی ترا ہی بندہ ہون
گر نہ مانگون ترے سے مین ای رب
مانگنے مین نہ شرم مجھ کو لاے
اپنے فضل و کرم سے ای داور
عمر مین انکی تو برکت دے
انکو علم و عمل مین کر ممتاز
اور جو ہین مرے اوستاد و پیر
خویش و احباب کو مرے بدوام
اس جہان سے مجھے اٹھاے جب
ضغطۂ قبر سے بچا مجھ کو
آپکی دامن شفاعت مین
اور میرا حساب ہو آسان
اور ترے دوستون مین کر محشور

رکھ عبادت مین اپنے مجھ کو سدا
لطف سے اپنے تب تلک مجھ کو
اپنے در کی مجھے حضوری دے
آپ سے ہی دے ارتباط مجھے
دے وہ دو نو یہ مجھ کو فتح و ظفر
روز اور شب شہود و فکر مین رکھ
کر عطا مجھ کو اپنے لطف سے [illegible]
مجھ کو خلوت ترا انجمن مین دے
غیر تیرا نظر سے ہو مفقود
دے مجھے رتبۂ بقا باللہ
بھی تجلی ہی ہو تری مشہود
آہ کیسی یہ مین کیا جرأت
بندگون پہ ترا ہی فضل عمیم
کیا بے اختیار مین یہ دعا
سر سے پا تک اگرچہ گندہ ہون
آہ پھر کس سے جاکے مانگون اب
بس مرا مانگتا ہون تیرے سے
کر روا میری حاجتین یکسر
اور روزی مین انکے وسعت دے
اور سعادت سے دو جہان کے نواز
دیجے انکو جزاے خیر کثیر
مرد و عورات مومنون کو تمام
ساتھ ایمان کے اٹھا یا رب
دار جنت وہین دکھا مجھ کو
کر تو داخل مجھے قیامت مین
اور سبکین ہو گنہ میزان
مجھ کو نیکون مین پل سے گذروے

اور جنت مین مجھ کو دیکے گذر — اپنے دیدار سے مشرف کر
ساری اصحاب کی برکت سے — تیرے سب اولیا کی حرمت سے
انکے ارواح باصفا یارب — تا وہان تیرے فیض سے ہین جب
رکھیئے انکے قبور کو پرنور — دیجئے انکو سب جزا و فور
حشر تک فیض سکا باقی ہو — ختم فیضان کی یہہ ساقی ہو
انکو اور مجھ کو مومنون کو سب — بخشدے اپنے لطف سے یارب
اور برسا تو اسکی مرقد پر — ابر رحمت مدام شام و سحر
اس ترے نام کی برکت سے — رنگ دے بو قبول اسکو دے
صلوات و سلام یا اللہ

اور کر اس کتاب کو مقبول — از طفیل رسول و آل رسول
خاص انکے طفیل سے ای غفور — جو ہوا اس کتاب مین مذکور
انکے ارواح پاک سے ہر آن — دیجئے میرے روح کو فیضان
اور ہمیشہ ازین کتاب ہمام — فیض پہنچا تو مومنون کو تمام
صدق سے جو پڑہین سنین ہیہ کتاب — نیک توفیق انکو دے تو شتاب
اور مصنف کو اسکے ای مولا — ہم سے پہنچا جزائے نیک سدا
بس ترے نام پاک پر یارب — ختم کرتا ہون اس کتاب کو اب
بھیج اپنے حبیب پر بدوام — آل و اصحاب پر بھی اسکے تمام
دمبدم صبح و شام یا اللہ

تمت

خاتمۃ الطبع الحمد للہ والمنۃ یہہ کتاب ہدایت نصاب نوربخش قلوب اصفیا مسمی بہ تذکرۃ الاولیا جو حضرت جلیل المرتبت رئیس العارفین انیس المتصوفین قدوۃ المقربین زبدۃ السالکین پیشوائے زاہدین سرگروہ متقین فرید الملۃ والدین حضرت **شیخ فرید الدین عطار** رحمہ اللہ الغفار کی فارسی مین عمدہ تصنیفات سے تھی اور سیرت صحابہ و تابعین و تبع تابعین پر کامل و احوال ائمہ دین و اولیائے کاملین و اصفیائے خائفین پر شامل تھی سو اندنون جناب فیض مآب فضیلت انتساب کشاف غوامض معقول و منقول حلال معضلات فروع و اصول مفسر کلام ربانی محدث لاثانی تابع احکام کتاب و سنت قاطع مراسم شرک و بدعت عالم خوش سیر فقیہ معتبر فاضل شہیر واعظ بےنظیر عندلیب بستان قرآن و خبر طوطی شکرستان نہی و امر ماحی ضلالت و غی حضرت مولانا **شاہ عبد الحی صاحب** قادری الحنفی الواعظ آمنہ اللہ الحافظ نے نظر بہ افادۂ عام و فائدۂ تام کے ترجمہ بزبان ہندی منظوم کیا تھا اور اسکو دو جلد قرار دئیے تھے۔ جلد دوم اسکی جسکے تخمینا نو ہزار بیت ہوتے ہین اسکتین حسب خواہش خیر خواہ خلق اللہ تاجر عبید اللہ صاحب کے محبی و مکرمی **محمد عبد القادر صاحب صدیقی** مالک و مہتم مطبع نول کشور نے اپنے مطبع خیر المطابع مین تخمیناً تین ہزار تین سو بیت چھاپا تھا۔ اسکا تکملہ جو تخمیناً پانچ ہزار سات سو بیت ہوتے ہین حسب الفرمان تاجر ممدوح خواہش پر تاجر موصوف کے یہہ ذرہ بیمقدار و مسکین و خادم طلبا علوم دین متین بندۂ ناتوان **عبد الرحمن عرف غلام حسین** نے اپنے **مطبع مواہب الرحمن** مین خط سے **شہاب الدین صاحب** اہتمام سے محمد **عثمان صاحب شیرازی** کے زیور طبع سے آراستہ کروایا۔
شنبہ ہجری ... ماہ ...
کتاب و اسکے حجت اس لئے پر کہ یہہ کتاب چھپی ہوئی مطبع مواہب الرحمن ... کی ہے ...